

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190054

UNIVERSAL
LIBRARY

قَوْلُهُمْ قَاتِلُوا آلَ ابْنِ مَرْثَدَةَ الْفَاسِقِينَ
 کتابہ مطاب
شرح رسالہ فقیرانہ
 انفاذات

قدوة الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء اکاملین سلطان العاقین المقبرین
 سید السادات

صدر الدین ابوفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد سینی کیسودراز خواجہ بندہ نواز شتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ الغیر
 بہ انتظام و توجہ

جناب عالی نقاب نواب محمد امیر علی خاں صاحب اقامت حج سی ایس
 صوبہ دار (کشنر) صوبہ گلبرگہ شریف و صد شین مجلس انتظامی کتب خانہ و مدارس و ستین گلبرگہ شریف
 و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مہ لوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام ای ای

ناظم (ملفوظات) شریف تعمیرت سرکار عالی
 در عہد آفرین برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد
 رمضان المبارک ۱۳۳۵

ملنے کا پتہ ہجتم صاحب از کی کتاب خانہ فقیرانہ شریف
 قیمت سی چار (لکھ) روپیہ علاوہ وصولہ الی غیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الذي جعل في السماء ربو جاً
وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجاً وَقَمَرًا مُنِيرًا وَارْسَلْ نَبِيَّهِ اِلَى كُلِّ اُمَّةٍ مِّنْهُنَّ اُتَتْ
بِاٰتٍ مُّبِيْنَةٍ وَّقَدْ اَرْسَلْنَا اِيَّاهُ بِاٰذِيْنٍ وَسِرٍّ اَجْمَعٍ اَوْ بَشَرًا وَّلِيَّا سِيْهِ
وَاَصْفِيَّا يَهْبَاتُ لَهْمُ مِنْهُ فُتُلًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُجْتَبٰى
وَرَسُوْلِكَ الْمُصْطَفٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاٰرَافِهِ وَسَلِّمْ اَمَّا بَعْدُ
كثيْر الكَثِيْر۔

۲۔ یہ کتاب جس کی طباعت اور اشاعت کی سعادت حاصل کی گئی حضرت
شیخ المشائخ امام الایمہ استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب رسالہ
قشیریہ کی شرح ہے جس کو حضرت قدوة الواصلین امام العارفین سید السادات
مخدوم سید محمد حسینی کیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز نے سنہ ۱۳۸۵ھ میں تحریر
فرمایا رسالہ قشیریہ تصوف میں نہایت مستند اور بلند پایہ کتاب تسلیم کی گئی ہے اور
بعد کے تمام اکابر صوفیہ کی مستند علیہ رہی ہے۔ صوفی اور تصوف کے درجہ
کے متعلق حضرت شیخ نے رسالہ میں اجمالاً اور حضرت مخدوم نے شرح
میں کسی قدر وضاحت سے یہ فرمایا ہے کہ امت مرحومہ کی سابقین اولین کی
اس مقدمہ میں نظر اختصار امام ابو القاسم قشیری حضرت شیخ اور حضرت سید محمد حسینی
حضرت مخدوم کے لقب سے لکھے جائیگے۔

جماعت کے وہ بزرگ جو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے فائز اور اربابِ فیض صحبت سے شرف اندوز ہوئے صحابہ کے طہل القدر لقب سے مشہور ہوئے۔ باوجودیکہ وہ مستمع کمالات ظاہری و باطنی تھے مگر یہی لقب غالباً اسی سے ملقب ہوئے اور آج تک اسی لقب سے یاد کئے جاتے ہیں حضرت مخدوم فرماتے ہیں پیچ شرف ایشان شارف تر و پیچ فضل ایشان فاضل تر از صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود ہر آئینہ با شرف نسبت ایشان را خوانند گفتند صحابہ صحابی، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ خود حضرت سرور کائنات نے ان کو یہ لقب دیا اور ان کیلئے اسی لقب کو شرف ترین لقب قرار دیا۔ اس کم جماعت کے بعد کے بزرگ جنہوں نے انہیں دیکھا اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تابعی کہلائے اور ان کے بعد نفوس قدسیہ جو ان کی صحبت سے مستفید ہوئے اور ان کے طریقے اور مسلک پر چلے تبع تابعی کہے گئے جب یہ دور جو خیر القرون کہا گیا ہے ختم ہو گیا تو بعد کے صالحین کی جماعت زوال و عبادت گری گئی۔ اس زمانہ میں اہل بدعت و ضلالت وجود میں آچکے تھے اور جیسا کہ بعد میں کسی قدر صراحت سے بیان کیا جائیگا، صالحین عباد و زما کی صورت اور وضع اختیار کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر عقاید فاسدہ و باطلہ کی دہ پردہ اشاعت شروع کر دی تھی اس وقت تک اسلامی اقتدار بھی شرق سے غرب تک قائم ہو چکا تھا مال و دولت کی انتہا نہیں رہی تھی۔ لوگ عیش و عشرت میں مبتلا ہونے لگے تھے اور قرن اول کی خالص اسلامی زندگی میں جو دنیا سے اعراض اور اخلاصاً مخلصاً ہمہ تن توجہ الی اللہ پر مشتمل تھی حال شروع ہو چکا تھا حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعٌ الْغٰیْبُ وَرَبِّہِ اور مَنْ كَانَ يُرِیدُ حَزْمًا اٰخِرَةً نَّزَّلْہٗ فِیْ حَزْمَتِہٖ وَمَنْ كَانَ يُرِیدُ

حَرُمْتَ الدُّنْيَا نُفُوتِهِ مِنْهَا وَمَا لَكَ فِي الْآخِرَةِ مِنْ تَصْيِبٍ۔ صالحین عباد و
 زما کی نظر میں ہیں اور ان کی ہم معنی آیتیں پر شدت سے جمی ہوئی تھیں لامحالہ بزرگوں
 نے دنیا سے اعراض کیا اور کتاب و سنت کے سرخیزاں پر قولا و فعلا و حالا
 استقامت اور استقلال سے عمل پیرا ہوئے اور خدا و رسول کے عشق و محبت میں
 مست و سرشار و فانی ہو کر عا سوی اللہ سے منقطع ہو گئے اور اپنے سارے
 وجود سے ظاہر و باطناً اور سرّاً و جہراً اسی کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت مخدوم فرماتے
 ہیں ”در این جنس ایامی کہ ہر طرف فتن و آفات و بدع و جہالات سر بردہ است
 مردے بمالعت و بقدر وسع و طاقت خود در کار دین بذل و عجز و گردن و آنچہ بقا
 آں بود بدل رسانیدند اہتمام دیں گردند کہ البتہ نفس ایشان جز اتباع رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم در جزوی و کلی نباشد و بواطن ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ بخدا
 کہ طرۃ العین دل ایشان طرف متعلق شود جز طرف حق و خطرہ و در دل ایشان آید
 جز خطرہ خدا از جملہ اسباب و اخبار منقطع و منفر وی گشتند و تمام خود را بدین داوند
 ایشان را صوفی امیدند از آنچہ از ہمہ صاف تر و پاک تر آید اند۔۔۔۔۔“

(۳) قطعی طور پر محقق نہیں ہو سکا کہ ان بزرگوں کو صوفی کا لقب کیوں دیا گیا
 حضرت مخدوم نے عبارت مرقومہ بالا میں فرمایا ہے ”ایشان را صوفی امیدند از
 آنچہ از ہمہ صاف تر و پاک تر آید اند“ حضرت شیخ نے رسالہ کے باب التصوف کے
 ابتدا میں اپنی سند سے متصل حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک
 حدیث روایت کی ہے ”خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 متغير اللون فقال ذهب صفو الدنيا وبقي اللد من فلمات اليوم
 تحفة لكل مسلم“ اس حدیث کو نقل کر کے حضرت شیخ فرماتے ہیں ”هذه
 التسمية غلبت على هذه الطائفة فيقال رجل صوفي والجماعة صوفية“

مراویہ ہے کہ صوفی کا لفظ صغوف سے مشتق ہے جو اس حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ حضرت مخدوم کا منشا رہی ہے۔ صوفی کی وجہ تسمیہ ایک یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ ان بزرگوں میں اکثر نے صوف کا لباس اختیار کیا یہ فرما کر حضرت شیخ نے لکھا ہے **والتصوف اذلبس الصوف كما يقال تقمص اذلبس القميص** یعنی جس طرح قمیص سے تقمص مشتق ہوا اسی طرح صوف سے تصوف مشتق ہوا۔ حضرت شیخ نے رسالہ میں اور حضرت شیخ اشوع شہاب الدین ہروردی نے عوارف المعارف میں اور بھی چند وجہیں لکھی ہیں لیکن لفظ صوفی کا اشتقاق صغوفہ اور صوف ہی سے بہت زیادہ قرین قیاس ہے۔ صوف ادنیٰ قسم کے اون کے کپڑے کو کہتے ہیں چونکہ یہ کپڑا نہایت ارزاں ہوتا تھا اور خشن ہونے کے باعث اس کا لباس زمانہ دراز تک کام دے سکتا تھا اور جلد بدل اس کو دہونے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اس لئے ان تارک الدنیا بزرگوں نے اس کو دوسرے کپڑوں پر ترجیح دی اور اس کا لباس اختیار کیا۔

۴۔ سب سے پہلے بزرگ جو صوفی کے لقب سے ملقب ہوئے حضرت شیخ ابوالہاشم صوفی ہیں مولانا جامی نے نغمات الانس میں لکھا ہے **وہش ازوے بزرگاں بودند در بدو دوع و معاملت نیکو و در طریق توکل و طریق نجبت لیکن اول کسی کہ دے را صوفی خوانند و دے بود و پیش ازوے کے را بہ ای نام خوانندہ بودند**۔ شیخ ابوالہاشم کی رحلت کا سال مجھے معلوم نہیں ہو سکا مگر وہ حضرت سفیان ثوری **رحمۃ اللہ علیہ** حضرت داود طائی حضرت عبد اللہ زید حضرت فضیل عیاض اور حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہم کے ہم عصر تھے شام اور مصر میں سفیان ثوری سے اون کی ملاقات بھی رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ تبع تابعی تھے اور صوفی کا لفظ تبع تابعین کے زمانہ میں رائج ہو چکا تھا۔

۵۔ صوفیوں کی جماعت چونکہ وفور علم و فضل اور کمال زہد و ورع و مکارم اخلاق و اتباع سنت نبوی اور اعراض و انقطاع عما سوی اللہ کی صفقتوں کی جامع ہوا کرتی تھی اس لئے عامۃً خلایق کی نظروں میں نہایت عزت اور عظمت اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اور ان کی ذات سے ارشاد و ہدایت کا دریا بہا کرتا تھا جس سے بے شمار انسان فیض یاب ہوتے رہتے تھے حضرت شیخ نے اس رسالہ میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک روز بازار تھے پیاسے ہوئے ایک دروازے پر دستک دی ایک لڑکی باہر آئی اس سے پانی مانگا اور اس کے سامنے پی بیاہ دیکھ کر وہ بے ساختہ چلائی کہ صوفی نے دن کو پانی پی لیا شاید قیامت قریب آگئی۔ عام طور پر لوگوں کو معلوم تھا کہ صوفی دائم الصوم ہوا کرتا ہے اس لئے اس لڑکی نے باوجود کم عمر ہونے کے ان کا دن کو پانی پینا نہایت حیرت سے دیکھا اور یہ فعل اس سے اس قدر غیر معمولی معلوم ہوا کہ اس نے اس کو قریب قیامت کی ایک علامت خیال کیا۔ اسی رسالہ میں حضرت شیخ نے حضرت سفیان ثوری کا ایک واقعہ لکھا ہے ان پر خدا کا خوف نہایت شدت سے غالب رہا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے اور ان کے مزیدان کا قارورہ ایک نصرانی طبیب کے پاس لے گئے حال نہ کر اور قارورہ دیکھ کر اس نے یہ احساس کیا اور کہا کہ ”اے دلیل مردے است کہ جگر او خوف خدا بریدہ است“ وہ ان کے پاس آیا اور جب ان کی نبض دیکھی اور عشق الہی کی شدید حرارت محسوس کی بے ساختہ کہا مجھے معلوم تھا کہ دین صغیفہ (اسلام) میں ایسے لوگ بھی ہیں اور اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوا۔ حضرت مخدوم نے شرح رسالہ تشریح میں اس واقعہ کو لکھ کر فرمایا ہے کہ حواجہ ابو علی فضل محمد فارمدیؒ جو اس واقعہ کے راوی ہیں ”این لطیفہ گفتہ

است الحق بانصاف تو ان گفت کہ بول ایشان بہ از قول ماست۔

۶۔ خیر القرون کے بعد اسلام کی اشاعت اور تبلیغ دنیا میں زیادہ تر انہیں صوفیوں سے ہوئی خصوصاً ہندوستان میں اسلام کی اشاعت قریب قریب تمام تر انہیں سے وابستہ ہے جس زمانہ میں محمود غزنوی کے حملے ہوئے تھے حضرت علی بن عثمان الجلابی الجویزی (مصنف کشف المحجوب) ہندوستان آئے اور اس پر آشوب زمانہ میں جب کہ حرب و قتال کی آگ لگی ہوئی تھی اور ہندو جہاں مسلمان پر قابو پا لیتا بے دریغ قتل کر دیتا تھا انہوں نے لاہور میں سکونت اختیار کی اور آخر عمر تک وہیں رہے اور ۶۵۷ھ میں انتقال کیا۔ ان کی برکات سے بے شمار ہندو پنجاب میں مسلمان ہوئے ان سے تقریباً سوا سو سال کے بعد ایک صوفی خواجہ بزرگ معین الدین چشتی ایسے وقت میں جب کہ سارے ملک پر کفر و شرک اور اصرام پرستی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی کہ وہ نہا بے زاد و راحلہ اور بے یار و مددگار صرف ایک عصا اور ایک ابرین تھا لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور سفر کرتا ہوا دہلی کی راہ سے اجمیر وارد ہوا جو شرک و بت پرستی کا صدر مقام اور ہندوستان کے قوی ترین راجہ کا پایہ تخت تھا یہاں اگر اس نے متقل سکونت اختیار کر لی۔ آرنلڈ نے ”پریچنگ آف اسلام“ میں لکھا ہے کہ دہلی کے چند روزہ قیام میں سات سو سے زیادہ ہندو ان کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے اور اجمیر میں جو پہلی جماعت ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئی اس میں راجہ کا پجاری اور گرو بھی تھا۔ آرنلڈ نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی اور بابا فرید الدین گنج شکر کے ہاتھوں پر مغربی پنجاب کی تقریباً تمام آبادی مسلمان ہو گئی شیخ جلال الدین تبریزی حضرت بہاؤ الدین زکریا کے ہمراہ ملتان آئے یہ ملتان میں رہ گئے اور وہ

سفر کرتے ہوئے آسام پہنچے اور وہاں ہدایت بخلاق اور اشاعت اسلام میں مصروف ہو گئے اور لاکھوں آدمیوں کو مسلمان کر دیا۔ حضرت نظام الدین اولیا کے خلفا میں خواجہ فتحجب الدین اور خواجہ برہان الدین غریب دولت آباد آئے خواجہ شمس الدین غازی فقیہ دارالاسیود عثمان آباد) پہنچے اور شیخ اخئی سراج نے بکال جاکر تبلیغ و ہدایت شروع کی اور اللہ ہی کو علم ہے کہ کتنے انسان ان بزرگوں کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دکن میں گوا اسلامی حکومت ایک صدی سے قائم تھی مگر بقول آرنلڈ اسلام کی وسیع تبلیغ حضرت مخدوم سید محمد جینی گیمو دراز سے ہوئی خاص طور پر قابل لحاظ یہ امر ہے کہ متقدمین صوفیہ اعلیٰ بن عثمان الجویری - خواجہ جمین اللہ چشتی - بہاؤ الدین زکریا - جلال الدین تبریزی دوسرے ملکوں کے رہنے والے تھے اور اور ہندوستان میں اجنبی تھے۔ یہ بزرگ نہ یہاں کی زبانوں اور رسم و رواج سے واقف تھے اور نہ یہاں کے باشندوں میں کوئی ان کی زبان کا سمجھنے والا تھا پھر بھی ان کی ذات سے دین کی تبلیغ اور اشاعت اس قدر ہوئی کہ شمار میں نہیں آ سکتی۔ باوجود اس دشواری کے اس قدر وسیع کامیابی کس قدر حیرت انگیز ہے۔

۲۔ صوفی کے لئے علم شریعت کا جیسے عالم مؤاخرہ در تھا اور جس کو کافی علم نہیں ہوتا وہ اکابر کی صحبت میں مقبول نہیں ہوا کرتا تھا۔ نوجوانی میں اگر کوئی شخص کسی بزرگ کے خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوتا تو اس کے جوہر قابل کو دیکھ کر وہ قبول تو کر لیتے تھے اور حلقہ ارادت میں داخل کر لیتے تھے لیکن حکم دیتے کہ جاؤ اور علم کی تکمیل کر کے آؤ۔ بہت زمانہ سے ایک مثل مشہور چلی آتی ہے کہ زائد سب علم مسخہ شیطان اس لئے علم متصوف کی جانب بزرگوں کی توجہ نہیں ہوا کرتی تھی۔ حضرت ابو القاسم قشیری جس وقت اپنے پیر حضرت استاد ابوعلی دقاق کے خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوئے انہوں نے ان کو اپنے حلقہ میں داخل کر لیا لیکن حکم دیا کہ جاؤ اور تحصیل علم کرو اور اس سے غرت

کر کے کیسوی کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چرخ دہلی نے غلبہ حال سے مجبور ہو کر ایک وقت اپنے پیر حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو پڑھنا چھوڑ دوں تاکہ تمام تر اشتغال باطن میں صرف مجاہدوں انہوں نے فرمایا کہ علم کو اس وقت تک تم نہ چھوڑو جب تک کہ علم خود تم کو نہ چھوڑے۔ حضرت سید محمد حسینی کیسودر از نے بھی ایک مرتبہ اپنے پیر خواجہ نصیر الدین چرخ دہلی سے یہی عرض کیا اور ان کو بھی تقریباً وہی جواب ملا۔

۸۔ اکابر عسوفیہ عموماً نہایت بلند پایہ عالم ہوتے ہیں اور متقدمین میں اکثر بڑے بڑے محدث ہوتے ہیں علم کا تقاضا یہ تھا کہ تصنیف و انیف کے ذریعہ سے بھی بندگان خدا کی ہدایت کی جائے اور ان کو فائدہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ متقدمین اور متوسطین میں اکثر عسوفی صاحب تصنیف تھے۔ سہل ستری۔ ابوسعید خراز۔ غنیہ بغدادی۔ محدث ابن ابی الدنیا۔ حسین منصور حلاج وغیرہم نے کتابیں تصنیف کیں۔ ابن الندیم نے کتاب الفہرست میں اکثر نثرگوں کے نام کے ساتھ ان کی تصانیف کا بھی نام لکھا ہے اور تفصیل سے اون کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتابیں اب مفقود ہیں اندھی کو علم ہے کہ ان میں سے کسی کتاب کا کوئی نسخہ کہیں موجود بھی ہے معلوم نہیں کہاں سے اور کس طرح بھیجے کہ بعض علم دوست اصحاب کو حضرت ابوسعید خراز کی مختصر لیکن بے نظیر تصنیف ”کتاب الصدق کا ایک مسئلہ“ مل گیا اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ حال میں طبع کر دیا گیا ہے۔

۹۔ متقدمین نے گو بکثرت کتابیں تصنیف کیں لیکن وہ صرف ایک یا دو یا چند مسائل پر لکھی گئیں۔ جس مسئلہ کو وضاحت کرنے کی ضرورت جس بزرگ نے اپنی اوس مسئلہ پر رسالہ لکھ دیا۔ تمام مسائل تصوف پر حاوی اور جامع کتاب سے پہلے تصنیف ہوئی وہ شیخ ابوطالب محمد بن علی بن عطیہ الملکی (متوفی ۳۸۶ھ) کی مہبوط اور جامع اور بے نظیر کتاب۔
قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب و وصف طریق الہدایہ الی مقام التوحید ہے۔

مختصر اوقات القلوب کہتے ہیں۔ کشف الظنون کے مصنف نے اس کے متعلق لکھا ہے ”لم یصنف مثله فی دقائق الطریقة“ یعنی علم طریقت کے دقائق میں ایسی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ یہ کتاب دو بار مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر حاشیہ لکھا تھا جس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے۔ جس زمانہ میں قوت القلوب لکھی گئی تقریباً اسی زمانہ میں امام ابو بکر محمد بن ابراہیم البخاری الکلابادی (متوفی ۳۸۸ھ) نے شہرہ آفاق موجز لیکن جامع کتاب موعوم بہ تصوف لمدہب التصوف تصنیف کی اس کے متعلق اکابر صوفیہ کا یہ قول ہے جسے صاحب کشف الظنون نے بھی لکھا ہے مشہور ہے کہ لوکا لا تعرف لما عرف التصوف یعنی اگر تعارف تصنیف نہ کی گئی ہوتی تو تصوف کی حقیقت معلوم نہ ہو سکتی۔ شیخ ابوالبرہم بن اسماعیل بن محمد بن عبد اللہ المستملی کی فارسی شرح کے ساتھ یہ کتاب مطبع نوکلشور لکھنؤ میں چھپی ہے حضرت مخدوم نے بھی اس پر شرح لکھی تھی مگر اس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے تصوف کی تیسری جامع کتاب امام ابوالقاسم قشیری کی تصنیف رسالہ تفسیریہ ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہ کتاب ۳۸۷ھ میں لکھی گئی۔ چوتھی کتاب شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی متوفی ۷۳۲ھ کی شہرہ آفاق مبعوث کتاب عوارف المعارف ہے یہ کتاب بھی مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر نہایت مبسوط شرح عربی میں اور ایک مختصر شرح فارسی میں لکھی ہے۔ فن تصوف میں یہ چار کتابیں اہمات کتب میں شمار کی جاتی ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان سے زیادہ جامع اور مستند اور متفقانہ کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی یہ سب عربی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ فارسی میں سب سے پہلی جامع اور مستند اور بہتر کتاب شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن علی الصجویری الغزنوی الجلابی (متوفی ۶۱۵ھ) کی کتاب کشف المحجوب ہے۔ دوسری کتاب شیخ نجم الدین دای کی مصباح العباد

ہے جو ۲۰ء میں لکھی گئی تیسری کتاب شیخ غفر الدین محمود بن علی البکاشانی (متوفی ۷۳۲ھ) کی مصباح الہدایت معروف بہ ترجمہ العوارف ہے۔ یہ کتاب عوارف المعارف کے طرز پر لکھی گئی بلکہ اس کا خلاصہ ہے اور اس پایہ کی ہے کہ مولانا جامی نے نفحات الانس کے مقدمہ میں اس سے چند صفحے نقل کئے ہیں۔ ایک انگریز نے اس کا انگریزی زبان میں غلط سلاط اور ناقص ترجمہ کر کے انگلینڈ میں طبع کرایا تھا۔ ہمارے پیش نظر اس وقت امام تفسیری کی رسالہ تفسیر اور حضرت مخدوم کی اس کی فارسی شرح ہے۔

۱۔ امام تفسیری افراد امت میں تھے اور مقدمائے وقت تھے امت مرحومہ میں اون حبیبے جامع کمالات فاضلہ و باطنی کم پیدا ہوئے۔ ابن اثیر نے ان کے متعلق لکھا ہے کان اماما فقیہا اصولیا مفسرا کاتبنا ذافضائل حمۃ ابن خلکان نے لکھا ہے کان علامۃ فی الفقہ والتفسیر والحديث والاصول والادب والشعر والکتابات وعلم التسوف جمع بین الشریعت والحقیقۃ "ناج الدین سبکی نے بحوالہ امام عبدالغافر بن اسماعیل لکھا ہے "الامام مطلقا الفقیہ المتکلم الاصولی المفسر الادیب الفحوی الکاتب الشاعر لسان عصرہ وسید وقتہ و مرادہ بین خلقہ منہج المشائخ واستاد الجماعۃ۔ توم الطایفہ ومقصود سألکی الحضریۃ وشعار الحقیقۃ وعین السعادت وحقیقت الملاحۃ لم یر مثل نفسه ولا یرای السراون مثله فی کمالہ وبراعتہ جمع بین علم الشریعۃ والحقیقۃ" امام عبداللہ یافعی نے علامہ ابوسعید سمعانی کی روایت سے لکھا ہے لم یر ابو القاسم مثل نفسه فی کمالہ وبراعتہ کان علامۃ فی الفقہ والتفسیر

۲۔ امام تفسیری کے حالات کو میں نے خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد۔ ابن اثیر جزری کی تاریخ کاملہ۔ تاج الدین سبکی کی طبقات الشافعیہ ابن خلکان کی وفیات الاعیان امام عبداللہ یافعی کی مرآت الجنان اور مولانا جامی کی نفحات الانس سے اخذ کر کے لکھا ہے۔

والحدیث والاصول والشہر والادب والکتابت وعلم التصوف
جمع بین التشہیحات والحقیقت

۱۱۔ شیخ الوقت زین الاسلام امام ابو القاسم عبد الکریم بن موان بن عبد الملک بن طلحہ بن محمد القشیری النیشاپوری والد اور والدہ کی جاب سے عربی الا تھے۔ عرب میں قشیری ایک بڑا قبیلہ تھا جو قشیر بن کعب سے منسوب تھا حضرت شیخ کے اجداد میں ایک بزرگ عرب سے آکر نیشاپور کے نواح میں استوائ نامی ایک مقام میں جو چند قصبوں کی مجموعی آبادی کا نام تھا سکونت پذیر ہوئے امام قشیری ربیع الاول ۳۲۰ھ میں یہاں پیدا ہوئے ان کی والدہ قبیلہ بنی سلم کی تھیں۔ حضرت شیخ ابھی کم عمر تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کے اموں ابو عقیل السلمی ان کی تربیت کے کفیل ہوئے استوائ میں حضرت شیخ کا ایک گاؤں تھا جس کی آمدنی پر گذر تھی چونکہ محاصل اور خراج کے حساب رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی اس لئے انہیں خیال ہوا کہ نیشاپور جا کر علم حساب سیکھیں۔ نیشاپور اس زمانہ میں سلاطین سلجوقیہ کا پایۂ تخت تھا اور نہایت آباد اور بارونق شہر تھا۔ یہ شہر نہایت مردم خیز ہوا ہے اور بہت کثیر تعداد میں یہاں علما اور عرفا پیدا ہوئے اور دوسرے مقامات سے بھی آکر یہاں سکونت پذیر ہوئے اس زمانہ میں اس شہر سے علم و فضل کے دریا بہ رہے تھے اس خیال کو پختہ کر کے حضرت شیخ اپنی نو عمری میں نیشاپور آئے آتے ہی انہیں مقدائے وقت حضرت استاد ابوعلی دقاق کی خدمت میں اور ان کی مجلس و عظیم حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ان کا کلام اہل اون کی صحبت فوراً اثر کر گئی اور جس خیال سے وہ گئے تھے وہ بھول گئے اور حضرت استاد کی خدمت میں حاضر ہونے لگے چند روز کے بعد اپنی ارادت کا اظہار کیا۔ استاد نے اپنی فراست سے ان کی نجابت کا اندازہ کر لیا تھا اور سمجھ گئے تھے کہ وہ ایک بے ہوا

جو سر میں اپنے حلقہ ارادت میں داخل کیا اور چغدرے اشغال باطنی کی تعلیم کر کے آپ
 حکم دیا کہ جاو اور جس قدر زیادہ ہو سکے علم حاصل کرو۔ میرے حکم کے مطابق وہ روز
 ہوئے اور حضرت شیخ علامہ محمد بن ابی بکر الطوسی کے حلقہ درس میں داخل ہو کر فقہ کا
 علم کما بغنی حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ استاد ابی بکر بن فزک محدث کے حلقہ درس
 میں داخل ہوئے۔ ان کے متعلق علامہ سبکی نے لکھا ہے: ”کان المقدم
 فی الاصول“ اور علم اصول کو حاصل کیا ”حتی حصلہا و برع فیہا و صار
 من اوجہ قلام مذتہ و اشدہم تحقیقا و ضبطا“ یہاں سے رخصت
 ہو کر وہ استاد علامہ ابواسحق اسفرائینی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے روزانہ
 اون کے مجلس میں حاضر ہوتے اور وہ جو فرماتے اسے سن لیتے لیکن ضبط تحریر
 میں نہیں لاتے آخر ایک روز استاد نے کہا کہ فرزند محض سن لینا کافی نہیں ہے
 بلکہ ضرور ہے کہ جو میں بیان کیا کروں اس کو لکھ لیا کرو مباد فیاض نے حضرت
 شیخ کو اس قدر غیر معمولی اور قوی حافظہ دیا تھا کہ انہوں نے استاد سے جتنا سنا تھا
 سب حفظ کر لیا تھا چنانچہ سب سنا دیا۔ استاد حیران ہو گئے اور بہت خوش
 ہوئے اور فرمایا کہ اب تم کو ہمارے حلقہ درس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے
 بلکہ یہ کافی ہے کہ ہماری تصنیفات کو تم پڑھ لو اور جہاں کچھ وقت معلوم ہو مجھ
 سے پوچھ لو یہاں سے فراغت حاصل کر کے وہ دوسرے اساتذہ کے خدمت
 میں حاضر ہوئے۔ ابوالحسن الخفاف۔ ابونعیم اسفرائینی۔ ابوبکر بن عبدوس
 النجری۔ ابونعیم بن محمد المہر جانی علی بن احمد الامازی۔ ابو عبد الرحمن السلمی ابن
 باکویہ شیرازی۔ امام حاکم (صاحب مستدرک) ابوالحسن بن شبران۔ محمد بن عبد اللہ الصوفی
 ابو عبد اللہ الصوفی۔ عبد اللہ بن یوسف اصفہانی علی بن احمد بن عبد اللہ الوہاب سجستانی
 ان کے اساتذہ ہیں۔ ان میں سے ہر بزرگ علاوہ دوسرے علوم میں بالمال ہوئے

کے بہت بلند پایہ محدث بھی تھے اور بعض (مثلاً حاکم اور ابوجاتم) امام اور حافظ الحدیث تھے ان بزرگوں کے علاوہ اثنائے سفر حج میں بغداد اور حجاز میں حضرت شیخ کا ساتھ علماء کی بڑی جماعت کے ساتھ راجس میں امام ابو محمد البجینی امام الحرمین اور امام الحافظ احمد بن الحسین البیہقی بھی تھے حضرت شیخ نے ان سے حدیث کی سماعت کی۔

۱۲۔ اثنائے درس میں حضرت شیخ اپنے پیر استاد ابو علی دقاق کے خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہتے تھے اور اشغال باطن کی تعلیم حاصل کرتے رہتے تھے پیر کی نظر عنایت ان پر اس قدر زیادہ تھی کہ گواون کے اقل فراسٹ موجود تھے مگر انہوں نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا۔ وہ مسلمانوں کے عروج کا زمانہ تھا اور اس زمانہ میں عورتیں بھی نہایت جید عالم ہوا کرتی تھیں چنانچہ یہ خاتون بھی علوم شرعیہ میں بلند پایہ عالم اور عالی مرتبت محدث تھیں تحصیل علم سے فراغت حاصل کر کے وہ پیر کے خدمت میں آ گئے اور تمام نرا اشغال باطن کی جانب متوجہ ہو گئے۔ اس قدر شدید ریاضت اور مجاہدہ کیا کہ بہت جلد جزو کمال کو پہنچ گئے اور پیر نے ان کو تمام کمالات باطنی دے کر سرفراز کر دیا۔ حضرت شیخ اصول میں اشعری تھے اور امام ابو الحسن اشعری کے شدت سے متبع تھے اور فروع میں شافعی المذہب تھے استاد ابو علی دقاق سے ان کا سلسلہ طریقت یہ ہے۔ ابوالقاسم قشیری عن استاد ابی علی دقاق عن ابی القاسم النصر آبادی عن امام الشبلی عن سید الطایفہ جنید بغدادی عن سری القطنی عن المعروف الکرخی حضرت معروف کرخ کا سلسلہ دو طریقوں سے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے ایک یہ ہے معروف الکرخی عن امام ہمام موسیٰ رضا علیہ السلام عن امام موسیٰ کاظم عن امام جعفر الصادق عن امام

محمد باقر عن امام زین العابدین عن سید الشہداء امام حسین عن امیر المومنین علی بن علی طالب علیہم السلام۔ دوسرا سلسلہ یہ ہے معروف الکفری عن داؤد الطائی عن العجیب العجمی عن امام لاویا سید القابعین جن البصری عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ استاد ابوعلی دقاق کی رحلت ۱۲۸۶ھ میں ہوئی اور اسی سال حافظ الحدیث امام ابو عبد الرحمن السلی النیشاپوری کے ازاتناذہ حضرت شیخ کا بھی انتقال ہوا رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۳۔ استاد ابوعلی دقاق کی رحلت ۱۲۸۶ھ کے بعد حضرت شیخ پیر کے سجادہ درس و ارشاد پر ممکن ہوئے اور درس ظاہری اور تربیت باطنی کا پیشہ جاری کر دیا اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے۔ چند سال تک اطمینان سے اپنے کام میں مشغول رہے لیکن حق جل و علا کا ارشاد ہے۔ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا آمِنَ الْكُفْرِ مَدِينِ اور یا جس طرح تمام باتوں میں انبیاء کے متبع ہیں اس میں بھی وہ متبع ہیں۔ شاید ہی کوئی شیخ وقت ایسا گذرا ہوگا جس کی مخالفت بلکہ کفر میں سفہا کی جماعت کمر بستہ نہ ہوئی ہو حضرت ابوالقاسم قشیری کی مخالفت میں بھی ایسے بہت لوگ آمادہ ہو گئے اور ان کو اس قدر تکلیف پہنچائی کہ نیشاپور میں ان کو رہنا محال ہو گیا۔ مجبور ہو کر غمریہ و اقارب کو چھوڑنا اور وطن کو ترک کر کے ہجرت کرنی پڑی اور گویا اس طریقہ پر اس سنت نبوی کی اتباع کا بھی انہیں شرف حاصل ہوا نیشاپور کو خیر باد کہہ کر وہ ۱۲۸۶ھ میں بغداد پہنچے خلیفہ القائم بامر اللہ عباسی نے ان کی بے حد عزت کی اور نہایت احترام سے ٹہرایا حضرت شیخ چندے و ان رہے اور درس و وعظ و تربیت باطنی کا سلسلہ جاری رکھا ان کے بغدادی لائذہ

میں خطیب بغدادی بھی تھے۔ یہاں سے تقریباً چار سو بڑے بڑے علماء و فضلاء کی جماعت کے ساتھ جس میں امام البحرین ۱ امام ابو محمد حنینی اور حافظ الحداد امام احمد بن احیم البیہقی بھی تھے حج کے لئے روانہ ہوئے اور حجاز میں بھی حضرت شیخ نے درس و وعظ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۵۸۵ھ میں ملک السلطان الپ ارسلان نیشاپور کے تخت سلطنت پر بیٹھے۔ بادشاہ اوران کے وزیر نظام الملک طوسی حضرت شیخ کے بے حد محقق تھے ان کے برسر اقدار آ رہی شیخ کے مخالفوں کی مخالفت فوراً ایک سخت ختم ہو گئی سلطان اور وزیر نے انہیں واپس تشریف لانے کی دعوت دی چنانچہ وہ واپس تشریف لائے اور بقیہ عمر نیشاپور میں اطمینان سے بسر کر کے اور نہراہ طالبان حق کو نعمتہا ظاہری و باطنی سے مالا مال کر کے صبح یکشنبہ قبل طلوع آفتاب ۶ ربیع الاول ۶۲۵ھ کو دنیا سے ناپائیدار سے پردہ کر کے فی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْلِ مُقَتَّلٍ پہنچ گئے اور مدرسہ میں اپنے پیر استاد ابو علی دقاق کی قبر کے بازو میں دفن کئے گئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً وسعۃً۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ایک واقعہ لکھا ہے جس سے حضرت شیخ کی جلالت شان اور کمال تقرب الہی کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ سبکی نے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت شیخ کے فرزندوں میں سے ایک فرزند نہایت شدید بیمار ہوئے۔ یہاں تک کہ اون کی صحت سے یابوسی سی ہو گئی۔ بقاضائے فطرت حضرت شیخ نہایت فکر مند ہوئے اس حالت میں خواب میں اون کو سہر اوقات غیب سے ارشاد ہوا کہ قرآن مجید میں سے آیات شفا کو جمع کر لو اور اون آیتوں کو پڑھ کر اپنے فرزند پر دم کر دو یا کسی ظرف میں لکھ کر اور پانی سے دو کر پلا دو حضرت شیخ نے اس ارشاد قدسی کے مطابق عمل کیا جس سے ان کے فرزند کو صحت ہو گئی۔

میں مناسبت خیال کرتا ہوں کہ سبکی کے الفاظ نقل کر دوں وہ یہ نہیں ”وہا غنا منہ
مریض لا ستداد ابی القاسم ولد مرضا شہیداً یحییٰ منہ ففتق
ذلک علی الاستداد فہری الحق سبحانہ وتعالیٰ فی المنام فتنی الیہ
فقال لا الحق تعالیٰ اجمع آیات الشفا و اقراء علیہ او الکتبہانی انا
واجعل فیہ مشد و با واسقہ ایاہ ففعل ذلک فعونی“ آخر عمر میں
حضرت شیخ بہت نحیف اور کمزور ہو گئے تھے لیکن رحلت کے وقت تک بھی
سب نمازیں کھڑے ہو کر پڑھتے رہے اور ایک رکعت بھی بیٹھ کر نہیں پڑھتی تھیں
اسے کہتے ہیں اور اب الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا کے معنی
یہی لوگ ہیں۔

۱۴۔ حضرت شیخ کو خطاطی اور خوشنویسی میں بھی ایسا کمال تھا کہ ان کے زما
میں ان جیسا کوئی خطاط نہیں تھا۔ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ادیب اور شاعر بھی
تھے سبکی اور ابن خلکان اور یافعی نے ان کے اشعار نقل کئے ہیں۔
میراجی بہت چاہتا ہے کہ دو چار اشعار یہاں نقل کر دوں چنانچہ دو شعر نقل
کرتا ہوں۔

سقى الله وقتا كنت خلوجهم و تغزى الهوى فى روضه الانس
اقمنا زمانا والعيون قريرة واصبحت يوما والمجنون سوانك

ان تمام فضائل و کمالات ظاہری و باطنی کے علاوہ وہ فن سپہ گری کے
مہر شعبہ میں مثلاً گھوڑے کی سواری اسلحہ کے استعمال اور ہر قسم کے فنون حرب
میں بھی کمال رکھتے تھے سبکی نے لکھا ہے ”وكان فى علم الفروسية و
استعمال السلاح وما يتعلق به من افراد العصور وله فى ذلك
الفن دقايق وعلوم انفرد بها“ ابن خلکان نے لکھا ہے ”وكان له

فی الفروسیۃ واستعمال السلاح ید بیضاء، ابن اشیر جزیری اور سبکی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت شیخ کی سواری میں ایک گھوڑا تھا جو میں سال سے زیادہ اون کے پاس رہا تھا۔ جب ان کی رحلت ہو گئی تو گھوڑے نے دانہ کھانسی پانی سب چھوڑ دیا اور اسی طرح بے آب و دانہ سات دن زندہ رہ کر مر گیا۔

۱۵۔ استاد ابو علی الدقاق کی صاحبزادی فاطمہ سے حضرت شیخ کو ذکور و انثیٰ چھ فرزند ہوئے جن میں ایک عبدالمنعم تھے اور ایک فرزند ابوالنصر عبد الرحیم تھے جن کے متعلق ابن خلکان نے لکھا ہے۔ ”امام الکبیر الشیخ احبابہ فی علومہ و مجالسہ“ ان کے علاوہ دو بیٹے ابوسعدا اور ابوسعید تھے یہ دونوں بھی بڑے عالم اور محدث تھے ایک صاحبزادی کا نام امۃ الرحیم تھا او کے بطن سے حافظ الحدیث عبدالغافر بن اسمعیل بن عبدالغافر بن محمد بن عبدالغافر بن احمد بن محمد بن سعید الفارسی تھے جو بقول ابن خلکان ”کلن اماما فی الحدیث والعربیۃ وقراء القرآن“ انہوں نے اپنے نانا امام تفسیری سے اور اپنی نانی فاطمہ سے اور اپنے ماموں ابوسعدا اور ابوسعید سے حدیث پڑھی اور سنی تھی۔

۱۶۔ حضرت شیخ کے شاگردوں کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے ان میں بڑے بڑے علما و فضلا و محدث اور عرفا ہوئے اس زمانہ میں ماوراء النہر سے اوصاف مغرب تک علم کے دریا بہہ رہے تھے۔ نیشاپور۔ بغداد۔ قاہرہ۔ تلمسان۔ قزvin۔ یہ سب علم کے مرکز تھے حضرت شیخ کے معاصرین اکابر صوفیہ علم و فضلا و علما کی اگر فہرست مرتب کی جائے تو کتنے جز بھر جائیں گے۔ شیخ الاسلام عبداللہ انصاری شیخ الوقت ابو یوسف چشتی (متوفی ۹۵۴ھ) ابو الحسن خرقانی

اوحمد الدین کرمانی۔ علی بن عثمان الصنجیری البجلی (صاحب کشف المحجوب)،
 حافظ الحدیث امام ابو نعیم اصفہانی (مؤلف حلیۃ الاولیاء)، امام بیہقی (صاحب
 سنن کبیر)، امام النحرین۔ شیخ الریس ابو علی سینا۔ عمر خیام۔ ابو یحییٰ بن یزید۔ امام
 الشعراء ووسی طوسی یہ سب حضرت شیخ کے معاصرین اور ان میں سے چند
 بزرگ۔ ان سے ملے بھی تھے اور ذاتی طور پر واقف تھے عمر خیام اور حضرت
 شیخ دونوں بیک وقت نیشاپور میں تھے۔ نظام الملک طوسی حضرت شیخ
 کا بے حد احترام کرتے تھے جب یہ ان کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ اپنی
 سے اٹھ جاتے اور حضرت شیخ کو اس پر بٹھایا کرتے تھے۔ سلجوقی بادشاہ
 الپ ارسلان بھی ان کا نہایت معتقد تھا اور بہت احترام کرتا تھا۔
 (۱۷)۔ حضرت شیخ نے بہت کتابیں تصنیف کیں۔ سبکی نے ان کتابوں
 کے نام لکھے ہیں: (۱۱) تفسیر الکبیر (۲) الرسالہ (۳) التجمیر فی التذکیر (۴)
 آداب الصوفیہ (۵) لطائف الاشارات (۶) کتاب الجواہر (۷) عیون الاحوال
 فی اصول الاسولہ (۸) کتاب المناجات (۹) کتاب نحت اولی النہی (۱۰)
 کتاب نحو القلوب الکبیر (۱۱) کتاب نحو القلوب (۱۲) کتاب احکام السماع
 (۱۳) کتاب الاربعین فی الحدیث تفسیر کبیر کے متعلق ابن خلکان اور امام
 یافعی نے لکھا ہے: ”سماء التیسیر فی علم التفسیر وهو من اجود التفاسیر“
 دونوں نے یہی الفاظ لکھے ہیں۔ ”الرسالہ“ یعنی رسالہ تفسیریہ چھپ گیا ہے اور
 ”لطائف الاشارات“ کا ایک مکمل قدیم خط کا نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔
 یہ کتاب قرآن پاک کے چیدہ چیدہ آیتوں کی تفسیر ہے جو خاتون د معارف
 کے طریقہ پر لکھی گئی ہے اور نہایت بے نظیر اور دلکش تفسیر ہے۔ حضرت
 مخدوم کو بہت مرغوب تھی اپنی تصانیف میں اس سے اقتباس بھی کیا

بقیہ کتابوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ اب موجود بھی ہیں اور اگر ہیں تو کون کون کتاب کہاں کہاں ہیں۔ کتب خانہ صفیہ میں حضرت شیخ کی ایک چھوٹی سی بہت پرانی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے جس میں انہوں نے وہ سب حدیثیں جمع کر دی ہیں جنہیں انہوں نے اپنے شیخ ابو علی دقان سے بسند متصل یعنی تھیں اس کتاب کا ذکر حضرت شیخ کے کسی تذکرہ نویس نے نہیں کیا ہے۔

۱۸۔ تصوف میں ان کی تصنیف جو رسالہ نقیر یہ کے نام سے مشہور ہے نہایت مقبول خاص و عام ہوئی اور درحقیقت یہ کتاب نہایت متحقیقہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے تقریباً ہر مسئلہ کے بیان کی ابتدا ایک یا دو آیت قرآنی اور ایک یا دو حدیث نبوی سے (جسے انہوں نے اپنے ہی سند متصل سے روایت کی ہے) کی ہے عرفا اور مشائخ صوفیہ میں یہ کتاب نہایت مقبول ہوئی اور متعدد بزرگوں نے اس کی شرحیں لکھیں۔ سب سے اول حضرت مخدوم قدس سرہ نے فیاری کی شرح لکھی جو طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ شرح سنہ ۱۰۸۰ء میں لکھی گئی حضرت مخدوم ادس سے پہلے ہی گلبرگہ تشریف لاپکے تھے اور یہ شرح گلبرگہ میں لکھی گئی۔ دوسری شرح جس کا مجھے علم ہے قاضی زکریا بن محمد الانصاری المتونی سنہ ۱۱۰۰ء میں لکھی گئی۔ رسالہ نقیر یہ مطبوعہ مصر کے حاشیہ پر یہ شرح اختصار کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ تیسری شرح (بقول مصنف کشف الظنون) شیخ الفقیہ سید الدین ابو محمد عبد المعطی بن محمود بن عبد العلی کی ہے جو اللہ لالہ فی فواید الرسالہ کے نام سے موسوم ہے چوتھی شرح ملا علی قاری متونی سنہ ۱۱۰۰ء کی ہے ایک بزرگ عبد النظار بن احمد بن عبد الحمید القوصی متونی سنہ ۱۱۰۰ء نے اس کی تلخیص کی اور ادس کو

کتاب الوحید فی سلوک اہل التوحید "کے نام سے موسوم کیا۔ اس کتاب رسالہ قشیریہ کی موجودہ زمانہ میں مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مطبع بولاق میں دوبار ۱۲۸۴ھ اور ۱۲۸۵ھ میں چھپی اس کے بعد مصر میں ۱۳۱۲ھ میں پھر ۱۳۱۸ھ میں پھر ۱۳۳۳ھ میں طبع ہوئی۔ اور ہر مرتبہ محدث ذکر یا انصاری کی شرح کے اختصار کے ساتھ چھپی۔

۱۹۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اس کتاب کی تصنیف کا جو سبب بیان فرمایا ہے اس کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے ان فتنوں سے آگاہی ضرور ہے جنہیں دشمنان اسلام نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں پیدا کیا اور چند صدیوں بعد تک جاری رکھا۔ محقق ابوریحان بیرونی نے کتاب الہند میں ایک جگہ لکھا ہے کہ یہودیوں اور مانویوں نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا اور ایک جگہ (باب ۲) میں اسکی تھوڑی صراحت بھی کر دی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ اور اس کے حوالی میں یہودی قدیم زمانہ سے آباد تھے اور سود کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت کے ہوتے ہی وہ اون کے اور مسلمانوں کے بے وجہ بے سبب محض خباثت باطن سے شدید دشمن ہو گئے اور منافقین مدینہ اور کفار قریش و عرب سے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دی چند سال کے اندر مدینہ اور نواح مدینہ سے یہودیوں کا استیصال ہو گیا یہ لوگ دوسرے مقامات پر منتشر ہو گئے اور جہاں جہاں گئے مسلمانوں کے جانب سے بغض و عناد کو ساتھ لیتے گئے۔ حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ممالک ایران و فارس و عراق و شام و فلسطین اور مصر میں مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے اور رعایا قریباً تمام تر مسلمان ہو گئی۔ یہودیوں نے دیکھا کہ

مسلمانوں کے خلاف کامیابی سے مقابلہ کرنے والی کوئی سلطنت اور قوت باقی نہیں رہی جس کے ساتھ یہ لوگ سازش کر سکیں۔ ان کے دوران پیش رفت پر انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی قوت کو کمزور بلکہ درہم برہم کرنے کی صرف ایک صورت یہ ہے کہ ان میں ہی اختلاف پیدا کر ان میں باہم اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صنعا میں احبابِ کثیر تعداد میں یہودی بہت نامہ سے آباد تھے (کا ایک حصہ دی عبد اللہ بن سنانامی اس کام کے لئے آمادہ ہوا) منافق طور پر بظاہر مسلمان ہو کر وہ مدینہ منورہ آیا اور عابد و زاہد بن کر مسلمانوں میں اپنی جانب سے حسن ظن پیدا کر دیا یہ وہ وقت تھا جب خلیفہ سوم کے خلاف مصریوں نے بغاوت شروع کر دی تھی اور مفسدوں کی جماعت فتنہ و فساد پر آمادہ ہو کر مدینہ منورہ آچکی تھی عبد اللہ بن سنانامی باخفیہ طور پر ان کے ساتھ شریک ہو گیا اور ان کو استعمال دیتا رہا امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ جب خلیفہ ہوئے یہ یہودی ان کے ساتھیوں کے ساتھ مل گیا اور نہایت پوشیدہ طور پر چند سادہ لوحوں کو اپنا معتقد بنا کر عقاید فاسدہ کی تلقین شروع کر دی جب بات بڑھ گئی تو حضرت امیر المومنین کو خبر ہوئی اور انہوں نے اس کی گرفتاری کا حکم دیا آدمی نہایت چالاک و ربا خبر تھا اس سے معلوم ہو گیا وہ بھاگ گیا اور کسی طرح ہاتھ نہ اکٹھا ہو سکتا پھر اور جہاں جہاں موقع ملتا رہا عقاید فاسدہ کی تلقین کرتا رہا آخر ہو گیا لیکن بد عقیدہ گلوں کا اور مسلمانوں میں باہم شدید اختلاف کا بیج اچھی طرح بویا اور اپنے خدایات کو بھی چھوڑ گیا یہ لوگ جب تک ممکن ہو کاخفیہ اور پوشیدہ طور پر ہمسایہ عقاید کی تلقین کرتے رہے لیکن کب تک پوشیدہ رکھتے مسلمانوں کو آخر ان کے کید و کم کا مال معلوم ہو گیا مگر اس وقت جب کہ ابن سبک پروردہ کی تعداد زیادہ ہو چکی تھی اور وہ مختلف مقامات میں پھیل چکے تھے یہ لوگ سبائی کے نام سے مشہور ہوئے بد عقیدہ کی توان لوگوں نے پھیلا ہی دی تھی۔

شروع کیا کہ ان میں سے کوئی باہمی محدث کی وضع قطع اختیار کر لیتا اور نمبر پر پچھ کر حدیثیں گڑھ گڑھ کراؤں پچید اسناد سے منسوب کر کے بیان کرتا اور موقع موقع سے ایسی ایسی حدیثیں وضع کر کے بیان کرتا جو ان کے وضع کئے ہوئے عقاید فاسدہ کی تائید میں ہوتیں اس طرح ہزار ہا موضوع حدیثیں مسلمانوں میں پھیلا دیں سپر بھی فاش ہو گیا اور اہل حق محدثین کی جماعت اس شر کے رفع کرنے کی جانب پوری قوت سے متوجہ ہوئی انہیں نہایت دقیق پیش آئیں لیکن حق حق ہے اور باطل باطل ہے محدثین کی کوشش کامیاب ہوئی اور بائیوں کا کذب افرا صاف صاف کھل گیا وضع حدیث کے علاوہ یہ لوگ جہاں جہاں موقع ملتا مسلمانوں کی کتابوں میں تحریف کر دیتے بلکہ ان پر بعض بائی اپنے عقیدوں کی تائید میں کتاب تصنیف کر کے اسے کسی متد مسلمان مصنف سے منسوب کر دیتا اہل حق کی کتابوں میں ان لوگوں نے تحریف ایسی سکاری اور چالاک سے کی کہ بعض بڑے بڑے علماء جو کہ میں آگئے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ صاحب بدایہ اور علامہ سرخسی جیسے اکابر کو بھی بعض مسائل میں دھوکا کھ گیا۔

۲۰۔ مسلمانوں میں بائیوں کا فتنہ موجود ہے عقاکہ مانویوں کا فتنہ بھی پیدا ہو گیا شاپور بن اردشیر کے زمانہ سلطنت میں ایران میں مانی نام کا ایک شخص پیدا ہوا جو ان ہونے پر وحی اور نبوت کا دعویٰ کیا اور مجوسیت اور نصرانیت کو باجم ملا کر ایک نیا مذہب پیدا کیا۔ سلطنت نے چونکہ اس فتنہ کی جانے کوئی توجہ نہیں کی اس لئے اس کے مذہب نے جڑ پکڑ لی اور نہ صرف ایران میں پھیل گیا بلکہ مانی نے اپنے داعی عراق۔ ہند اور ماوراء النہر میں بھی بھیجے جب نوشیرواں بادشاہ ہوا نہایت تہدید کے ساتھ اپنے پورے قلمرو میں حکم جاری کیا کہ جو مانی جہاں ملے فوراً قتل کر دیا جائے چنانچہ سب کے سب جنگی تعداد

لاکھوں تک پہنچ گئی تھی قتل کر دے گئے۔ معدودے چند نے جان بچائی اور
 مانی کی تصنیف کردہ کتابوں کو جنہیں اس نے کتب آسمانی مشہور کیا تھا ہر
 لے کر ماور النہر بھاگ گئے وہاں کے باشندے اس بدوقت شنیعہ (بودہ) مذہب
 کے پیرو تھے ان میں بوجہ و باش اختیار کی اور آہستہ آہستہ اپنے دین کی اشاعت
 رہے اور انہیں امید یہ تھی کہ کسی وقت میں جبکہ ان کی تعداد بہت ہو جائے
 اور ایران کی سلطنت کمزور ہو جائے تو حملہ کر کے اپنے اصل وطن پر قبضہ کریں
 لیکن اس پر بڑی قوت کے ساتھ مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور ان لوگوں کی سب
 امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اب انہوں نے دوسری طریقہ اختیار کیا منافقانہ مسلمان
 بن کر ممالک سلامیہ میں داخل ہونے لگے اور سلاطین بنی امیہ کے آخراۓ میں
 دمشق پہنچے۔ کوشش کی کہ سلطنت کی خدمتوں کو حاصل کریں لیکن بنی امیہ کی
 چونکہ خالص عرب حکومت تھی ان عجمیوں کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بنی امیہ
 بعد بنی عباس بادشاہ ہوئے اور بغداد کو دارالسلطنت بنایا۔ عربوں سے
 چونکہ مایوسی ہو چکی تھی اس لئے عجمیوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ اور ان میں سے
 ذی ہوش ذی علم لوگوں کو سلطنت کے کار و بار میں جگہ دینی شروع کی۔ اس وقت
 ہزار ہا مانوی مسلمانوں کے بھیس میں ممالک سلامیہ میں داخل ہو چکے تھے اور
 چونکہ مسلمانوں کی قوت اور سطوت کی وجہ سے اپنا اقتدار اور اپنی حکومت اور
 سلطنت حاصل کرنے کی جانب سے یہودیوں کی طرح یہ لوگ بھی قطعاً مایوس ہو چکے
 تھے اس لئے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی انہیں بھی وہی صورت نظر آئی جو عبد اللہ
 بن سبا کو نظر آئی تھی یعنی ان میں مل جلکر ان میں اپنے عقاید کی اشاعت کی جائے
 اور باہم شدید اختلاف پیدا کر دیا جائے چونکہ بنی عباس نے عجمیوں کو امور سلطنت
 میں داخل کرنا شروع کر دیا تھا اس لئے مانویوں نے نہ صرف علما اور رزادہ کی

اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکانے پر اکتفا کیا بلکہ کاروبار سلطنت میں بھی داخل ہونے لگے۔ ابن النذیم (متوفی ۷۸۰ھ) نے کتاب الفہرست میں بہت سے ایسے مانویوں کے نام لکھے ہیں جو عالم اور متکلم اور محدث کی شکل اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکایا کرتے تھے اور ایوں کا بھی نام لکھے ہیں جو بادشاہ وقت کو بہک دیکر سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور کر لئے گئے تھے اور امارت بلکہ وزارت کے درجہ پر پہنچ جاتے۔ یہ مسلمان ان کی مکاری سے آخر کار روافض ہو گئے اور جب کسی کار را کھل جاتا تو فوراً قتل کر دیا جاتا تھا اس لئے یہ لوگ نہایت موشیاری سے رہتے تھے اور کسی طرح اپنا حال کھلنے نہیں دیتے کتاب الفہرست میں ابن النذیم نے اس تمہید کے ساتھ دُمن روم ^۱ المتکلمین الذین یظہرون الاسلام ویبطنون النفاقۃ ابن لما لوت ابن الشاکر ابن اخی ابن الشاکر نعمان ابن العوجا صالح بن عبد القدوس جیسے فتنہ پردازوں کا ذکر کیا نام لکھا ہے وزراء و امراء کے زمرہ میں ابن النذیم نے لکھا ہے کہ سوائے صحابہ بن خالد بن برمک کے ہر ایک کا سارا خاندان زندقہ تھا اور خلیفہ ہمدانی کا کاتب محمد بن عبید اللہ بھی مانوی زندقہ تھا جب اس کی حقیقت کھنی ہمدانی نے اسے قتل کر دیا تھا ہے کہ علما اور متکلمین بنکر اور سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور ہو کر ان لوگوں نے مسلمانوں میں کس قدر فتنہ و فساد برپا نہ کیا ہوگا۔

۲۱۔ مانوی جب ممالک اسلامیہ میں داخل ہوئے یہاں بای پہلے سے موجود تھے انہیں مسلمانوں کی دشمنی اور مخالفت میں اپنا ہم خیال ہم قصد اور ہم غم پایا اور ان کے ساتھ مل گئے۔ رہائیت جس کی بنا پر یہودیت پر ہے عیسائیت مجوسیت اور شہنیت کی باہم آمیزش سے ایک معجون مرکب تیار کیا جو باطنیت کے نام سے مشہور ہوا ان باطنیوں نے سادہ لوح اور بے علم مسلمانوں میں رہائیت کے علاوہ اتحاد طول تنازع کے عقیدوں کی تبلیغ شروع کی ان کو اباحتی بھی بنانے کی کوشش کی یہ بھی سکھانے کی کوشش کی قرآن

کی باتوں کے ایک معنی ظاہری میں اور ایک معنی باطنی میں، واجب العمل باطنی معنی میں اور الفاظ قرآن کے ظاہری معنی پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی وجہ سے اس فرقہ کو باطنی کا نام دیا گیا۔ ابن مقفع۔ عبدالمکرم بن عونؒ اور ابن جعیس ان کے قبل اور بعدے لوگ اس فرقہ کے گرو تھے۔ صوفیوں کی امداد والی جماعت اس زمانہ تک نہایت احترام اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اس لئے اکثر باطنی صوفیوں کا لباس اور ان کی وضع اختیار کر لیتے تھے تاکہ لوگوں کو آسانی سے اپنا گرویدہ سمجھیں یہ جعلی صوفی اپنے ان معتقدین کو جن پر انہیں پورا اطمینان ہو جا بہ اتحاد بطول اور تنازع کے عقیدوں کی تعلیم دیتے۔ قرآن پاک کے متعلق وہ کہتے کہ اس کے الفاظ کے ظاہری معانی واجب العمل نہیں ہیں بلکہ اس کے باطنی معانی واجب العمل میں اور یہ باطنی معانی صرف امام وقت ہی بتا سکتا ہے یا وہ جس کو امام نے تعلیم دی ہو۔ ان لوگوں نے یہ بھی سکھایا کہ تمام عبادتوں اور ریاضتوں سے غرض حصول معرفت ہے جب معرفت حاصل ہوگئی تو کسی عبادت اور ریاضت کی ضرورت باقی نہیں رہتی نماز روزہ حج اور تمام تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس سے بڑھ کر یہ بھی تعلیم دی کہ جب معرفت حاصل ہوگئی تو کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ شرب خمر زنا وغیرہ عارف کی معرفت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۲۲۔ باطنیوں کی حقیقت سے آخر مسلمان واقف ہو گئے اور ان کے خلاف اس قدر جوش پیدا ہوا کہ جس کے متعلق ثابت ہو جا کہ وہ باطنی ہے وہ فوراً قتل کر دیا جاتا اور گیر کی وجہ شدت ہوئی اور مالک سلامیہ میں ان کا رہنا حال ہو گیا تو ڈھونڈ کر ان کے کوہستان میں ایک نہایت دشوار گزار مقام کا پتہ لگایا وہاں ایک نہایت مستحکم قلعہ بنایا اس میں باغ لگاے نہایت خوش قطع عالیشان مکانات تعمیر کئے اور ان کو ہر طرح کی زیبائش سے آراستہ کیا۔ نو جوان نہایت خوبصورت عورتوں کو جہاں جہاں

اور جس جس طرح مل سکیں لا کر رکھا اور اس قلعہ کو بہشت کا نمونہ بنایا۔ ان کے امام نے اوس میں سکونت اختیار کی۔ وہاں سب کو اپنے لوگوں کو جنہیں داعی کہتے تھے مالک السلام میں بھیجتا تاکہ جس طرح ہو سکے لوگوں کو باطنیت کی تعلیم دیں۔ باطنیوں نے اپنے مذہب کی تائید کتاب میں بھی تصنیف کرنی شروع کر دی تھیں اس مذہب کی سب سے پہلی کتاب موسوم بہ بیان باطنیوں کے ایک پشواغیاث نامی نے ۳۲۰ میں تصنیف کی۔ علمائے اسلام ان کتابوں کی تردید لکھا کرتے تھے یہ بات باطنیوں کو کیسے گوارا ہو سکتی تھی۔ داعی لوگ اب اس سادہ لوح، سادہ لوح، سادہ لوح اور سادہ لوح کو جو ان کو دھوکہ دے کر اپنے فریب میں لاتے اور انہیں تعلیم دیتے کہ بہشت کا نام صرف امام کی مرضی پر منحصر ہے اور جس کو وہ چاہے زندگی ہی میں بہشت دکھا سکتا ہے اس اعتقاد میں سخت کرنے کی غرض سے بعض کوششیں (جنگ) پلا کر بیہوش کر کے قلعہ کے اندر لے جاتے اور نیم بیہوشی کی حالت میں وہاں کے باغات اور عورتوں کو چند منٹ کے لئے دکھا کر پھر بیہوش کر دیتے اور قلعہ سے باہر لے آتے اوسے یقین ہو جاتا کہ اوس نے بہشت دیکھی جب کہی عالم یا وزیر یا گورنر کو یہ کاپنا مخالف سمجھ لیتے ان سادہ لوحوں میں سے ایک کو حکم دیا جاتا کہ جاؤ اور جس طرح ممکن ہو اس کو قتل کر دو۔ اگر پاداش میں مارے گئے تمہاری روح بہشت میں داخل کرتی جائے گی اور اگر زندہ بچ آئے تو امام تم کو زندہ ہی بہشت میں داخل کر کے تمہیں زندگی جاوید دیدینگے اس طرح سینکڑوں بڑے بڑے علما اور بہت سے وزراء قتل کر دے گئے اور میری صدی سے ساتویں صدی ہجری کے وسط تک ماوراء النہر ایران اور عراق میں یہ تہلکہ مچا رہا آخر کار ہلاکوں نے ان کے قلعہ کا جس کا نام الموت رکھا تھا پتہ لگا کر حکم کر دیا اور سب کو قتل کر کے قلعہ کو توڑ کر فنا کر دیا اس وقت اسلامی دنیاں لوگوں کی شر سے محفوظ ہوئی۔ یہ ملاحظہ اکثر صوفیوں کا لباس اختیار کر کے اور صوفی کی صورت بنا کر زندگی و اور اس کی اشاعت خفیہ طور پر کیا کرتے تھے اور علما اور وزراء کا قتل بھی وہ عموماً صوفیوں کے بھیس میں کیا کرتے تھے چنانچہ نظام الملک سی کو جس باطنی نے

تہیہ کیا وہ صوفی کے لباس میں تھا اس لئے جب ان کے زندیقانہ اور لمحذانہ عقائد سے مسلمان واقف ہوئے تو اس قدر برہمی پیدا ہوئی کہ بہت لوگ حقیقی صوفیوں سے بھی بدعتیہ ہو گئے اور ان کو باطنی سمجھنے لگے عوام تو درکنار بعض محققین علما بھی جو صوفی مشرب نہیں تھے یا جس کو صوفیوں کے مشرب اور عقاید سے آگہی نہیں تھی اس خیال میں الجھ گئے اور یہاں بیرونی صیحا محقق اور یگانہ روزگار شخص کتاب الہند کے بابت بخم میں ہندوؤں اور بعض علماء یونان کا ایک عقیدہ بیان کر کے کہتا ہے ”انی هذا المعنى ذهب من الصوفية من قال ان الدنيا نفس ذائمة والاخرة نفس يقظانة وهم تجميع ذل حلول الحق في الامكنة كالسماء والعرش والكرسى ومنهم من تجميعه في جميع العالم والحيوان والشجر والجماد ويعبر عن ذلك بالظهور الكلي واذلحا زواذلک فیہ لم یلک حلول الارواح بالتردد عندہم خطمہ ما شاؤکلا طول اور تناسخ کا یہ عقیدہ صوفیوں کا نہیں ہے۔ صوفیوں کے کسی سنی کتاب میں اس کا ذکر تک نہیں ہے یہ عقیدہ خود ان کا ہے کتاب الفہرست ابن النذیم باطنیوں نے بعض کتابیں تصنیف کر کے بعض اکابر صوفیہ کی جانب منسوب کر دی تھیں محقق علامہ نے شاید ایسی کوئی کتاب دیکھی اور انہیں دیکھ کر ہوا دنیا اور آخرت کو نفس نام و نفس نقصان سے بعض صوفیوں نے تعبیر کیا ہے لیکن اس کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ الناس ینام اذا ماتوا انتبهوا

۲۳۔ باطنیوں کے طول اور اتحاد اور تناسخ کے عقیدے اور ان کی تعلیم رکب معرفت کے حاصل ہو چکنے کے بعد عارف سے سب تکلیفات شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس کے لئے حرام حلال ہو جاتا ہے کوئی معصیت اس کے لئے معصیت نہیں تھی

اور اس کے ارتکاب سے اس کی معرفت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا، کا اثر زمانہ میں موجود رہا ہے اور اب بھی موجود ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں سینکڑوں صوفی لباس اور صوفی عورت لمحداور زینتی نظرات میں جنہوں نے نماز روزہ اور تمام اوامر شرعیہ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور نفسانی تلمذ کے حاصل کرنے میں کسی معصیت سے پاک نہیں رکھتے اور جب کوئی اعتراض کرتا ہے تو زندقیت کے وہی عقیدے بیان کرتے ہیں جن کی تعلیم باطنیوں نے دی تھی اور جو اوپر بیان کئے گئے۔ بخود باشند من شروا نفسا

۲۴۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اپنے زمانہ کی جو حالت اور کیفیت بیان کی ہے وہ انہیں کے الفاظ میں اور حضرت مخدوم کی شرح میں پڑھنے کے قابل ہیں۔ میں اس صراحت سے اور ویسے گہرا اثر کرنے والے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا مختصر کہ شیخ نے اپنے زمانہ کی حالت یہ بیان کی ہے کہ ایسے ادلیا اور اکابر طریقت جن کے نفوس قدسیہ کی برکت سے لوگوں کے قلوب زندہ ہو جاتے تھے اب باقی نہیں رہے وہ لوگ زہد و ورع ریاضت و مجاہدہ اتباع سنت نبوی عشق و محبت الہی میں کامل الاتقانت تھے نظروں سے غائب ہیں صوفی جو صحیح معنی میں صوفی ہیں اب بھی خال خال نظر آتے ہیں مگر ان میں وہ بات نہیں جو سابق کے اکابر میں تھی اب تو زیادہ تر ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے اور خود کو صوفی مشہور کر رکھا ہے لیکن ان کے دلوں سے شریعت کی حرمت رخصت ہو چکی ہے ان میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہی ہے نماز روزہ اور دوسرے تمام عبادتوں کا اتخاف اور اتہار کرتے ہیں شہوات و نفس پرستی میں مبتلا ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو معرفت کے درجہ کمال پر پہنچ کر فنا اور محو ہو چکے ہیں عبادت اور بچاؤری احکام شرعیہ سے کیا حاصل اور میں حرام و طلال میں تمیز کرنے اور اس

جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہیں نہ ترک و امر سے کوئی نقصان اور نہ ازکاب
منہا ہی سے کوئی مضرت حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ صوفیوں کے لباس میں ایسے بالہ کو
دیکھ کہ عوام میں سچے اور حقیقی صوفیوں کی جانب سے بدعتیہ لگی پیدا ہوتی جا رہی ہے اس
حالت کو دیکھ کر مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی کتنا تصنیف کی جائے جس میں صوفیوں
کے عقاید صراحت سے لکھے جائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ صوفیوں کے عقاید ہر جزوی
اور کلی میں سراسر وہی ہیں جن کی تعلیم کتاب سنت نے دی ہے اور جن پر صحابہ و خیر القلوب
کی جماعت قائم رہی اور متقدمین صوفیہ میں سے چند اکابر کے مختصر حالات اور اقوال
بیان کئے جائیں تاکہ لوگوں کو (جو واقف نہیں ہیں) معلوم ہو سکے کہ نہ صرف اعتقاد
ہی میں وہ کتاب و سنت اور صحابہ کے متبع تھے بلکہ ہر عمل میں بھی وہ طائر و باطنانہ
و جہر و ہر جزوی و کلی میں کتاب سنت کے لفظ لفظ اور حرف حرف پیرو تھے اور اس
کتاب میں بھی دکھایا جائے کہ ان بزرگوں نے اپنی تمام عمریں کس قدر سخت ریاضت
اور مجاہدہ میں بسر کیں اور باوجودیکہ مجتمع کمالات خاصہی و باطنی تھے اور معرفت اور
تقرب الہی میں انتہائے کمال کو پہنچ گئے تھے تمام عمر میں اون سے نہ تو ادنیٰ سے ادنیٰ
صغیرہ کا ازکاب ہوا اور نہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کبھی ترک ہوئی۔ حضرت شیخ
فرماتے ہیں کہ اس سے غرض یہ ہے کہ اکابر صوفیہ کے عقاید اور حالات کے معلوم ہونے
سے صوفی صورت و مذاہب اور محدثوں کے قول و فعل سے عوام میں سچے صوفیوں
کی جانب جو بدگمانی پیدا ہو گئی ہے وہ دور ہو سکے اور یہ جان کر کہ اگلے بزرگوں نے
عبادت الہی اور سنت نبوی کی اتباع میں ساری عمر قریح ریاضتیں کی
ہیں اور کیسی شدید مشقتیں اٹھائی ہیں لوگوں کے دلوں میں بخش و ولولہ پیدا ہوا اور
اس کام کی طرف راغب ہو جائیں۔ وَكَلَّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْأَنْبِلِ
مَا مَنَنْتَ بِهِمْ فَوَادَّكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٌ

لِّلْمُؤْمِنِينَ۔

۲۵۔ باطنیوں کا ہال میں نے کسی قدر تفصیل سے اور اسی عمر میں سے لکھا کہ معلوم ہو سکے کہ ان کی سیاہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں کی بدولت خود حضرت شیخ کے زمانہ میں مسلمانوں میں اور اسلامی ممالک میں کیا حالت پیدا ہو گئی تھی۔ رسالہ قشیریہ انہوں نے ۱۳۴۴ھ میں لکھا۔ آپ دیکھئے کہ اس وقت کی حالت انہوں نے کس قدر سوز و دل سے کس قدر درد انگیز الفاظ میں بیان کی ہے۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب کی شرح تین سو ستر سال بعد ۱۳۸۸ھ میں لکھی فرماتے ہیں ”اکنون عزیز من یکے اندیشہ کن کہ مرا بخود ہمیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ وجہ خود تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چار صد و سی و ہفت گذشتہ بود میان آن قوم این قرہ زاد کہ در ہر یک لفظ شیخ مائل کن ہیں کہ چہ حد بل ازادہ است مکیں محمد حسینی سلمہ اللہ تعالیٰ کہ امروز تاریخ ہجرت ہشت صد و ہفت شد نامزد نشانے ازیں قوم آن مردماں ہم نامزد“ اس کے بعد فرماتے ہیں ”اکنون این بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود بوہے و گمانے چیزے کہ مراد را این کار محقق است می نویسم خود برائے کہ می نویسم اما چہ کنم بہت حمیت بریں می آرد آنچه حقیقت کا راست بروں می باید و ادق محمل کہ از جملہ کوراں یکرا خدا چشم دہاز جملہ کراں کسے را گوشے نمختہ۔“ اب یہ سال جس میں یہ شرح چھپ رہی ہے ۱۳۶۱ھ ہے اور اس کی تالیف کے وقت سے ۱۳۶۵ھ سال گذر چکے ہیں ہم اس زمانہ کو کیا کہیں کچھ کہنے کے لئے الفاظ بھی تو نہیں ملتے۔ اللہم ارحمنا وانت ارحم الراحمین و اعف عننا

وامت خیر العافریں

۲۶۔ رسالہ قشیریہ کے دو نسخے میرے پاس ہیں ایک ۱۳۱۲ھ کا مصر کا چھپا ہوا اور دوسرا قلی جو شمال ۱۳۲۵ھ میں لکھا گیا تھا۔ اس کو قاضی اسمعیل بن

محمد نے قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد العنانی سے پڑھا تھا اور سببی تھی کتاب کے آخر میں انہوں نے اپنے قلم سے سند لکھ دی ہے اور امام ابو القاسم قشیری تک چھ واسطے لکھے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اس کی زمانہ میں پڑھا گیا جس وقت لکھا گیا تھا کتابت نہایت صحیح ہے اور جہاں جہاں کہ فروگذاست ہو گئی تھی قاضی اسماعیل بن محمد نے اپنے قلم سے دفاباً اثنائے قرأت میں تصحیح کر دی ہے ان وجوہ سے یہ نسخہ لمجاوہ صحت کامل اعتبار کے قابل ہے مطبوعہ نسخہ میں اس قلمی نسخہ سے جا بجا اختلاف ہے کہیں زیادہ کہیں کم ہے اور کہیں الفاظ و عبارت مختلف ہے لیکن حضرت مخدوم کے شرح میں متن کی عبارت اس قلمی نسخہ سے زیادہ تر مطابقت ہے۔ شرح رسالہ قشیریہ کا ایک قلمی نسخہ شعبان ۱۰۷۹ء کا لکھا ہوا میرے پاس ہے اور ایک نسخہ محرم ۱۰۷۹ء کا لکھا ہوا کتب خانہ آصفیہ میں ہے جب ایک دوسرے سے مقابل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کتب خانہ کا نسخہ اسی دوسرے نسخہ کی نقل ہے نہ عرف یہ کہ جو غلطیاں قدیم نسخہ میں ہیں اس میں بھی ہیں بلکہ قدیم نسخہ میں کاتب نے جہاں جہاں الفاظ یا عبارت نہ لکھ کر جگہ خالی چھوڑ دی ہے یا جہاں جہاں کثیر نے لکھا یا ہے کتب خانہ کے نسخہ میں بھی ایسی ہر جگہ الفاظ اور عبارتیں چھوٹی ہوئی ہیں یہ نسخہ حامل التین ہے لیکن خدا ان کاتبوں پر رحم فرما دے اس کتاب کے کاتب نے متن کی عبارتوں اور الفاظ کو جا بجا چھوڑ کر اور نیز غلط لکھ کر بالکل مسخ کر دیا ہے۔ اگر میرے پاس رسالہ قشیریہ کا قدیم اور نہایت صحیح قلمی نسخہ نہ ہوتا تو متن کی تصحیح نہ ہو سکتی اور یہ کتاب چھپنے کے قابل نہ ہو سکتی۔ مطبوعہ رسالہ قشیریہ چونکہ جا بجا غلط اور فروگذاشتوں اور الحاقات کے ساتھ چھپا ہے اس لئے اس سے کما مغبغی تصحیح ممکن نہیں تھی اس امر کا اطمینان ہے کہ متن کی کامل طور پر تصحیح کر لی گئی۔ اب رہی شرح تو اس کا صرف یہی ایک نسخہ ہے جو میرے پاس ہے کتاب خانہ آصفیہ کا نسخہ اس

کی نقل ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا کہیں پتہ نہیں چلا اس لئے حتی المقدور الفاظ میں جو کھلی کھلی غلطیاں تھیں ان کی تصحیح کر لی گئی لیکن جہاں تصحیح نہ ہو سکی وہاں استفہام کی علامت (۴) لکھ دی گئی اور جہاں جہاں اس کتاب کے کاتب نے الفاظ یا عبارت چھوڑ دی تھی یا جہاں جہاں کیڑے نے لکھا یا تھوڑا سا طباعت میں جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے کاتب نے بعض جگہ متن کا فقرہ کا فقرہ اور اس کی شرح چھوڑ دی ہے۔ رسالہ قشیریہ کے قلمی اور مطبوعہ نسخہ کے باہم مقابلہ سے متن کی عبارت میں نے فوٹ نوٹ میں لکھ دی ہے لیکن شرح کی عبارت میں کہاں سے لانا وہ نہیں لکھ سکا۔

۲۶۔ شرح رسالہ قشیریہ کا قلمی نسخہ کا لکھا ہوا نسخہ جس سے طباعت کی گئی پورے رسالہ قشیریہ کی شرح نہیں ہے بلکہ صرف باب التوکل تک یعنی کتاب کے نصف سے بھی کم کی شرح ہے اس شرح کے کاتب نے باب التوکل کے شرح کے ختم پر کتاب ختم کر دی ہے اور مطلق کچھ صراحت نہیں کی ہے کہ آیا اس کے بعد شرح کا کوئی دوسرا حصہ بھی تھا۔ چونکہ شرح کا یہی ایک نسخہ موجود ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا پتہ نہیں ملا اس لئے کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت مخدوم نے یہاں تک لکھ کر کسی وجہ سے باقی کی شرح نہیں لکھی یا بقیہ کو دوسری جلد میں لکھا جس کا اب پتہ نہیں ہے محمد علی سانی (حضرت مخدوم کے سوانح نگار) نے سیر محمدی میں جہاں ان کے تصانیف کی تفصیل دی ہے اس شرح کے متعلق صرف اسی قدر لکھا ہے ”ترجمہ رسالہ قشیری و ان کتاب برہرہ است“ اس کتاب کا دیباچہ حضرت مخدوم نے خود انہیں لکھا بلکہ کتاب کو لکھ کر اپنے ایک مرید کو حوالہ کیا اور حکم دیا کہ دیباچہ لکھو اس حکم کی تعمیل میں انہوں نے دیباچہ لکھا لیکن کہیں اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

۲۸۔ اس شرح میں حضرت مخدوم نے اختصار کو بہت زیادہ ملحوظ رکھا ہے اور اس کو خود ہی بخافرا یا بھی ہے ایک جگہ ص (۵۰۳) سطر (۱۲) میں فرمایا ہے ”بیا“

مکلفین رسم نہایت یہ شرح نہایت محققانہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ ابوالقاسم قشیری سے حضرت مخدوم نے متعدد جگہ اختلاف کینا ہے اور جہاں اختلاف کیا ہے نہایت بے رورعایت اور نہایت وضاحت سے لکھا ہے لیکن بات خاص طور پر ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ ہر جگہ ادب کو شدت سے ملحوظ رکھا ہے اور ایک لفظ کہیں ایسا نہیں لکھا ہے جو ادب کے درجہ سے گرامر ہو۔ اس کتاب سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن دو سبق خاص طور پر حاصل ہوئے ہیں ایک یہ کہ معافی کی وضاحت کو قائم رکھ کر مختصر نویسی کس طرح کی جاسکتی ہے دوسرے یہ کہ بزرگوں سے اختلاف کرتے وقت بھی ادب کا دل طور پر کس طرح محفوظ رکھا جاتا تھا ہے۔ اس کے پیشتر حضرت مخدوم کی کتابیں سپید کھینے کاغذ پر چھپیں لیکن اس کتاب کی طباعت شروع کرتے وقت تمام ہندوستان میں تلاش کرنے کے باوجود ویسا کاغذ نہ مل سکا جو بہترین کاغذ اس پر کتاب چھاپی گئی۔

۲۹۔ یہ کتاب بھی روضتین گلبرگہ شریف کی جانب سے طبع اور شایع کی گئی ہے حضرت مخدوم قدس سرہ کی تصانیف کی طباعت کا سلسلہ ہمارے کرم دوست نواب غوث یار جنگ پور اقبالپور نے اپنے زمانہ صوبہ داری گلبرگہ میں شروع کرایا اور چند کتابیں طبع ہوئیں۔ گذشتہ سال اون کا تبادلہ ہو گیا اور ہمارے محترم دوست نواب محمد امیر علی خاں بہادر بیچ۔ سی۔ یس دایم اقبالپور گلبرگہ شریف کے صوبہ داری پر فائز ہوئے اور انہوں نے یہ سلسلہ قائم رکھا اور یہ کتاب شرح رسالہ قشیریہ ادن کی توجہ اور حسن انتظام سے شایع ہو رہی ہے۔ میرے نہایت مخلص دوست مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دنیا گلبرگہ شریف اور کتب خانہ روضتین کے اغزاری مہتمم ہیں ان کو حضرت مخدوم کی ذات یاک کے ساتھ نہایت شغف ہے اور ان کی تصانیف کے طبع اور شایع کئے

میں بے حد دلچسپی۔ لیتے ہیں بحیثیت مہتمم کتب خانہ روضتیں اوپنوں نے ریشل سابق کی طبع شدہ کتابوں کے اس کتاب کے طبع کئے جانے میں بھی بہت دلچسپی لی اور میری بہت مدد کی۔ میرے مخلص دوست سید جلال ید الہی صاحب کا بھی میں بہت مشکور ہوں۔ ان کو حضرت مخدوم کی ذات پاک اور ان کی تصانیف کے ساتھ بہت عقیدت ہے اور اس شرح اور اس کے قبل کی طبع شدہ کتابوں کی کاپیوں اور پروفوں کے مقابلہ اور تصحیح میں ابتدا سے اب تک نہایت دلچسپی سے مجھے مدد دیتے آ رہے ہیں جزا ہم اللہ خیر الجزاء۔

۳۰۔ حق سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو حضرت مخدوم کی کتابوں سے ہدایت اور نفع بخشے و آخر دعوامان الحمد للہ رب العالمین۔

نگم علی حسید آبادی
۱۹ رمضان ۱۳۶۱ھ

ناکسار

سید عطاء حسین

غلط نامہ کتاب شرح رسالہ فقیریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	ہ	کل	۷	۱۳	بنول	بنوال
۸	۲۰	وبی	ربی	۹۲	۲۱	وارد	واود
۳۲۵	۷	تثبت	تثبت	۴۵	۲۱	رابے	ربا بے
۶۵۵	۱۲	کہ و با خود	کہ او با خود				

شرح رسالہ قشیریہ

از تصنیف

حضرت قدوة الاولیاء امام الکاملین شیخ العارفین مصباح المتقین سید

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابو الفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس سرہ العزیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ أَنْعَمْتَ فَنَزِدْ

الحمد لله الواحد لكل احد منه الا بتدله واليه التاويل الصمد
ليس لاحد اليه سبيل جميل من جملة من جماله جميل طهر بالجمال فهو الجميل
واحجب بالجلال فهو الجليل فهو الان كما كان بلا تحويل له الشهود
بكل الوجود له الشان الاعلى ذوالعز والتبجيل كل يوم هو في شان لا يشغله
شان عن شان عسير وسير كثير وقليل له المثل الاعلى لا يحوم حوله
قال وقيل هو المدين لا دائل هو المحيل لا جائل هو المقييل غير مقييل هو الملك
المتصرف في ملكه كيف يشاء ولا يسأل عن المفاهيم فَعَلَهُ اَزَلَى لا حادث ولا
عليل له الوجود المطلق غير ارادة وتحيل تنيس له جنس ولا نوع ولا نصف
ولا قبيل ليس له ضد ولا ند ولا شبه ومثيل هو هو لا هو الا هو حمد
اشتقاق وتاويل لا يعينه عين كحيل لا يفنيه عين ظليل لا يصل اليه
الا شارة ولا يعبره العبارة الوجيز والطويل لا يخبر عنه عين الوهم ولا يسم
منه اذن الفهم فهو الوراق عما يدخل في حيس ودليل فلسان الواصفين
عن احصاء صفات كليل لا يلحقه الافكار ولا برهقه الانصار ولا محصله

الاوهام ولا يمثله الا فهم ولا يخيله تخيل حكمه على علمه رحمته على حلمه قدرته
 على جلالة وفطنته على كماله دأبل لا يعجزه طلب ولا يعوزهم خلب ولا يستر
 عنه الخفي ولا يتصر منه القوى المليل هو العالی عن الصفات ربّه بهادون
 من سواه فاشاروا من مواجيد هم لا مقاصد الرجال وبلغوا منتهی
 کمالات اهل الکمال والله عليهم بمصالح مقامات العباد ينسل طریق
 الرشاد لو لم تُبعث فيهم للارشاد مثل مرشد موحد محقق ذات
 مدقق عالم فائق امام صادق شيخ خلق جالس هل كل محبة فحمتهم بما كان لهم من المحبة
 فلم يقيما لا تعل في قلوبهم حقيقة الاسلام والايمان وادفع الغل والخطل في كل الاديان
 فمنهم راجع الى الله الحنان ومنهم قانع بالخسران والحرمان لا زال الحاسد المفقور
 قصد اطفاء هذا النور فسلط الله عليهم الهلاك والثبور ومحرقه نار جسد
 الاحشاء والصلب سرور وياي الله الا ان يتهم هذا النور فينتور به منابر
 الاسلام ويظهر شعائره كل الظهور وهو من الله فضايع بلا انقطاع وردا
 بلا ارتجاع وليه لا زال في ظلال النعم وحسوده في عقاب النقم حبيبه
 بذلته منصور وبغيضه بصولته مقهور يدوم سعيدا مسعودا
 وحميلا مودودا والنعم دأرا عليه والقسم قائم لديه والنعم على
 موقوفه والحسن اليه مردفة بالحجور ترفوت وت
 اوقاته وبالسر ترضمت ساعته حبيبه مقتبط مرتاح عذبه منحصر
 محتاج وجليس احبابه الفرج والطرب انيسا علائه النرج والتعب والايام
 له مطابقة مهوية والامساك له موافقة مرضية على الايدى عال وعن
 الاعلى خال لانال عود وجوده ناصر وجوده للناس عامرا في رعاية
 من الله وافية ورقاية منه كاهية وبما اولى مسررا وبما اولى محبورا شرفه

• وطل خلفہ محمد سلطانہ لمن صاۃ قاهر احسانہ لمن وادہ سائر رحمۃ
 علی الناس عامۃ • نعمتہ للخلق شاملۃ محفوظ فیما یتغیہ مصئون عما یتحویہ
 عظمتہ لازبۃ وحرمتہ واجبۃ جبرۃ التقدر فی احبابہ بالزیادۃ وفی اعدائہ
 بالابادۃ اسبغت علیہ النعماء وافرغت لدیہ الالام مہمۃ مکفی ملہ مو فی
 ما یرج سعادتہ توصل لواحقہا بسوا بقہا ویرد روادفہا بسوا لفہا قائدۃ
 الکرامۃ زائدۃ السلامۃ ہذا وذلک اکثر من یحییہ تقریرہ یحصہ تحریقہ
 فضائل لی یوم القیمۃ کاذب و تذکار شمائل لا یدلہا جب وورد اسمہ دواۃ کل
 داء و امان علی کل بلاۃ و من ارادہ فلیجرب یجد من نفسه ما نحن الیہ نجرہا •

اما بعد آں سراج دین احمدی آں چراغ ملت محمدی آں نور و چشم
 مصطفیٰ آں پرکار نگہ فاطمہ زہرا ریحان علی مرتضیٰ راحت جان حسن رضا جگر گوشت
 حسین شہید کربلا آں سرور مقتدایان دین و آں قاید غر مجملین آں در دریای معرفت
 و آں خلاصہ کان نبوت آں منظر اسرار دین و آں مبین حقایق یقین آں نہنگ دریائے
 حقیقت آں سپہ سالار سلطان شریعت آں بران ملت احمدی آں سلطان ملک
 سرمدی آں جامع شریعت و طریقت بیباں آں مبین اسرار حقیقت بعیاں آں
 دستگیر در ماندگان و آں امید و اماندگان و آں چارہ یچارگان و آں کار ساز آوارگان
 و آں مرہم ریش مجروحان و آں دار و در و در و مند ان آں پادشاہ و رگاہ و صلتی
 و سریر معرفت بدو آراستہ و تلج و ولایت بدو پیراستہ ولایت تحقیق بدو مسلم
 امارت تقریب بدو مکرم شیخ اہل سنت قانع اہل بدعت آں نتیجہ نور احمد آں مہوہ
 دل محمد آں عابد قنطرہ مجاز سید السادات محل کیسود سر از بقاہ اللہ متمکنا
 علی عین و داسی در دس الاناسی ما دامت الشمس طالعة و طلعت
 طالعة و الارض نابتہ و الجبال ثابتہ و النجم مظہرہ و النجم مزہرہ

چون شرح فارسی رساله امام بهام زبانه عابد و رعب بارع عالم عامل فاضل کامل
استاد اساتذہ و سرخوش معلم علمای عصر خویش مالک الملک تفرید سلطان
ولایت تجرید عازف برجاوہ شریعت مستقیم موحد بر سجادہ طریقت متدیم شیخ
عالم مقتدا سید بنی آدم صاحب کشف و تکلی و اصل مقام تکلی و تکلی عالم علوم ربانی
کاشف حقائق قرآنی از تکلف و ریاری ابوالقاسم هوازنی
قشیری لازال نفاس رحمة الترب علی روضۃ الشریفة محصو
و عرائس لطفه عند روحه اللطیفه محضوفا رساله که میان طالب و مطلوب
رسالتی ست و میان عاشق و معشوق سفارتی مجمع اسرار حقانی مخزن
خزائن ربانی برآه ساحت اهل الله از عقیده اهل ضلال و زامرت شان ارباب
صفوة از اباطیل اهل فساد و خیال که مردم نادان و مبتلا ببلای صراحت از غایت جہالت
و غلبه حماقت برایشان گمانے فاسد برده و وہے باطل با خود مستقیم کرده گردان
بر دامن پاک ایشان شانده و غبار زندہ بدای جانب عالی افشانده این مصیبت
از ان زاد و این بلا از ان افتاد که گروهی از تشہران و طائفہ از مترسمان از علیہ الدنیا
والدرہم و از عبد البطون و اللہام و از عبد الشیاطین و الاباسہ و از عبد الخمیصۃ
والطیال لباس این قوم کرده خود را بدین طائفہ نسبت برده ہم را بر حرف ہوا
مصرف و تہمت را بر اصابہ مشہی موقوف رباعی

پوشیدہ مرقعہ ازین خامے چسند بر سبہ بطامات الف لامے چسند
نارفتہ رہ صدق و صفا گئے چسند بدنام کنندہ نگو نامے چسند

سخنمانے کہ از متان شراب وحدت در بعضی غلبات وقت از ایشان
بنیابت صادر شد و تحقیقت از ایشان ظاہر شد آن اشینہ نوزشینہ کہ گوش دل
کہ دندندند کہ چشم دل از معنی آرا کو رنو و بروق مرا و دبحیرے پروخت

و اں کلمات را بچہل خود بر آن حجت ساختہ و دین را بفروعہ و اصولہ بقا بد فاسدہ و
ظنون کا سدہ ببا حجت عمل ایشان تباہ دل ایشان سیاہ برزخ عم ایشان بے ی
ایشان راہ و بفہم ایشان طاعت گناہ گوگرد بکار برودہ ریشے سپید دل سیاہ
کرودہ بلیت

کاینست

سرکرودہ چو آسیا گردان کا نیست نشان نیک مردان
صفت ایشان و روپا این ست کہ الدنیا مرا در آگزار بود و در دار با جز کذب
و فوس و دیگر ہر ہنر نہ و جز تیر ویر و حرکت مایہ ذکر نہ از حکایت ایشان بگذر شنیدہ
کہ مصراع

ہر چہ پرسی از زمستان سرو تو تر باشد

اما چون بشوم قدم ایشان راہ طریقت مدرس شد و اعلام طریقت مطہر
شیخ اہل سنت و جامع اہل بدعت را حمیت دین نگذاشت فرضے لازم و
امرے واجب دید کہ بحجت و درایت و نقل و بروایت گرد و الحار و از دامن
شان برباد ہو اپر اند و ہتباء مشہور اگر داند و اں غبار بر روی چون بوم ایشان
شاند و اں گرد را بر وزگار نا بکار ایشان افشانہ لطیف معاملہ ایشان را بچہل یقینی بیان
کرد و غزنی مقامات ایشان را پیش اہل انصاف عیاں کرد و اکثر الفاظ مصطلح را معنی
گفت و بسے در شمس را میان اں سلک سفت از اں طاغیہ مخاذیل بیزاری حجت
و اں زمرہ مجاہدین را بجماعت مردود اں باز بست تمیز حال صادق را نشانے کرد و
داخل نفس و شیطان را بیانے کرد و شرعے لفظ او مضبوط و مبسوط مونس اختیارانوس
ابراہیم و آداب طریقت بسیار و اسرار حقیقت بی شمار جو اہر طریقت را در کتاب
داد و آفتاب شریعت را تاب داد و در ہر نقطہ بجلہ اشارتے و ہر جملہ از سرے و
عیارے و در ہر کلمہ بسرے اشارتے و بدرماندہ بشارتے مغانی دلالت او

عبارت نہ فحوی اشارت اور اشارت مذمومہ عاجد عارفان واصل را نشانے و اشارت
 مبتدیان طالب را بیلے کامل با بر از محاسن کتاب شیخ وضامن بالہار خفا یا درمن
 خطاب شیخ اقوال مثل گنج کہ قریب بمشابه باشند چنان بیان کرد کہ در روز قیامت
 تشابہ باشند ولایت بیان اسرار ربانی بدو مخصوص است و حمل اسرار حقانی بیان او
 کا لظاہر المحسوس است یعنی چون آنحضرت عالی مقام از ان چشمہ ندید و مقررے
 مثل آن در گاہ متعالی در متقدمان گوشے نشید رتبہ بیان اسرار بدو آراستہ
 و رجب کشف خفا یا بدو پیراستہ تمام کرد و از ہر اقسام بکاتب سپرد و پس بندہ کہ
 کمترین بندگان است و شرمندہ کہ شرمندہ ترین شرمندگانست و اہلترین مبتذل
 و کمترین مسترشدان است امید آن میدارد کہ در زمرہ سگان در گاہ خویش شہاد
 بلطف لطفہ و نعم انعامہ و بعطوف عطفہ و کریم اکرامہ العبد الذلیل سیتعطف والرب
 الجلیل بعطف فرمود و در ضمن آن قوتے قوی بخشود کہ دیباچہ ہر این شرح من بساز
 با لفاظ فصیح و معانی غریب انمونیج پرداز اگرچہ حمل این بار گراں درخور ہچ من ضعیف
 بود و اطاعت آن فرمان از طاقت ہچ من نحیف بیروں بود و دست سوال نبول این
 منال بدان جناب آسمان جاہ بردم و درخواست برائے دریافت این عزیز خال
 ازاں در گاہ عالم پناہ کردم بزبان آمر نہ مامور و بقدرت قادر نہ مقدر و بقلم اونہ بعلم
 خود بحکم اونہ بحکم خود بدید اونہ بدید خود بجد اونہ بجد خود در مامور بہ بصرف جہد و بذل
 جہد شروع افتاد و ہر الموفق الصواب والساد چند سطر بنیستم و چند نقشے نگاشتم
 رجا و اشی آنکہ ہر قبول موصول گردد و در ضمن آن امید وصول بامول شود کہ
 نظیر منکد یکفنی حق سبحانہ تعالیٰ آن سایہ عرش خود را بر فرش وجود ما مستدیم
 و ستیقم دارد و آفتاب عالم حقیقت را ز دالے نگار و روشنی آن صبح دین بظلم شام
 مبدل مباد و بحمدہ اللہ والہ الامجاد۔ نظم

می خواہم از خدا من و ایم برای پیر عمی و راز و گردش و راں برای پیر
از بہر خود جہالت در زیر پای پیر ۱۰ تا آن زبان کہ باشد با جن رضای پیر
تا آن دے کہ مرگ نہد ہر بردان یک لفظ نہانم من از دعا ہے پیر
بد آن اسعد لک الله تعالی کہ در اصطلاح قوم ملک گویند و ملکوت و جبروت
و لاموت ملک این شاہد و حاضر و جود اتے کہ ہست و این را ناموت ہم گویند و
ملکوت است ملکوت خلاصہ این ملک است کہ قوام این ملک بدوست
چنانچہ قوام قاب بروج است گفتہ اند ملکوت کل شی باطن و جبروت است
جبروت کہ ملک و ملکوت و لاموت درو جمع است یعنی ہر سہ را یکجا اعتبار کنی اور
جبروت نامی لاموت خلاصہ ملک و ملکوت و جبروت است و قوام ہر سہ
بدو است مثال جبروت چنانچہ جو خلاصہ او دین است آں بہ لاموت ماند و
آں دین کہ بادی پیوست آں بلکوت ماند و پوستے کہ بالا راوست این بلک
ماند ہر چہ را یکجا اعتبار کنی جبروت خوانی شیخ قدس اللہ روحہ فرمود
بسم الله الرحمن الرحيم

قوله الحمد لله الذي تفرع مجلال ملكوته يعني اوجدا کا نہ نہت
بہ بزرگی ملکوت خود و بغزت و عظمت ملکوت خود دریں محل جلال گفت او تعالی
عبارت از احتجاب اوست بدینچہ او از وجودات محتجب است و ملکوت باطن
و ستر نہانی است مناسب او جلال است شیخ فرمود لجلال ملکوتہ ضمیر آورد
ملکوت را نسبت بخوش کہ دہر چہ باطن دار و ظاہر او باطن اوست و باطن او
ظاہر اوست لیکن او ظاہری نماید و خود باطن آں ظاہر باشد پس اضافت بلکوتی
کردن لایبی و ضروری بود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود فی ذلک دلی فی حسن صوفی
احسن صورۃ ظاہر او بود و تجلی کہ او خود بر آں صورت کردہ آں باطن او بود اضافت

ملکوتہ اختصاصیہ فرستے باشند فہم کن کہ چرمی گویم و اینجا کلمہ تفسیر گفت تفسیر یا ست
و توحید است تفسیر یا خص از توحید باشد اگر در بیان این می گویم سخن در از می شود
قوله و تو احد بنحال جبروتہ سخن از جبروت گفتیم بنحال نسبت بہ جبروت دارد
زیرا چہ گفتہ ام کہ جبروت عبارت از جمع است و ظہور جمال بے ظہور صورت ظاہری بنا
صورت ظاہری را پرده سازد و را آن حال غور نماید پس آئینہ جمال جبروت گویا گویم جبروت جمع
است در اں جمع صورت پردازد و در اں صورت عکس جمال انوار خود اندازد جمال جبروت
گفتن مناسب آید لا موت است گفتہ ام قوام ہمہ بدوست او شامل محیط داخل
خارج جزوے بحر وے ذرہ بذرہ از و عاری و خالی نہ و او ازین ہمہ بیرون چنین
گوئی نہ درون نہ بیرون نہ متصل و نہ منفصل و نہ در و را و نہ در فضا و ایں گمان نرد و ملک
فر و ملکوت بالا و جبروت بالا را و اگر محققہ گفتہ باشد اعتبار سے کردہ است مثال
بحر و مانند کہ در بحر خضم افتادہ بود درون آل خر و بیرون او ہمہ بحر است و تمام اجزاء
او بحر را تشرب کردہ است اگر گوئی خر و متصل بحر است باعتبار سے درست آید و اگر
ایں در و داخل او درین داخل ہم اعتبار سے دارد و اگر گوئی ہر یکے از دیگر سے منفصل
است ہم شاید ملک و ملکوت و جبروت را بالا موت ہمیں نسبت دہ قوله و تفسیر ذرہ
بعلو احدیتہ ایں دو معنی احتمال می برد یکے با مصاحبت باشد ملک و ملکوت
جبروت و لا موت مصاحب علو احدیت او اندا حدیثی کہ او دارد با وجود ایں ملک
و ملکوت و جبروت مصاحب و یگانہ است و دوم احتمال بار بار سبب گوئی بسبب
علو احدیتہ کہ او راست ایں ملک و ایں ملکوت و ایں جبروت مزاحم احدیت او نہ
جدا گانہ نہ وجوہات ایں ہمہ بیگانگی او با زمی گرد و قوله و تقدس بسبب متصل
بشیخ قدس اللہ سرہ العزیز از بیان احدیت تنزل بہ توحید کرد چنانچہ رسم ایں
قوم است گاہے باشد از اعلیٰ با دنی آئند و گاہے از دنی با اعلیٰ روند چنانچہ

در اثور است یا نور این مذاکرہ است از تو تنزل کرد یا نور یا منور النور
یا نور السموات والارض از تو تنزل کرد و توحید آمد و در اثور ذکر اللہ ما فی
اعوذ بعفوک من عقابک و اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ بک منک
نخت بیان توحید کرد از ان تدرج و ترفع از فعل بصفت رفت گفت اعوذ برضاک
من سخطک آنجا از فعلی فعلی رفتہ بود اینجا از صفتی بصفتی پس آن گفت اعوذ
بک منک از ذات بذات او تعوذ کرد از توحید بوحید آمد باز اشارت بتوحید
کرد و ما ابلغ مدحک سر دورہ نمود چنانچہ آنجا لقمہ بود نور قلبی بنور
معرفتک آنجا فرو آمد از ان چیزے فرو تر نباشد قوله تقدس بسمو
صمدیتہ مرتبہ ہم بدان آمد کہ علو احدیہ از صمدیتہ رتبہ دیگر نباشد قوله
تکبر فی ذاتہ عن مضارعتہ کل نظیر یعنی مجموع است نہ مضاعت است نہ نظیر است اللہ سبحا
و تعالیٰ خود ذات بذات باشد نظیر و مضارعتہ چہ باشد بدان اعتبارے کہ گفتیم
قوله و تنزه فی صفاتہ عن کل ثناء و قصور نظیر و تصور در عربیہ مستجمع
است کل ثناء چہ معنی دارد یعنی صفت ثنائی بدو نسبتے برد او بود و باشد دوست
نہ این است کہ وقتے نبود کہ شد یا گاہے باشد کہ نہ باشد قوله لہ الصفات
المختصہ بمحققہ مراد صفاتے باوے است یعنی اضافی نیست حقیقی است
بعضے محققان صفات او اضافی گویند شیخ رحمہ اللہ آن را در عبارت خویش
انکار کرده است کہ اضافی نیست حقیقی است نہ صفات را کہ ایشان ائمہ خوانند آن صفات
مفاتی است کہ او را اضافی نتوان خواند ہمچے اعتبارے و نزد شیخ رحمہ اللہ
یا ہمہ نہ صفات را کہ اضافی نیست یا ہمہ صفاتے کہ او را حقیقی است اضافی نہ
و اگر گوی کہ المختصہ بمحققہ این تقاضا کند کہ ہاں ائمہ مراد است تو بگو ہر صفتی
کہ بہت بحقیقت مختص بذات اوست اگر دیگرے در میان آنی آن اعتباری

است قوله والايات الناطقة بانّه غير مشبّهة بمخلقه ايس آيات
وومعنى احتمال ادو كى آيات كتاب الله يرس ناطق است كه مانند مخلوق نيست ديگر
علامات و صفات وجودات و موجودات امكانى نشان آنند كه او مشبّه بخلق نيست
چنانچه گويند شعرا

ففى كل شئ له آية تدل على انه واحد

رسول الله صلى الله عليه وسلم نيز اشارت برين كرد اصدق كلمه قائلها الله
مصرع

الا كل شى ما خلا الله باطل

قوله فسبحانه من غير لاحد يناله ولا على محاله ولا امل
يحصره ولا احد ينصره ولا ولد اشفعه ولا على يجمعه ولا مكان
يمسكه ولا زمان يدركه ولا فهم يقدره ولا وهم يصوره بيا
كه شيخ رحمه الله در توحيد فرمود نتيجۀ اواين آمد چواو غير تنايى گفته بودند انزه نباشد كه
اورا برسد قوله ولا احد يحتماله و در عدد نيايد كه اورا در احتيال اندازد و در
اختيار آرد قوله ولا امل يحصره چواو غير تنايى است غايۀ نباشد كه
اورا محصور گرداند قوله ولا احد ينصره نسبت به توحيد ندارد اما صفات انما
را بجمع ميگويد قوله ولا ولد يشفعه چواو صديت دارد و سر آئه اورا ولد نبو
قوله ولا على يجمعه او بر كى و دو و سه در نيايد تا كى گوى كه از آن چها
اين كى است يا از آن دو اين كى است قوله ولا مكان يمسكه چواو
فرو حقيقى است تفرد بملكوته مكان او چه نسبت مكان نبود او بود كذا لك الان
قوله ولا فهم يقدره ولا هم يصوره لغتم زير هم از توحيد بالاترزه
كرده است اينجا بيان آن ميكند قوله تعالى عن ان يقال كيف هو و اين

ہو تعالیٰ و سبحان موضع ہر دو بیک معنی است ہر کہ متعالی است او منزہ است
 او متعالی ست من قبل گفت بعلو احدیہ کیف و آین مہاین احدیتہ انداما اگر ای
 کیف و آین رائستہ بوجوہ ذات او بری خیا نچہ در بعض ماثور است سبحان من لا
 بعلمہ کیف ہوا لا ہوا این ہوا لا ہو درست باشد ایں آں کیفیت نیست کہ
 در فہم من و تو آید این نیت و کیفیت ازلی و ابدی است او خود با خود بود و در خود بود ایں
 او رہاں بود و او در خود با خود است و کیفیت او ویدا او خود بود باں و صفی کہ او خود را
 می بیند این کیفیت او ست **قوله** لو اکتسب بصنعته الزین او دفع
 بفعله النقص و الشین یعنی او خود را بفعل خود نیاراستہ است و دفع عیب
 از خود بفعل خود کردہ است یعنی او بہمہ او صاف کمال موصوف است نہ این است
 کہ چیزے نبود شاید چیزے بود رفت نمی توان گفتن ایں سخن زیادتی است
 کہ شیخ قدس اللہ سرہ میگوید سخن توحید بالا رفتہ است شاید ایں برائے فہم من
 تو گفتہ است و شاید مثل آں در فہم کے مگذر **قوله** لیس کمثلہ شیء و هو
 السميع البصير اور اثلے تصور کن تصور محال محال نباشد مثل او اثلے نہ پس
 او را چہ نہ مثل باشد بہمہ وجودات بیک وجود باز گزند مثل شیء چہ معنی دار و گفت و هو
 السميع البصير بصفت سمع و بصرفی از اں مثل شد یعنی سمع و بصیرے
 کہ او دارو نہ آں سمع و بصیر است کہ مثل سمع و بصیر من و تو بود او می بیند بہمہ چشمہا او
 می شنود بہمہ گوشہا قوت سمع در سامع کہ د ا قوت بصیر در با صرہ کہ کہ دہو تعالیٰ پر
 جز او سمیع و بصیر نباشد مثل او سمیع و بصیر نبود **قوله** ولا يغلبه حي و هو الخبير
 القدير له الحيوۃ بلائہ حیات او عین ذات او و جملہ احیاء حیات او پس کہ ام
 حی باشد کہ تصور توان کرد کہ حیات او بر حیاۃ او سابق شود حیوان زندہ بحیاتے
 کہ ہست روے داد و دے بخشدہ اند و روے روح حیوانی با نفس نا طقہ و حیاء

ایشان هم بحیات اوفیض حیات اویجات ایشان رسیده قوله احمد علی
مایولی دین صنیع شیخ قدس سره الغیر ز حمدے من قبل گفت که اشارت
بمحموم جامدان و محمد باشد خواست تا همه محفوضه انذات او صادر شود
گفت احمد علی مایولی می ستایم او را تعالی بر آن نعمتهائے که او را داد و سر کارش
او میکند شیخ رحمه الله درین عبارت شکر بر سر او رضا و بر نعم او بلوا اشارت
کرد که بر همه عالی شکر او این عبارت دلیل بر رضا کند و در صغ او هم شمر است
و در صغ او هم خیر نعمت است و هم محنت قوله و اشکره علی مایز وی و ید
یدفع و شکرمی گویم بر آنچه ناشایسته را دفع کند آنچه نباید که برسد آنرا
می بچد و خیر را بامی رساند قوله و اتوکل علیه واقع و توکل برومی کنتم
خواست که اضافت توکل بخود کند که امر بهتم علیه است معنی توکل بنویسم
اما بابے از آن توکل خواهد گفت بآنجا بیایان خواهد کرد و آنجا زیادتی است که
بنویسم قوله واقع قناعت می کنم قناعت دون توکل است با تقدم
و تا خبر بر رعایت جمع کردن یا از اعلی با دلی می آید بر اے آنرا نخست قناعت
است بعد آن توکل و هر دو دست داده است و او بر اے مطلق جمع است
قوله وارضی باعطی و مینع و راضی می شوم بدانچه می دهد و بدانچه بازمی دارد
این با اشارت بالا گفته بود آنجا عبارت سرتج گفت قوله و اشهد ان
لا اله الا الله و احد لا شریک له شهادة موقن بتوحید مسجور
بحسن تأیید رسول الله صلی الله علیه و سلم فرموده است هر خطبه که درو
نکر شهادت نیست آن خطبه مرتب نیست کید است شیخ رحمه الله بر اے
رعایت آن کلمه شهادت گفت گوای میدهم بر یگانگی الوهیت او تعالی درین
حلق که او متوحده است یا من درین گفتار متوحدم میان درویشان توحد

مقام اعلیٰ است یعنی من گواہی می دہم دریں حال کہ من با او متوحدم مقام توحید کہ بندہ با حق متوحد شود او بی او بروذ و هویت او باقی ماند این توحید بندہ با خداست قولہ شہادۃ موقنہ گواہی دادن من گواہی دادنی است کہ شخصے یقین کردہ باشد و بذوق و فہم خویش دانستہ کہ او تعالیٰ بہرہ جہت و نسبت و اعتبارات یکے است قولہ مسجیر حسن تائید و شہادت من شہادت کے است بہ نیکی استوار کردن او باشد مستحیر آنکہ او خواہد کہ پنے از حرمان او بوجدان او جمید۔

قولہ واشتہد ان محمداً عبداً المصطفیٰ و اہمینہ المجتبیٰ و رسولہ المبعوث الی کافۃ الوری صلی اللہ علیہ و علی آلہ مصابیح الدجی و علی اصحابہ مفاتیح الہدی و سلمہ تسلیم اکثر ائمہ از روئے لغت اورا گویند کہ ہمہ خصال حمیدہ درو جمع شدہ باشند و اینجا نام رسول اللہ مراد است بریں بیان کہ گفتیم محمد از روئے لغت چنیں کسے را گویند علی ہذا مصطفیٰ صفت کاشفہ او باشد مصطفیٰ کہ را گویند انرا کہ خداوند بجاہ تعالیٰ اورا برائے خود برگزیدہ باشد یعنی اورا باوے کار باشد و این را باوے این ازاں او باشد و او ازاں این چنانچہ تو انکور شعلی خلاصہ آب و بتانی این آب مصطفیٰ باشد ازاں انکور جلد و جودات را پختہ اند با جودات انبیاء و اولیاء زبدہ ایشان محمداً ساخته اند صفتہ و گر گفت عبدہ المصطفیٰ گفت نہ گفت بنیہ مصطفیٰ زیرا چہ بعضے انبیاء ا قوم ایشان مبا لغت کردہ و بدان مبا لغت از حد از دین تجاوز کردہ اند و کافر گشتہ چنانچہ عزیر ابن اللہ و عیسیٰ ابن اللہ اشارت بریں کرد کہ از بندہ برگزیدہ اوست و دیگر اشارت بریں کرد بندہ خاصہ از ان او باشد کہ با او یکے باشد صفت برگزیدگی در ان بندہ بود قولہ و اہمینہ المجتبیٰ مجتبیٰ و مصطفیٰ یک معنی است این اوست کہ پیچ خیزے از نفس او نزادہ و از خود چیز سببہ کسے ز ساینیدہ و تجز سببے

اور دعوت نکرده و با نیت دعوت کرد و قوله در رسوله المبعوث الى كافة الوری
 ہر پیغمبرے بقونے مخصوص مبعوث ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ برہمہ مبعوث
 ہو و بعثت الی الاحمہد الاسود ہم بریں معنی اشارت کردہ اکثر الوان ہم بدیں دو
 باز می گرد و پس بدیں معنی است کہ برہمہ مبعوث است قوله صلی اللہ علیہ
 و علی آلہ علی را باز گردانید قونے باشند علی را ہر گز ذکر نکنند قونے باشند علی گویند
 بدیں والا ہم و آل باشند الی و در و د و دے کہ از مصطفیٰ منقول است ہر دست
 با ثبات علی ہم و بغیر علی ہم قوله مصابیح الدجی بغیر ہدایت و دانش رہدین
 ہم تاریکی است و اصحابہ مفاتیح الہدی ہر یاران او کہ ایشان کلید اوقفلہاء
 ہدایت اند یعنی ہدایت شے مخصوصے خاصے میان مردم مغشوش چنانچہ چیزے
 در حجرہ کنند باز نہد قفلے براں نہند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و رضوان اللہ علیہم اجمعین بر مثال کلید را نہد قفلے حجرہ ہدایت بدیشان کشادہ
 است و سلم تسلیم اکثر ائمتہ علی است خداے ایشان سلام گوید سلام گفتنی بسیار و تلمے
قوله و ہذا رسالۃ کتبہا الفقیر الی
اللہ سبحانہ ابو القاسم عبد الکریم ابن الہوازن
القشیری الی جامعۃ الصوفیۃ ببیلان الاسلام فی سنۃ
سبع و ثلاثین و اربع مائۃ این جملہ متانفہ افتادیں حمد و ثنائے
 گفت مقابلہ این نعمت بود شیخ را بدیں توفیق و اور سالہ چیزے کتبے فرستاد
 شخصے بشخصے باشد و اکثر مقاصد او در ان مستور باشد و رسالۃ فعالۃ است
 و فعالہ برائے اشمال راست چنانچہ عمامہ قوله کتبہا الفقیر شیخ خود را غما
 کردہ میگوید نمی گوید کہ من چنین کردم و میگوید فقیرے اشارت بریں میکند کہ من
 نکرده ام خداے کردہ است قوله اما بعد رضی اللہ عنکم فقد

جعل الله تعالى هذه الطائفة صفوة اوليائه وفضلهم
على الكافة من عبادہ جعل سلہ وانبیاءہ صلوات اللہ علیہم
اجمعین وجعل قلوبہم معادن اسرارہ واختصہم من بین
الامم بطوائع انوارہ شیخہ وخت عقیقہ می آموزد تا این عقیقہ نباشد
کہ ایشان برگزیدگان خدا اند و ایشان کسے در برگزیدگی بیشتر نیست از حال و
مقال ایشان نصیب نگیر و قوله وفضلہم وایشان را تفضیل داده است چہ
خلائق و تفضیل ایشان پس تفضیل انبیاء و رسل است تفضیل متحد است اما تقدیم
و تاخرے اعتبار دارد و متاخر ہم بر انجامی رسد کہ متقدم رسیدہ است اما شرف
تقدم او دارد و ہر آئینہ بعدہ آید قوله جعل قلوبہم معادن رسل می گوید
چہ سر ایشان صفوہ اند زیر اچسہ و ہاے ایشان را معدن اسرار
خوشی گروانیدہ است معدن کانے را گویند کہ ازوے زرے و نقرہ و آنچه
ماند است بیرون آید قوله و اختصہم از جملہ میثویان دین کہ ایشان مخصوص
اند کہ طالع انوار باری تعالی بر ایشان باشد و دہاے ایشان را معدن اسرار
گفت یعنی خزائن اسرار باری تعالی دہاے ایشان است اگر سرے طلبند از آنجا طلبند
و اگر سرے بیرون آید از آنجا بیرون آید چنانچہ نبیادائم ہر چہ گوید با استدلال
گوید و برہ نظیر گوید بقیاس انی و ملی اثبات کنند ایشان آنچه بر ایشان از حق لایع
شود و بخورق بر ایشان ظاہر گردد ایشان آں گویند فعلی ہذا و فہم ایشان و در گفتار
ایشان و ہم خطاے و خللے نباشد قوله فہم الغیاث للخلق واللہ یؤید
فی عموما و احوالہم مع الحق بالحق صفاہم من کد و سلاط البشیرۃ
و در قاہم الی محال المشاہدات بما تجلی لہم من حقایق الاحادیث
فریاد رسانند مر ظفر کہ ایشان طالب دین و خدا ن یقین اند قوله والدا بیرون

فی عمومہ و در عموم احوال ایشان و ابرایق بحق اند چنانچه درین بیت اشارت
میکند.

کیف مبادرتنا لشر حاجت و دنیا . محسبون المجاهدون اذا جننا
قوله صفا محمد خداوند سبحانه و تعالی ایشان را از بشریت که آن معدن شره کشته است
و مرکز بلاست پاک و صاف کرده است قوله و قاهم الی محال المشاهدت
هر که را تصفیه کردند و رتقی بمشاهده شد طریق صاف کردند شیخ قدس الله
روح بیان خواهد کرد همان جا معلوم خواهد شد قوله بما تجلی بدان تجلیات که هر تجلی موجب
علمی و هر تجلی موجب تصفیه تجلی معنی او بگویم اما شیخ ^{رح} خواهد گفت من چه گویم قوله
و رفقه للقیام بآداب العبودیة و اشهد هم مجاری حکام
الربوبیة باین همه که تجلی کرده است و تصفیه کرده است ایشان را توفیق
داده است که راسخ و داثق بعبادت باشند قوله و اشهد هم مجاری
و ایشان را حاضر کرده است یعنی مطلع کرده است بر مجاری احکام و پیر بربوبیت با عتود
مندرج است و عبودیت باروبیت مندرج شیخ پیرو اشارت کرده است
قوله فقاموا بآداب ما علیهم من واجبات التكلیف و تحقیقوا
بما منه سبحانه لهم من التقلیب و التصریف بما که عبودیت گفته
بود بسنده بود اما تصریح میکند که قوام عبودیت اینست و دیگر میان عبودیت
و موجب تکالیف خصوصی و عمومی است عبودیت اطلاع است بر حدوث و
فنا و اعتیاج ضروری او و تکلیفات بها چنانچه دانسته آن چیز از عبودیت باشد
که بیان کردم قوله و تحقیقوا بما منه و آنچه خداوند سبحانه و تعالی ایشان را بدان
میگرداند و کار ایشان را فرو بالا می کند نادانسته را دانسته میکند و دانسته را نادانسته
سازد شاید منکر نباشند و رفهم مردم نادان و آن چیز است که عین مقصد

و مطلب قوم است این چنین تقلیب و تصریف و اردو تاملی و تقدس با آنکه بعضے از محققان
را کہ ایشان از تقلیب و تصریف خبرے و اوند ایشان را پرکارہ پرکارہ کردند و دیگر چنانکہ
ایشان را می گردانند ایشان باوے میگردند خفته باشند بہر پہلوے کہ گرد و باوے
گرد و نتجائی اُخْوُوبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ہر مضجعہ از مضجعہ دیگر تجانی دارد و جنوب ایشان
باوے منقلب و متصرف بیتے کہ بالا نشسته ام دوم مصرعہ او باین سخن نسبتے . ارد
قولہ شمر جعوالی اللہ بصدق الافتقار باین ہمہ تجلیات باین ہمہ تحقیق
باین ہمہ تصریف و تقلیب بخدا بازگشتند و ریں حال کہ بصدق معلوم کردند بہرچہ طور
احتیاج از خدا خاستنی نیست چنانکہ گفتہ اند العبودیۃ احتیاج ذاتی قولہ و لہ
یتکلموا علی ما حصل لہم من الاعمال اُن علمائے کہ ایشان کردند بر این
عمل تکیہ نکردند عقیدہ بر من نکردند عمل موجب قبول حق است و سبب درجات و ثواب
است یا اثرے دارد بذاتہ کہ اُن اثر نہادہ کسے نیست عمل کرد و نہادہ استند عقیدہ
بر اُن داشتند اگر عمل را او اثر و مدد اُن را اثر باشد و لاندہ ناسخ و منسوخ حکایت ہم از اُن
کرده است علیہ بر توے میان مسلمانان سخن بود و بر اُن ثواب می یافتند اُن نسخ
شد و علی خلاف اُن فرمودند آنکہ اثر از اولی دور کردند و اُن اثر مردوم را و اوند قولہ
اوصفا لہم من الاحوال علما منہم بانہ یفعل ما یرید و تختار
من یشاء من العبید و احوالے صافی کہ ایشان را بود و بر اُن اتکا نکردند قولہ
لا یحکم علیہ خلق یمح مملوئے رائے رسد کہ بروکلے کند یا قابل اُن باشد
قولہ ولا یتوجہ علیہ المخلوق حق و مملوئے را برحق تعالی حقے متوجہ نیست
چنانچہ اُن ظالم مغتری می گوید بچارہ او ہرچہ کرد و ہرچہ خود را دانست دانست
از ولایت حق محروم ماند قولہ ثوابہ ابتداء فضل نعمتے و درجہ جنتے و زینتے
کہ او تعالی بندہ را بخشد نہ سبب عبادت او و سبب مشقت و محنت او بلکہ فضلے نصے

و لطفے صرف ہے است و وہ ہے خالص۔ قولہ و غلبہ حکم بجلد و آنرا کہ او عذاب
کند با ہم طاعت، لہذا بجای آوردہ باشد آن عذاب کردن او بران شخصی عدہے راستے
باشد حکایت بعضے کہ باہر فضل و درجہ بے ایمان رفتند چنانچہ بلعم با عور مناسب باشد
قولہ دامرؤ قضا فصل یعنی امر و قضاے قطعی است و محقق است فصل است
کہ دروشائے ناحق باشد و مفصل است و مقطوع است کہ البتہ بچناں می باید کردن
کہ او امر کردہ است و امر کار او آن کار است آن مقضی است کہ قطع یقین است کہ شدنی
و بودنی است غیر آن نبود۔

قولہ ثم اعلموا و سبک اللہ ان المتحققین من هذه الطائفة انقضوا
الترہم و لم یبق فی زمانہا من الطائفة الا اترہم کمایل شعر
اما الخیا و فانہا الخیا مہم داری نسائ الحی غیر نسائہا
شیخ قدس اللہ روحہ از عزت ایں کار و عظمت ایں طائفہ دریں حکایت متضمن ہست
وصیت قومے بے انصافے کہ ایشان نابودہ بر خود بندند و بدان نابودہ اعمانے ناتوہ
کنند اکنون عزیزین یکے اندیشہ کن کہ مرا با خود ہیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ روحہ
تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چہار صد و سی ہفت گذشتہ بود میان ایں قوم ایں فترہ زائد
کہ در ہر یک لفظ شیخ تال کن ہیں کہ چہ حد بلا زادہ است مسکین محمد حسین
سلمہ اللہ تعالیٰ کہ امروز تاریخ ہجرت ہشتصد و سی ہفت شد نماذ نشانے ازیں قوم ایں دل
ہم نماذ اکنون ایں بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود ہوسے و گمانے چیزے کہ مراد دریں کار محقق
است می نویسم خود براے کہ مینویسم آچہ ہمت حمیت بریں می آرد انچہ حقیقت کار
ست بروں می باید واد بن تحمل از جملہ کوراں یکے را خدا چستہ و دہ از جملہ کراں کسے را
لو شے بخشد حکایت عمیان و فیل شنیدہ باشی چنانچہ میان ایں کوراں یکے
چشم یافت شاید میان ایں کوراں و کراں کسے چشمے یا دبر براے شخص و یقین ایں

توم لیمیز الخینین الطیب دشتخص المناق من المازق البتہ خواستم کہ کس نفس ایشان
 شود و صدق ایشان معلوم شود گفتم کسی را تلقین کنم کہ او نفس خود را چنین بخوار کند
 کہ میزے بر کمر بند بیازد و جاربے زند و بیل لے کند از ملک بروں آرد و خود را
 آند ایں کار کردن برائے آن کردم کہ کس نفس ایشان شود ایشان را خود ہیں
 سبب شد برائے تکبر و دروغ گفتن و نابود نیہا بر خود بستن اللهم الله الله
 اجرنا من النار یا مجیب من خواہم کہ بکلی ایں گرد آرم اما بازی دانم مگر کہے باشد کہ از اہل
 بیرون آید امر و زوقی است اگر کسی نام خدا بہ ترویجی ستانند اہل ہاں عنیت است
 اکنون چند گویم زباں گرد می باید آورد ترجمہ کلمات شیخ قدس اللہ روحہ را تعلق می باید شد
 قولہ شد اعملوا شیخ چو خود شیخ است برب جب غیش می گوید شما علمو کہ ہر
 مسلمذاں اوانا قولہ انقض الکرہم و زمانہ اوآں بودہ است کہ اگرے رفتند
 از ما نہ اما اگر گویم کل نیستند بحقیقت ہیں باشد و لکن الفیض غیر منقطع از شیء ہا
 و از شخص مای خالی بودہ باشد انقض انقطع منقض شدند مانند قولہ و سلم
 یبق و ازین طائفہ و زمانہ مانماندہ است مگر اثر ایشان یعنی آنچه ایشان کردند حکایت
 از اں کار ماند و اعتقاد بر اں کار ماند بعضی را قولہ اما الخیام چنانچہ شاعر می گوید ایں
 خیمہا ہاں خیمہا ست چنانچہ بود و اں خوب نے کہ در اں خیام بودند آن فیند قولہ حصلت
 الفترۃ فی الطریقۃ و در طریقت فترۃ شد سستی افتاد یعنی طالبان نامندست
 شدند بلکہ نیست نابود شدند از بس قلت کار بریں کشید اگر قلیل را مدیم گویم شاید
 قولہ لا بل اندرست الطریقۃ بالحقیقت ایں اندر اس ہم ہاں معنی
 کہ گفت قولہ مضی الشیوخ الذی کان بہم اہتداً ایں پیراں کہ سبب
 ایشان ہدایت می یافتند براہ راست می رفتند ایں پیراں رفتند شیخ رحمہ اللہ
 گفت اندرست الطریقۃ بالحقیقت دو معنی احتمال دارد و طریقت بحقیقت

سندرس شدہ این مامدوہ آں و دیگر مردے خود را بحقیقت رسیدہ دانستند
و آداب طریقہ را بکلی گوشہ نہادند پس آن حقیقت سبب شد برابے اندر اس طریقت
را بطریق طلب حقیقت است چو یکے با خود را بہت گرفت کہ بحقیقت رسیدم
ہر آئینہ طریقت گذاشت **قوله** قل الشبان الذین لہم بسیرتہم و سنتہم
اقتلوا آں جواناں رفتند کہ بسیرت پیراں اقتلے کنند و دیگر اں طالبان جہاں
رفتند کہ ایشاں چہ می کردند تا طالب و مستر شد دیگر اقتدا ہواں کنند کہ این باید کرد
قوله زال الودع و طوی بساطہ تقوی رفت تورع رفت قومے کہ از مشتبہ مخزون
شوند و در بہاج تاملے کنند و البتہ جہد در اں باشد کہ درک طلال شود اں صفت رفت
و طوی بساطہ و بساط و رع و پیچیدند **قوله** و اشتد الطمع و قوی سرباطہ
طمع ضد و رع است بساطہ چو در رع زائل شد ہر آئینہ طمع قوت گرفت و سخت شد
و بنیاد خانہ طمع و سرے طمع محکم شد **قوله** و ادرخل عن القلوب حرمت
الشریعة فعلا و اقللہ المبالاة بالذین و ثق ذریعۃ حرمت الشریعة
شرعیعت از ولہا رحلت کرد و رفت **قوله** فعلا و اقللہ المبالاة و دانستند عدم
التفات بدیں استوارترین وسیلت است عدوا را بمعنی علوا گفتم زیرا چہ آں عد بعد
علم است و حاصل عد ہیں علم است عد و اشم و ند شمر دن بعد دانستن است **قوله**
و در فضاو التمییز بین الحلال و الحرام و انوا بترك الاحترام طرح
الاحتشام آنچنانے بے باک گشتند کہ ترک آوردند کہ میان حلال و حرام فتنے نہند
قوله و انوا بترك الاحترام و دین این ساختند کہ احترام شریعت را و آسخی
مواجب این کار است و احترام مردان این کار را ترک کردند **قوله** و استحقوا
بآداب العبادات و استحقوا بآداب الصور و الصلوة آداب عبادات را
خوار کردند مثل ترک تعدیل ارکان و امثال این کنند و بدان مبالغات نکنند

دیا در مسجد آسیند و وضو نہا شد این آداب شریعت مردان این را بخوار کردند و قتل
 و استھکان و نماز و روزہ را مہمان کردند و خوار کردند و استخفوا و استھکانوا ہر دو
 قریب المعنی اند قولہ و ان کبضوا فی میدان الغفلات و ان کنوا فی اتباع
 الشہوات و قلت المبایلة بتعاطی المحظورات و در میدان غفلت
 جنبیدند و آن عبارت از ولیری و ولاری است یعنی در مخالفت شریعت دلیر شدند
 قولہ و رکنوا و میل بسوی آرزوئے نفس کردند و قلت المبایلة و مباشرت
 نامشروعات التفانی مانند قولہ و الارتفاق بما یاخذ و نہ من الشہوة
 و النسوان و اصحاب السلاطین و رفتہ گرفتہ بر خود آسان کردند و فتح گرفتند
 از اہل بازار و از زنان و از امراء و ملوک شیخ رحمہ اللہ این سہ طائفہ را در یک
 سلک را ندگر مقرر و مستقر فرمودہ یکے است زیراچہ اکثر این طائفہ در ابتلاء و دیندار
 ست باشند و فتح از عورت گرفتہ و در رفق با او بودن اوستی و ذرات
 نفس است اما اینجا این دشوار باشد اگر در این چنین مسکنہ کنند بندہ خداست
 شاید دو سبب خدایم باشد دشوار شود و این طائفہ اکثرے کم ہمت باشند
 و اہل سوق اکثرے مردم اجلال باشند ہم ایشان قاصر و عقول ایشان ناقص
 و نفوس ایشان ناکص اکنون از اینچنین ناکسان گرفتہ حمیت و مروت نہا شد
 و اصحاب سلطان مردم اہل نفوس اند خود میان اندہر کر اچیزے بدہند و اندکہ
 او را پروردیم و بر آوردیم حق احیا و اریم در باب او و دیگر وجوہات ایشان مغشوش
 است سلطان من عند نفسہ در باب یکے مرجمتہ کردہ چند ہزارے دادہ و او
 از روی استحقاق تاچہ قدر را لایق باشند و دیگر آنکہ میان ایشان اہل
 عمل باشند یحتمل کہ جزئی او از رہ دیگر ہم چیزے و آید این طائفہ مذمومند و اخذ
 فتح ایشان و در رفق ایشان بودن کم ہمتی باشند اکنون گویم مرد صوفی یا کبے داو

بدان سر بر دکنند مزدورے و کبے دیگر بعض بقدر ضرورت گدائی ہم کرده اند
 خصوص کہ بعد از روز باشد آتش بارقال آن شہبازاں خود را و دست دہند
 و آری نہ را در ماویہ فنا ساقط و یدہ اند ایشان آنا نذکہ بکنت ایشان نامندہ است
 و چیرنے در ملک ایشان ورنیاید و اگر سلطان و اگر اصحاب او یا سوتہ و نسوان قوج
 آورند و خدمتے کنند خدا ہر بندہ را کہ ہست عبادت و بندگی کہ او را دوست دارد
 و دوستان خدا ہم ہیں صفت دارند کہ ایشان متحد بصفت او بیند و ہمہی سخن نازکے
 است شیخ قدس اللہ سرہ کہ نالیدہ ہم از ایشان نالیدہ کہ ایشان از ایشان
 بنودہ و خود را از ایشان شمرہ بدیں بے التفاتی و بے باکی خود را داشتہ قولہ
 ثم لم یرضوا بما تعاطوہ من سوء ہذا الا فاعل حتی اشار و الی اعلی
 الحقایق و الاحوال و ادعوا انہم تحرروا عن رق الا غلال و تحقیقوا
 بحقایق الوصال و انہم قائمون بالحق بحقی علیہم احکاماء و ہم
 محو چوبے التفات شدند ہر آئینہ بدینہا باکے نامد بدیں رضا و خوشی این کار را
 کنند و آرا مقصد و مقصود و اند قولہ حتی اشار و اما آنکہ اشارت بدیں
 اعلی احوال کردہ چہ باشد این آچہ ندانند اشارت بدان چون کنند این را و
 معنی است یعنی ایشان چنین کنند و اشارت بدیں باشد کہ حقایق و معارف
 ہمین است و دیگر مردے باشند صحت این صوفیاں و بسیار بودن ایشان
 از ایشان کلمات و حکایتے صادر شود این سامعان گمان برند گراں مراد است
 مثلاً شیخ قدس اللہ سرہ فرمود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است خدا
 سبحانہ بر اہل بزرجمال رحمت تجلی کرد و ایشان را فرمود اعلو اصواتکم فقد
 غفرت لکم ہر چہ خوش آید کہ سید کہ من شمارا آمرزیدم اس سامع این گمان برد
 کہ ایشان ہر چہ خوش آید کنند خواہ طلال خواہ حرام میاک شود و خلق را دعوت کند

نفوذ با مذهب شتره و شتر من اتباع به و درین ره تعلیم و تعلیم هم نهاده اند و تعلیم ایشان را جز این نیا موزد که اباحت و الحاد و نهایت رسیدن و نهایت مرتبه او باشد قوله و ادعوا و ایشان دعوی حریت کردند که حرکتیم یعنی تکلیف بر ما ندارد مطاببات از ما بکلی ساقط شد قوله و تحقیقوا برین گمان که ما تحقیقت وصال رسیدیم میان ما و بیگانگان نامذ قوله و انهم قائمون و دعوی کردند که ما بخدا قائم بخدا ایم خود نه ایم بر اهل کاس می رود و در منظر آآنچه خدا را خوش می آید می کند در میان نه ایم عارف محقق در میان نیست خداوند سبحان و در منظر او هر چه خواهد کند و نکند جز حنات و مبرات زینتی و بامجد خداوند سبحان و در منظر او جز شر را نیا فرزند قوله لیس الله علیهم فیما یؤثرون او یلذذونه عتب و لا لوم و انهم کوشفوا باسرار الاحادیث و اختطفوا عنهم بالکلیه و زالت عنهم احکام البشریة و بقوا بعد فنا هم عنهم بانوار الصمدیة القائل عنهم غیر هم اذ انطقوا و الذائب عنهم سوا هم فیما تصر فوا بل صرفوا و ایشان این گمان دارند که هر چه با می کنیم فردا بر المائمه و طغی نیست و ما را نه تعب و نه عیب قوله با نهم کوشفوا و ایشان از میان رفته اند بدین که اسرار حدیث بر ایشان کشف است چون کشف حدیث شود چیز در میان نامذ قوله و اختطفوا و ایشان را از ایشان بکلی برده قوله و زالت عنهم و تکلیفات از ایشان بکلی خاست و بقوله بعد فنا هم و این دعوی دارند ایشان از خود رفته اند و بانوار صمدیت باقی اند قوله القائل عنهم هر چه با می گوئیم ما نمی گوئیم دیگر میگوید قوله و الذائب عنهم و آنچه با می کنیم ما نمی کنیم دیگر می کند ما ناب کار اویم چنانکه بعضی لعابان لعبت می سازند و در پاست و دست و کمر گاه و در هر بند که او را می بندند و لعبت می کنند و چنانچه خوش می آید این لعاب می جنبانند رقص می کنانند و تنگ می زنانش و خود محجوب و رار

ایشان ست نادان گماں برو کہ ایشان خود متحرک اند و عارف دانند کہ متحرک ایشان در
است قوله بن صر فواجبنا چہ او میگردد اند بچہاں میگرددند قوله و لما طال الابتلاء
فیما نحن فیہ من الزمان بما لّوحت ببعضہ من هذه القصة و کنت
لا بسط الی هذه الغایة لسان الانکار غیرة علی هذه الطریقة ان
یذکر اهلها بسوء او یجد مخالف لتلبہم مساغا اذ البلوی فی
هذه الدیار بالخالفین فی هذه الطریقة والمنکرین علیها شذوذا
چوں ابتلا بسیار شد در از کشید و چیزے کہ ازین قصہ آئے تلویح کردم و کتقم و حال
من ایں بود کہ نمی خواستم کہ زبان در از کنم چیزے گویم از سبب غیرتے کہ در باب ایں طاعت
است کہ اہل تصوف را بچیزے بدے ذکر کنم اما تمہیہ کردن ضروری است تا کہ مغرور
نشود قوله اذ یجد مخالف ایشان را مخالفے رہ در آمد یا بد قوله اذ البلوی زیرا چہ
آں بلائے سختے است کہ مردان در دیار ما باین طائفہ بطلسانے و مذمت میکنند
اگر من ہم کنم ایں بلائے سختے است قوله و لما کنت او مل من مادة هذه
الفترة ان ینحسم و لعل الحق سبحانه یجود باطعمه فی التنبہ لمن
حاد عن السنة المثلی فی تزییع آداب هذه الطریقة چوں از انہام
کہ امید داریم کہ ایں قرت ازین طائفہ برو چیزے رشدے ورہ ایں کار پیدا
شود و بقدر وسع و امکان حسم ایں شود یعنی ایں برود قوله و لعل الحق و شاید
خداوند سبحانہ و تعالی بکرم خویش بخشد مر کسے رکلا و معرض است از سنتے حسنہ کہ محقق و
معلوم است قوله و لما ابی الوقت لا استصعلا و اکثر اهل العصر هذه
الديار لا تبادیا فیما اعتادوا و اعتروا و اشفقت علی القلوب بحسب هذا الامر
علی هذه الجملة بنی قواعد و علی هذا النحو سار سلفہ وقت ایں تقاضا
کرد البتہ ازین گفتار تعب باشدہ اکثر ایں دیار نیست مگر آنکہ تمادی دارند و غلو دارند

در انکار این طائف و بدان عار و داند و غرض سے دارند قوله اشفقت علی القلوب
 شفقت کردم بر دلہا و طے رحمت کہ ہم کلا ایشان بدانند بنا بر قواعد این کار بر اینست
 قوله و علیٰ ہذا الخوف و کار ایشان ہم ہیں رفتہ است و سلف ایشان ہم ہیں
 بودند یعنی شفقت کردم بر ایشان تا بدانند کہ مذہب سلف چہ بود و ایشان بر چہ بودند
 قوله فعلمت ہذا الرسالة الیکم اکر مکمل اللہ و ذکر کرت فیہا بعض
 سیر شیوخ ہذا الطائفة فی آدابہم و اخلاقیہم و معالما
 و عقایدہم فقلوبہم و ما اشار الیہ من مواجیلہم و کیفیہ
 ترقیہم فی بدل یتہم الی انہا یتہم پس این رسالہ را بشما تعلیق کردم
 و ذکر بعضی سیر شایع کردم و از حقایق ایشان و معارف و مواجید ایشان و کیفیت
 ہدایت و نہایت ایشان بگفتم قوله لتکون لمریدی ہذا الطریقۃ قوۃ و منکم
 لی بتصحیحہ شہادۃ ولی فی نشر ہذا الشکوی سلوۃ و من اللہ الکریم
 فضل و مثوبۃ تا باشد مطابقان این راہ را قوت و بصارتہ قوله منکم
 لی و مرا درین گفتار شہادۃ از کتاب و از حدیث رسول اللہ و سیر مشایخ ہست
 یعنی از خود نگفتم ام از علم و تجربہ گفتم ام قوله ولی فی نشر و این شکوی را من آشکارا کردم
 و میں مرا سلوۃ و دلیل میشود دل را آراے است و از خدای تعالی امید ثواب و وجہ
 قوله و استعین باللہ سبحانہ فیما ذکرہ و استتکفیہ و استعصم من
 الخطایا فیہ و استغفرہ و استعینہ و ہوا بفضل جدیر و علی
 ما یشاء قدیر تعلق بخدا کرد و استعانت و استعصام از کرد چنانچہ شرط عبادت
 و طریق علما باللہ است ۔

فصل

فہم بیان اعتقاد ہذا الطایفہ فی مسائل لا حول

دریں فصل بیان عقاید ایشان و اصول دین انچہ ایشان براں بہتند و فہمند
و براں بودند آن را بیان خدا مکرر و ما معلوم شود کار ایشان براصل است و انچہ باید
و شاید ایشان آن دارند شیخ از جہت آن این فصل را مقدم کرد و مقتضی میگوید در
معتقدات و مذہب ہر طائفہ بحقہ آل مرد مذہب صوفیایں میگوید کہ ایشان
میگویند کہ خدا میباید دو ابرو و مرد است لا حول و لا قوۃ الا باللہ خدا از
شر این سخن و از کہ کہ معتقد این سخن است و کہ کہ این فرشتہ نگاہ دارد و محققان
و عارفان و پاکبازان ایشان را این سخن گویند زہے گری و بے ہری و بے دینی
قولہ اعلو رحمہ اللہ ان شیوخ ہذا الطایفہ بنوا قواعد ہم علی اصول
صحیحہ فی التوحید صانوا عقائد ہم عن البدع و دناوا بما وجدوا
علیہ السلف و اہل السنۃ من توحید لیس فیہ تمثیل و لا تقطیل
و لا تشبیہ و عرفوا ما ہو حق القدر و تحققوا بما ہو نفع الموجود عن
العدم معلوم و محقق است صوفیان را در میان توحید تعظیل و تشبیہ نیست سلف ہم برین
و خلف ہم برین اعتقاد دارد و قولہ عرفوا ما ہو انچہ صفت قوم است از آن محققان دارند
و انچہ عادت و مکن است بشرط آنزیر دانستند قولہ و لذالک قال سید فی
ہذا الطریقۃ ابو القاسم الجنید رحمہ اللہ التوحید ہو افراد القلم
من الخلدات جنید را کہ سید طالع گویند و مرشد القوم نامند او گفت است توحید
چیست کہ قدم و از لغت حدث کلا و حمله جدا گانہ کنند میان واجب الوجود و میان ممکن الوجود
سہ این لفظ در ہر نسخہ ہمچنین نوشتہ شدہ است بظاہر نام یکے از تصانیف حضرت ابو القاسم تشریحی است

نقیضہ درستی است قولہ واحکوا اصول العقاید بواضح الدلائل ولا یح
 الشواہد وحکم واستوار کردہ اند بدانچہ دلائل برایشان لایع گشت و بختقت شاید
 معلوم گشت قولہ لکما قال ابو حاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
 نصر الطوسی السراج رحمہ اللہ یحکی عن یوسف بن الحسین قال ابو
 محمد الجہیری من لم یقف علی علم التوحید بشاہد من شواہد
 زلت بہ قدما الخردی فی نفوس من التلف یرید بذلک ان من رکن
 الی التقليد ولم یأمل دلائل التوحید سقط عن سنن النجاة و
 وقع فی اسر الہلاک ومن تأمل الفاضلہ وتصفح کلامہم وجد
 فی مجموع اقوالہم ومتفرقاتہا ما یشق تباملہ بان القوم لم یقصر
 فی التحقيق عن سائر او لم یعرجوا فی الطلب علی التقصیر ونحن
 نذکر فی هذا الفصل جملا من متفرقات کلامہم فیما یعلق بمسائل
 الاصول ثم نخرج علی الترتیب بعدہا ما یشمل علی ما یحتاج الیہ
 فی الاعتقاد علی وجہ الاختصار ان شاء اللہ عز وجل حریری رحمہ اللہ
 گفتہ است بدین سندے کہ شیخ قدس اللہ روحہ گفت کہ از یوسف حین رحمہ اللہ شنیدیم
 کہ قدم ہر کہ بشاہدہ نباشد و در اسباب او عقیدہ کند و البتہ در بادیہ ہلاک ضائع شود
 قولہ بشاہد من شواہد شواہد توحید نہ و اند معنی شہود و فوق خود نہ اند ہر آئینہ
 باو ام و ظنون سخنے گوید و اس موجب ہلاکت و ضائع شدن او باشد قولہ یرید بذلک
 شیخ قدس سرہ ہمین قدر فرمود و دلیل استوارے باید یا گفتیم ہاں دلیل شہودے
 باشد نگاہ استے کام را شاید قولہ من تأمل و ہر کہ در الفاظ ایشان اندیشہ
 کند و در غور آن تاملی کند بداند و مجموع گفتار ایشان و انچہ متفرق ہاں ہر کہ گفتہ اند
 ثقہ شود چیزے کہ اس قوم در بیان نہایت دین تقصیر نے کردہ اند قولہ دل

بیمعجوا و در طلب نیل به تقییم نکرده اند قوله يقول سمعت الشيخ ابا
عبد الرحمن محمد بن الحسين السبلي رحمه الله يقول سمعت
عبد الله بن موسى السدوسي رحمه الله عليه يقول سمعت السبلي
يقول جل الواحد المعروف قبل الحذف وقبل الحروف هذا صريح
من السبلي ان القديس سبحانه لا حد لذاته ولا حروف لکلامه
عبد الله موسى رحمه الله اين معتقد فرمود و بحقیقت همین است که او فرموده بے نیاز است
آن یکے که شناخته است که وجود او پیش از حدود و اجزای حروف است حروف حدود
مخلوق او هرگز نمیتوانست قبل مخلوق باید و همین سخن از سبلي رحمه الله ظاهر گفت است
ذات او را حد نیست یعنی ابتداء و انتهای ندارد و سخن او از اصوات و
حروف منزله مثل سخن است این اگر در بیان این شروع میکنم سخن در ازمی شود
اما در مجموع بیان شاید فهمی کمند قوله و سمعت ابا حاتم الصوفي
يقول سمعت ابا نصر الطوسي رحمه الله يقول سئل روي عن اول
فرض افترض الله على خلقه ما هو فقال المعرفة لقوله جل ذكره وما
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ قَالَ ابن عباس رضي الله
لهم فوني از ابو محمد رويم پرسیدند اول فرضیه که خدا تعالی بر بندگان کرد چه بود گفت
معرفت او بود زیرا چه او گفت و ما خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَىٰ آخِرَةِ نِيَاظِ
مرحمت و انس را که او را بر پرستند از عبادت و غیر فون کجا فهم شود زیرا چه ابن
عباس رحمه الله تفسیر عبادت و غیر فون کرده است و از عبادت که بمعرفت بیان
ماند که سبب گویند و مستبب مراد دارند و دیگر عبادت نباشد تا مبعود معلوم مابد نباشد
چونینها لازمست بود و مراد آئیند عبادت و گوید غیر فون مراد دارد و قوله و قال الجليل
اق اول ما يحتاج اليه من عقد الحكمة معرفة المصنوع صانعه

والمحدث كيف كان احلته فيعرف صفة الخالق من المخلوق و صفة
القدسيم من المحدث و يدل لدعوته و يعترف بوجوب طاعته
فان لم يعرف ما لله لم يعترف بالملك لمن استوجبه جبره ^{الله} رحمه
گفت اول چیزے کہ در حکمت خلقت است کہ مخلوق را شناخت خالق باشد و بحث
شناخت کہ بکہ ام کہ نسبت صنع آن مصنوع کرده است یعنی مباشرتے و امتزاجے بود
چنانچہ مصورے را می بینی کہ صورتے می سازد یا بغیر مباشرت و ملاقات چوں این
دانستہ باشد صفت خالق را بداند کہ او ممتاز است و صفت قدیم از محدث شناسد
هرچہ در امور محدثات رود آنگاہ کہ سبب و سبب باشد محقق گردد کہ محدث از قدیم متاخر می باید
عقل و سبب وجود و سبب گویی گویی تقدیم علت از معلول بہست قوله و يدل لدعوته
چونین بود کہ گفتیم این آید کہ طوق ذل طاعت در گردن نہسد و بحقیقت شناخت
بداند کہ طاعت او واجب باشد قوله من لم يعرف هر که ملک را شناخت
کہ مملوک و ذل طاعت و معترف بندگی اوست گفتہ اند العبودیۃ احتیاج
ذاتی قوله اخبرني محمد بن الحسين قال سمعت محمد بن عبد ^{الله}
ابا الطيب المراغي يقول للعقل دلالة وللحكمة اشارة وللمعرفة شهادة
فالعقل يدل والحكمة تشيرون المعرفة تشهد ان صفاء العبادات
لا ينال الا بصفاء التوحيد ابو طيب رحمه الله گفت عقل را بر وجود و وصاف
او دلالتے است زیرا چہ شئی خود بخود نتواند شد از آنچہ ممکن و و طرف و ارد و طرف
از طرف دیگر ترجیح بلا مرجح باشد ضرورت آمد کہ این موجود را موجدے بہست قوله
للحكمة اشارة چو شئی خود بخود نتواند شد ہر آئینہ کے دیگر بہست کہ این راستہ
است اوچیز نہ کے باید قادر باید عالم باید حی باید و فاعل و مختار باید و منزہ از شریک
باید کہ وقت فعل او را کے مزارحم نہ باشد حکمت را چندین اشارتیت بعضے گفتیم اتی را

بمهری قیاس بر قوله والمعزة شهادة و معرفت را شهود باید این سخن بچند اعتبار است یعنی آن را که تو شناختی بعقل و حکمت و راستا بدینی و حاضر بینی پس آنکه با این صفات او را شناخته باشی و دیده و دانسته باشی این را معرفت گویند قوله والمعزة تشهد و صفاء عباد و زکدگر بصفاء توحید و صفاء توحید چیست که شایسته کدورتی از شرک خفی با و نباشد و هر چند که تویی تو با است و تویی تو از تو فنی نیست این صفاء توحید دست نداده اما بحجة و قسمة قوله مسئل المجید عن التوحید فقال افتراد الموحّد بتحقیق وحداً و بکمال احدیته انه الواحد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفو احد یفنی الاضداد و الاشباه بلا تشبیه و لا تمکیف و لا تصویر و لا تمثیل لکنس کمثله شیء و هو السميع البصیر جنید رحمه الله را پرسیدند از توحید گفت و موحّد واحد قریب لکنس تحقیق و حدایت باری تعالی است یگانگی خود چنان با و یگانگی گشت است که خود را از خودی جدا گانه نمیکند یگانگی شوقیه بکمال احدیته چیست که از احدیت او اگر خواهی حکایت کنی این کنی هو هو لا هو الا هو چنانچه او تعالی واحد است یکم است با خود یکم است نه آنکه از دو سه عدد یکی او است چوین باشد پس آید که لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفو احد درین گفتار موحّد نفی اضداد کرد نفی اندا کرد نفی اشکال و امثال کرد یک لطیفه و گوشت بدانی که نفی ضدیت تا نفی مثل و مثل نیست قوله لکنس کمثله شیء همچو مثل او کس نیست از نفی مثل مثل نفی مثل می شود و محل نکره افتاده است عموم و تقاضا کنند یعنی شیئی بای نسبت مای همچو مثل او نیست اینجا ما این نیز باید دانستن قوله و هو السميع البصیر البصیر همو سمیع است و همو بصیر است و پس در معقول میگویند وجود اولی و اقد هم وجود غیر اولی و اقد هم در گفتار و هو السميع البصیر این اشارت کرد که

غير وجود اولی و اقدم وجود ندارد پس يك وجود اولی و اقدم است و هو السميع البصير
 كلامی است كه حصر تفاضا كنند چنانچه گوید زيد هو المنطلق قوله اخبرنا عبد بن
 اسمد بن محمد بن يحيى الصوفى رحمه الله عليه قال اخبرنا عبد الله
 بن على التميمى الصوفى يحكى عن الحسين بن على الدامغانى قال سئل ابو بكر
 الزاهد الكلابادى عن المعرفة فقال المعرفة سمعته ومعناه وجود
 التعظيم فى القلب يمنعك عن التعطيل والتشبيه وقال ابو الحسين
 البوشنجى رحمه الله التوحيد ان تعلم انه غير مشبه بالذات
 ولا منفى الصفات ابو بكر كلابادى عليه الرحمه را از معرفت پرسيدند گفت تعظيم
 بارى تعالى در دل تو شاهد موجود گردد ايس مانع باشد ترا كه او را مانند پيچيد
 كنى يا او را بكار كنى چنانچه حكماريونانى گفته اند احتمال معنى و گراى تعظيم در دل تو آيد كه تو
 او را همچو مانند كنى و آن تعظيم او معطل جو ابرج تو نيست دآن شناخت موجب
 تعطل نباشد موجب تعقل باشد چنانچه گفته اند من عرف السبق تعطل قوله
 التوحيد ان تعلم ايس سخن همه بشنوم كه از قسمت تشبيه منزله است و نه انچه ناله معطال گفته
 اند و صفتي ندارد و گفت اند ذات غير صفت قوله اخبرنا الشيخ ابو عبد الله
 رحمه الله قال سمعت محمد بن محمد غالب رحمه الله قال
 سمعت ابا نصر حمد بن سعيد الاسنخاني رحمه الله يقول
 قال الحسين بن منصور عليه الرحمة والغفران الزم الكمل الحد
 لان القدر له همه راصفت حدث ملازم دار معنى همه وجودات صفت حدوث
 دارند افلاك و عناصر و سيارگان همه محدث اند زيرا چه قدم خاصه اوست تعالى آنگاه
 قوس خواستند صفات را نفى كنند و زنده قديمت آيد على هذا ايس صفات اضافى باشد
 جواب گويم فليكن اين قديمت در قدم آن قديم زياتى ندارد شى واحد موصوف بديده

اوست اوست دیگر را نمی گویم قدیم قوله فالذی بالجسم ظهوره فالعرض
یلزمه از یہ کلمہ کہ گفتم چند سخن مرتب ظاہر میشود آنکہ او بتن خود ظاہر شدہ است بقوت
آن جسم را عرض بانہ قوله والذی بالدلۃ اجتماعہ فقواہا متسلکہ و آنکہ
تو دلیل موی بدن او را جمع کنی پس تو اسے کہ او دارد آن قوی او را ممسک است
اگر یک قوی بود و آن مسک است قوله والذی یولعه وقت یفرقة وقت
و آنکہ او وقتے مولف اوست یعنی آن وقت این تقاضا کرد کہ وجودے شود و وقت
آن تقاضا کرد کہ وجود او را تفرقة شود این تفریق و تالیف محتاج باشد بمفرقے و مولفے
قوله والذی یقیمہ غیرہ فالضررۃ متسلکہ و آنکہ تو ام او بغیر اوست ضرورت
باسۃ ذلت اوست وجودے ضروری یعنی وہی و خیالی قوله والذی الوهم
یظفر بہ فالتصویر یبقی الدہ آنکہ وہم برو غالب می آید یعنی آنکہ واسمہ با خود دارد
صفت وہی در وہست پس تصویر البتہ این باشد کہ او را مصورے صورت کردہ
است تا آنکہ ہر کہ این دارد کہ وہم برو غالب است او را وہم تصویری رو د قوله
ومن آذا محل ادس کہ آین آنکہ او را جائے فرو آمدنی جائے دادہ است
پس مکان مدرک اوست در زمینے و مکانے کہ تو شستہ تمام او را تو فرو نگرفتہ او را
فرو گرفتہ است قوله ومن کان لہ جنس طالبہ الکیف و آنکہ او را جنسے است کیف
فرض کنیم جنس حیوان از او پرسند چون است چگونہ است یعنی مریض یا صحیح طویل
یا قصیر سر یا عجیف قوله انه سبحانه لا یظلہ فوق ولا یقلہ تحت ولا یقلہ
یقابلہ حد ولا یزاحمہ عد ولا یأخذہ خلف ولا یأخذہ امام
ولم یظہرہ قبل ولم یفنیہ بعد ولا یجمعه کل او تعالی بالا و اد یعقہ
چیزے نہ و فرو در او چیزے نہ و بعد او چیزے نہ یکے دو سہ چار سازند چیزے
کنند او این نہ قوله ولا یفنیہ بعد نہ ایچنین است کہ او را بعدے است

وے فانی کند بلکہ نہ اور بعد اس نہ فنا قولہ **ولم یوجد کان ایمنین**
 کہ نبودند **قولہ** **ولم یفقد لیس نفی** اور تصور نہ اردایں بودے است کہ البتہ
 نابود شدنی نیست **قولہ** **وَضَفَعَهُ لَا صِفَةَ لَهُ صِفَتِ** او نیست کہ صفت او با صفت
 برابر نیست چنانچہ گویند ذات او منزہ از ذات ہر چنان صفت او منزہ از صفات
ما قولہ **وَفَعَلَهُ لَا عِلَّةَ لَهُ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ** ہرچہ خواہد کند صنع او را موجبے نباشد
 موجب ہر شے صنع اوست **قولہ** **وَكُونَهُ لَا اَمْلَ لَهُ تَنْزَهُ مِنْ احوال** خلقہ
 وجود او را نہایتے نہ **قولہ** **تَنْزَهُ عَنْ احوال** خلقہ احوالے کہ مطلق راست مرضے
 وصحتے تو الے و فناے و زیادتی و کمی او از اس منزہ است **قولہ** **لِیْسَ لَهُ مِنْ**
خلقہ مزاج اور از خلق غیش امتزاجے نیست میان ایشان مخلط نیست **قولہ**
وَلَا فِی فَعْلِهِ عِلَاجٌ کارے کہ او کند مثلاً تصویرے کند بمعاجتے نیست **قولہ**
يَا تِيهِمْ بَقْدَمَهُ کمایا تونہ بحکم شہم بودا با ایشان بصفت قدم است
 یعنی چنانچہ بود بود و او را با این محدثات تبدلے و تغیرے نہ و بود محدثات باو
 ہم بصفت حدوث المحدثات ایشان را با صفت قدم او مزاحمتے نیست **قولہ**
اِنْ قُلْتَ مَتٰی فَعَلَ سَبْقُ الْوَقْتِ کونہ اگر پرسی او کے باز است کے عبارت
 از وقت است وقت مخلوق او وقت نبود و او بود **قولہ** **وَاِنْ قُلْتَ هُوَ**
فَالْهَاءُ وَالْوَاوُ و خلقہ غایات اشارات ہواست و این را بود و مخلوق او
 مخلوق بنحالی چ اشارت تواند کرد **قولہ** **وَاِنْ قُلْتَ اَيْنَ هُوَ فَقَدْ تَقَدَّمَ**
 امکان وجودہ خدا کجا است و این عبارت از مکان است و مکان مخلوق او
 پس چوں تو ان گفت این **هو قولہ** **فَالْحَرْفُ اَيَّاتُهُ** و حروف علامات شہادت
 اوست حرفے و سخنے میگوئی کہ بدان بشناسد این علامت شناخت اوست **قولہ**
 وجودہ اثباتہ و وجود او عین اثبات اوست و حی این نیست کہ چیزے مثبت

او افتاد بلکہ عین ذات او مثبت اوست قوله ومعرفته توحیدک و ثبات
او ہمیں توحید اوست یعنی اور ایکے و بیگانگی شناسی میں رفت اوست المکسا
هو هو مہرنت او ترا ممکن نیست قوله و توحیدک تمیزہ من خلقہ
و توحید او ہمیں است کہ او را از خلق جدا گانہ کنی یعنی صفت قدم بحقہ مہور اثبات
کنی و صفت حدوث بشرط محذات را اثبات کنی قوله ما تصورنی الا دہام
فہو بخلافہ ہرچہ وہم تصور کند او خلاف است قوله کیف یحل بدہ ما
منہ بلک و یعود الیہ ما ہوا نشاء چو نہ ممکن باشد چیز بدو حل کس
کہ ہم از او پیدا آمد و ہم بدو باز گرد و چیزے کہ او انشا کردہ است قوله لا متادلہ
العیون مقلہ کند عیون او را چنانچہ مقلہ بامقلہ برابر می شود و او را می بیند این نہایت
در دے قوله و لا تقابلہ الضنون ظنون باوی مقابلہ تواند کرد یعنی البتہ این
نہایت کہ ظن باوے مقابل شود قوله قریبہ کرامتہ قرب او عبارت از نسبت
بندہ را کرم بقرب خویش کند یعنی او را عرفان قرب و مد عرفان قرب حیث اندہ
مع کل شیء لا بمقارنہ و غیر کل شیء لا بمزائدہ قوله و بعدک اہا اللہ و یکے
را کہ از خود دور کند یعنی عرفان بقرب خود ندہد او را انت کند و بندہ را همان کردہ باشد
قوله علوہ من غیر سفل او این نیست کہ بہ نسبت کہ از جابے بجابے آید قوله
و محیہ من غیر تنقل گویند جابے ریکت نہ اینست کہ از جابے بجابے آید قوله
ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن القریب البعید الذی
لیس کمثلہ شیء و ہو السمع البصیر مجموع حاصل این گفتار بریں باز آمد او اول
و آخر او باعتبارے قریب و باعتبارے بعید و او چنانچہ بود ہم چنان است و ہو
سمع است و ہو بصیرت قوله لیس کمثلہ شیء این معنی بالا گفتہ ام قوله سمعت
ابا حاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی

السراج عليه الرحمة يحكي عن يوسف بن الحسين رحمه الله
قال قام رجل بين يدي نبي النون المصري فقال اخبرني عن التوحيد
ما هو فقال هو ان تعلم ان قلة الله تعالى في الاشياء بلا مزاج
وصنعه للاشياء بلا علاج وعله كل شيء صنعه ولا علة لتصنعه وليس
في السموات العلى ولا في الارضين السفلى مل بر غير الله وكل
ما تصورني وهمك فالله بخلاف ذلك ايسر ترجمه بالا گفته
ام باز چه كر كنم قوله وقال المجيد التوحيد علمك و اقرارك بان الله
تعالى قدر في ازليتة لا ثاني معه ولا شيء يفعل فعله جنيد گفته است
توحيد چيست كه معلوم تو باشد كه فردا زلي است يعنى تا او هست بود و با شش
بصفت فردا نيت باشد قوله و اقرارك يعنى اقرار با علم محقق چنانكه گفته
اند تصديق و اقرار بايد فردا زليت همان است كه لا شيء معه و او آن كسند
كه كنند يعنى فعل او بغير معايجته و ملاقات شئ است و فعل و كس بهما
است قوله وقال ابو عبد الله بن خفيف الايمان تصديق
القلوب بما علمه الحق من الغيوب ايمان حقيقى چيست كه علم غيب برو
مشاهده شود دل آن را تصديق كند قوله وقال ابو العباس السيارى
رحمه الله عطارد على نوعين كرامة و استدراج فما ابقاه
عليك فهو كرامة و ما از الله عنك فهو استدراج فقل اذا من
ان شاء الله تعالى و ابو العباس السيارى كان شيخ وقتة ابو العبا
سيارى عليه الرحمة ميگويد عطارد او برو و نوعت كي كرامت است آنچه حق است
و ثابت است و بودنى و ماندنى است ترا بدان اطلاع و بدان عطا كرامت
و چيزى كه نمايد آن چنان باشد و يا آنكه نمايد و با تو نمايد آن استدراج است بلعم

با عور را چیزے نمودند و آں ابے نماز و آں استدراج بود قیله فقل انامومن
 چو اینچنین بوده باشد که عظمیٰ اور احتمال استدراج است برای بقا و ثبوت او
 را بگو انا مومن انشاء اللہ تعالیٰ پس اگر شخصے را با وجود ایمان و معرفت و
 اخلاص مرطلے در وافتد آن ایمان استدراج بود نہ ایمان حقیقت بر من این سخن
 مثل است کسے کہ اورا بعقل فہم بہمہ خیر ساخت کہ او خداے تعالیٰ با جمیع صفات
 است بعد آں خدا او شود و از و سلب شود بعد آنکہ دل را چیزے محقق و کشف شد
 بمشادہ و ذوق دانست پس آں از و چونہ زائل می شود آں رے و اللہ علی کل
 شیء قدير و ابو العباس در وقت خویش شیخے مقبرے و بر قول او اقامہ علی است
 قوله سمعت الاستاد اباعلی الحسن بن علی الاتفاق علیہ الرحمہ فقال یغفر
 یقول غفر رجلٌ رجلٌ ابی العباس السیاری علیہ الرحمہ فقال یغفر
 رجلاً ما نقلتها قط فی معصیة اللہ تعالیٰ ابوعلی دقاق علیہ الرحمہ حکایت
 کرد پائے عباس سیاری را علیہ الرحمہ شخصے مغفرے میکرد سیاری فرمود پائے
 را مغفرے می کنی کہ بیچ وقتے برائے معصیت راقدے نزد است این حکایت
 برائے آں آورد کہ او مردے بزرگ ممتاز بود سخن او مقبہ و محبت باشد قوله
 وقال ابو بکر الواسطی رحمہ اللہ من قال انا مومن ما دللہ حقاً فقیل
 لہ الحقیقة تشیر الی اشرق و ااطلاع و احاطة فمن فقد بطل
 دعواه فیہا یرید بذلک ما قالہ اهل السنۃ ان المومن الحقیقی
 من کان محکوما لہ بالجنة فمن لم یعلم ذلک من سر حکمہ تعالیٰ
 فدعواه بانہ مومن حقاً غیر صحیح ہر کہ این سخن گوید و دعویٰ کند کہ من منجم
 حقتم تا تم اورا چیزے می گویند تو گفتی مومن حقتم و حقیقت معلوم شود یعنی او را مان
 شدہ باشد او مومن بحقیقت بود و حقیقت اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ کسے را نہ

آن ہم متحمل نیست نقش انشتری زین العابدین رضی اللہ عنہ این مشہد بود اما
 قال ولی اللہ او شاید کہ گوید انا مومن حقا قوله عمر بن احمد بن سلیمان
 رحمہ اللہ من قال انه مومن حقا صحیح الزمن شک فی ایمانہ فلغواہ
 بامانہ عارف غیر صحیح ہاں غن است و لکن این یک طرفہ گرفتہ است کہ ہر کہ
 گوید انا مومن حقا شاید کہ اورا اطلاع شدہ باشد قوله سمعت الشیخ
 ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ
 یقول سمعت ابا الحسن العنبری یقول سمعت سهل بن عبد اللہ
 التستری علیہ الرحمۃ یقول ینظر الیہ المومنون بالابصار من غیر
 احاطۃ ولا ادراک نہایہ یعنی فراچین باشند مومنان اورا فرماہیںند
 بدین صبر ہینند اما احاطتہ نباشد و دریافت او تمام نباشد چو احاطت در میا
 نباشد ایمان حقیقی و ایمان کلی مشکل باشد قوله وقال ابو الحسن النوری
 علیہ الرحمۃ شاہد الحق القلوب فلم یر قلباً اشوق الیہ من
 قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاكرمه بالمعراج تعجیل اللہ لرویۃ
 والمکالمۃ خداوند بجائہ بجلہ دلہا مطلع شد و شاید ایشان گشت پیچ وے را نشناخت
 از دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ندید از سبب این خواست محمد از دیگران تعجیل تر ہینند
 محمد را صلی اللہ علیہ وسلم از سببی او عروج کردہ تا مکالمت و رویت او از دیگران بیشتر
 باشد و مکالمت با خدا نیست تو با خدا سخن گوئی و خدا ترا جواب گوید و گہ باشد
 خدا سخن گوید تو جواب گوئی عظیم حالتی است تا کہ امام نیک نختہ را بریں رسانند چہ نہیں
 گویند خلیل صلوات اللہ علیہ گفت رب ارنی باز سوسے ادب دید ازین التفات
 کرد و گفت کیف تحیی الموتی او گفت اَوَلَمْ تُؤْمِنْ تَر ایں مشاہدہ نشدہ است
 گفت بلی شدہ است وے می خواہم مکرر تجلی شود دل ہر بارے از جہت آن

مضطرب و متعلق است تجلی مکرر تا از تعلق واضطراب الطینان شود این هم دلیل بر آن شد که محدث بر همه مقدم است و تجلی او از همه شیعہ قولہ سمعت الامام ابابکر محمد بن الحسین بن فورک رحمه الله علیه یقول سمعت محمد المجبوب خادم ابی عثمان المغربي علیه الرحمة یقول قال لی ابو عثمان المغربي یوما یا محمد لو قال لك احد این معبودك ایش تقول قال قلت اقول حیث لم یزل قال فان قال فاین کان فی الازل ایش تقول قال قلت حیث هو الان یعنی انه کما کان و لا مکان فهو الان کما کان قال فارضی منی ذلک و نزع قمیصه و اعطانیہ ابو عثمان مغربی قدس الله سره از خادم خود محمد محبوب پرسید اگر ترا کسی گوید معبود تو کجاست تو چه گویی گفت آنجا گویم که بود ہمیشگی است گفت اگر تو کن از ازل پرسید گفت آنجا که این ساعت است اشارت بدین معنی آمد که بود و باشد و هست و چنانچه بود و هست و چنانچه بود باشد و او را تحویلیست شیخ خوش شد پیر این خود کشید آن خادم خود را پوشاند قولہ و سمعت الامام ابوبکر بن فورک رضی الله عنه یقول سمعت اباعثمان المغربي رحمه الله علیه یقول کنت اعتقد شیئاً من حدیث الجهة فلما قلت بغداً دزال ذلک من قلبی فکتبت الی اصحابنا بمکه انی اسلمت جدیداً عجب و خیال او مگر صفت حدوثی مزاحم بود و بغداً آدم از صحبت موفیان و عزیزان از من زایل شد عجب خطره است این اگر آنکه تنوعات تجلیات را احوادث گمان برد و بغداً او را از مشایخ این تحقیق کرد و کلاش را گفتند این تغیر و تحول نیست باحوادث نسبت ندارد و چنینها نامید و نه آنچنان باشد و چنانچه هست بعد این فهم آن درویش از سر مسلمان شد قولہ سمعت

ابا عبد الرحمن محمد بن الحسین ^{رح} يقول سمعت ابا عثمان المغربي
 رحمه الله يقول وقد سئل عن الخلق فقال قوا الملب واشباح
 تجري عليهم احكام القلعة از وجودات و رشوا بد پریده شد گفت می کنند
 وقایع هستند و هر چه خوش می آید در آن تصرف می کنند قوله وقال الواسطي عليه
 الرحمة لما كانت الارواح والاجساد قامة بالله وظهرت اياه
 لا بد منها كذا لك قامت الخطرات والحركات بالله لا بد منها
 اذا الحركات والخطرات فزع الاجساد والارواح صرح بهذا
 الكلام ان اكساب العباد مخلوقة لله تعالى وكما انه لا خالق للجواهر
 الا الله فلذلك لا خالق للاعراض الا الله تعالى واسطى عليه الرحمن فرمود
 است سبحانه چنانچه قوا لب و ارواح را آفریده است حرکت و فعل که ازین قوا لب
 و شوا بد ظاهر می شود آن نیز مخلوق خداست خدا و قوا لب ایشان می آفریند این
 خوش مشامه است اگر کسی را دست و پد بسیار از غیوب بروکشف شود از
 گفتار واسطی علیه الرحمه این صریح معلوم چنانچه بنده مخلوق است افعال بنده نیز
 مخلوق است قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن رحمه الله ^{رح}
 يقول سمعت محمد بن عبد الله يقول سمعت ابا جعفر الصبيح
 رحمه الله يقول سمعت ابا سعيد الخزاز رحمه الله يقول
 من ظن انه يبذل الجهد يصل فهو متعن ومن ظن انه بغير
 الجهد يصل فهو متمتع ابو سعيد خرا از قدس الله سره فرمود هر که این گمان
 برد که صرف طاقت خویش میکنم بدین رسم او رنج بین است بمعنوی رسیدنی
 نیست و آنکه این او گمان برد که بغير جهد برسد او مرد متمتعی است هرگز بدین
 آرزو نرسد حاصل الکلام این باشد صرف طاقت خود در کار خدا کند بدین

یقین کہ خداوند سبحانہ در منظر من آن افعال ہی افزاید کہ رضا، اوست امیدوار شتم
قوله وقال الواسطی ^{۱۴} اقساماً قسمت و نفوات اجزیت کیف تستجاب
 بالحرکات او قال بالسعایات واسطی علیہ الرحمۃ والغفران میگوید نصیبهاست ^{۱۵} حرکات
 شدہ است و صفت خیری و شرعی بر کسے رانده اند کہ آن می رود و معنی دیگر نہ آنکہ
 او میکند بلکہ خدا میکند با آنکہ اجزیت و قسمت میگوید چو پنجین بوده باشد کارے
 دیگر کسند صفتی و غلے کہ زاید از وزاید کنوں بسعایت توجہ غرض حاصل شود
قوله و سئل الواسطی علیہ الرحمۃ عن الکفر بالله اولہ فقال لکفر و
 الايمان الدنيا والاخرة من الله والى الله وبالله والله من الله ابتداءً والله
 وانتهاءً والى الله مرجعاً وانتهاءً وبالله بقاءً وفناءً والله ملكاً وخلقاً
 از واسطی رحمہ اللہ پرسیدند کفر با اللہ چہ باشد او گفت کفر من اللہ والی اللہ و
 باللہ واللہ و کفر با اللہ حیث کہ سبب کفر اوست و کفر باللہ یعنی وجود کفر بدست
 و کفر من اللہ این بود کہ از اولاء است و مخلوق اوست و کفر باللہ این است کہ
 مالک کفر و خالق کفر اوست و کفر الی اللہ کہ بازگشت کفر سوسے اوست از
 بیان این معلوم شود کہ کفر ہم از دست و با این ہم سوز و ظلم نباشد این سخن و در رسالہ
 انتقامت مرتب گفتہ ام **قوله** وقال الجنید سئل بعض العباد عن التوحيد
 فقال هو اليقين فقال السائل بين لي ما هو فقال هو معرفتك
 ان حركات الخلق وسكونهم فعل الله تعالى وحده لا شريك
 له واذا فعلت ذلك فقل وجدته بعضه علماً از توحيد پريده شد و جنيد
 عليه الرحمۃ اين عنایت از نفس خویش میکند آن عالم گفت توحيد بين يقين
 است اورا گفتند اين را شرح و بيان کن گفت چوں يقين کنی کہ حرکات و سکون
 خلق فعل خدا است فعل خلق نیست يقين کرده باشی يعنی ہمہ کار را بخدا احوال کن برين قرار

کن فثی انک توحداشی قوله وسمعت محمد بن الحسین یقول سمعت
عبدالواحد بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت القاسم بن القاسم علیہ السلام
یقول سمعت محمد بن موسی الواسطی علیہ الرحمۃ یقول
سمعت محمد بن الحسین الجوهری یقول سمعت ابا حاتم
السجستانی یقول سمعت ذ النون المصری قدس اللہ روحہ
یقول وقد جاءہ رجل فقال ادع اللہ لی فقال ان كنت قد ایدت
فی الانہل فی علم الغیب بصدق التوحید فکم من دعوة مجابة
سبقت لك والا فان الملاء لا ینقل الغرقى مروی از ذوالنون
قدس اللہ سرور العزیز التماس کرد برائے مرادعائے کن ذوالنون گفت اگر انجمن
است تو در علم غیب درازل مویدی بصدق توحید چند خواست و دعائے
مستجاب باشد بنام تو و آں از تو سابق است یعنی ظہور تو در جہاں نبود و آں دعائے نام
تو مستجاب بود و اگر انجمن نیست برائے تو سابق ز رفت انک او غرق میشود و زیاد
کردن از غرق شدن او باز نخواہد داشت حاصل حکایت این آمد کہ کار ما درازل
سابق اضطراب و تردد و از جہل است قوله وقال الواسطی رحمہ اللہ
علیہ اذ عی فرعون الربوبیۃ علی الکشف وادعت المعتزلہ علی السائر
یقول ما شئت فعلت واسطی علیہ الرحمۃ میگوید فرعون لعنہ اللہ دعوی ربوبیت
کرد و آشکارا انا ربکم الا علی و معتزلہ ہم دعوی ربوبیت کردند و پو شیدہ
معتزلی میگوید ہر چہ مرا خوش آید کنم و این محض دعوی الوہیت است قوله
وقال ابو الحسن النوری رحمہ اللہ التوحید کل خاطر شیر الی اللہ تعالی
بعد ان لا ینزاحمہ خواطر التشبیہ توحید حقیقت ہر خاطرے کہ بلا اللہ الا
اللہ انتقامت یاید بشرط انک تشبیہ در میان نباشد قوله اخبرنا الشیخ

ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ قال سمعت عبد الواحد بن
ابی بکر رحمہ اللہ يقول سمعت هلال بن احمد عليه الرحمة
يقول سئل ابو علي الرود باري عن التوحيد فقال التوحيد
استقامة القلب باثبات مفارقت التعطيل وانكار التشبيه
والتوحيد في كلمة واحدة كل ما صوره الاوهام والافكار فالله
تعالى بخلافه لقوله تعالى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وروى
راحمۃ اللہ علیہ از توحید پر سید گفت استقامت قلب بریکے باشد و تعطیل
و تشبیہ محبت از تعطیل و تشبیہ یعنی نفی صفات از نکند اور اچیزے مانند گرداند
و توحید مرجع او یک چیز باز میگردد و سرچہ ترا پیش آید و سرچہ تو بینی و بدانی کہ او خلاف
انست و غیر اوست قوله وقال ابو القاسم النصر آبادی رح الجنة باية
با بقاءه وذكره لك ورحمته ومجته لك باق ببقائه فشتان
بين ما هو باق ببقائه وبين ما هو باق با بقاءه وهذا الذي قاله
الشيخ ابو القاسم النصر آبادي هو غاية التحقيق فان اهل
التحقيق قالوا صفات ذات القديم سبحانه باقيات ببقائه تعالى
فنبه على هذه المسئلة وبيّن ان الباقي باق ببقائه خلاف ما قاله السلف
مخالفوا اهل الحق وهم المعتزلة بهشت موجودے و ممکنے است و ممکن جیت
ما استوی طرفہا باشد پس بہشت متوی الطرفین است و لکن اللہ سبحانہ
بارادت خویش باقی میدارد و فنا برور و انمی دارد و نمی خواهد کہ فانی شود پس بہشت
باقی با بقا و وی است و ذکرے کہ متر است و محبتے و رحمتے کہ متر است آن بقا
است بقا را و بسیار فرق است میان کسے کہ باقی بقاء است و میان کسے کہ باقی با بقا است
• پس آن و متصف بصفات او و صفات و باقی پس آن ہم باقی باقی بقاء صفت او و معتزله علیہم

ما یشترکه میگویند بنده باقی ببقا را و نیست باقی بفعل خداست آنکه قائل با حرام
 آجال شدن نفی قول ایشان کرد قوله اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
 رحمه الله علیه قال سمعت النضر آبادی علیه الرحمة یقول
 انت متردد بین صفات الفعل و بین صفات الذات فکلاهما
 صفتیه علی الحقیقه فاذا اهتمت فی مقام التفريق فربک بصفات
 فعله و اذا بلغک مقام الجمع فربک بصفات ذاته و ابوالقاسم
 النضر آبادی علیه الرحمة والغفران شیخ و قته توترد و ی میان
 صفات ذات و میان صفات فعل صفات ذات حیوة و قدرت و علم و کلام و سمع
 و بصر و صفات فعل احیاء و اماتت و رزق و خلق و میان و وصف تترد و ی و هر دو
 در آمل یک اند صوفی را این صفت است اگر تفريق افته در صفات فعل افتد
 و اگر جمع افتد در صفات ذات افتد در هر دو صفت هم بدو متعلق است از
 خداییز بخوابد و در تعبد و طلب بخاسته تو خواسته باشی از این خواسته
 باشد از این خواسته در تفريق افتد و جمع شدن بدو و خیر و ابد و گذشتن این
 جمع باشد قوله سمعت الامام تاذ الامام ابی اسحق الاسفهرانی
 رحمه الله علیه یقول لما قل مت من بغل دکت ادسرس
 فی جامع ینسابور مسئله الروح و اشرح القول فی انها مخلوقه
 و کان ابوالقاسم النضر آبادی رحمه الله قاعداً متباعداً عن
 یصغی الی کلامی فاجتاز بنا یوماً بعد ذلک الیوم یا یا مدقلائل
 فقال لمحمد بن الفراء ۱۶ اشهد انی اسلمت علی ید هذا الرجل
 و اشهد الی ابواسحق اسفهرانی رحمه الله علیه میگویند و مسجد جامع بغداد در کس میگویم
 در مساجد روح سخن میگویم که مخلوق است و ابوالقاسم نضر آبادی رحمه الله از ما دور

نشسته گوش نہادہ سخن می شنید پس آن بعد چند روزے با گذشت و محمد فرآورد علیہ السلام
را گفت گواہ شو کہ من بدست آن مرد مسلمان شدم و اشارت مبسوطی من کرد
مگر در خاطر او آن بود کہ روح غیر مخلوق است غرض آن دارد و معتقدات یکے
مسئله روح است کہ او مخلوق است بعضی را غلط افتاده است کہ مخلوق نیست
و صیح اینست کہ مخلوق است **قوله** و سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ **یقول**
اللہ یقول سمعت محمد بن عبد الواحد بن بکر رحمہ اللہ **یقول**
علیہ یقول حدثنی احمد بن علی البردعی رحمہ اللہ قال حدثنا
طاہر بن اسمعیل الرازی رحمہ اللہ قال قال یحیی بن معاذ الرازی
رحمہ اللہ اخبرنی عن اللہ فقال اللہ واحد فقیل لہ کیف ہو
فقال ملک قادم فقیل این ہو قال لبالمصاد فقال السائل لم
اسالک عن هذا فقال ما کان غیر هذا کان صفة المخلوقین
فاما صفتہ فما اخبرک عنہ از یحیی معاذ را زی قدس اللہ سرہ العزیز
پرسیدند از خدا خبر دہ گفت آفریدگار یکے است گفتند صفت او چیست گفت
صفت کیفیت او همین است پادشا ہے بر ہمہ چیزے قادر گفتند کجاست
گفت او ہر صداد باشد یعنی ہر چہ تصور کنی و تعقل کنی و ازان
بالا تراست و ازان پا کتر است و صاف تر است سائل گفت من ازیں

سہ در رسالہ تشریح قلمی و مہجوعہ این عبارت زیادہ است کہ در شرح غالباً از ہموکاتب شامل نیست
”سمعت محمد بن الحسین السلی یقول سمعت ابا حسین الفارسی یقول سمعت براہیم بن خالد
یقول سمعت اللجنید یقول حتی یتصل من الاشبیہ لہ ولا نظیر لہ من لہ تشبیہ و نظیر
ہم ہاتھ ہذا ظن عجیب لا بما لطف اللطیف من حیث لا درک ولا دہم ولا احاطۃ الا اشار

نمی پرسم گفت هر صفتی که جز این است صفت مخلوقات است قوله اخبارنا
محمد بن الحسین رحمه الله قال سمعت ابا بکر الرازی رح
يقول سمعت ابا علی الرود باری رحمه الله يقول کل ما توهم
متوهم بالجهل انه كذلك فالعقل يدل انه بخلافه ابو علی رودباری
رحمته الله علیه فرموده است هر دو هم برنده و گمان برنده بسبب جمله که با و
است گمان برد او تعالی برین و هم و برین تصور است خدا تعالی خلاف آنست یعنی
غیر آنست و عقل حکم کند که غیر آنست اینجا مشکلی است بسیار الهیات باشد که
که عقل را آنجا حکم نیست پس فالعقل يدل علی خلافه چون درست آید
متشابهات هم ازین مشابه است که عقل و فهم در نمی آید و هر که کشف و تجلی
دارد او داند که اینجا چه سراسر است قوله و سأل ابن شاهین المجید رحهما
الله عن معنی مع فقال مع علی معینین مع الانبیاء بالنصرة والکلاءة
قال الله تعالی اِنِّیْ مَعْلَمٌ اَسْمَعُ وَاَرِیْ وَمَعَ الْعَامَّةِ بِالْعِلْمِ وَالْاِحَاظَةِ
قال الله تعالی مَا یَكُونُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلَاثَةٍ اِلَّا هُوَ رَاٰ بَعْهْمُ فَقَالَ بِن
شاهین مثلاً یصلح له الالامة علی الله ابن شاهین علیه الرحمة جید
پرسید از معنی مع که در کتاب آمده بای گفت مع المتقین بای
گفت رَهُوْ مَعْلَمًا یَمَّا کُنْتُمْ اِیْنِ مَعِیْتِ چه معنی دارد جید علیه الرحمة گفت
با اعتبار مختلف است چو گوی مع الانبیاء یعنی بالنصرة والکلاءة ایشا ز اصرار
و حافظ است اِنِّیْ مَعْلَمٌ اَسْمَعُ وَاَرِیْ موسی و هارون علیهما السلام
گفته بودند که فرعون چنین و چنین کس است ما چون رویم برو گفت اِنِّیْ مَعْلَمٌ
این معیت بمعنی نصرت و حفظ است و مع العامة با جمله وجودات بعلم و احاطه
است یعنی هر معلوم او اند و محاط او اند و همه محیط است قال الله

تَعَالَى مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَاجِعُهُمْ بَاطِنُ ذَلِكَ فَمَنْ يَمَسُّهُ فَلْيَجِمْزْ بِنُجْمِهِ إِنَّهُ فَاحِشٌ غَوِيٍّ خَبِيرٌ

نیست که او تعالی آن جمع نیست یعنی محیط بهم است و عالم بهم است و مبعی بهم است ابن شاهین رحمه الله گفت جنید رحمه الله علیه را مثل تو شاید که راه نامت محمد علیه السلام باشی یا تو سخنی گویم علما بسیار در مسئله معیت خلافت و اختلاف کرده اند از من یک سخن جامع و شامل یاد دار که جمله خلافت و اختلافات بیاف فاف پریده است معیت باری تعالی با اشیا اعتباری و معنوی است یا حسی اگر حسی گوی با جماع ادیان و عمل خلاف گفته باشی و اگر اعتباری و معنوی گوی خود جز این نیست همین است فعلی بذات اعتبار خواه معیت بذات گو خواه بصفت اباطیف است اینجا هر که بذات میگوید شوق و ذوق او غالب تر است و احتمال ابا حنبله و الحاد به هم دارد در روشی و روشی نیست و اگر بعلم و قدرت گوی ازین هر دو بدور باشی قوله و سئل ذوالنون المصری علیه الرحمة والغفران عن قوله تعالى الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى فقال اثبت الله ونفى مكانه فهو موجود بذاته والا شياء موجوده بحكمه كما شاء ذوالنون مصری علیه الرحمة را از معنی الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى پرسیدند گفت ذات خویش را اثبات کرد و نفی مکان کرد زیرا چه رحمان گفت صفت رحمانیت متوی بر عرش است و او تعالی و رای آنست پس اثبات ذات کرد و نفی مکان کرد قوله فهو موجود بذاته او خود بخود موجود و صفت رحمت او بر اشیا محیط زیر اچه عرش محیط اشیا و الله تعالی محیط عرش پس اثبات ذات آمد که او مدبر است و او محیط محیط است قوله و سئل الشیخ رحمه الله علیه عن قوله الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى فقال اکتفوا لعمزل والعرش محدث والعرش بالرحمن استواء شایسته الامیر

پرسیدند از معنی الرَّحْمَنِ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى حاصل سخن شبلی اینست
 او تعالیٰ لم یزل ولا یزال است بر صفتی کہ بود و نیست باشد استوار و بر عرش
 تغیر و تحوّل و رذات او بدین نشدہ یعنی کہ او ستوی نبود شد این صفت
 درو نیست چو او محیط بمحدثات شد و قوام بمحدثات بدو شس پس این سخن شبلی
 آید والعرش بالرحمن استوی

قوله وسئل جعفر بن نصیر رحمه الله عن قوله الرَّحْمَنِ عَلَى
 الْعَرْشِ اسْتَوَى فقال استوی علمه بكلّ شیء فلیس شیء اقرب
 الیه من شیء جعفر بن نصیر علیہ الرحمة والغفران گفت کہ علم او بہمہ اشیا متوی
 است پس هیچ چیزے قریب تر بدو از شے دیگر نیست قوله وقال جعفر
 الصادق رضی اللہ عنہ من زعم ان اللہ تعالیٰ من شیء او فی
 شیء او علی شیء فقد اشرک اذ لو کان علی شیء لکان محمولاً ولو
 کان فی شیء لکان محصوراً ولو کان من شیء لکان محدثاً ہر کہ گمان برد
 کہ خدا از چیزے است یا در چیزے او بخدا شرک آورد زیرا چہ اگر گوی
 بر شے پس آن شے حامل باشد و این محمول باشد و حامل قدیم قدیم باید پس
 شرکے در شے کہ ثابت شود اگر گوی در چیزے است پس این چیز محیط باشد
 و آن محاط و آن ظرف نباشد و او منظر و ف پس ہاں آید کہ گفتہ و اگر گوی از چیزے
 است فعلی ہذا محدث باشد کہ او را ابتداء و انتہاء لازم آید قوله وقال
 جعفر الصادق رضی اللہ عنہ فی قوله شَهِدَنِي قَتَدِي مَنْ
 تَوَهَّمَا مِنْهُ دَنَا بِنَفْسِهِ جَعَلَ شَمًّا مَسَافَةً اِنَّمَا التَّوَهُّمُ
 اَنَّهُ كَمَا قَرَبَ مِنْهُ بَعْدَ عَنِ اَنْوَاعِ الْمَعَارِفِ اذْ لَا دَوَّارَ وَلَا بَعْدَ دَرٍ
 آیتہ قولہ شَهِدَنِي قَتَدِي جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرمودہ است ہر کہ گمان برد

که او قریب بنفس خویش محبت باشد یا محبت بذات خویش قریب بدو شد پس
در مقام دنو و بدلتی اثبات مسافتی کرده باشد تدلی که هر گاه قریب بدو شد
از انواع معارف و ورافتا و زیر اچہ او قریب نہ آن قریب بے که تو با خویش راست
میگیری و تو قریب دانی نہ آنکه از ہمہ معارف و ورافتی زیر اچہ در حضرت تعالی
دنوے و بعدے نیست زیر اچہ آن دنو و بعد از امور اضافی است و التوید
قطع الاضافات پس اگر دنو و قریب با خویش راست گرفته مراد داری از ہمہ
معارف و ورافتی **قوله** قال رضی اللہ عنہ و رأیت بخط الاستاذ
ابی علی ر ح انه قيل لصوفي اين الله فقال الحق الله تطلب مع ^{الشيخ} الحقيقه
البعين اين شيخ ابو القاسم قشیری میفرماید بخط استاذ ابی علی دقان بنشتہ ویدم
گفته شد مرصوفی را این است گفت ہلاک گردانند خداے تعالی ترا تو با مشاہدہ
مغایبہ می طلبی و در شدت ظہور و توازن نہایت غیبت سوال کنی نہ آنکہ مستحق آن شوی
کہ ترا گویند استحقاق **قوله** اخبرنا الشيخ ابو عبد الرحمن
السلمی رحمہ اللہ قال سمعت ابا العباس بن النخعي بالبغداد
رحمہ اللہ يقول سمعت ابا القاسم بن موسى رحمہ اللہ
يقول سمعت محمد بن احمد رحمہ اللہ يقول سمعت ^{ابي} نصر
يقول سمعت الخراز يقول حقيقة القرب فقد حصل الاشياء
من القلب وهذا الضمير الى الله تعالى ابو سعيد خراز رحمہ اللہ
گفت حقیقتہ قریب عبارت ازین است کہ فقدان وجودات حیات شود بدینچہ
شود عقلاً و بہا و حساً شہوداً بر آئینہ ہمہ روند او ماند تعالی قریب عبارت ازین مقرر
اوست قریب بدو اوست کہ نزدیک او فقدان ہمہ اشیا شدہ است
ہو آئینہ ہموانندہ است این اطلاع این عرفان عبارت از قریب است و غیر

قرب نگفته ام الاطلاع علی سرائر مع کل شیء لا بمقارنته و غیر کل شیء لا بمزائمه قوله
 سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عمر بن علی الحافظ ^{محمد}
 یقول سمعت ابا معاذ القزوینی رحمه الله یقول سمعت علی
 الدلال رحمه الله یقول سمعت ابا عبد الله بن قهرمان
 رحمه الله یقول سمعت ابراهیم الخواص رحمه الله یقول سمعت
 الی رجل وقد صرعه الشیطان فجعلت اذنه فی اذنه فنادانی
 الشیطان فی جوفه دعنی اقتله فانه یقول القرآن مخلوق ابراهیم
 خواص رحمه الله علیه میگوید نزد یک مردی رسیدم می بینم او بیوش افتاده است
 او را شیطان بهوشان کرده است در گوش او بانگ نماز گفتن گرفته شیطان از شکم
 او با من گفت بگذر تا این را بچشم زیر اچ این قرآن را مخلوق میگوید بدبختی شیطان
 نظاره شومنی خواهد که او تنبیه کند که قرآن غیر مخلوق است میخوابد که تا او سمیرا
 عقیده میرود. قوله وقال ابن عطا رحمه الله ان الله لما خلق الحرف
 جعلها سراً له فلما خلق آدم علیه السلام ربت فيه ذلك
 السر ولم یبث ذلك السر فی احد من ملائکة فحجرت
 الا حروف علی لسان آدم علیه السلام فبنون الجهمان وفنون
 اللغات فجعلها الله تعالی صوراً لها فصرح القول ابن عطا
 رحمه الله بان الحروف مخلوقة ابن عطا رحمه الله گفت الله تعالی
 حروف را آفرید و سرخوش را در ان حروف نهاد یعنی هر خفایا و کمین سر
 را که خواست بیان بحروف کرد و این حروف تمام آدم را علیه السلام تعلیم کرد
 تا آنکه آدم علیه السلام با انواع لغت تکلم کرده است مقصود این سخن این است
 که ابن عطا رحمه الله علیه صریح کرده که این حروف مخلوق است قوله وقال

سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ ان الحروف لسان فعل
 لا لسان ذات لانہا فعل فی مفعول و ہذا ایضا صریح
 بان الحروف مخلوقہ سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ گفت حروف ترجمان فعل ات
 نہ ترجمان ذات یعنی ذات او بدین حرف سخن گفت این حروف آفریدہ آں
 علمے کہ در نفس اوست علم نفسی را در لباس این حروف در پردہ این حروف
 گفت و آنکہ گویند او تعالیٰ متکلم بکلام واحد است ہمہدین معنی باز گرد و در نفس او
 تعالیٰ در ذات او سبحانہ علمے بود کہ آں علم نہ ہی دارد نہ صیغہ امر دارد نہ انشاء نہ
 جز خواست آں علم را اظہار کند مثلاً صیغہ امر آفرید و راں علمے کہ در ذات
 او بیان کرد و کذا لک باقیات الصالحات این سخن را بسیار با خود تکرار کن و
 بدان متکلم بکلام واحد چہ باشد متکلمان و دیگران چیزے چیزے بیان کردہ
 قولہ و قال الجنید فی جوابات مسائل الشامیین المتوکل
 عمل القلب والتوحد قول القلب و ہذا اقوال اہل
 الاصول ان الکلام هو المعنی الذی قام بالقلب من معنی الامر
 والنہی والخیر والا مستحباً مگر شامیان سوا ہا از جنہ علیہ الرحمہ کردہ
 و او جوابہا فرمودہ کیے ازاں اینست جنیدؒ در جواب شامیان گفتہ است
 توکل عمل قلب است یعنی دل بریں قرار گیر و اتکال بریں کند ہر چہ شود او
 کند تعالیٰ و قائل از دیا و نقصان نباشد در جملہ چیز در رزق و در اجل
 و در محنت و مصیبت ہر چہ شود از خود و داغ و جاذب و جالب جزا و نیست
 و توحید قول دل است دل بیندیشد جز کیے را با الوہیت اثبات نکند
 اینجا مشکل شود میان آن قول و میان آن عمل چہ تفرقہ است مگر این تفرقہ
 گویند تو حسید کیے کردن کیے دانستن است این بیان نسبت بقول میؒ

و دل برابران داشتند و بران قرار دادن این عمل دل است گفتیم فرقی
 باریک دارند و الا بیجا چندال تفرقه نیست و در توحید کے گفتن است و در
 توکل دل را بر قدرت او و بر خواست او داشتند است بریں تفرقه می شود
 و اگر در بحث استقصا می کنی مال کے می شود و این سخن اہل اصول است آنکہ در
 علم کلام سخن گویند معرفت حق بعلم ہیائے کسند شیخ قدس اللہ روحہ
 گوئی عذر خواہست کہ سخن صوفیان نیست سخن متکلمان است آنکہ گفت توحید
 نسبت بقول دارد آن قول ہم قائم بدل است تفرقه مشکل باشد قوله و
 قال الجنید رحمہ اللہ فی مسائل الشامیین تفرق الحق
 بعلم الغیوب فعلم ما کان وما یکون وما لا یکون ان
 لو کان کیف کان یکون و این سخن ہم ازال جوابات شامیان است
 حق تعالی بعلم غیب متفرد است یعنی جز او کسے نیست عالم باشد ہرچہ بہت
 و شود او داند ہرچہ قابل نیست کہ شود او داند ہرچہ پیش از موجودات بود
 او داند و پس وجودات چہ شود او داند و ہرچہ امروز در میان موجودات
 می شود او می داند و آنکہ کسے را از کان کیون علمے شود آن علم بذات نیست ان
 بتعلم اللہ است قوله وقال الحسین بن منصور الحلج من عرف الحقیقۃ
 فی التوحید سقط عندہ لم و کیف ہر کہ توحید را بہتہ شناخت لہ و کیف
 از سینہ او برو و چرا چین کرد و این چونہ شد این ازوے زاید قوله اخبارنا
 محمد بن الحسین رحمہ اللہ قال سمعت منصور بن عبد اللہ
 رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد رحمہ اللہ یقول قال
 الجنید قدس اللہ روحہ اشرف المجالس واعلاھا المجلس
 مع الفکرۃ فی میل ان التوحید عند علمہ الرحمۃ گفت بہتہ زکار با و شہد

نشته‌ها نسبت که بفکرت توحید نشینی و هر چند اندیشه شود سیر را نهایت نباشد
 قوله وقال ابو اسطی رحمه الله علیه ما احدث الله شیئاً الا کرم
 من الروح صرح بان الروح مخلوقه واسطی علیه الرحمه گفته است
 هیچ چیز از خدا تعالی شریف تر و کرم تر از روح خلقت نکرده است این سخن
 صریح است از واسطی که روح مخلوق است قوله وقال الاستاذ الامام
 زین الاسلام ابو القاسم رحمه الله دلت هذه الحکایات
 علی ان عقائد مشائخ الصوفیه یوافق اقوال اهل الحق فی
 مسائل الاصول وقد اقتصرت علی هذه المقل من خشیه خزن
 عما اثناه من الاستحجاز والاختصار استاذ ابو القاسم علیه الرحمه میگوید این حکایات
 که گفتم از ان مشائخ و سلف برین میسند که عقاید ایشان موافق قول صحابه و مرتضی و
 مصطفی است رضوان الله علیهم و معتقد مصطفی و مرتضی بود علیهما السلام و بسیار
 بیچ تفاوت نیست میان ایشان اما این مقدار تفاوت است که اهل ظاهر
 بظاهر رفته اند و ایشان هم بظاهر و بر باطن مطلع اند -

فصل

قوله قال الاستاذ الامام وهذه فصول یشتمل علی بیان
 عقاید مهمه فی مسائل التوحید ذکرناها علی وجه الترتیب
 قال شیوخ هذه الطریقه ما یدل علیه متفرقات کلامهم
 و مجموعهاتهم و مضنفاتهم التوحید ان الحق سبحانه و
 فاطمه وجود قدیم و احد حکیم و جواد حلیم قادر رحیم و مرید

سمیع مجید رفیع متکلم بصیر متکبر قدیر حی احد بان صمد
وانه عالم بعلم قادر بقدرة مريد بارادة سميع بسميع بصير
ببصر متكلم بكلام حتى بحیوة بان ببقاء وله يدان هما صفتان
يخلق بهما من ليشاء على التخصيص وله الوجه الجميل وصفات
ذاته مختصة بذاته لا يقال هي هو ولا هي اغيار له بل هي صفات
له ازلية ونفوت سرمدية وانه احدى الذات ليس يشبه شيئا
من المصنوعات ولا يشبهه شئ من المخلوقات ليس نجسم
ولا جوهر ولا صفاته اعراض ولا متصور فى الارهام ولا يتقلد
فى العقول ولا له جهة ولا مكان ولا يحرى عليه وقت وزمان
ولا يجوز فى وصفه زيادة ولا نقصان ولا يتخصه هيئة وقد ولا
يقطعه نهاية وحل ولا يحله حادث ولا يحمله على الفعل باعثة
ولا يجوز عليه لون ولا كون ولا ينصرع ماض ولا عون ولا يخرج
عن قدرته مقدور ولا ينفك عن حكمه مقطور ولا يعزب عن
علمه معلوم ولا هو على فعله كيف يصنع وما يصنع ملوم لا يقال
له اين ولا حيث ولا كيف ولا يستفتح له وجود فيقال متى كان ولا
ينتهى انشاء فيقال استوفى الاجل والزمان ولا يقال لم فعل ما
بامارة فعل اذ لا علة لا فعاله ولا يقال ما هو اذ لا جنس له فيتميز بامارة
عن اشكاله نرى لا عن مقابلة وبعلامات ويرى لا على مقابلة
ويصنع لا بمباشرة ومزاولة له الاسماء الحسنى والصناعات
العلی يفعل ما يريد ويذل بحكمه العبيد لا يجري فى سلطانه
الا ما يشاء ولا يحصل فى ملكه غير ما سبق به القضاء ما علم انه

دبرى خود ولا
على مقابلة

يكون من الحادثات اراد ان يكون وما علم انه لا يكون
 مما جاز ان يكون اراد ان لا يكون خالق الكسابل لعباً
 خيرها وتبهرها ومبلى معاني العالمين من الاعيان والآثار قلتها
 وكثرها ورسى الرسل الى الامم من غير وجوب عليه وتعب
 الانام على لسان الانبياء عليهم السلام بما لا سبيل لاحل اليه
 باللوم والاعتراض عليه ومؤيد بنينا صلى الله عليه وسلم
 بالمعجزات الظاهرة والايات الزاهرة بما ازاح به العلم ما اوضح
 به اليقين والفكر وحافظ بيضة الاسلام بعك فاته صلى الله ^{ن النكر}
 عليه وسلم بخلفائه ثم حارث الحق وفاسره بما يوضحه من
 حجج الدين على السنة اوليائه عصم الامة الحنفية عن الاجتماع
 على الضلالة وحسم مادة الباطل بما نصيب من الدلائل وانجز
 ما وعد من نصرة الدين لقوله تعالى لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ
 كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ فهذه فصول نشير الى اصول المشائخ على وجه
 الایجاز وباللہ التوفیق شیخ قدس اندرودہ آنچه معتقدین بود تمام بیان فرمود
 مردوم من خصوص متعلم این قدر فریضه دین اوست شاید هر کس داند و بدین شناسد
 اگر هر یک را ترجمه میکنم سخن زیاده میشود اگر کس را مشکل میشود از متعلمی پرسد از آنها
 شکل نیست که متعلم بیان است

باب

قوله باب في ذكر مشائخ هذه الطريقة وما يدل من سيرتهم واقوالهم

على تعظيم الشريعة

اعلموا رحمكم الله ان المسلمين بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يشموا فاضلهم في عصرهم بتسمية علم سوى صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ لا فضيلة فوقها تقبل لهم الصحابة فلما ادركت اهل العصر الثاني سمي من صحب صحابه التابعين واذلك اشرف سمة تقبل لمن بعدهم اتباع التابعين ثم اختلف الناس بتأنيث المرتبة فقبل لخصوص الناس ممن لهم شدة غناية بامر الدين الزهاد والعباد ثم ظهرت البدع وحصل التلذذ بين الفرق وكل فريق ادعوا ان فيهما هذا فانفرد خواص السنة المراعون انفسهم مع الله الحافظون قلوبهم من طوارق الغفلة باسم التصوف واشتهر هذا الاسم لهؤلاء الاكابر قبل المأثنين من الهجيرة ونحن نذكر في هذا الباب اسامي جماعة من شيوخ هذه الطائفة من الطبقة الاولى الى وقت المتأخرين منهم ونذكر جملا من سيرهم واقاديرهم بما فيه تنبيه على اصولهم وادابهم ان شاء الله تعالى شيخ قدس الله سره نخت ذكر اقاوانى كرده كه ايشان اعلام دين اند و مداة و دعاة ال اسلام اند اول صحابه اند رضوان الله عليهم اجمعين ايشان بوده اند آنچه بوده اند بيج شرف ايشان شارف تر و بيج فضل ايشان فاضل تر از صحبت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بود هر آنكه با شرف نسبت ايشان را خواندند گفتند صحابه صحابي اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم و آنكه رسول الله را نديد صحابه را يافت و را تابعين نام كردند و آنكه از ايشان پيتر شد بيك مرتبه ايشان را تبع تابعين نام كردند پس ايشان مردم صلحا را زاده و عبادا ناميدند بعد از جهالات و بديع و امويي سر بر كرد

ہمان شد فیفشوا اللذب ہر قوی برائے خویش معتقدے و مذہبے و دینے
اختیار کردند و آنرا گزیدہ تر شناختند دریں چنین ایام ہر طرف فتن و آفات و بدع
و جہالات بہر بر کردہ است مردے بنیالغت و بقدر وسع و طاقت خود در کار
دین بذل و مجہود کردند و آنچہ استقصا آن بود بدان رسانیدند اہتمام دریں کردند
البتہ نفس ایشان جز ابتلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رجزوی و کلمی نباشد
و بواسطہ ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ خواستند کہ طرقتہ العین دل ایشان
طرفے متعلق شود جز طرف حق و خطرہ در دل ایشان در آید جز خطرہ خدا از جملہ آسائے
و اوجہان منقطع و منزدی گشتند و تمام خود را بدین دادند ایشان را صوفی نامیدند
از آنچہ از ہمہ صافتر و پاکتر آمدہ اند و ایں از خود نکردند و خود با اختیار خویش چیزے پیش
نگرفتند سرور ایشان مرتضیٰ است کہ از دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملازم تر و نزدیک تر کسے نبود و بر سیر ظاہری و باطنی جز او کسے مطلع نبود تا آنکہ برائے
این سندرہ شجرہ و عنعنہ اثبات کردند یعنی ما از خود پیش نگرفتہ ایم آنکہ او اخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود از و گرفتہ ایم از و اشارات و عبادات بجنہ
صحیح بدیشان رسید و معمول را و تہود را امرے امکانی دیدند و مسلک و طریق را
ہم از وے یافتند آن کار کردند کہ کردہا نجاکہ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بود ہم بد آنجا رسید
بغیر رحمہ اللہ گفتہ است کہ علی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است لو کشف الغطاء ما
انردت یقیناً اگر ایں سخن از و نبودے ما بچہ اقتدای کردیم و ما را چہ ستیکہ
بودے و ہم گفت لَمَّا عَبْدَ رَبَّالْمَدَارَہ و ہم گفت اطفی المصباح فقل
طلع الصباح چو ایشان بدیں دو تے ممکن قریب المحصولے یقین کردند و یقین
دانستند آن کار کردند کہ مرتضیٰ علیہ السلام کردہ بود و ہمہ آنجا رسیدند کہ مرتضیٰ
علیہ السلام رسیدہ بود و شیخ قدس اللہ روحہ نخست سرور ایں قوم را ذکر

که که از ایشان احوال و مقامات صورت اثبات یافته است

بواسطه ابراهيم بن ادهم

قوله فمنهم ابو اسحق ابراهيم بن ادهم بن منصور من كورة بلخ وكان من ابناء الملوك رحمه الله فخرج يوما متصيلا واتار ثعلبا واربا دهنوقى طلبه فهتف به ها الهذا خلقت ام بهذا امرت ثم هتف به ها تف من قريوس سرجه والله ما الهذا خلقت ولا بهذا امرت فنزل عن دابته وعقل التوبة مع الله عز وجل وصادف راعيا فاحذ حبه الراعى من صوف فلبسها واعطاه فرسه واما معه من السلاح ثم انه دخل البادية ثم دخل مكة وصحب بها منقيا الثورى رحمه الله والفضيل بن عياض رحمه الله ودخل الشام ومات بها وكان يأكل من عمل يده مثل الحصاد وحفظ البساتين وغير ذلك وانه راى فى البادية رجلا علمه اسم الله الاعظم فدعا عليه بعد فراى الخضر عليه السلام فقال انما علمك اخى ده اورد عليه السلام اسم الله الاعظم شيخ قدس الله روحه تحت ذكر سلطان ابراهيم ادهم عليه الرحمة کرد اگرچه از او مشايخ بسيار ان مقدم اند زيرا چه عظيم القدر و جليل الشان است و آنچه ميان ایشان او را دست داد و كسى را نداده است شيخ قدس الله روحه او را از انبار ملوك فرمود او خود پادشاه بود از جد و پدر ایشان را از سلاطين سامانيه گویند سلطان ابراهيم ادهم عليه الرحمة تا به قدم با پادشاه و پادشاه زاده است شيخ نه سبب توبه او همین قدر گفت که او در شکار بود دنبال شكارى کرده تیر بار کرده خواست بگذرد از آن شكارى بعضی رو باه گویند و بعضی از آن گویند آواز شخند

و از ہنہ زہن آواز خاست راست میگود گوئندہ کہ برائے آن آفریدہ نہ و بدین
 مامور نہ این سخن در دل شیخ رح اثرے تمامے دارند تا آنکہ از اسب فرو درآمد و داد
 آنچه با خود داشت لباسے و ملأ حے و ثبابے بود از این پدر و این اسب
 و ہمہ اسباب بدو داد و جامہ کلیم او در بر کردہ باویہ گرفت سالہا و بادیہ بود پس
 آن در کہ آمد و صحبت فضیل بن عیاض و سفیان ثوری علیہ الرحمۃ و الغفران چند
 گماند مسلک و مقصد از ایشان تحقیق کرد تمام قصد نمی نویسیم شیخ رحمہ اللہ بعض
 موجب توبہ او گفت این بیوم تبعید است و بار پیش ازین بود اگر نویسیم در این
 می شود قولہ و مکان یا کھلی و او کہے کردے از این چیزے خوردے و بعضے اوقات
 بعدہ روز حالت مخمضہ گدای تم کردے قولہ و اندہ رای شخصے را و بادیہ دید
 او تعلیم اسم اعظم کرد اسم اعظم عظیم ترے است ہر کراہاں اطلاع دہند
 مجمع خیرات در جنبہ او گرد آوردہ باشند قولہ ذل عابہ بسوے خداوند تعالی
 بدان اسم اعظم دعا کردے و خواندے یا حضر علیہ السلام ملاقات شرف علیہ السلام
 این فرمود آنکہ او ترا اسم اعظم تعلیم کرد او داد و پیغمبر صلوات اللہ علیہ بود از اینجا
 این معلوم میشود ارواح را تعلیم و تلقین و ارشاد است اگرچہ کشف ارواح را صوفیاء
 اندک مرتبہ گفتہ اند اما مجمع خیر است و احوال اخراوی بغیر تمثیل و تاویل تحقیق میشود
 بسیار ان دست و پا زدہ اند حتی بمعنوی آوردہ اند تحقیق را تاویل نمودہ اند
 و در کشف ارواح اگر تاویل است و اگر تمثیل است و اگر تحقیق است ہم کشف
 و عیان معلوم میشود قولہ ثم اخبرنی بذلك الشيخ ابو عبد اللہ الحسن
 السہلی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الحسین بن الخشاب
 رحمہ اللہ تعالی اخبرنی ابو الحسن علی بن محمد البصری
 قال حدثنی ابو سعید الخزاز قال اخبرنی ابراہیم بن

بشاره قال صحبت ابراهيم بن ادهم فقلت اخبرني عن
 بدني امرك فذكر هذا وكان ابراهيم كبير الشان في باب
 الورع يحكي عنه انه قال اطب مطعمك ولا عليك ان لا
 تصلي بالليل والصوم بالنهار ابراهيم بشاره گفته است كه صحبت ابراهيم
 ادهم كردم و از آغاز كار او پرسيدم آن حكايه كه گفته شد ابراهيم عليه الرحمه
 هم از آن خبر داد و ابراهيم رحمه الله در قسم ورع جليل اشان عظيم القدر بود حكایت
 كردند از او كه او گفتست مطعم و ماكول خویش حلال كن و بر تو نیست كه شيب
 بيدار باشی و روز و روزه داری و از اصل ورع خبر دارد قوله وقيل كان
 عامه دعائه اللهم انقلني من ذل معصيتك الى عتر طاعتك
 وچنين گویند عظیم ترین دعا نزدیک او این دعا گفته قوله اللهم انقلني
 از بار خدا و مرا از ذل معصیت خود ببر و بغیر طاعت خود رساں قوله
 وقيل لا ابراهيم بن ادهم رحمه الله ان الحمد قد غلا
 فقال اخصوه بالترك اى كالتشتر و ابراهيم ادهم رحمه الله گفتند
 گوشت گران است گفت شما از آن كنید چه ترك كنيد و از آن شد قوله
 اخبرنا محمد بن الحسين قال سمعت منصور بن عبد الله
 قال سمعت محمد بن حامد يقول سمعت احمد بن
 خضرويه يقول قال ابراهيم بن ادهم عليه الرحمه لرجل
 في الطواف اعلم انك لا تقال در حجة الصالحين حتى تجوز
 ست عقبات اوله تعلق باب النعمة وفتح باب الشدة و
 الثانى تعلق باب الغر تفتح باب الذل و الثالث تعلق باب
 الراحة و تفتح باب الجهد و الرابع تعلق باب النوم و تفتح

باب السبکھر والخاص تغلق باب الغنی وفتح باب الفقیر
والسادس تغلق باب الاصل وفتح باب الاستعداد
للموت احمد خضر ویرم میگوید ابراهیم ادرهم رحمه الله در وقت طواف
شخصه را این پند داد که تو درجه صالحان نرسی تا گذری از چند عقبات
عقبه گویند آنکه ترا از کافران پس اندازد و آن راه را تو باشد اول اینست هر نعمتی
و آسانی که بر تو باشد در آن ببندی و در سختی بکشائی و دوم عزتی که میامی و
داری در آن عزت ببندی و در خواری نفس خویش بر خود بکشائی و آنکه گویند
لا یحلت لامرء ان یدل نفسه یعنی مرد مایل را نشاید که نفس خود را معصیت
هذه اوار کند و یوم در راحت بندی و مشقت بکشائی همان سخن است که
گفت اینچنین تکررات در سخن ناصح میشود و برای اظهار تنبیه را و چهارم نیست
که در خواب بر بندی و در بیداری بکشائی و در خواب بر بستن بچپا بستن بقلیل
طعام بقلیل آب و اهتمام برای بیداری کلی نیست و پنجم اینست در تو نگری
بر بندی و در فقر را بکشائی کعبه مخفی بچاکری دنبال کعبه نشوی و هر چه
باشد به بندگان خدا ایتیار کنی هر آینه در غنا بسته نشود و شتم امید که در
حیات بر بسته ره آن و بر بندی و استعداد برای موت را کنی آنکه الله اراده
و میگوید امر دوزخ ابراهیم که وزیر که امید دارد که خواهم زیت و استعداد او
برای موت را بخرایم نباشد که وقت خود را یک ساعت ضائع نکنی
بدانی که این ساعت ختم هم و یازمانی دیگر قوله ابراهیم ادرهم
رحمه الله یحفظ کرمانم بر بندگی فقال اعطنی من هذا
العنب فقال ما امر به صاحبه فاخذ بضربه بسوطه و طأها
واشده و قال اضرب رأس طال ما عصی الله تعالی فاعجز

الرجل ومضى سلطان ابراهيم ادهم تاك انكو سے راگله می داشت شخصی لشکری
می گذشت ازوے انکو طلبید سلطان ابراهيم عليه الرحمة گفت صاحب این مالکین
مرا این کار نفرموده است که ازین چیزے بدیم آن مرد طالب عنب غضب کرده ازاین
بدست گرفت و بر سر سلطان می زد و سر فرو کرده گفت بزنی که بسیار بے فانی خدا
کرده است مرد عاجز شد و بازگشت عاجز شد از بسیار زدن یا سلطان را شناخت عاجز گشت
از آن زن و قال سهل بن ابراهيم رحمه الله صحبت ابراهيم
بن ادهم رحمه الله فمضت فانفق علی تفقته فاشتهت شهوة
فباع حماره وانفق علی فلما تمايكت قلت يا ابراهيم اين الحمار فقال بعته
فقلت فعلى ماذا اركب فقال يا اخى على عنقى فخلعتى ثلثة منازل سهل بن ابراهيم
عليه الرحمة والرنوان ميگويد سلطان ابراهيم را عليه الرحمة والمغفرة مصاحب شدم بعده
بجز گشتم او بر من انفاق می کرد روزے شهوتے را از رو کردم لاشه داشت آنرا
فروخت انفاق بر من کرد گشتم و ديم می نیم خريت پرسيدم در از گوش چه شد
گفت فرو ختم گفتم تو او را فروختی من بر چه سوار خواهم شد گفت برگردن من سه روز بر خود سوار
کرده بود است .

ابوالفيض ذوالنون
المصري

قوله ومنهم ابو الفيض ذوالنون المصري واسمه ثوبان
بن ابراهيم وقيل ابو الفيض بن ابراهيم وابوه كان نوبياً قوفى
في سنة خمس واربعين ومائتين فابق في هذا الشأن واحد
وقته علما و در عا و حالا و ادباً سعوا به الى المتوكل فاستحضره المتوكل
من مصر فلما دخل عليه وعظمه ثبتي المتوكل ورده مكرما وكان
المتوكل اذا ذكر بين يديه اهل الورع يبكي ويقول اذا ذكر اهل
الورع فني هلا بذي النون المصري وكان رجلا تعلوه حمم ليس

با بیض اللّٰحیة و نغضه از آن مثل کج که قول و فعل او حجت است ذوالنون مصری است
 علیہ الرحمہ ابو الفیض کنیت اوست و نام او ثوبان و نام پدر او ابراہیم سید پوت
 بود کہ ہسرخ زردے یگانہ وقت خویش بود و در آن زمان پچھو اسکے کم بود متوکل خلیفہ
 آں وقت بود سمانیہ ذوالنون کرد نہر گاہ اور احاطہ کرد نہر و غطے می گفت متوکل خلیفہ
 بگریست پس آں باغرا زو اکرام باز گردانید بعدہ وقتے کہ ذکر اہل درع افتادے
 ذوالنون علیہ الرحمہ را یاد کردے و گریستے قولہ سمعت احمد بن محمد
 یقول سمعت سعید بن عثمان یقول سمعت ذوالنون رحمہ اللہ
 یقول مدار الکلام علی اربع حب الحلیل و بعض الثقیل و اتباع النزل
 و خوف التحویل ذوالنون علیہ الرحمۃ فرمودہ است کہ کلام رب چہا چیز می گرد و یعنی مقرر
 او چہا چیز است بدیں چہا چیز تمام او باشد حب الحلیل آنکہ بزرگ باشد اور اطاب
 باشی و خوامان و آنچه سفلی و فرومایہ باشد و افتادہ و قلت باشد از و روگردانی و دل
 بد و نہی و آنچه کتاب اللہ فرمودہ است و در کتاب اللہ است ہاں گوئی و خوف آن
 باشد از آنچه قوی از آن گردانند و آنچه گفتہ شاید خلاف آں باشد بگفت کسے
 اعتماد کند چو اعتماد نہ کند بر آئینہ بہاغت و تحقیق آن کوشد قولہ سمعت محمد
 بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت سعید بن احمد بن جعفر
 یقول سمعت محمد بن سہیل یقول سمعت سعید بن عثمان
 رحمہ اللہ یقول سمعت ذوالنون المصری رحمہ اللہ یقول من
 علامات المحبة لله تعالى متابعة حبیب الله صلى الله عليه وآله و
 سلم في افعاله و اخلاقه و امر و مسندہ نشان محبت خدا است کہ متابعت
 محبوب او کنی یا متابعت محب او کنی محب ہرچہ کند برائے رضائے محبوب کند
 محبوب ہرچہ کند بد اند ہرچہ میکنم مرضی اوست چو این محبت بودہ باشد یا مبتدئ

ہووے باشد دیگرے کہ اور دوست دار و سلوک محبان بشنودا و ہم ہاں کنند
 امید باشد کہ از آنجا کہ اور سیدہ است این ہم ہاں بخار برسد قولہ و سئل
 ذوالنون المصری رحمہ اللہ عن السفلة قال من لا يعرف الطریق
 الی اللہ تعالیٰ ولا یعرف ذوالنون علیہ الرحمہ از سفلة پرسیدند یعنی فردایہ کیت
 گفت ہر کہ رہہ خدا نداند و اورا تعریفہ ہاں نباشد ہاں سفلة است قولہ
 سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلییؒ یقول سمعت ابابکر محمد
 بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف بن
 الحسین رحمہ اللہ یقول حضرت مجلس ذی النون یوماً و جاء
 سالم المغربي زائراً فقال له یا ابا فیض ما کان سبب توبتک فقال
 عجب لا تطیقہ قال محبوبک بمعبودک الا اخبرتینی قال ذوالنون
 رحمہ اللہ اردت الخروج من مصر الی بعض القری فمیت فی الطریق
 فی بعض الصحاری ففتحت علی فی فاذا انا بقبر عیاء سقطت من
 و کرہا علی الارض فانشقت الارض فخرج منها سکر جتان احلایہا
 ذهب و الاخری فضة و فی احدہما سمسم و فی الاخری
 ماء فجعلت تاكل من هذا و تشرب من هذا فقلت حبسی قد
 لزمت تبت و الزمت الباب الی ان قبلنی سالم مغربی رحمہ اللہ زیارت ابو فیض
 آدم و پرسید سبب توبہ تو چہ بود گفت بگویم و بے طاقت فہم تو نیت گفت گو
 محبوب تو بر تو باشد گر آنکہ خبر کنی کہ سبب توبہ تو حییت ذوالنون رحمہ اللہ گفت
 از مصر بروں آدم خواستم در دیہ بیوم پس در بعض صحاری خفتم پس از خواب
 بیدار شدم چشم کشودم دیدم پرنده خردے ضعیفہ کورے از بالاے وخت
 بر زمین افتاد و زمین پارہ شد و دو سکورہ بیروں آمد یکے از اں زرو یکے از انرقہ

در يكجا بخند و در يك آيه بخند را چيده آيه استفا ميد و آن سكه چاه از ميش و آن سبب شد از بخند نتم
 خدا قادر است بغير كسب كسي از غيب برزق دهد و خدا قادر است برين كه زين
 را پاره كند و از و چنين اعجوبه بيرون آرد پس من باز كردم بخند آن خود مرا
 رزق بنه واسطه بدو عجايب قدرت مرا نمايد آدم در بتم بخند آن خود مشغول
 شدم آنكه او مرا قبول كرد و قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله
 يقول سمعت علي بن عمر الحافظ رحمه الله يقول سمعت ابن
 رشيقي رحمه الله يقول سمعت ابا جاند رحمه يقول سمعت
 ذوالنون المصري رحمه الله يقول لا تسكن الحكمة معدة ملت
 طعاما و ذوالنون مصري رحمه الله فرموده است شكمي كه پر از طعام باشد و در آن شكم
 حكمت نكند قوله و سئل ذوالنون عن توبه فقال توبة العوام
 من ذنوب و توبة الخواص من الغفلة و ذوالنون را از توبه به
 پرسيدند گفت توبه عوام از گناه است و توبه خواص از غفلت اگر يك
 ساعت از خدا غافل شوند گوني گناه كبيره كنند.

قوله و منهم ابو علي الفضيل بن عياض خراساني
 من ناحية مرو قيل انه ولد بسمرتند و نشأ بآبوسردو
 مات بمكة في الحرم سنة سبع و ثمانين و مائة سمعت
 محمد بن الحسين رحمه الله عليه يقول اخبرنا ابو بكر
 محمد بن جعفر رحمه الله قال اخبرنا الحسين بن عبد الله
 العسكري رحمه الله قال حدثنا ابن خني زعده رحمه الله قال حدثنا
 محمد بن اسحق بن راهويه قال حدثنا عمار عن الفضل بن موسى رحمه الله
 قال كان الفضيل مشاطرا يقطع الطريق بين ابيورد و سمرخس

وكان سب توبته ان عشق جاریہ فیما هو یرقی الجدار
 الیہا سمع تالیاً یقولوا السَّمِیَّانِ لِلَّذِینَ آمَنُوا نَحْنُ خَشَعُ قُلُوبُكُمْ
 لِذَکَرِ اللَّهِ فَقَالَ یارب قد آن فرجع فاواه اللیل الی حرمہ
 قوم فاذا فیہا رفقة فقال بعضهم نرخل وقال بعضهم حتی
 نعیم فان فضیلاً علی الطريق یقطع علینا کتاب الفضیل انہم
 وجادو سحر الحرام بعضہ ازاں مثل مغتبر و متبع کہ در قول و فعل او اعتبار
 است خواجہ فضیل است رحمہ اللہ از خراسان بود از نواحی مرو گفتہ اند
 مولد او در سمرقند بود و انتشار او در اپورد و در کمہ و در حرم کعبہ مرو فضیل
 بن موسی رحمہ اللہ حکایت کند سبب توبہ فضیل چہ بود گفت فضیل مردی
 شاطر یعنی بازندہ یا وہ گرد چنانچہ جوانان می باشند عورتے بود و ابتلا
 داشت شبے بردیوار ابرمی رود چنانچہ رسم این طائفہ است در انتشار این
 شنید کہے این میخواند السَّمِیَّانِ لِلَّذِینَ آمَنُوا نَحْنُ خَشَعُ قُلُوبُكُمْ
 بمنور وقت آن نیامدہ است آن کساں کہ ایمان آوردند کہ فاش شود دل ایشان
 بذر خدای گفت یارب قد آن اے پروردگار من آمدہ است بازگشت
 و مجاور حرم کعبہ شد و ہما نجام در شب بازگشت بود و خویش مشغول بود ناگاہ
 دران مرعہ می شود قوے کہ مسافر اند ایشان میگویند بگذریم تعجیل ترے اینجا
 فضیل مزاحم است بعضے می گوید صبح شود بگذریم فضیل میگوید مترسید من توبہ
 کردم در بعضے کتب سلوک حکایت بریں مذکور شدہ اند فضیل عیار بود و مردان
 عیار را خود یاد داشت و خود در بادیہ عبادت مشغول بودے یاراں باستقامت
 اورہ زنی میکرد و ندعوتے داشت در مرو کہ باوے در ابتلاش بود ہر چہ حاصل
 کردے باوے خچ کردے شبے قافلہ دران جاے کہ مقطع فضیل است میگذاشت

کاروانیان با خود گفتند فضیل رحمه الله در آن خداترس است مقرر
خوش آواز بے رابرشتر در شایم او قرآن را با الحان خوش بشنود و بدان متعلق
شود و با پذیریم مقرر را بر شتر قنایند و او با و از بلند و صوت حسن قرآن را
میخواند آنجا رسیده بود آنکه میآید اللّٰذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَحْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
لِذِکْرِ اللّٰهِ فَضِیْلَ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنْ اَبَتْ بَشِیْرٌ فَرِیْدٌ و بر آورد آمده است و
آمده است از ایشان روایت گردانیده شهر گرفت یکے میان کاروانیان
میگوید تعجیل بگذر یکے این مقام فضیل است فضیل رحمه الله گفت بخاطر جمع
بروید چنانچه شما از فضیل میگزینید فضیل از شما میگزید قوله و قال الفضیل
بن عیاض ح اذا احب الله عبدا اکثر غمه واذا بعض
عبد اوسع علیه دنیا فضیل رحمه الله گفت است چون
خداے تعالی بنده را دوست دارد غم خویش در دل او بسیار کند و چون
بنده را دشمن دارد دنیا بر دے فراخ کند قوله و قال ابن المبارک
رحمه الله اذا مات الفضیل ارفع الحزن ابن مبارک رحمه الله
گفت است چون فضیل رحمه الله مرد حزن از جہاں رفت گوی تمام حزن
جہاں بمرد داشت اسباب حزن بسیار است اگر بنویسم کتاب دراز شود قوله
و قال الفضیل رحمه الله لو ان الدنيا جمل نایرها عرضت
علی ولا احاسب بها لکنتم اتقذرها لکما یتقذرها حد
الحیفة اذا مر بها ان تصیب ثوبه فضیل گفت رح اگر تمام دنیا
بمن دهنه و گویند ترا بمقاله این حساب نخواهد بود و ترا برین حساب نباش
چنان از رنگ دلمر خیال ازو به پیمیز باشم چنانچه یکے از شما دایرا
پیمیز کند ازو رنگ دارد و چون یکے از شما بگذرد بترسد که نباید جا

بدان مردار برسد هر چند دنیا ترا در پند و بران حساب نباشد انشت
وقت در پنج و دخل نقد وقت او باشد قوله وقال الفضیل رحمہ
لوحلففت انی مراء احب الی ان احلف انی لست بمراء و
قال ترك العمل لاجل الناس هو التریاء والعمل لاجل الناس
هو المشرک فضیل رسمہ اند گفته است این کہ من سوگند خورم بریں کہ مرائی
ام بہتر باشد نزدیک کہ من کہ سوگند خورم بریں کہ مرائی نہ ام یا صفت نفس است
ہر چند کہ از و دور کرده باشی ولیکن در و این تمیز باشد البتہ خواہم کہ نماید قوله وقال
ترك العمل فضیل رحمہ اللہ فرمودہ است اگر کسی ترک عمل کند بریں کہ
کسے اور امرائی نگوید این ترک عمل اور یا بود و اگر مباحثہ عمل شود بر یا آن شرک
باشد قوله وقال ابو علی الرازی رحمہ اللہ صحبت الفضیل رحمہ
ثلثین سنۃ ما رأیتہ ضاحکاً ولا مبتسمًا ولا متبشراً لا یوما
مات ابنہ علی فقلت له فی ذلک فقال ان الله تعالى احب
أمرًا فاحببت ذلک ابو علی رازی رحمہ اللہ علیہ میگوید سی سال صحبت فضیل
رحمہ اللہ علیہ بودم اور انعامات و تبسم و متبشر ندیدم مگر آن روز کہ سپہ او علی نام
بود مردان روز نو شان دیدم پرسیدم گفت خدا کارے دوست داشت
من ہم موافق او دوست داشتم قوله وقال الفضیل رحمہ اللہ انی
لا عصی الله تعالى فاعرف ذلک فی خلق حماری و خادمی گہ باشد
خدا را گنہ کنم خدے کہ دارم و خادے کہ دارم اطاعت من نکنند سوء خلق در ایشان
ظاہر شود و آن اثر شوبہ محصیت من باشد

قوله و منهم ابو محفوظ معروف بن زید و الکرخي
رحمہ اللہ کان من المشائخ الکبار مجاب الدعوة يستشفي

ابو محفوظ معروف بن زید الکرخي

بقبره يقول البغل ديون قبر معروف رحمه الله تريق مجرب
وهو من موالى على موسى الرضا رضى الله عنه مات سنة
مائتين وقيل احدى ومائتين وكان استناد السرى السقطى
رحمه الله وقد قال له يوماً اذا كانت لك الى الله حاجة
فاقسم عليه بى وبعضه اذان مقبران ومقبران خواجہ معروف
فیروز کرخی است و او مجاب الدعوة بود آنکه ہر کس حاجت بہ تربت او گوید
حاجت او بر آید تا آنکہ بغدادیان گویند قبر خواجہ معروف رحمه الله تریاق مجرب
است و او از موالى علی رضا است رضى الله عنه و تاریخ مائتين گذشتہ بود
کہ او وفات یافت علی هذا و ہم تبع تابعین است و شیخ سمری رحمہ الله گفته
است اگر حاجت از خدا بخوای خدا را سوگند من برد یعنی چنانچہ میگویند
الہی بجزمت دوستان خویش الہی بجزمت النبى وآلہ سبحانہ کو الہی بجزمت
خواجہ معروف کرخی و از عربیت این معنی آید چنانچہ یکے دیگرے را گوید
فلاں بہ سرفلاں چنین کارے کن و اینجا آن مرادداشت کہ گفتیم این اقسام میل
بریں کنند کہ معروف علیہ الرحمہ از محبوبان بود پس این اقسام مجعول باشند
قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله يقول كان
معروف رحمه الله ابواه نصرانیین فسلموا معروفًا الى
مودّ بهم وهو صبي وكان المودّ يقول قل ثلاث ثلاثه
ويقول المعروف بن هو الواحد فضربه المعلم يومًا ضرباً
مبرحاً فذهب معروف رحمه الله وكان ابواه يقولان
ليته يرجع الينا على اى دين شاء فنوافقه ثم اذنا المسلم
على ملى علي بن موسى الرضا ورجع الى منزله فلدق الباب

فَقِيلَ مِنْ بَابِ نَقَالَ مَعْرُوفٌ فَقَالَ وَاعْلَى أَيْ دِينَ فَقَالَ
 عَلَى الدِّينِ الْحَنِيفِي فَاسْلَمُوا بِوَاهِ شَيْخِ قَدَسَ اللَّهُ رُوحَهُ مِثْلُكَ
 اسْتَادَ ابُو عَلِيٍّ دُفَاقَ رَحْمَةِ اللَّهِ شَعِيدَمَ مَادِرٍ وَبِذَرِ مَعْرُوفَ رَحْمَةِ اللَّهِ نَصْرَانِي بُوَ دَنَدَاوَر
 بِاسْتَادِ نَصْرَانِي تَسْلِيمَ كَرُونَدَ اسْتَادَاوَرِ تَعْلِيمَ كَرَدِ كُفْتِ بَكُوهُوَ ثَالِثُ ثَلَاثَةِ مَعْرُوفِ
 رَحْمَةِ اللَّهِ كُفْتِ بِلِ هُوَ الْوَاحِدُ بَلْكَهْ اَوِيكِي اسْتَادَ نَصْرَانِي بَرُوشِ وَخْتِ بَرُوشِ
 اَزْ وَكَرِخْتِ پِشِ عَلِيٍّ رَضَا ضِي اللَّهِ عَنهُ آدَا سَلَامَ آوَرُو بَرِ مَادِرٍ وَبِذَرِ رَفْتِ دَزْدَرِ
 اِيْشَانِ كُفْتِ كِيْسْتِي كُفْتِ مَعْرُوفِ كُفْتِ نَدِرْ كَدَامِ دِيْنِي كُفْتِ بَرِ دِيْنِ اِسْلَامِ
 مَادِرٍ وَبِذَرِ رُوشِ طَلَبِيْدِ نَدُوْخُوْ نَمِ سَلْمَانِ شَدُوْ قَوْلُهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
 الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الرَّازِي رَحِمَهُ اللَّهُ
 يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الْحَرَمِي رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ سَمِعْتُ سَرِي
 السَّقَطِي رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ رَأَيْتُ الْمَعْرُوفَ الْكَرْخِي رَحِمَهُ اللَّهُ
 فِي النُّومِ كَانَهُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى الْمَلَأَكُهُ مِنْ
 هَذَا فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَعْلَمُ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَذَا مَعْرُوفُ الْكَرْخِي
 سَكْرَمِنْ جِي فَلَإِيْفِيْقُ الْاَبْلَقَائِ سَرِي رَحْمَةِ اللَّهِ مِثْلُكَ مَعْرُوفِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 رَا بَعْدَ نَقْلِ دَرْخَابِ دِيْدِمَ كُوْنِيْ اَوْدَرِ زِيْرِ عَرْشِ اِيْتَادَهْ اسْتَاوَدَنْدَتَعَالَى
 اَزْ فَرَشْتَاگانِ مِي پَرَسِيْدِ اِيْنِ كِيْسْتِ كُفْتَنْدِ اِلَهِي تُوْ بَهْتَرِ مِيْدَانِي كُفْتِ اِيْنِ
 مَعْرُوفِ كَرْخِي اسْتَاوَدَنْدَتَعَالَى رَحْمَةِ اللَّهِ مَسْتِ دُوسْتِي مِنْ اسْتَاوَدَنْدَتَعَالَى
 مَنِ كَرِ مِثْلُكَ اِيْنِ مَسْتَاوَدَنْدَتَعَالَى كِيْ مِیْجِ وَتَقِيْ مِثْلُكَ اِيْنِ مَعْرُوفِ
 رَحْمَةِ اللَّهِ قَالَ لِيْ بَعْضُ اصْحَابِ دَاوُدَ الطَّائِيْ اَيَاكَ اَنْ
 تَتْرَكَ بَسْرَكَ الْعَمَلَ فَاَنْ ذَاكَ الَّذِي يَقْرَأُكَ اِلَى رِضَا مَوْلَاكَ
 فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ الْعَمَلَ فَقَالَ دَوَامُ الطَّاعَةِ لِرَبِّكَ وَحَرَمَتِ

المسلمين والتصيحة له ^م معروف كرخي رحمه الله گفته است بعضه اصحاب داود طائي رحمه الله دمرا گفتند زينهار عمل را ترك نيايي بسبب صفاي سرتره كه ترا با خدا است زيرا چا اين اعمال مقرب بسوء خداست و رضا خدا بدل است معروف كرخي رحمه الله پرسيد آيا عمل چيست گفت بهاره طاعت خدا كني و مسلمانان را رحمت و اري و بهار نصيحت ايشان كني بهايچه گفته اند الما المعظيم لامر الله والشفقة على خلق الله و در بعض نسخ لفظ بستر ك نيفتاده است معني درست همان است و اگر باشد آن معني هم عنايت كردم و اگر بستر ك باشد يعني خواهي از مردمان پوششي و ترك آري نه از بسبب اين ترك ميار قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت محمد بن عبد الله الرازي رحمه الله يقول سمعت علي بن محمد بن عبد الله الدلال رحمه الله يقول سمعت محمد بن الحسن رحمه الله يقول سمعت ابي رحمه الله يقول رايت المعروف الكرخي رحمه الله في النوم بعد موته فقلت ما فعل الله بك فقال غفر الله لي فقلت بزهديك او رعتك فقال لا بقبولي موعظة ابن السماك رحمه الله ما قال معروف كنت مارا بالكوفا فوقف على رجل يقال له ابن السماك وهو يخط الناس فقال في خلال كلامه من اعرض عن الله بكلمة اعرض الله عنه نجملة ومن اقبل على الله بقلبه اقبل الله برحمته اليه و اقبل نجمميع وجوه الخلق اليه ومن كان مرة ومرة فوالله يرحمه وقتا وقتا عليه فوقع كلامه على قلبي و اقبلت

على الله تعالى وتركت جميع ما كنت عليه الا خدمت مولاي
 على بن موسى الرضا عليه السلام وذكرت هذا الكلام
 لمولاي فقال يكفيك بهذا موغظة ان
 انقضت محمدين الحسين رحمه الله عليه ميگوید معروف کرخی را رحمه الله
 بعد مردن او در خواب دیدم پرسیدمش خدا با تو چه کرد معالیه گفتم یا مزید
 گفتم بسبب زهد و ورع گفتم نه نصیحت ابن سماک را قبول کردم و
 آنرا بعمل داشتم خدا یا مزید و آن نصیحت چه بود در راه می گذشتم
 ابن سماک رحمه الله مرداں را پسند می دادے این سخن گفتم هر که از
 خدا به تمامی خویشش اعراض کند خدا نیز بجهلست از او اعراض کند
 و هر که بدل بکلیه خویشش سوء خدا اقبال کند خدا بدل او برحمت خویش
 اقبال کند ضمیمه بجملة یا ابا الله از گردید ابدان معرض خدا بجملة رحمت خویش
 از او اعراض کند این سخن پسند آوردم بر مولای خویشش علی رضا رضی الله
 عنه او گفتم اگر بدین سخن پندگیری بسنده باشد ترا این موغظت پسند
 و گراختن نامند قوله اخبرنی بهذا الحکایة محمد بن الحسین شیخ قدس الله
 سره میگوید این حکایت بر من محمد بن حسین گفته است قوله قال
 سمعت عبد الرحیم بن علی الحافظ بغدادی رحمه الله
 يقول سمعت محمد بن عمر بن الفضل رحمه الله
 يقول سمعت علی بن موسی رحمه الله يقول سمعت
 السری السقطی رحمه الله يقول سمعت معروفاً يقول
 ذلك وقيل لمعروف في مرض موته ارض فقال اذا
 مت فتصدقوا بقميصي هذا فاني اريد ان اخرج من الدنيا

عرباناً لما دخلتهما عرباناً ومربقاً يقول رحمه الله من يشرب هذا الماء وكان صائماً فقد شرب فقيل له اسمك صائماً فقال بلى ولكن رجوت دعاءه معروف رحمه الله گفتند ومرض موت وصيته كن گفت پیراهن مرا صدقه و سبید روزیای سه سه شده ام از دنیا برهنه روم و روزی معروف رحمه الله بر سقا گشت مگر متقاضی معروف معتدبه بود یا خود بر سقا که بود سقا گفت رحمت کند خداى تعالى که را که این آب خورد و معروف صائم بود آن آب خورد و گفتند تو صائم بودی آى ولكن دعاء او را امید داشتم.

ابو الحسن السرى
بن یحیی السقطی

قوله ومنهم ابو الحسن السرى بن المفضل السقطى رحمه الله خال الجعيد واستاذہ وكان تلميذ معروف الكرخى كان احدث زمانه فى الورع والاحوال السنية وعلو التوحيد بعضه اذن مثل سرى السقطى است بزرگ و آن رحمه الله بنید است و استاد جنید و شیخ سرى سقطى شاگرد معروف کرخى بود رحمه الله یگانہ روزگار بود و ورع و احوال و مقامات عالیہ و اسرار توحید قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن علي الطوسي رحمه الله يقول سمعت ابا عمرو بن علوان يقول سمعت ابا العباس بن مروق رحمه الله يقول قال بلغنى ان السرى السقطى رحمه الله كان يكون فى السوق وهو من اصحاب معروف الكرخى رحمه الله فجاهه معروف يوماً ومعه صبي يتيم قال اكس هذا اليتيم قال سرى فكسوته ففرح به معروف وقال بغض الله اليك الدنيا

واراحل ما انت فیہ قال فتمت من الخافوت ولس
 شئ انقض الی من الدنیوکل ما انافیہ من برکات معروف
 رحمہ اللہ سری رحمہ اللہ در بازار بدکان نشسته بود و معروف رحمہ اللہ
 با کود کے بیٹھے آمد معروف سری را گفت این کودک را پوشتاں گرانداں
 بر سہن بود سری پوشتاںید معروف رحمہ اللہ علیہ دعا کرد گفت خدا تعالی
 دنیا را بر تو دشمن گرداند یعنی دل تو دنیا را دشمن دارد و آنرا بچہ تو در آئی بر انداز
 را منقوط ہم درست آید و غیر منقوط ہم سری رحمہ اللہ علیہ میگوید از دکان خاتم
 و هیچ شئی نزدیک من دشمن ترا از دنیا نبود و ہرچہ مرا ہست از برکت دعا
 معروف است قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلي رحمة الله
 يقول سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت ابا
 عمرا لا نماطی رحمہ اللہ يقول سمعت الجنید رحمہ اللہ
 يقول ما رأيت اعبدا من السري رحمه الله انت عليه
 نشان در تسعون سنہ مایری مضطجعا الا فی علة الموت جنید
 رحمہ اللہ میگوید هیچ کیے را عابد ترا از سری ندیدم رحمہ اللہ نو دشت سال
 بر گذشت هیچ وقتے او را در تکیہ ندیدم مگر در علت موت کہ او بطلید
 قوله و یحکی عن السري رحمه الله انه قال التصوف اسم
 لثلاثة معانی وهو الذی لا یطفئ نور معرفتہ نور و رعدہ
 ولا یتکلم بباطن فی علم یتقضه علیہ ظاہر الکتاب ولا یحملہ
 الکرامات علی ہتک استار محارم اللہ مات السري سنہ
 سبع و خمسين و مائین سری گفت رحمہ اللہ تصوف نام است
 معنی را یعنی وقتے کہ آن معنی جمع شود انکہ تصوف باشد و آن معنی چیت

نور معرفت و نور و نفع اور افروزشانہ و سخنہ نگوید در علم معرفت و حقیقت کہ آنرا نشانہ
ظاہر کلام اند مخالف باشد و اگر خارقے و زو پیدا باشد این نباشد
کہ خوارق و اوتہتک استار محارمہ اند کنندہتک محارم صیت تعظیم اور ترک
آرد و برہو واجب او زود اگر زور نفس او چیزے زاید بد اں چند اں التفاتے
نکند قولہ مات السری رحمہ اللہ سری از حیرت و دوست پناہ ہفت
سال مرد پس اوتبع تا بعین نباشد مگر ازین حیرت کہ معروف را دریا قتبو
ہرچہ در ایۃ است تا بعین است ہرچہ در دوست است تبع تا بعین بعد اں
تبع تا بعین نماز قولہ سمعت الاستاد اباعلی الدقاق رحمہ اللہ
یحکی عن الجنید رحمہ اللہ انه قال سالتی السری رحمہ اللہ
یوما عن المحبۃ فقلت قال قوم هو الموافقۃ وقال قوم الاثار
وقال قوم کذا و کذا فاخذ السری جلدۃ ذراعہ و ملاء فاسمعت
ثم قال و عزتہ لوقلت ان هذا الجلدۃ یبست علی هذا العظم
من محبتہ لصدقت ثم غشی علیہ فلون وجہہ کانہ قمر
مشرق و کان السری رحمہ اللہ بہ ادمۃ ابوعلی دقاق رحمہ اللہ از جنید
علیہ الرحمۃ حکایت مسکد گفت روزے سری علیہ الرحمۃ مرا از محبت پرسید
جنید علیہ الرحمۃ گفت قومی عبارت از طاعت کردہ اند و موافقت و قومی
از اثار و بذل سری رحمہ اللہ دست بر پوست بازوے خود زد و پوست استخوان
دست چنان خشک متصل شدہ بود کہ بر نیا بد سری رحمہ اللہ گفت اگر گویم پوست
من بدین استخوان من محبت او خشک شدہ راست گفتہ باشم این سخن گفت
بیہوشانہ افتاد و رنگ روے او همچو نورمہ و خندہ گشت و او بزرگ اصل
نمایش سبز رنگ بود قولہ یحکی عن السری علیہ الرحمۃ انه قال

منذ ثلثين سنة في الاستغفار عن قولي الحمد لله مرة قيل
 وكيف ذلك قال وقع ببغداد حريق فاستقلني احد فقال
 لي سجا حاتوتك فقلت الحمد لله فمئذ ثلثين سنة انا
 ناد على ما قلت حيث اردت لنفسى خيرا مما للمسلمين شري رحمته
 گفته است سري سال استغفار کردم از آنکه يكبار الحمد شد گفتم پرسيدند چون باشد
 گفت يكبار سه در بازار آتش افشا و دكانها سوخت كه مرا گفت دكان
 تو سلامت است من گفتم الحمد شد انمون پشيمانم بد آنچه مسلمانان رازيان باشد
 و من خود را بهتر از ایشان دانستم و گفتم الحمد شد قوله قال سمعت ابا بكر الرزائي
 رحمه الله يقول سمعت ابا بكر الرزائي يقول سمعت السري انه
 قال انا انظر في انفي في اليوم كذا مرة مخافة ان يكون قدامي سود
 وجهي خوف من الله لو ان يسود صورتي لما اتعاطاه سري ميگويد
 رحمه الله روزی چند بار روے خود را بنم خف آنكه نبايد سيم شده باشد
 سبب كارے كه از من می آيد انك گفته است وجه مراد داشته است
 معلوم است كه انك را تحفه روے گویند مقصود این دارد بدان حد خوف و بد
 حد تحفظ و متخص وقت خود بودے كه آن قدر خوف داشت این بدانی هر كه
 با خدا مقرب است از اینها دروے بيار باشد قوله سمعت محمد
 بن الحسين الخشاب رحمه الله يقول سمعت جعفر بن
 محمد بن نصير رحمه الله يقول سمعت الجنيدي يقول سمعت
 السري رحمه الله يقول اعرف طريقا مختصرا قاصدا الى الجنة
 فقلت له ما هو فقال لا تسال من احد شيئا ولا تأخذ
 من احد شيئا ولا يكن معك شيء تعطى احدا جنيده رحمه الله

ميگويد از سري عليه الرحمه شنيدم گفتم ربه مختصره نزديك سوب
 بهشت ميده انجم گفتم چيست آن گفتم از كسي چيزي نخواهد و از كسي چيزي
 بگيرد و اگر كسي چيزي خواهد با تو آن نباشد كه چيزي دي قول سمعت
 عبد الله بن يوسف الاصفهاني رحمه الله يقول سمعت
 ابا نصر السراج الطوسي رحمه الله يقول سمعت جعفر بن
 نصير رحمه الله يقول سمعت المجنيد يقول سمعت السري
 رحمه الله يقول استهي ان اموت ببلد غير بغداد فقتل
 له ولحدك فقال اخاف ان لا تقبلي قبري فاقضه جنيد
 رحمه الله ميگويد از سري عليه الرحمه شنيدم كه ميگفت آرزو دارم كه غير بغداد
 جان مسيرم مي ترسم كه زمين گور من مرا قبول نكند و مرا برون
 اندازد و ميان اقران و اهل غيوش نصيحت شوم قوله سمعت عبد الله
 بن يوسف الاصفهاني رحمه الله يقول سمعت ابا الحسن
 بن عبد الله بن طوسي الطوسي رحمه الله يقول سمعت
 المجنيد رحمه الله يقول سمعت السري رحمه الله يقول ^{الفوطي} ^{انططوسي}
 اللهم مهما عذبتني بشئ فلا تعذبني بذل الحجاب جنيد
 رحمه الله ميگويد از سري عليه الرحمه شنيدم كه ميگفت الهی بهر چه عذاب کنی
 مرا بکن بگر بزل حجاب عذاب کنی هر حجاب شد ذل شد و هیچ عذاب ترا
 ازین نیست كه از محبوب خویش محجوب ماند قوله و سمعت عبد الله
 بن يوسف الاصفهاني رحمه الله يقول سمعت ابا بكر
 الرازي رحمه الله يقول سمعت الحميري رحمه الله يقول
 سمعت المجنيد رحمه الله يقول دخلت يوما على المري

وهو کی نقلت ما یمیک ف قال جاء قنی البارحة الصبية فقالت
 انی یا اب هذه لیلة حارة وهذا الکوز اعلقه ههنا ثم انه
 حملنی عینای صمت فرائت جاریة من احسن الخلق قد نزلت
 من السماء فقلت لمن انت قالت لمن لا یشرب الماء الملبأ
 فی الکیزان ومناولت الکوز فضربت به الارض قال الجنید
 رحمه الله فرائت الخنزف المكسور لم یرفعه ولم یمسسه
 حتی عفی علیه التراب جنید حمید میگید بربری علیه الرحمہ زخمی نیم می گرید از سبب
 گریه پرسیدم گفت دختر آمو دین معلقه این کوزه را آویخت گفت
 ہوا گرم است آب سرد شود وقت سحر بخوری ختم در خواب رفتم دیدم دختر کے
 در غایت حن و جمال از آسمان فرود آمد اورا پرسیدم برائے کہ فرود آئدہ
 گفت برائے کہ کہ کوزه در معلقه نہ ہوتا آب سرد شود و در سحر بخور دیا
 سخن گفت و کوزه را بر زمین زد و شکست پرکا ہوا کوزه شکستہ در زمین
 ماند تا آنکہ خاک بر آن پرکا ہوا افتاد پوشیدہ شد این احتمال دارد کہ او
 بخدا چنان مشغول است کہ پرواہ آن ندارد کہ آنرا دور کند یا برائے
 تنبیہ خویش را دور نمی کرد۔

و لفظ بشر بن
 بحر مافی

قوله ومنهما ابو نصر بشر بن الحرث الحافی اصله من
 مرو و سكن ببغداد ومات بها وهو ابن اخ ت علي
 بن خشر ومات سنة سبع وعشرين ومائتين وكان
 كبير الشأن وكان سبب توينه انه اصاب في الطريق
 كما غلاما مكتوبا عليها اسم الله تعالى ولم يشقها الا قليلا
 فاخذها واشترى بدينار وثمان مائة فطيب

بہا الکافن وجعلہا فی شق حائط فہای فیما یری الناس کانت
 قایل یقول لہا یا بشر طیب اسمہ لا طیبین اسمک فی الدنیا
 والاخرۃ بعضہ کہ قل وفعل ایساں متبع است ابو نصر بشر بن الحرث غانی است
 اصل او از مرو است و مسکن او بغداد است و ہم در بغداد مرده است و او شریف
 بود زیرا کہ پدر بشر خواہر علی خشرم است رحمہ اللہ و او سیدے حسن است غرض از
 کہ او را نسبتے باہل بیت است و دروے یک شرف این ہم است و دیرت
 بست ہفت سال از ہجرت بود کہ مرده است این ہم قرین تبع تابعین باشد
 چنانچہ سری رحمہ اللہ در کار دین و در و ع و تقوی بس مرتبہ بلند داشت و سبب توبہ
 او میگویند در رہ کاغذ افتادہ بود در پائمال مردمان آن را برگرفت درے باوے
 بود غایبہ خرید و بدان کاغذ انداخت و در شق دیوارے داشت شب را در
 خواب دید کہ نام ما را تو خشوے کردی ما نام ترا در دنیا و آخرت خشوے کردیم بیدار
 شد و در آنچہ بود توبہ کرد و بخداے مشغول شد و سبب توبہ او نوع دیگر ہم نویسند
 او کاغذے یافت در آن نام خدا بود و او پائمال می شد و او را برگرفت و خوشبوے
 کرد و در گوشہ داشت دوم روز آن خمارے شستہ با یار آن در آن کار بود شخصے
 آمد بر در بشیر آواز داد بشر پائے برہنہ بیرون آمد و گفت خدا تعالی گفتہ است تو
 نام ما را خوشبوے کردی و تعظیم داشتی ما نام ترا در دنیا و آخرت معظم کردیم و خوشبوے
 کردیم او ہما سجا استادہ پا برہنہ توبہ کرد و بخدا مشغول شد و البتہ بعد از آن
 پافرازی پوشید گفت مرا ہماں حال خوش می آید کہ با خدا آشتی کردم قولہ سمعت
 الاستاذ ابا علی الدقاق رحمۃ اللہ علیہ یقول مر بشر ببعض
 الناس فقالوا ہذا الرجل لا ینام باللیل کلہ ولا یقطر الا فی
 کل ثلثۃ ایام مرۃ فبکی بشر فقیل لہ فی ذلک فقال انی لا اذکر

انی سہرت لیلۃ کاملۃ ولا انی صمت یوما لسم افطر من اللایۃ ولكن
 اللہ سبحانہ یلقی فی القلوب اکثر مما یفعلہ العبد لطفاً منہ
 سبحانہ وکرمہا شمرانہ ذکرہا بتداء امر کیف کان علی ما ذکرنا
 ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفت بشر علیہ الرحمۃ بعض مردمان می گذشت ایشان گفتند
 این مردے است کہ تمام شب بیدار می باشد و بعد سہ روز افطار می کند بشر
 علیہ الرحمۃ این سخن بشنید و می گزیت سبب گریہ پرسیدند گفت خداوند سبحان
 در دل مردمان القامی کند بیش از آنکہ بندہ می کند سبب لطف و کریم کہ دارد
 پس آن شب اصلاً نخفت و بعد سوم روز افطار می کرد و قولہ سمعت الشیخ
 ابا عبد الرحمن السلی یقول محمد بن عبد اللہ السرازی یقول
 سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمہ اللہ یقول
 بلغنی ان بشر ابن الحرث الحافی رضی اللہ عنہ قال رأت النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا بشر اتدیری بحد
 رفعک اللہ من بین اقرا ناک قلت لا یا رسول اللہ قال باتباعک
 بسنتی وخدمتک للصالحین و نصیحتک لاکھوانک و محبتک
 لاصحابی و اھل بیتی بلغک منازل الا برار شے و خواب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با بشر رحمہ اللہ گفت میدانی خداست تو ترا بر تہ بلند
 بچہ رسانید گفت نمی دانم یا رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم رسول علیہ السلام فرمود
 بسبب آنکہ پس روی سنت من کردی و مردمان صلح را حرمیت داشتی و یا بران
 ہم کار صحبت کردی و یا بران مراد درست داشتی و اہل بیت مراد درست گرفتی
 و در بعض نسخ اقتادہ است و نصیحتک لاکھوانک ہم معنی درست و لایق
 است ہیں کار بود کہ ترا مقام ابرار رسانید قولہ سمعت محمد بن

الحسین رحمه الله يقول سمعت محمد بن عبد الله الرازي يقول سمعت بلال الخواص رحمه الله يقول كنت في تيه بني اسرائيل فاذا رجل قام عندي فتعجب ثم الهمت انه الخضر فقلت له بحق الحق من انت فقال اخوك الخضر فقلت ان اريد ان اسالك فقال سل فقلت ما تقول في الشافعي رحمه الله قال هو من الاوقاد فقلت ما تقول في احمد بن حنبل قال رجل صديق قلت فيما تقول في بشر بن الحرث فقال سمعته يخلق بعده مثله فقلت باي وسيله رايتك فقال ببرك بامك بلال خواص رحمه الله ميگوي در تيه بني اسرائيل بودم ناگاه مردی بشر آمد پس عجب پنداشتم که یکایک که آمد بعده در دل افتاد که این خضر است گفتم بحق حق راست گوئی کیستی گفت برادر تو ام خضر رحمه الله گفتم مرغوش می آید که از تو چیزی پرستم گفت بپرسم گفتم در حق شافعی چه میگوئی او چه مرتبه دارد گفت او مرتبه او تا دارد و گفتم و باب احمد بن حنبل رحمه الله چه میگوئی گفت او مردی صديق است گفتم و باب بشر چه میگوئی گفت بعد او مثل او نباشد تا و ره است گفتم که ام کار نیک کردم که با تو ملاقات شدم گفت بیا در خود بار بوده بدین ملاقات شدی قوله سمعت الاستاذ ابا علي رحمه الله يقول اتى بشر الحافى باب المتعافى بن عمر بن خديق عليهم السلام الباب فقيل المتعافى من انت فقال بشر الحافى رحمه الله فقال بنية من دخل اللد لو اشتريت نعلا لبدت لاني لذهبك عندك اسم الحافى اخبرني بهذا الحكاية محمد بن عبد الله الشيرازي

رحمه الله گوید بشر حافی بر در معاف عمران آمد در کوفت گفتند کیستی تو گفت
 بشر حافی دختر معاف از درون خانه گفت اگر بدو آنگ نعلین خنجر این اسم
 حافی از تو بدو و این حکایت را بشر خود می گفت که آن دختر مرا این سخن گفت
 و این دلیل بر شکستگی بشر و قبول سخن حق باشد **قوله** قال حدثنا عبد الغفر
 بن الفضیل رحمه الله قال حدثني محمد بن سعيد رحمه الله قال
 حدثني محمد بن عبد الله قال سمعت عبد الله المغازی رحمه الله يقول سمعت
 بشرًا یذكر هذه الحکایة وسمعت محمد بن الحسين رحمه الله
 يقول سمعت ابا الحسين المجاہی رحمه الله يقول سمعت المجاہی
 يقول سمعت الحسن مسوحی يقول سمعت ابا الفضل العطاء
 رحمه الله يقول سمعت احمد بن علی الدمشقی رحمه الله يقول
 قال لي ابو عبد الله بن الجلاء رحمه الله عليه رايت ذا النون
 وكانت له العبارة ورايت سهلاً وكانت له الاشارة ورايت
 بشر بن الحرث وكان له الورع فقيل له فالي من كنت تدين قال بشر بن الحرث استاذينا
 عليه السلام يگوید وذا النون رحمه الله ویدم او صاحب اشارت بود یعنی سخن که از او پرسیدند ببار
 بیان کرد و سهل را رحمه الله ویدم او صاحب اشارت بود و حقائق و معارف
 را اشارت کرد و عبارت بیان نکرد و بشر را رحمه الله ویدم او مختص
 او بود پرسیدندش میان این هر سه میل یکم داری گفت بشر تا دامت
قوله وقيل انه استنهي الباقي سنين فلم ياكله فروع الباقلا
 في المنام بعد وفاته فقيل له ما فعل الله تعالى بك فقال
 غفر لي وقال كل يا من لم ياكل لا يجلنا واشرب يا من لا
 يشرب لا جلنا بعد مردن او در خواب دیدند گفتند خدا با تو چه کرد گفت هر

باقی داشتیم و برای خدا ایراد نمودم این محسوس و شهوت نفس و شمن
خداست خداوند تعالی پیامر زید مرا و گفت هر چه خوش آید بخور اے کسے
که هر چه خوش آمد از کرده ما نخوردی بیا شام آن قدر که خوش آید و آنچه
خوش آید بشیر و شهید و شراب اے کسے که از کرده ما نیا شامیدی سخن
در اکل بود مگر آب هم نفس را سیراب بخواه نفس نداده است قوله
اخبرنا الشيخ ابو عبد الرحمن السلي قال اخبرنا عبد الله
بن عثمان بن يحيى رحمه الله قال حدثنا ابو عمر و ابن سمالك
قال حدثنا محمد بن عباس رحمه الله قال حدثنا
ابو بكر بن بنت معاوية رحمه الله قال سمعت ابا بكر
بن عفان رحمه الله عليه يقول سمعت بشير بن الحرث
رحمه الله يقول اني لا شهت الشواء منذ اربعين سنة
ما صفالي منه وقيل لبشر رحمه الله بائى شئ يا اكل الخبز
فقال اذكر العافية واجعلها ادامك بشر حافى رحمه الله
گفت چهل سال آرزو بیاں داشتیم مرا و چه بے شبه نشد که آن را
بخرم بخورم قوله وقيل لبشر گفته شد مر بشیر را ان سچ خوردند گفتن
از وجه حلال کن و عافیت را ان خورش ساز و معنی دیگران بر اے چه خوردند
بر اے قوام بنیه را یا بر اے چه خوردند بشر رحمه الله گفت ما فیت را یا و کن
و آنرا ان خورش ساز چنانکه گرسنه را گویند ان خشک و کله انداز و چند
بخاکه آن ان ناخورش شود قوله اخبرنا محمد بن الحسين
قال اخبرنا عبد الله بن عثمان رحمه الله قال حدثنا
ابو عمر و ابن سمالك رحمه الله قال حدثنا عمر بن سعيد

قال حدثنا ابن ابى الدنيا قال قال رجل لبشر الحكاية و
قال بشر لا يحتمل الحلال السرف بشر رحمه الله بگفته است
حلال احوال نمند اسراف را يعنى در فعل خرج شود و قوله و رأى لبشر
عليه الرحمة فى المنام فقبيل له ما فعل الله بك فقال غفر
واباح لى نصف الجنة وقال لى يا بشر لو سجدت لى على الحجر
ما ديت شكركم ما جعلت لك فى قلوب عبادى و قال
يا بشر لا يجد حلاوة الآخرة رجل يحب ان يعرفه الناس
بشر را رحمه الله و خواب دیدند گفتند خدا با تو چه کرد گفت نیمه بهشت مرا بخش
کرد و گفت اے بشر اگر بر آتش مرا سجده می کردی شکر آنکه گردانیدم من
ترا و در بهشت بندگان سجایمى آوردی قوله و قال يا بشر مردى كه در دل او آن باشد
كه مردمان او را بشناسند حلاوت آخرت نيابد -

ابو عبد الله بن
الحرث المجاسى

قوله و منهم ابو عبد الله بن الحرث بن اسلم المجاسى
رحمه الله عدل و النظم فى زمانه علم او ورعا و معامله و حال ابصر
الاصل مات ببغداد سنة ثلث و اربعين و مائتين قبل
انه و رث من ابيه سبعين الف درهم فلم يخذ منه شيئا
لان اباة كان يقول بالقدر فرأى فى الومع ان لا يخذ من ميراثه
شيئا و قال صحت الرواية عن النبي صلى الله عليه و سلم انه قال لا
يتوارث اهل ملتين شيئا بشئ بعضه ازان معتبران و معتدلان كه قول و
فعل ايشان در دين حجت است حرث مجاسى است عليه الرحمة و الغفران مبالغته
در ورع داشت پدر او مرد معتد و بنهرا در هم گذاشت عارث ميراث نگرفت مگر
پدر او مغزى بوده است زيرا چه رسول الله صلى الله عليه و سلم گفته است الفردى

مجموع نزه الامه عارث گفت در اختلاف دين ميراث نيست قول رسول است
صلى الله عليه وسلم لا يتوارث اهل صلتين و دولت مختلف يكديگر ميراث نه برند
قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت الحسين
بن نجحي رحمه الله يقول سمعت جعفر بن محمد بن نصير
رحمه الله يقول سمعت محمد ابن مروق يقول مات الحرث
المحاسبي رحمه الله وهو محتاج الى درهم وخلف ابوه ضياءاً
وعقاراً فاسمى اخذ منه شيئاً ابن مروق ميگويد عارث رحمه الله مرد
و او محتاج يك درم بود پدر او ميراث گذاشته بود پنج ازان بگرفت قوله
سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق رحمه الله يقول كان الحرث المحاسبي
عليه الرحمة اذ امت يدك الى طعام فيه شبهة تحرك على صبعه
عرق قال ابو عبد الله رحمه الله فكان يمتنع منه شيخ قدس الله روحه
از ابو علي دقاق شنيد كه عارث عليه الرحمه دست بطعام برده و اگر در آن
طعام شبهه بود رگ در دست و نه بچنيد او دانسته كه اين شبهه
دارد دست گرد آورده جاي دگر نبشته اند در خلق نرفته و جاي ديگر ميگويند
انگشت او ايتاوده شده مانده برائے لقمه گرد آورده ميراث شده
قوله وقال ابو عبد الله بن خفيف رحمه الله اقتل الخمسة
من شيوخنا والباقون سلموا لهم حالهم الحرث بن اسد المحاسبي
والجنيد بن محمد وابو محمد رديرو ابو العباس بن عطاء وعمر
بن عثمان المكي رحمهم الله لانهم جمعوا بين العلم والحقايق
عبد الله خفيف رحمه الله گفته است به پنج نفر از مشايخ ما اقتل اكنيد و باقى
اگرچه حال ايشان سنيه است اما چون جمع نكرده اند با علم ظاهر عموم خلق را از ايشان نفع

نباشد و آن پنج مشایخ حرث محاسبی و جنید و ابو محمد رویم و ابو العباس عطا و
عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ علیہم زیراچہ ایشان میان علم ظاہر و حقایق و معارف تطبیق
و ادوہ اند حقایق را بر صورتی بیان کرده اند کہ ہر شیچ منظر را بر مخالف نباشد
معنی دیگر حقایق را بر حقایق داشته اند و ظاہر را بر ظاہر و دیگر حقایق را بر اصول شناخته
اند و ظاہر را بر آن فرم فرمودہ اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن اعرابی قولہ
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت
عبد اللہ بن علی الطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر الخلدی
رحمہ اللہ یقول سمعت ایا عثمان البلی رحمہ اللہ یقول قال
الحرث المحاسبی رحمہ اللہ من صحیح باطنہ بالمراقبۃ و الاخلاص
زین اللہ تعالی ظاہرہ بالمجاهدۃ و اتباع السنۃ عارث رحمہ اللہ
فرمودہ است ہر کہ تصحیح باطن کرد یعنی باطن را راست درست بریں آورد کہ کار او
جر برائے خدا را نیست طلب او جز خدا چیز دیگر نیست چو این دولتش متقیم است
ہر آئینہ مراقبہ لازم حال او باشد از آنچہ ہمارہ محبوب و در محضر محب است و ہما
و خیال او تصور ابہر چہ گوئی گوئی البتہ او در محضر محی بایدا یخنین کے را خداوند سبحا
و تعالی بیارای ظاہر او را بجا بردہ نفس و اتباع سنت مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مجاہدہ بر صفتی کنند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آکر کردہ است
قولہ و یحیی عن المجتہد رحمہ اللہ انه قال قال مَرْبِیْ یوما الحمرث
المحاسبی رحمہ اللہ فرایت فیہ اثر الجوع قلت یا عمہ تذل
الدَّاءُ و تناول شیاف قال نعم فدخل الدار و طلبت شیافا قدمہ
الیہ و کان فی البیت شی من طعام حمل من عرس قوم فقد
الیہ فاخذ لقمة و ادا رہا فی فمہ مرأت ثم اندہ قام و القاها

فی الدہلیز ومرفلاً رایتہ بعد ذلک با یام قلت لہ فی ذلک فقال
انی کنت جابجاء و امدت ان اسبک با کل و اجفظ قلبک و
لکن بی و بین اللہ علامۃ ان لا یسوغنی طعام فیہ شہمۃ
فلم یکنی ابتلا عہ فمن این کان ذلک الطعام فقلت لہ انه
حمل من دار قریب لی من العرس ثم قلت تدخل الیہ و فقال
نعم فقد مت الیہ کسیرۃ کانت لنا فاکل وقال اذا قدمت
الی فقیر مشیاً فقدم مثل هذا جنید علیہ الرحمہ میگوید روزے عارث رحمہ
بہن گذشت اثر گر سنگی در روے وے دیدم گفتم در خانہ درمی آئی و چیزے
میخوبی گفت آری عارث رحمہ اندرون خانہ در آمد چیزے در خانہ طلبیدم
تا پیش او آرم و در خانہ طعامے بود کہ از عروسی کسے آمدہ بود و نعمتہ ازاں در دمان
انداخت و چند بار در دہن گردانید پس آں حث رحمہ انداخت و آن
نعمتہ در دہلیز اندہن انداخت و رفت پس آں بعد چند گئے دیدم و ازاں حال
پرسیدم چہ بود کہ نعمتہ انداختی و رفتی گفت من گر سہ بودم خواستم با تو بلقمہ شک
شوم و دل تو نگاہ دارم کہ تو می طلبی برائے خاطر تو آدم و لیکن طعامے
کہ دروشبہ باشد و حلق من نزود و ابتلاع او مرا ممکن نشد کہ اورا فرو برم لگو
از کجا بود آن طعام در خانہ تو این چنین طعام چہ نسبت گفت در خانہ ہمسایہ عروسی
بود آن طعام ازاں خانہ آمدہ بود باز گفتم امروز میخوای درون درائی گفت آری
پس پر کا کا بانے بود پیش او آدم او خورد و گفت اگر پیش فقیرے طعامے آری
مثل این طعام بیار اینجا شکلے می آید اگر علامت آں بود کہ رگے جنیدے خود
در دہن چہ گرفت تا عدم امکان ابتلاع علامت شود برائے شبہ را اند علم
مگر آنکہ گئے چنین بود و گئے چہاں یا آنکہ برائے خاطر جنید رحمہ اللہ ابتداء امتناع

نکرد چو در دهن انداخت و آن امکان ابتلاع نه ضرورت پیش او نینداخت
بیرون آمد و دلیلی نداشت تا آنکه بالا گفته است و احفظ قلبه ذلک -

قوله و منهم ابو سلیمان داود بن نصر الطائی رحمه الله

ابو سلیمان داود
بن نصر الطائی

وكان كبير المشايخ اخبرنا الشيخ ابو عبد الرحمن السلمي رحمه الله
قال اخبرنا ابو عمرو بن مطر رحمه الله قال حدثنا محمد بن
المسيب رحمه الله قال حدثنا ابن خبيق رحمه الله قال قال
يوسف ابو يوسف ورت داود الطائي عشرين ديناراً فاكلها في عشر
سنة بعضه ازال مشايخ كه شائسته افتداند داود طائی است رحمه الله عليه
ابو يوسف فقيه عليه الرحمة گفته است داود طائی رضي الله عنه ميت دينار
از پدر میراثش رسیده بود بميت سال زيبست در هر سال يكان دينار خرج
كردم چنين معلوم می شود اين بست دينار بود سائل و ضيف را و خرج را بمهرين
اقتصاد ميكرد صوفی می تواند چند روزی گر گنگی اختيار كند قوله سمعت
الاستاذ ابا علي الدقاق رحمه الله يقول كان سبب زهد
داود الطائي رحمه الله انه كان يمر بمغلاخ يوم ما تشناه
المطرقون بين يدي حميد الطوسي فالتفت داود رحمه الله
فراي حميد فقال داود رحمه الله اف لدنيا سبقك بها
حميد فلزم البيت واخذ في الجهد والعبادة شيخ قدس الله
سره الغزيرة گفته است از استاذ ابو علي دقاق رحمه الله شنيدم سبب زهد
داود عليه الرحمه چه بود روزی در بغداد می رفت تنخمه كردند او را يعني چنانچه
رحم است پيش لوگ چند نفر همچنان ميگفتند دور شويد داود عليه الرحمه سرپوش
كرد و پد كرميد است گفت اف لدنيا خاري باد مرونيار كه حميد

سابق شدہ است اور یعنی مالک شدہ است اور او در ملک او در آمد پس لازم گرفت خانہ را شروع کرد و در کوشش عبادت چو دنیا را بدین خواہی دید کہ
 ہموچو حمید بے را دوست و ہمدہ است بہت حمیت فرود نباید کہ متوجہ این بن
 شے شو و مرد مومن را خصوص ماعقل را نشاید دست در آن زند کہ دیگرے با و
 شرکت بر خصوص زیندگی لے کہ در حسابے در نیاید اورا میند کہ بروقا درست
 فالخذا رو الحذا را یہا الاحرار قولہ و سمعت ببغداد بعض الفقراء
 یقول ان سبب زهد انہ سمع نائحة تنوح بائی خدیك
 تبدی الی وای علیک اذن سالاشیخ رحمہ اللہ میگوید از بعض
 فقرا بغداد شنیدم سبب زہد او دایں بود عورتے نوہ گری میکر و مرتبہ
 این بود بائی خدیك بکدام دو خد تو کہ بی ظاہر خدا ہد شد یعنی گذاخت و خواہد
 ریخت و بکدام دو چشم تو کہ خواہد ریخت یعنی کدام خسارہ است و کدام چشم
 است یعنی بدین حسن و بدین جمال کہ خواہد ریخت و او شنید این فکر و روش
 او نمود البتہ در سر ہر باشی باش نہایت کار فدا و زوال باشد مرد ماعقل و ہمدہ
 بغانی و زائل متعلق نشود قولہ و قیل کان سبب زهد انہ کان
 تجالس اباحنیفہ رضی اللہ عنہ فقال لہ ابو حنیفہ یوہما
 یا ابا سلیمان اما الاداءة فقل حکمنا فقال لہ داود فای شئ نفعل
 فقال العمل بہ قال داود رحمہ اللہ علیہ فنازعنی نفسی الی
 العزلة فقلت لنفسی حتی تجالسہم ولا تتکلم فی مسئلة قل
 فجالسہم سنة لا اتکلم فی مسئلة وکانت المسئلة تمر فی
 وانا الی الکلام فیہا اشتد نزاعاً من العطشان الی الماء البارد
 ولا تکلم بہ ثم صار امرہ الی ان ماصار وچنین ہم گفتہ اند بسبب الغطاء

و اختیار تعبد و انزواء داود علیہ الرحمہ چہ بود وقتہ امام رضی اللہ عنہ باداود
رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است اقرار را استوار چنانچہ باید کردیم داود علیہ الرحمہ
گفت سپن این چہ کنیم امام رضی اللہ عنہ فرمود دست اقرار را در عمل آریم
و استیم چہ باید کرد چہ نباید کرد و نی را بکنیم و نا کردنی را ترک آریم از لازمہ این
سوال و جواب این سخن درست آید برے چہ کنیم گویند برے نجات را گویند
برے درجات را برے قربات را گویند برے تجلیات را بریں مقالات
ہیں حالات دامن گیر داود علیہ الرحمہ شد حتی اختار الخلوۃ والعزلة
والانزواء عن الناس خواستم من این اختیار کنم نفس من بامن منازعت
کرد نمی خواہم کہ از مردم اللہ فی اللہ گوشہ گیر و پس گفتم نفس خود را ترا این قدر
بسنده باشد بیارم میان مردمان مبتلاغم و درگفت و شنید با ایشان شریک
نباشی و چنین بودے مسئلہ و سخن بر من گذشتے و برے سخن گفتن در آن
مرا سخت تر از آن دل کشیدے کہ تشنه را سوے آب و بر نفس من این سخت
ترین مجاہدہ ابوداؤد کہ کار اوشت ناانجا گشت اما ابتداء او این بود قوله و قيل حجه
جنت الحجام داود طائی رحمہ اللہ فاعطاه دیناراً فقيل هذا
اسراف فقال لا عبادة لمن لا مروة له جنید حجامے بود داود طائی
رحمہ اللہ را حجامت کرد داود علیہ الرحمہ اورا یک دینار داد مگر ہاں حجامت
برے این کار را دینار دادن اسراف است داود علیہ الرحمہ گفت اورا عبادت
درست نباشد کہ اورا مروے نباشد گونی منع کرد کہ این اجرت نیست کہ
تو اسراف نام نہی این مروے است قوله و كان يقول في الليل الهي
الذنبية همك عطل على هموم الاسباب و حال بنی و بنی السواد شہا باؤا
این راز در میان نہادے اے خدا من اے آفریدگار من قصد تو بہر حال مقصد
مہ یعنی حجامے بود کہ جنید ائم اشرف ع ح

را وجہ اسباب ہر مقصد را بر من بیکار گردانیدہ است یعنی مرا
 از سبب بیکار گردانیدہ است۔ نظم
 باغم تو الفت ہمنانگی است از دگران وحشت و بیگانگی است
 تا این ہر کہ گمان خود چہ معنی گوید دقیق ترین آن معانی این باشد
 نظم

عجب نیست کہ گزشتہ شود طالب دوست عجب نیست کہ من ^ناصل گردم ^ناصل گردم
 قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ قال حدثنا
 محمد بن یوسف رحمہ اللہ قال حدثنا سعد بن عمر قدس اللہ
 سرہ قال حدثنا علی بن حرب الموصلی رحمہ اللہ قال حدثنا اسمعیل
 بن زیاد الطائی رحمہ اللہ قال قالت داود الطائی رحمہ اللہ
 للورد اما شتھی الخبز فقال ما بین مضغ الخبز وشراب القنیت
 قراءة خمسين آية داود ورحمهما اللہ بر داود گفت میخوای مان بخوری
 گفت میان خائیدن مان وریزہ کردہ فرو بردن و یا آب خوردن پنجاہ آیت
 توان خواند یعنی قرآن فافہم یا مان و آب خورم چہ بہتر یعنی مان نخورم و وقت را بخواند
 قرآن مشغول دارم قولہ ولما توفی راہ بعض الصالحین فی المنام و هو
 یعد انقال له مالک فقال الساعة تخلصت من السجن فاستقیہ
 الرجل فارفع الصیاح مات داود الطائی رحمہ اللہ چنین گوید
 شبہ کہ داود علیہ الرحمۃ مرد بعضہ صالحان در خواب دیدند دریں حالت کہ او می رود
 او را پسیدہ بچیت کہ ہمی دوی گفت این زمان از بند نیانہ خلاص یافتم
 شخص بیدار شد و گریاں شد کہ داود علیہ الرحمۃ مرد قولہ و قال له رجل وینی
 فقال عسکر الموتی ینتظرک مرد داود علیہ الرحمۃ را گفت بمیت ^نالموت

شکر مردگان ترا منظر اند یعنی السببه بمیزی فعلی بذوقت را غنیمت دار
و کار کن که بعد مردن پشمانی آرد قوله و دخل بعضهم عنیه فجعل
یظن لیه فقال ما علمت انهم كانوا یکرهون فضول النظر لما یکرهون فضول الکلام
و بعض مردم بردارد رحمه الله آمدند و شخصه بسیار طرف او می دید گفت چنانچه
بسیار گفتن کرده است پشمان بسیار دیدن کرده است قوله و دخل
بعضهم علیه فرأى جرة ماء انبسطت علیها الشمس فقال
له الا تحملها قل حيث وضعتها الم یکن شمس و انا استیحی
ان یرانی امشبى لما فیہ حظ نفسی بوسه و ریحمن نهاده بران آفتاب
آمد و آب گرم می شد شخصه گفت این را و سایه نداری گفت و تته که من
ایجا نهادم آفتاب نبود مرا شرم از خدا می آید که خدا مرا بیند و ریش حال که من بپوش
نفس چند گانه بزعم قوله اخبرنا عبد الله بن یوسف اصفهانی
رحمه الله قال اخبرنا ابو اسحق ابراهیم بن محمد بن یحیی
المرکی رحمه الله قال حدثنی قاسم بن احمد رحمه الله
قال سمعت میمون الغضال رحمه الله قال قال ابو الریحع الواسطی
رحمه الله قلت للادود الطائی اوصینی فقال صم عن الدنيا و اجل
فطرت الاخرة و فقه من الناس کفرارک من الاسل ابو الریحع^{سطحی}
رحمه الله و اد علیه الرحمه را گفت مرا وصیت کن گفت از دنیا ساک کن و
آخرت را افطار خود ساز و در حدیث است صوموا الرویه و افطروا الرویه
مردم محدث ضمیر رویت را بر شهر دارند یعنی شهر رمضان بپسند روزنه دارند
شهر شوال بنهند افطار کنند متحققان چنین گویند ضمیر راجع سوی الله است یعنی
صوموا للریه الله و افطروا للریه الله و اد علیه الرحمه میگوید از دنیا سا

کن و افطار برودیت خدا کن و از مردمان بگریز و منزه می شو و معاملت با ایشان بکن
و همچنین بگریز از ایشان چنانچه می گریزی تو از شیر

قوله و منهم ابو علی شقیق بن ابراهیم البلیخی رحمه الله
من مشایخ خراسان له شان فی التوکل و کان استاذ خاصه
الا صمد رحمه الله بعضه از مشایخ شقیق بلخی است و در مقام توکل شیخ
و بیان دار و استاد حاتم اصم است قوله قیل کان سبب بینه
انه کان من ابناء الاغنیاء خرج للتجارة الى ارض المترك هو حدث
فخل بیتا للاصنام فرأى خادما للاصنام فیه خلق راسه و لحیته و لیس
ثیابا رجوانیة فقال شقیق للتخاد و ان لك صانعا حیاء ما
فاعبهه و لا تعبد هؤلاء اصنام التي لا تضروک و لا تنفع فقال
ان کان کما نقول فهو قادر علی ان یرزقک ببلدک فلم تعبت
الی ما ههنا للتجارة فانتهى شقیق رحمه الله و اخذ فی طریق
التهد سبب توبه او گویند که او از ابناء راغنیاء بود و جوان بود که در تجارت
برون آمد در خانه که بتان می پرستند و را دید شخصی خادم بتان سر و ریش
علق کرده بتان را می پرستید شقیق رحمه الله گفت ترا آفریدگار صانع
هست کف و ضرر تو از اوست چرا این را می پرستی که نه ترا زیان تواند کرد و نه نفع
بت پرست گفت اگر چنین است کف و ضرر از دست تو بر آید تجارت را ۱۹
چندین رنج چرا دیدی این سخن و ردل من اثر کرد و زبده را پیشه ساخت قوله
و قیل کان سبب زهد انه رای صلوکا یلعب و یرح فی
زمان قحط و کان الناس یهتمین من الحزن و القحط فقال له شقیق
ما هذ النشاط الذی فیک اما ترى ما فیه الناس من الحزن

والفقط فقال ذلك المملوك وما على من ذلك ولمولاى قرية خا
يدخل منهما ما يحتاج نحن اليه فالتبته شقيق رحمه الله وقال
ان كان لمولاه قرية مملوكة ومولاه مخلوق فقير شمانه ليس من نعم
لرزقه فكيف ينبغي ان يهتم المسلم لاجل الرزق ومولاه غنى
وايخنين هم كونه سبب توبه او ان بود وبلغ فقط افتاد همه خلق در اندوه و غم بود و
شقيق در بازار ميگذشت مملوك شخصه بازي و مرل مى كند يا عمرخ خوشال مى روى
شقيق رحمه الله باوے گفته است چيست اين خوشى و نشاط تو مردان همه
در غم اند او گفت خنك كاره دارم كه ديده مملوك از دست ازاں ديده آن قدر
برو مى رسد كه مار خوش مى گذرد شقيق رحمه الله باو گفت خنك كار او ديده مملوك
دارد و خود هم مملوك اين را چندين خوشى و نشاط براں و ترا خنك كارے كه
مالك الاملاك است و تا در بر همه تو چر اچنين نمكين قوله فكيف ينبغي
پس چو نه شايد كے را كه غم خورد و مولاي او غنى قوله سمعت الشيخ ابا
عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت ابا الحسين
بن احمد الطار البليخي رحمه الله يقول سمعت احمد بن
محمد البخاري يقول قال حاتم الامير رحمه الله كان
شقيق بن ابراهيم عليه الرحمة موسرا و كان يتفتى و يعقل
الفتيان و كان على بن عيسى بن همام امير بلخ و كان يحب
كلاب الصيد ففقد كلبا من كلابه فسمعى برجل انه عندك
و كان السجل فى جوار شقيق رحمه الله فطلب الرجل فهرب
و دخل دار شقيق رحمه الله مستجيرا فمضى شقيق رحمه
الله الى الامر و قال خلوا سبيله فان الكلب عندى ارده

ایکمرالی ثلثۃ ایام فخلوا سبیلہ وانصرف شقیق مہمتا
 لماضع فلماکان الیوم الثالث کان رجل غائباً من بلخ رجع
 فوجد کلبانی البصریق علیہ قلادۃ فاخذہ وقال اہدیہ الی
 شقیق رحمہ اللہ فانہ یشغل بالتفتی فحملہ الیہ فطر شقیق
 رحمہ اللہ فاذا هو کلب الامیر فسرہ فحملہ الی الامیر ومخلص
 من الضمان فزرقہ اللہ لا یتباہ وتاب مماکان فیہ وسمک طریق
 الزہد شقیق علیہ الرحمہ مردے با تیار بود و کار جو انان کردے و با ایشان
 معاشرت کردے و اگر تیفے باشد باشند یعنی سگان داشتے و با سگان بازی کردے
 و ایملخ نکان صید را دوست داشتے و بدیشان شکار کردے روزے کیے گے
 ازان ارگم شد شخصے در جو شقیق رحمہ بود سعایۃ کرد کہ سگ برویت اور
 گرفتند بردند و بر جانیند و نگہ داشتند شقیق رحمہ اللہ برو رفت کہ سگ تو
 بر من است سر روز مرا فرصت بدہ بیارم بر سام و اورا بگذار و شقیق رحمہ اللہ
 اند و گیس باز گشت کہ چہ کردم بعد سر روز سگ را کجا خواہم یافت روز سوم کہ
 روز و عدہ بود کہ سگ بر سام مردے بود از بلخ غائب بود در شہری آمد
 در راہ گے را یافت با قلا وہ اورا گرفت و شخصے را و او ایں سگ را شقیق بر علیہ الرحمہ
 کہ او در کار جو انان مشغول است و اگر تفتی است در نسخہ یعنی در صید سگ
 مشغول است پس شقیق وید کہ ایں کلب امیر است خوش شد و بر امیر برد
 و از ضمانیت خلاص یافت دریں ضمان شدن و نمکین شدن و خلاص یافتن
 ازان او را انتباہے شد و تاب شد و رہ ز او را پیش گرفت۔ قولہ
 وحی حاتمہ الاحمر رضی اللہ عنہ قال کنا مع شقیق رحمہ اللہ
 فی مصاف بنحارب الترتک فی یوم لا یری الارؤس تندر و ملح

تتقصف وسیوف تنقطع فقال لی شقیق رحمہ اللہ کیف
تری نفسک یا حاتم فی هذا الیوم و تراہ مثل ما کنت
فی اللیلة التي زفت الیک امراتک فقلت لا واللہ قال کیفی
واللہ اری نفسی فی هذا الیوم مثل ما کنت تلک اللیلة ثم
خام بین الصیفین ودرقته تحت سراسہ حتی سمعت غمطہ
حاتم امم رحمہ اللہ حکایت میکند باز کان جنگے بود با شقیق حاضر بودم سر روز جنگ
گذشت آئینہا شکست نیز ہا شکست شقیق رحمہ اللہ ہا حاتم گفت نزدیک تو
امروز بدای شب ماند کہ عورت را زفاف کردہ بود سی حاتم گفت رحمہ اللہ
لا واللہ بیچ بدای نمی ماند شقیق رحمہ اللہ گفت مرا امروز آن شب برابر است
از اسپ فرو آمد در میان آن دو وصف و مرافرو و فر و آئی غلطید و من زانو
خود را نیز سر او نہاد و قلیلوہ کرو و غفت و آواز خفتن او و گوش من افتاد
و باز بیدار شد و صف کرد و گمان گذار و قولہ و قال شقیق رحمہ اللہ
ان اردت ان تعرف الرجل فانظر الی ما وعدک اللہ تعالی و وعدک
الناس بائہما یکون قلبہ اوثق شقیق رحمہ اللہ گفت است
اگر خواہی مرد را بشناسی کہ با خداے تو بچہ درستی دارد و یا نہ نظر کن در
معاملہ او بر اے او را چیزے خدا وعدہ کردہ است و چیزے مردمان وعدہ
کردہ اند دل او بکدام استوار تر ہست بہر طرفے کہ دل او استوار تر است
بہاں مرد است **قولہ** و قال شقیق علیہ الرحمۃ یعرف تقوی
الرجل فی ثلثہ اشیاء فی اخذک ومنعہ و کلامہ شقیق
رحمہ اللہ گفتہ است تقوی و پارسای مرد در سہ چیز باشد اگر چیزے
از کے بتا بدی حق شدن باشد و البتہ بداند چونہ آورد و از چہ وجہ آورد و اگر

اگر منع کند بر آن خدا را کند به واسطه نفس نباشد و کلام فضول کلام است کلام

قوله منهم ابو یزید طیفور بن عیسی البسطامی رحمه الله ابو یزید طیفور
 وکان جده مجوسیا اسلام وکانوا ثلثة اخوة آدم و طیفور
 و علی کلهم کانوا نزهاداً و عباداً و ابو یزید کان اجلهم حالاً
 قیل مات سنة احدى و ستین و مائتین و قیل اربع
 و ثلاثین و مائتین و بعضه ازال اهل قتلا و اتباع ابو یزید طیفور بسطامی است و جد
 ابو یزید مجوسی بود و اسلام آورده بود و با یزید رحمه الله باد و برادر خود
 برادر بود و ندیکه را آدم نام بود و دوم را علی و سوم را طیفور و هر سه برادرزاده و غایب
 بودند و ابو یزید میان هر سه برادر بالاتر و بلندتر مرتبه داشت چنین گویند
 و نسبت شخصت و یکسال و نزدیک بعض روایت سی و چهار سال از هجرت
 گذشته بود که با یزید رحمه الله و قوله سمعت محمد بن الحسین
 رحمه الله یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمه الله یقول
 سمعت الحسن بن علی یقول سئل ابو یزید رحمه الله بانی
 شی و حدث هذه المعرفة فقال ببطن جابح و بدن عار
 یزید را رحمه الله پرسیدند بدین معرفت و مرتبه بچه رسیدی گفت
 بدین که شکم را گزشتنه داشتم و تن را برهنه داشتم قوله سمعت محمد
 بن الحسین رحمه الله یقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله
 یقول سمعت عی البسطامی رحمه الله یقول سمعت ابا یزید
 رحمه الله یقول علمت فی المجاهدة ثلاثین سنة فما رحت
 شیاً اشد علی من العلم و متابعتة و لولا اختلاف العلماء
 لشقیت فاختلف العلماء رحمة الا فی تجرید التوحید

وقیل لم یخرج ابو یزید رحمہ اللہ من الدنیا حق منتظر
 القرآن کلمہ طیفور رحمہ اللہ گفتہ است سی سال مجاہدہ کروم ہیچ چیز
 سخت تر از متابعیت علم و بر اثر ان رفتن ندیدم کہ اگر اختلاف علما نبودے و
 ہیں اتبع ایک فقیہہ بودے سخت و شوار شدے و من از کار می ماندم و از
 مقصود محروم می شدم و اختلاف علما و رحمت است ہیں اختلاف مراد تکبیر
 شدہ مگر در تجرید و توحید کہ آنجا اختلاف را اعتبار نیست اگر آنجا اختلاف
 شود یک طرف کفر بود ہمہ جا اختلاف را اعتبار ہست مگر در تجرید و توحید
 توحید را تحلیل می کنند تا آنکہ جز فرد حقیقی ہمہ اعتبار باقی نماند ہم از بزریدانہ
 رحمہ اللہ بعد نقل او را در خواب دیدند از معاملت او را پرسیدند گفت خدا
 مرا پر سید چه آورده و در درگاہ ما گفتیم توحید صرف گفت اما تذکرہ دلیلہ
 اللہ بن کمر شے شیر خورده بود و بامداد آن شکمش می چمید از او پرسیدند چو
 پیش شکم چیست گفت شیر خورده بودم ہیں کہ صورت اضافت بسوء
 شیر کردہ بود و غتاب آمد ہم ازیں با قیاس کن تجرید و توحید چه باشد قولہ وقیل
 لم یخرج بایزید بایزید از دنیا زفت تا آنکہ منتظر تمام قرآن شد منتظر
 چه معنی دارو کہ ہیں کہ چنانچہ شرط است ہم چنان حافظ قرآن شد یا منتظر
 بقرآن یعنی تمام حقایق و معارف خویش مقابل بقرآن کرد ہمہ برابر یافت
 و اگر بقرآن منتظر شد یعنی بر ہمہ اسرار اطلاع یافت تا آنکہ واقف بتا شبہات
 شد و حکایت معراج او کہ گویند ہمیں دلیل کرد منتظر بقرآن شد یعنی آنچه
 در قرآن اشارت و عبارت و بصرع و کنایت از کار و اعمال مذکور ہست
 او بدان متصف بود قولہ اخبرنا ابو حاتم السجستانی رحمہ اللہ
 قال اخبرنا ابو نصر السراج رحمہ اللہ قال سمعت طیفور البسطامی

رحمه الله يقول سمعت المعروف بعبي البسطامي رحمه الله
 يقول سمعت ابي يقول قال ابو يزيد رحمه الله فمنا حتى ننظر الى هذه
 الرجل الذي قد مشهروا نفسه بالولاية وكان رجلاً مقصوداً
 مشهوراً بالزهد فمضينا فلما خرج من بيته ودخل المسجد
 رعى بزاقه تجاه القبلة فانصرف ابو يزيد ولسم سلم عليه
 وقال هذا غير مامون على ادب من اداب رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فكيف يكون ماموناً على ما يدعيه
 شخصه راو ايام ابانير رحمه الله بفضل وتقوى ذكر كردن تا آنكه او مقصود و مغرور
 گشت ابانير رحمه الله با اصحاب خویش گفت خيزيد برويم ببينيم كه آن مرد
 خویش را بولایت شهره كرده است يا اصحاب برو س رفت اتفاقاً
 او از مقام خود ميروى آمده مسجد مى شد آب و من خود را طرف قبله انداخت
 ابانير رحمه الله با اصحاب فرمود كه اين مرد او بى از اداب رسول ماست
 و متصف بدان نيست چو نه استوار داريم بدان چيز كه او دعوى ميكند لفظ
 ابانير رحمه الله دليل ميكند كه او با شراق باطن دانسته بود كه او از او يار شده
 نيست مدعى است قوله و بهذا لا سناذ قال ابو يزيد رحمه الله
 لقد هممت ان اسال الله تعالى ان يكفينى مونة الاكل
 و مونة النساء ثم قلت كيف تجوز ان اسال الله هذا و
 يساله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ان الله تعالى
 كفاى مونة النساء حتى لا اجد الى استقبالنى امرأة او حاطة
 هم بدان استادى كه ان حكايه فرمود شيخ اين حكايه را هم بدان اسناد
 گفت ابانير گفته است قصد كردم كه از خدا خواهم از نفس من استقياى

اکل برود و احتیاج بزنان نباشد گفتم چو نہ شاید مرا این خواستن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غواستہ است از خواست ممنوع شدم از برکت آن کہ نظر بر اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کردم کہ او غواستہ من ہم غواستہم را ناخواستہ خواست من رسیدہ کار بجائے است عورتے پیش آید یا دیوار سے پیش آید نزدیک من ہر دو برابر باشد قولہ سمعت الشیخ ابی عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسن بن علی یقول سمعت عی البسطامی یقول سمعت ابی یقول سالت ابی یزید رحمہ اللہ عن ^{ابن} ^{الکلب} وزھدک فقال لیس للزھد منزلة فقلت لما ذہ فقال لا فی کنت ثلثة ايام فی الزھد فلما کان الیوم الرابع خرجت منه فالیوم الاول زھدت فی الدنیا وما فیہا والیوم الثانی زھدت فی الآخرۃ وما فیہا فلما کان الیوم الثالث زھدت فیما سوی اللہ تعالیٰ فلما کان الیوم الرابع لم یبق فی سوی اللہ تعالیٰ فھممت فسمعت ہاتفا یقول یا ابی یزید لا تقوی معنا فقلت ہذا الذی ارید فسمعت قایلا یقول وجدت وجدت بزرگے از ابی یزید رحمہ اللہ پر سید از ابتدا کار و زہد او ابی یزید رحمہ اللہ گفت زہد را منزلتے بلندے کارے باطلے و عرضے نیست زہد او دنیا باشد یا آخرت یک روز در دنیا و آنچه در دنیا است از لذائذ و حظوظ او و سہمی و حسی ترک آورد و دوم روز دوم آخرت و آنچه در آخرت است و قصور از باغ و رضوان حور و از انہار و غلمان ترک آورد و سوم سوم ماسوی اللہ را گذاشتم یعنی از وجود خود بدر شدم ترک دنیا و آخرت کردہ بود پس او بود ترک وجود خود کرد و از خودی خود بدر شد ہر آئینہ ترک ماسوی شد بعد انکہ روز چہارم شد جز خدا و گرے نہ اندا و رفتہ بود اوئی او با و باقی بُو آن روز کارکش شد اوئی او ہم فاست جزا و در گرے نہ اندا بالا کہ گفتمہ بودم تجرید

توحید اینجا استقامت یا نیت و دیگر توان گفت روز چهارم آنچه در روز سوم مذکور
 بود استقامت یافت و در نملک و ضبط آمد بچنین شد که همه او شد جز او که
 نماند با و تنها شد مابین چیزے نماند موانست و مصاحبت از همه خاست
 اند و گریں شد مابقی آواز داد و بازید تو با ما بودن توانی آری او فر دقتی او
 خود با خود از جمله خطا نظر و از وداع تصور توان کرد و از ان دور و تو از عالم دوم آنکه
 چه میگوئی تو ای تو رفتنی هست شده نزد گفته اند خدا تو اند سنده را از بندگی
 معذور کند گویند ان الله لا یوصف بالمحال و بازید رحمہ اند گفت من
 ہمیں میخوانم تفرقة با جمیع و جمیع تفرقة کہ من و گہ او من شنیدم قالے گفت ابنتی
 ابنتی یعنی مقصود ہمیں است ای عرفت عرفت قوله وقیل لا بی یزید رحمہ
 ما اشد ما لقیته فی سبیل الله فقال لا یمكن وصفه فقیل ما
 اھون ما لقی نفساً منک فقال اما هذه فمعمد دعوتها
 الی شیء من الطاعات فلو تجبني فمنعتها المأسنة از بازید رحمہ
 پرسیده شد سخت ترین چیز که تو کرده درین راه چه چیز است بازید علیہ الرحمۃ
 گفت از وے حکایت نتوان کرد گفتند آسان کار ما چه بود که تو کردی بازید علیہ الرحمۃ
 گفت اما این را بگویم کی بار نفس را بکارے دعوت کردم اجابت نکرد یک سال
 آب را از وے منع کردم آنکه اجابت کرد و در کتب سلوک و گرمی نویسد شبے
 برائے تہجد خاست وقت خاستن نفس چنان کا ہلش چه بود معلوم کرد ہاں شب کہ
 کا لی کرد یک قہج آب زیادہ خورده بود سو گند خورد کہ نفس را یک سال آب ندہم
 و بعضے شش ماہ گفته اند قوله وکان ابو یزید رحمہ الله یقول منذ
 ثلاثین سنة أصلي واعتقادی فی نفسی فی کل صلوۃ کانی محسوس
 اذیدان اقطع زفاری ابو یزید رحمہ اند گفتے سی سال نماز گذاردم و اعتقاد

من در خود این بود چنانست که من مجوسی ام میخواهم که زنا را خود را ببرم شرک نمی مرد
 مودود و نفس خویش احساس کند خود را مشرک داند هر آینه گمان مجوسیت رود
 کار نمی و بدانی که از تو کار سزید جز شرک محض نباشد قوله سمعت
 محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن علی
 رحمه الله يقول سمعت موسی بن عیسی رحمه الله يقول قال
 ابی قال ابو یزید رحمه الله لو نظرتما الی رجل اعطی من
 المکرامات حتی یطیر فی الهواء فلا تغتروا به حتی تنظر کیف تجرد
 فی الامر والنهی وحفظ الحد واداء الشریعة بایزید رحمه الله
 گفته است مردی را بینید در هوا می پروازد و بر آب می رود و بدو مغرور شوید تا آنکه
 بدانید که او از تمیزیات و امورات و معاملات چه معالجه می کند اگر بر سن
 و روایت می رود چنین باشد قوله وحکی عی البسطامی رحمه الله
 عن ابيه انه قال ذهب ابو یزید رحمه الله لیلۃ الی الربا
 لیزکر الله علی سور السراط فبقی الی الصباح لم یدر کفعلت
 له فی ذلک فقال تذکرت کلمة جرت علی لسانی فی حال
 صبا ی فاحتشمت ان اذکر سبیمانه و تعالی عی بسطامی
 میگوید شیء بایزید سوسه رباط آمد تا بذكر خدا مشغول شود و همه شب بود البته
 بذكر مشغول نشد بر سر نه گفت در کوکی سخن بر زبان من رفته بود احتشام
 ذکر خدا و وحشت آن کلمه یاد آوردم ذکر خدا گفته شد و در بعض سلوک
 همچنین افتاده است خواست نماز گذارد و تحریمه بند و کلمه ذکر کوکی گفته
 بود یاد آمد تحریمه سب تن میسر نشد و نماز گذارد برین تقدیر لیزکر الله یعنی الیصلی
 الله باشد

قَوْلُهُ وَمِنْهُمْ أَبُو مُحَمَّدٍ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّسَائِيُّ
 رَحِمَهُ اللَّهُ أَحَدُ أُمَّةِ الْقَوْمِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي وَقْتِهِ نَظِيرٌ
 فِي الْمَعَامَلَاتِ وَالْوُرُوعِ وَكَانَ صَاحِبَ كِرَامَاتٍ لَقِيَ النَّوْنَ
 الْمَصْرِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِمَكَّةَ سَنَةَ خُرُوجِهِ إِلَى الْحَجِّ تَوَفَّى كَمَا
 قِيلَ سَنَةَ ثَلَاثَةِ وَثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ وَقِيلَ ثَلَاثَ وَسَبْعِينَ
 وَبَعْضُهُ أَزَانَ مِثْلَ نَحْوِ قَدْوِهِ وَأَسَمَوْهُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَشْرِيهِ اسْتِ
 كْرَامَاتٍ بَيَّارٍ دَارٍ وَأَحْوَالٍ وَمَعَامَلَاتٍ صَادِقٍ وَاشْتِ وَدُرْزَانٍ أَوْ تَمِيمٍ
 جَوَّادٍ كَمْ بُوْدٍ دُرْزَانٍ سَاكِيٍّ كَمَا دُرْزَانٍ بِرُونٍ أَمْدٍ بِرَاسِهِ جِجْ رَابَا ذَوِ النَّوْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ
 مَلَا قَاتٍ شَدَّ وَبَرَّ سَرْدِوَيْسَتٍ مِثْلَ دَسْرٍ يَأْمُقَادِ سَرْدِ فَرَانٍ يَأْفَتِ الْبَتَّةَ
 شَيْخٍ اِتِّهَامٍ دَارٍ كَمَا تَارِيخِ وَفَاتٍ مِي نَوَيْدٍ مَقْصُودٍ دَارٍ كَمَا تَابِعِينَ اسْتِ
 وَفَلَانٍ تَبِيعَ تَابِعِينَ وَدِيكَرٍ مَجَاوِرِ اِثْنَانِ وَقَرِيبِ بَدِيشَانٍ أَيْدِ قَوْلِهِ وَ
 قَالَ سَهْلٌ كُنْتُ ابْنَ ثَلَاثَةِ سَنِينَ وَكُنْتُ أَقْوَمُ بِاللَّيْلِ
 أَنْظُرَ إِلَى صَلَوةِ خَالِي مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ يَقُومُ
 اللَّيْلَ فَرَبِّهَا كَانَ يَقُولُ يَا سَهْلُ إِذَا هَبَ فَنَحْنُ فَقَدْ شَغَلْتُ
 قَلْبِي سَهْلٌ كَفَّتَ اسْتِ رَحِمَهُ اللَّهُ سَالَهُ بُوْدٌ مِثْلَ بِيْدَارٍ مِي بُوْدٌ مِثْلَ
 كَرْدِ مِثْلَ سَوِيٍّ نَمَازِ خَالٍ خُوَيْشٍ مُحَمَّدِ سَوَّارٍ كَرْدٍ وَتَعْبُدُ وَتَبِيعُ بِيْدَارٍ بُوْدٍ وَبَارَا
 كَفَّتَ اسْتِ سَهْلٌ بَرَّ وَغَوَابٍ كُنْ كَمَا دَلَّ مِرَامِشْغُولٍ مِي دَارِيٍّ دَوْمِ شَخْصٍ مِرَاجِمٍ
 اسْتِ مِيخُوْاسْتِ تَابِعِرَافٍ مِشْغُولٍ بِأَشَدِّ قَوْلِهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ
 الْحَمِيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْفَتْحِ يُوْسُفَ بْنَ
 عَمْرِو النَّزَاهِدِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عَبْدِ الْحَمِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ لَوْ لَوْ رَحِمَهُ يَقُولُ

سمعت عمر بن واصل المصري يحكي عن سهل بن عبد الله رحمه الله
قال قال لي خالي يوما لا تذكر الله الذي خلقك، فقلت
كيف اذكره فقال قل بقلبك عند قلبك في ثيابك ثلث
مرات من غير ان تحرك به لسانك الله معي الله فاطمأ
الله شاهدي فقلت ذلك ثلث ليال ثم علمته
فقال قل في كل ليلة سبع مرات فقلت ذلك ثم علمته
فقال قل في كل ليلة احدى عشر مرة فقلت ذلك فوقع
في قلبي حلاوة ولما كان بعد سنة قال لي خالي احفظ
ما علمتك ودد عليه الى ان تدخل القبر فانه ينفعك في
الدنيا والاخرة فلم ازل على ذلك ستين فوجدت لها
حلاوة في سري ثم قال لي خالي يوما يا سهل من كان الله
معه وهو فاضرا اليه وشاهدا عليه كيف يعصيه اياك
والمعصية وكنت اخلو فبعثاني الى الكتاب فقلت
اني لا خشى ان يتفرق عني شيء ولكن شارطوا المعلم اني
اذهب اليه ساعة فاعلم ثم ارجع فمضيت الى الكتاب
وحفظت القرآن واذا بن ست سنين او سبع سنين
وكنتم اصوم الدهر وقوتني خبز الشعير اثني عشر سنة ثم
لي مسألة واذا بن ثلث عشر سنة فسالت ان يبعثوني
الى البصرة اسال عنها فنجيت البصرة وسالت علماءها فلم
يشف عني احد شأ فخرجت اتي عباد ان الى رجل يقال
بابي جبيب حمزة بن عبد الله العباد اني رحمه الله

ثم

عن

عنها فاجابنی فاقمت عنده مدة انتفع بكلامه واثاب
 بادابه ثم رجعت الى تشار فجلت قوتي اقتصاراً على ان
 يشتري ثي بدرهم من الشيعر الفرق فيطحن وتخبز لي
 فافطر عندها المسحر كل ليلة على اوقية واحدة بغير ملح ولا
 ادام وكان يكفيني ذلك الدرهم سنة ثم عزمت على
 ان اطوى ثلث ليال ثم افطر ليلة ثم خمساً ثم سبعا ثم خمسة
 وعشرين ليلة وكنت عليه عشرين سنة ثم خرجت هاجم
 في الارض سنين ثم رجعت الى تشار وكنت اقوه الليل كله
 سهل ميگويد رحمه الله قال من روزه مراگفت ميخواي خدا را ذاكر باشي گفتم
 چون ذكر گويم گفت بل خود بكن بغير آنكه زبان سخن راني مراقبه مي آموز و چون خواي
 كه از پيلوبه پيلوبه بگوي اني سه بار بدل بگو خدا با من است خدا مرا مي بيند و
 خدا حاضر وقت من است اين سه كلمه را سه بار بدل بگو چند شبتي همچنين گفتم
 و او را خبر دادم كه من اين كار مي كنم گفت در قلب هر شب هفت بار بگو از اين هم
 اعلام كردم بعد از اين يازده بار بگو بعد از اين تلاوت اين كلمه كه بخيال و بدل ميگفتم
 در دل من افتاد بعد آنكه سه سال گذشته نيا من مراگفت آنچه ترا تعليم كردم ياد
 دار و بدان مداومت كن تا آنكه بميري زيرا چه اين آن كار است كه نفع كند
 نزد خدا و آخرت در دنيا از همه بيه نياز گرداند و از گنايمان باز دارد و در آخرت
 بدرجات قويات رساند ساها بين كار بوده اتم ادر دل دستر خویش ذوق اين
 كار يا فتم روزي خال من گفت اے سهل هر كه بداند خداي مطلع است
 و ناظر است احوال او را و چون گنه كند بر تو با ديا كه طرف پنج صغيره ميل نمي
 پس مرا بر نويسانده فرستادند مرا در دل آمد كه درآمدش بر كتاب نبايد تم من متفرق

شود بچہ کبریکے بستہ ام متفرق گردد و ماورؤ پدر کہ اور امی سر تا دندان ایشان را
 گفت من می نویسم کہ ہم من متفرق شود شرط کنید با استاد تا ساعتی بروم و باز گردم
 بر علمان رفتم و حفظ قرآن کردم و در ان ایام من شش سالیانہفت سالہ بودم و صوم
 دوام داشتم و دوازده سالہ قوت من نان جو بود مسلمہ مشکل شد و من سیزده سالہ
 بودم بر ماورؤ پدر خود گفتم مراد بر صوفیہ فرستید انان مسلمہ پرسم در بصرہ آدم و علما بصرہ را
 پرسیدم اشکال مرا بیچ کیے حل نہ کرد و اماندگی مرا شفاف نشد و در عبادان رفتم بر مردے
 کہ اورا حبیب نام بود انان مسلمہ پرسیدمش او جواب داد مرا دلتے بردا مذم و استغفار
 از سخن او می گرفتم و آداب اورا می گرفتم پس آن در تشر آدم قوت خویش گردانیدم
 برین اقتدار کہ یکدم را فرق بخزم فرق پیانہ است وقت سحر بیک اوقیہ افطار می کنم
 بغیر نمک و نان خوش و یکدم مرا یکسال بس میگرد بعد غریبت برین کردم بعد سه
 روز بخورم از سه برنج و از پنج برنج تا آنکہ بست پنج شب کردم بچین گفتہ اند بعد
 ماسے یک روزینہ خوردے و برین صفت بست سال بودم بعدہ سالہا سیاحت
 کردم پس باز گشتم بہ تشر و این صفت بود کہ ہمہ شب بیدار می بودم **قوله سمعت**
محمد بن الححین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس النجاشی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابراہیم بن فراس رحمہ اللہ یقول
سمعت نصر بن احمد یقول قال سهل بن عبد اللہ رحمہ اللہ
کل فعل یفعلہ العبد بغير اقتداء طاعة او کان معصية فهو
عیش النفس وکل فعل یفعلہ بالاقداء فهو عذاب علی النفس
 نصر بن احمد رحمہ اللہ میگوید از سهل رحمہ اللہ شنیدم گفت ہر عملی کہ بندہ کند
 و بغير اقتداء پیغمبر علیہ السلام و سلف صالح بودہ باشد از فعل طاعت باشد
 یا معصیت نسبت حال او باشد از لذت نفس بودہ باشد و زندگی نفس بدان

باشد مثلاً مردی صدقه بدین برادران بخواه نفس بوده باشد مطلوب شادباشی
و نام و آوازه میان خلق یا ازدادن خود را باز دارد و آن سبب شکی که در جلد نفس
است سبب آن بوده باشند پس آن لذت نفسانی باشد و زندگی نفس هم بدای
بود و هر فعلی که بنده کند و آن با اقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فی
سلف صلح باشد آن عذاب بر نفس است

قوله ومنهم ابو سلمه عبد الرحمن بن عطية الداراني رحمه الله
ابوسلیمان دارانی
و در آن قریه من قری د مستحق مات سنة خمس عشرة و
مائتین و یغنیه از آن معتمدان و مقتدایان ابوسلیمان دارانی است و در آن و بی
است از ویه با دمشق و از تاریخ هجرت و دویست و پانزده سال گذشته بود که او
فران یافت است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
يقول سمعت عبد الله بن محمد الداراني رحمه الله يقول اخبرنا
اسحق ابراهيم بن ابي حسان رحمه الله يقول سمعت احمد
بن ابي الحواري رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان رحمه الله
يقول من احسن في نهاره كفي في ليلته ومن احسن في ليله كوفي كوفي في ليله
في نهاره من صدق في ترك الشهوة وذهب الله بها من قلبه
والله تعالى اكسر ان يعذب قلبا بالشهوة تركتها لله احمد ابو الحواري رحمه الله
میگوید که من از ابوسلیمان رحمه الله شنیدم که در روزگار کسی که کند در شب
او را آن احسان کفایت باشد و همچنین اگر در شب نیکی کند در روز او را کفایت
کند یعنی نوزد در حایت شب است و شب در حایت روز است که در روز
عملی نیکی کرد البته در شب هم موفق بعمل نیکی شود و هر که در شب نیکی کرد در روز
هم موفق بعمل نیکی شود و معنی دیگر هر که در روز احسان کرد و در شب از و

تقصیرے رفت آن احسان روز مکافات تقصیر شب کند و کذاک الطس
احسان چیست چنانچه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود الا احسان ان
تعبد الله كأنك تراه یعنی ہر عمل کہ او بحضور دل کردہ باشد بس عمل مکاتبت
تقصیر عمل دیگر باشد و ہر کہ آرزوے نفس برابرے خدا را ترک آوردہ باشد
خداوند سبحانہ و تعالیٰ آن آرزو از دل او بہرہ خداوند کریم برترست کہ عذاب کند
بندہ را کہ براسے او ترک آرزوے ہوا و نفس کردہ باشد اور ابدال مواخذہ
کند یا جزا را و بدوند بقولہ و بہذا الاستاذ قال اذ اسكنت الدنيا
القلب ترحلت منه الاخرة ہم بدیں سندے کہ سخن بالا بود ابوالمحاری
رحمہ اللہ از دارانی این روایت کرد و ہر دو نے کہ دنیا قرار گرفت از اس دل آخرت
رفت آسے ضلالت لا یجتمعان بلک نفیضان لا یجتمعان ولا یرتفعان
قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت
الحسین بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد الانصاری
رحمہ اللہ یقول سمعت الجدید رحمہ اللہ یقول قال ابوسلیمان
الدارانی رحمہ اللہ ربما یقع فی قلبی النکتۃ من نکت النجوم ایما
فلا اقبلہ منہ الا بشاہدین عدلین الکتاب والسنة جید
رحمہ اللہ میگوید کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ گفتہ است اگر نکتہ از طائفہ صوفیہ
و لطیفہ از حقایق و معارف در دل من جائے گیرد من ہر گز آن را قبول نکنم مگر کہ دو
گواہ عادل براں گواہی دہند کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بحکم آنکہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ است بدیں حکم دو گواہ می شود و ہر چہ
کتاب اللہ گواہی دادہ ہانست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی داد و ہر
چہ رسول اللہ گواہی دادہ ہانست کہ کتاب اللہ گواہی داد و قولہ و قال ابوسلیمان

رحمه الله افضل الاعمال خلاف هوای النفس قال ولكل شیء
عَلَّمَ وَعَلَّمَا لِيُخَذَّلَ أَنْ تَرَكَ الْبُكَاءَ وَقَالَ لِكُلِّ شَيْءٍ صِدَاءٌ وَصِدَاءُ
نُورِ الْقَلْبِ الشَّيْءُ وَقَالَ مَا شَغَلْتُكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ أَوْ مَالٍ وَ
وَلَدٍ فَهُوَ عَلَيْكَ مَشْغُومٌ بِهَيْبَتِ أَعْلَمَ خِلَافِ مَوَارِفِ نَفْسٍ اسْتَغْنَى عَنْ هَرَجِ نَفْسٍ
أَرَزَكَ كَسَمَ دُوسَالِكٍ رَاخِلَافِ أَنْ بَايَدَكَ قَوْلَهُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمٌ بِهَرَجِيَّةٍ رَا
عَلَامَتُهُ هَيْبَتٌ وَعَلَامَتُكَ أَنْكَ خَدَايَ كَسَمَ رَا زِدَ رُخْوِشِ رَا نَبَا شَدَايَ نِسْتِ كَرِيه
كَبَرَايَ خَدَايَا مِيكَ وَتَرَكَ أَنْ كَرِيهَ كَسَمَ وَبَفَرَجِ بَا شَدَايَ مَنِ قَيْدَ كَرَفَتَهُ ام
وَدَرِيْنِ قَيْدِ رُخْوِشِ كَرَفَتَهُ ام زِيرَا چَ خَوَا جِهَ مِنْ بَصَرِي رَحْمَةُ امَّ مَرْمُودِهِ اسْتَ
كَرِيهَ تَرَفَتَهُ نَوْعٍ اسْتَ مَغْدَهَ بِهَ نِفَاقٍ اسْتَ كِيَكِي بَصَدَقَ قَوْلَهُ وَقَالَ لِكُلِّ شَيْءٍ
صِدَاءٌ وَدَارَانِي رَحْمَةُ امَّ مَرْمُودِهِ اسْتَ هَرَجِيَّةٍ رَا مَنَعِي وَمَوْجِبَ تَارِيكِي هَيْبَتِ
وَمَوْجِبَ تَارِيكِي دَلِّ وَبَا زَا مَنَدَنِ بَخْلٍ اسْتَ زَنَگِ دَرُوسِ افْتَدَا كَمَا وَچِسَنَدَهَ كَوْنُ
بَا شَدَايَ شَچِ چِسَنَدَهَ وَگِيرَنَدَهَ دَلِّ اسْتَ مَرَامِيْنَهَ زَنَگِ دَلِّ بَهَانِ بَا شَدَايَ چَوْدَرِ دَلِّ
شَچِ اقْتَادَا بَنَدَلِ مَوَارِفِ نَفْسٍ تَوَانَدَكَرِ صِفَا نَظِيرِ دَرَا زَجَاهِ وَهَالِ تَوَانَدَا اسْتَ اَزْ نَقْدِ
خَا سَتَنِ بَا مِيدِ وَمَعْدَهَ تَوَانَدَكَرِ دَا خَتِ وَهَمْبَرِيْنِ اَنَچَهَ بَا قِيَا تِ نَفْسٍ اسْتَ قِيَا سِ
كَنْ قَوْلَهُ وَقَالَ هَا شَغَلْتُكَ وَكَلَفَتَهُ اسْتَ هَرَجِيَّةٍ تَرَا اَزْ خَدَا بَا زِدَا دَرِ هَمِهَ شُومَتِ تَوَانَدَ
اَكْرَچَهَ اَهْلِ بَا شَدَايَ وَوَلَدَا بَا شَدَايَ الْكَلَامِي فِي بَعْضِ الطَّاعَاتِ وَالْحَسَنَاتِ اَكْرَ
كَسَمَ رَا زِدَ مَطْلُوبِ بَا شَدَايَ وَهَمِ بَرَّانِ مَانَدَهَ شُومِ اَوْ شَدَايَ بَا قِيَا تِ مَقَامَاتِ هَمِ بِرِئَوَالِ
اسْتَ وَدَرِ بَعْضِ نَسَبِ بَجَايِ شَچِ شَفِيعِ اقْتَادَهَ اسْتَ اَنْ نِيْزِ مَعْنَى ظَاهِرِ دَارِ قَوْلِهِ
وَقَالَ ابُو سَلِيْمَانَ رَحْمَةُ امَّ مَرْمُودِهِ كُنْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي الْحَرَابِ فَالْقَلْبُ
الْبَرْدُ فَخَبَاتِ اخْدَالِيْدِيْنِ مِنَ الْبَرْدِ وَبَقِيَتْ الْاُخْرَى مَمْدُودَةً بِحَدِيدِ
فَعَلْبَتْنِي عَيْنِي فَهَتَفَ بِي هَاتِفٌ يَا اَبَا سَلِيْمَانَ قَدْ وَضَعْنَا فِي هَذِهِ

ما اصابها لو كانت الاخرى لوضعنا فيها فاليك على نفسي
ان لا ادعوا الاديلى خارجتان حرا كان او بردا و ابوسلیمان دارانی رحمه الله
گفته است شبیه هواى سردى در محراب بروم هر دو دست کشوده از خدا افت
میکردم سردى هوا مرا مزاحمت کرد که از دور سلق افتادم یک دست را پوشیدم
گرد آوردم پس آن خواب بر من غلبه کرد با تفه آواز داد هر چه تو میخواستی دست
که فرزند بود آن بدال دست دادیم و آن دستى که گرد آوردى ازان او بازداشتیم
سوگند با خود خوردم هر موجدی که باشد سرا یا اگر ما هیچ دستى را اگر دنیا را می بینا گویند
هر دو دست فرزند بر لے هر چه خواهی خواستند آنچه بر لے دست دراز
بود و اویم و آن دستى که پنهان کردى ازان او بازداشتیم چه معنی دارد اینا گوئیم
مراد از این کلام آنچه دادیم موفرتام نبود و اگر هر دو دست بود موفرتام بودى ^{و الله}
وقال ابو سلیمان رحمه الله منته عن ورنى فاذا انا بحوراء تقول
فی الحدیث لی قنا وانا ارجی لك فی الجنة منذ خمس مایة عام ابو سلیمان رحمه الله
گفته است وقتی ورنى مبرودى که دیشتم خواب غلبه کرد مختم ازان ورنى باز
ماندم ناگهان در خواب خود را بجورائے یافتیم آن عورابا من گفت تومی خبی و پند
سال باشد که مرا بر لے تومی پرورند پرورش عوراء عبادت از دنیا و جمال و حسن
و پیرایه او باشد تا از این عورادارانى علیه الرحمة چه عنایت کرد و تحمل مراد از این مثل
قدسى باشد تمام اشارت برین کند ورنى نوم با آنکه اورامى پرورند چه مزاحمت
کند یعنی تومی خبی و از جمال محروم مى مانی چه گوئى اکثر روایات را با سند گفت و چند
بغیر سند بران مثال باشد چنانچه در احادیث مساینده و مراکیل مى کند قوله ^{چنانچه}
اخبرنا عبد الله بن يوسف الاصفهانی رحمه الله قال اخبرنا
ابو عمرو الحواسنى رحمه الله قال اخبرنا محمد بن اسمعيل ^{الله} رحمه الله

قال حدثنا احمد بن ابی الحواری رحمه الله قال دخلت
 علی ابی سلیمان یوما وهو یبکی بقلت له ما یبکیک فقال یا
 احمد و نمولا ابکی اذا جنّ اللیل و نامت العیون و خلا کل
 حبیب بحبیبہ افترش اهل المحبة اقدامهم و جری دموعهم
 علی خدودهم و تقطرت فی محاریبهم اشرف الجلیل تعالی فنادی
 یا جبرئیل بعینی من تلذذ بکلامی و استراح الی ذکری و انی مطلع
 علیهم فخلوا اثمهم اسمع انینهم واری بکاءهم فلم کلا
 تنأوی فیهم یا جبرئیل ما هذا البکاء هل رأیت حبیبا یعد
 حبیبا ام کیف یحمل بی ان اخذ قوما اذا جنهم اللیل یملقوا الی
 فبی حلفت اذا ورد و اعلی القیامة لا کشفن لهم عن وجهی لکن
 حق ینظر الی و انظر الیهما احمد ابو الحواری رحمه الله میگوید روزی بر
 ابوسلیمان در آمدم او می گریست از موجب گریه پرسیدمش گفت ای احمد چرا
 نگریم چون شب افتد چشمها بخمید و هر دو دست و دست خویش تنها شود و اهل
 پا دراز کنند بغلطند آب چشم ایشان بر خسار ما ایشان روان شود و از قطره چشمها
 ایشان در محلها رسد ایشان بیفتد قوله اشرف الجلیل خداوند سبحانه و تعالی بر
 ایشان مطلع است و بعد اطلاع بر جبرئیل ندانند گوید اے جبرئیل بسوگند خود هر که
 بسخن من لذت گرفت و استراحت او فتهی بذکر من شود یعنی همه استراحت او
 بذکر من باشد و حال اینست تحقیق که بر حالات ایشان من مطلع ام و حال
 ایشان من نکو می دانم من ناکه ایشان می شنوم و گریه ایشان می بینم پس اے
 جبرئیل چرا با ایشان ندانمی کنی که ایں گریه چیست از عذاب می ترسید بیخ و دست
 را دیده اید که دوست خود را عذاب کند چگونه نیک آید بکرم من که من بکرم طاغ

را کہ چوں شب برایشان تاریک شود تعلق بمن کنند چالپوشی بمن کنند و در من گریزند
سو گند خورده ام چو روز قیامت بر من فرو آید هر پرده که هست از وجه جمال
خویش آن پرده را بر گیرم تا ایشان جمال من نبینند و من ایشان بنیم و در
حکایت چند سخن هست اگر طالب این گوید که وعده و دیدار فردا کردی کجا فردا
و کجا این روز من طالب جمال تو بنفد و قسم و آنکه گفت لا اعدب این عذاب
جز عبارت از ذل حجاب نباشد و آنکه گفت من ایشان را بنیم او همه وقت
ناظر است چه باشد که من ایشان را بنیم یعنی آن مکاشف و مواجہ باشد چنانچه
هر یکے مرد گیرے را بنید همچنان باشد و اگر بعضی را قسم ندادیم یعنی ایشان همه
حضرت من اند و بیان آن این کہ کلام ایشان می شنوم الی آخره ۔

حاتم بن
یوسف الاصم

قوله ومنهم ابو عبد الرحمن حاتم بن عنوان يقال حاتم
بن يوسف الاصم من اکابر مشائخ خراسان و کان تلميذ
شفيق استاذ احمد بن خضريه قيل لم يكن اصم وانما
نصام امرأة فسمي به وبعضه از مشايخ که متبع و مشد است حاتم اصم است
رحمه الله و او از تلمذان و شاگردان شفيق لمحي بوده است عليه الرحمة از كبار
مشايخ خراسان بود و شيخ و پير اخبرني و به بود و چنین گویند او که نبود از سبب
عورتی خود را که ساخت قوله سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق رحمه الله
يقول جاءت امرأة فسالته عن مسألة فاتفق انه خرج
منها في تلك الحال صوت فجلت فقال حاتم رحمه الله في
صوتك فاری من نفسه انه اصم فسرت المرأة بذلك و قالت
انه لم يسمع الصوت فغلب عليه اسم الصم و چنین گویند حاتم اصم
بود و عورتی بروی آمد و او را مسلم می پرسید مگر با دے از دے جدا شد و عجل

گشت و انت مگر مائت شنید مائت رحمہ اند گفت سخن بلند گوتا بنوم آن عورت
 و رخویش گمان برد کہ مگر مائت کراست و خوش شد کہ آواز شد فید سید بن این
 نام بروی افتاد و او را مائت اصم خوانند قوله اخبرنا الشيخ ابو عبد الرحمن
 رحمه الله قال سمعت ابا علي سعيد بن احمد رحمه الله يقول
 سمعت ابي يقول سمعت محمد بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت
 خالي محمد بن الليث رحمه الله يقول سمعت حامدا للفقان
 رحمه الله يقول سمعت حاتم رحمه الله يقول ما من
 صباح الا والشيطان يقول لي ما تاكل وما تلبس و ابن تسكن
 فاقول اكل الموت والبس الكفن واسكن القبر مائت رحمہ اند میگفت
 نفس شیطان ہر صبح با من این گوید چه خواہی خورد و چیزے نداری چه خواہی پوشید
 کہ وجہ جامہ با تو نیست و کجا خواہی بود کہ خانہ نداری و من با این نفس شیطان گویم مرگ
 خواہم خورد کفن خواہم پوشید و در گور خواہم بود ہر کرا این متیقم شد کہ ابتہ مرئی
 بتقد است از جملہ ہوا و آرزو با زانند و جملہ لذتہا از دل وے رفت و وقت
 خویش را مصروف جز بطاعت وے نہ کرد قوله و با سندہ قیل لہ الا تشقی
 قال شتھی عافیۃ یوم الی اللیل فقیل لہ الیست الا یام کلہا عافیۃ فقال ان عافیۃ
 یومی ان لا اعھی اللہ فیہ مائت رحمہ اند پرسید ند چیزے را آرزو نمی کنی
 یعنی متہنی تو چیست گفت مشہتی و متہنی من اینست کہ روز تا شب بجافیت باشم
 مردان گمان بزدگر صحت بدن و اصابت رزق این عافیت است گفتند آکو و ہمہ
 ایام تو مد عافیتی باصحتی و مرزوقی گفت عافیت روز من اینست کہ در آن روز
 بے فرانی خدا بکنم ہر تو عسیانے دار و عسیان اہل محبت رغبت ایشان بغیر
 خدا باشد بلکہ تو ہم وجود غیر خدا در دل ایشان شود قوله حکي عن حاتم رحمه الله انه قال

كنت في بعض الغزوات فاحلني ترك واضجعتي للذبح فلم
 يشتغل به قلبي بل كنت انظرهاذا يحكم الله فبينما هو يطلب
 السكين من خلفه اصابه سهم غرب فقتله وطرحه عني
 وقمت وحاتم رحمه الله گفته است روزی مرا ترک گرفت و غلطانی
 تا ذبح کند در خاطر من نظر جز حکم خدا نبوده است هم میان این که قصد ذبح
 من کرده بود و کار و رادرموزه خود می جست تیرے گذرنده که معلوم نباشد
 که آن تیر را که انداخت بدو رسید او مرد من فاستم و رستم ازوے قولہ سمعت
 عبد الله بن يوسف الاصفهاني رحمه الله يقول سمعت ابا
 نصر منصور بن احمد بن ابراهيم الفقيه يقول سمعت
 ابا محمد جعفر بن محمد بن نصير رحمه الله يقول روى
 عن حاتم انه قال من دخل في مذهبنا هذا فليجعل في
 نفسه اربع خصال من الموت موتا ابيض وهو الجمع وموتا
 اسود وهو احتمال الاذى من الخلق وموتا احمر وهو العمل
 ومخالفت الهوى وموتا اخضر وهو طرح الرقاع بعضنا على
 بعض حاتم رحمه الله ميگويد هر که درين روايت پيدايد چهار خصلت را بر نفس خویش
 ملازم کند که موت سپيد و آن گرسنگی است گرسنگی را مرگ سپيد ناميد
 از آنچه او موجب صفا و نور است و آن نسبت سپيدی دارد و دوم مرگ
 بياہ و آن مرگ بياہ اين است که خلق برو خدا کند و او آن را تحمل کند
 اين را مرگ اسود نام نهادند چرا که بر تو زخم ميکند و با ستمها نتي و طعنه
 و تشنيے پيش آيد و تو آن را بر خود می گيري و آن بار را بر می داري اين تحمل تو بدان
 امانتي که او ميکند آن بخار باشد گویی تو آن بخانی که او بر تو می کند اين بار

کس داند که این را تحمل می کنند هر آئینه این را مرگ اسودنا مند و سیوم مرگ
سرخ و آن عبادت این است که تو عمل کنی و آن مخالف، هوای نفس تو باشد
این را موت احرر خوانند زیرا چه خلاف هوا کردن بسیار است خون خوردن است
چون در خون خوردن بسیار باشد و خون نسبت با حمر دارد هر آئینه او را موت احرر
گویند و چهارم مرگ سبز و آن پر کاله بر پر کاله دوختن خرقة است و این را
موت اخضر خوانند زیرا چه پر کاله از هر جنبه دوختن انواع رنگها جمع می آید مثال
بادیه باشد که دروازه بر جنس گیاهی رسته باشد۔

قوله ومنهم ابو زکریا یحییٰ بن معاذ الرازی رحمه الله
ابو زکریا یحییٰ بن معاذ رازی
الو اعطی زمانه نیج و حدی فی وقته له لسان فی الرجاء
خصوصاً و کلام فی المعرفة خرج الی بلخ و اقام بهما مدتی در جمع
الی نیشاپور و مات سنة ثمان و خمیس و مائتین یکے اذان
صوفیه یحییٰ بن معاذ رازی است کنیت او ابو زکریا و اعطی بود مرواں را پسند
داد بر منبر برفته سخن گفته و در فن و عطا نادره وقت خویش بود سخن
خصوص در رجاء گفته مگر مقام رجاء بر غالب بود و در بیان معرفت خدا سخن
بلند داشت و سوس بلخ رفت و مدتی آنجا بود و نیشاپور باز گشت از تاریخ
هجرت دو بیت پنجاه هجرت سال گذشته بود که او را مراجعت شد قوله
سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت عبد الله
بن محمد بن احمد بن حمدان العذیری رحمه الله يقول
سمعت احمد بن محمد السری رحمه الله يقول سمعت احمد
بن عیسیٰ رحمه الله يقول سمعت یحییٰ بن یقول کیف یكون زاهدًا من كل دهر له
موسع عما ليس لك شما زهد فيما لك احمد عیسیٰ رحمه الله میگوید

که من از یحییٰ رضی الله عنه شنیدم که او گفته کسی که در روزه نباشد از مشربها
محرز نگردد و او چگونه شاید که زاهد باشد در جمله سلوک نبشته اند زید بعد از تقا
ورع است آنچه از ان توفیت و ترا بدان نسبت نباشد از ان ترک آری
ورع است و آن حلالی که در ملک تست آن را ترک آری این زهد است
قوله و بهذا الاسناد قال جوع التوابین تجربه وجوع الزاهدين
سیاسة وجوع الصديقين مكرمة و هم بدین اسناد که سخن بالا گفته است
این سخن هم گفت که سنگی که تائب را باشد تجربه باشد یعنی بواسطه جوع او را
تجربه شود که کسر نفس جز تجوع میسر نشود تجربه باشد که بجوع صفائی و زکائی میسر
است و تجربه باشد که جوع بسوی گناهان نفس را مائل شدن ندید و اگر سنگی
که زاهد را باشد از موجب سیاست نفس او بود سیاست حفظ است یعنی حفظ
زهد او بجوع شود چو زهد کرد هر آینه قلت لازمه حال اوست و جوع لازمه
وقت اوست زیرا چه ترک حلال کرد و بدو نفی نماید جوع اختیار شد
حفظ زهد هم بدان مستقیم گشت و اگر سنگی صدیقان مکرم است موجب است
و سبب کرامت و انتقامت صدق و صفای اوست قوله و قال یحییٰ رحمه الله
الفوت اشمل من الموت ان الفوت انقطاع عن الحق والموت
انقطاع عن المخلوقین و یحییٰ رحمه الله گفته است فوت وقت فوت
مقصود و فوت ذوق سخت تر از موت است زیرا چه فوت دور شدن از حق
است و موت دور شدن از خلق است و انقطاع از حق سخت از انقطاع از
خلق است قوله و قال یحییٰ رحمه الله علیه الزهد خلقة شیه
القله و الخلوۃ و الجوع سه چیز لازمه زهد است اندک چیزی
بدو باشد ستر عورت سد جوع و خلوت از خلق تنها بودن چو ترک حلال

علاں کرو ترک صحبت ہم نشو و زیر اچہ از صحبت استقامت بر ترک نشود
و سیوم گر سنگی بلا بدی است اگر جمع اختیار نشود و بد کیا استقامت شود
قوله وقال یحییٰ رحمہ اللہ لا ترخ علی نفسک شیئاً جل من
ان تشغلہا فی کل وقت بما ہوا ولی بہا بر نفس هیچ چیز
سود مند نشوی مگر آنکہ اورا برال بداری کہ بہترین کار است قوله و
قیل ان یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ تکلمہ بیلح فی تفضیل الغنا
علی الفقرا عطی ثلاثین الف درہم فقال بعض المستماع
رحمہ اللہ لا بارک لہ فی ہذا الحال فخرج الی نیشاپور فوق
علیہ اللص و اخذ ذلک المال و تمام حکایت یحییٰ معاذ رحمہ اللہ
این است کہ برو صد ہزار درم قرض شد و خرج آن قرض برائے فقرا و
غزات بودہ است و اینان مطالبہ مال کردند یحییٰ رحمہ اللہ متعلق شد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دید رسول اللہ علیہ السلام باو
فرمود کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ ترا بسبب صفار دلہا آفریدہ است تو در سفر شو و با
خدا سخن گو ترا یکجا صد ہزار درم رسد و ریلح سخن گفت و آنجا غنارہ بر فقر
ترجیح داد و واقعہ خود را بخلق گفت ہر کسے شیخ را چیزے داد تا آنکہ آن درم
حاصل شد کہ سی ہزار کہے چیزے تا آنکہ بصد ہزار درم رسید مشائخ شنیدند
یحییٰ علیہ الرحمہ غنارہ بر فقر ترجیح داد و واقعہ خود را بخلق گفت ہر کسے شیخ
چیزے داد تا آنکہ آن درم حاصل شد کہ سی ہزار کہے چیزے تا آنکہ بصد
ہزار رسید مشائخ شنیدند یحییٰ علیہ الرحمہ غنارہ بر فقر ترجیح دادہ است و این
قدر مال اورا دست دادہ است شیوخ فقرا رحمہم اللہ دعا بد کردند گفتند
لا بارک اللہ تعالیٰ فی مالہ و زواجاتہ و تمام مال او برو بیشتر شد و در

نیشاپور آمد آنجا نیز وعظ کرد چند مردم در آن مجلس از سخن او از جان خود بیرون
 شدند جازہ چندے شد و آنکہ بیوش گشتند و جامہ ہا پارہ کردند خدا و اندتا چہ قدر
 و آن خواب گفت چند مردم آن مال قبول کردند از اول واقع گفت مرا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکجا فرمود دست آمد و بر یو آنجا وعظ کرد چند
 بذل روح کردند و بسیارے تاب و بیوشانہ گشتند و آن واقع خواب را گفت
 دختر وزیر حاضر بود او گفت شیخ رحمہ اللہ ہاں شب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ترا خواب نمود کار خیر من بود پدر من از پیرایہ داوانی زردنقرہ بسیارے
 دادہ بود ہاں شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب دیدم با من گفت کہ
 آرزوے آن داری کہ فردا شفاعت من تورا گفتم یا رسول اللہ کیت کہ
 این آرزو دارو گفت اگر می خواہی شفاعت من تورا یحیی بن معاذ را صد
 ہزار درم قرض برفتہ است او می آید این مالے کہ برتست صد ہزار درم
 اورا بدہ فردا من شفاعت کنم گفت شیخ التماس دارم کہ یکبار دگر وعظ بگویدی شیخ
 رحمہ اللہ ہاں دگر وعظ گفت او داوانی زردنقرہ کہ از پیرایہ افتہ بود آن مقدار کہ صد
 ہزار درم شود شیخ پیر و خلق دگر ہم خدمتہ کردند شیخ رحمہ اللہ بقادشتر پرنقرہ از
 ہر بیرون آورد باقی حکایت نمی گویم کہ مرا از ان گفتار طالت می افزاید قولہ خبرنا
 عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو القاسم
 عبد اللہ بن الحسن بن ابی القاسم الصوفی رحمہ اللہ قال سمعت
 محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ يقول سمعت الحسن بن
 علویہ رحمہ اللہ يقول سالت یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ
 يقول من خان الله في السر هتك الله سره في العلانية سرکه خدرا
 در نہانی طاعت کہ موجب تعظیم او باشد ذکر و بسبب ترفع و تعجی کہ در نفس او

اتقادہ است چنانچہ بعض صوفیاء رومی باشند البتہ خداے تعالیٰ اورا در ملا عام غوار کثرت قوله سمعت عبد الله بن يوسف رحمه الله قال سمعت ابا الحسین محمد بن العزیز المودن رحمه الله يقول سمعت محمد بن محمد الجرجانی رحمه الله يقول سمعت علی بن محمد رحمه الله يقول سمعت یحییٰ بن معاذ يقول ^{کبیر} الا شرار هجرة بک وجههم لک عیب علیک وهان علیک من احتیاج الیک ترکیه اثر کنی چنانچہ بعض مردم از جهت مصلحت بعض لوک وظلمہ را کہ البتہ اثر ار اند ترکیہ کنند آن نقصان تو باشد و آن عیب تو باشد و آن سوء حال تو باشد و اینک تو ایشان را دوست داری البتہ فردا بواسطہ این ترا عتابے باشد محبت تفاضا چیت کرد و ایشان معاویہ ہم معاویہ باشی و هان علیک و همان کس کہ محتاج است ترا غوار و سہل دارند۔

قوله ومنهم ابو حامد احمد بن خضریہ البلیخی ^{ابو حامد احمد خضرویہ بلخی} رحمه الله من كبار مشايخ خراسان صاحب ابو تراب النخشبى رحمه الله قدم نيشابور و زاد ابا حفص عليه الرحمة و خرج الى بسطام في زيارة ابي يزيد البسطامي قدس الله سره العزیز و كان كثير اتي الفتوة يکے از ایشان کہ قول و فعل ایشان متنب باشد احمد خضرو است رحمه الله بعضه از بزرگان پیران بزرگ خراسان بود ابو تراب نخشبى رحمه الله علیه صحبت داشت در نیشابور آمد و زیارت ابو حفص حداد کرد و زیارت بایزید رحمه الله ہم کرده است و در فتوت کارے بزرگے داشت قوله قال ابو حفص رحمه الله ما رایت احدا کبرهمة ولا احد

حالا من احمد بن خضريه عليه الرحمة والرضوان. ^{ابن} خض
 حد اور حمد الله فرموده است بيجي که را بلند همت ترا از احمد خضريه عليه الرحمة
 ندیدم و بهم چنين بيجي گفتم که را صادق ترا و من بياقم صدق حال عبارت از
 وفق اعمال بحسب حال است بمانچه گفته اند چو معاملت نباشد سخن آشنا
 ندارد و حال عبارت از حالات است که بر مردم طاری شود و حال محبت گویند
 و حال معرفت گویند و حال زهد و ورع و تقوی گویند و کذا لک الباقیات
 فقر و غنا و صحت و مرض یکی از احوال باشد **قوله** و کان ابو یزید ^{الله} رحمه
 يقول استاذنا احمد رحمه الله ابو یزید رحمه الله گفته احمد عليه الرحمة
 استاذ ما است مگر بسخه و معاملت لطیفه پیش با یزید رحمه الله ظاهر شده است
 بدان با یزید رحمه الله را استاد میخواند قوم صوفیه از هر که یک سخن گرفته شد
 و بفعله و قوله و علی از و نفع یافته باشند و استاد گویند شنیده باشی
 چنین میگوید که مرا قبل از گریه آموختم **قوله** سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول
 منصور بن عبد الله يقول سمعت محمد بن حامد رحمه الله يقول کنت ^{حاجا} لسا
 عند احمد خضريه عليه الرحمة وهو فی النزاع و کان قل
 اتی علیه خمس شتعون سنة فساله بعض اصحابه عن
 مسألة فدمعت عیناه و قال یا بنی باب کنت ادقه منذ
 خمس و تسعين سنة هوذا یفتح لی الساعة لا ادری
 بالستعادة ام بالشقارة انی لی اوان الجواب قال و کان علیه
 سبعائة دینار دین و غرماؤه عندک فنظر الیهم و قال اللهم
 انک جعلت الرهون وثیقة لارباب الاموال و انت تأخذ
 عنهم وثیقتهم فادع عنها قال فدق الباب و قال ین

غرماء احمد علیہ الرحمة نقضی عنہ شد خرجت روحہ ما
 سنة اربعین ومائتین محمد حامد وحمہ اللہ گفته است کہ نزدیک احمد علیہ الرحمۃ
 شہتہ بودم و او در حالت ترع بود و عمر او نو و پنج سالہ شدہ بود و بعض
 یاران او از مسئلہ پرسیدند چشمہا را و روان شد و گفت درے را نو و پنج سال
 کوفتہ ام آن در پیش من می آید نمی داعم او را سعادت کشانید و یاوالعیاذ باللہ
 منہ ببقاوت کشانید مرا چہ جائے آنست کہ در جاب شروع کنم آری تجلی
 جدید است تا بکدام صفت تجلی کنند و براحمد علیہ الرحمۃ مفسد دینار دین بودہ
 است و صاحبان دین نزدیک او بودند سبوی ایشان دید و گفت اے
 باز خدا تو گردانیدہ رہنما را معتمد خداوندان مال چنانچہ معتاد مردم است
 رہنے می نهند ماسے نشانند از جہت من آن مال را تو ادا کن او این سخن
 گفت پس آن شخصے آمد و در او را کوفت گفت دینان احمد کجا اند آن قدر
 مال کہ بروے بود ادا کرد بعد آن روح او از تن او برون آمد و نقل او بر شہوت
 چہل سال از یایخ ہجرت است قال وقال احمد بن خضر یہ رحمہ اللہ
 لا نوم اثقل من الغفلة ولا رق املک من الشهوة ولو اثقل الغفلة
 لما ظفر بک الشهوة احمد گفته است رحمہ اللہ هیچ خواب گران غلیظ تر غافل کنندہ
 از غفلت نفس نیست کہ نفس از حق و از کار حق غافل شد و هیچ چیزے نفس را
 مالک تر از شہوت نیست اگر ثقل غفلت نہ بودے شہوت بر تو غالب نیادے
 بہر کہ برو خواب غالب است۔

قوله ومنهم ابوالحسن احمد بن ابی الحواری
 رحمہ اللہ من اهل دمشق محب ابا سلیمان الدارانی فی
 اللہ عنہ وغیرہ ومات سنة ثلثین ومائتین وکان المحدث

علیہ الرحمۃ والرضوان یقول احمد بن ابی الحواری رحمۃ الشاہ احمد بن ابی الحواری سمعت بابو میلان و بامشایخ و گرم داشت و از تاریخ و دیت سی سال گذشتہ بود کہ بحضرت بازگشت قولہ و کان الجدید یقول جنید رحمہ اللہ گفتہ است احمد بنی الحواری علیہ الرحمہ در شام بمحیی کلے خوشبوے باشد قولہ سمعت الشیخ ابی عبد الرحمن السلمی علیہ الرحمہ یقول سمعت ابی احمد الحافظ رحمہ اللہ یقول سمعت سعید بن عبد العزیز الحلبی یقول سمعت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول من نظر الی الدنیا نظراً ارادۃ وجب لها اخرج الله نور الیقین والنہد من قلبہ احمد گفتہ است رحمہ اللہ ہر کہ طرف دنیا بنظر رغبت دید نور یقین و زد از دلش رفت گوی ہمچنین میگوید کہ اگر او را یقین بودے و زدے بودے بطرف دنیا نظر رغبت نکردے فعلی ہذا من نظرہا ظفر معنی این باشد ہر کہ نظر کردہ است نور ایمان یقین از دلش بردہ است قولہ و بہذا الاسناد یقول من عمل بلا اتباع سمنۃ فباطل عملہ ہم بدیں اسنادے کہ سخن بالابو این کلام است ہر عملی کہ بغیر اتباع سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد باطل باشد یعنی معتد بہ نباشد و مقبول حضرت نبوداے عزیز ازرا عمل مشایخ صوفیہ از متقدمان و متاخران ترا اشکائے شود کہ مگر بہ اتباع سنت نیست اللہ علیک از من پرس جزئیات و کلیات ایشان بروفق اتباع ترا ننایم بلکہ اشارتے و عبارتے از کتاب اللہ ہم باشد قولہ و بہذا الاسناد قال احمد رحمہ اللہ افضل البکاء بکاء العبد علی سافاته من اوقاته علی غیر الموافقة و ہم بدیں اسناد رسیدہ است احمد

گفته است بهترین گریه آنست که بنده بگریه سبب ورودی که از دے فوت
 شده باشد و سبب کارے که از دے رود که آن موافق اتباع رسول الله
 صلی الله علیه و آله و سلم باشد یعنی کار کرد و آن بر وفق اتباع نبود سخن بالا
 از انا بود و سخن احمد علیه الرحمہ آنچه مافروتر جمہ کرده ایم و سخن ما مباین سخن
 احمد نیست فائهم قوله وقال احمد رحمه الله ما ابتلى الله
 عبدا بشئ اشد من الغفلة والنسوة بیح بلاء خدا را بر بنده
 ازین بدتر نیست که بغفلت و بسخمتی دل مبتلا کند نسوة از غفلت زاید و غفلت
 از نسوة آید.

قوله ومنهم ابو حفص بن عمر سلام الله عليه من
 قرية يقال لها كور اباد على باب مدينة نيشاپور على طريق
 بخارا احد الامم والسادات مات سنة ثمان مائة ومائتين
 وبعضه از ان مشائخ معتبر و معتمد و مقتدی و مشد ابو حفص حداد است نام او
 ابو حفص است و بدان شهره است و پدر او عمر سلام نام و نزدیک نیشاپور
 و در ره گذر بخارا قریه است کور اباد نام مسکن شیخ آنجا بود یکی از امامان
 و سروران این قوم است و ویت شصت چند سال گذشت نه بود او و حجت
 پیوست قال ابو حفص رحمه الله المعاصی برید الکفر مکات الحی
 برید الموت ابو حفص رحمه الله گفته است معصیت خدا کردن نشان کفر
 است و کشنده کفر است و برنده کفر است و منتهی بکفر است چنانچه تپ
 نشان مرگ است شیخ قدس الله روحه معصیت را نشان کفر گفت ازین رو
 که گناه است غایت یکے اکبر اگر این کبیره با عدوان و باصرار و بعدم مبالاة گذشت
 قرین کفر شود آئینه سخت بر روی وے اندک اضطلال شود قدرے

ابو حفص عمر بن
 سلام الحمرادی
 ن کوثر آباد

الثقفی رحمۃ اللہ علیہ یقول کان ابو حفص رحمہ اللہ یقول
من لم یزین افعاله واحوالہ فی کل وقت بالکتاب وسنة ولم
یتہم خواطرہ فلا تعد فی دیوان الرجال واتسا ابو حفص رحمہ اللہ فرمود
است ہر کہ احوال خود را بکتاب وسنت نسجد چنانچہ در ترازو سنگ در پلہ نہند
و چیزے در پلہ دیگر بدان سنگ بسجد بچنین اعمال و احوال خود را بکتاب وسنت
وزن نکنند و متہم خواطر خود نباشد اہتمام در خواطر حیثیت سر فاطر حقانی کہ
اورا در دل گذرد و ہر چہ کہ صادق الفراست بودہ باشد و ہر چہ کہ منع و
نہی را بداند با این ہمہ جواز آن سوی آید اعتماد در انشاید و اگر این آیت خواندہ
باشد و معنی را نفہم کردہ باشد و مکر و مکسر اللہ واللہ خیر الماکرین
این سخن را نیکو نفہم کن اولاً بعد کسے کہ چنین نمود ا و را از مردان راہ و مردان
کار شمیم۔

قوله ومنہما ابوتراب عسکر بن حصین النخشبی رحمہ اللہ
صحب اباحاتما الاصم و اباحاتما العطار البصری رحمہ اللہ
مات سنة خمس و اربعین و مائتین و بعضہ اذان مردان و نیدار و رورہ و ا
ایں کار ابوتراب عسکر نخشی بودہ است با حاتم اصم صحبت داشت و با حاتم
عطار نیز صحبت داشت و از تاریخ ہجرت و ولایت چل پیچ گذشتہ بود کہ او
ازیں جہاں انتقال کردہ است قوله و قیل مات بالبادية نهشته
السباع و چنین گویند موت او در بادیه بود و زندگان او را ریدہ اند قوله
قال ابن الجلاء صحبت ستمائة شیخ مالقیة فیہم مثل
اربع اولہم ابوتراب النخشبی محمد بن جلال رحمہ اللہ گفتہ است کہ ششصد
پیر را صحبت کردہ ام بچو این چہار کسے ملاقات نشد مقدم ایشان و سر ایشان

ابوتراب عسکری
حصین النخشی

ابو تراب است علیہ الرحمۃ **قوله** قال ابو تراب رحمہ اللہ الفقیر قوتہ ما
 وجد ولباسہ ما ستر و مسکنہ حدیث انزل ابو تراب گفتہ است
 رحمہ اللہ قوت فقیر ہر چہ یا بد اگر چہ برگ درختی باشد و لباس او ہمانچہ ستر
 عورت او کند و دافع خرقہ او باشد و مسکن او بود و ہر جا کہ فرو آید **قوله**
 قال ابو تراب رحمہ اللہ اذا صدق العبد فی العمل وجد حلاوتہ
 قبل ان یعملہ فاذا اخلص فیہ وجد حلاوتہ وقت مباشرۃ العمل
 ابو تراب رحمہ اللہ گفتہ است کہ بندہ علی صدق کند رغبت و حلاوت و لذت
 آن عمل در دل خویش یا بدیش از آنکہ کند یعنی بہ نشاط و بذوق و فرح کند و
 چون در آن عمل فخلص باشد و علی با خلاص کند در حالت مباشرت عمل
 حلاوت یا بد میان صدق و اخلاص تفرقہ گفتہ اند صدق اول حال اخلاص
 است سخن بسیار است ہاے گفتار نیست کہ آثار کلام میشود **قوله** سمعت
 الشیخ اباعبدالرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی
 اسمعیل بن نجید رحمہ اللہ یقول کان ابو تراب اذا رای من
 اصحابہ ما یکرہ زاد فی اجتہادہ وجد توبتہ و یقول بشوخی
 دفعوا الی ما دفعوا الیہ لان اللہ عزہ وجل یقول **اِنَّ اللہَ لَا
 یَغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ** نجید گفتہ است رحمہ اللہ
 کہ ابو تراب چون دیدے در اصحاب خویش چیزے را کہ اورا کارہ بودے یعنی
 تجاوزے از حد تعبہ و ترک احسن او بے یا تقصیرے در علی یا العیاذ باللہ
 میلے نبایستہ در مجاہدہ خویش از دیا کردے و توبہ را از سر تجدید کردے و
 گفتے از شومت من است کہ اصحاب من بچنین چیز مبتلا شدہ اند زیرا کہ
 خداوند تعالی فرمودہ است بتحقیق خدا نعمتے را از قومے نگرداند تا آنکہ ایشان

آن معاملہ با خدا و از بند آن معاملہ را نگردانند اینجا این سخن آید اگر صاحب متغیر
 شد خداے تعالیٰ تغیر حال او کرد و بر شیخ چه آید اما شیخ قدس اندر وجه خود را یکے
 از ایشان می شمارد تغیر ایشان تغیر خود می داند گفته اند الفقرا کف نفس واحد قوله
 قال وسمعتہ يقول اصحابہ من لیس منکم مرقعة فقد سال
 ومن قعد فی خانقاه او مسجد فقد سال ومن قرا القرآن
 من المصحف او کما یسمع الناس فقد سال ہر کہ مرقع پوشید یعنی ژند
 و خرقہ در بر کرد پس تحقیق از مردمان خواستے کرد کہ اورا چیزے بدہند و بچیزے
 برسند و ہر کہ در خانقاہ و مسجدے شست فقد سال و ہر کہ قرآن را
 دست گرفت و بدین مردمان خواند و با و از بلند خواند فقد سال و نیز یکے
 از سالکان باشد قوله وکان ابوتراب رحمہ اللہ یقول ینی و
 بین اللہ عہد ان لا آمدیک الی حرام الا قصرت ید عند
 ابوتراب رحمہ اللہ گفته است میان من و خدا عہدے است سوے ہر حرامے
 طعمے یا چیزے دست فراز کنم و خواستم بتانم دست من کوتاہ شود یعنی بدو
 البتہ نزد و قاصر بران توانم شد قوله و نظرا ابوتراب رحمہ اللہ
 یوما لی صوفی من تلامذتہ قد مدیک الی قشر بطیخ و قد طوی
 ثلثۃ ايام فقال لہ ابوتراب رحمہ اللہ تمدیدک الی قشر بطیخ
 انت لا یصلح لک التصوف الزم السق ابوتراب رحمہ اللہ وید صوفی را
 کہ از مستر شد ان او بودہ دست سوے پوست خربزہ فراز کردہ است و او
 سہ روز برآمدہ بود کہ طی کردہ است گفت کہ تو لائق تصوف نہ تو صوفی نیستی برو
 ملازم بازار باش مدیدن می گوید این مد بطریقہ سوال بود یا پوست بطیخ بود
 دست فراز کرد تا آنرا بتانند بچنین گمان می رود مگر او بر غبت خواست پوست

خریزه را بستانند بیدیا که می داد او دست فراز کرد تا بستانند همه
 احتمالات نایب می آید قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
 يقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمه الله يقول سمعت
 ابا عبد الله انصاری رحمه الله يقول سمعت ابا الحسن الرزاز
 رحمه الله يقول سمعت یوسف ابن الحسین رحمه الله يقول
 سمعت ابا تراب النخشبی رحمه الله يقول ما متت نفسی علی
 قط الا مرة تمت علی خبز او بیضا و انانی سفری فعدلت عن
 الطريق الی قریة فوثب رجل وتعلق بی وقال کان هذا مع
 اللصوص فبطحنی وضر بونی سبعین جلدة فوقف علینا رجل
 فصاح وقال هذا ابوتراب النخشبی فخلونی واعتذر الی وادخلنی
 الرجل منزله وقد مالی خبزا و بیضا فقلت کلها بعد سبعین
 جلدة یوسف حین رحمه الله میگوید ابوتراب علیه الرحمه میگوید من در سفر بوده
 ام از ره سوء و بیخ شدم شخصی دایه را گم کرده بود دایه خود را می جست مرا گرفت
 و بخود متعلق داشت و گفت این مرد کی از ان ویزان است که دایه مرا برده
 اند مرا زدند و کوفتند بقتاد و وال بر پشت من زدند شخصی مرا شناخت فریاد
 کرد که ابوتراب است مرا گذاشتند و عذر این کو قن و بسن خواستند
 من اعتذر ایشان را قبول کردم مرا در خانه بردند نان پسیده و بیضه پیش من
 آوردند و نفس من بیخ و قن آرزو نموده بود همین نان و بیضار آرزو کرده
 بود بانفس گفتم مرا که آرزو کنی بقتاد و وال بخوری آرزو تو بود و من قوله
 و حکي ابن الجلاء رحمه الله قال دخل ابوتراب رحمه الله مكة
 طيب النفس فقلت اين اكلت ايها الاستاذ قال اكلت اكلة

بدان بن
نخشب

نخشب
نفس

بالیصره و اكلت بالنباح و اكلت ههنا ابن جلامی گوید دیدم ابو تراب را رحمه الله در مکہ نیک خوشان با نور و صفا دانستم که او طهارت کرده باشد و طعام گذاشته باشد این صفا از آنست پرسیدمش طعام کجا خورده بودی گفت یک نغمه در اصره خوردم و یک نغمه در نباح خوردم موضعی است میان مکہ و بصرة و یک نغمه در مکہ از اصره در مکہ و یک نغمه خور و یک دو زیر ایه سیوم نغمه همانست که در مکہ خورده است -

قوله و منهم ابو محمد عبد الله بن حنیف من زهاد المتصوفة صاحب یوسف بن اسباط کوفی الاصل و لکنه سکن انطاکیه بعضی از اهل پیران بزرگ و مشایخ که لایق اقتدار اند ابو محمد عبد الله حنیف از زاهد و صوفیان است و صاحب یوسف اسباط بود و مولد او و مولد آباء او کوفه بود و در انطاکیه اند قوله سمعت محمد بن الحسن بن رحمه الله يقول سمعت ابا الفرج الورثانی رحمه الله يقول سمعت ابا الانوار الملبی قاتینی رحمه الله يقول سمعت فتح بن شرف يقول سمعت عبد الله بن حنیف بن حنیف اول ما لقیته قال یا خراسانی انما هی اربع لا غیر عینک و لسانک و قلبک و هواک فانظر عینک لا تنظر بها الى ما لا یحل لك و انظر لسانک لا تقبل به شیئا یعلم الله خلافه من قلبک و انظر قلبک لا یکون فیه غل و لا حقد علی احد من المسلمین و انظر هواک لا تهوی شیئا من الشر فلا لم یکن فیک هذه الأربع من الخصال فاجعل الرماذ علی راسک فقد شقیمت فتح شرف رحمه الله از ارکان تصوف پرسید ابن حنیف گفت جز این چهار نیست علم در چشم است و علم در زبان است

و عملے در قلب است و عملے در نفس است نظرے در چشم خویش کن ز بینی جز
سوی چیزے کہ دیدن او ترا حلال باشد یعنی نظر بسوی اجنبیہ نبود و نظر
بسوی زخارف دنیا نہ بود و نظر بسوی چیزے کہ ترا مہلّی از حق و از کار حق باشد
نبود و نظرے زبان را کن زبان آن لگوئی کہ دل مخالف آن باشد و ردل میل
بہوا باشد و تو بزبان سخن از ترک ہوا گوئی و دل راغب بسوی دنیا باشد
زبان سخن از ترک دنیا گوئی از احوال و مقامات گوئی کہ دل تو بدان متصف
و متعلی نیست و نظرے دل را کن دروغے و حقدے و حسدے نباشد
آنرا کہ مردان متصوف غیرت و رشک نامند صوفی باشد کیے را دیدن تو نہ
بسبب حامے و مقامے و قبوے کہ او را پیش آمدہ است ایشان این رحمد
نامند و غل خوانند و این نوعی از غش باشد و ہوا خود را بسیں کہ بیج بلا
را خوانان نباشد ہرچہ جز خدا و کار خدا بود آن شر بود بلکہ ازین شر شے بدتر
نباشد اگر در تو این چہار چیز نباشد خاکستر بر سر خود انداز تحقیق کہ تو بدستختی ^{فلا}
و قال ابن حنفیہ رحمہ اللہ لا تغتم الا من شئ یضرک غذا
ولا تقہج الا بشئ یسترک غذا غم مخور مگر چیزے را کہ ترا فردا نغمیں کند
و خوش مباش مگر چیزے کہ ترا فردا خوش کند ازین غذا یا قیامت مراد باشد
یا مرد و زغم مخور چیزے کہ فردا زیان کند و امروز شاد مباش مگر چیزے کہ
فردا شادان باشی بار ما گفتہ ام مرد عاقل آن عمل کند کہ چوں کار آخر رسد
او با خود حساب کند کہ عمر در چہ گذشت اگر چیزے مدد دے مقبوے موجودے
بود ہم این قدرے بیا بدرد دل آنچہ بایستہ کرد دم و قبول من امتداست
بارے آنچہ بایستہ کرد دم نباید و نشاید فخر و کہ دردش این آید بد آنچہ کار گذشت
نا بایستہ و ناشائستہ بود اکنون کار آخر آخرا رسید جائے عذر نہ ماند جز فکوس

جزو ریخ وروا من اونه بتند زسے خسران وزسے خذلان نعوذ باللہ من
امثال هذه الاعمال قوله وقال این خنیق رحمہ اللہ وحشۃ
العباد عن الحق وحش منہم القلوب ونوا نہما آتسوا
بر بہم لا ستانس بہم کل احد ہر کہ از خدا وحشت دارد و ہر
ہمہ از و مو حش اندو ہر کہ با خدا موانست دارد قلوب او مونس باشند
نیکو سخنے است این اما کلی نیست تحمل کہ چنین باشد اگر موانست ہما
موجب موانست با خلق باشد این نوع شی مخوفے باشد اگر فردا آمتا
این را جز لعل او دارند چہ توان کرد قوله وقال انفع الخوف ما حجت
عن المعاصی وانفع الرجاء ما سهل علیک لا بدنی است مرد مونی
را میان خوف ورجا بودن نافع ترین خوفها اینست کہ ترا از معاصی باز داند و نافع
ترین رجاء نیست کہ عمل بر طاعت تو آسان گرداند بارہا گفته ام خوف نیست
کہ با ہمہ طاعت کہ تو بجا آری خوف در دل تو آں بود کہ نباید او قبول کنند و رجاء
کہ ہمہ طاعت با بجا آری و امید داری کہ مگر قبول کنند بریں سخن من در کلام
این صوفی اشارتے ہست قوله وقال طول الاستماع الخی الباطل
یطفی حلاوة الطاعة من القلب بیا رکوش داشتن بسوسے
چیزے کہ آن نسبت ببطلان دارد حلاوت طاعت از دل بردن نشاط عباد
از و برد و چو بیا رکوش دارد علامت اینست کہ بدان تلذذے میکند
و او را آن خوش می آید چو باطل خویش آید ہر آئینہ لذت طاعت برو
و شیخ قدس اللہ رومہ در صدر ذکر آن بزرگوار را از زہد و متصوف
نامیدہ است و کلمات و اشارات او حکایت ہم ازین کرد کہ از زہد و متصوف

ابو علی احمد بن عاصم
الانطاکی

قوله ومنهم ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی رحمه الله
من اقربان بشیر بن الحرث والسرری والحرثی الحاسبی رحمه الله
عليهم كان ابو سليمان الداراني رحمه الله عليه يسميه جاسوس
القلب لحدة فراسته بعضه ازان صوفيان که بر سنن اتباع رفته اند قول و
فعل ایشان حجت و قطع است احمد انطاکی است رحمه الله ازان اقربان بشیر حارث
وسرری و حرث محاسبی بود رحمه الله عليهم و ابو سليمان دارانی رحمه الله او را جاسوس
قلب گفته بموجب صدق فراسته که در او بود فراسته تیز بے داشت که ظاہر
مردم را باطن آن فراست کرده که البته خطا نبود و ابو الحسن نوری را
رحمه الله نیز جاسوس قلب گویند چنین گویند کہ او بر خطرات دل مردم مطلع
گشته قوله وقال احمد بن عاصم رحمه الله اذا طلبت صلاح
قلبك فاستعن عليه تحفظ لسانك واحمد رحمه الله گفته است
چون خواهی کہ دل تو صلاح باشد یعنی کہ ورستی و ظلمتے البته بر وطاری نشود و شت
بنگاه داشت زبان خود کن حفظ لسان عبارت از نگاه داشت او باشد از
فحش و غیبت و بصلع و حفظ لسان عبارت از آن باشد کہ زبان آن نگوید
کہ در دل نیت و حفظ لسان عبارت ازین باشد البته آنچه در دل است بر زبان نیاورد و دیگر حفظ لسان
عبارت ازین باشد بر عیوب و ان مطلع شود از آن حکایت کند و حفظ لسان عبارت ازین بوده باشد کہ از
و حکایت سخن نگوید و حفظ لسان عبارت از سکون کلی باشد سخن گفتن خصوصاً
بیار دل راسیہ کند قوله وقال احمد بن عاصم رحمه الله ان
الله تعالى انما امواکم و اولادکم فیتنة و نحن نسب تزیب من
الفتنة احمد رحمه الله گفته است خدا فرموده است

اموال شما داد و شما نیت شماست یعنی شمارا از مقصود شما
 ہم ایشان باز می دارند و ما همین نیت را زیاد می کنیم اولاد نیت است
 زیرا چه دل مزوم را متعلق بخود می کنند اولاد فتنه است زیرا چه سبب ایشان
 بسیار محالے که صوفیہ از ان محتر زبا شدند نیت و عکسند اولاد فتنه است
 زیرا چه السبتہ بریں آرد که مرد صاحب ولد خمیر کند چنانچه گفته اند اولاد مخیل
 و مدین و محین غمزد کنر بہت بلند را پست سازد بہ سبب جہانتے کہ اور اطہار
 شدہ است اگر مرد اولاد است گاہ جمال فرزند را یاد کنند کہ اگر من کشتہ شوم
 او ضائع گردد و جہانتے وردل او آید و فتنہ است زیرا چه ولد مخیل است دو
 درے در گرد با شد مرد فرزند را یاد کند نخواہد یکے و بہ و شرح اموال ظاہر
 است۔

قوله و منهم ابو السري منصور بن عمار من اهل
 مرو من قسمة دند انقان يقال انه من يوسف بن واقام بالبصرة
 وكان من الواعظين الاكابر وبعضه ازان مقتدايان دين ومتبعان ال
 تحقيق وطلب منصور عمار است رحمه الله خلق مرو بود و مولد او از ديه دند انقان
 گرد يہے از ديه اے او است و ہمچنين گویند کہ او يوشنجي بود و مقيم در بصرہ
 بود يکے از واعظان اکابر بود و میان واعظان او را در تہ تبہ بلند شمرده اند کہ او غلط بود بر نمبر بر رفتہ
 خلق را پندے گفتہ قوله وقال منصور بن عمار و حمدہ اللہ من
 جزع من مصائب الدنيا تحولت مصيبتہ فی دینہ ہر کہ از سبب
 مصيبت دنیا و زيان جزعے با فرطے کرد زيانے کہ ہونيائشہ بود ان
 جزع او سبب آن شد کہ آل مصيبت در دین افتاد و راضی نہایتے کہ و چو صبر نہ کرد
 جزع کرد مصيبتے نقدے در دین است قوله وقال منصور بن عمار

ابو السري منصور بن
 عمار

رحمه الله احسن لباس العباد التواضع والا نکسار و احسن
 لباس العارفين التقوى قال الله تعالى ولباس التقوى ذلک
 خیر و منصور گفته است بهترين لباسها و بندگان خدا تواضع و انکسار است
 و بهترين لباس عارفان تقوى است و لباس زینت نفس است و بهترين
 زینت ما تواضع و انکسار است خود را مردم با فهمه فصل و شرف در مرتبه فرو دهند
 بهترين لباس اوست و باشد و لباس پوشیدن بزرگی خود را تواضع پوشیدن بهترين
 لباس است تواضع تفاعل است تکلف در چیزی است که تو خوان آن
 نباشی او خود را بستم هر چند که خوان آن نیست که فرو دگس باشد سبب پوشیدن
 غرت و عظمت خویش را او تواضع میکند و میخواهد که وضع باشد تواضع بران
 خدا را با همه شرفی که خدا ورنه داده است و عزت و عظمتی که او داده است او را
 محبوب خود نامیده است و او را گفته افعل ما شئیت فانک معفو باین
 حضرت او مسکنت و عبودیت و بیچارگی را برپایمی دارد خود را از جمله طالبان روزگار
 کمتر و پستتری دارد این مرد را بهترين لباسها باشد و همبرين لباسها باشد و همبرين
 چند سخنی که گفتیم دیگر هم هست اما تو برين قیاس کن و بهترين لباسها عارفان تقوی است
 مرد عارف باشد متقی باشد و قول و فعل و عمل و صحبت خویش این بهترين لباسها
 باشد و هیچ لباس بران پوشیدن معرفت ازین بهتر نبود و یک را تجلی شود بر
 صورت محمود او تقوی را بکار دارد و حسب آن تجلی مباشر نشود و الصبر عن الله
 من اشد الصبر این بهترين لباسها باشد فهم کن چه میگویم چه دانم تو فهم خواهی کرد یا نه
 و گفته اند بهترين زینت ما تقوی و عبادت خدا است چون را بعبادت خدا مشغول
 داشتن و نفس را بتقوی بهترين زینت باشد و عارف را بهتر ازین زینت نیست
 که متقی بود و چه میگوئی با همه معرفت نفس را آرایش بتقوی و ظاهر جوارح را بعبادت

زیبا ترین زینت ابودیانہ قوله وقیل سبب توبته انه وجد فی الطریق
 رقعة مکتوبه علیها بسم الله الرحمن الرحیم فاخذها فلم یجد
 لها موضعا فاکلها فاری فی المنام کان قایلا قال له فبتح علیک
 باب الحکمة باحترامک لتلك الرقعة وچنین گویند سبب توبه او پر کاغذ کاغذ
 ورره افتاده یافت و درو بسم الله الرحمن الرحیم نمش تباه گے
 نیافت که کاغذ را آنجا دارد و یا خود عزت و احترام نام خدا این تقاضا کرد که سینہ
 خود را طلق و کام خود را بدان متخلط و متمزج دارد آن کاغذ خائید و فرو برد و او را در
 خواب نمود و گویند می گوید تو نام خدا را احترام کردی و حرکت بر تو کشاوند قوله
 سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمه الله یقول سمعت
 ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت ابا العباس القاصر رحمه الله
 یقول سمعت ابا الحسن الشعرانی رحمه الله یقول رايت منصور
 بن عمار رحمه الله فی المنام فقلت ما فعل الله بک فقال قال لی
 انت منصور بن عمار قلت لی یارب قال انت الذی کنت تزهد
 الناس فی الدنیا وترغب فیها قلت قد کان ذلک ولكنی ما
 اتخذت مجلسا بدأت بالثناء علیک وثبتت بالصلوة علی
 نبیک صلی الله علیه وآله وسلم وثلثت بالنصیحة لعبادک
 فقال صدقت قال الله تعالی الملائكة صنعوا له کرسیا یحمدنی ^{مصدق} _{تجددنی}
 فی سمائی بین ملائکتی کما تجددنی فی ارضی بین عبادی الواسع
 شعرانی رحمه الله گفت منصور بن عمار را رحمه الله بخواب دیدم پر سیدمش خدا
 با تو چه کرد گفت خدا مرا گفت تو منصور عمار می گفتی یارب گفت تو آنی که مردم
 را در بین می آوری که ترک دنیا کنند و خود را در دنیا رغبت می کردی گفتی

آرے یارب بود چنین و لیکن من هیچ تبرک مجلس را نرفتمه ام مگر آنکه آنما بعد
و شمار تو کرده ام و دو مرتبه بپیمیر تو گفته ام پس آن بیوم مرتبه خلق را پسند
داده ام خداوند فرمود راست میگویی خداوند سبحان فرشتگان را فرمود که سی
بند برای منور که او حمد من در آسمان من میان فرشتگان من بگوید چنانچه در زمین من میان بندگان
مرا بزرگی یاد کرده است و حمد و شمار کرده است۔

قوله ومنهم ابو صالح حماد بن عمار القصار النشابة
رحمه الله منه انتشار من هب الملاصقة بنشابة و محب سليمان
الفارسي و ابانتراب النخشي رحمه الله عليهم مات سنة
احدى و سبعين و مائتين و بعضه ازان مشاع که ایشان را علم پسند
و صنع گزیده بود حمدون قسار است رحمه الله و هب لامت از و منتشر شد
مصاحب سليمان فارسي بود و ابانتراب نشی رحمه الله و دوست هفتاد یک
از هجرت گزشت بود که حمدون قسار باس حیات خود را آفرین جهان پاکتر شده
است قوله سئل حمدون رحمه الله متى تجوز للرجل
ان تكلم على الناس فقال اذا تعين عليه اداء فريض من فريض
الله في علمه و اخاف هلاك انسان في بلد ملة يرحل و ان ينجي الله
تعالى منها از حمدون رحمه الله پرسیدند که شاید که مردم سخن با خلق گو گفت
و تویی که برو فريضه شود و به شخص تعین که البته این سخن به باید گفتن یا به بیند
بمعصیت خدا لاک میشود و از وی بر حق است و به بدعتی مبتلا گردد و امید
دارد که این چنین کسی را از بدعت خداوند تعالی نجات دهد قوله و قال من
ظن ان نفسه خير من نفسه من نفسه الكبر و حمدون گفته است رحمه الله و
در خود این گمان برد که نفس من از نفس فرعون بهتر است پس تحقیق او اظهار کرد

ابو صالح حمدون بن
عمار القصار النشابة

کرده باشد شیخ قدس اللہ سرہ می فرماید خود را خود چیزے دانستن و او را
 مرتبہ و وز نے بہادن جزا از صفت کبر نباشد این مرد در خود این گمان برد کہ من
 بہتر از فرعونم نظرش از فعل حق غافل شدن است کہ مرا توحید و ایمان آراست
 کہ آراست، خدا و او را کافر و خدا کو کسی کہ نظر بر فعل خود کنی و حکایت با یزد و سگ
 گر گین قریب بدین است قوله و قال مذ علمت ان للسلطان قسۃ
 فی الاشرار ما خرج خوف السلطان من قلبی و قسما رگفته است
 رحمہ اللہ از این کہی کہ دانستم کہ بادشاہ را فراتے بہت کہ ہاں مردمان شر را
 شناسد ہیچ وقتے ترس سلطان از من نہ رفت خود را اثر میدانست ترس
 داشت کہ سلطان بفراست بر شر من مطلع گردد قوله و قال اذا را بہت
 متکرا فتمائل لئلا تبغی علیہ فتبتلی بمثل ذلک و حمدون گفته است
 علیہ الرحمہ چون منکرے بہ بنی منکر شدہ طریقت یا منکر الٰہ معرفت
 از و بگذر بسوے دیگر شود تا تو بدان نہانی کہ تو ہم بدان مبتلا گردی قوله
 و قال عبد اللہ بن منازل رحمہ اللہ قلت لاجی صالح رحمہ اللہ
 اوصنی فقال ان استطعت ان لا تغضب بشی من الدنیا فاعل
 عبد اللہ منازل رحمہ اللہ گفت است کہ ابو صالح حمدون را گفتم مرا وصیت
 کن گفت اگر توانی کہ برائے دنیا بر کے بغضب نشوی پس مکن کہ این نیکو
 کارے است غضب کردن برائے دنیا دلیل بر رغبت و خواست است
 قوله و مات صدیق لہ و هو عند راسہ فلما مات اطفاء
 حمدون السراج فقالوا فی مثل هذا الوقت یزاد فی السراج
 فقال الی هذا الوقت کان لہ و من هذا الوقت صار الدھن
 للورثۃ یا رے از ان حمدون مرد او بر سر او حاضر بود ہین کہ او مرد و سیراف
 شد و نہ بخود منقول عند الفاخر م غورہ است پس بیاض گزارده شد

راکت گفتند ایں وقت آنست کہ چراغ را فروزند تو چراکتی گفت تا اوزندہ
 بود ملک او بودہ است چو او مرد ملک ورثہ شد اکنون بوجہ کہ سوزند قوله
 وقال حمدون رضي الله عنه من نظر في سيرة السلف عرف
 قصيره وتخلفه عن درجات الرجال وقال لا تقش على احد
 ما تحب ان يكون مستورا منك وحمدون گفته است رحمہ اللہ ہر کہ
 نظر در سیرت سلف کند و اعمال و افعال و اقوال ایشان بنید تقصیر خویش را
 بشناسد کہ ہر چہ کہ مردم از ایشان پس آمد و بدیشان نسبت ندارد و از ایشان
 تخلف کرد و متجاوز کرد دم قوله وقال لا تقش آنچه تو خواهی کہ در توان نہا
 ماند آن چیز را بر دیگرے فاش کن و معرفت خدا ستریت از اسرار و قصد
 بر اسرار اخاف است اگر آشکارا کنی ستر خویش را فاش کنی۔

ابوالقاسم جنید
 بن محمد

قوله ومنهم ابوالقاسم الجنید بن محمد سید
 الطائفة وامامهم اصله من نهاوند ومنشأه ومولده
 العراق وابوه كان يبيع الزجاج فلذلك يقال له القواريري
 وكان فقيها على مذهب ابی ثور صاحب السري والحرمات
 المحاسبی و محمد بن علی القصاب رحمہ اللہ علیہم مات
 سنة سبع وتسعين ومايتين في اذان شهبازان و سرور ان متبعان
 ومقتدایان ابوالقاسم حمید محمد است رحمہ اللہ اور اسید الطائفة گویند
 رئیس القوم گویند امام الصوفیہ گویند اصل او از نهاوند است و منشأ و مولد
 او عراق است و بغداد داخل عراق ست بریں نسبت او را جنید بغدادی گویند
 و پدر او شیشہ فروشی کردے ہم اذان او را قواریری خوانند و جنید رحمہ
 ہیں کار کردہ است و او فقیہ بود بر مذہب ابوسفیان ثوری بودہ است

سری مربی و استاد او بود و خال او بوده است و با حارث محاسبی حضا
و مصداقت بود و مصاحبت با محمد علی قصاب هم داشت و بر سر دوست
نود و هفت سال اتفاق بازگشت کرد و قوله سمعت محمد بن
الحسین رحمه الله يقول سمعت محمد بن الحسین البغدادی
رحمه الله يقول سمعت الفرغانی رحمه الله يقول سمعت
الجنید رحمه الله يقول وقد سئل من العارف قال من
نطق عن سترک وانت ساکن فرغانی رحمه الله میگوید از جنید علیه الرحمه
پرسیدند عارف کیت گفت آنکه سخن از سر تو گوید و تو قایل آن سرباشی
نطق از حیثیت حقیقی که تراست که آن بر تو نهانست او سخن از آن حقیقت^۲ حقیقه
تو گوید و تو آن را عارف باستی یا نباشی ولیکن مبین تو نباشی سر ایشان
اثارت بدانست که در کلمات قدسی است خداوند تعالی فرمود لا انسان
سری روح را هم گویند سر معنی دل را هم گویند و مننه که در جزا است
آن سر جزا است خلاصه که با انسان متعلق است آن سر انسانست و در آن
معنی دیگر هم گویند یعنی هر چه در دل تو چنین میگردد و چنین هست قوله
سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن النسفی رحمه الله يقول سمعت
محمد بن عبد الرحمن الرازی رحمه الله قال سمعت
ابا محمد الحمیری يقول سمعت جنید رحمه الله يقول
ما اخذنا التصوف عن القليل والقال لكن عن الجوع وترك
الدنيا وقطع الما بوفات والمستحسناات حری میگوید رحمه الله از
جنید علیه الرحمه شنیدم که می گفت از تصوف را از دوستی و علمی و تعلیمی نگرفتیم تصوف از گریز دنیای و ترک دنیا
و ترک ملائق گردیم و هر چه مایه بود و مستحسن ما بود آن را ترک کردیم تصوف

را ازین گرفتیم یعنی برین طریق سلوک کردیم شکم را اگر سوز داشتیم تو به بخدا کردیم
 حقیقت او بدین مسلک را مفهوم گشت آنرا تصوف نامیدیم یا خود این
 مسلک را تصوف خواندیم و مقصود بیشتر است قوله سمعت بحمد
 بن الحسین رحمه الله يقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
 يقول سمعت الحریری رحمه الله يقول سمعت الجنید رحمه الله
 يقول لرجل ذکر المعرفة قال اهل المعرفة
 بالله يصلون الى ترک المحركات من باب
 البر والتقرب الى الله تعالى فقال الجنید رحمه الله ان
 هذا قول قوم کلموا باسقاط الاعمال وهو عندی عظیم
 والذي یسرف و یزنی احسن حالا من الذي یقول هذا
 وان العارفين بالله اخذوا الاعمال عن الله والیه رجعوا
 فیها ولو بقیة الف عام لم انقص من اعمال البر ذرة
 الا ان تحال فی دونها حریری میگوید رحمه الله مردی نزد یک جنید
 علیه الرحمه سخن معرفت میگفت جنید علیه الرحمه فرمود عرفا با من می رند
 بخدا و غایت رسیدن ایشان برین می آرد هر علی نیک که ایشان کردند
 آنرا بخود اضافت نکردند آن اضافت را ترک دادند نسبت بخدا کردند
 آنرا و بهم سخن هست مردان این سخن برین و بهم می برند که ال معرفت برب را
 ترک می آرند اما این سخن محقق نیست لفظ موهیم اما مراد اینست که ما
 گفتیم این گفتار آن قایل بود که لفظ موهیم آن بود اما جنید علیه الرحمه ما گفت
 که ما عنایت کردیم جنید رحمه الله مر آن قایل را گفت این سخن قوی
 است که قایل باسقاط اعمال اند و نزدیک من این سخن عظیم است

نشانید که اهل معرفت را این صفت باشد آنکه زنا کنند و دزدی کنند بهتر از آن کس باشد که معتقد او این بود اَحْسَنُ بِالْاَچَرِ است زیرا چه آن قایل سخنی گفت است که از دایره اسلام بیرون آمده است سارق و زانی خود را فاسق داند و قصد توبه دارد و آن کس که ابواب برابری بسته است و ترک اعمال کرده است از دایره دین بکلی خارج است و جنید رحمه الله گفت صفت عارفان به تحقیق اینست عمل از خدا گرفتند یعنی اعمال یعنی آنچه خدا فرمود فرمایند و دنیا آنچه من الله اذن شد بدان متصف شدند و باز نگشتند مگر بسوی خدا یعنی اعمال از دست رفتند و باز نگشتند هم بدو کردند و گفت اگر من هزار سال زنده مانم در دوزخ از اعمال بکرم نکند مگر آنکه حایله آید میاین من و اعمال من این حائل عبارت از چه باشد یعنی من میرم و قدرت عمل نماند یا از من شعور رود عقل مذموم شود یا آنکه مانعی باشد هر که خواهم عمل کنم او بیاید مرا باز دارد و عنایتی که جنید کرد و نهم در گفتار قایل عنایتی کرده ام اگر قایل آن عنایت کرده جنید انکار کرد و تا آنکه جنید هم بدان باز نگشت کرد و قوله و قال الجنید رحمه الله ان امکنک ان لا یكون الله بیتک الا خرفا فافعل جنید گفت است حمه الله اگر ترا میسر آید آنچه در خانه تست که بدان امور میماند متمشی میشود مثلاً بسوی و کوزه و آوندی نباشد مگر گلیس فافعل بجن این کار که گوی کار است و هم بدین سخن جبرار رحمه الله سری سپند داده است که ولیکن ادانی بیتک من جنسیت یعنی تو از گلی و آوند هم از گلی باشد قوله و قال الجنید رحمه الله الطريق کلها مسدودة علی الخلق الا علی من اتقى اثر الرسول صلی الله علیه و سلم جنید گفت رحمه الله علیه همه راهها بسته است مگر راه پس روی رسول الله صلی الله علیه و سلم گفت اند الطریق الی الله شتبی و گفت الطریق الی الله بعدد انفس الخلق اما اینکه تحقیقت رسد

که شائبه و کدورتی در میان نباشد آن خبر با تبع مصطفیٰ نیست صلی الله علیه و آله وسلم و بر خور داری و آرام قرار خبر بدان نیست قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت مقصور بن عبد الله يقول سمعت ابا عمرو الاکماطی رحمه الله يقول سمعت الجعفی رحمه الله يقول ولوا قبل صادق علی الله تعالی الف الف سنة ثم اعرض عنه لحظة کان ما فاتته اکثر مما ناله اگر هزار و هزار سال صادق بعد از اقبال کرد و لحظه اعراض از او کرد آنچه از وفات شد بیش از آن زیان کار تر از آنست که او رسیده بود آنچه او گم کرد و تجربه اینست که باز نیاید اگر چه گوئی در توبه مسدود نیست مثالش اینست سنگی را آتش ز نندب ز نند زم لطیف سازند و آن را چون نامند چنانکه نازک و لطیف شود که بر لطیف ترین چیزها او را ضمیمه کنند بخورند و اطباء از چونه مرهمی سازند شخصی که او سوخته شده باشد آن چونه را بر آن سوختگی مالند او را راحت و خنکی شود که هر کس داند که او واجد شده است و اگر برین چونه آب برسد تر شود و نرم شود بعد آن خشک شود و لا قابل گردد و هر چه کنی کنی باز آمدنی نیست و هیچ کاری باید قوله وقال الجعفی رحمه الله من لم يحفظ القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتدی به فی هذا الامر لان علمنا هذا مقید بالکتاب والسنة وقال الجعفی رحمه الله علمنا هذا مشید بحديث رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم که حفظ قرآن نکرد یعنی یاد نکرد یعنی یاد نگرفت قرآن را یک معنی همین است اینست که در اعمال و افعال محافظت کلام الله باشد و عالم بسن و آثار رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نباشد در کار تصوف بدان شخص اقتدا کنند زیرا چه علم تصوف مقید بکتاب و سنت است اگر آن معنی

مذهبن
مقید

مراد داریم که حفظ لفظ و اکثر صحابہ حافظ کلام اللہ نبوده اند از مجموع صحابہ خبر یافت
نفر حافظ نبوند و کتاب احادیث اگر نظام برود کرامت راست علی نزد تصوف
بسته شود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت
ابانصر الاصفهانی رحمه الله يقول سمعت ابا علی السرد باری
رحمه الله يقول سمعت عن الجنید رحمه الله مذهبنا
هذا مقید باصول الكتاب والسنة بان سخن بالا باز آورد
ترجمه کنیم قوله اخبرنا محمد بن الحسین رحمه الله قال
سمعت ابا الحسین بن فارس رحمه الله يقول سمعت ابا الحسن
علی بن ابراهیم الحداد رحمه الله يقول حضرت مجلس ابی
العباس بن شریح رحمه الله فتکلم فی الفروع والاصول بکلام
حسن اعجبت به فلما رای اعجابی قال اتدیری من این هذا
قلت يقول القاضي فقال هذا بركة مجالستي ابا القاسم الجنید
رحمه الله ابراهیم حداد رحمه الله میگوید در مجلس ابوالعباس شریح رحمه الله
حاضر بودم او سخن در قسم سلوک و معارف و حقایق میگفت بس عزیز و لطیف
کلام بود گفتار او مرا شگفت آورد بعد آنکه ابوالعباس رحمه الله در عجب آمدن
من دید گفت میدانی که این سخن گفتم قاضی فرماید گفت این بکرت
آنست که با ابوالقاسم جنید رحمه الله شسته ام از سخن شنیده ام قوله
وقیل للجنید رحمه الله من این استفدت هذا العلم
فقال من جلوسی بین ید الله تعالی ثلاثین سنة تحت ثلاث
الرحمة و اوحی الی دوحه فی داسر از جنید رحمه الله پرسیدند
این علم که تو داری از کجا گرفتی و انتقادات از که شد گفت متفید بدین علم

ازین عمل شدم کہ سی سال بحضور خدا بوده ام و نشست من بدان حضور زیر این
 درختے است کہ دریں خانہ است قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق
 رحمہ اللہ یحکی عن ذلک سمعتہ یقول رئی فی یذہ سبحة فقیل
 لہ انت مع شرفک تاخذ میدک سبحة فقال طریق بدہ و صلیت
 الی ربی لا افارقه تسبیح بروست جنید بود رحمہ اللہ و آزمای گردانید گفتند
 این شرف معرفت و عزت درجے کہ تراست چیست کہ بدین سبحة متعلق میشوی
 گفت برے کہ بخدا رسیدم آنرا نگدارم از ان دور شوم جدا نگردم خدا پرستان
 بر انواع اندیکے برسم و عادت پرستند و دیگرے برائے نجات پرستند
 و سہ دیگرے برائے خنات و درجات پرستند و کسے بالنظر من حیث
 انه الہنا و نحن عبیدہ پرستند قطع نظر از بہشت و دوزخ و از قبول و رد
 و یکے برائے دیدار پرستند نقداً طلبد یا بوعده قرار گرفتہ است و دیگرے
 بحق و فاد و مروت پرستند ہر چند احتیاج تبعہ ظاہر نماںد از زیادتی نوافل فارغ
 شد اما ایفاء بحق و اداء لمرعایت المروءۃ خدا پرستند جنید رحمہ اللہ برین اشارت
 کرد اگرچہ احتیاج بدین نیست اما برے کہ با خدا بر سبند مروت و فاین تقاضا
 نکنند کہ آن را نگذارند قولہ و سمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ یقول
 کان الجنید یدخل کل یوم حانوتہ لیسبل المسترد یصلی
 اربع مائتہ رکعة ثم یعود الی بیتہ استاد ابوعلی وفاق رحمہ اللہ
 گفتہ است جنید علیہ الرحمہ ورد و کان خود پرودہ فروشتے و چہار صد رکعت
 نماز گذاردے بعدہ بخانہ باز گشتے و کان شستے و قارورہ فروختے قولہ
 وقال ابو بکر العتوی رحمہ اللہ کنت عند الجنید علیہ الرحمہ
 حین مات ختم الفہران ثم ابتدا من البقرة سبعین آية

رحمہ اللہ ابو بکر رحمہ اللہ میگوید وقت نقل جنید رحمہ اللہ حاضر بودم ختم قرآن کرد
باز از سر آغاز کرد و مفتاد آیت از سورہ بقرہ خواند جان بحق تسلیم کرد۔

قوله و منهم ابو عثمان بن اسمعيل الحيري

ابو عثمان سعید
بن اسمعيل الحيري

المقيم بن عيشا بور وكان من السري صاحب شاه الكرمانى ويحيى بن معا
رحمهما الله ثم و سرخ نيشا بور مع شاه الكرمانى على ابى حفص
الحدا در رحمہ اللہ واقام عندك وتخرج به و زوجته ابو حفص
ابنته مات سنة ثمان وتسعين ومائتين وعاش بعد ابى
حفص نيفا وثلثين سنة وبعضه ازان مشايخ كه قول وفعل ايشان
محبت است ابو عثمان حيرى است رحمہ اللہ او در نيشاپور شاه

مشجع کرمانى ويحيى معاذو ابو حفص حد او را مصاحب بودند و محبت
يحيى بود بعد مصاحب شاه شجاع بود بعد محبت ابى حفص حد او کرد و نزدیک
او ماند و بعد ابو حفص رحمہ اللہ سی و چند سال زیت قوله سمعت محمد
بن الحسين يقول سمعت ابا عمر بن حمدان يقول سمعت ابا
عثمان رحمہ اللہ يقول لا يكمل ايمان الرجل حتى يستوى قلبه
اربعة اشياء المانع والعطاء والعز والذل ابو عثمان رحمہ اللہ گفته است
مرد کامل نشود تا اين چهار چيز در دل او مساوى نباشد منع و عطا اگر كسى او را مانع
آيد يا كسى او را چيز بد بد يا كسى او را عزيز دارد يا كسى او را غار دارد و هر چيز
برابر باشد و اگر منع و عطا غر و ذل هر چه از خدا آيد نزدیک او برابر باشد
واين سخن اشارت بر ضايت و بيان صوفيان بدوام رضا جز او سخن نگفته است
قوله سمعت محمد بن الحسين رحمہ اللہ يقول سمعت عبد الرحمن
بن عبد الله رحمہ اللہ يقول سمعت بعض اصحاب ابى عثمان

رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان يقول صحبت ابا حفص رحمه الله
 وانا شاب فطرحني مرة وقال لا تجلس عندي فقمت ولما ولة
 ظهري وانصرفت الى دراي ووجهي الى وجهه حتى غبت عنه
 وجعلت في نفسي ان احضر على باب حفرة لا اخرج منها الا
 بامرہ فلما راى ذلك ادناني وجعلني من خواص اصحابه بعض اصحابنا
 ابو عثمان رحمه الله گفتند که ابو عثمان گفت سی سال با ابو حفص علیه الرحمہ
 مصاحب بودم یک روز مرا گفت نزدیک من منشین خاستم و پس پامی رستم
 و سوسے او نہادہ و پشت پس بنا کردہ آن قدر دور رستم کہ از نظر نما ب شدم
 با خود گفتم پیش در او کو کے کا و م و ران کوک فرو شوم و البتہ بروں نیایم گر با مر او
 چوا و حال مرا بدیں صفت احساس کرد مرا نزدیک خود طلبید از خواص اصحاب
 خویش گردانید قولہ و کان يقال في الدنيا ثلثة لا رابع لہم ابو
 عثمان بنی شابور و الجنید بیغلاد و ابو عبد الله بن الجلاء بالشام
 و یحییٰ گویند و دنیا سے نفیر بودند ابو عثمان حیرتی و نیشا پور جنید و بغداد و ابو
 عبد الله بلار و رشام رحمۃ اللہ علیہ و علی اسلامہ رحمۃ و اسعة قولہ
 و قال ابو عثمان رحمه الله منذ اربعین سنہ ما اقامنی ۱ لہ تعالیٰ
 فی حال فکر ہتہ و لا نقلنی الی غیرہ و منی خطتہ و ابو عثمان گفت چیل سال بر
 ہر جائے کہ مرا خداے داشت من ازان کارہ نبودم و بسوسے غیر مقصود من
 انداخت من آزاد شوارند ا شتم این کلام بدان اشارت میکند کہ منع و عطا
 عز و ذل برابر است و این دو ام رضاست ہمہ صوفیاں رضا را احوال گفتہ اند
 و قول ابو عثمان رحمه الله اشارت بدین کرد کہ رضا از مقامات است قولہ
 الشیخ ابا عبد الله الرحمن السلی رحمه الله يقول سمعت عبد الله

بن محمد الشعرانی رحمہ اللہ يقول سمعت ابا عثمان یذكر ان
ولما تغیر علی ابی عثمان الحال منق ابنہ ابوبکر رحمہ اللہ قیصاً
علی نفسه ففتح ابو عثمان رحمہ اللہ عینہ وقال خلاف السنة
یا بنی فی الظاہر علامۃ الریاء فی الباطن ابو عثمان راحمہ اللہ علیہ آخر
وقت شد متغیر شد چنانچہ یکے نزدیک برگ شد پسرا ابو بکریر اسنے کہ در تن
او بود نجائیہ تا پارہ کر و چشم کشود پسرا بریں طال و دیگر گفت اسے پسک من خلاف
سنت کردن و ظاہر نشان ریاء باطن است قوله سمعت محمد
بن الحسین يقول سمعت ابا الحسن الوریق رحمہ اللہ
يقول سمعت محمد بن احمد الملامتی رحمہ اللہ يقول سمعت
ابا عثمان رحمہ اللہ يقول الصحبة مع الله نحن الادب دلام الهیبة
والمراقبة والصحة مع الرسول صلى الله عليه وآله وسائر اتباع
سنتہ ولزوم ظاہر العلم والصحة مع اولیاء الله تعالى بالاخذ
والخدمة والصحة مع الامل نحسن الخلق والصحة مع الاخوة
بدن امل البشر ما لم یکن اثماً والصحة مع الجهال بالدعاء لهم و
الرحمة علیهم محمد لامتی رحمہ اللہ روایت کرد کہ ابو عثمان رحمہ اللہ فرمودہ است
صحبت با خدا بدین صفت است چو او صاحب باشد و با او صحبت باشد
او عظیم جلیل اوے حق ادبے باید کہ چو او عظیم است و قبارست مہمیت
لابدی است در صحبت وے قوله والمراقبة و بالتظار کثرت و تجلی باشد نجائیہ
دو احتمال و ازو یکے اینکه صحبت باوے ہمین است و دوم صحبت باوے
است وے این نہ صفت بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتباع سنت
او باشد و ظاہر حدیث و سخن و لیل کردہ است ہمیں آں رو و اگر مرد و

سمعت محمد بن احمد الملامتی يقول سمعت محمد بن احمد الملامتی يقول سمعت محمد بن احمد الملامتی يقول

خیر اینجار عایت کنیم تا در حق صحابه درست آید صومئ که او روح رسول
 صلی الله علیه وآله وسلم بوده باشد و صحبت با اولیای خدا بشرط احترام و خدمت
 باشد و صحبت با اهل دولت و محسن خلق مدارات با ایشان و شفقت و شفقت کردن
 و آنچه نفع و ضرر دین ایشان باشد بطریق بهتر ایشان را بران داشتن و
 انان باز آوردن و با اصحاب و برادران دین صحبت بکشد و بکشد و بخلق
 نیک هر چه ایشان گویند با ایشان خوشی باشد مگر در کاره که در آن اثم
 باشد و صحبت نادانان اگر افت در حرم و شفقت بر ایشان کند که مسکینان
 بکدام چیز مبتلا اند و دعا کند که خدا تعالی از ایشان درگذرد و قوله
 سمعت عبد الله بن يوسف الاصفهانی رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان
 رحمه الله يقول من امر السنة على نفسه قولاً وفعلاً نطق
 بالحكمة ومن امر الهوى على نفسه نطق بالبدعة قال الله
 تعالى وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا و ابو عثمان رحمه الله گفت است هر که
 سنت را بر نفس خویش امیر گردانید یعنی آنچه سنت تقاضا کرد بر آن رفت
 البته سنت رسول الله و سنت صحابه و سیر سلف صالح مختاری سخن او حکمت
 باشد و هر که بر آن بر نفس خویش امیر کرد سخن بدعت گفت یعنی آن کرد که رسول
 الله صلی الله علیه و سلم بر آن نیست و صحابه بر آن نرسیدند و سیر سلف صالح
 نیست زیرا که خدا گفته است اگر طاعت کنند و اطاعت همین است
 که بر اتباع سنت رسول الله و صحابه روید رضوان الله علیهم ره راست یا بید
 قوله و منهم ابو الحسین احمد بن محمد بن محمد بن النوری
 رحمه الله بغلادی المولود والمنشاء بغوی الاصل صحیح البیرونی

وابن ابی الحواری وکان من اقربان الجفید رحمه الله مات
سنة خمس وتسعين ومائتین وکان کبیر الشان حسن المعاملة
واللسان ونیکے از مشایخ کبار و علمای بالله عارفان و نیدار ابو الحسن نوری است
رحمه الله در بغداد زاده اند و نشو و نما هم در بغداد یافته است و مادر و پدر
او بغوی بودند صحبت با سری و با احمد ابی حواری داشت و از ارباب جفید بود
رحمه الله اقران یا جمع قرین گویا جمع قرن هر دو صلاح است و در تاریخ و دست
نویسندگان انتقال کرده اند و از زمانه سراسر بقای پیوسته و در کار فصیح و معانی بلخ
اشارت کرده قولی و قال النوری رحمه الله المصوف ترک
کل حظ النفس و سخن نوری است که تصوف عبارت ازین است که همه
حظوظ نفس ترک کنی قوله و قال النوری رحمه الله اعزل الاشياء فی
زماننا شبان عالمی بعمل جلیل و عارفینطق بحقیقة نوری گفته عن حقیقته
است رحمه الله نداده ترین چیز یا در زمانه ما و چیز است عالمی که عمل بمقتضی علم
کند و عارفی که سخن حقیقت خویش گوید یعنی خود را خود شناخته باشد
و سخن از آن معروف خود فرماید شبان گفت شیء لفظ عام است بر همه اشیا
اطلاق توان کرد اما اینجا شخصان مراد است یا از عالم و عارف علم و عرفان معلوم
شد یعنی علم که بعمل معروف باشد عرفانی که از حقیقت نشان دهد
است قوله سمعت ابا عبد الله الصوفی رحمه الله
يقول سمعت احمد بن احمد البردعي رحمه الله يقول
سمعت المرتعش رحمه الله يقول سمعت النوری يقول
من رأيتہ يدعی مع الله تعالى حالة تخرج من حد العلم الشرعي فخرجه
فلا تقرب منه مرتعش رحمه الله میگوید از نوری علیه الرحمه شنیدم که

میگوید هر کرا بینی با خدا دعوی حائے میکنی که بدای دعوی از حد علم شرعی بیرون
می آید پس بدای مردی نزدیک منو گفتم که او مردی غیر مقبول است گفت
که تو نزدیک منو یعنی اگر چه او را حالتی و صدقے بود اما ترا سودمند نبود
و از حد علم شرعی چه مراد است اینجا کتاب الله و سنت رسول بعبارة و دلالة
و اشاره بدای ناطق نشد و نه آنکه مولانا فقیه فلان الدین که مداوت با این بزرگان
محققان و عارفان و علماء را بند دارد و بحسب گمان خویش اقربا کرده
که احتمال خطا و صواب دارد بلکه محض خطاست که تو آنرا گوئی مخالف قول
مجتهدانست لاحول و لا قوة الا بالله قوله سمعت ابا عبد الرحمن
السلی رحمه الله يقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمه الله
يقول سمعت علی الفرغانی رحمه الله يقول سمعت الجعفی
مذمات النوری رحمه الله لم تخبر عن حقيقة الصدق
احد فرغانی رحمه الله گفته است از جنید رحمه الله شنیدم که گفت تا آنکه
نوری علیه الرحمه مرد از حقیقت صدق بهیچ یک خبر ندارد و مردم هر یک داند
که من در عمل و قول و فعل صادق و از حقیقت که در کمین نفس است ندانم
الا ان یطلع الله علیه پس باید هر چه تو دانی که صدق است آنچنانکه بایست
نوری علیه الرحمه بدای نشان دانی قال الله تعالی یسأل الله
عَنْ صِدْقِهِمْ ایں صدق انبیاست ازیشان پرسند میدانی که صدق
که تو دانی انبیازان عاری بودند و لکن صدق دقت دارد و آن که گفتم الا
ان یطلع الله علیه اما کلی بدانی تا تو ی تو بابت صدق کما هو حقه تراست
و ادنی نیست تو یک سیر کبر را وزن کنی دو کجند و سه کجند که کم و بیش
است ترا قابل نیست که بران مطلع شوی اما اگر از آن وزن و از آن سسم

و آنچه بوزن نسبت دارد تو نسبت کردی هر چه هست هست تو از آن بیرون صاف
 و درستی و راستی باشی قوله و قال ابو احمد المغازی رحمه الله
 ما رأيت ابعدا من النوري رحمه الله قيل ولا الجنيد قال لا
 الجنيد ابو احمد مغازی رحمه الله گفته هیچ کس را عابد و پرستنده تر
 از نوری علیه الرحمه ندیدم گفته شد جنید را هم گفت آری جنید را هم ندیدم
 قوله و قال النوري رحمه الله كانت المراقع غطاء على الدماء
 فصارت مزايل على جيف نوري رحمه الله گفت است مرق پوشید
 یعنی زننده که صوفیان پوشید پر کلاه دوزند برین مثال بود چنانچه در رے در صدف
 باشد زننده می پوشید و مردان نظر حقارت می دیدند و آن نورے
 و صفای که در ایشان بود به آن پوشیده ماند نورے رحمه الله میگوید در
 ایام من بچنین شد مردارے را بمنزله پوشند قوله و قيل كان يخرج
 كل يوم من دأره و يحمل الخبز ثم يصدق به في الطريق و
 يدخل مسجدا يصلي الى قریب من الظهر ثم يفتح بابا جانا و
 يصوم و كان اهله يتوهمون انه يأكل في السوق و اهل السوق
 يتوهمون انه يأكل في بيته فبقى على هذا في ابتداء عشر
 سنة و چنین گفته اند هر روزے که از خانه بیرون آمدے نانے از
 خانه برائے قوت را برگرفته و آن را در راه صدقه داوے و در مسجد و در رفتے
 نماز گذاردے تا نماز پیشین بعد از آمدے دوکان را کشادے شسته
 و خود صائم ماندے خلق خانه می دانستند و در بازار می خورد و این را می پندند که در خانه
 می خورد و برین طریق بمیت سال بود و این در آغاز کار او بود۔

قوله و منهم ابو عبد الله احمد بن محیی الجلاء
 ابو عبد الله احمد بن محیی الجلاء

رحمه الله بغدادی الاصل اقامه بالسهلة ودمشق من اکابر
 مشائخ المشاهد صاحب ابانتراب وذا النون و ابا عبید البسری
 و ابا یحیی بن الجلاء رحمه الله و بعضی از دوستان حضرت رب العزت
 و متبعان حضرت رسالت ابو عبد اللہ احمد جلا رحمه الله و مادر و پدر و از بغداد
 و دمشق از بزرگان پیران شام بود و صحبت با ابوتراب و با ذالنون مصری
 و با ابو عبید البسری و با پدر خود یحیی بن جلا داشت رضی الله عنهم قوله سمعت
 محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت محمد بن
 عبد العزیز الطبری رحمه الله يقول سمعت
 ابا عمر الدمشقی رحمه الله يقول سمعت ابن
 الجلاء رحمه الله يقول قلت لابی و اخی
 احب ان تری فی الله عز وجل فقال لا فان و هذا لك الله تعالی
 فغبت عنهم مدة فلما رجعت كانت لیلة مطيرة فذقت
 بالباب فقال ابی من ذاقلت ولدك احمل قال كان لنا ولد
 فوهبنا لله ونحن من العرب لا نسیر رجع ما و هبنا ولم
 یفتح الباب ابن جلا رحمه الله میگوید مادر و پدر گرفتیم مرا خوش می
 آید که مرا بخدا بخشید یعنی مطالبه او آحق خوش از من نگیرد مرا بکار
 ندارد و مرا بکار نگیرد هر چه مرا خوش آید آن کنم مادر و پدر هم
 را بخدا بخشید ندیس از مادر و پدر منی نایب شدیم بدان کار که
 ما مطلوب بود آن کار کردیم هر گاه که باز گشتیم آدم برد مادر و پدر در گرفتیم
 و آن شب باران می بارید پدر گفت کیست آنکه در می گوید گفتیم منم فرزند تو
 احمد پدر او گفت ما را فرزند بود بخدا بخشیدیم و ما قوم عزیم هر چه بخشید با شیم

باز گردیم پیر این سخن گفت و در نکشاد اینجا معلوم نیست که بر بخش نکشاد یا بدین
 که ترا بخداد اویم از مارتی باز چه برآمدی فعلی نداشت پیر بالا ترا از ابن جلاء علیه الرحمه
 بود قوله و قال ابن الجلاء رحمه الله من استوی عند المدح
 والذم فهو زاهد من حافظ على الفرائض یعنی اول مواقیتها
 فهو عابد ومن رای الافعال من الله فهو موحد و ابن جلاء علیه الرحمه
 گفته است هر که نزدیک او برگفت مردمان و نیک گفت ایشان برابر باشد
 زاهدانچنین کسی باشد یعنی تارک او بود از مزاج و ذم فارغ باشد و هر که فقط
 فرائض کند یعنی اول وقت فرض را محافظت کند یعنی نه آنکه همه وقت او فقط
 کند بلکه اول وقت را محافظت کند چه باز انتظار و چه ساختگی و تعلق پس اینچنین کسی
 را عابد گویند و هر که اعتقاد کند و بیند افعال از خدا پس او موحد باشد
 هر چه می کنم از خدا میکنم فاعل آن بحقیقت باری تعالی است او موحد باشد
 قوله ولما مات ابن الجلاء رحمه الله نظر الیه وهو ضحک
 فقال الطیب انه حی ثم نظر لی نبضه فقال انه میت ثم کشف حشده
 عن وجهه فقال لا ادری هومیّت ام حی وکان فی داخل
 جلاله عرق علی شکل الله آن وقت که ابن جلاء رحمه الله فرمان یافت
 روئے او دیدند میخندید طیب وید گفت زنده است دست و نبض او نهاد و
 احساس و لمس او کرد و گفت مرده است روئے او می بیند میگوید زنده
 است تن او می بیند میگوید مرده است و در تن او رگ بوده است نقش نه
 بود اینجایں احتمال می رود که بعد مردن ویده آن رگ یا وایم دیده شدی قوله
 قال ابن الجلاء رحمه الله کنت امشی مع الاستادی فرایت حدثاً
 جمیلاً فقلت یا استادی تری یعذب الله هذه الصورة فقال

ان نظمت سترى غبّة قال فنسبت القرآن بعد بعشرين سنة
این جلا رحمة الله گفته است با استاد خویش در ره می رنم جو آنے امر دے
خوبصورتے دیدم با استاد لغتم چه اعتقاد می کنی اینچنین صورتے را خدا اخواهد سوخت
استاد فرمود زیاں این تحقیق بینی گفت تا بست سال قرآن از من فرما خوش شد

ابو محمد روم بن
احمد بغدادی

قوله ومنهم ابو محمد رويس بن احمد بغدادی
من اجله المستأخ مات سنة ثلث وثلاثمائة وكان مقرباً فقيها
على مذهب داود رحمه الله وبعضه ازان محققان و عالمان با مذهب
و متبعان دین ملت احمدی ابو محمد روم است رحمه الله از بزرگان مشائخ بود بعد صید
دس سال دنیا را خالی کرده است و مقری بود قرآن را خواندے و خوانا سید
و بر مذہب داود طائی بود رحمه الله قوله قال و روي رحمه الله من
حكم الحكيم انه يوسع على اخوانه في الاحكام و يضيق على نفسه
فيها فان التوسعة عليهم اتباع العلم والضيق على نفسه من
حكم الورع از حکم حکیم اینست یعنی مردے که حکیم باشد حکم او بریں صفت اینست
در مسئله غزیمت است و در نخته است رخصت بر برادر مومن بیان کند
و عزیمت بر نفس خود گیرد آنچه مردم را فرمودی و مطالب از ایشان کردی آنچه
آسان تو بود و هر چه بر خود گرفتگی تنگ تر و سخت تر گرفتگی مثلاً امام فرموده است
و را شتر بر دلیل اباحت آنچه بود گفتم اما هرگز قطره از آن نوشیدم گویند بعد
عشاء دای فریضه خواب مبل است گویم هر که خنید خنید اما خود تمام شب بیدار
بودے و گفت توسیع بر اخوان بطاهر علم است و تنگ گرفتن بر نفس خود کار
متورع است قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلي رحمه الله
يقول سمعت عبد الله بن بكر رحمه الله يقول سمعت ابا عبد الله

الخفيف رحمه الله يقول سألت رويما رحمه الله فقلت
 أوصني فقال ما هذا الامر الابلذل الروح فان امكنت المدخول
 فيه مع هذا والا فلا تشغل بترهات الصوفية عبد الله الخفيف
 رحمه الله رویم گفت مرا وصیت کن فرمود این کار تو نیست مگر خواستن از سر جان اگر
 ممکن باشد درین کار درستی بذل روح بس نیکو کار است بکن والا فلا
 تشغل بترهات الصوفية اگر توانی کار کردن بدین مشغول مشو ترهات عبارت
 از سخاوت است که مردمان بدان عجب کنند که این سخنان است که معنی دارد
 و در محل دیگر بدین عبارت است ان قدرت علی بذل الروح والا فلا
 تشغل بترهات الصوفية قوله قال رویم رحمه الله تعودك
 مع كل طبقة من الناس اسلم من تعودك مع الصوفية فان
 كل الخلق فقد اعلى الرسوم وقعت هذه الطائفة على
 الحقایق فطالب الخلق كلهم انفسهم بطواهر الشرع وطالب
 هؤلاء انفسهم بتحقیقة الوریع وملازمة الصدق فمن
 تعد معهم وخالفهم فی شئی مما یتحققون به نزع الله نور الانوار
 من قلبه رویم رحمه الله گفته است با هر طبقه از مردمان که شستی ترا زیانکار
 نیابد و سالم تر باشد ازین که با طائفة صوفیان شینی زیر اچه همه خلق برسم و عادت
 شسته اند و این طائفة صوفیان بر حقایق و معارف اند خلق انفس خویش را
 مطالب بطواهر شرع کرده اند و مطالبه این قوم با نفوس خویش بحقیقت درع
 و بهره بر صدق بودن پس هر که با ایشان شنید و آن چیز که محقق است
 نزدیک ایشان بستن مانی خلاف کند خداوند سبحان نور ایما را از دل ایشان
 بیرون کشد حقیقت درع چیست نزدیک محققان که جز خدا و طلب خدا

نباشد و بجز خطر حق در دل خویش آمدن نهد و در دل جزیک وجود حق رساو
 عادتاً وجود او و بها خاطر از معدوم و منفی گویند مرد متزهد و متفقه و عامی که با ایشان
 نشیند هر آینه انکار و رزد آن مقصود ایمان عاقبتش همان شود که نور ایمان از
 دل ایشان بیرون آید بهر سر خط گفت آید کتب محققان مطالعه نباید کرد و آن
 پیش نباید داشتن سخنی که مذکران بر فربگر گویند فقیه ها
 درس گویند آن سخن عامی را ناف باشد قوله و قال رویم رحمه الله
 اجتزت ببغداد وقت الهاجرة ببعض السالك وانا عطشان
 فاستسقيت من دار ففحمت صبية بابها و معها كوز فلما راتني
 قالت صوفی بشارت بالنها فما افطمت بعد ذلك قط ابو محمد
 رویم رحمه الله میگوید در بغداد میگذشتم در کوچی فرستم دشنه بودم از غما
 آب طلبیدم دختر که کوزه آب آورد آن آب آشامیدم آن دختر که آغاز
 کرد صوفی و آب در روز خور و بعد از آن هیچ وقت افطار نکردم و جای
 دیگر چنین است که آن دختر فریاد کرد که قیامت نزدیک رسید که صوفی در
 روز آب خورد قوله و قال رویم رحمه الله اذ رزقك الله
 تعالى المقال والفعال فاخذ منك المقال وابقى عليك الفعلا
 فانها نعمة واذا اخذ منك الفعلا وابقى عليك المقال فانها
 مصيبة واذا اخذ كلاهما فهو نعمة رویم رحمه الله گفته است چو
 خداوند سبحانه و چیز روزی کند مقال و فعالی یعنی سخن میگوید و موافق آن
 کار می کند اگر چنین شد سخن از توانست و علم که مقتضای آن میکردی
 آن باتو داشتت این صفتی نعمتی عظمتی بر تو و اگر از تو مستدکار می کردی
 علم میکردی از آن باز داشتت و آن مقال را باقی داشتت سخن میگوید و جرب

آن کار نمیکنی این نوع مصیبت باشد که خدا ترا بدان مبتلا کرده است اگر نه حقاً
ماند و نه فعال ماند این نعمتی است و عذاب بے تقدیر است بد تو که خدای تو
بدان مبتلا کرده است

قوله ومنهم ابو عبد الله محمد بن الفضل البلخی
ساکن سمرقند بلخی الاصل اخراج منها فدخل سمرقند ومات
بها سنة تسع وعشر وثلاثمائة صحب احمد بن خضر
وغيره كان ابو عثمان الحیري رحمه الله يميل اليه جدا بسبب
المدح وحب و بعضه از جمله مشائخ و از اغراض سیدگان و متبع ملت دین
اسلام محمد فضل بلخی است اصل او در بلخ بود خلق بلخ برو جفا کردند از انجا بیرون
کردند و سمرقند آمد بها نجا سکونت کرد و بها نجامر و بتایغ بیصد و نوزده سال
و مصاحب احمد خضر و یه بود و جزا و مشائخ دیگر ابو عثمان حیری رحمه الله میل بسوی
او کرده سبب آنکه ندیده صافی داشت البته براتباع سنت بود قوله
سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت
محمد بن احمد الفراء رحمه الله يقول سمعت ابا بكر
عثمان رحمه الله يقول كتب ابو عثمان رحمه الله الى محمد
بن الفضل رحمه الله يسأله ما علامة الشقاوة فقال قلثة
اشياء تزرق العلم وتحرم العمل وتزرق العلل وتحرم الاجل
وتزرق صحبة الصالحين ولا تحترموا لهم ابو عثمان حیری رحمه الله
مکتوب بفرستاد متضمن بدین معنی علامت بد بختی چیست او در جواب نوشت
سب چیز علم نصیب شود و از عمل محروم ماند و عمل نصیب شود و از اخلاص محروم
ماند و صحبت صالحان و صوفیان روزی شود و از احترام ایشان محروم ماند

ابو عبد الله محمد بن
فضل السلمي

نیز
نسخه

قوله وكان ابو عثمان الحیری رحمه الله يقول محمد بن الفضیل
فسار الرجال ابو عثمان رحمه الله گفته محمد بن فضل دانست قیمت
مردمان است یعنی قدر هر یک چنانچه ویست او داند خداوند سبحانه ورا
این معرفت داده بود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
يقول سمعت محمد بن عبد الله الرازی رحمه الله يقول
سمعت محمد بن الفضل رحمه الله يقول السراحت فی السجن
من امانی النفوس محمد بن عبد الله رازی رحمه الله از فضل شنید علیہ السلام
که در زندان باشی و راحت طلبی جز آرزو اے نفس نباشد اے دنیا زندان
خانه محنت که در اے رنج و بلا در اینچنین موضع هر که راحت جوید نه آنکه آرزو اے
نفس باشد آرزو کند و لے بدال آرزو ز سر قوله سمعت
محمد بن الحسین رحمه الله سمعت عبد الله الرازی
يقول سمعت محمد بن الفضل رحمه الله يقول ذهاب
الاسلام من اربعة لا يعملون بما يعلمون ويعملون بما لا
يعلمون ولا يتعلمون ما لا يعلمون ويمنعون الناس من التعلم
فضل رحمه الله گفت کمال اسلام بر چهار چیز رود کیلکه بدانند عمل نکنند
بدانند که دنیا و حاصل او مانع راه حق است و منع بذا در طلب دنیا باشند
دیگر علی بیا موزند که درین عمل بدان نیت چنانچه منطق اقلیدس میزند
هیت محی نجوم ریاضی و دوم عمل کنند بدانچه نمی دانند یعنی بواس
نفس هر چه خوش آید کنند و آن را از عمل دین و اندوسیموم آنچه نمی دانند
و در تعلم آن نشوند نمی دانند سلوک حیت و مسلک حیت و مقصود حیت
این را تعلم نکنند و چهار مردمان را از تعلم باز دارند مسکین را سلوک نداند

مقصود را شناسد یکے از جهال صوفیہ اور انہیں مانع آید بدین چار چیز ذاب
 کمال اسلام باشد **قولہ** وبہذا لا سناد قال العجب بمن یقطع
 المفاد ویصل الی بیتہ ومیری آثار النبوة کیف لا یقطع نفسہ
 وهو لا یصل الی قلبہ فیری آثار ربہ فضل رحمہ اللہ گفتہ است
 عجب از کسی کہ بیابانہا و باد بہار اسپرد این چنین را بہاے مہالک را
 قطع کند تا آنکہ بیت اللہ را رسد و آنچہ نبی اللہ آنجا آکر وہ بود آن محال
 و مقال را بیند چگونه باشد کہ قطع نفس کند از قطع رہ نفس بدل رسد
 و مشاہدہ آثار قدرت کند **قولہ** وقال اذا ساریت المرید لیستزید
 من الدنیا فذلک علامات ادب اسرہ چون طالبے مریدے را بینی
 کہ جنب دنیا را زیادت می کند جاہے می افزاید نامے برنامے آرد این دو
 علامات ادب را دوست کہ البتہ از حق بازماند بدین استزادت غنی نشود اما مدبر
 گردد **قولہ** سئل عن الزہد فقال النظر الی الدنیا بعین النقص
 والاعراض عنہا تعز و نظراً اور از زہد پیر سید نگفت نظر بدنی کند
 بچشم نقص یعنی دنیا را کمتر و ناقص تر بیند و او را بدین شناسد کہ او خیسے
 است خلقے است مردارے است باین نظر نقص اعراض از دنیا کند
 از بسبب تعز کہ نفس را بنقصان چہدم و ظرافت این نفاضا کند کہ خلقے خیسے
 مردارے را اعراض می کنند و پشت می دهند۔

قولہ ومنہما ابوبکر احمد بن الزرقاق الکبیر کان ابوبکر احمد بن زرقاق
 من اکابر مصر و بعضے از ان صوفیان کہ داد دین بواجبی دادہ اند و قدیم
 مدق بر اتباع مصطفی تہادہ ابوبکر زرقاق است از قریب ناں جنید بود و از بزرگا
 شلغ مصر بودہ است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ

يقول سمعت الحسين بن احمد رحمه الله يقول سمعت
 الثاني رحمه الله يقول مات النراق انقطع حجة الفقراء في
 دلوهم مصر كني رحمه الله كفته است تا ابو بكر زقاق مرد و آمد فقرا
 مصر منقطع شد يعني فقرا از كرده او آمدند او مرد بركه آيند قوله وقال
 النراق رحمه الله من لم يصحبه الثقي في فقره اكل الحرام محض
 هر فقير را كه مصاحب او تقوى نباشد ضرورت را حرام محض خورد هر كه
 بيار و بخورد و نذازد از كجا آورد قوله سمعت الشيخ عبد الرحمن السلي
 رحمه الله يقول سمعت محمد بن عبد الله بن عبد العزيز
 رحمه الله يقول سمعت النراق رحمه الله يقول تهت
 في يده بنى اسرائيل مقدار خمسة عشر يوما فلما وقعت
 على الطريق استقبلني انسان جندى فسقاني شربة من
 ماء فعادت قسوتها على قلبى ثلثين سنة زقاق رحمه الله كفته است
 كه من در بادي بنى اسرائيل بوده ام مقدار پانزده روز بعد انكه در ره اقام
 لشكرى ملاقات شد قطره آبى خورائيد قسوت او بردل من سبال
 بماند اول صفا بايد بعد آن قسوت معلوم شود.

قوله ومنهم ابو عبد الله عثمان المكي رحمه الله
 لقي ابا عبد الله النباجي وصحب ابا سعيد الخزاز وغيره شيخ
 القوم و امام الطائفة في الاصول والطريقة مات
 ميغدا دسنة احدى وتسعين ومائتين وبعضه از ملازمان
 اتبع رسول الله و متابعان سنت ابو عثمان مكي است رحمه الله ملاقات
 ابا عبد الله نباجي داشت و مصاحب ابو سعيد خزاز بود رحمه الله و مشايخ

ابو عبد الله عثمان
 المكي

دیگر را ہم پیر و امام صوفیان بود و در طریقت و حقیقت و در بغداد و رحلت از او زنا بدار
 بقا کرد و این دو سبب نود و یک سال قولہ سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ
 یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر محمد بن احمد رحمہ اللہ یقول سمعت عمرو
 بن عثمان المکی رحمہ اللہ یقول کل ما توہمہ قلبک اورسخ
 فی مجاری فکر تہ او خطر فی معارضات قلبک من حسن
 او بها أو انس و ضیاء او جمال او شبح او نور او شخص
 او خیال فاللہ تعالیٰ بعید عن ذلک الا تسمع الی قولہ کیس
 کمثلہ شیء و هو السَّمِیعُ البَصِیرُ قَالَ سَمِعَ لَدِّکَ وَ لَمَ یُؤَلِّدْ وَ لَمَ
 یَکُنْ لَہُ کَفْوَ أَحَدٍ ابوبکر محمد رحمہ اللہ گفتہ است شنیدم از عمرو بن عثمان مکی
 کہ می فرمود ہر چیزے کہ در دل تو و ہم برود کہ آن چیز اوست تعالیٰ یار و دشمن شود
 در محالے کہ فکر میکنی یا معارضاتے پیش می آید در دل تو یا خطر اتے کہ در قلب
 دل تو پیش می آید معارض یکدیگر از حنّے زیبایے یا چیزے خوبے یا چیزے
 روشنے یا انسی یا چیزے شخ باشد اتے نماید شخصے نماید یا نورے باشد
 ہر نورے کہ ہست زردے و سپیدے و سحّے و سیاہے نورے کہ روزیکے
 نباشد یا خیالے آید پیش تو کہ آزا و حقیقت وجود نیست پس خداوند تعالیٰ از ان
 دورست از ان نیز اراست بار اگفتہ ام انہ سبحانہ و ربّہ کلّ و ساء کلام اللہ
 نشیند کہ کیس کمثلہ شیء وَ لَمَ یُؤَلِّدْ وَ لَمَ یَکُنْ لَہُ کَفْوَ است کہ علم اگفتہ
 شی لا کاشیاء قولہ و بہذا الاسناد قال العلم قاید و الخوف
 سابق و النفس حرون بین ذلک جموح خلّا عر و اعة
 فاحذر ہا و سراعہا بساۃ العلم و سقاہا بمقدید الخوف

یتم ثلاث ما ترید و بدین اسناد کہ گفتہ بود عثمان فرمودہ است علیہ الرحمہ علم ترا
 است می کشد ترا بسوی حق و حقیقت و خوف اللہ تعالیٰ ترا سابق است البتہ بدانچہ رضائے خداست
 ترا آن سو میراند و نفس حونی و در و حرونی آپسے را گویند در آن طرفی کہ را کبایند و در آن طرف نرد و کسر
 است خلع بسیار دارد ترا چیرے نماید و مرا و غیر آن بوده باشد و ترا ترسانیدہ است کہ اگر چنین
 کنم چنین بر آید و چنین زیان دارد پس حذر کن و در آن نگاہ دار و را را بحفظ علم ترا علی
 باید دقیق کہ آنرا علم با بند نامند نگاہ داشت و بدان علم شود بران و اربابا زانہ خوف و سخت
 کن و را بخوف علم با بند بدانی آنچه اوست تهدید کنی کہ اگر زوی چنین چنین کنم یا خدا چنین چنین کند
 آنچه میخواستی حاصل تمام و کمال شود و قولہ و قال یقع علی الوجہ عبادۃ لاند سر اللہ عند المؤمنین و گفتہ
 است و جد را بیانے نیست زیرا چہ ان سر اند کہ از غیب می آید صورت بیا
 ندارد از کجا آمد و چہ چیز است من و جد صرف

قوله و منهم سمنون بن حمزہ و کنیتہ ابو الحسن و سمنون بن حمزہ
 یقال ابو القاسم صاحب السری و ابا احمد القلائی و محمد
 بن علی القصاب و غیرہم رحمۃ اللہ علیہم و بعضی از او یار
 خدا و دوستان حضرت عزت ابو الحسن سمنون حمزہ است رحمہ اللہ و بعضی
 گویند ابو القاسم سمنون مصاحب سری و ابو محمد بن علی قصاب رحمہ اللہ بود
 و ادر و ایشان در گرم صحبت داشت و قیل اندہ انشد

لیس فی ہوا الی حظ فکیف ما شیت فاحترنی

فاحذک الا سمن من ساعۃ فکان یدک سر علی المکاتب و یقول الصبا
 ادعوا لک الذباب و گویند انشاد است لیس فی سواک الی آخرہ
 اے جز تو مرا در جہاں خطے نیست پس آنچه میخواستی بدان امتحان کن اینست
 خواند و ہم در آن ساعت بول گرفت و مضطر کرد و در ماندہ و جمع مکاتب جا کہ

کہ کوہ کان میخو اندند میگشت و میگفت این عجم کذاب خود را دعائے کنید او دعویٰ کرده بود کہ چنانچہ خوار مییازمائی چو از مودن او آمد ہر آئینہ کہ تو اندام تحمل کریں کار بدین کشید کہ در مکاتب می گشت قولہ وقیل قد اشد هذا لایا فقال بعض اصحابہ لبعض سمعت البارحة و کنت بالرسنق صوت استاذنا سمنون رحمه الله يدعوا لله ويتضرع اليه وليسال الشفا فقال آخر واذا ايضا كنت سمعت هذا البارحة و کنت بالموضع الفلانی فقال ثالث و رابع مثل هذا فاخبر سمنون رحمه الله و كان قد امتحن بعللة الاسر و كان يصبر ولا يتجزع فلما سمعهم يقولون هذا ولم يكن هو قد دعا ولا نطق بشئ من ذلك علم المقصود منه اظهار الجزع تا دبا بالعبوة و ستر الحالة فاخذ يطوف على المكاتب و يقول ادعوا العجم للكذا و ايس حكايت که ازان سمنون رحمه الله گفت تمام حکایت او برین جملہ است این بیت خواند اصحاب او یکے مرویگرے را گفت کہ شب دوشین شنیدم و من بیرون بودم و بر رتاق شاید از بعد او چند کوسے صوت استاد خویش سمنون علیہ الرحمہ شنیدم دعا میکند و تضرع بہوے خدا میکند و شفا می طلبد آنکہ بر حکایت میکرد او ہم گفت آے من چنین شنیدم و یوم و چهارم گفتم کہ ما ہم شنیدیم سمنون خبر کرد کہ بعلت استمرخ گشته ام و اگر خبر مجهول است یعنی دران رسانیدہ شد کہ سمنون بدین علت باسر بول متعن شدہ است و صبر میکرد و جزع نمیکرد پس ہر کہ شنید سمنون رحمه الله کہ ایشان چنین میگویند کہ صبر میکند و دعا براے خود نمیکند و بیج سخنے ازان نمیکند و معلوم شد این کہ در مکاتب میگشت مقصود اظهار عبودیت و عجز

خویش و ستر حال خود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
 يقول سمعت ابا العباس محمد بن الحسين البغدادی رحمه الله
 الجدلای يقول سمعت جعفر بن نصير الخلدی يقول قال لی ابو احمد
 المغازلی کان ببغداد در جل فرقی علی الفقراء اربعین الف درهم
 فقال لی سمنون رحمه الله یا ابا احمد اما ترى قد انفق هذا
 وما قد عمله ونحن ما نجد شیاً فامض بنا الی موضع نضلی
 فیه بكل درهم الفقهه رکعة فمضنا الی المدلین فصلین اربعین
 الف رکعة مروی در بغداد بود چهل هزار درهم نفقہ آورد و سمنون رحمه الله
 گفت می بینی ای احمد که این مرد چند انفاق کرد و چه عمل کرد و ما چیزی نیابیم که
 انفاق کنیم پس بیا اور مقامی بدل بر در می یک رکعتی بگذاریم پس در
 مدائن گشتم چهل هزار رکعت نماز گذاریم قوله و کان سمنون رحمه الله
 ظریف الخلق اکثر کلامه فی المحبة و کان کبیر الشان مات قبل
 الجندی کما قبل و سمنون رحمه الله خلقه نیک داشت و سخن او شیرین
 و در محبت بودی تا آنکه سمنون محب نامند چون سخن محبت گفتی هر آینه شایسته
 بزرگی داشت و مرتبه بلند و پیش از جنید رحمه الله در پرده شد
 قوله و منهم ابو عبید البسری رحمه الله من
 قدام المشائخ صاحب ابا عثمان الفخشی و بعضی از آنکه در عداد
 و اعتمادی در دین و دینداری اند ابو عبید بسری است از مشائخ متقدمین
 ابو تراب نخشی رحمه الله صحبت داشت قوله سمعت محمد بن
 الحسین رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن علی رحمه الله
 يقول سمعت السرقی رحمه الله يقول سمعت ابی الجلاء

رحمہ اللہ یقول لقیۃ ستمایۃ شیخ ما رایت مثل اربعۃ
 ذی النون المصری و ابی تراب النخشبی و ابی عبید البسری
 رحمہ اللہ میگوید ششصد پیر را ملاقات شدہ ام همچو این چہار پیر ندیدہ ام
 همچو ذی النون مصری و ابو تراب نخشبی و ابو عبید بسری ذکر چہارم جلا رکفتہ است
 از جہت آن چہارمی را نگفت قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن
 السبلی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن محمد بن البغوی الثغری
 سمعت محمد بن معمر رحمہ اللہ یقول سمعت ابازرعۃ الحسنی الثعنی النخشبی
 رحمہ اللہ یقول کان ابو عبید البسری رحمہ اللہ یوما علی
 جرجرید س قحالہ و بینہ و بین الحج ثلثۃ ایام اذا آتاه رجلا ن
 فقال ایا ابا عبید تنشط للحج فقال لا ثم التفت الی و قال شیخک
 علی هذا اقدر منها یعنی نفسہ و یدم اباعبید را رحمہ اللہ کہ بزجر من
 استادہ گندم را میکوبد و میان او و میان حج سہ روز ماندہ بود و نفرے برآند
 گفتند براے غل و یدہ را میکنی گفت نہ بعد آن سوے من شد گفت شیخ
 تو برین قادر تر است ازیشان یعنی نفسہ یعنی ای شخص کہ نم ازینہا بسیار توئم
 کرد

قولہ و منهم ابو الفوارس شاہ بن شجاع الکرمانی رحمہ اللہ
 و کان من اولاد الملوک محب ابو تراب النخشبی و اباعبید
 الکرمانی

سہ براے غل و یدہ را میکنی - معنی این الفاظ واضح نیست و لیکن عبارت متن است
 تنشط للحج تنشط از نشاط و معنی نشاط آب کشیدن از چاہ پس این معنی متبادر شود کہ آن دو مرد را
 از بسری رحمہ اللہ پدید نہ کران حج قریب است یا تو براے غل آب از چاہ خواہی کشید سریع

البسری رحمه الله واولئک الطبقة وکان من احد الفتيان
 کبیر المشانجات قبل ثلثمائة وقبره لبشیرکان و بعضی ازان مقبران
 و بلند همتان ابو الفوارس ابن شجاع کرانی است رحمه الله و از بنا رملوک بود
 مصاحب ابوتراب و ابو عبید علیهما الرحمة بود و با دیگران از طبقه صحبت داشت
 و یکی ازان جو افران است و در تصوف شانه عظیمی داشت بیش از آنکه
 سی صد سال بگذرد و روی بنقاب گرد آورده و قرا و بموضع شیرکانست قوله
 و قال شاه علامه التقوی الورع و علامه الورع الوقوف عند
 الشبهات علامت تقوی ورع است و ورع همین است که از شبهات محترز
 باشد و ورع را شناسد بمبدین محترز از شبهات باشد قوله و کان يقول
 لا صحابه اجتنبوا الکذب والخيانة والغیبة ثم اصنعوا ما
 بدل لکم و اصحاب غیث را گفته دروغ گوید هر کارے که خواهد که اضافت
 بخود کند آن ورع گفته باشد این محقق اضافت او بسوی خداست
 اجتناب از خیانت کنیدا سر را بر باری سبحان الله نزدیک بنده است
 که آنرا فاش کند و برنا آید گوید خیانت کرده باشد بر حسب این قوم
 می گویم و آنچه فقیر گفته است آن ظاهر است و چیزی که نقد وقت تو نباشد
 و از تو غائب بود حکایت ازان کنی این غیبت باشد چنانکه گویند ذکر
 الغائب غیبة و بعضی اصحاب را و یا آنکه آنچه در نفس تو است ازان حکایت
 کنی که نفس بدان راضی نیست این غیبت باشد ترا ستر واجب است آنچه
 مرد مذکر متعلم ترجمه گوید آن هر عامی و غلام و کنیزک بدانند که ازان اجتناب باید
 کرد و الکلام فی الاجابة اماما بحسب این طائفة صوفیان عنایت کردیم قوله
 شما صنعوا چو این سه چیز نقد وقت شما باشد هر چه خوش آید و درین

از حلاوت و مباحات بکفید چندان زین تاں نباشد قوله سمعت
 الشيخ ابا عبد الرحمن السلی رحمه الله يقول سمعت جدی
 من جهة الاما بن نجید رحمه الله يقول قال شاه من غرض
 بصره عن المحارم و امسك نفسه عن الشهوات و عمر باطنه
 بدو امر المراقبة و ظاهره باقیع السنة و عود نفسه اكل الحلال
 لم تخطئ له فراسته شاه رحمه الله گفت است هر که چشم را از دیدن محارم
 باز دارد و از شهواتی که او را از عبادات و معاملات باز دارد و باطن خویش
 را بدوام مراقبه معمور دارد و ظاهر را معمور با تباع سنت رسول الله صلی الله
 علیه و آله و سلم و صحابہ رضوان الله علیهم اجمعین و سیر سلف صالح کند نفس
 خویش را عادت بر اکل حلال کرده باشد البته او را در فراست خطائت
 فراست چیست از ظاهر حال استدلال کند باطن دے چیست در کلمه که بالابت
 بخن عامیاز است عنایتی درستی است که نسبت باحوال صوفیان دارد
 بنی گویم خوف اکثر و اطاعت یکد و جا گفته ام تو بران قیاس کن آنکه شیخ دوام
 مراقبه گفته است اگر این معنی میسر آید که حضور بر دوام است خود از جمله شتبهات
 و منکرات و محرمات بطبیعت بغیر قصد او را اجتناب پیش آید -

قوله و منهم یوسف ابن الحسین شیخ التری و الجبال یوسف بن حسین
 فی وقته و کان شیخ و حده فی اسقاط التضع و کان عالماً ادیباً
 محباً ذوالنون المصری و ابانراب و رافق اباسعید الخمار
 رحمه الله مات سنه اربعة و ثلثمائة و یکة ازان بندگان دین که
 الاثنی عشر و پین روی اند یوسف حسین رحمه الله است و شیخ زری و
 جبال بود یعنی در وقت خویش شیخ زری و جبال او بود هم اقتدا بر او شدند

و در وقت خویش بیکانه روزگار بود در اسقاط تصنع بے تطیع بود که ام صوفی
 باشد که اسقاط تصنع ندارد اما کسی قسمی مبالغ است بنا بر این اورا نسبت
 آن می کنند و مردی عالم بود و ادب به با لغت داشت که از دیگران
 ادب گیرند و باز و النون و بوزراب رحمه الله صاحب بود و با ابو سعید خراسانی
 رحمه الله یاری داشت و در سیصد و چهار سال جهان را بجهان آفرین سپرد
 قوله قال یوسف بن الحسین رحمه الله لان القی الله بنجیح العا
 احب الی من ان القاه بذم من التصنع و یوسف حین گفت
 است اگر بخدا با جمیع گناہان پیوندم و دوست دارم ازین که با تصنع پیوندم تصنع
 از معنی شرک آید و از غلبه غفلت و غوغائی باشد و تصنع قرین ریاضت و تقوی
 فعلی نداشت از جمله معاصی بدتر باشد قوله قال یوسف بن الحسین رحمه الله
 اذ اسلایت المرید یشغل بالرخص فاعلم انه لا یجعی منه شیخی
 شتی یوسف حین رحمه الله گفت است چون طالب را بدین که عمل بر
 میکند تو بدانی که از هر شیچ کار نیاید قوله و کتب الی المجتهد رحمه الله
 لا اذ اقات طعم نفسک فانک ان ذقتها لا تذوق بعد ها خیر
 ابدا

قوله و قال یوسف بن الحسین رحمه الله رایت آفات الصوفیة
 فی صحبت الاحداث و معاشره الاصلاء و رفیق السنون یوسف حین
 رحمه الله گفته است آفات صوفیان در چند چیز دیدم یکی آنکه صحبت با حدائش
 کو دکان امر و زیر اچه خوف فتنه است و مردمان را در فتنه انداختن است و الصیحة
 توثر احداث را چو عقل و فهم غماید بود و چون تو در صحبت ایشان باشی عجب نباشد
 به و نه منقول من شرح این عبارت متن تاخیر ابد امر قوم نیست و بیاض گذاشته شده است

که کم عقلی و کم فہمی در تو ہم اثر کند و دوم بامردی که کار او ہم مذہب و ہم مطلب تو نباشد با ایشان صحبت و معاشرت کنی درین ہم آفت صوفی است بامرد متعلم صحبت کند مضر باشد و سوم در رق زنان یعنی در مونت ایشان نباشد رق نسوان ہرچہ ایشان کنند او با ایشان زمی از سر ایشان بگذرد و دیگر از او کرشمہ کہ ایشان کنند آزا با خود گیر و دیگر آسوخہ ایشان طلبند برائے آن ہر طرفہ بدود از ہر جا کہ باشد حاصل کند ایشان را بدود و رفق نسوان دیگر است ہم اما اندک کہ گفتیم توابی بریں قیاس کن

قوله ومنہما ابو عبد اللہ محمد بن علی الترمزی رحمہ اللہ
 من کبار الشیوخ ولہ تصانیف فی علوم الفیہ و صاحب اباتر اب النخبی
 واحمد خضریہ وابن الجلاء غیرہم رحمہم اللہ و مردے از مردان
 دین سرفہ از سروران اہل اسلام متبع و مقتدی از کبار مشایخ ابو عبد اللہ
 حکیم ترمذی است صاحب ابتر اب النخبی واحمد خضریہ و محمد بن جلال و جزآن و
 مشایخ دیگر بود رحمہ اللہ و قرین ایشان بود و در حقایق و معارف و در سلوک و
 مسلک قوم تصانیف دارد کہ مقدم علیہ است قوله مثل محمد بن
 علی رحمہ اللہ عن الخلق فقال ضعف ظاہر و دعوی عریضۃ ابوی
 ترمذی رحمہ اللہ از صفت خلق پرسیدند گفت ضعف ظاہر ہے کہ در ایشان
 پیدا است اعیان در ہر جہے و دعوی فراخے درازے نہ اندازہ عہد خود و
 وقال محمد بن علی رحمہ اللہ ما صفت حرفا من تدبیر ولا ینسب
 الی شیئ منہ ولکن کان اذا اشتد علی و قتی التمسی بہ محمد علی رحمہ اللہ
 گفتہ است کہ من حرفے را تصنیف نہ کردہ ام از تدبیر خویش و برائے آن نکردم
 کہ نسبت بمن کنند کہ این تصنیف اوست ولیکن وقتے باشد کہ دل من گرفتہ

گرفت شود یا وقتی باشد که از همه وحشت گرفته باشم و دل من بچیزه قرار نگیرد
چیزه از احوال روزگار و غوغا و بنو لیم و آنچه شاید و بایداں را در قلم آرم و بدان مرا متلی
شود و عمری درین مقال اشارتے بروزگار حال من باشد

ابو بکر محمد بن عمر
الوراق الترمذی

قوله ابو بکر محمد بن عمر الوراق الترمذی رحمه الله

اقام ببلخ و صاحب ابن خضریه و غیره و له تصانیف فی الرياضیات
و یکے ازاں کہ قول و فعل ایشان حجت باشد ابو بکر محمد و راق ترمذی است
مقیم بلخ بود و مصاحب احمد خضریه و جزا و از صوفیان دیگر را بود و ابو بکر و راق
رحمه الله در ریاضت صوفیان مصنفات دارد ابو محمد علی را رحمه الله تصانیف
در علوم قوم گفت و از عبادت و از حقایق و معارف از مجموع علم این قوم است
اما علم ریاضت علم مخصوصه است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
يقول سمعت محمد بن علی بن محمد البلخی رحمه الله يقول سمعت

محمد بن محمد البلخی

ابا بکر الوراق رحمه الله يقول من ارضى الجوارح بالشهوات غرس
فی قلبه شجرة الذل مات به که جوارح را چشم را و زبان را و کام را و دست را
و پا را بحسب لذت ایشان در کار داشت این شخص درخت پشیمانی را در دل
خویش نهال کرد یعنی البته آن پشیمانی در دل او باشد و محکم که قطع آن مشکل شود
قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت ابو بکر البلخی رحمه الله
يقول سمعت ابا بکر الوراق يقول لو قيل للطبع من بولك قال الشك في المقدور

و لو قيل ما حزنك قال اكتساب الذل و لو قيل ما غابتك قال
الحمران فرموده است اگر فرض کنیم که گفته شود مطعم را از چه زاد طعم گوید آنچه من
برای من مقدور است رسد هم نرسد پس طعم کند مگر ازین طرف برسد
و اگر از طعم پرسند کار تو چیست گوید خواری و اگر گویند نغایت تو چیست گوید حرامان

نوسید شود و بنشیند طمعه کرد و آن میسر شد آخر الامر حرام پیش آمد قوله و کان
 ابو بکر الوراق رحمه الله يمنع اصحابه عن الاسفار والسیاحات يقول
 مفتاح کل برکت الصبر فی موضع اسراده تلك الى ان تصلح للارادة
 فاذا صححت لك الارادة فقد ظهر عليك اوائل البركة ابو بکر رحمه الله
 مترشدان خویش را از سفر منع کرده و فرمود که هر برکتی و خیریه مترشدان
 که منظر و متوقع تست که ملازمت و حبس نفس در موضعی کنی که خداستغالی ترا آسجاده
 ارادت نصیب کرده است آری از موضع ترا خیریه و برکتی رسید
 انتظار خیرات و برکات همانجا کن که فتح باب ترا بجا نموده است تا آن زمان
 ملازمت کنی که صحت ارادت ترا مستقیم شود با شرایطی که او راست نامیده نام باید
 که ارادتت صحیحی شده است بتحقیق فتح اوائل برکات و خیرات باشد

قوله ومنهم ابو سعید احمد بن عیسی الخراز
 من اهل بغداد صاحب ذالنون المصری والنباجی و اباعبید
 البسری والسنری و بشراً و غیرهم مات سنة سبع سبعین
 و مائتین و بعضه از شایخ کبار و سروران مادر ابو سعید احمد خراز است
 و او از اهل بغداد است و بسیار مشایخ را مصاحب بود چنانچه ذوالنون و
 ابو عبید الله نباجی و بشر حافی و آن ایام که در پرده شد از تاریخ هجرت دوست
 هفتاد و هفت سال گذشته بود قوله و قال ابو سعید الخراز رحمه الله
 کل باطن یخالفه ظاهر فهو باطل ابو سعید رحمه الله گفته است هر باطنی که ظاهر بخلاف
 او باشد آن باطن باطل باشد و بران رفتن و امضا کردن و بران دعوت
 کردن روانا باشد در باطن سالکی تجلی شود ظاهر شرع آنرا مباین است
 امضا با آن رفتن بران خطای محض باشد اینجا ساکنان ظاهرین و متعلنان

ابو سعید احمد بن
 عیسی الخراز

که متعلق بحرف و صوتی اند اینجا گویند هر چه در باطن مردم باشد از وسوسیات و غیلات شیطان
و نفسانی که مرد فقیه آن را انکار کند آن باطل باشد قوله سمعت محمد بن الحسین
رحمه الله يقول سمعت ابا عبد الله الرازی رحمه الله يقول سمعت
ابا العباس انصیاد رحمه الله يقول سمعت ابا سعید بن الخزاز رحمه الله
يقول رأيت ابليس في النوم وهو يمر عني ناحية فقلت تعال فقال
ايش اعمل بكم انتم طر حتم عن نفوسكم ما اخادع به الناس
قلت وما هو قال الدنيا فلدا ولي عني التفت الى فقال غير ان لي فيكم
لطيفة قلت ما هي قال صحبت الاحداث ابو سعید رحمه الله میگوید
ابليس را در خواب دیدم او از من میگذشت گفتمش بیا گفت بر شما بیا میچو کنم بدینچه
مردمان را که میگردم و در شهوت می انداختم شما آنرا بکلی ترک آورید گفتم آری حیرت گفتم
دنیا و دین ترک آوردن دنیا زخارف او و جاه و اعتبار و نام و هر چه او را غیر الله باشد
آن دنیا صوفیان باشد بعد آنکه مرا پشت داد و روان شد سو من التفت
کرد و گفتم یک لطیفه است مرا بر شما که بدان فرجه مرا بدخل بر شما هست گفتمش آن
چیز است ابليس گفت با جوانان امر و بدون گفته ام احتجاب این ثواب بسیار
آفات و بلیات را انساب شود اگر فرض کنم که بدین مصاحب پاک و صاف است
اما دیگران را بسیار زیان کند قوله وقال ابو سعید الخزاز رحمه الله صحبت
الصوفية فما وقع بيني وبينهم خلاف قالوا له قال لا اني كنت معهم
على نفسي ابو سعید گفته است رحمه الله با صوفیان صحبت کردم میان من و میان
ایشان هیچ خلائی نبود گفتند چه گفت زیرا چه من چنان بانفس خود بودم و چنان
مشغول بودم که همین نظر بکے نمیکردم.

قوله ومنهما ابو عبد الله محمد بن اسمعيل المغربي

ابو عبد الله محمد بن اسمعيل
المغربي

رحمه الله استاذ ابراهيم بن سليمان رحمه الله وتلميذ علي بن
 رزين رحمه الله عاش مائة وعشرين سنة ومات سنة تسع و
 تسعين ومائتين وكان عجيب الشأن لمياكل ما وصلت اليه اي
 بني آدم سنين كثيرة وكان يتناول من اصول الحشيش اشياء تعو
 اكلها وبعضه ازان واعيان دين اسلام كبقول وعمل خویش بندگان خدا را و
 کرده اند ابو عبد الله مغربي است رحمه الله و استاذ ابراهيم بن سليمان بود و از مشيخ
 و شاگردان علي رزين است صديت سال زياته است و در سر دوست نودين
 از جهان سفر کرده است و بسيار کارهای او عجيب بود و سايلهای بسيار آنچه مصنوعات
 آدمي که دست آدمي بدان رسیده آن نخورده است گياه های که بر زمين آمده
 است بغير کسب کسی و بغير زرع آن آن خورد و نفس را هم برين عادت کرده
 بود و عجيب حياتي طول عمر را حکما تدبير بنشته اند از آن هم تدبير بايرون الکلے بے عيب
 و حياتي از نيبه قوله وقال ابو عبد الله المغربي افضل الاعمال عمارة
 الاوقات بالموافقات بهترين عمل صوفيان اين است وقت بموافقت
 اتباع معمور داری و دیگر عمارت وقت بحسب اقتضا و باشد نیکو سخني است
 اين قوله وقال اعظم الناس ذلًا فقير داهن غنيا و تواضع له واعظم
 الخلق عزًا غني يذل للفقراء و حفظ حرمتهم بالاتزان همه ذليلان و خواران
 از همه خواران فقيرے که مدانست غني کند هر چه از او آيد اين ساکت باشد از رضی
 بدان باشد چنانچه مردان را بمی طرح و شای کسی کند از او حاجه گوئی و عظيم ترين مرد
 و عزيز ترين ديشان در عزت و کرامت غني که مرفقير را تذلل کند بايشان تواضع کند
 و خود را خوار تر دارد و احترام فقر کند و نگاه داشت مرتبه ایشان که عند الله بزرگند مرتبه نگاه
 دارد و در هر دو جمله عظم گفته است و جمله نايه نسبت و در جمله اول صنعت شاکله کرده است و الا انجا

واحقر مناسب است .

قوله ومنهم ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق
 من اهل طوس سكن بغدا وصحب الحارث المحاسبى والسرى
 السقطى رحمه الله توفى ببغدا سنة تسع وتسعين ومائتين
 وبعضه از مشائخ آن شهر بزرگواران احمد مسروق است رحمه الله ازال طوس بود
 در بغداد ساکن شد ہما نجا وفات یافت مصاحب حرث محاسبی و سری سقطی بود
 وفاتش در بغداد بود و در تاریخ و ویرست نود و نہ بود قوله قال ابن مسروق رحمه الله
 من راقب الله في خطرات قلبه عصمه الله في حركات جوارحه هر که
 در خطرات دل خویش مراقب خداوند بماند و تعالی باشد او را در حرکات جوارح
 او عصمت کند و آنچه ناشایسته و ناپایستہ باشد خداوند بماند نخواہد کہ از جوارح او
 آن صادر شود و قوله راقب الله في خطرات قلبه یعنی ہر خطره کہ در دل او بیاید در آن خطره
 خدا را مراقب باشد و ہر خطره کہ می آید آن را دفع نمیکند و دل را ہم ہمہ مراقبہ خدا را
 و دیگر مراقبہ خدا را یعنی خطرات او ہمیں مراقبہ خدا شوند و بس مراقبہ
 ہمیں خطره است لیکن خطره حق و دیگر در ہر خطره کہ او را تغلب می شود و در آن تغلبات
 ہم با خطره خدا متغلب میشود و دیگر در ہر خطره کہ می آید شر او خیر او است از خطره خدا میداند
 چند سخن نازک است اما ترا فہمیدہ قوله وقال تعظير حرمات المؤمنين
 من تعظير حرمات الله تعالى وبه يصل العبد الى محل حقيقة التقوى
 تعظیم حرمت بندگان خدا تعظیم خداست و برین تعظیم بندہ بحقیقت تقویٰ برسد
 تعظیم حرمت مومنین چنانچہ مادر و پدر و استاد و آنکہ ازو بزرگ شد در عمر و تقویٰ
 و پارسائی حقیقت تقویٰ چیست از غیر خدا پرستیدن کرد پرہیز از غیر خدا چہ باشد کہ
 جز او را نطلبد جز او را نخواہد جز بحال او تسلیم نگردد جز او را نشناسد و نداند و نہ

قوله وقال شجرة المعرفة تسقى بماء الفكرة وشجرة الغفلة تسقى بماء الجهل وشجرة التوبة تسقى بماء الندامة وشجرة المحبة تسقى بماء الاتفاق والموافقة ودرخت معرفت را باب فکر و اندیشه پرورید و برآرید و فکرت بچند معنی باشد یکی همین که متعلم مفسر و محدث در کلام الله و حدیث رسول الله فکر و اندیشه کند بدان او را ساخت خدا شود بمایلیق بفکرته و دیگر شخص متکلم قضایا منطق و اصول کلام و از بزرگان انی دلی اثبات و حدایت او کند و اقترانی و استصناعی و باقی قضایا که هست گفتن مناسب مقام نیست و دیگر مرد طالب صوفی و مراقبه ملازمت کند حضور او را فضايل المعنی تصور کند و از ان تجلیات و کشفیات ملازمت او را برود نماید بدان عرفان خدا شود و از ان تجلیات فکرت و دیگر کند کار بیشتر شود القصه بطورهای قوله و شجرة الغفلة و درخت غفلت باب جهل پرورده شود یعنی هر که جاهل شد غفلت بر طاری شود و قوله شجرة التوبة و درخت توبه باب پشیمانی پرورده شود یعنی کار کند و کن پشیمانی بار آورد و توبه کند آن توبه پرورش باب پشیمانی یا بدچنانکه گفته اند التوبة ان لا تسکى نفس ذنبک هرگاه که خویش را یاد می کند و از ان پشیمان می شود و توبه قوت میگیرد و قوله و شجرة المحبة و درخت محبت باب موافقت محبوب و باب اتفاق که در راه محبوب بدان درخت محبت برآید بار و گل نماید و بخش قوی گردد و اگر بجای اتفاق باشد مراد موافقت باشد یعنی چنانچه موافقت باشد محبت قوت گیرد و قوله وقال متى طمعت في المعرفة ولم تحکم قبلها مدارج الاسرار فانك في جهل ومتى طلبت الارادة قبل تصحيح مقام التوبة فانك في غفلة فما تطلبه و دیگر ابن مسروق رحمه الله گفته است هرگاه که طمع در معرفت بری یعنی خواهی که مرد غافل گردی و آنچه مدارج و مقام ارادت است آنرا محکم نکرده باشی پس تو روز نادانی و جهل مفراطی باشی پس آید خواست تو و ارادت

که تو با خدا و آری آن محکم نشده اطلاع بر اسم را خدا و عرفان چون دست و پد نهی
نادانی و نادان باشد و هرگاه که تو طالب باشی خواهی که طلب خویش خدا و روزی کند
و هنوز توبه استقامت نکرده باشی و آن نصیحتی که باندیشیده باشد پس تو در غفلتی
نمیدانی که چه باید تا دولت ارادت نصیب او شود.

قوله و منهم ابو الحسن علی بن سهل الاصفهانی

ابو الحسن علی بن سهل
الاصفهانی

رحمه الله من اقرب الجنید رحمه الله قصه عمر و بن
عثمان مکی فی دین رکیه نقضه عنه و هو ثلاثون الف درهم
لقی ابانتراب النخشی رحمه الله والطبقة و بعضه از آن متراضان
و راضیان بقضاوت در رحمن تعالی و متبع دین احمد ابو الحسن سهل اصفهانی است
از یاران جنید بود و اقران یا ازقرین است یا ازقرن است هر دو معنی درست
است عمر و عثمان مکی قصد او کرد از کرده دین که بر سهل اصفهانی بر رفته بود و آنرا او
کرد و آن سی هزار درم بود و ابوتراب نخشی را رحمه الله ملاقات کرده بود و از شاخ
طبقات غیر او هم قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول
سمعت ابابکر محمد عبد الله الطبری يقول سمعت علی بن
سهل رحمه الله يقول المبادئ الى الطاعات من علامات التوفيق
والتقاعد عن المخالقات من علامات حسن الرعاية و مراعات
الاسرار من علامات التيقظ و اظهار الدعوى من رعونات
البشریة و من لم یصح مبادئ الارادة لا یمسک فی منتهی عواقبه
شعائق بطرف طاعات نشان آنست که خداوند بجا نهد او را توفیق طاعت داده
این لفظ در نسخه منقول است همچنین نوشته شده است و معلوم شد که صحیح یلفظ
است ولیکن ترجمه لفظ "مبادرت" است - ع

یا وید اینجا سخن هست المبادی من الحدى علامه التوفیق این که مبادرت کردیم
بتوفیق کرد و اگر توفیق نه بود مبادرت نکردی قوله والتقاعد والتقاعد بازان
علامت اینست که خداوند بجهان در باب اذخفظ وعصته دارد اینجا هم همان سخن است
تقاعد آن مخالف هم عصمت باری است مگر آنکه ابتدا و استقامت بدان گیرند قوله و
مراعات الاسرار سرے که میان خدا و بنده است آن را نگاه دارد و بر سر الهی و الهی
نگوید نشان آنست که تقیظ و تحفظ در کار آورد و قوله و اظهار الدعای گفته است
اما اگر چنین اتفاق افتد که من چنین کسی ام و چنین امر خدا از دعوت و خود نمایی
نفس نیت اظهار دعای گفته است اما اگر چنین اتفاق افتد حکایت ایقین کند
برای ارشاد و یا برای مصلحت دیگر آن ازین خارج هر که در تصحیح مبادی و آمان کار خویش
نکرد و راتهای کار خویش نماند و رعایت یا در عافیت

قوله ومنهم ابو محمد احمد بن محمد بن الحسن الحجری
رحمه الله من كبار اصحاب الجعید علیه الرحمة وصاحب سهل
بن عبد الله رحمه الله افتد بعد الجعید فی مكانه وكان علماً
بعلوم هذه الطائفة كبير الحال مات سنة احدى عشرين و
ثلثمائة و سرے از سروران دین و بزرگے از بزرگان امت اسلام ابو محمد احمد حجری
است رحمه الله از بزرگان اصحاب جعید بود رحمه الله و صاحب سهل عبد الله
بود و بعد جعید در مقام او ابو محمد حجری شست رحمه الله و معلوم این طائفة و با سر
و حقایق و معارفی که این طائفة دارند عالم بود و سر آینه چو از اصحاب جعید بود و در
مقام جعید شست چنین باشد و عالم بزرگ داشت و بیای بیصد و یازده سال
اقتدار استار کرد و قوله سمعت ابا عبد الله الشیرازی رحمه الله يقول
سمعت احمد بن عطاء السرد باری رحمه الله يقول مات الحجری

ابو محمد احمد بن محمد بن الحسن الحجری

العیسٰی رحمہ اللہ سنۃ الہیٰ بر فخرت بہ بعد سنۃ فاذا هو مستند
جالس و رکبتہ الی صدرہ و هو مشیر الی اللہ باصبعہ احمد عطا میگوید
رحمہ اللہ بعد موت حریری رحمہ اللہ بخیر سال بر تربت او گذشتہ نشان تربت
نماندہ بود و دیدش شستہ زانو با بصر گرفتہ چنانچہ نشست مراقبہ صوفیان است
بریں ہیئت شستہ و انگشت شہادت بر آوردہ اشارت بوحدانیت باری میکرد
و این دلیل اشارت بکشف ارواح باشد یا غو قلوب او نہایت است
ولیکن این نشست او بریں ہیئت از کرامت اوست قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا محمد الحریری رحمہ اللہ یقول من استل
علیہ النفس صار اسیرا فی حکم الشہوات محصورا فی سجن الہی
حرم اللہ علی قلبہ الفوائد فلا یستلذ بکلام الحق ولا یتجلیہ
وان کثر تردادہ علی لسانہ لقولہ تعالیٰ سَاصِرُونَ عَنِ آيَاتِ الذِّیْنَ
یَتَذَكَّرُونَ فی الارضِ بَغَیْرِ الْحَقِّ برہر نفس استیلا یافت او اسیر شہوات
خود گردود و در بند ہواے نفس چنان باشد کہ کسے را در زندانے کنند خداوند بجا
فوائد حقایق و معارف در دل او حرام کند یعنی او را ازاں محروم دارد و او را بنخن
لذتے نباشد و علالت این نگیرد اگرچہ زبانے و راز دارد و دران وسخے فراخے
گوید اما استلذات و علالت نیا بد زیر اچہ خداوند بجا نہ گفتہ است تحقیق بگردانم از
حقایق و معارف خویش آمان را کہ در زمین بغیر استحقاق خویش خود را بزرگ دانند
او حق کلام ندارد و بگفت از کلام قوم خود را بزرگ میدارد پس تحقیق باشد
کہ خداے تعالیٰ او را نصیب ازاں ندہد قولہ وقال الحریری رحمہ اللہ رویۃ
الاصول باستعمال الفرع و تعمیم الفرع بمعارضۃ الاصول لا

سبیل الی مقام مشاہدۃ الاصول الا متعظیمہ ما عظمہ اللہ من
الوسائل والقرع اصول حقائق و معارف را نظر کند و معارضہ آن بفروع کند
و حال این باشد کہ تصحیح فروع بمعارضہ اصول کند اور ابدان صحت و بدو رہ نیست
کہ کہے بہود اصول رسد مگر بتعظیم چیزے کہ خداوند سبحانہ اورا معظم داشتہ است
و رعایت و ساطع بتعظیم این سخن را بعبارات خویش بیان کم ہر کہ اصول را کرد
و مسائل شرع را بران مقابلہ و معارضہ کرد جز حرام نے عظیمیہ اورا پیش نیامد او از جملہ
قابلیت لا قابل شد زندقہ و اباحت و الحاد نقد بذل خرقہ وجود او بر بستند
یکے سخن کہ اندکترین و اول احوال اصول است گوئی اللہ خالق افعال العباد و کما
خالق لا عیانہم کہے را کہ خدا تعالیٰ خواہد از مشاہدہ غیب محروم گردانند این سخن
را اصل سازد و مسائل بیان فروع سازد گوید ہر چہ کم کم من نکردم او کرد کار بجای
کش چنانچہ قوم قلندر و حیدری و مولودیدہ اقوال و افعال ایشان مدد بامروت
حیاتیات لسان ازان کند گوید اے عزیزم و طالب خداے را بخدا بسیار است
ہر چہ پنچو اہم او میکند چیزے با تو منیگویم آن اسرار است کہے را انبیا اولیا را را
و شماراں کار میت شرک و کفر و زندقہ و اباحت و الحاد را آفرید او کرد تنہا ہر کہ
بریں رود آنچہ کتاب اللہ بدان ناطق دوزخ نقد او و اورا غائب و خاسر خواندہ
این آیت را و مکر و او مکر اللہ و اللہ خیر الما یکرین قصہ حسین منصور شنیدہ
انا الحق را قابل او خود بود و در مظاہر بندگان این آفرید کہے اورا انکار کنند
و سنگسار و پرکار پرکار کہے کہ خدا ہی است خدا ہی اورا بخدا سپارند کہے
را انجاد ظل نیست چہ کم اگر واسطی و عارفے بود کہے کہ اورا مشاہدہ غیب
اوسے میگفت کہ بود و تھے چہین کہ ترا و تعالیٰ بغیر واسطہ کہے گفت ایچنین و
آنچنان چہ انہی کئی تنہا آخر از پنچیں دوتے چہ اہم مردم میانی از کئی ترکسی

تا کدام نیکنیجه باشد تا کدام کسی بود که حرفی از نقطه نبوت و ردول او نقش گرفته
است او فرماید او کند اگر کسی را در خاطر افتد که اومی فرماید بی فرمانی او خوف کنند
آن احمق نمی داند آن مقام آن مقام است هر چه این کند او کس در هر چه این
را خوش آید آن کند و هر چه خوش نیاید کند فافهم و اغتتم انشاء الله تعالی
خدا تر الضیبه کتد بدین معانه رسی -

ابوالعباس احمد بن
محمد بن سهل بن
عطاء الادمی

قوله ومنهم ابوالعباس احمد بن محمد بن سهل
بن عطاء الادمی من کبار مشائخ الصوفیه و علمائهم و کانی
الخراسان عظیم شانده و هو من اقربان الجنید و صحب ابراهیم المارستانی
مات سنه تسع و ثلثمائة یکے اذان دعوات و هدایات متبع و مشد احمد عطا
است رحمه الله از بزرگان مشائخ و علمای صوفیه بود و ابو سعید خراسانی رحمه الله
تعلیمش کرد و او تعلیم ایشان داشت و او از یاران جنید بود و دو صاحب
ابراهیم مارستانی بود و در تاریخ سیصد و نه سال پرده حجاب را بر روی خود کشید
است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت
ابا سعید القرشی رحمه الله يقول سمعت ابن عطاء رحمه الله
يقول من النعم نفسه بأداب السنة نور الله قلبه بنور المعرفة
و الامقام اشرف من مقام متابعت الحبيب فی اوامر و افعاله
و اخلاقه ابن عطاء رحمه الله گفته است هر که نفس خویش را التزام با داب
سمت کرد البته بهمان داشت دل او را خداوند سبحان بنور معرفت خویش
روشن گرداند و هیچ مقامی بالاتر از این نباشد پس روی دوست خدا کنی یا پس
روی دوست خود کنی محب را چه بهتر که پس روی محبوب کند و طالب را
چه بهتر آنچه محبوب خداست پس روی کند قوله و قال ابن عطاء رحمه الله

اعظم الغفلة غفلة العبد عن ربه عز وجل وغفلة عن اوامره
وغفلة عن آداب معاملته ابن عطاء رحمہ اللہ گفته است بزرگترین غفلتہا
غفلت بندہ است کہ از خدا غافل شود یعنی کارے برائے او نکند کارے
محضور او نکند و او را ساقہ فساقہ ماضی و ناظر خویش نداند قوله وغفلة عن اوامره
این ہم غفلت از خداست اما انواع غفلت بیان می کنند و دیگر خدا را حاضر و نا
دب حضور او نگاه ندارد و معاملت با او مروی و نواہی او نکند و ادبے کہ در ان نواہی
و نواہی آمده است از نگاه ندارد قوله سمعت ابا عبد الله الشيرازي
رحمہ اللہ يقول سمعت ابا عبد الرحمن بن احمد الصوفي
رحمہ اللہ يقول سمعت احمد بن عطاء رحمہ اللہ يقول كل
ما سئلت عنه فاطلبه في مفازة العلم فان لم تجده ففي ميدان
الحكمة قال لم تجده فخره في التوحيد فان لم تجده في هذه المواضع
الثلاثة فاضرب به وجه الشيطان ابن عطاء رحمہ اللہ گفته است از هر چو
ترا پرسند مسؤل را در مفازة علم طلب کن یعنی علمے کہ ترا حاصل است از
شرائع و سنن آنجا طلب کن آن علم او از انہا است کہ کتاب اللہ بدان ماطق و
رسول اللہ مباشرت و اگر آنجا نیابی نظر و حکمت کن کہ بحکمت دارد و اگر
در حکمت ہم نیابی با توحید برابر کن یعنی از ان سخنانے ہست کہ موحدان گویند
و توحید نسبتے دارند و اگر آن مسؤل نسبتے بریں یکے ازیں سہ ندارد آن سخن ہم
بر روی آن سائل زن کہ آن سائل شیطانی است کہ ازیں ہر سہ وائرہ بیرون
است آنچنان سائل را شیطانی نام کہ در اوس سخن شیطانت کہ از و تراوی
قوله ومنهم ابواسحاق ابراهيم بن احمد الخواص

رحمہ اللہ من اقران الجنید والنوری ولہ فی التوکل والریاضیات
 حظ کثیر مات بالری سنۃ احدى وتسعين وما یتین کان مبطوناً
 ن البسوة وكان کما قام وتوضاً وعاداً الى المسجد وصلى رکعتین فدخل مرقۃ الماء
 فمات رحمہ اللہ و بعضہ از محبان صادق و واصلان حق ابواسمعیٰ ابراہیم
 خواص است از اقران جنید و نوری بود رحمہم اللہ در لفظ اقران و احتمال می باشد
 یکے قرین اوست یعنی از یاران اوست و دیگر از مترشدان و متلمذان مثلاً گویند
 فلاں از یاران شیخ است یعنی از متلمذان و مترشدان و دیگر می گویند از یاران
 شیخ است یعنی ہم خرقہ او ہم قدم او من جا بجا اشارت بید کنم کہ می روم اینجا
 ابراہیم رحمہ اللہ از یاران جنید علیہ الرحمہ یعنی ہم سران اوست و اورا خاصہ در
 ریاضت و توکل بسیار حظ است یعنی ذوق توکل آن قدر گرفته است کہ آنرا بسیار
 نامست و کذاک ریاضت نقل در ری بود در تاریخ و ویست نود و یک اورا علت
 مشکم بود یعنی کناک داشت ہر بار یکے تقاضا شد و وضو کرد و در مسجد
 درآمد و دو گانہ گزارد و یکبارے چنین بود در آب درآمد ہا نجابان را بجا
 سپرد این حکایت را بریں جملہ نبشتہ اندعات او بود ہر بار کہ اورا وضو حاجت شد
 غسل کرد و درآمد و دو گانہ گزارد و ہفتا بار چنین بود ہا نجاء غسل کرد
 و کارش تمام گشت فوالہ سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت
 ابابکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت الخواص رحمہ اللہ یقول
 لیس العلم بکثرة الروایۃ انما العلم من اتبع العلم و استعملہ و اقلد
 الدین و ان کان قلیل العلم کفراً ابراہیم است رحمہ اللہ کہ او گفت
 اگر شخصی را با انواع علوم حایت شود و در اتباع درست نباشد او را عالم نخوانند
 عالم نباشد اگر آکہ بمقتضای علم علم کند و بر اتباع مصطفی و صحابہ سیر

صالح باشد و اگر چه علم او اندک تر باشد قوله و سمعت محمد بن الحسین
 يقول سمعت احمد بن علی جعفر رحمه الله يقول سمعت
 الاندلسی رحمه الله يقول سمعت الخواص رحمه الله يقول
 د واء القلب خمسة اشیا قراءة القرآن بالتدبر و خلاء البطن
 و قیام اللیل و التضرع عند السحر و مجالسة الصالحین ابراهیم غفر
 رحمه الله گفته است تصفیه دل پنج چیز شود تلاوت قرآن بشرط تدبر و تفکر
 و بشرط حضوری که لایق تلاوت کلام الله است و شکم از بسیاری طعام خالی باشد
 آزار ام بصوم نباشد و غذا تقلیل باشد و سخن تقلیل با خود چنانچه صوفیان چندگان
 روزه طریقتی کنند و مقام همین تقاضای کند و لایق همین است و بیدار شب
 بیدار و بیدار و مراقبه و وقت سحر اتجا بحضرت و تضرع کند بشرط تعلق بحضور کسی
 بر و تضرع و تعلق میکنی یک آیت ایست که تضرع کند خدا تعالی بر و رحمت
 کند دل او را روشن سازد و دیگر همین تضرع نفس مصفی دل است درین وقت
 دل گرم می شود و حضور بنام دست میدمد و این هر دو مصفی دل اند و دیگر نشست
 با صالحان باشد بر آئینه چون صحبت با صالحان شد و ایشان هر چه گویند
 و هر چه کنند هم در امر صلاح دین باشد و آن صلاح مصلح دل گردد

قوله و منهم ابو محمد عبد الله بن محمد الحارثی
 اهل الری جاور بکة صحب ابا حفص و ابا عمران الکبیر و کان من
 المتورعین و مات قبل العشر ثلثمائة و بعضه از ان که اتباع بذیل او
 کرده اند ابو محمد عبد الله است رحمه الله از ساکنان ری بود و جاور که شده
 بود و ابا حفص و ابا عمران کبیر را صاحب بود و مردی متورع بود و زهد و قوی
 بافراط داشت و پیش از آنکه سیصد و ده سال بگذرد بر روی او پشت روی

زمین را وداع کرو و شکم زمین را منزل آبادان ساخت حاصل عبارت
 این معلوم شد کہ سیصد چہ سال نہ و ہشت ہفت وفات یافت قولہ سمعت
 الشیخ ابابعد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت ابانصر الطوسی
 رحمہ اللہ یقول سمعت الرقی یقول دخلت علی عبد اللہ الحارثی
 ولی اربعۃ ایام لہ اکل فقال تجوع احدکم اربعۃ ایام فیصبح
 ینادی علیہ الجوع ثم قال ایش یکون لو ان کل نفس منقوسۃ
 تلفت فیما تؤملہ عن اللہ تری یکون ذلک کثیر اترقی علیہ الرحمہ گفت
 برابر عبد اللہ خراز ہستم چار روز بود کہ چیزے نخورده بودم گفت چونہ باشد
 یکے چار روز فاقہ کند و اگر اثر گرسنگی در وظاہر گردد یعنی ضعیفی و نزاری
 و زردی در وظاہر شود پس خراز گفت رحمہ اللہ چہ باشد و چہ اعتبار دارد و چہ
 زیان کند تلف نفس بناء بر کارے کہ طالب آنست و آنرا امید دارد
 از خدای تعالی قولہ قال عبد اللہ الحارثی رحمہ اللہ الجوع طعام
 الزاہدین والذکر طعام العارفین عبد اللہ الحارثی رحمہ اللہ گفتہ است
 گرسنگی طعام زاہدانست و ذکر طعام عارفان یعنی زاہدان بجای طعام گرسنگی
 کردہ اند علی ہذا اگر گرسنگی طعام ایشان باشد و دیگر رجوع قوت روح زیادت
 می گردد و صفای دل و تزکیہ نفس کمال می باشد فعلی ہذا رجوع طعام زاہدان باشد
 و دیگر ہر کرا اعتبار بر رجوع شد و نفس بدان اطمینان گرفت اگر او طعامے
 خور و ضعفی درو آید سستی بر و غلبہ کند مرد اکوال را آن قدر بگرسنگی نباشد
 کہ اورا بسیری باشد اگر کسے اعتبار ترک طعام کرد چہ کند و بعد آن خور و اگر
 زید عجیب باشد بیگانہ دوازده سال طعام نخورد و بعد از دوازده روز کبیر خور و
 و بعد یک ساعت فحے کردے آن دہا کبیر و ن افتادے با چیزے بلغم درونی

ہم دو ازادہ سال بریں بود و البتہ حرکتے و سکنتے نبودے یعنی و شاوی متعلق نشد
و دیگرے ہم ہمیں کار کرد و سال بریں بود اہل ولد اور امر اجمت بکردن اورا
طعام خور، نیند خورد و ہمار کہ دوم روز آن مرد الحوج طعام الزاہدین درست
آید و ذکر نقدے دارد کہ آن نقدے بجای طعام باشند ذکر بکوب و شہود مذکور غذا نفس
و غذا و روح باشد مردمانے باشند سالہا بہتہود مذکور ماندہ و از طعامے واجبے
ایشان را شعور نبود

قوله و منهم ابو الحسن بنان بن محمد بن الجہاں واسطی ابو الحسن بنان
الاصل اقامہ مصر مات بہا سنۃ ست عشر ثلثمائة کبیر الشیخ
صاحب الکرامات و بعضہ ازان رہ روان دین و رہبران اہل اسلام ابو الحسن
بنان است اصل او واسطہ بود و اقامت بمصر کرد و ہم در مصر این جہان را
و دلع کرد و تیاج عید و شائزہ مرد بزرگ بود و غوارق بسیار داشت قوله
سئل بنان رحمہ اللہ عن اجل احوال الصوفیۃ فقال الثقة
بالمضمون والقیام بالاولی و مراعاة السر والتخلی من الکونین
از ابو الحسن پرسیدند رحمہ اللہ بہترین اعمال صوفیہ چیست گفت آنچه خداوند
بجائزہ در علم ازلی خویش مضمون کردہ است یعنی آنچه در ازل تقدیر کردہ بودن
آز چنانست کہ ضمان شد لذتے و بطے رودے و قبولے ہجو و صلاے دل
بدان ثقہ باشد قوله والقیام بالاولی امر آنچه خداوند فرمودہ و ران بحق آن باشد
یعنی آزار بجائزہ و بشرط آن بہر بر و این صفت کہ ثقہ باللہ باشد توام ابا و ام امرے زیادتے باشد
صوفی ابا این توام با و ام بہر طے بہر بر دقوله و مراعاة السر و آن سرے کہ مینہ و مین الترب تعالی
است نگاہہ دار یعنی افشا آن نکند و دیگرہر چہ سرفراید بدن رود و دیگرہر مظلوم شدن نہد بہا
صفا و جلاے زو بکار و دقوله و التخلی من الکونین و ازین جہان و از ان جہان

دل و نفس خویش را خالی دارد یعنی تعلق بر ایشان نکند و رفتن ازین جہاں و ازان جہاں بر نفس خویش رواند و مرد صوفی این جہاں را دیدہ است و بدین مباحثہ متعلق است تخیل کرد و آن جہاں را کہ ندیدہ چرا کہ حکایت شنید و بر آن یقینے بست از وے چہ تخیل کند چہیں ہم می باشد صوفیان را احوال قیامت و بہشت و لذت و نعیم او مشاہدہ میشود کار بجائے باشد دوران بیابند با وے و رفتن چنانچہ عورت طالب آن کار مرد فحل را خواهد کہ رفتن شود دوران حالت آن طالب صادق را و عاشق جمال حضرت را التفاتے بدیشان نشود و اگر شود خط طعن بر دستم طلب او کشند و بنام او و ردیوان این طالبان طالع رود عنایت از احوال و اعمال کردیم از انچہ احوال میان محققان آنچہ از تجلیات و تقلبات تجلیات نقد وقت ایشان شود و سائے فسانہ بصورتے و سیتے و گرتخی شود ما این را احوال نامیم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت حسین بن احمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی الرودباری یقول القی بنان الجمال بین یدی السبع فجعل السبع ^{لشعہ} ولا یضمر فلما اخرج قیل له ما الذی کان فی قلبک حیث شئت السبع قال کنت اتفکر فی اختلاف العلماء فی سور السبع چنین گویند ظالمے بر بنان جمال رحمہ اللہ غضب کرد و رجوہ کہ انواع سباع بودند اینجا انداخت تا بدرند و پر کالہ پر کالہ کشند دوم روز در آن حجرہ کشودند و بدین جمال رحمہ اللہ بخدا مستغرق است و آن سباع بعضے بوے او میکردند گردان بر اندام او داشتہ می بویند ظالم ازان پشیمان شد شیخ را رحمہ اللہ ازان برو آوردند کہے پرسید کہ در آن حالت کہ ایشان ترامی بویند در دولت چہ می کند گفت اختلاف علما کہ در سور سباع رفتہ است و راں اندیشہ میکردم چہیں

و انم جمال علیہ الرحمہ در ان حالت جمع الجمع بود و اگر در جمع بودے گفتے سبأ
 کہ بوے کہ و من کجا نامرا پیسید و دولت چرمی گذشت دل کہ دل کجا من کہ و
 من کجا سا لها ست دل و خود را گم کردہ ام و من کیمر

قوله ومنهما ابو حمزة البغدادي البزاز مات
 قبل الجنيد كان من اقرانه صاحب السري والحسن المسوح
 وكان عالما بالقراءة فقيها وكان من اولاد عيسى بن ابان
 رحمه الله و بعضه از ان مردم کہ اعتماد الی دین و ملت اسلام ابو حمزہ و بغدادی
 بزاز است رحمه الله و او از اقران جنید یعنی یار و همسر بود و موت او پیش از موت
 جنید بود و علیہ الرحمہ صحبت با سری و با حسن مسوحی داشت و علم قرأت داشت
 و فقیہ بود و از اولاد عیسی ابان بود قول دیگر کان احمد بن حنبل رحمه الله
 يقول له في المسائل ما تقول فيها يا صوفي و احمد حنبل رحمه الله در
 مسائل فقہ از پرسیدے کہ اے صوفی تو اینجا چه میگوئی یعنی در مجتہدات و مباحثات
 مشورہ باو کردے قوله و قيل كان يتكلم في مجلده يوم الجمعة فتغير
 عليه الحال فسقط من كرسيه ومات في الجمعة الثانية و حين
 گویند در روز جمعہ در مجلس خویش سخن نمیگفت و از ثناءے گفتن حال بدتر
 شد چنانچہ از بنفشہ فرو افتاد و در روز جمعہ بخدا بازگشت قوله و قيل مات
 سنة تسع و ثمانين و مائتين گفته اند بیانی و درستہ و ثناءے و نقل کہ
 بریں روایت موت او پیش از موت جنید علیہ الرحمہ نباشد زیرا چہ موت
 جنید بر دوایت بنقاد بود و قوله قال ابو حمزة رحمه الله من
 علم طريق الحق سهل عليه سلوكه ولا دليل على الضميق الى
 الله الا متابعة رسول الله صلى الله عليه وآله و مسلمی و حوالہ

و افعال و اقوال ابو حمزه رحمه الله گفته است هر که را وحی را دانست سلوک آن بزرگوار
آسان شود و رنده که رنده اند و رفتن بر آسان نباشد و دیگر علم طریق جمیعت نمایند
که رنده نماید و بر طریق که سلوک فرماید اینچنین کسی را سلوک کردن آسان باشد قوله
و لا دلیل آن سخن بالا گفت هر که رنده اند سلوک بر آسان شد آنرا بیان کرده
و لا دلیل علی الطریق بر ره حق پیچ رنده نموده نیست و هیچ رنده نمای نیست مگر آنکه
متابعت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم کنند و احوال او و در افعال او و در اقوال
او و اقوال او آنچه فرمود چنین کنید چنین نکنید آنچه او فرمود بران مباشر باشند و از آنچه
بازداشت ممتنع باشند اقوال و اشارت بغیر میت هم بود و برخصت هم بود
طالب را اخذ بغیر ایم شود و اگر از آن فرود افتد باره برخص و متابعت در افعال
او او شب بیدار بود و چند گان روز طی کرد و دائم شکم گرسنه داشته
و البته فقر نزدیک او مروج بود دغنا مذموم و بذل و بیثار سیرت و شجاعت او بود و
همه برین قیاس باقی افعال او اما متابعت احوال نیک مشکل حال امری
طاری من الله بر بنده نیاید متابعت او چون نشود اما ازین متابعت این مراد
در معاد احوال خود را بمنزله احوال نبی بسجده هر چه بر آید و مانند او باشد قبول کند
و همان نوع را متابع باشد و هر چه خلاف آید از آن اعراض قوله قال ابو حمزه
رحمه الله من رزق ثلثة اشياء فقد نجح من الافات بطخخال
مع قلب قانع و فقر دایم مع زهد حاضر و صبر کامل مع ذکر
دائم ابو حمزه گفته است رحمه الله هر که را حسیس نصیب شد و از آفات
نفسانی خلاص یافت و داخل شیطان را بر بست شکم خالی از براس طعام و از
گرانی آن و دس قلغ یعنی شکم خالی است و دل بد آن خوش است و قانع
است و فقری و نیستی باشد در ملک و مال و آن اضطراری نباشد با اختیار

و ترک نقد باشد و مبرے کالے باشد البتہ اضطرابی واضطرابی نباشد
شب و روز باقرار باشد و با آن ذکرے دایمے باشد و دوام ذکر عبارت
از دو چیز باشد شخصی بود که البتہ وقت اوضائع نرود و دریا و خدا باشد به تلاوت
و تذکرے و وصولتے و تخلل جزا مور بشری ضروری نباشد و ذکر دوام عبارت
از ذکر خفی هم کنند و بدوام بان میسر است و دیگر مراقبہ خود و دوام چنانچه حق دوام
است ہمیش نیست زیرا چه کسی را که حضور مراقبہ دست داد و ذکر دوام بشرط
و حقیقت بجز این نیست در هر حال که هست او میخواهد حضور نباشد و حضور
او را فر گرفته است۔

قوله ومنهم ابو بکر محمد بن موسى الواسطي
خراسانی الاصل من فرغانة صاحب الجنید والنوری رحمهما
عالم کبیر اقامبر و و مات بها بعد العشرين ثلثمائة و بعضی از
متکلمان بحقایق و معارف و و اعیان بحق و حقیقت بشرط متابعت حضرت
رسالت ابو بکر محمد واسطی بوده است رحمه الله اصل او از خراسان بود و بابا
و نوری صحبت داشت بزرگ عالم بعلم لدنی بود اقامت به مرو کرد و با خجاست
عالم تفصیل بعالم اجمال شد بعد ماضی سیصدست سال قوله قال الواسطي
رحمه الله الخوف والرجا زما مان یمنعان من سوء الادب اسطی
رحمه الله علیه گفته است بیم از خدا و امید از خدا هر دو همایند اند که در دایه
نفس کشیده اند مردم را از سوادب باز می دارند خوف از عظیمی باشد و از
عقاب بار شد حضور عظیم نگذار و امید و بیم تو اند که سوادب کنند زیرا چه تعل
از ان امید نا امید شود برین عبارت خوف و رجاست باشد و لکن از خوفی
است که از رجاست است گفته ام خوف آنست که با همه طامات و حسنا

ومبرات امید آن دارد که عبادت اورا قبول فرماید قوله وقال مطالعة الاعوان
 علی الطاعات من نسیان الفضل یعنی طاعت و عبادت کند و نظر اور بر عبادت
 باشد یعنی چنین کار بے کفایت و چنین ثواب و درجہ یا جم این نظر از معنی نسیان فضل
 حق باشد و ہمیش این رفت که طاعت و عمل اثر نکند آنکه درجہ یا بند و اینچنین
 نیست که سبب طاعت و درجہ بندگی با وجود سہم طاعات و مبرات اگر
 فضل کند درجہ بہشت و بدو قبول کند و آلاء قوله قال الواسطی رحمہ اللہ
 اذا اراد الله هوان عبد القاه الى هولاء الامنان والجفب
 یرید بہ صحنۃ الاحداث واسطی گفت است رحمہ اللہ چون خدا خوا
 بندہ را خوار کند دل اورا میل بسوی این کند گہا و بسوی این مردار باد و بدین
 بسوی امار و پریشان حال و پریشان صورت و زبان پریشان شیخ رحمہ اللہ فرماید
 باحداث کرد و اگر حدیثی صالحی طالعے باشد و مرشدے عارفے سوے او
 میل کند سبب طالعے کہ اورا ست و استعدادے کہ خدای تعالی اورا دادہ
 است ازین دائرہ خارج باشد جنید رحمہ اللہ کو دک بود کہ مشائخ کہا کہ سوے
 او میلے تمامے التزمے داشتند و بسا مشائخ چنین اندیکے جنید رحمہ اللہ
 گفتند و دیگران ہمہ چنانچہ عثمان جیری و غیران پس ضرورت بیانے کہ ماکر و عیون
 آید قوله سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
 بکر محمد بن عبد الرحمن المزنی رحمہ اللہ یقول سمعت
 الواسطی رحمہ اللہ یقول جعلوا سوعا د ابہم اخلاصاً و شمر
 نفوسہم انبساطاً و دناءۃ الہم جلادۃ فغموا عن الطریق و سلکوا
 فیہم المضیق فلا حیوۃ تموانی شواہلہم ولا عبارة تزکوانی
 محاضرہم ان نطقوا بالغضب وان خوطبوا بالذکر قوت انفسہم

یٰٰنَبِیُّ بَنِیْ خَیْطٍ اَرْهَمَ وَشَرَّ هَیْطٍ فِی الْمَاکُولِ نَظْهَرُ مَآئِیْ سَوِیْلُہٗ اَسْرَ اَرْهَمَ قَاتَلْتَهُمْ اَللّٰہُ اَنِّیْ
یُوَفِّکُوْنَ وَاَسْطٰی رَحْمَۃً لَّکَ اَقْتَدَ اَسْتَمَدَانُ بَے اَوِیْہَا خُوْرًا اَخْلَاصٌ اَمِیْدٌ نَدِیْخَہٗ بَرَّآءٌ یَا وَہُ گُوہند
کہ با مخلصانِ ہم و سخن صدق میگوئیم و فقرہ نفس را کہ دورانِ خوشی نفس است گویند این مطلب
حضرت است و کم ہمتی را جلالت خوانند و ناہمت و وصفت است میانہ در
دل و جلالت و در ظاہر و ظاہر شوخی تا بروے کیے برآمدہ می نماید و او را از دادن
باز میدارد و ظاہر جلالت می نماید نخواہم داد بر اے چہ دہم و بدان خیانتِ دل را می پوشند ظاہر
بخلایے این و نارت ہمت را جلالت نام کردند چنانچہ گوئیم ظاہر خیانت دارد و نمی
تواند بروے کیے گفتن کہ مذہم و دل دلاور داد البتہ می خواہد کہ بدید قولہ فہموا
عَنِ الطَّرِیْقِ اِیْسِ اِزْرَہٗ عَنِ کُوْرًا مَذْہُومٌ وَاَسْطٰی رَحْمَۃً لَّکَ اَقْتَدَ اَسْتَمَدَانُ
و در مضیق کار افتادند حیاتی و را ایشان بریاید و در مظاہر ایشان ایشان را آن مظہر
نیست گوئی مظہرے مردہ و مردارے و ارند و عبارتے ندارند اگر سخن گویند
بغضب گویند برآمدہ گویند مانند کہ از دہن چہ بیرون می آید و اگر کسی ایشان را خطا
کند ایشان بصفت کبر یا شند نمی گوئیم سخن تو چہ لایق این کہ با تو گوئیم قولہ قُوْتِ
اَنْفُسَہُمْ برآمدن نفس ایشان آنچه درون دل ایشان است از ان خبر میدہد
و قصدے خوشے کہ در غور و غیبها و از نہ حکایت میکند آنچه در نہانی دلہا ایشان است
بر اندازند ایشان را خداے تعالی نیست و نا بود گرداند چون دروغ گویند و چہ دروغ
بر خود برمی بندند قولہ سَمِعْتُ الْاَسْتَاذَ اَبَا عَلٰی الدِّقَاقِ رَحِمَہُ اللّٰہُ یَقُوْلُ
سَمِعْتُ بَعْضَ الْمُرَاوِئَةِ اَنْفَسًا نَاصِیْدًا یَا نِیَا یَقُوْلُ اِجْتَازَ الْوَاَسْطِی
رَحِمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بَابِ حَانُوْتِیْ قَاصِدًا اِلٰی الْجَامِعِ فَاَنْقَطَعَ
شَسْعٌ فَعَلَّہُ فَقُلْتُ اِیْہَا الشَّیْخُ اِنَّا ذَنِّیْ اِنْ اَصْلَحَ نَعْلُکَ فَقَالَ
اَصْلَحَ فَاَصْلَحْتَ شَسْعٌ فَقَالَ اَنْذَرِیْ لِمَا نَقْطَعُ شَسْعٌ نَعْلِیْ فَقُلْتُ

حتى تقول فقال لا نى ما اغسلت للجمعة فقلت يا سيدى همينا حمام تدخله فقال نعم فادخلته الحمام فاغتسل صيدا لاني رحمه الله ميگوید واسطى رحمه الله بدر و كان ميگذاشت و قصد سوسه مسجد جامع داشت بنده نعل او جدا شد گفتم شيخ دستورى ميدهيد نعل ترا راست كنم گفست راست كن بنده نعلين را راست كردم گفست ميداني بنده نعل از وصل چرا جدا شد گفتم من نميدانم تا آنكه تو گوئى آنكه بدانم گفست زيرا چون بر اے جمعه غسل نكرده ايم گفتم اے سيد آنجا حمامے است درمى آنى درو گفست آه اے او را در حمام در آور و م اغسله كرد مقصود ازين حكاييت ايس بود كه غسل را نسيان كرد تا بوقت چنان مشغول بود پرواے غسل نداشت يا خود چنانچه رسم بعضى متاخره است التفاتے با مار سن كنند يا ازان بود يا عذر بود يا در دوسه وے داشت كه غسل مضربا شده و در ره مى رفت بنده از موصول جدا شده و اتنبه كرد كه بايست غسل كن با غسل كرده مى روى لابد سزاے آن تقصير ايس بود بنده نعل شكست اشارت برين كرد كه مرد دست قدمى در رعايت سنن قدم ثابت نذاري اين قدر تقصير برين اسباب كه گفتم اين قوم معذور نيست اگر گوئى نسيان عذرت گويم حالت ايشان حالت تذكر است نسيان بر ايشان عذرت نيست و اگر گوئى مرض گفست و مرض عذراست راست ميگوئى اما ايشان اهل عزيت اند

اند

ابو الحسن بن صليح
دینوری

قوله ومنهم ابو الحسن بن صايغ واسمه علي بن محمد بن سهل الديوري رحمه الله اقام بمصر مات بها وهو من كبار المشايخ و بعضه ازان درو ايشان نامور و مشايخ سرور متابع سنت احمد خير البشر ابو الحسن صليح است و نام او علي بود و دینوری بوده است و مقيم در مصر و بها نجا ظاهر خود را بباطن سپرده است از بزرگان مشايخ بود

قوله قال ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ ما رايت من المشايخ انور
من ابی یعقوب النهرجوری رحمہ اللہ ولا اکثرہم من ابی
الحسن بن الصایغ مات سنۃ ثلثین و ثلثمائة ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ
گفتہ است کیے از مشایخ روشن تر از ابی یعقوب نہر جوری ندیدم چو انور بود
انس با او بیشتر باشد و صورت جمال ظاہر تر و بیچ شیخے را و بسیاری ہمیت از
ابو الحسن صلیح ندیدم و از دار فنا بسرے بقا ارتحال بتایخ صدوی سال کرد قوله
سئل ابن الصایغ عن الاستدلال بالشاهد علی الغائب فقال
کیف یستدل بصفات من له مثل علی من لا مثل له ولا نظیر
اور پرسیدند چونہ باشد کہ چو ذات حتی را بر الہیات دلیل سازند گفت چونہ
استدلال درست آید بصفات چیزے کہ اورا مثل و نظیرے نہ در کتاب
ال کلام دیدہ باشی و شنیدہ باشی بسیار اوصاف انسان را و بیل می آرند برے
اثبات صفات الہیہ در بحث سمع و بصر و اشمال این و ابن صلیح میگوید
این استدلالے بہو و خطاے است این محمول و مخلوق و مہتی و زائل اورا مثلے
و نظیرے نہ چون استدلال صحیح آید زیر اچہ منہا مبانیہ است قوله و سئل
عن صفة المريد فقال ما قال الله عز وجل وَصَافَتْ عَلَيْهِمُ
الْأَرْضُ بِمَا رَحَّبَتْ وَصَافَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ وَاوْصَفَتْ مَرِيضِيَّةُ
کہ مرید چونہ کہے باشد گفت صفت مرید و کلام مجید اشارتے کردہ است
زمین را بآن فراخی کہ در و بر ایشان تنگ نفوس این طائفہ بآن فراخی کہ دارد
بر ایشان تنگ شد ہمارہ در بند آند البتہ نفس در مضیق باشد قوله وقال
الاحوال كالبرق فاذا ثبتت فهو حديث النفس وملازمة
الموافقة للطبع وگفتار ابن صلیح است کہ اعمال ہم چو برق است یعنی آید

درود و باقی نماند و اگر باقی ماند آن حدیث نفس باشد یعنی حدیث نفس معقوبه نیست
و معتمد علیه زحال سراج که آمد و رفت و آنکه دوم بار شد و باقی ماند یا موافقت طبع
است یا تضلیات نفس اینجا کسے باشند از اقران شیخ این عرضہ دارد اگر سخن نیست
که شیخ فرمود احوال بمحو برق اند شیخ چہ می فرماید اگر توانی بروق شود آراءے گفته اند
که اعراض بقائیت اما تجدد و امثال باشد و دیگر این سخن راست است
ہر چه رود باز نیاید اما امثال باشد میان فروشم و ثم باشد کہ جزفا صمد و ہمی
نبود و آنکہ شیخ فرمود فاذا اثبتت فهو حدیث النفس یعنی چنانچہ حدیث
نفس متوالی است ساعت فساعت می آید و بغیر اختیار نیاید و این موافق طبع است
زیرا چہ متوالی میشود طبع بد اسخو گیرد و موافق او باشد اگر حال موافق طبع شود حال
تو متوالی شود و مقام تو بر گردد

قوله ومنہم ابو اسحاق ابراہیم بن داود الرقی من ابو اسحق ابراہیم رقی
کبار مشائخ الشام و کان من اقربان المجتہد و ابن الجلاء و قد علم
عاش الی ستمئة ست و عشرين و ثلثمائة و بعضہ از ان رہ روان
صراط سقیم و رہنمایان ملت قائم النبیین ابو اسحق رقی است رحمہ اللہ از بزرگا
مشائخ شام بود و از ہمسران جنید و ابن جلابو و رحمہم اللہ و عمر بسیار یافته بود اگر
حساب کنند تا پنج راند یک پنجاه سال بعد جنید رحمہ اللہ زیستہ است تا بیصد
و بت و شش سال از این پنج ہجرت زیستہ است قوله و قال ابراہیم
الرقی رحمہ اللہ المعرفة اثبات الحق خارجا عن کل موہوم
معرفت اینست کہ حق را اثبات کنی بریں صفت کہ و رائے ہر موہومے است
یعنی یا آنکہ وہم سیر دارد و بیچ چیزے از وہم بیشتر و تیز سیر دارد و آں وہم موہومے
بیند و اللہ تعالی و رائے موہوم است بحق اثبات شد کہ ہو تعالی و رائے

کل وراء قوله وقال القدر ظاهرة والاعین مفتوحة ولكن انوار
 البصائر فقد ضعف و ابراهیم رقی رحمه الله گفته است حق تقدیمت خویش
 ظاهر و پیدا است و چشمهاستندگشاده کنی نشست چشم سر و چشم دل اما نور البصائر
 ضعیف گفته است بدین صفت که اگر گویند شاید کور باشد چشمها گشاده
 دارد و لگمان رود و گرمی بیند ضَعُفَتْ گفته است اشاره برین کرده است
 این ضعیف را قوی توان کرد و قوله وقال اضعف الخلق من ضعف
 عن رد شهوانه و اقوی الخلق من قوی علی ردّها و گفته است
 ضعیف ترین مردمان آنست که قادر بر دفع شهوت خویش نتوانند شد آرزو
 نفس را نمی تواند مغلوب کند و قوی تر او که بخلاف این ضعیف باشد قوله
 وقال علامة محبة الله اثار طاعته و متابعة نبيه عليه السلام
 گفته است نشان محبت خدا آنست یعنی اگر کسی را گمان برسد که او محبت با
 خدا دارد نشان باشد که او فرمان خدا بجا آوردن محبه که متابعت پیغمبر باشد
 صلی الله علیه و سلم و علی آله

قوله و منهم ممشاد الدینوری من کبار مشائخهم مات مشاد الدینوری
 سنة تسع و تسعين و مائتین و بعضه از اهل صفت که با صفا و نور اند و
 داعیان تهذیب اخلاق و اتباع رسول الله اند ممشاد دینوری است از بزرگان
 مشائخ صوفیان بوده است و قتل او بر دو دست و نو و دونه است
 قوله قال ممشاد رحمه الله ادب المرید فی التزام حرمت
 المشائخ و خدمت الاخوان و الخروج عن الاسباب و حفظ آداب
 الشریع علی نفسه کار مرید و راه او حرمت داشت پیرانست حرمت پیران
 بودن بحضرت ایشان با ادب و مقدم داشتن ایشان و زشت و خاست و

در داد و ستد و در اکل و شرب و اطاعت و انقیاد ایشان سرچہ ایشان فرمایند
 آنرا بدل و جان گیرند و باید کہ ترک اعتراض باشد **قوله** دخدمۃ الاخوان و
 خدمتہم کار از خویش ہر طالبہ ہر طالبہ دیگر را معاونت و راعتیاج بشری و معاو
 و را موردینی یارسے نماز گذارد و البتہ خواہد بے جماعت نگذارد و او را معاونت
 کنی براے جماعت را و ہمہ بریں قیاس مذہب میریانت **قوله** و الخرج عن
 اسباب و از اسباب ظاہر بیرون شود بیرون شدن و وصف استیکہ
 آنکہ بسبب متعلق ہست اما سبب را در میان نمی بیند اعتبار و حقیقت خروج باشد
 و دیگر صورت کسب در میان نباشد مرد و بز انجامہ فروشی گذارد حفظ مایہ و سرآ
 بکند و شاید مرد و شیخ رحمہ اللہ ہمیں باشد زیرا چہ آنچه اول گفتیم و لطیفہ پیران است
 و این سخن در مردان می رود و شکل سخن است یکے بسبب متعلق می باشد و
 سبب را در میان نمی بیند و دقیقہ و لطیفہ است ہاں محققان دانند **قوله** و
 حفظ آداب الشریع و آداب شریع را بر نفس خویش لازم دارد و نہ را چہ این سریمہ کارا
 است **قوله** و قال ممشاد رحمہ اللہ ما دخلت قط علی احد من
 شیوخی الا وانا خال من جمیع مال انتظمہ برکات ما یرد علی من
 رویتہ و کلامہ فان من دخل علی شیخ یحفظہ انقطع عن برکات
 رویتہ و مجالستہ و ممشاد رحمہ اللہ فرمودہ است بر ہیچ پیران خویش
 ورنیادم مگر آنکہ در آن حال ہر چہ مرا بود ازان خالی بودم از ملک و مال خویش
 بودم این براے آن میکردم کہ انتظار می داشتم امیدوار آن بودم کہ آنچه بمن فرو
 می آید از دین او و کلام او برکت آن گیرم زیرا کہ ہر کہ بر پیرے بہوای و بخت خویش
 و را ید و آنچه بدو نسبت کنند برکتے از دیدار و کلام و مجالست او بوداں برکت
 منقطع گردد این عالم اہلبیت است و وی را مسلغ نیست یا حفظ خود باشد یا بر

حق باشد قوله ومنهم خیر النساج رحمه الله صحب ابانیر النساج
 حمزه البغدادی ولفی السری رحمه الله وكان من اقربان النوری
 رحمه الله الا انه عمر طویلا وعاش لما قیل مائة وعشیرین
 سنة وقاب فی مجلس الشبلی والخواص رحمه الله وكان استا
 الجماعة وقیل كان اسمه محمد بن اسماعیل من سامره جماعة
 وانما سمی خیر النساج لانه خرج الی الحج فاخذ رجل علی باب
 الكوفة وقال انت عبدی واسمك خیر وكان اسود فلم یجابه
 فاستعمله الرجل فی نسج الخز فكان یقول یا خیر فیقول لبیک
 ثم قال له الرجل بعل سمن غلطت لا انت عبدی ولا اسمك
 خیر فمضى وقال لا غیر اسما سما فی به رجل مسلم بعضه ازان
 قاعدان مجلس حق وقاعدان موحد صدق ومحققان مقتدا واما مت خیر نساج
 است وصحبت با ابو حمزه بغدادی داشت و با سری جم ملاقات بود و از زیاران
 نوری بود رحمه الله و لیکن عمری درازیافته بود و همچنین گویند صد و سست سال
 زیسته است و در مجلس شبلی رحمه الله و خواص حمزه توبه کرده است و دعا توبه کرده است و دعا توبه
 کردن چه معنی دارد و کرم هر دو یکجا بودند یا یکجا توبه کرد و بیرون همان توبه را تجدید کرد و آنها را
 جمع ماستر شدند و مریدان بود یعنی بسیار کس را تلمذ علم طریقت کرده است و گویند
 نام محمد بود و از چه او را خیر گفتند از آنچه او طرف ج روان شد از اسبها بازی گشت
 یابی رفت بر در کوزه ای تاده بود و بعضی گویند بر سر آب شسته بود و وضو میکرد
 مردی آمد گرفت و گفت تو بنده گفت آری بنده ام گفت بنده منی
 گفت ازان تو باشش کو گفت ترا خیر نام است گفت چه بد خیر باشش کو سیه
 چرده بود و کونه بالا بود صورت فلامان داشت پس او را گرفت و در خانه برد و

در عمل نساجی داشت شعر بانی آموخت و وازده سال در خانہ او بود ز سہ سہات
 با ہمہ کہ دوست خوارق و کرامات راست کردہ غلام شدہ زایت تا آنکہ آن مرد از
 کردہ پشیمان شد گفت کرم بر تو و گفت نہ تو بندہ منی و نہ نام تو خیر است بعدہ شیخ
 را گذاشت و عذرے خواست و استغفارے کرد شیخ گفت چہ بد کردی مرا
 خیر نام کردی و ہنرے آموختی و در بغداد آمد و خود را بتسمیہ خیر شہرہ کرد و گفت کز دلم
 اسے را کہ مرا مردے مسلے از غیب نام کردہ است قولہ و قال الخوف سط
 اللہ یقوم بہ انفسا قد تعودت سوء الادب خوف تا زیانہ خداست
 کہ بدان می ترساند نفوسے را کہ بر بے ادبی عادت گرفتہ است یعنی مہنی باشد
 و تو مہنی اورا مباحث شروی و بدانی کہ او حاضر است مرا می بیند این را سو را ادب
 می نامند و لیکن فاحش ترین معاصی است قولہ سمعت الشیخ ابا عبد اللہ
 السلیح رحمہ اللہ یقول سمعت بالحسن القرظی یقول سمعت بالحسن الماکی رحمہ اللہ یقول
 سألت من حضر موت خیر النساج عن امرۃ فقال لما حضرت صلوۃ المغرب
 غشی علیہ تم فتح عینیہ و اوی الی ناحیۃ البیت و قال قف
 عافاک اللہ فانما انت عبد مامور و انا عبد مامور و ما امرت بہ لا یفوتک ما امرت
 بہ یفوتنی و دعا بماء فتوضاء للصلوۃ صلی شہ تدا و غمض عینہ
 و تشهد و مات فرأی فی المنام و قیل لہ ما فعل اللہ بک
 قال لا تسالنی عن هذا و لکنی استرحت عن دنیا کہ الوضوء
 الماکی رحمہ اللہ گفتہ است کہ ہر وقت کہ خیر نساج رحمہ اللہ حاضر بود اورا
 پسیدم خبرہ ازاں کارے کہ دران وقت گذشت او گفت بیہوش
 گشت و چشم بر بست وقت نماز شام درآمد چشم کشود سوے گوشہ از گوشہا
 خانہ دید گفت بایست خدا ترا بہارہ بر عافیت دار و آنچه ترا فرمودہ اند از توفوت

نخواهد شد و آنچه مرا فرموده اند از من فوت می شود باز نخواهم یافت آب
طلبید و ضو کرد و نماز گذارد و یاد را ز کرد و غلطی چشم بست و کلمه شهادت گفت و از دل
بان را بدست سپرد و در خواب دیدند و با او گفتند خدا با تو چه کرد گفت ازین سپید
که سر است و خالص است از خصوصیات الهی و لکن این قدر شد که ازین
دنیا پر زور و ضار خلاص یافتیم.

قوله و منهم ابو حمزه الخراسانی نیشاپوری من محلة ملقباً ابو حمزه خراسانی
من اقران الجنید و الخراز و ابی تراب النخشی رحمه الله و كان در عاآذ
و یکی از سران متکلمان در حقایق و وقایق معرفت ابو حمزه خراسانی است و از
محلّت مخصوص بود لقا با دوازدهم از جنید و خراز و نخشی بود در جمیع الله و متورع
بود و ورع با فراط داشت و ادیب بود قوم صوفیه را ادب آموخته و در
بیداری و دیانت بسیار شهرت بود قوله و قال ابو حمزه رحمه الله
من استشهد کس الموت حبیب الیه کل باق و بغض الیه کل
فان و هر که مرگ را بجای دانستن دانست هر چه صفت فنا دارد یا فنا محقق
یا فنا امکانی یا فنا که نبودند پس آن باقی ماند متبعض او باشد و آنکه بود
صفت بقا است هیچ و هیچ فنا در پیرامون او نگردد او محبوب او شود این
مقال حکما و عقلا است قوله و قال العادف یدافع عیثه یوما
بیور و یاخذ عیثه یوم لیوم صفت عارف نیست که بنفدت
مشغول باشد عیش خویش را بروز می دافعت کند امروز با امروز گذارد فردا
بفردا گذارد و روز بروز و وقتی که گفته بود بدیت

دی رفت گذشت با زمانید فردا آید و گرنه آید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش فردا آید هر آنچه آید آید

قوله فقال له رجل اوصيني فقال هيئ زادك للسفر الذي بين يدك
 مروي از وصيت طلبید گفت ساخته شو برای سفری که البته آن پیش آمدنی
 قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا الطيب
 العمري رحمه الله يقول سمعت ابا الحسن المصري رحمه الله يقول
 سمعت ابا حمزة الخراساني رحمه الله يقول كنت قد بقيت محروما
 في عبادا سا فرني كل سنة الف فرسخ تطلع على الشمس وتقرب كلما
 حللت احرمت توفي سنة تسعين ومائتين سالها محرم مانده ام در
 يك گيلی هر سال هزار فرسخ مسافت کرده ام آفتاب برآمد و فرو شد
 من اين کار مي کردم از اين عالم فانی بيايغ و دست و نو دسال ببالم باقی رفت
 قوله ومنهم ابوبكر دلف بن محمد الشبلي رحمه الله بغلة
 المولد والمنشا واصله من اسر شنه صحب الجنيذ ومن في عصر
 كان شيخا وقد حال وطرفا وعلما ما لي المذهب عاش سبعا وثمانين
 سنة ومات سنة اربع وثلاثين وثلثمائة وقبره ببغداد وبعضه ان
 ديوانگان حضرت و مبتلايان جمال صديت ابوبكر شبلي بود رحمه الله كنيت او ابوبكر
 ونام پدر او محمد راز مستر شدند جنيد رحمه الله بود و مصاحب مثلغ بود که در عهد
 جنيد بودند و در بغداد از او اندوهن جا جها را خاکی کرده است و يگانہ وقت
 خود بود حالے که او داشت و طرغے که او داشت و علمے که او داشت نادر وقت
 بود مذہب مالک رحمه الله داشت شتا و صفت سال زليمة است و از
 عالم شهود بعالم غيب رفت سيصد و سی و چهار سال بود و دفن او هم در بغداد است
 رہا نجار برآمد و ہما نجادفن کردند قوله ولما تاب الشبلي رحمه الله في مجلس
 خير النساج رحمه الله اتى دماوند وقال كنت دالي بلدكم فاجعلوا

ابوبكر دلف بن
 محمد الشبلي

فی حل و کانت مجاهداته فی بدایتہ فوق الحد و شبلی رحمہ اللہ تو
 کردیش خیر سلاح رحمہ اللہ و در واد آمد و گفت من والی شہر شما بودم ہرچہ کردم کردم
 مرا بکلی کنسید و مجاہدہ باک کہ شبلی علیہ الرحمۃ و ربہایت کرد نہ اندازہ بود و قولہ
 سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول بلغنی انہ الکحل یکنذا
 و کذا من الملح یعتاد السہر و لا یأخذہ النوم و لو لم یکن من
 تعظیہ للشرع الا ما حکاہ بکران الدبیوری رحمہ اللہ فی آخر عمر
 لکان کثیرا و شبلی رحمہ اللہ چنین گویند تا بجا ہر مرد و رشیدے تا خواب
 از چشم رو و واعظی و بر بیداری شود قولہ و لو لم یکن تعظیہ اگر فرض کنیم کہ اورا
 در رعایت و محافظت شرع و العیاذ باللہ تعصیر بودے مگر آن دبیوری روایت
 کہ وقت نقل او کرد ہاں بسیار باشد دلیل کند کہ بیچ و قیقہ شرع او فرو گذشت مکررہ
 است و آن حکایت آنست آخر وقت او را غشی آوردہ خوب در پیشانی دیدہ
 چنانچہ در وقت انزاق روح میشود زبان اندہ است قوت سخن ندارد و اشارت
 بتوضیح کرد خادم وضو تمام کناسید و تخلیل بحیہ کرد و آںجاں حالت قوتے
 در و نامندہ غشی شدہ و نزدیک انزاق شدہ دست او گرفت تخلیل بحیہ کرد
 قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت
 ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول کان الشبلی رحمہ اللہ
 یقول فی ایامہ

و کم من موضع لومت فیہ لکن تبہ نکال فی العشرہ

شبلی رحمہ اللہ میگفت در آخر ایام خویش چند جا باشد کہ در آن موضع میم
 ہر آئینہ بر قرابتان و نزدیکان خویش بلایہ باشم و غلبے بر ایشان کردم یا از
 جنای ایشان می نالند کہ برگ من ہم را ضی نہ اند یا حکایت از لطف و شفقت ایشان

۱. اول لایق تر است یعنی آنچنان گرانم و آنچنان ذمیم و نیمیم هر جا که میریم بعشیره و قریبائ
 خویش گران باشیم قوله و كان السبلي رحمه الله اذا دخل شهر رمضان
 اول من جد في الطاعات ويقول هذا شهر عظمه ربي فاني اولى ان اعظمه
 سمعت الاستاذ ابا علي رحمه الله يحكي ذلك چون رمضان درآمد
 شبلي رحمه الله سجد و طاعت مشغول شد و گفته این شهر است که
 خدا او را حرمت داشته است پس مرا اولی باشد که من او را حرمت دارم
 قوله و منهم ابو محمد عبد الله بن محمد المرعشي
 رحمه الله نیشابوری من محلة الحيرة و قيل من ملقبا بـ صاحب
 ابا حفص و ابا عثمان رحمه الله و لقى الجنيدي رحمه الله و كان
 كبير الشأن و كان يقيم في مسجد شونيزيه مات ببغداد سنة
 ثمان و عشرين و ثلثمائة بعضه ازان که ره دین را بسر برد و طابا بنا بر مقصد
 و مقام رسانید عبد الله مرعشي است رحمه الله نیشابوری است از محله
 حیره و گفته اند از محلت ملقبا بصحبت ابو حفص و ابو عثمان حیري داشت و جنید
 را رحمه الله ملاقات کرده بود و در کار تصوف بزرگ بوده است از بزرگان
 و مقيم در مسجد شونيزيه بود و در بغداد ازین جهان اعراض کرده و اقبال حضرت
 آ و رده از یایح هجرت سیصد و بیست و شست سال گذشته بود قوله قال
 المرعشي رحمه الله الاسرادة حبس النفس عن مراعاتها و الاقبال
 على او امر الله تعالى و الرضا بمواصره القضاء عليه مرعشي رحمه الله فرموده
 است ارادت حق آن عمل فرماید که نفس را باز دارند از خواست او و اقبال پیدا
 خدا تعالی فرموده است و هر چه از قضا بر میدافتند دل مرید را بدان رضا
 باشد چرا و مرید است نظر او در موارد قضایست هر چه ازان سوا آید او طاب

ابو محمد عبد الله
 بن محمد المرعشي

ہاں یک چیز است پس ضرورت اور بقضارضا باشد و دیگر محب از محبوب ہرچہ
یا بدمنع وقت او باشد و اگر دشنام و اکرام قولہ و قبل لہ ان فلانا بمشی علی
الماء فقال عبدی من حکمہ اللہ من مخالفتہ ہواہ فہو اعظم من
المشی فی النہواء مرتعش را رحمہ اللہ گفتند فلانہ بر آب می رود و گفت اگر خداوند
بہمانہ اورا قوت آن دہد و بدان موفق گرداند کہ خلاف ہواسے خود کند بہتر ازان باشد
کہ بر آب رود اینجاسخنہ ہست آنکہ بر آب می رود نہ آنکہ سخت قادر بر سخت ہوا
خود است تا آنکہ عین روح روحانی گشت پس آنکہ قادر بر مشی آب شدہ است
مگر ہمیں میگوید او موفق بکسر ہوا شد تا متکمن بر مشی آب گشت پس تمکن بر کسر ہوا
بالا تراشد از تمکن رفتن بر آب و دیگر اقتدارے کہ بر مشی بر آب نکردے و دریں کسر
ہوا نے نفس او شدے این بہتر بودے نہ آنکہ بر آب رفت تا آنکہ مردمان فرستند

قوله ومنہما ابوعلی احمد بن محمد الرودباری

رحمہ اللہ البغدادی اقامتہ مصر ومات بہا سنة اثین وعشرین
و ثلثمائة صحب الجنید والنوری وابن الجلاء والطبقة اطهر
المشائخ واعلمہم بالطريقة وبعضہ ازان کہ قدے ثابت ومعالیہ بر حب
اتباع سنت داشتند ابوعلی احمد رودباری است رحمہ اللہ بغدادی بود نسبت
بغداد داشت مقیم بمصر بود و بہانجا صورت مراجعت نمودہ است صحبت با جنید
و بانوری و با بن جلاء وطبقہ مشائخ دیگر داشت بسیار نظافت و مبالغت و رتقہ
داشت و از مشائخ زمانہ خویش علم طریقت عالم تربو و قولہ سمعت الشیخ
ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت ابوالقاسم
الدمشقی رحمہ اللہ یقول سئل ابوعلی الرودباری رحمہ اللہ
عن یسمع الملاہی ویقول ہی لی حلال لانی قد وصلت ذمہ

لایوتر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولكن الى شقوة
 ابوعلی رودباری رحمه الله را پرسیدند از شخصی که او ملاهی را می شنود و می گوید
 که این خاصه مراحل است زیرا چه من بدرجه رسیدم ام که اختلاف احوال عطا
 و عقیان در دو قبول ابتدا و انتها بر من اثر نمیکند یعنی همه مرا برابر است رودباری
 رحمه الله گفت آری رسید و لیکن بعض بذختی ابوعلی رحمه الله درست فحی
 هر که با تنوائے حالات رسیده اگر بمالایح فی الشرع مباحث نشد آنکه چه شد
 بعض بذختی رسید اگر چنین بود بے التفات بودن و هر چه خوش آید کردن
 مزید و در تجلی و قربت بود من که محمد حسینی ام عالی تر و مبتلا تر
 بدینها من بودم قوله و سئل عن التصوف فقال هذا مذهب
 کله جد فلا تخلطوه بشئ من الفضل رودباری را رحمه الله از تصوف
 پرسیدند گفت این ربه است همه جداست ورا غلط بنظر کنیدی یعنی کل تصوف کل جداست
 کایه جز کایه که در آن فرید دین باشد و موجب تصفیة باشد و آنچه محبان و عاشقان
 کنند و اگر از نشان نبرے زاید بها باشد که هنر لهم جد و جد هم
 جد قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت
 منصور بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت ابا علی الرودباری
 من علامة الاغترار رحمه الله يقول من الاغترار ان تسئ فیحسن اليك فتترك
 الانابة والتوبة تو هما انك تسامح فی العفوات و ترى ان
 ذلت من بسط الحق لك رودباری علیه الرحمة فرموده است از غرور
 نفس است و از نظر خود بینی است و وهم بریں که من چیز شده ام یا چیز
 هستم که سوء ادبی از تو زاید و خداوند سبحانه ترا بدان گیرد و بر تو احسان کند
 و تو ترک انابت کنی عذر رے نخواهی استغفار رے توبه کنی کفارتے در میان

نهی و خود منزه بر منکر نگردی بنا بر تو ہے کہ در نفس تو باشد کہ خداوند بجان ترا در سوراخ تو
 تو مسامحت میکنی و تو اقتصا و کنی کہ این احسان و مسامحت بسط است و
 حق بجانہ با من میکند اگر محب و محبوب نیکی باشند محب را حفظ اذہ صیات
 سوراخ و اجبی بود و اگر نہ مغروری بود اشارت بجائے عزیزے میکند متحقق
 و اند قولہ و قال کان استاذی فی التصوف الجنید رحمہ اللہ و
 فی الفقہ ابوالعباس بن شریح رحمہ اللہ و فی الادب ثعلب
 فی الحدیث ابراہیم الحارثی رحمہ اللہ ابو علی رحمہ اللہ علیہ فرمودہ است
 و تصوف استاد من جنید است و در فقہ ابوالعباس و در ادب و حدیث امام ابراہیم حارثی رحمہ
 قولہ و صلہ ابو محمد عبد اللہ بن المنازل شیخ الملا^{متن} ابو محمد عبد بن مناز^ل
 و اوحد و قدہ صحب حمد و ن القصار و کان عالما کتب الحدیث
 الکثیر مات بنیثا بوسر سنۃ تسع و عشرين او ثلثین و ثلثمائة و بعض
 ازان دینان مخلص و دینداران صادق ابو محمد عبد اللہ منازل است پیر ملا متیان بو
 یگانہ وقت بودہ است مصاحب حمد و ن بودہ ہر آسینہ حمد و ن قصار مذہب ملامتہ
 باختیار خویش کردہ است براے ملامت راہر کسے چیزی نگفتہ اند اخلاص و صدق
 نفس را از دل خبر نباشد و دل را از روح خبر نباشد و روح را از سر ہمہ دانستیم
 اما نزدیک من اینست در انتہا لذت و صورت از عیون اغیار راستہ و اردو
 ان نشناسد کہ در اطہار ہم گزیریمون آن لذت نتوان گشت ہر قصہ کہ فاش شد تو بل
 کہ لاش شد و عالم بود بن و آثار بنی علیہ السلام و حدیث را کتابت کردہ است
 و جمع آوردہ است و از اقربان و اخوان و از اقارب و عشایر بتایج سیصد و نسی و
 نہ یاسی از اینج ہجرت فرقت و ہجران اختیار کرد و در نیشا بور قولہ سمعت محمد
 بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ المعلم رحمہ اللہ

یقول سمعت ابا عبد اللہ بن منازل رحمہ اللہ یقول لم یضیع احد
 فریضۃ من الفریض الا ابتلاہ اللہ تعالیٰ بتضییع السنن ولم یبتل
 احد بتضییع السنن الا یوشک ان یتبلی بالبیاع بیع یکے فریضہ را
 ضائع و اماں نکر و مگر آنکہ مبتلا شد بتضییع سنن و بیع یکے تضییع سنن نکر و مگر آنکہ مبتلا
 شد ببدعت قضیہ منعکس میشود ایں باتے گفت سرکہ مباشرت سے شود و مبتلا
 بہ تضییع سنن گردد و ہر کہ تضییع سنن کند مبتلا بہ تضییع فریضہ شود ایں محقق است
 ہر کہ مبتلا بہ تضییع فریضہ شد بے شبر او ترک سنن کر دہم مباشرت بفعل بقطع آمد البتہ آنرا
 باید کرد و رسول آنرا ترا فرمود و خود کرد این سخن را اگر بدین معنی منیگویم درست مآں یہ
 کہ بیع یکے فریضہ را ضائع نکر دہا است مگر آنکہ او سخت مباشرت سے شدہ است
 قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت
 ابا احمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن منازل
 رحمہ اللہ یقول افضل اوقاتک وقت تسلم فیہ من ہوا جس
 نفسك و وقت یسلم الناس فیہ من سوء ظنک فاضل ترین
 و بہترین وقتہا تو انیست و قتی کہ تو از ہوا جس نفس خویش سالم مانی و ہوا جس
 خطرات رو بہ را گویند ہوا جس ایں سخن را و احتمال است یکے آنکہ ترا ہوا جس
 باشد و تو اتباع اجنبہ کنی دوم سالم مانی از ہوا جس یعنی ہوا جس نفسانی ترا نباشد و سخن محققا
 و صوفیانہین است و سخن متعلمانہ آنست کہ اول گفتیم و قتی کہ اگر آنکہ ترا صفا و جلا
 باشد و چنان بوقت خویش مشغول باشی کہ بیع کسے بر تر سو رظن نہر د و با تو در چون
 و چرا و در کن کن نباشد مگر آنکہ مسلم بر تو نیست و ہوا جس خطرات مخصوص است
 کہ آن البتہ رو بہ باشد اما و ساوس عام تراست شیطان نباشد مکی باشد
 رحمانی باشد مرد و دشمنند مجتہد و اجتہاد خویش رد نظیرے بے نظیرے میکنند این ہم

وساوس است شنیع الذکر باللسان لقلقة والذکر بالقلب وسوسة
 قوله ومنهم ابو علی محمد بن عبد الوهاب الثقفی ^{رحمہ اللہ}
 امام الوقت صاحب اباحفص وحمد بن القصار ویدہ ظہر التصوف
 بنی شافعیات سنہ ثمان وعشرين وثلاثمائة وبعثہ ازان کہ قول فصل
 ایشان حجت باشد و مذہب معتقد و مذہب مرتضیٰ و مصطفیٰ بود علی اللہ علیہ
 و علی آلہ ابو محمد ثقفی است رحمۃ اللہ علیہ و در وقت خویش پیشواے اہل دین بود
 و صحبت بابی حفص و حمد بن قصار داشت و در نیشاپور کہ تصوف ظاہر گشت
 بدو گشت تبلیغ سیصد و ہشت سال ازین جہاں خرامیدہ است و بہرمت باری تعالی
 قرار گرفته قوله سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ يقول سمعت
 منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ يقول سمعت ابا علی الثقفی رحمہ اللہ
 يقول لو ان رجلا جمع العلو و کلہا و صحب طوائف الناس لا يبلغ
 مبلغ الرجال الا بالریاضۃ من شیخ او امام او مودب فاصح و من
 لم یأخذ ادبہ من استاذ ینبئہ عیوب اعمالہ و رعونات ینبئہ
 نفسہ لا یجوز الا قتلا ۛ بہ فی تصحیح المعاملات ابو علی ثقفی رحمہ اللہ
 گفته است اگر مردی ہمہ علوم را عالم شود و طوائف صوفیان را از ہر جنبہ صحبت
 کردہ باشد باز با او عباد با اہل طلب مرتبہ مردان حق نرسد مگر با انواع ریاضت
 کہ بارشاد شیخ و بتعلیم امامی یا بتادیب مودبے ناصح شدہ است و سہر کہ ادب
 نگیرد از استادے و شیخے کہ او را از عیوب نفسی او تنبیہ کند و او را از ان
 باز دارد و در تصحیح معاملات اقتداید و کردن روانباشہ کار او خود مغشوش
 است و دیگر را چونہ تہذیب خواہد کرد اینچنان سخن نیست چہ از شراد تہذیب خالق
 و طلب اخلاق و وجدان حقایق و معارف جز بارشاد شیخ نیست این شیخ را

خواہ امام یا مودب یا استاد و ان قولہ و قال ابو علی رحمہ اللہ یاتی
 علی ہذا لامۃ زمان لا تطیب المعیشۃ فیہ لمومن الا بعد استئذان
 الی منافق و ابو علی ثقفی رحمہ اللہ لگنے است برامت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 زمانہ بیا کہ معیشت کسے خوش نباشد مگر تکیہ و جہ بنافقہ کند یعنی کسے کہ باشد
 کہ حق دینداری بجایا رد برائے و سعت عیش را بتدبیر و ترتیب مشغول باشد
 ہر کہ آن کار کند کہ او کرد اورا معیشت خوش باشد این نوع مشاہدہ شدہ
 است اگر درین زمانہ مابرقوے کہ ایشان بعینہ و منہ نسبت دارند مراحت
 و مدارات کنند جذب منفعت از ایشان و طیب معیشت شود و نعوذ باللہ من
 شر زماننا قولہ و قال اف من اشغال الدنیا اذا قبلت و اف
 من خسرانها اذا دبرت و العاقل من لا یرکن الی شیء اذا قبل
 کان شغلا و اذا ادبر کان حسرة زجر باد بعض اشغال دنیا را اگر کسے را
 پیش آید و زجر باد امر خطرات طلب دنیا را و تفتہ کہ روگرداند اگر آید آفت مرا و را
 و اگر باز گردد و خطرہ اوباقی ماند آن بازگشت او آفت مرا و را و عاقل کسے است
 کہ میل کند بسوے چیزے کہ چوں پیش آید شرے پیش آمدہ باشد البتہ
 ببدی کشد و چیزے از و منتظر بود و چون برود و در دل آن مرد حسرت باقی ماند
 ہما نچہ گفتیم خطرہ آن باقی ماند۔

ابو الخیر لا قطع

قولہ و منهم ابو الخیر لا قطع مغربی الاصل سکن تینا
 ولہ کرامات کثیرہ و فراسۃ حادۃ کان کبیر المشان مات سنۃ
 نیف و اربعین و ثلثمائة و بعضہ از آنکہ از دنیا بکلی بریدہ اند و اتصال باختر
 کردہ اند ابو الخیر قطع است رحمہ اللہ کہ اصل و از مغرب است و ساکن تینات
 بود و مرا کر امات و غوارق بسیار بود و فرستے تیزے داشت البتہ آنچنان بود

رحمہ اللہ الی رجل ابيض الراس واللحية يسال الناس فقال
 هذا رجل اضاع حق الله تعالى في صغره فضيعه الله في كبره
 ابو بکر کتانی رحمہ اللہ شخصے را دیدم و سر و پیش او سپید شدہ بود از مردان گلی
 میکرد و گفت این مرد کسے است کہ در اول عمر خود انچه حق خداے باشد بجا نیاورد
 ضایع کرد خداوند سبحانہ در آخر عمر او را ضایع کرد و فرو گذاشت صورت ذل و ہوان
 وقت او داشت قوله وقال الکتانی رحمہ اللہ الشهوة زمام
 الشیطان من اخذ بزمانه کان عبده کتانی رحمہ اللہ گفته است
 مہمتی نفس مہار شیطان است کہ در دہن انسان نہادہ است ہر کراشیطان
 اخذ زمام او شد این شخص ما خود بندہ شیطان باشد ہر جا کہ خوش آید آسبجا

برو۔

قوله ومنهم ابو يعقوب اسحق بن محمد النهرجوري
 رحمہ اللہ صاحب عمر و المکی و ابا یعقوب السوسی و الجنید و غیرہم
 رحمۃ اللہ علیہم و مات بملکہ مجاور رأسہ ثلاثین و ثلاثمائة
 و بعضے ازان روندگان راہ دین و متعمدان ملت اسلام ابو یعقوب نہر جوری است
 رحمہ اللہ مصاحب ابو عثمان عمرو مکی و ابو یعقوب سوسی و جنید و غیر ایشان رحمۃ
 علیہم بود و بتایخ سیصد و سی سال دیش ازین جہان غفلت گرفتہ شد و رہ نور
 و صفا گرفت و در کہ مجاور بود قوله سمعت محمد بن الحسين
 رحمہ اللہ يقول سمعت ابا الحسن احمد بن علی رحمہ اللہ
 يقول سمعت النهرجوري يقول الدنيا حمر و الاخرة ساحل
 و المركب التقوى و الناس سفر نہر جوری رحمہ اللہ گفته است دنیا
 بدریائے ماند و آخرت کنارہ این دریا یعنی این تمام شود با خربت رسند و مرکب

ابو یعقوب یحییٰ
بن محمد النهرجوري

تقوی باید و سلامتی درین سفر بدین مرکب است و اگر نه گذشت همه راست
 رسیدن بآخرت همه راست و لیکن مرکب که او را سلامت رساند آن تقوی
 است چنین نظر از آن اختیار کرد البته در و ممالک و مخاوف بسیار است قوله
 سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت ابا بکر الرازی
 رحمه الله يقول سمعت النهرجوری يقول رايت رجلا فی
 الطواف یفرد عین یقول اعوذ بک منك فقلت ما هذا
 الدعاء فقال نظرت یوما الی شخص فاستحسنه فاذا الطمة
 وقعت علی بصری فسالت عینی فسمعت لطمه ببطمة فلورثت
 لزدناک و ابو یعقوب رحمه الله گفت در طواف کعبه دیدم مردی را که می گفت
 اعوذ بک منك پرسیدمش چیست این را گفت شخصی را روزی
 دیدم و حسن و جمال او را استحسان کردم دست از غیب بر چشم من زد و چشم من بخت
 و کور شدم آواز شنودم یک طباطبچه بیک دیدن بود اگر زیادت کنی با هم زیادت کنیم
 اینجا چند سخن پرسند اعوذ بک منك درین محل گفتن چه مناسب باشد
 اعوذ بک منك در روی ما ثور درین مقام مذکور است تعوذ از فعل بفعل کرد
 گفت اعوذ بعفوک من عقابک و ازین ترقی کرد تعوذ از صفت بصفت
 کرد گفت اعوذ برضاک من سخطک و ازین ترقی کرد تعوذ از ذات
 بذات کرد گفت اعوذ بک منك این تعوذ دران فعل گفتن چه نسبت
 دارد تحمل قابل ازان مردم است که ترقی ادا از فعل و از صفت شده بذات
 رسیده هر آینه اعوذ بک منك گوید این سخن گفتن اما تمام حکایت ازین
 سخن آبی است زیرا چه لطمه بلمطه برین سخن نسبت ندارد و کذا لک لوزد مت
 زدناک اما تحقیق سخن این باشد که تعوذ از فعل بفعل و از صفت بصفت

بحقیقت تعوذ ہم از دست عفو و عقاب سخت و رضا ہم از ذات اوست چو ہم
از دست ہاں گفت کہ اصل و منبع است چنانکہ بادشاہے را گوئی از تو با یزید
و ترس از عظمت دبیت او اخص خواص را باشد اما عوام را از صفت و فعل ایشان
گویند از سلطان ترسید قوله و سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت احمد بن علی یقول سمعت النہر جوری رحمہ اللہ
یقول افضل الاحوال ما قارن العلم بہترین احوال صوفیہ نیست کہ با علم
ظاہر قرین باشد و دیگر افضل احوال صوفیہ آن باشد کہ آن را در بیان علم توان آورد
و دیگر افضل و اعز احوال آنست کہ مقارن علم باشد مثلاً رسول اللہ صلی
علیہ وسلم فرمودہ است رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ روندہ را
این حال و این روزگار پیش آید مقارن علم باشد او یعلم باللہ دانستہ است
کہ حقیقت معنی رایت ربی چہ معنی است و ازین چہ مفہوم است ایں علم و ایں مفہوم
از خدا تعالی گرفتہ باشد۔

ابو الحسن علی بن
احمد المزین

قوله و منهم ابو الحسن علی بن احمد المزین رحمہ اللہ
من اهل بغداد من اصحاب سهل بن عبد اللہ و الجندی و الطبقة
رحمہم اللہ مات بکلمۃ مجاوراً سنۃ ثمان و عشرين و ثلثمائة
و کان ورعاً کبیراً و بعضہ از استاذان ماہر و مصلمات ملت احمدی ابو الحسن علی
مزین رحمہ اللہ از ایران سہل بن عبد اللہ تشری و جندی و طبقہ مثلخ و دیگر بود و رحمہ
و یانچ سیصد و ہشت سال از حرج و سلم ایں جہان دارستہ باصحاب
احوال و مقامات بخدا رسیدہ و یریں حال کہ مجاور کہ بود و متورع بزرگ بود یعنی
ہر چہ از احوال مقامات او را روی نمودے انچہ مثبتہ و نسبت باشتباہ داشت
از ان ورع کردے آرا و زنی نہادے قوله سمعت الشیخ اما عبد الرحمن

السلى رحمه الله يقول سمعت ابا بكر الرازى رحمه الله يقول
سمعت المزين يقول الذنب بعد الذنب عقوبة الذنب الاول
والحسنه بعد الحسنه ثواب الحسنه الاولى اگر كى رازى تى زايده عقوبت زلت اولى
باشد گفته اند ان الذنب تجر الى الذنب والطاعة تجر الى الطاعة گنه كرد
عقوبت آن گنه چه باشد كه دش سيه شد تا آنكه بار دگر مباشر آن شده
وحسنه كه بعد حسنه باشد حسنه ثابته ثواب حسنه اولى باشد ثواب حسنه صفا و نو
آيد كه اول كرد صفا و نورى داشت موجب آن حسنه در وجود آيد اين حسنه
بعد آن در وجود آيد ثواب حسنه اولى باشد حسنات حسنات و مهابات بانفهاشت
و دوزخ باشد هر كه بحسنه امر و زموافق است او بهشتى نفع دى دارد و اگر
كسى بالعياذ بالله بخيرى ديگر مبتلا است او دوزخى نفعى دارد اين
نقد موصول بدان و عدست قوله و سئل المزين رحمه الله عن التوحيد
فقال ان تعلم ان اوصافه باينه لا و صاف خلقه باينهم بصفاته
قلما باينوه بصفاتهم حدثا مزين را رحمه الله از توحيد پرسيد بگفت
قدم را بقدم سپار و حادث را بحادث حدوث مبائن قدم است و اين حدوث
هم ازان قدم حاصل كلام است كه گفتم اما ترا جمعا نيست توحيد را نيست كه توبدا
اوصاف او از اوصاف خلق جدا است يا نيست ندارد سمعى دارى و بصرى
دارى و فعلى دارى او سمع دارد نه چنين سمعى كه تو بگو شش مى شنوى او بصرى
دارد نه چنين بصرى كه تو دارى بگوئى و حد قديمى بينى و فعلى دارى كه فعل تو بدان مفعول
مباشر و فعل او ازان منزه قوله و قال من استغنى بالله تعالى احوج
الله الخلق اليه مزين رحمه الله گفته است هر كه بخدا غنى شد خلق را محتاج
سوى او كرد يعنى استغنى با الله عبارت از كى شدن بنده با خداست چو او با خدا

یکے شد خلق محتاج خداوند ہر آسینہ محتاج او باشند۔

ابوعلی بن کاتب

قوله ومنهم ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ واسمہ الحسن
بن احمد صاحب ابا علی الرود باری و ابابکر المصری وغیرہما
رحمہم اللہ کان کبیرانی حالہ مات سنۃ ثیف واربعین ثلثمائة
یکے ازان بازندگان جان و جہاں بموجب دریافت رضاے رحمن ابوعلی کاتب
است رحمہ اللہ و نام او حسین بود بارود باری و ابابکر مصری رحمۃ اللہ علیہم و دیگران
جز این دو صحبت داشت در حال خویش بزرگ روزگارے داشت و در تریخ
سیصد و چیل و چست اثتیاق حضرت غلبہ کرد قلب و قالب روح را بتام خویش
بد و سپرد قوله قال ابن الکاتب اذا سکن خوف القلب لم ينطق
اللسان الا بما یعینہ چون خوف در دل قرار گیرد زبان گویا نباشد مگر خبرے
را کہ معنی و مراد مردم باشد کلامے از نفس حکمت باشد و آنچه مراد و مقصود
قوم است قوله وقال ابن الکاتب رحمہ اللہ المعتزل لا تنزهوا اللہ
من حیث العقل فاعطوا الصوفیة نزہوہ من حیث العلم
فاصابوا حسین کاتب رحمہ اللہی گوید معتزل کہ تنزیہ خدا بفرہم عقل کردند و صوفیہ
تنزیہ او بحسب علم کردند و صوفیہ را علمے من اللہ بود آنرا کہ علم من الدنئی گویند
و علم کہ از مصطفیٰ و صحابہ و سلف صالح رضوان اللہ علیہم بدیشان رسیدہ بودند
تنزیہ کردند ہر آسینہ معتزلہ در تنزیہ باری خطا کردند قوم صوفیہ و علمائے دین
را مجرہ و شبہہ نامیدند و صوفیہ چو علم از خدا گرفتند و از مصطفیٰ و صحابہ رضی اللہ
عنہم بصواب رسیدند و سخنے در سنے آنچه بودے بایستے آن گفتند عقل مخلوقے
از مخلوقات باری است او را بخائق رہ بردن چنانچہ باید درست نیاید صوفیایں
علمے دیدار اگر تحقیق و اگر تقلید ہماں گفتند کہ مصطفیٰ و صحابہ رضوان اللہ

علیہم گفتند و اگر تقلید و اگر بیان ہما پنجہ پایست ہما ز اثبات کردند۔

قوله ومنہم منظر القمریسی رحمہ اللہ من مشایخ الجبل منظر قمریسی

صحب عبد اللہ الخراز و غیرہ رحمہ اللہ و یکے از آن متخلقان باخلق

اللہ و متصفان بصفات رب تعالیٰ منظر قمریسی است رحمہ اللہ از صوفیان جبل

است جبل کو ہے است کہ انجا مسکن صوفیان بود چنانچہ گیلان و غیرہ از حساب

عبد اللہ خراز و جزان از صوفیان دیگر بود قوله وقال منظر القمریسی رحمہ اللہ

الصوم علی ثلثۃ اوجہ صوم الروح بقصر الامل و صوم العقل بخلا

الہوی و صوم النفس بالامساک عن الطعام و الشراب و المحارم

قمریسی رحمہ اللہ فرمود صوم بر سه نوع است یکے صوم روح است کہ امید بود و

ماندن بود درین جہان از و منقطع شود این را بدین معنی صوم نامید کہ از حیوات خود

را تہیقن خود امساک کرد گوی روح خود را از حیات بازداشت و دیگر صوم عقلست

کہ خود را از ہوائے نفس بازدارد عقل این تقاضا نکند کہ بچیزے مباشر شود

کہ فانی بود و ہر چیزے کہ از معانی معالی بازدارد بدان مشغول شود و صوم نفس عبار

از امساک باشد از طعام و شراب و ہر محرے کہ غذاے او باشد قوله

وقال احسن الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کان و بہترین

رفقہا کہ مردان کنند و نرمے و لطیفے کہ از ایشان باشد از ارفاق نسوان بود

بچند وجہ یکے انکہ ایشان بطبیعت قومی مخلوق با عقلیج اند و دیگر ضعف طبیعت

ایشان مجبول است و دیگر نظر ایشان جز بر مرد نیست کہ از و چیزے رفقے برد

و طائفہ حرام خواہند ہرچہ کنی کنی اصطحاب شکرانہ آن بجا نیارند بلکہ متصف بصفات

کفران گردند و دیگر التزام و اصطحاب با تو دارند و ہر کہ با تو اصطحاب و التزام دار

مزورہ است کہ باوے رفقے کنند و دیگر در بسیار امور اعانت مردان کنند

در آن محله کسی که مدخل نباشد اگر چه پدر و مادر و پسر و دیگر تو سبب بر عیال مستحب است و دیگر مرتضی رضی الله عنه فرموده است بیکد رمی که در حق یار خود خرج کنی به ازاں که ده درم در راه خدا خرج کنی و یار همو است که ملازم و مصاحب باشد این ارفاق نسوان اضافت مصدر بود بسبب منفی و اگر کسی بر عکس گوید آن مقال مخالف قول صوفیان باشد ایشان گفتند صوفی در رفق نسوان نباشد **قوله** وقال الجوع اذا ساعدته القناعة يكون مزرعة الفكرة و ينبوع الحكمة و حيوۃ الفطنة و مصباح القلب و گفت چوں باگر سنگی قناعت یار باشد آن گر سنگی محل زراعت فکر باشد یعنی فکر آنجا زراعت شود و میوه و غله از او بر وید معانی و موارد و مصادر بر آید و چشمه حیات باشد یعنی حکمت از او برون آید چنانچه آب از چشمه حیات قول صواب با علم و عمل و حکمت و دانستن ارتباط ملک و ملکوت و جبروت با علم لاهوت **قوله** و حيوۃ مرد و انکیش بدن باشد و بر آن روح قوت گیرد و دل صاف پذیرد و عقل صاف و تیز بین شود و دور اندیش گردد **قوله** و مصباح القلب و چراغ دل بود هر چه دل بشکم خالی و عقل صافی و نفس پاک بیند درست بین خطا بر و نیست **قوله** و قال افضل اعمال العبد حفظ اوقاتها و هو ان لا تقصر و انی امر ولا تجاوز و اعن حد و بهترین کار آنست بندگان خدا حفظ اوقات ایشان است یعنی ایشان وقت راه نگاه دارند کار بر حسب و وقت کنندگی حفظ وقت این باشد و روزه و نماز و کبر و قیام معین دارند و نیت بر آن که وقت هم بر آن کار بگذرد و دیگر نگاه داشت وقت کند و وقت چه تقاضا کرد بهمه بر آن رود اگر وقت قهر است اتقاع و انتظار و انحصار و اگر ببط است طلب و عما بشمرط ادب و اگر وقت وجدان است بر حسب آن پوی و اگر وقت استقامت

است بموجب آن بودنی ہم برین قیاس است انواع چه گویم ہرچہ وقت تقاضا
کنند ہاں کند چنانچہ گفتہ اند الصوفی ابن الوقت وقتے دوسیتے گفتہ بودم
بیت

بے درد مبادیچ فردے نام و مبادیچ مردے

بے درد مبادیچ وقتے بے وقت مبادیچ وردے

ایں دو بیت جامع ہر دو کلام ست قولہ وقال من لہما یاخذ الا دب
عن حکیمہ لہ میتاد ب بہ مرید ہر کہ ادب از حکیمہ نیا موخت مسترشد
از و ادب نگیرد۔

قولہ ومنہما ابو بکر عبد اللہ بن طاہر الابرہی

ابو عبد اللہ بن طاہر
الابرہی

رحمہ اللہ من اقتران الشبلی رحمہ اللہ من مشایخ الجبل عالم

ورع صاحب یوسف بن الحسین وغیرہ مات بقرہ الشلثین

وثلثمائة و بعضی ازان رسیدگان بر اوست خود و واجدان مطالب دل ابوبکر

عبد اللہ ابرہی است رحمہ اللہ از یاران شبلی بود رحمہ اللہ و از مکان جبل

عالم بعلم صوفیہ بود و مستور بود و معنی تورع بالا گفت ام باز چہ گردانم و با یوسف

حین رحمہ اللہ کہ از اجلہ مشایخ است صحبت داشت رہہ طریقت از و اخوت

و با مشایخ دیگر غیر او تبلیغ میداد و بست چند سال اختیار مشاہدہ رب خلیل جبار

بنام خود کرد و خواست چنانچہ دل و روح بحال او محفوظ نفس ہم ازان تصبر تمام

گیر و قولہ سمعت النبیخ اباعبد الرحمن السلی یقول سمعت

منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر طاہر

یقول من حکم الفقیر ان لا یكون له رغبة فان کان ولا ید فلا تجاوز

رغبتہ کفایہ بعضی از امور درویش طالب و عارف محقق است کہ اورا

رغبتے برہوائے نباشد و اگر فرض کنیم کہ اورا رغبتے شود باید کہ از حد شرع متجاوز نہ بود
و این فرمودہ است رغبت او کفایت اورا متجاوز نہ بود یعنی انچه لایہی اوست
بے آن اورا بودن ممکن نیست ہم بدان کفایت کند مثلاً اگر رغبت بطعام کرد باید
کہ از قدر قوام بنیہ بیشتر نہ رود و اگر بزوحی و ازدواجی محتاج گردد باید ہماں قدر کہ اورا
آن میسر و ممکن است حرص و طلبے دیگر کنند قولہ و بہذا لا سند اذ قال اذا
احببت اخا فی اللہ فاقبل من الخاطتہ فی الدنیا چون یکے را برای خدا دوست
گیری پس اختلاط در دنیا با دے کم کن کثرت مخالطت خوف آن دارد کہ بین
چیزے زاید کہ در حسب تقصیر رود و نقصانے شود مخالطت بقدر ضرورت
باشد و بر جزوی و کلی اگر انبساط شود ہم آن باشد از بسیار انبساط یکے از دیگرے
گرفته گردد بقاے محبت بشرطہا نشود

ابو الحسین بن بنان **قولہ منہم ابو الحسین ابن بنان رحمہ اللہ** یعنی الی ابی سعید
الخر از رحمہ اللہ من کبار مشائخ **مسئو** ویکے کہ از خودی خود بہرہ و ن آندہ
و ہوائے فویش را وداع کردہ بحق اتبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایادہ
ابو الخیر بنان است رحمہ اللہ نسبت بانی سعید خراز کردے رحمہ اللہ یعنی علم قوم
و سلوک طریقہ از و گرفته است ویکے از بزرگان مشائخ مصر بودہ است **قولہ**
وقال ابن بنان رحمہ اللہ کل صوفی کان ہم الرزق قائماً فی
قلبہ فلزوم العمل اقرب الہ ابن بنان رحمہ اللہ علیہ گفتہ است
در دل ہر صوفی کہ قصد رزق ثابت باشد یعنی البتہ ہم رزق در دل اومی باشد اورا
متعلق بکسب شدن بہتر باشد **قولہ** و علامۃ سکون القلب الی اللہ
ان یکون بمافی ید اللہ و اثق منہ بمافی یدید و علامت آنکہ کسے را
قرار دل بمضمون رزق شدہ است امنیت آن چیز را کہ او مالک است

و پیش او حاضر است و آنچه عهد الله است ثقت بدانچه عند الله است بشیر
 باشد از آنکه بدست اوست قوله وقال اجتنبوا ذلّة الاخلاق
 كما تجتنبون الحرّ و گفت پرهیزید از غلوّی و بی چنانچمی پرهیزید از شئی
 محرّم خلق و بی مقدمه مباشرت حرام باشد از موجب و قایم احترام کنید
 "ابلا مباشرة ممنوع و محرّم نیفتد

قوله ومنهم ابو اسحق ابراهیم بن شیبان القمینی ابو اسحق ابراهیم بن شیبان قمی
 رحمه الله شیخ و قته صاحب اباعبد الله المغربي و الخواص
 و غیرهم ادجمهم الله و یکی از ساکنان قم غیرت و هشیان حضرت غرت
 ابواسحق ابراهیم قمینی رحمه الله در وقت خویش شیخ بود و صحبت با عبد
 مغربی و خواص داشت قوله سمعت محمد بن الحسین يقول سمعت
 ابانیرید المروزی الفقیه يقول سمعت ابراهیم بن شیبان
 رحمه الله يقول من اراد ان يتعطل و تبطل فليترك الرخص
 قمینی رحمه الله گفته است هر که میان صوفیان خواهد که عطلة و بطلانی پیش سازد گو
 عمل بر رخصت کند و عمل بر رخصت کردن نزدیک ایشان از قدم ارادت بسر آمدن است
 چو از قدم ارادت پیش آید پس آید کارش پیشتر نشود قوله و بهذا الاستدلال
 قال علم الفنا و البقاء يدور على اخلاص الوحدانية و صحة العبادة
 و ما كان غير هذا فهو المغالطة و الزندقه علم فناء و بقاء دائر بر اخلاص و صداقت
 و صحت عبودیت است و هر چه جز این باشد از مغالطه و زندقه بود فناء و
 بقا بعد ثبوت اخلاص و صدائیت و صحت عبودیت نبود فناء و بقاء نبود و در این هر فانی شود
 نمیگویم اخلاص نماند بجای و زیا آید میگویم وحدانیت برود و بجای او شرک شود میگویم که صحت عبودیت
 برود و زنازل فطن عبادت شود بلکه این هر فانی شود باقی بجا اگر در بعد ثبوت بقا الله اخلاص و صداقت

و محبت عبودیت بواجبی بجائ شود این فنا و بقا باشد و فنا و بقا و اُمر باشد
 بدین ہر سہ و این ہر سہ از میان بصفت فنا و بقا باشد با این ہمہ اگر شیخ این معنی
 کہ ما گفتیم میگوید خود کلام بصحت و سداد باشد کہ شیخ رحمہ اللہ مغالطہ و زندقہ
 نام نہاد بر آن صفت کہ کہے گوید کہ من مرد فانی ام چو فانی ام ہرچہ کنم کنم من نمی
 کنم باقی بخدا ام او میکند بحسب آن ہرچہ خواہد و محسوس او باشد مباشتر آن شود این
 زندقہ باشد فانی کہ او با خود نماندہ است و او را از وسعہ بردہ اند باز او را بدو
 نمی دہند کار او را و اے این سخن است فنا و بقا حالتیست کہ صفت
 تجرد دارد و حالتیست کہ صفت ثبوت بقا دارد و اینجا بیان رویہ اشکال
 دارد از خود رفتہ ہرست بدیت

ز بادہ چوں کف ساقی تہی نمی گرد
 کجا داغ لطیفم زمستی آید بار

قوله وقال ابراهيم رحمه الله السفلة من يعصى الله
 عن وجه و ہمیں قول ابوخص حداد است رحمہ اللہ سفلہ کہے را گویند کہ
 کہ او خدا را عاصی شود و سفلہ مرد فر و افتادہ را گویند کہ از طاعت خدا بمعصیت
 افتادہ اند کہ از علو بفل شد و او را سفلہ خواندن لایق حاش باشد سفلہ او را
 گویند کہ کار دینی کنند و ازین بدتر چہ نہات باشد کہ عصیان خدا ورزد۔

قوله ومنهم ابو بكر الحسين بن علي بن زيد انما ارسل الله
 من ارمينية له طريقة يختص بها في التصوف و كان عالما و
 قال ينكر على بعض العراقيين في اطلاقات و الفاظ لهم و بعضه
 از مہمان در کار دین و مقتدایان و طالبان حقیقت ابوبکر حسین است رحمہ اللہ
 رسے خاصہ داشت و تصوف کہ مشائخ وقت او را کمتر بود و او عالم بود بطریق
 و اشکار کرد و عراقیہ را در اطلاقات الفاظ ایشان کہ از ایشان بیرون

ابوبکر الحسین بن علی
 بن زیدان یار

افتاده سخی گویند درین کار دو گمان است یا آن مفہوم شیخ نبود یا این گفتار اطلاق
 روانداشته قولہ قال ابن یزدان یا ررحمہ اللہ ایاک ان تطمع
 فی الانس ہا اللہ وانت تحب الانس بالناس ابن یزدان یا ررحمہ
 علیہ گفتہ است احتراز کن ازین طمع کہ ترا انسے باشد شود و تو دوست
 داری انس با مردمان اکنون ازین احتراز و ازین تحذیر این مراد است کہ ممکن
 نبود میان ان دو انس جمع کنی انس بالناس بگیر دیگر کسی کہ او را وحشت بخدا
 باشد و انس بخدا نشود دیگر کسی کہ او را وحشت از مردمان باشد انس با خدا چیست
 بعضے گویند بطاعت اللہ تعالیٰ و بعضے گویند بصفات اللہ و بعضے گویند بذات
 اللہ تعالیٰ انس بذات اللہ تعالیٰ چه معنی دارد کہ تو با او یکے گردی و تفرقہ بر تو محال
 باشد انس با اللہ تعالیٰ حقیقت منہی بود انس بطاعت اللہ تعالیٰ تفرقہ و تفرقہ است
 و انس بصفات اللہ تعالیٰ عبارت از جمع است و انس بذات اللہ تعالیٰ عبارت
 از جمع الجمع است گر ہر یکے را گویم سخن زیادت شود ما را غرض ترجمہ است این
 سخن زیادتی است کہ نویسانیدم قولہ و ایاک ان تطمع فی حب اللہ
 وانت تحب الفضول و بخدا باش ازین کہ طمع کنی در دوستی خدا و تو فضول
 ہوا را دوست داری فضول بسیار است اگر آن می نویسم سخن فضول نمی شود
 اینجا سخن ہست موانست باللہ حب فی اللہ نشود و بخدا کلام نمی برد اللہ
 و تا آخر باشد ہرگز باشد یکے فضول را دوست دارد و انس با اللہ نشود
 و ہرگز باشد کہ کسی را انس با اللہ شد و او طمع فضول باشد در قدمی افتاد
 لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتہم عن انسی فیضکوا قلباً لا یبکوا
 کثیراً و لو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتہم عن قربی لیبکوا دماً
 و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتہم عنی لتقطع ارواحہم

قوله وایا لک ان تطمع فی المنزلة عند الله وانت تحب المنزلة
عند الناس وحذر کن ازین طمع که تراغمی و منزلتی عند الله نشود و تو دوست
میداری منزلت میان مردمان شیخ از اعلیٰ بایونی می آید هر دو طریقہ بیانست
از اعلیٰ بادی آید و از ادنی بعلی روند۔

ابو سعید ابن الاعرابی

قوله ومنهم ابو سعید بن الاعرابی رحمه الله واسمه
احمد بن زیاد البصری جاور المسجد الحرام ومات بها
سنة احدى واربعين وثلاثمائة صحب الجندی عمرو بن عثمان
المکی والنوری وغيرهم رحمة الله عليهم بعضه از مشایخ ماضی که
در حال و استقبال مردم در صیغ امر و نهی اتباع ایشان کرده اند و ایشان در
کل امور و شایون خویش متابع رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بودند ابو سعید
احمد بصری است رحمه الله مجاور مسجد حرام بود و هم در مسجد حرام تبلیغ میسود
چهل و یک سال از عالم فانی و زائل بجهان باقی ارتحال کرد صحبت با جنید و با عمر
بن عثمان کی و ابا ابو الحسن نوری و جز ایشان داشت رحمه الله قوله قال
ابن الاعرابی رحمه الله اخسر الخاسرين من ابدی للناس
صالح اعماله بارز بالقبیح من هو اقرب الیه من حبل الوريد
زبان زده ترازم دل نه که زبان خورده اند و است که بر لب مردمان اعمال نیک
را پیدا کند و مبارزه و مبارزه کند و عمل قبیح با کسی که برگ گردن او از
نزدیک تراست عجیب شوخی مبارزه است او که ایمان برین دارد و هر که
میکنم خدامی پسند و هر چه می گویم خدامی شنود و با این همه علم کند که او بدان
راضی نباشد فرمان او هم بران نبود آن ظالم هم بے شرم است هم مبارک است
از خلق پنهان دارد بدین که ایشان گویند این کافر میکند که خدا نفرده است

هموکه فرموده است بحضور اکند.

قوله و منهم ابو عمر و محمد بن ابراهيم الزجاجة
 النيشاپوري رحمه الله جاوز مائة سنين كثيرة ومات بها
 صاحب الجند ابو عثمان والنوري والخواص و روى ما ومات
 سنة ثمان واربعين و ثلثمائة و بعضه ازان اوليا و اصفيا که متابع
 محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم بودند ابو عمر و محمد زجاجة است رحمه الله سالها
 بسیار مجاور که بود و کار او همانجا تمام شده است جنید و ابو عثمان و نوری و ابراهیم
 خواص و رویم را مصاحب بود تلخیص سیصد و چهل و شست سال رسول خدا را اجابت
 نموده است قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلي رحمه الله يقول
 سمعت جدي ابا عمر بن نجيد رحمه الله يقول سئل ابو عمر
 الزجاجة رحمه الله مالک تتغير عند التكبيرة الاولى في الفرائض
 فقال اني افترج بخلاف الصلوة فمن يقول الله اكبر و في قبله شيء
 اكبر منه او قد كبر شيئا سواه على مرور الاوقات فقد كذب
 نفسه على لسانه پسند چه موجب است که تغییر و تکبیر اولی در قنوط
 می شود گفت زیرا چه افتتاح و در فریضه می کنم در آن خود را بصورت صدق نمی یابم قوله
 فمن يقول الله اكبر خلاف صدق را بیان کرد هر که الله اکبر میگوید و دیگر درش
 آید از اکبر است یعنی با این همه که تو بلا فی و ترا معتقد باشی که جز او اکبر
 نیست و حضرت دیگر با طاعت و انقیاد پیدا شود که حضرت آن اکبر نبود
 نه آنکه آن اکبر دانستی یا مثل او دیگران را اکبر کردی از آنچه در حضرت او میگردی
 هان کردی نه آنکه ای عمل او سپنجان باشد که دل بازبان خلاف نموده است
 دروغ کرده است قوله على مرور الاوقات ای فی وقت من الاوقات

اینجا این مشکل می شود که تعین فرائض چیست اگر نماز سنت اگر فریضه است اگر
سنت است اگر واجب است و اگر مستحب است هم تعبد خداست تعین
فریضه چه باشد و اگر این گویند که فریضه است از صلوات دیگر اداسه او اتم تر است
باید که بصحفت اتم و اکمل او شود و نیکو سخن است اما این سخن دیگر است آن
سخن که من گفتم آن باقی است قوله و قال من تکلم عن حال لم یصل الیها
کان کلامه فتنه لمن یسمعه و دعوی یتولد فی قلبه و حرم الله الوصول
الی تلك الحال هر که این سخن از جای گفت که ذایق آن نیست و بدان نرسیده
است سخن او فتنه باشد و زیاں کار باشد مردی را که استماع آن کلام کرده است
و سخن او دعوی باشد که در دل او می زاید و خداوند سبحانه و تعالی آن متکلم را محروم
گرداند از آن حال که بغیر ذوق و وجدان آن گفته باشد هر آینه پس آید و وجدان
اطلوبه را دعوی کرده و از حاصل آن نشان داد پس او خود را بر بست و بران رضی
شد پس سزاے او همین باشد که از آن محروم ماند این جاے باشد تکلم او بصفت
باشد که گوئی از ذوق و وجدان خویش میگوید و اگر طریقه حکایتی از بزرگ می کند و میگوید
چنین حال اتم است ازین و آئینه بیرون باشد و دیگر اگر شارق آن حال است اگر چه ذایق آن
است تکلم بدان روا باشد قوله جاورس که تسنن کثیره لم یتطهر فی المحرم کان یخرج الی
الحل یتطهر احترام المحرم بسیار سال مجاور بود در حرم بیچ و تفتی تطهر نکرد
یعنی آنجا حاشی نشد که تطهر آنجا کند اگر حاجت شدی از آنجا بیرون آمد
تطهر کردی از آمدی حرمت حرم در پیش بیشتر از آن بود که در دل مردمان
باشد بشیری ضروری است اما او با خود این گرفته بود که در آن موضع این شری
ظاهر نشود بلکه دقتی در آن مخفته است

قوله و منهم ابو محمد جعفر بن محمد بن

ابو محمد جعفر بن محمد بن
جعفر بغدادی

نصیر الخلدی البغدادی رحمه الله بغدادی المنشأ والمولد صاحب
 الجنید وانتمی الیه وصحب النوری ورومیا وسمنون والطبقه
 مات ببغداد سنة ثمان واربعمین وثلثمائة و بعضه ازان مستقیمان
 ورمقام عبودیت و مجاوران ملت احمدیه ابو محمد جعفر خلدی است رحمه الله هم در
 بغداد زاد و هانجا برآمد مصاحب جنید بود و نسبت هم باجنیب داشت از متقدمین
 و ملتزمان او بود متنبی باجنیب بود و رحمه الله وصحب با نوری ورویم وسمنون و طبقه مشایخ
 داشت و در بغداد از وجود همی و خیالی بتایخ سیصد و چهل و هشت سال بوجود
 حقیقی پیوست قوله قال جعفر لا یجد العبد لذه المعاملة مع لذه
 النفس لان اهل الحقایق قطعوا العلائق التي تقطعهم الحق
 قبل ان تقطعهم العلائق جعفر رحمه الله گفته است بنده لذت معاملات
 حق نیابد با شهوت نفس معامله حق از جمله بیرون باشد پس بنیها تباین و تضاد باشد
 زیرا چه اهل حقایق علائقی که عواین حقایق است آن را قطع کرده اند بعد از آن حقایق
 رسیده اند قوله سمعت محمد بن الحسن رحمه الله يقول سمعت
 محمد بن عبد الله بن شاذان رحمه الله يقول سمعت جعفر
 رحمه الله يقول انما بین العبد و بین الوجدان یسکن التقوی
 قلبه فاذا سکن التقوی قلبه نزل علیه برکات العلم و زال عنه
 رغبة الدنیا تحقیق آنکه میان بنده و وجدان موصل است آن تقوی است از
 غیر خدا پیرمیزند نشان ره خدا یابند چو در قلب بنده مومن تقوی قرار گرفت برکت
 علم فراید آنچه او دانسته بود اثر آن او را روئے نماید و رغبت دنیا از دل او
 برود -

قوله و منهم ابو العباس السیاری رحمه الله و اسمه ابو العباس السیاری

ابو القاسم ابن القاسم من مرو صاحب الواسطی و انتہالیہ
 فی علومہ ذہن الطایفہ و کان علامات سندہ اثنتین و اربعین
 و ثلثمائۃ و بعضہ از ان کہ نفوس ارضی و قلوب سماوی و اشباح فرشی و ارواح عرشی
 داشتند ابو العباس ابو القاسم سیاری است رحمہ اللہ از شہر مرو بود و مستر شد
 واسطی رحمہ اللہ بود و نسبت ہم بدو کردے و علم حقایق از او گرفتے و عالم بود و تبلیغ
 سیصد و چهل و دو سال اختیارش اقتاد کہ وجود ارضی را با سر سماوی اتحاد و مد اورا
 بروج قدسی یکے گرداند قولہ سئل ابو العباس السیاری رحمہ اللہ
 بماذا یروض المرید بنفسہ فقال بالصبر علی الاوامر و اجتناب
 المناہی و صحبۃ الصالحین و خدمۃ الفقراء پسیندمرید بنفس
 خود را ریاضت پیچہ و بدگفت نفس را البتہ برامورات ملازم دارد چنانچہ کہے
 بر کارے مجبوس باشد و انچہ منہی است بدور شود و صحبت صالحان کند چو
 با صالحان کند چو با صالحان باشد نظر بر قول و فعل ایشان کند بران اتباع
 باسلوک و خدمت فقر اکند فقرا یا ہمین صوفیان باشند یا ہر کجا کہ فقیرے
 و در ماندہ باشد خدمت او کند حاجت او بر آورد حاصل کلام او اینست
 و احکام شرع ملازم باشد و با این ملازمت صحبت صوفیان و خدمت ایشان
 کند و بد انچہ ایشان فرمایند و بران دارند آن کند و بران باشد قولہ و
 قال ما التذناقل بمشاهدۃ الحق قط لان مشاهدۃ الخلق فنا
 لیس فیہا لذۃ و سیاری رحمہ اللہ گفتہ است پیچ و تفتے طالب مشاہد
 خلق لذت نگیرد زیرا چہ مضطلم است از انچہ زائل و فانی است اگر یکے بلذت
 مگردد و نیا مشغول شد و در ان حالت در خاطر او آمد کہ این فانی است لذت او
 تمام نشود و ضائع گردد۔

قوله وقال ابو بکر الدقی رحمہ اللہ المعدة موضع
 تجمع بالاطمعة فاذا طرحت فيها الحلال صدرت الاعضاء
 بالاعمال بالصالحه واذا طرحت فيها شبهة اشتبه عليها
 الطريق الى الله عز وجل فاذا طرحت فيها البتعات كان بينك
 وبين الله عز وجل حجاب معه محلست که طعام راجع میکت چون
 در موضع حلال اندازی در اعضا صالحه را تصویر کرده باشی و آن طعامی که در شبهه
 است چون آنرا در آن اندازی ره خدا بر تو مشتبه شود متردمانی و چون آنچه حرام
 در آن اندازی میان تو و میان خدا حجاب گردد یعنی بجای محروم گردی نیکو سخنی
 است که بزرگ فرمود اماند کرانه و عامیانه است سخن مرشدانه نیست طعام در
 معده نهضم شود اخلاطی که از او متولد شود دس و صفراے بلغم و سوداے
 آنرا طبیعت قسمت کند هر محلی که نسبت بدو دارد آنجا فرستد اخلاطی که از طعام
 حلال متولد شود صاف باشد بے کدورت بود فعلی بذاتی اگر مہربن قیاس
 چو برعکس گردد کار هم برعکس شود این نیز سخن حکما و اطباء نیست این تقلید و تعلید ہست
 است اصل و را شیاء اباحت است نہ حرمت و اصل در اشیا
 طہارتست نہ نجاست و این بحکم شرع کیے را طہر کرد کیے را مباح کرد کیے
 را نجس حرام شارع تواضع اثر خواص در ہر شے نہادہ است باجماع حکما اینجارا

کاتب منقول عبد قبل از عبارت "قوله وقال ابو بکر الدقی" این عبارت متن را در کتابت
 نیاورده است "وہنہما ابو بکر محمد بن داؤد الدینوری المعروف بالدقی اتقا
 بالشام وعاش اکثر من مائة سنة مات بدمشق بعد الخمس وثلثمائة صحابہ بن
 الجلاء والرفاق" و عبارت ترجمہ و شرح را ہم در کتابت نیاورده - ع ح

مسلغ نیست در حلال اثر صفا نهاد و در حرام اثر کدورت نسخ شریع حکایت
هم ازان کرده است دینے شرع نهادہ بود و خاصیتے در ان کرده و صفای
و نورے در ان داشته اند نسخ کرد و ازالہ آن خاصیت از کدورت حکمے دیگر
خلاق آن فرمود آن خاصیت و روتے نهاد جمع بین الاختین در نکاح و روت
یعقوب پیغمبر صلوات اللہ علیہ حلال بود امرو ز حرام فاحش است۔

ابو عبد اللہ
بن محمد الرازی

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن محمد الرازی
رحمه الله مولد ومنشاه نیشاپور صاحب ابو عثمان الحیری
والجیند و یوسف بن الحسین و مروی و سمنون و غیرہم
رحمه الله مات سنة ثلث وخمسين و ثلثمائة و بعضے ازان ہوا
صفا و خلان و فائز متبحان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو محمد عبد اللہ الرازی است
رضی اللہ عنہ ہاے زاد او ہاے برآمد نیشاپور است و ابو عثمان حیری و باجنید
و با یوسف حسین و رویم و سمنون و غیرہم مصاحب بود بتایخ سید و پنجاہ و سال
از مبدیہ بواسطہ رسیدہ نظارہ معاد را اختیار کرد و قوله سمعت محمد بن
الحسن رحمه الله يقول سمعت عبد الله الرازی رحمه الله يقول
وقد سئل ما بال الناس يعرفون عيوبهم ولا يرجعون الى الصواب
فقال لانهم اشتغلوا بالمباهات بالعلم ولم يشتغلوا باستعماله
واشتغلوا بالظواهر ولم يشتغلوا باداب البواطن فاعى الله
قلوبهم وقيد جوارحهم عن العبادات عبد الله الرازی راحمہ اللہ
پرسیدند صیت این مردان را عیباے خویش می دانند بے ازانست آن نمی گویند
گفت زیراچہ ایشان مشغول بافتخار بعلم اند چو در علم افتخارے و وجاہتے ہست
و حرف و جودہ الناس الیہ یثیرون نفس را بدان میلے و استراحتے ہست و علم شی

شریف و استعمال علم مشغول شد ندباقتضای آن کارے نکردند که نفعی آن رذائل
باید کرد و در رفع فضول و زواید باید کوشید و بعد تخلیه و تجلیه لابدی باشد
و آنکه بجهت علم مشغول شد ندیم بظاهر علم کارے کردند و از آداب باطن چیزے
نیافتند چو اینچنین کردند و لهاے ایشان را کور کردند و جوارح از عبادات مقید
و ممنوع گشتند۔

قوله و منهم ابو عمر و اسمعیل بن نجید رحمه الله ^{ابو عمر و اسمعیل بن نجید} صاحب الله
ابا عثمان و لقی الحنید رحمه الله و کان کبیر الشان آخر من
مات من اصحاب ابی عثمان قوفی سنه ست و ستین و ثلثمائة
و یکے ازاں متبآن باصحاب صفه و متبآن بااران رسول ابو عمر و اسمعیل است رحمه
و با ابو عثمان کی صحبت داشت و با جنید رحمه الله هم ملاقات بود و کار تصوف
بزرگ کسے بود و آخر کسے که از اصحاب عثمان رحمه الله این جهان را پشت د^و
روے بدان عالم آورده است او بود و خطوط این جهانی را تمام و کمال و داع کرده
است و لهذا آخرت روا آورده است تاریخ سیصد و شصت و شش سال بود
قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمه الله یقول سمعت
جدی ابا عمر بن نجید رحمه الله یقول کل حال لا یكون عن
نتیجه علم فان ضررہ علی صاحبہ اکثر من نفعہ ابو عمر رحمه الله گفته است
ہر حالے که از نتیجہ علم نباشد یعنی آنچه علم فراید و مقتضی علم باشد و از و نشا شود آن
اگرچہ در نقد حاضر است شریف و جنیے صاحب او گمان برد کار بجای است
اما در مال ضرر او از نفع او بیشتر باشد اگر تجلی بروقف علم نشد که آنچه علم تو حید
و تنزیہ اشارت کند از ان بیرون باشد خوف این فتنہ بود کہ مرد از قدم بلغزد و قوله
وقال سمعته یقول من ضیع فی وقت من اوقاته فريضه افترض الله

علیه حرم لذت تلك الفریضة الا بعد حین هر که چیزی را که خدای تعالی
بر او فریضه کرده است او بے التفات شود و کشف عورت کند پیش کسی که ستر
از او جلیست لذت آن فریضه بر او حرام شود و در ادائے آن فریضه او را برکتی و وجدان
شایسته و عطیمه بود و از ان حرمان شود و عبارت از ان حرمان لذت برین است لیکن
بعد گذشت وقت و زمانی نیست این چنین همان زمان نامشروع کرد همان زمان
بعکس آن مبتلا شود و اگر چنین باشد همان زمان مبتلا غلب آن شود و کسی نکند
و هم اتمام آن کار کند بعد آن مبتلا شود بعین حین باشد بآنکه معنی قوله الا بعد
حین مگر بعد گذشت وقت و زمان او توبه کند و از ان باز گردد و عذر آن خواهد
شاید صفت بغیر برود باز حلاوت طاعت یا بد قوله قال و سئل عن المصوف
فقال الصبر تحت الامر والنهي سمعت محمد بن الحسین يقول سمعته
يقول ذلك و اور از تصوف پرسیدند گفت تصوف تحقق او تحقق امر و نهی است
شخصه مرد طالب امر و نهی را بجهت باجاء و بشرط تقدم طلب و توجه تام و رزمه و متعلم
هم درین داخل آید و سخن در تصوف است که تحقق تصوف یه شود قوله سمعت علی
يقول سمعت جدي يقول افة العبد رضا من نفسه بما هو فيه
مکفته است آفت بنده طالب اینست که نفس او در آنچه هست بران از نفس خوش
راضی باشد یعنی آنچه در نفس است در ازاله آن نکوشد و در تزکیه مشغول نشود و کلام
آفت بالاتر است که نفس را بهواسطه او گذارند و در ازاله آن نکوشند در
تجلیات ترقیات را نهایت نیست تجلی باشد که نفس را بدان لذت است بحسب
وقف او است محروم ماند

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن احمد بن سهل
البوشنجی رحمه الله احد فتيان خراسان لقى ابا عثمان وابن

ابو الحسن علی بن
سهل البوشنجی

عطاء و البحریری و اباعمر و الدمشقی مات سنہ ثمان و اربعین
و قلمتائے ویکے از جوانان و جوانمردان و سواران راء وین ابو الحسن علی است رحمہ
و یکے از ان جوانان خراسان کہ بہ تصوف چالاک بودند و بذل روح و نفس کردند
ابو الحسن افست و ابو عثمان را ویدہ بود با او ملاقات کرد و با بن عطاء و البحریری و با
ابوعمر و دمشقی نیز و بتیاج سیصد و چهل و ہشت سال مترشدان و طالبان را در مد
گذشتہ بدریان جان خویش پیوستہ قولہ سئل ابو شنجی رحمہ اللہ
عن المروۃ فقال ترک استعمال ما هو محرر علیک و تعلم انک مع کرام
الکاتبین شیخ بوشنجی را رحمہ اللہ علیہ از مروت پرسیدند گفت آنچه بر تو حرام است
ترک آن کنی یعنی خداوند سبحانہ بر تو چیزے حرام کردہ است و تو بندہ و در محضر
او ذمربی او و منعم او چہ میگوئی اگر با این چنین کسے تو خلاف او کنی نہ آنکہ بے مروتی کنی
مروت این تقاضا کند کہ یکے بر تو احسان کند تو خلاف او کنی حرمت خدا این تقاضا
کرد کہ بحضور او حرام را ترک کنی و حرمت کاتبین ہم این تقاضا کند کہ بحضور ایشان
ترک حرام کنی و استعمال المروۃ اخترام الامر بالمحاضر و کرام الکاتبین نیز حاضر بدیشان ہم
باید قولہ و قال لہ انسان ادع اللہ فی فقال اعاذک اللہ من قننتک
بوشنجی را مردے اتہاس کرد و مردوعاے نیک کن گفت خداے تعالیٰ ترا از شر تو
نگاہ دارد این دعاے است کہ جامع ہمہ دعااست بیچ دعاے ازین بالاتر نیست
بعض مردم را پارسای تلقین کردہ شدہ است الہی مرا بہن میبار الہی مرا بہن گمار الہی
مرا بہن گمار الہی مرا از بلاے من نگہدار قولہ و قال ابو شنجی رحمہ اللہ
اول الایمان منوط باخرہ بوشنجی رحمہ اللہ گفتہ است اول ایمان منوط باخر است
یعنی اول باخر پیوستہ چنانچہ شرط بود بلکہ کامل تر و روشن تر ایمان مقبرہ ایمان است
و دیگر الایمان لایزید ولا ینقص است چو باخر رسیدہ ہانست کہ اول بود

با صفت کمال بر تمام و هر وصفی که برو افتد کالمتر و روشن تر شود و لیکن ایمان یان
اقرار و تصدیق بوصف زاید اگر کسی بدین اعتبار یزید و ینقص گوید شاید چنانکه
شافعی و قوم متصوفه رحمه الله علیه هم گفته اند چنانچه جمیع باشد مریض شود آن رنگ
سرخ رخساره آن تری آب و آن برآمد که چشم از ورقه است اگر گویی نقصان شد
شاید و اگر همان ست شاید.

ابو عبد الله محمد بن
خفیف الشیرازی

قوله ومنهم ابو عبد الله محمد بن خفیف الشیرازی
رحمه الله صاحب رویا و الحریری و ابن عطاء و غیرهم مات
سنة احدى وتسعين و ثلاثمائة شیخ الشیوخ و اوجد دفته
و بعضه ازان جو المزدان چالاک و بندگان پاک بیابک عبد الله خفیف است رحمه
مصاحب بسیار مشایخ بود که ازان ابو محمد رویم و حریری و ابن عطایلیخ سبید
و نو و یک سال اختیار اخفا عن اعین الناس کرده بحجّه خلوت بخدای خویش بگانه
گشت شیخ شیوخ بود آن مرد بود که مشایخ را ارشاد کند صاحب قلج و دوسر و طائفه دیگر
روزگار خویش بود قوله قال ابن الخفیف رحمه الله الا رادة الاستدانة
الكد و قولک الرا حله ابن خفیف رحمه الله گفت هر که مرید و طالب خدا شد
کارش جز این نباشد که همه کد و شقت را اختیار کرد و همه راحتها را بکلی و دایع کند
قوله و قال یسئ اضر بالمهید من مساححة النفس فی رکوب الرخص
و قبول التاویلات گفت هیچ شئی زیانکارتر مرید را ازین نیست که مساحت
بافض برکوب رخص کند یعنی اختیار رخص کند و با نفس مساحت کند و قبول
تاویل کند یعنی که مردمان کنند آنچه فقیران کرده اند و استبراز کوا و غیر آن و دیگر
تاویلات میان صوفیه است مباشر آن هم شود قوله و سئل عن القسب
فقال قریب منه بلازمة الموافقات و قریبه منک و دوام

التوفیق عبد الله خفیف را رحمه الله از قرب پرسیدند که چه معنی دارد و قرب گفت
 قرب تو عبارت از این باشد که ملازمت در آن کنی که در و رضای او ست و قرب
 او تو عبارت از این ست که ترا به وفق بعبادات و طاعات کند ملازمت موافقات
 چه معنی دارد و احتمال میکند یکے ہیں کہ مرد متعلم متفقہ گوید کہ عبادت او کنی و امر و نہی
 او بجا آری این قرب تو باشد دیگر یکے با یکے موافقت کند چه باشد یعنی بہتر منتقلی او
 ترا گرداند تو بدان گردی و دیگر سبب میگوید سبب مراد میدارد و مرکہ با یکے بجا و
 تن نزدیک باشد او را موافقت او ضرور نیست این مراد میدارد و کہ او بجا
 و تن با خود بشہود و وجود او نزدیک است و ملازمت موافقت میگوید اینجا سخن
 است و این ندارم نزدیک من قرب عبارت از این ست انہ سبحانہ مع کل
 شیء لا بمقارنہ و غیر کل شیء لا بمزائلہ فافہموا غنتم قولہ سمعت
 ابا عبد الله الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد الله بن خفیف
 رحمہ اللہ یقول زمانکنت اقراء فی ابتداء امری فی رکعة واحدہ
 عشرۃ آلاف مرۃ قل هو اللہ احد و زمانکنت اقراء فی رکعة واحدہ
 الاقراء کلہ و زمانکنت اصلی من الغلۃ الی العصر الف رکعة و از
 عمل خویش برائے ارشاد مریدانرا گفتہ است و در اول کار در یک رکعت وہ ہزار
 بار اخلاص بخواندم و بسا بودے در یک رکعت تمام قرآن خواندمے و بسا بودے
 از باد تا عصر ہزار رکعت میگذارد و میں ہمہ در ابتداے کار بود و بعد آنکہ استقامت
 یافت تا چہ بود قولہ سمعت ابا عبد الله بن باکویہ الشیرازی رحمہ اللہ
 یقول سمعت ابا احمد الصغیر رحمہ اللہ یقول دخل یوما من
 الايام فقیر فقال للشیخ ابو عبد الله بن خفیف رحمہ اللہ بی وسوسۃ
 فقال الشیخ عہدی بالصوفیۃ یسفرون من الشیطان والآن الشیطان

یسخر منهم شخصی بر عبد الله خفیف رحمہ اللہ گفت کہ مرا وسوسہ بہت گشت
پیش از ان چنین بود کہ شیطان مخرہ صوفیان بود اکنون صوفیان مخرہ شیطان گشتند حاصل
سخن او اینست کہ او ہمارہ در تصرف شیطان است شیطان برو تسلط یافتہ است
چو او تسلط یافتہ بر آئینہ و نفس و وسوسہ بسیار شود تدبیر دفع او نمہود مگر لا قاتلش نیست
یا کہ اشارت برین کرد کہ تو خود را بکارے دادہ آن کار را میکنی کہ در ان مراد شیطان
باشد آن کار را بگذار از دست بجا آید قولہ و سمعہ یقول سمعت ابا العباس
الکرخی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد الله بن خفیف رحمہ اللہ
یقول ضعفت عن القيام في النوافل فقد جعلت بدل كل ركعة
من اوردی رکعتین قاعدہ للخبیر صلوۃ القاعد علی النصف من صلوۃ
القاسم عبد الله گفته است من ضعیف شدم کہ نماز نافلہ را ایستادہ نمی توانم گذار
بدل ہر رکعتی کہ ایستادہ می گذارم دو رکعت نشستمی گذارم کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمودہ است صلوۃ قاعدہ نصف صلوۃ قائمہ تا جبر نقصان شود
قولہ ومنہما ابو الحسن بندار بن الحسن الشیرازی
رحمہ اللہ کان عالما بالاصول کبیر فی الحال صاحب الشبلی رحمہ اللہ
مات بارجان سنۃ ثلاث وخمسين وثلاثمائة وبعضه ازان شہسواران
میدان عہودیت و سرگردان ہجو گوے و در محال ربوبیت ابو الحسن بندار شیرازی
است رحمہ اللہ عالم باصول قوم بود و حالے بزرگ داشت علم اصول کرامیکو
آن علمے کہ بمسک و مقصد نسبت برد و باستعمال آن علم مقصود رسانند بدانچہ اقتضا
دل دست و دہان اصول است و علم ایشان را علم اصول گویند مصاحب شبلی
رحمہ اللہ تیلخ سیصد و پنجاہ و سہ سال خواست بسر بروج و قدوس متصل گردد
از قاب قوسین او ادلی نصیبہ یا بدو موضع موت او را ارجان بود قولہ قال ابندک

الحسين بندار بن
الحسين الشيرازي

بن الحنین رحمہ اللہ لا تخصم لنفسک فانہا لیست لک
 د عہا لما لکھا یفصل بہا ما یرید بندار رحمہ اللہ گفتہ است برائے نفس
 برائے لذت برائے ایتسا، خط او را جابی و مالی و جنسی و درہمی مخاصمہ مکن زیرا کہ
 نفس ملک تو نیست کس تو نیست ترک آر او را و او را ہمالک او بسیار ہر چو غش
 آید بکس بقولہ و قال بندار رحمہ اللہ صحبت اہل البدع تو مرہش
 الاعراض عن الحق بالبدعت صحبت کردن البتہ نتیجہ این بار آرد از حق اعراض
 کنند اہل بدعت قہم باشند کہ برائے خویش و ہوائے نفس خویش کار
 کنند بقولہ و قال بندار رحمہ اللہ اترک ما تہوی لما قائل ہر گز برائے خود
 و ہوائے نفس خویش کار نہ کنی ہر چیز کہ امید داری یعنی اگر خواہی کہ خدا نصیب
 شود و وجدان مقصود باشد ہوائے نفس را ترک کن ۔

قولہ ومنہما ابو بکر الطمستانی رحمہ اللہ صاحب ابراہیم ابو بکر الطمستانی
 الدباغ رحمہ اللہ وغیرہ و کان اوحداً وقتہ علماً و حالاً ما سن
 بنیشا بور بعد سنۃ اربعین و ثلاث مائۃ و بعضہ ازان داود و ہنگ
 ملت احمدی و سر بازندگان در پس سنت بنی ابو بکر طمستانی است رحمہ اللہ صاحب
 ابراہیم دباغ رحمہ اللہ بود و جزا و مشائخ و دیگر اہل علم صوفیان و علمائے ایشان یگانہ روزگار
 خویش بود و از من این جہاں رستہ بروج و ریحان آن عالم بطرب و نشاط پیوستہ
 بتایخ سصد و چہل سال قولہ قال ابو بکر الطمستانی رحمہ اللہ النعمۃ
 العظمی الخروج من النفس والنفس اعظم حجاب بینک و بین اللہ
 تعالیٰ نعمتہ عظیم تراست و راے ہر نعمت ہا است نیست کہ از وجود
 و ہم ہستی خود برون آئی و تویی تو و بود تو بیچ حجابے میان تو و میان خداے تو
 ازین غلیظ تر و بدتر نیست قولہ سمعت ابا عبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ

یقول سمعت منصور بن عبد اللہ اصبہانی رحمہ اللہ یقول سمعت
 ابابکر الطمسانی رحمہ اللہ یقول اذا هم القلب عوقب فی الوقت
 وطمسانی رحمہ اللہ گفتہ است چو از دل اندوگین شد سبب من الاسباب کہ
 آن سبب نسبت بمقصود او ندارد و عوقب تے در وقت او شد کہ صوفی را بیچ عقاب
 بالاتراز پریشانی و تشت دل نیست قوله وقال الطریق وضع و الکتاب
 و السنۃ قائمین اظہرنا و فضل الصحابة معلوم و لسبقہم الی
 المجرۃ و لصحبہم فمن صحب من الکتاب و السنۃ و تقرب عن
 نفسه و الخلق و هاجر بقلبه الی اللہ فهو الصادق المصیب و
 طمسانی رحمہ اللہ گفت راست رہ پیداہت و رہ رفتن در کتاب و سنت چنانچہ مطلوب
 است مذکور و سطور آن پیش ما و فضل صحابہ معلوم از اولیای دیگر زیرا چہ ایشان
 در ہجرت از ہمہ سابق اند ہجرت یکے آنکہ از مکہ ہدینہ رفتند و دوم آنکہ از خود بدر
 شدند و برہ خد او ند تعالی رفتند و بنا بریں کہ صحبت با مصطفی داشتند صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ہر کہ میان اصعبت کتاب و سنت کرد یعنی آنچه در کتاب و سنت است
 برہیزی او دین را سلوک کرد و از نفس خویش جدا شود از خلق بدل خویش بخدا ہجرت
 کند ہما چہ بالا گفتہ ام ہجرت دو است پس او صادق و رہ سلوک است و او بصواب
 رسیدہ است و فضل سالکان در سلوک این گفتار چہ معنی داشت این گفتار لایق
 ذکر ان است حاصل کلام می گویم آنچه در کتاب و سنت است مرد طالب عامل
 بآن باشد و معتقد صحابہ رضی اللہ عنہم و مطیع ایشان بود و از ہوائے نفس خویش
 جدا شدہ اینچنین کسے را صادق گویند اینچنین کسے را گویند چنانچہ باید ہچنان در
 روی رود۔

قوله و منهم ابوالعباس احمد بن محمد الدینوری رحمہ اللہ

ابوالعباس احمد بن
 محمد الدینوری

صاحب یوسف بن الحسین وابن عطاء و الحریری رحمہ اللہ و کان
 عالما فاضلا و مردیسا بورا قام بها مآد و کان یعیظ الناس و یتکلم علی
 لسان المعرفۃ ثم ذهب الی بصری قنذ و مات بها بعد الاربعین
 ثلاث مائۃ و بعضہ از ان مومنان و مقدمان کہ عمل بحق امانت کردند از مبدکاران
 کار اتقامت یافتہ ابو العباس احمد دیوڑی است رحمہ اللہ صاحب یوسف بن
 و ابن عطاء و حریری بود رحمہم اللہ و عالم بود معلوم قوم فاضل بود و در بیان غویش و در
 فیثا پور آمد و چند گاہے آنجا ماند و کارش این بود و مردمان را پند دادے و سخن در
 معرفت گفتے نمیدانم و در معرفت میسر نیست بعدہ در بصری رفت و ہما نجا بلای
 سیصد چہل سال از قشربشیرت مسلح شد و بحق و تحقیقت متصف گشت قوله
 قال ابو العباس الدینوری رحمہ اللہ ادنی الذکر ان تنسی مادونہ
 نہایۃ الذکر ان یغیب الذکر فی الذکر عن الذکر کمترین مراتب ذکریت
 کہ دون مذکور ترا فراموش شود و نہایت ذکر ذکر و ذکر از ذکر غائب شود یعنی چون ذکر
 گفت اودن مذکور منسی گشت این مرد در عین ذکر از ذکر غائب شد یعنی مذکور رسید
 این نہایت ذکر باشد متحققانہ می گوید اما اگر اینجا این عنایت گست کہ ذکر ذکر از
 ذکر غائب شود دوم ذکر را بمعنی مذکور دارند و در عین ذکر بذکور رسید و از مذکور غائب
 شود و او بذکور خود کہ گرد زندیقی می رود کہے اورا گفت بگو لا الہ الا اللہ ان ذیق
 گفت لا الہ الا اللہ گفتن سہل است لا الہ الا اللہ باید شد مردک ز نذیق است
 اما سخن در ستے گفتہ است قوله وقال ابو العباس و رحمہ اللہ لسان
 الظاہر لا یغیر حکم الباطن آنچه بظاہر میگوی آن حکم باطن تست آنچه در
 باطن تست آن زبان ہی آید و اگر نہ سد میان زبان و دل آید و زبان
 چیز دیگر میگوی و در دل چیز دیگر میگردد معنی دیگر یعنی آنچه زبان گوئی باید حکم باطن تو

باشد دیگر لا اله الا الله که میگوید باید که آن بشر طغوش در دل تو باشد و زبان تو
 همان رو و قوله و قال ابو العباس الدینوری رحمه الله نقضوا اركان
 التصوف و هدموا سبيلها و غیر و امعا نیها با ساهی احد ثوها
 و سمو الطمع زیاده و سوء الادب اخلاصا و الخروج عن الحق
 شطحا و التلذذ بالمذموم طیبه و اتباع الهوائ بتلا و الرجوع الى الدنيا
 وصولا و سوء الخلق صولة و الخلل جلالة و السوال علامه ۱۰۰
 اللسان ملامه و ما كان هذا طریق القوم و بنوری رحمه الله گفت
 است اركان تصوف را از آنچه بود نقص کردند و طریقت را خراب کردند و
 معانی سبیل سلوک را تغییر کردند بنا مهال و گر که ایشان از خود پیدا کردند قوله
 و سمو الطمع بیان آن تغییر و نقض را میگوید که طمع را زیادت نام نهادند یعنی غنا
 بود هر چه بود بران طمع کردند و آن طمع را زیادت نام نهادند که زیادت فراغت باشد و زیادت
 وسعت باشد چمن یکسر رسد و سواد آداب را اخلاص نام نهادند بر روست
 یکسختی زشته میگوید و آبروست یکس می ریزد و این را اخلاص نام نهادند
 و خروج از حق شود برآمده سخن گوید و این را شطح نامند یعنی چنانچه بایزید سجانی
 ما اعظم شافی گفته است و حین انا الحق گفت و ایشان را شطح بود دیگر شافی
 هم گوید خروج از حق و شطح نامند و شطح مذموم است نفس بدان لذت
 بگیرد و نام می نهی که طبیعت نفس است نفس ملولست قدره طبیعت کنم
 تا ملالت برود باز بطیب نفس بخند مشغول شوم و پس روی مرا کنند و گویند
 ابتلا من الله است و بدینا باز گردانند و اسباب دنیا گرد آرند و بنوی رانند
 و گویند این وصول است ما و اصل شدیم هر چه کنیم ما را زیان نیست خوش باشد
 و بدینا میل در غیبت کنند و این را وصول نامند و بدخلقی را جمله دینی گفتند

کہ برای خداے راستی گویم و نیک را و منع عطا را و دلدی نام کرد یعنی نفس کریم
در منع جائزہ غزالست اما از آن نخل و لیر این نخل را دلیری نام کرد و خواست
را کسب نام نہاد و خواست کنند گویند کہنے است کہ می کنیم ہر چہ خوش آمد گوید
بروے یکے ندانند کہ از دہن چہ پیرون می آید این را ملامت نام نہاد و گویند برا
خدا یر الملامت میکنم و این رہ این قوم صوفیہ نیست

قوله و منهم ابو عثمان سعيد بن سلام المغربي واحد
عصره ولم يوصف مثله قبله صاحب ابن الكاتب وحبيب المغربي
وابا عمر الزجاجي ولفي النهر جوري وابن الصالح وغيرهم رحمهم الله
مات ببغداد سنة ثلاث سبعين وثلاثمائة وادعى ان
يصلى عليه الامام ابو بكر بن فورث رحمه الله وبعضه ازان نزد
بازان بساط و پاکبازان اہل معرفت ابو عثمان سعید مغربی است
رحمہ اللہ یگانہ روزگار خویش بود چنانچہ اورا صفت کردہ اند و در علم
حقایق و معارف در زمانہ او دیگر یرانکرودہ اند صاحب ابن
کاتب و مغربی و ابو عمر و زجاجی و نہر جوری و ابن الصالح و غیر ایشان مشایخ دیگر
را بودہ رحمہم اللہ و در نیسا پور بتاریخ سیصد و ہفتاد و سہ سال از عالم تقیید بعالم اطلاق
شد و مہم عمر بروفاق سنت و سلف صالح رفت و وصیت کردہ بود پس آنکہ از
ترک انسانی اتراق کرد و بوصول حقیقت را منزل ساخت کہ ابن فورث رحمہ اللہ
برجائزہ او نماز گزارد و قوله سمعت الاستاذ ابا بكر بن الفورث يقول
كنت عند ابي عثمان المغربي رحمه الله حين قرب اجله وعلی
القول الصغير يقول شيئاً فلم تغير عليه الحال اشترى اعلیٰ علی بالسكوت
ففتح الشيخ ابو عثمان عينه وقال لما لا يقول علی شيئاً اقللت لبعض

ابو عثمان سعید بن سلام
المغربی

الحاضرين سلوه وقولوا على ما يسمع المستمع فانه احتشمه في
 ثالث الحاله فسلوه فقال انما يسمع من حيث يسمع وكان في الرياضة
 كبير الشأن ان نورك ميگويد رحمه الله نزد يك ابو عثمان رحمه الله در وقتيكه
 قریب دكاش آخرید و تولی و او را علی صغیر میگفتند بش او سروی میگفت بعد انكه حال متغیر
 شد یعنی در شرف موت افتاد بر علی قوال باشارت گفتكم ضاموش شوا و عثمان رحمه الله چشمش را دگفت علی چرا
 چینه میگوید چرا اندیس نورك رحمه الله حاضر را گفت پرسید او را متع بر كه ام چیز سماع می شود
 یعنی چه نقد و قست است كه سماع می شود من احتشام كردم چه دران حالت نتوانتم
 رسیدن گفت مای شوم از انچه می شنوا اند یعنی سخن محبوب از محبوب و از محبوب
 او می سیکوید من می شنوم او نمیکوید خدا میگوید من از خدا می شنوم
 قوله وكان في الرياضة یعنی در ریاضت مبالغت داشت
 قوله وقال ابو عثمان رحمه التقوى هو الموقوف على الحلال ولا تقعدوا
 فيها ولا تتعدوها گفت تقوی و قوف بر خداست یعنی همان مقدار كه شریع حد
 نهاده پیشتر از وی و پیشتر از وی نهانی و هر چه در تقوی مبالغه نکنند همان است
 كه ایشان بر خداست قوله وقال من اثر صحبة الاغنياء على مجالسة
 الفقراء ابتلاه الله تعالى بموت القلب هر كس كه با صفا و نور شده است
 اگر صاحب او صحبت فقر اگذاشت و صحبت اغنیاء اختیار كرد و خدا را
 تعالی ادر ابتلا بموت قلب كند عظم بلائ است موت دل ازین آنست
 و فتنه بدتر نباشد دل هر كه مرد صاحبش مرد ارگشت و دل مرده باز زید فردا
 آموارد و صدقنا حشر اجساد است حشر قلوب نیست دل هر كه مرد باز زید و دل
 هر كه زنده شد هرگز نمیرد چنانچه گفته اند سراخفته و لها بیدار
 قوله ومنهم ابو القاسم ابراهيم بن محمد النضر الباهلي

رحمه الله شيخ خراسان في وقته صاحب الشبلي واباعلى الرودبارى و
المرتقى رحمه الله جاور بمكة سبته ست وستين وثلاثمائة و
مات بها سنة سبع وستين وثلاثمائة وكان عالما بالحديث كثير الروا
ويكى ازان بزرگان كه اختيار عادت بزرگوار و با همه خودي گشت ابو القاسم
ابراهيم نصرآبادى است رحمه الله در وقت خود شيخ خراسان بود با شبلى و بازود
و المرتقى رحمه الله صاحب بود و شخصت كوشش سال مجاور كه بود و هم در حرم
تبايع سيصد و شصت و هفت سال زالكه گذارده بود بر پايه پيوسته است و عين دريا
گشت و مرد محدث بود از رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيا حديث را روا
كرد بى قوله سمعت الشيوخ ابا عبد الرحمن السلى رحمه الله يقول سمعت
النصر آبادى رحمه الله يقول اذ ابدالك شى من بوادى الحق
فلا تلتفت معها الى جنة ولا الى نار فاذا رجعت عن تلك الحال فظنهم
ما عظمه الله تعالى نصرآبادى رحمه الله گفته است چو بوادى حق پيدا شود يعنى انچاز
خدا بپنده مى رسد از تجليات و كشوفات با آن شهود و سوسه شبيه دوزخ و التفات
نيافت بعد آنكه ازان حال بازگردي پس آنچه خداوند سبحان و تعالى
تعظيم كرده است تو هم بتعظيم آن باز آي يعنى حالت بوادى حقيقت حالتى است
آن حالت اين تقاضا كرده كه هيچ چيز از التفات نيفتد و غرق از حالت است او
جز آن چيزى ديگر نمى بيند و خواهد البته بيقضاى آن باشد چو ازان باز گردد حسب
آن رفق معامله عرفا نيست انچه خدا عظيم كرده است از اعظم و در و چنانچه در آن وقت
هيچ التفات نبود چون باز آيد بدان بى التفاتى مانند آنرا صلى الله عليه وآله وسلم بيا
نهد اگر چنين اتفاق افتد كه ازان بوادى مراجعت نيست آن زمان مرد با خود نيست
زمر را صلاحيت تكليف نمانده است قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله

یقول قیل للنصر آبادی رحمه الله ان بعض الناس تجالس النسوان
 ویقول انا معصوم فی رویتهم فقال ما دامت الاشباح فان الامر
 غائب والنهی باق والتحلیل والتحریم مخاطب به ولکن تجتری علی الشبهات
 الامن هو تعرض المحرمات واز نصر آبادی رحمه الله پرسیدند چه گوئی در باب
 مردمانی که با زنان نشیند گویند که ما معصومیم در دیدن ایشان و در ما هم خیالتی نمانده
 است گفت تا آنکه این اشباح با بوش و عقل باقی است و قائم بصفت خویش
 است پس امر و نهی برو باقی است و تکلیفات شرعی ثابت و میقیّم است و تحلیلی و تحریمی
 که از شرع آمده است او بدان مخاطب است آری گوئیم نفس او مرکی است چشم
 اوصاف است اما با این هم از روع شرع چه گوئی برا جیبیه نظر رواست اما اگر او
 محو نیست نابود کرده است از جمله بشریت بهم وجه نظر او با و نمانده است او نمی
 و کس پیش از این آید و یار است نزدیک او سنگی است پیش او حکایت بازید
 و فاطمه نیشاپوری معلوم است دیگر مشایخ رضوان الله علیهم اجمعین حکمی فرمایند آنچه کلی
 است آن میگویند که علی العموم بران مباشر باشند اما اگر در چیز کس مخصوص است
 آن در گفتار نیست و هیچ یک شبهات دلیری نکرد یعنی موضع که دهم و گمان نیست
 مگر آنکه او متعرض محرمات اقمار قوله و سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
 یقول قال النصر آبادی رحمه الله اصل المصوّف بالخلق و ملازمة الکتاب
 و السنة و ترک الاهواء و البدعة و تعظیم حرّمات المشایخ و روية
 اعذار الخلق و الملازمة علی الاوراد و ترک ارتکاب البرص و التاویلا
 نصر آبادی رحمه الله گفته است اصل تصوف بخلق است که بدان خلق رسول الله صلی
 الله علیه و سلم متصف است و بد آنچه کتاب و سنت است ملازمت بران باشد
 و ترک هوا و بدعتها کند و آنچه نفس آرزو دارد و بدعت سلوک بصفه که کتاب و سنت

بدان ناطق نیست و پیران کہ مرشدانند و ہادیانند تعظیم ایشان کنند و ہرچہ کہ کند نظر بر
عذر او کنند اورا بدان معذور و وارد و ورودے کہ اذان طالبان و مریدان است و آنچه
از پیران تلقین یافتہ است بران ملازمت و مداومت کند طالب متصوف مرید برین
وصف باشد کہ گفتیم سرانجام صوفی گردد و آنچه مردم رخصت کردہ اند در شرع و حمیلہ
و تاویلے ساختہ اند اذان محترز و متمنع باشد طعام ہر روز خوردن و سیر خوردن مردم خاص
است شخص متصل طالب چند روز نخورد و ۱۱ روز کہ خورد و تقبیل خورد طالب
متصوف ہرچہ بر نفس و عاشق باشد اختیار او ہمانست

قوله و منهم ابو الحسن علی بن ابراہیم بن الحصری
البصری رحمہ اللہ سکن بغداد عجیب الحال و اللسان
شیخ و قہ بنی الی الشبلی علیہ الرحمۃ مات ببغداد سنۃ
احدی و تسعین و ثلثمائة و بعضی ازان جو افران و بازندگان این جہان سبعین
و آن جہان حضرت رب جبار ابو الحسن علی حصری است رحمہ اللہ ساکن بغداد
بود عالمے عجب داشت و بیان خوشے شیخ زمانہ خویش بود نسبت بہ شبلی کہ
رحمہ اللہ از مسترشدان او بود علم حال ازو گرفتہ بود و ہم در بغداد بتایخ سیصد و
نو ذیک سال خواست از محبس بردار و صاف حیوانی خلاص یابد بسکون و قرا ^{نہنداد}
در عالم معانی رسد قوله قال الحصری رحمہ اللہ الناس یقولون
الحصری لا یقول بالنوافل و علی او مراد من حال شباب لو ترک
دکۃ لعوتبت حصری رحمہ اللہ گفتہ است مردان چنین گویند حصری بعبادت
نوافل قایل نیست کہے را نمی دہیمین فرائض بجامی آرد و بذکر و مراقبہ مشغول می
باشد چنانچہ کبراویان می کنند و من پیر گشتہ ام در حالت جوانی کہ وارد گرفتہ ام اگر
و گاہ اذان ترک آرم از خدا بر من عتاب برسد و عتاب بچند معنی است یکے

صفائی و ذوقی که داشت بدان صفا و ذوق نماند و مقابلہ آن آفتی برسد یا آنکه
 خدا بغیر واسطه و اعتماد بے کند چہ باشد کہ کارے برائے ما میکردی گذشتی اگر ازین
 قوم است یا بزبان مریدے و مترشدے عتباتی کنند تا بدور سد قولہ قال
 ومن ادعی فی شیء من الحقیقة کذبته شواهد کشف البراهین
 ہر کہ دعوی کشف حقیقت کرد شیء مای شواہد ظاہر و براین معاملہ مصدق و گواہان
 صدق اند و اگر بخلاف تقاضا کشف و باشد ایشان مکذبان مال از بوندہ گفتہ اند چوں معاملہ باشد سخن شناسا
 قولہ ومنہم ابو عبد اللہ احمد بن عطاء الرودباری

ابو عبد الله احمد رودباری

رحمہ اللہ ابن اخت ابی علی الرودباری رحمہ اللہ
 شیخ الشام فی وقتہ مات بصور سنۃ تسع و ستین و ثلاثمائة
 و یکے اذان غریقان بجا رخصای و دارستان ذواق و علیق ابو عبد الله احمد رودباری
 است رحمہ اللہ خواہر زادہ علی رودباری زرزانہ خویش بولایت شام شیخ وقت او
 ہ کہ بود تیاریخ بیصد شصت نہ سال عموک دریائے قلمزم فرصت آن یافت و سر از دریا
 بیرون کشد و از نشو و نماے خود حکایتے کند مقید بمطلق پیوند و مطلق حکایت خویش
 بزبان خویش خود گفت قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
 یقول سمعت علی بن سعید المصیعی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
 بن عطاء الرودباری رحمہ اللہ یقول کنت را کبا جملا فخاصت رجلا
 الجمل فی الرمل فقلت جل اللہ فقال الجمل جل اللہ احمد رودباری رحمہ اللہ
 گفت بر شترے سوار بودم یا پیرا شتر در ریگ رفت خدا یا بہ بزرگی یاد کرد و جمل
 ہم گفت جل اللہ و خدا یا بہ بزرگی یاد کرد قولہ و کان عبد اللہ الرودباری
 السوقیہ رحمہ اللہ اذا دعی اصحابہ الی دعوة فی دور السوق و من لیس
 من اهل التصوف لا ینحبر الفقراء و کان یطعمهم شیئا فاذا فرغوا

اخبرہم ومضى بهم فکانوا قلا اكلوا فی الوقت ولا یکنہم ان یلک
 ایل یهم الی طعام الدعوة الا بالتعذر وانما کان یفعل ذلک لئلا یسوء
 ظنون الناس بهذا الطائفة فیاثموا البیتم و ابو عبد اللہ رودباری رحمۃ اللہ
 چون بطلے دعوت شدے کسے طلبیدے و آن داعی ازین قوم نبودے کسے
 ازال بازار بورے یا از طائفہ دیگر فقرارا ازین دعوت خبر نکردے و طعام خود ایشان
 را خورائیدے پس آنکہ ایشان طعام بقدر حاجت خود خورده می بودند ایشان را
 خبر کردے کہ شمار فلان جا طلبیدہ اند روان شوند غرض این داشت چوں ایشان
 طعام وقت خویش فارغ گردند ایشان درست بدان طعام شہوت و شدت غیبت
 نیندازند و اگر یک بقیہ برگیزند بتغذیر گیرند تا مردمان را در حق ایشان گمان بد نرودند و اندک
 مردمانے اندک طعام بسیار شہوت میخورند و بسبب آن ایشان بزہ کار نشوند اینجا چند
 سخن ہست چہ باشد یکے طعام برائے تو پخت و تو طعام او بخوری نہ آنکہ پختہ آن بیچارہ
 ضائع شود و دیگر مطالب او نیست گر سہ طعام بخورد و مزیدے او را شود ثوابے
 زیادہ شود و دیگر مردمانے طعام خورده و دست تخمیر آن بر طعام دراز نمی کنند و
 مردمان دانند کہ اینچنین اندک خوراند از بعضے صوفیان چنین شنیدہ ام و دیدہ ام اگر
 جائے رفتند در خانہ طعام نمی خورند گفتند آن بیچارہ برائے ما طعام پختہ است اگر
 طعام او بخوریم او بے دل شود و اگر اینجا حسب معتاد بخوریم کسے تاجر گمان برد و قولہ
 وقیل کان ابو عبد اللہ الرودباری میشی علی اثر الفقیر یوما و لذلک انت
 عادۃ ان میشی علی اثرہم و کانوا یمضون الی دعوة فعال انسان
 یقال هؤلاء المستحلون ویسط لسانہ فیہم و قال فی انشاء کلامہ
 ان واحدہنہم استقرض منی مائتہ درہم و لم یرد ہا و لست
 ادعی این اطلبہ فلما دخلوا اسرا الدعوة قال ابو عبد اللہ الرودباری

رحمہ اللہ لصاحب الدار وکان من صبحی هذه الطایفة ایتنی بمأنة
 درهم الى دمت سلوة قلبی فاتاه به فی الوقت فقال لبعض اصحابه
 احمل هذه المایة الى البقال الفلانی وقل له هذه المائة انما استقرضت
 منك بعض اصحابنا وقد وقع له فی التأخیر عذرهم وقد بعثت الان
 فاقبل عذرهم فمضى الرجل وفعل فلما رجعوا من الدعوة اجتازوا محلوت
 البقال فاخذ البقال فی مدحهم یقول مثل هؤلاء السادة ات الثقاة
 الامناء الصلحاء ابو عبد الله رحمہ الله شخصه از مجاہد ابو صاحب استدعا
 کرد و عادت او در مشیت این بود در پیش اصحاب در پی ایشان رفتی یا نش
 می فرستند او عقب شدہ می آمد شخصه بقای فریاد کرد گفت ایشان قومے
 اند کہ محرمات را حلال می پندارند یا می ازین قوم کہ می رفتند صد درم قرض کردہ است
 و آن بوعده نرسیدہ است بقال محرم آنکہ خلاف وعده شدہ است ایشان
 را متحمل میگفت ابو عبد الله رحمہ الله ساکت گذشت در خانہ آن داعی کہ محرم
 قوم بود رسید در آمد در خانہ او بروے گفت صد درم برائے من بیار اگر سکون
 دل می طلبی مرد در حال صد درم پیش شیخ شمر و شیخ بدست یارے داد و گفت برو
 آن بقال را بدہ بگو کہ این قرض فلا نیست بتان چون شیخ از آنجا بازگشت گذر پیش دروگان
 آن بقال کرد آن بقال آغاز کرد کہ این قوم امناء و صلحاء و دیندار چنین و چنانند عرض
 ازین حکایت است ایں بود کہ تبرک معاملہ متحمل خوانند و ایشان معاملہ امناء و صلحاء خوانند
 فعلی بذار و قبول خلق را اعتباری نیست و آن حکایتی کہ من قبل بنشتم مگر ہمین مطلوب
 داشت آنکہ این قومے اند کہ ایشان بطرفی نمی باید گذاشت البته نباید گذشت
 کہ ایشان بوسے بزرگو کار شوند ایشان قومے لا یعبا برہ اند قولہ و ما فی هذا الذبا
 قال ابو عبد الله الرود باری رحمہ الله اقبل من کل قبیلہ صوفی

شيوخ بدترین جمله بدین صوفی شیخ است این سخن در کتاب ذکر بنجید رحمه الله نسبت کرده اند اکنون باین سخن همان سخن بنجید رحمه الله میگفت یا تفتی همان سخن بنجید رحمه الله این گفت

تو که هذا ذکر جماعة من شیوخ هذا الطائفة كان الغرض فی ذکرهم في هذا الموضع التشبیه علی انهم مجتمعون علی تعظیم الشریعة متصفون بسلوک طرق الریاضة مقيمون علی متابعة السنة غیر مقلین بشئ من اداب الایانة متفقون علی ان من خلا من المعاملات والمجاهلات ولحمیتین امره علی اساس الورع والتقوی كان مغفرا علی الله سبحانه فیما یدعیه مفتون هلك فی نفسه واهلك من اغتربه من ركن الی اباطیلار ولو تقصینا ما ورد عنهم من الفاضلهم وحکایاتهم ووصف سیرهم مما یدل علی احوالهم اطال به الکتاب وحصل منه الملل وفی هذا المقام الذی لو حنابیه فی تحصیل المقصود غنیة و بالله التوفیق فاما المشائیین ادرکناهم والذین عاصرناهم وان لم یفیک لنا لقیاهم مثل الاستاذ الشهید لسان وقته و اوحد عصره ابی علی الحسن بن علی الدقاق والشیخ نیج و حد فی وقته ابی عبد الرحمن السلی و ابی الحسن علی بن جهضم مجاور الحرم والشیخ ابی العباس المقصاب بطبرستان و احمد الاسود بالدرینور و ابی القاسم الصیرفی بنیشابور و ابی سهل الخشاب الکبیر بها و منصور بن خلف المغانی و ابی سعید المالبینی و ابی طاهر الخنذری قدس الله ارواحهم و غیرهم فلو اشتغلنا بذكرهم وتفصیل احوالهم لخرجنا عن

المقصود فی الایحاز وغیر ملتبس من احوالہم حسن سیرہیدہ فی
دستور معاملاتہم و سننہم و تجرئی من حکایاتہم طریق فی مواضع من ہذا
الرسالۃ انشاء اللہ تعالیٰ شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نعت فرمودہ بودا دانا
و احوال این طائفہ حیرت نہ وزبان دراز کردہ چیزے گویند برائے آن چیزے
ذکر کرد و سیرت و معاملات ایشان در بیان آورد اما معلوم گردد ایشان اینچنین طائفہ
اند مردم از برکت اصطحاب ایشان و مواجید و مطالب ایشان باز نمانند
نخست آن چندے را گفت و ہمہ را نگفت از جهت آنکہ طال الکتاب و یورث
الملل و آمانے کہ در عصر شیخ بودند بعضے ایشان را و ریافت و بعضے را شنید اگر
ایشان را ہم گوید کتاب دراز گردد و اکنون خواست و شرط احوالے و مقایسے
کہ از ان ایشانت بیان کنند شروع در ان کرد و بیا اللہ التوفیق .

باب (۲)

تفسیر الفاظ و بیان اینها
 از علمان من المعلوم ان كل طائفة من العلماء لهم الفاظ
 يستعملونها انفردوا بها عن من سواهم وتواطؤوا عليها لاغراض
 لهم فيها من تقريب الفهم على المتخاطبين بها وتسهيل على أهل
 تلك الصنعة في الوقوف على معانيهم باطلاقها وهذه الطائفة
 يستعملون الفاظا فيما بينهم قصد ابهامها لكشف على معانيهم
 بعضهم على بعض اجمال والسر على ما بآينهم في طريقهم ليكون
 معاني الفاظهم مستتبهة عن الاجانب غاية منهم على اسرارهم
 ان يشيع في غير اهلها اذ ليست حقائقهم مجموعة بنوع تكلف او
 مجلوبة بضرب تصرف بل هي معان اودع الله سبحانه قلوب
 قوم واستخاص بحقائقها اسرار قوم ونحن نريد بشرح هذه
 الالفاظ لتسهيل الفهم على من يريد الوقوف على معانيهم من
 سائر طرقاتهم ومتبعي منبهم شرح قدرا من هذه الغزير تحت الفاظ كميان اين قوم در بيان
 كه اطلاعات محاورات خویش میگویند و سر و کرد و از گفتار مقدمه داشت زیرا که ایشان بجهت مقدمه بآیه
 این علم را چنانچه در هر وقت مقدمه است از الفاظ چنانچه در اصول فقه خاص گویند عام
 گویند و در میان محمد ثانی معجم و سقیم و ضعیف و غریب و کذلک الفاظ دیگر و در میان

منطقیان موضوع و مجموع نقیض عکس نقیض و میان بخوان مبتدا و خبر و غیران در ہر
الفاظ وضع کردہ اند کہ ذکر آن الفاظ معہود معلوم شود تہمیل مبالغہ را و متکلم را سخن گویند
معلوم سامع شود اما این کہ غیرت مستہمہ گفتہ است این معلوم نمی شود در کار دین غیر
جہ باشد اما بحقیقت سخن اینست شیء از اسرار فہم کس نیست و ہر کہ بشنود جز سنگا
نکنند و طاب بشنود پیش از آنکہ بر سر خراب شود طلب از سر او برویادہ گردد
چنانکہ محی الدین ابن اعرابی کرد ہر کہ فصوص خواند طلب خدا کلی ازل و رخت
بر بست محاکات و منازعات و مسامرات و محاذات ہمہ رخت بر بستند و
عاطل مضاعف و فارغ و چہ کارہ شد پس لابد کلمات گفتند تا بیا نے کہ کند بدان اجاب
رہ بیا بد حاصل بیان خویش آچہ شیخ گفت من بعبارت خویش گفتم تو مرد متعلی این قدر
دانستن چہ چیز است۔

وقت قولہ فمن ذلک الوقت حقیقۃ الوقت عند اہل التحقيق
حادث متوہم علق حصولہ علی حادث متحقق فالحوادث المتحقق
وقت للحوادث المتوہم یقول یا تیات راس الشہر فالایاتان
متوہم و راس الشہر حادث متحقق فلرأس الشہر وقت
الایاتان ازان کلمات ایشان یکے لفظ لفظ وقت است وقت عبارت از آن
است کہ از غیب طاری بر تو طاری شود آمدن او رفتن او بدست تو نباشد
تا تقاضای او عینیت بطلد و قبضہ انبساط و نشاط و انحصارے ازنا جائے
و انزوائے ازینجا گفتہ اند الوقت سیف قاطع ای ماضی بحکم سر بیجا و جابہ
فجاءۃ انچہ مفہوم ما بود گفتم شرح سخن شیخ کہیم حقیقی وقت عینیت یعنی درستی
از ان او حاوئے از غیب متوہم یعنی چیزے غیر محسوسے معلوم دل نہ و اثر ان
چہ حدوث شے محققے شود و حصول آن حادث متحقق ہم در وقت حادث متوہم

یکے مر کے راگت بر تو سر میری ایم پس اتیان عادے متوہم است و رہا
شہر حادثے متحقق آن وقت اتیان است قوله سمعت الاستاذ
ابا علی الدقاق رحمہ اللہ يقول الوقت ما انت فيه ان كنت
بالدنيا فوقتك الدنيا وان كنت بالعقبى فوقتك العقبى وان
كنت بالسرى فوقتك السرى وان كنت تحزن فوقتك الحزن
يريد بهذا ان الوقت ما كان الغالب على الانسان وقت آنچه تو
بدوی وقت تو همان است قوله ان كنت بالدنيا فوقتك الدنيا اين بيان
که شیخ میفرماید وقت دنیا نیست بر آن خدا بشت و شوق و ذوق فرما از دنیا
و حکایت دنیا از گوشه خانه غیبی که کنیزک نر با شد گویا بنجائندند بداند قوله
یرید بهذا الوقت کفتم آنچه غالب بر ایشان باشد این نہ بلکه ہا آنچه کفتم
آنچه از غیب بر تو طاری شود و بدست تو نباشد آمدن و رفتن او قوله وقد
يعنون بالوقت ما هو فيه من الزمان فان قوما قالوا الوقت ما
بين الزمانين يعني الماضي والمستقبل ومباشرة است کہ وقت غایت
از چیزے بود کہ او در در زمانست زیراچہ صوفیان گفته اند حادثہ کہ میان ماضی و مستقبل
ان وقت است ہر عبارتے کہ وقت را بیان خواہد کرد آنچه کفتم مرجع ہمہ بر اینست تو متفکراً
آن بین قوله ويقولون الصوفي ابن وقته یرید ان بذلت امله مشتغل
ما هو اولی به فی الحال قائم بما هو مطالب به فی الحین آراء
سخن اینست کہ شیخ میفرماید اما اولی چو نہ آید از شوق ہیجان نیز در وقت خویش
باید متصرف و غالب بر وقت اوست اما اگر اولی و احسن اختیار کرد این فصل
او آمدنہ حرفت وقت معنی ترجمہ شیخ الصوفی ابن وقته صوفی نتیجہ وقت توفیقش
مراد قائلان نیست کہ صاحب وقت مشغولست بچیزے کہ در وقت او بہتر و اولی

است هم توبه بین این وقت گفته است به احسن اولی چون درودها پنجه وقت
 دست هم بران رو و قائم با خود با پنجه او مطالب است بقافانای وقت این
 هم بدان قائم است قوله و قل الفقیر لا یهمه ماضی و قته و آتیه
 بل یهمه وقته الذی هو فیه و هم چنین گفته اند آنچه گذشت غم گذشته
 نخورد و غم آئینده نخورد بلکه در هر وقت که او است هم او همان وقت است
 رباعی

دی رفت گذشت باز ناید فردا آید و اگر آید شاید
 امروز بگذرد وقت خوش نداشت رفته رفت است هر پنجه آید

قوله و قيل اشتغال بفوات وقت ماضی قضیع وقت ثانین
 و گفته اند اگر وقت گذشته را دل در بند و ران و قته که توی آن وقت را
 ضائع کرده باشی یعنی اگر گذشته بحالتی غیر مراد گذشته است اگر در تشریف و فوس
 آن مشغول شوی در آن وقت که توی آن وقت را ضائع کرده باشی گذشته را هم ضائع
 کردی این هم ضائع کردی که گذشت اگر در هیچ و شنا وقت گذشته باشی قوله
 و قدیریدون بان وقت ما یصادفهم من نصره یفعل الحق لهم
 دون ما یختارون لانفسهم فیقولون فلان یحکم الوقت ای آنه
 مستسلم لما یدیک من الغیب من غیر اختیار و هذا فیما لیس لله
 علیهم امر او اوقضاء بحق شرع اذا التذبیع كما امرت به و احاط
 الامر فیه علی التقادیر و ترک المبالغات بما یحصل منک من
 التقصیر خروج عن الدین و بما باشد که ایشان ازین وقت آن مرادند
 هر چه از حق بر ایشان آید غیر اختیار ایشان بحکم آن باشند پس بگویند
 فلان بحکم وقت است یعنی آنچه از حق وارد است او هم بدان مشغول است و آنچه

از غیب برودار و شدہ است نفس او ہم بدن تسلیم کرده است و ہم بدن مسلم
 است و این در امورے است کہ مطالبہ شرعی بدو متوجہ نیست اگر از انہا است
 آن وارد این تقاضا کرد کہ اورا تجاوز نہ از حد شرع شود اینجا تسلیم و استسلام نیست
 و اگر نہ خراج از دین شود و از معاملہ قوم بیرون آندا اما این در دل می آید کہ وقت از امور
 قوم و این طائفہ اندر در دحقانی متغیر اند آن ہم می باشند کہ خلاف شرع باشند در موارد
 و استعمال آن از شرع تجاوز شود آن کسے کہ در صرف التجلیات است وقت خود
 برے حکم تجلی اوست و تجلی مقہور و مقہور مغلوب است حکم نیست یقینہ کیف پشاً
 خضر علیہ السلام حکم کلی کارے کردہ است وَمَا فَعَلْتُمْ سُنَّ امْرِیْ کَفَّہ وقت طاری
 است آید و برود قوله و من کلامہم الوقت سیف قاطع ای کمان سیف
 قاطع فالوقت بما یمضیہ الحق و تجری علیہم غالب موافقان گفتہ اند الوقت
 سیف قاطع یعنی وقت بمحو تیغ برندہ است از حق آید و قطع کارے کند کہ بران آید
 است و بر و غائب باشد و از گذشت صورت ندارد و بریں معنی کہ الوقت سیف
 قاطع و فی الوقت السیف القاطع اما الملک و اما الہلک ازان سو واردے آید
 این را ازوے برد غرق بحرے کند کہ ساحلش نیست ازان بحر لیکے بر آید یا دران
 غرق شود قوله و قیل السیف لین مسد قاطع حاد فمن لای نہ سلم و من
 خاشنہ اصطلم کذا الوقت من استسلم لحکمہ نجا و من عارض باثرک
 الرضا انتکس و تردی و گفتہ تیغ را دو صفت است یکے آنکہ بینی می نماید روشنی
 می نماید تختشان می نماید و دوم صفت او تیزی دارد کہ آن تیزی برندہ است ہر کہ
 با او ملائمت سدا و را بشرط حفظ نگاہ دارد و ہر کہ با او بدشتی پیش آید ہلاک شود و ضائع
 گردد و حکم وقت ہم مہین است ہر کہ با او ملائمت کند یعنی بر حکم او و بشرط و صفیہ
 اورا نجات شود اورا از وقت انتفاع شود و ہر کہ با او معارضہ کند بہل و برابری کند

خوانم حکم او زود بشکند و بپلاک شود قوله و انشد

و کالسیف ان لاینته لان مسه وحده ان خالشتنه خشنان
 انشا و شعری کرده است درین معنی حاصل او همان معنی که بالا رفت اگر با او نرمی کنی مسا
 او ترا نرم باشد یعنی زین نکند بلکه نفع باشد اگر با او خشنی کنی او خود خشنان
 است یعنی سخت است با او و در شی کردن از در شنی مزاج نباشد قوله و من
 ساعده الوقت فالوقت له وقت و من ناکله الوقت فالوقت علیه مقت و اگر
 وقت برین مساعد آمد محالست حنه و بکارست سخن پس آن وقتت و آنرا وقت
 نامند و اگر بخلاف آید آن وقت نیست آن مقت است وقت البلیس علیه لعنت
 است این تقاضا کرده که آدم را علیه السلام سجده نکند وقت او مقت شد قوله و سمعت
 الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله يقول الوقت مبرر و یسحق و لا یحقت
 یعنی لومحاک و افناک لتیخاصت حین فیت لکنه یاخذ
 منك و لا یحوک بالکلیه وقت مبرور است محک برور است بر تو
 افتد و ترا بساید و بگوید بر حکم خود بردا ترا از خود بکلی نکند که اگر ترا سخت کرد صورت فنا
 گیرد و لیکن ترا آن فنا نکرد که ترا بکلی برده است تو با تو گذارد اگر ترا فنا کند و بکلی محو کند
 و اگر چمی باید امانی کند و ترا بتو باز میگذارد این سخن گفته ام لیکن از کرده ترجمه باز کردم
 قوله و کان ینشد

کل یوم یریاخذ بعضی یورث القلب حشره ثم یمضی
 و کان ینشد ایضا

کا هل النار نضجت جلود اعیدت للشفاء لهم خلود
 و فی معناه

لیس من مات فاستراح بمیت انما المیت میت الاحیاء

ہر روزے میں می گذارد و چیزے از من می تانند و در دل حسرت می گرد آرد کہ مرا
تمام از من چنانبرد و خود می رود یعنی چنانچه معشوق بیاید و بنجد مشغول کند و باز بگذارد
برود و تمام اذاز و نیر و قوله کاهل النار چنانچه اهل نار را ہر بار تہنای ایشان
میگذارد و باز برائے شقائے ایشان را باز جلو و درگوشد یعنی تمام ایشان را بکلی نمی برد
تا ایشان از عذاب خلاص یابند قوله لیس من مات فاستراح مثل این سخن نیست
شخصے مرد از جملہ رنجہا خلاص یافت بلکہ بدان ماند شخصے در شرف موت جانے می کند
و نمی میرد قوله والکلیس من کان بحکم وقته ان کان وقته الصحو فقیام بالشہ
و کان وقته الحو فالغالب علیہ احکام الحقیقة و اما کہے است کہ حکم وقت
غیش باشد اگر وقت ہشیاری است یعنی از مستی بخی و کشف بخوش آمدہ و لذت
سکراہوی باقی بس کا حکم شرع باشد و طایفے و اورادے گداہے است بدان مشغول
باشد و اگر وقت اوقضا محو کردہ است کہ اوراد و نگذاشتہ است پس غالب
بر و احکام حقیقت است او مغلوب بر حکم ناسب و اینجا اسکالے می آید این سخن
ہاں سخن است کہ بالا گفتہ است قوله و قد یرید ان بالوقت ما یصادفہم
من تصریف الحق لہم و شیخ اینجا این فرمود کہ اگر موافق شرع است براں رو
و اگر مخالف شرع است ترک مبالغات بدان کرون خروج از دین است و اینجا ہم
فرمود فالغالب علیہ احکام الحقیقة چون غالب حقیقت باشد تا حقیقت بر کدام
چیز دارد و بکدام سو برو شیخ رحمہ اللہ در بیان وقت چند سخن فرمود و بعض سخن از سخن
و اگر غیر آن نمود طالب متہ شد برچہ قرار گیر و کلی فرمودہ ایم من قبل تمام را ہم بران بطریق
وہ و ہم بران رو

قوله و من ذلک المقام و المقام یتحقق للعبد بمنزلة من مقام
الاداب مما یتوصل الیہ بنوع تصرف و یتحقق بہ بضرب تطلب

و مقاسات تکلف فمقام کل احد موضع اقامته عند ذلک وما
هو مشغول بالریاضة له و ازان کلماتی که صوفیه راست در محاورات ایشان
مقام است و مقام عبارت از کارے و حالے است که در توفیر لا گیر و نرا به ان
استقامت شود و مدتی حالات حقانی متجدد شود آنچنانکه فرجه و تفرقه نماید از مقام نامند
و آنچنین شیخ می فرماید بیان کنیم مقام نیست هر منزله که از خدا برود و شود یعنی پے در پے
که از خدا آید و پیغمبرے از تکلف خود او را با خود دارد و مقام هر کسے آن نباشد که او در آن
محل مانده است و آنرا ثابت بر خود کرده است این را مقام نامند بنوع تکلف
چه باشد یعنی مای بر و طاری شده است و البته بقصد خویش نمی خواهد آن ازو
برود و متمم کرده خود را بر آن می دارد تا آنکه باوے اند قوله و شرطه ان لا یرتقی
من مقام الی مقام آخر ما لم یستوف احکام ذلک المقام و شرط مقام نیست
که ازان پیشتر نشود تا استیفاے حق او نکند مثلاً یکے را حال توبه آمد چنانچه مذم او آن حالت
را متجدد داشت تا آنکه مذم استقامت یافت توبه دست داد و بعد آنکه درین توبه
نظره گناه از دل رفت لذت گناه از سینه او خاست اینجا باشند که این مقام توبه شد
و استقامت این نشود تا آنکه حال و سرع بر و نازل نشود چوں حال و سرع بر و نازل شود
توبه مقام گردد اینجا شکایے می آید اما دام استقامت توبه نداشت او سرع نداشت
اگر شئے مای با او سرع نبود توبه چون شد متعلقه شد بود او گفت یعنی کمال و سرع آن محقق
نداشت که با قید گرفته ایم اگر شئی مای و سرع نبود توبه چون شد قوله فان من لا
قناعة له لا یصلح له التوکل من لا توکل له لا یصلح له التسلیم و کذلک
من لا توبه له لا یصلح له الانابة شیخ می فرماید نخست قناعت باید تا پس
آن توکل دست و دیزیرا چه شو مای توکل در قناعت هست اگر شئی مای توکل در و نه
باشد قناعت نباشد فکذب الله التسلیم و الرضا قوله و من لا و سرع له لا یصلح

الزهد پس از توبہ بورع آید در عجلت از چسبیت کہ احتمال از شتہات کند
چون ورع انتقامت یابد توبہ متقیم شود چوں او در ورع باشد ترک شتہات را ورع
نامید نہ حال ہر بہر حال طاری شود یعنی در ورع ترک شتہات بود آنجا اندیشہ افتاد
در ترک شتہات بود در نظر با معان باید کردن کہ این شتہ ہست یا نیست و حالہ کہ بہت
اورت آنجا نظر بہ استقصای باید آن حال برین آورد کہ ترک کلی باید کرد شتہ و حلال را
اگرکہ ورع دست و پیرس آنکہ این حال متجدد شد و متوالی شد و مرفاعل آن گشت
مقام زہد نامید بقولہ والمقام بضم المیم هو الاقامت کاملہ دخل بمعنی
الادخال والمخرج بمعنی الاخراج شیخ قدس اندر ہر بیان لغت مقام
میکند یعنی این مصدر می است مصدر می از ثلاثی بروزن مفعول آید و مفعول بمعنی مصدر
ہم آید بمعنی زمان و مکان ہم آید و آن منشعبہ مصدر می بروزن مفعول آید و زمان و مکان ہم
بروزن آید المدخل و آوردن و در آورده شد و زمان در آوردن و مکان در آوردن
پس معنی اقامت در مقام چہ باشد مقام فرو آوردن خدا و جای داشتن خداے و اگر
مقام بفتح میم گویم ہم معنی درست آید و در بعض کتب سلوک بفتح میم کردہ انداں برین معنی
باشد قیام آن شخص بموضع کہ وصف او چنین و چنین است توکل و صبر و رضا و این معنی
از بیان شیخ مبہن نیست زیرا چہ قائم متبل اقام است تو گوی اقامت فقہاء ہا آنجا
کہ خدا خواست او را قرار دہد ہا آنجا مقام و منزل او ساخت قولہ ولا یصلح
لاحد من اهلہ قوۃ لا بشعور اقامۃ اللہ ایاہ بذلک المقام لیصلح
بناء امرہ علی قاعدۃ صحیحۃ و بیچیکے راسخانی ثابت و متقیم نشود مگر آنکہ در روش
محقق و متیقن باشد کہ خداے بخاند و تعالی بفضل و کرم خویش مرا این مقام رو بہ
کردہ و مرا بدین دولت رسانیدہ این شہودے کہ شیخ گفت این شہود خیالی و وستی
نہ شہود عیانی و حقیقہ شہود حقیقہ شہودے است انحراب متہودے زائد

این برائے آنرا میگوئیم تا کار او بصحت و استقامت باشد بر آئینه چو نظار و بر خدا باشد
 کاز او بر استقامت و سدا باشد **قوله** سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله
 یقول یأدخل الواسطی رحمه الله نیسا بور سال اصحاب ابی عثمان رحمه الله
 بماذا اکان یا مرکم شیخکم فقالوا اکان یا مرنا بالترام الطاعات و روية
 التقصیر فیها فقال یا مرکم بالمجوسية المحضة هلا امرکم بالغیبة عنها
 بروية عنیها و مجربها و انما اسراد الواسطی رحمه الله بهذا صیانتهم
 عن محال الاعجاب لا تعز محافی اوطان التقصیر و تجوز الاحلال باذا
 من آداب الله تو این حکایت را در تعرف و غیر این یا می که ابی بکر کتانی نسبت کنند که مریدان
 ابو عثمان حیری رحمه الله برآمدند و پرسیدند شیخ شما را چه می فرماید ایشان جواب
 دادند شیخ هم همان جواب گفت که مذکور است و اسطی رحمه الله در نیسا بور آمد مشرب
 ابو عثمان رحمه الله ملاقات کردند و اسطی رحمه الله پرسید شیخ شما را چه فرموده و چگونه
 کار داشت ایشان گفتند شیخ ما را فرموده است و طاعت خدا ملازم است کمینید
 و خود را در آن مقصر دانید و اسطی رحمه الله فرمود شیخ شما را عبادت مجوسیان فرمود
 که کارے از خود و نشن مجوسیت محض باشد و اسطی رحمه الله گفت شما را شیخ این نجما
 فرماید شما ملازم طاعت کنید و معتقد شما این باشد که ما را این سیر نشود و این فعل
 در مظهر ازمانی زاید مبدی و مجری آن و پیدا کننده و مظهر ما خداوند تعالی است شیخ
 این حکایت برائے آن آورد که مقام استقامت نیابتا این نظر نباشد که این
 فعل فضل باری است نه بقصد و اختیار نفس و آنچه استاد ابوالقاسم مراد و اسطی فرمودین
 مراد ابو عثمان حیری است او که اتفای رویت تقصیر تو فرمودیم بر موجب این
 که عابد را در عبادت اعجابے نشود اما دیگرے می گوید که مراد و اسطی در گفتار خویش این بود
 که مرد عابد را خود و از عبادت خود غائب شود فانی گردد و تصور او حقیقتا این فرمایش

مشائخ باشند و کار مرشدان -

قوله ومن ذلك الحال وبعضه ازان مصطلح قوم حال است اشتقاق حال
 حال آن دو وقت تقاضای کند یکے از حلول و دوم از تحول اگر از حلول باشد حال شد
 باشد بکثرت استعمال تخفیف کردند و قول ایشان الحال نازله تنزل من اندهن تقاضا
 کنند که شیء محل من اند و اگر از تحول باشد گفته اند حال را ازان حال نامند که صفت تحول
 دارد و آید و رود قرار گیرد و قوله و الحال عند القوم معنی یرد علی القلب من
 غیر تعمد منهم و الاجتناب لا اکتساب لهم من طهر ب او حزن او
 بسط او قبض او شوق او انزعاج او هيبه او احتیاج فالاحوال مواهب
 و المقتضات مکاسب و حال با مصطلح صوفیان معنی است که بر دل فرو آید
 بغیر اجتناب و اقتضای حال غرض او بستم نیاورد از خدا آید و کذلک الحزن
 و البسط انچه شیخ می شمارد عاقل که خواهد آمد من صاحب حال در آن تامل و تفکر
 خواهد کرد اما و رود او سخت بغیر تامل و تفکر است پس احوال از مواهب
 باشد در آن تصرف بنده را مدخل نیست و مقامات را مکاسب نامند زیرا چه و هم
 بنده و در سبب حال آمد از خدا آمد و آن حال مقام گشت و خدا آن حال را مقام گردانید
 خدا او را بر تجدد و تمکن داشت تا آن مقام شد و چون هم و صورت قصد بنده بود مقام
 نام کردند و آن چون ابتداء بغیر کسب آمد حال نام کردند و هم مکاسب مواهب اند اما
 تفرقه اند که گفتیم این تفرقه است قوله و الاحوال تاتی من عین الجود و المقتضا
 تحصل ببذل المجهود احوال از عین فضل باری اند و مقامات ببذل مجود شود
 یعنی خداوند تعالی او را قوت و توفیق و تدبیر بران انتقامت شود این بذل مجود
 شد قوله و صاحب المقام ممکن فی مقامه و صاحب الحال مرق مبقی
 عن حاله مقام ممکن است مکان داده شده یعنی او را خدا تعالی تکمیل داده

نعم ممکن و لکن تکلیف الله تعالی و صاحب حال مرقی و مبقی است از آنچه اوست و بر آنچه اوست بر آن نداشتند و از آن پیشتر برده اند قوله سئل ذوالنون المصری رحمه الله عن العارف فقال کان ههنا فذهب ذوالنزن با رحمه الله از عارف پرسیدند گفت بود اینجا رفت شیخ این سخن در محل آن می آرد که حال باقی نماند برود و این حکایت از حال گفت از صاحب حال گفت یعنی حال عرفان با و بی بود چو از عارف حال عرفان رفت گوی او بان حال رفت و عرفان نماند او را که عارف امید بدین حال عرفان با و بی بود چو عرفان رفت عارفیت عارف رفت شیخ عنایت کرده این سخن درین محل می آرد و حال عرفان بود و رفت اما این قوم کان فذهب عنایت کرده اند چو اطلاع بر حقیقت شود و وجودات با جمیع احوال بکلیتاً بهم منجذب حقیقت و بچنان بودند چو حقیقت تجلی کرد این هم بودیم و خیال رفتند و معرفت از احوال نیست از مقامات است چنین هم باشد که زمان من الطف الازمنة معرفت از دل عارف برود نماند استغفر الله عرفان عام گیر خواه خاص گیر خواه خص گیر باشد شیخ از تجلی و کشف حکایت کرد که تجلی برود و امنیست و کشف مستقیم نه چو تجلی و عرفان رفت او بعین و عیان چیزی می دید آن رفت چون آن رفت آن مثل را بحال نسبت کردند چو حال مشاهده رفت عارف هم رفت قوله و قال المشائخ رحمه الله الاحوال کالبرق فان بقی فحدیث نفس مشائخ رحمه الله گفته اند احوال همچو برق است یعنی لا یخ شود و مختفی گردد و اگر باقی ماند فهو حدیث النفس و معنی احتمال دارد یکے آنکه آن حال نباشد حکایت نفس است دوم چو حال متحد و متوالی گردد چنانچه حدیث نفس هر یکے بسر دیگرے متوالی و متحد باشد آن حال را بدین نسبت حدیث نفس خوانند و دیگر چنانچه نفس برجا است و احوال بروطاری میشود ایشان گفته اند الاحوال کالبرق برق آید و رود و مرد برجا باشد

اگر برق متجدد و متوالی شود مرد سوخته و نیست و نابود گردد و چنانچه یکم گفته است
نظم

ز باد و چون کف ساقی تهی نمی گردد کجا دلغ لطیفم زمستی آید باز
قوله و قالوا الاحوال کما همها یعنی آنها کما تحل بالقلب تزول فی الوقت
احوال حاصل او مفهوم او همان لغت او است حال آنست آید و رود یعنی تحول دارد
چنانچه در دل فرود آید همچنان برود قوله و انشد

ولم یحل ما سمیت حالا و کل ما حال فقد زالا
انظر الی الفی اذا ما انتهى یاخذ فی النفس ذاطالا

و هم بدین معنی که حال ثبوتی ندارد و صفت او زوال است انشاء شعر کرده است آنرا
که تو حال نام نهاده اگر او فردیاد هر حال که بر تو فرو خواهد آمد او خود زایل است
قوله انظر الی الفی بسوس سایه بین فتهی شود هر چه دراز تر میشود او را نقصان میشود
قوله و اشار قوم الی بقاء الاحوال و دامها و قالوا انها اذ الم قدم
و لم تتوال فتهی لواجئ بود و لم یصل صاحبها بعد الی الاحوال
فاذا دامت تلك الصفة عند ذلك یسمی حالا بعضی اشارت برین
کنند که حال بقاء و دو این را احوال بقا نامند و گفته اند و اوردند که بسیار
اگر نماز او را حال گویند او را لواجئ و بوده گویند و چون بماند و ثابت باشد آنکه
حال گویند و اگر پس بوده و لواجئ باشد پس صاحب هنوز بحال سی و درست
و چون آن بوده و لواجئ قرار گیرد حال نامند قوله و هذا ابو عثمان الحیری
رحمه الله یقول منذ رجبین سنة ما اقامنی الله فی حال فکرهته
اشاره الی د و المراد الرضا و الرضا من جملة الاحوال اینک این ابو عثمان حیری
است رحمه الله میگوید چهل سال شد خدای تعالی مرا بر هیچ حالتی نداشت که من

از ان کاره بوده ام اشارت بدوام رضا کرد و در رضا از جمله احوال است اینجا چند
 سخن داریم که میگوید نزد یک ابو عثمان رضا از احوال است چرا از مقامات نیست
 دیگر من بالا گفته ام آمده ام که حال متوالی تجدّد شد و او را مقام نامند اکنون حال رضا
 چو با عثمان جیری رحمه الله متوالی و تجدّد شد مقام شد و قول او ما اقامنی الله
 فی حال همبرین دلیل کرد که ما گفتیم که حال تجدّد و متوالی است و اینجا یک اشکای
 دیگر است که ایهیت ضد رضا است نه نقیض رضا است بندها حالتی تصور توان
 کرد که نه کراهیت است نه رضا است زیرا چه رضا سرور است پس فی امر من الامور
 توان گفت که ایهیت نیست رضا نیست قوله و الواجب فی هذ ان
 یقال ان من اشار الی بقاء الاحوال فلیصح ما قال فقد یصیر المعنی
 شراً بالاحد فی ربی فیده و لکن لصاحب هذه الحال احوال همی
 طوارق الاثر ۴ فوق احواله التي صادرت شرباً له فاذا دامت
 هذه الطوارق له لمادامت الاحوال المتقدمه ارتقی الی احوال
 آخر فوق هذه والطف من هذه قائلاً لیكون فی الترقی هر که بقاء
 احوال گفته است سخن درسته گفته است کسی باشد که این حال شرب او
 شود یعنی ذائق آن باشد و قوت او گردد و آن شرب این شود پس او آن اعتقاد
 کند و مر این شخص را حوالی دیگر است که آنرا طوارق گویند و آن دایم ناید و آن
 بالاتر از احوال که شرب او است و صاف تر و لطیف تر و چون این طوارق
 مر آن صاحب حال را مستقیم شد چنانچه احوال مقدمه دایم بود از ان پیشتر ترقی
 شود که آن ازین صاف تر و بالاتر و لطیف تر و روشن تر باشد پس بهره آن مرد
 در ترقی است میگویم این همه شد احوال را و او ام هست یا نیست طوارق نام کن
 یا لواج گوسالک را و این چه نفع اگر این اختلاف و این اسامی نداند و راجه زیان

اور روزگار پیش آمد و آن اورا بسر برنی است فسمه ماشتت قوله سمعت
 الاستاذ الامام ابا علی الدقاق رحمه الله یقول فی معنی قوله صلی الله
 علیه وآله وسلم انه لیغان علی فلی حتی استغفر الله فی الیوم سه بعین
 مرة انه کان علیه السلام ابدا فی الترقی من احواله فاذا ارتقی من
 حال الی حال اعلی مما کان فیها فرما حصل له ملاخطة الی ما ارتقی عنها
 فکان یعید عما غینا بالاضافه الی ما حصل ما فیها فابداً كانت
 احواله فی التزایل من خواجه وفاق ^{الوفاقی} رحمه الله گفت در معنی قول رسول الله
 صلی الله علیه وآله وسلم وانی لا استغفر الله کل یوم واین عبارت چه معنی است
 معنی اینست که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم همیشه در احوال خویش در ترقی
 بود و چون از حال ترقی میکرد بجای دیگر عالی تر از آنکه و بعد از آنکه از آنچه گذشته بود در آن
 ملاحظه افتاد از آن استغفار کرد پس بهر حال در تزیاد و ترقی است میدویم ملاحظه
 شرط نیست بحد و ازادانی با علی رفتن بے آنکه باشد ازادانی استغفار نشود اینجا نیز بکار
 روست می نماید مرد راضی را بجملی الطیبه و اهل و اطیب و مرغب روست نماید
 هر آینه بیدارش خوشی افزاید آن خوشی نسبت برضایندارد آن نسبت بوجدان
 مراد باشد مثلاً شخصی محبوب را بهر با خود ببیند و بران راضی و خوش است
 و اگر محبوب با شهود و حضور خویش چیزه از مواضعات بخشد بموجب آن خوشی و در
 مرد صاحب ضایات آن در برب من الغیب آید فضل من المحبوب بود و فهم کن که
 چه گفته شد بقوله و منقاد رات الحق سبحانه من الا لطاف لانهایه
 لها و اذا کان حق الحق العرف فالوصول الیه بالتحقیق محالاً فالعبد ابداً
 فی ارتقاء احواله فلا معنی بوصول الیه الا فی مقدّمه سبحانه ما
 هو فوقه یقدّر ان یوصله الیه و علی هذا یحمل قوله حسنات

سیئات المقرّین این سخن بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقامت داد
 کہ او ہمیشہ در ترقی بود بعد آن سخن بر اسرارشاد طلب علی العموم فرمود کہ مقدور است
 خداوند سبحانہ منحصر نیست و الطاف او را اندازه نہ ہر کہ از ترقی نصیب کرد
 ہمسارہ او را ادنی باعلیٰ بر دہر اعلیٰ کہ بہت نسبت آنکہ از بالا ترست ادنی است
 مرتبخی را ہمارہ در ترقی می دارد و از ادنی باعلیٰ می رود و چوں حق تعالیٰ این آنکہ البتہ بعد
 آن آنکہ باشد و دریافت او و شناخت او فادرو وصول بدو کما ہو حقہ محال زیور
 او واجب قدیم لا یتناہی و بندہ ممکن زائل تنہای او را کہ آن دریافت کما ہو حقہ برین
 متخیل چون چنین باشد ہر آئینہ ابداً در ترقی باشد مثال این بدیایے ماندگی
 غوطہ خورد و گمان برد کہ با تنہایے این دریا رسیدم گمان بردم اقرار شد ناگہیکہ
 فروتر نظر کرد دریاے دید بچند عمیق تر و لطیف تر و صاف تر تا آنکہ انتہایے او گیم
 کار تمام شود در آن ہم غوطہ خورد و انتہایے او گرفت با خود راست گرفت اکنون
 رسیدیم جلے کہ باید رسید ناگہان پردہ دیگر از چشم دل او برگرفتہ دریاے دیگر حسا
 کرد آنچه گذشتہ بود بحسب این ہیج نیست با خود دے سر دے زد گریہ کرد گفت
 در دریاے غرقم کہ ہر گز پایاب رسیدنی نیست تا آنکہ درین جہان باشد ہمچنین باشد
 و فردا آمتنا و صدقنا ہر جا کہ باشد ہم ہمچنین باشد قولہ علی ہذا یحمل
 قولہم الخ مرد ہر جنہ کہ کند او را دین مزید و ثوابے باشد و مقرب ہر نفسے
 در ترقی است ہر زلے از ادنی باعلیٰ است نہ آنکہ حنہ اوسینہ این مقرب
 است تا آنکہ استغفار و تعوذ میکند و یک معنی دیگر ہم احتمال دارد اینجا کہ از مقرب
 حنہ زاید کہ آن نزدیکہ ابرار سیئہ نماید خضر علیہ السلام غلام راکشت ان جنہ
 خضر بود علیہ السلام موسیٰ حنہ او را سیئہ دانست قولہ و سئل المجنیل
 رحمہ اللہ عن ہذا اعنی قولہم سیئات المقرّین فان شدہ

طوارق انوار تلوح اذ ابدا فتطهر كما ناه و تخبر عن جمع ^ن و يظهر
 جفید رحمہ اللہ را زمین سخن پرسیدند حسنات الابرار سیئات المقربين چه باشد
 گفت چه همچنین است طوارق و انوار و طوارق است و ترقی از ادنی
 باعلی است و اختیار از جمع هست و ابرار از طوارق و انوار و از جمع الجمع خبر ندارد این
 مقرب کشتی او در قعر بحر غرق است مسکین ابرار کشتی در خشکی می رانند هر آئینه حسنات
 او سیئات مقرب باشد -

قوله و من ذلك القبض والبسط و بعضه ازان الفاظه که میان قبح ^{القبض و البسط}
 قبض و بسط است قبض از روی نعت گرفتن است در مصطلح قوم عبارت از انقباض
 دل است و آن عبارت از حالتی است از سالک از ادنی باعلی ترقی نتواند کرد
 یا میکند اما ذوق و لذت آن نمی یابد و هیچ بلا بر صوفی بالاتر از قبض نیست و بسط
 خلاف قبض است در بسط یک را با نذک کشادگی دل است و در قبض یک را با همه
 چیز گرفتگی دل است مرد و اجداما فاقد ذوق قوله و هما حالتان بعد ترقی
 العبد من حال الخوف و الرجاء قبض از خوف و بسط از رجاء خبر و چه از هر
 دو ترقی شود بموجب رجاء کشادگی آید که از بسط خواهند و بحسب خوف نیک آمدنی نیست
 که در دل شود از قبض نامند پس قبض و بسط فوق خوف و رجاء باشند قوله فالقبض
 للعارف بمنزلة الخوف للمستأنف و البسط للعارف بمنزلة الرجاء للمستأنف
 پس قبض معارف را مرتبه است که خوف مرتبندی را که نذک بسط معارف را هم
 چنانکه رجاء مبتدی را قوله و من الفصل بين القبض و الخوف و البسط
 و الرجاء ان الخوف من شيء في المستقبل اما ان يخاف فوت محبوب
 او هجوم محذو و كذلك الرجاء ان يكون بتأميل محبوب في المستقبل
 او يتطلع زوال محذو و كفاية مكرره في المستأنف و بيان تفرقه که میان

خوف ورجا و قبض و بسط است ایست کہ خوف از چیزی باشد کہ آئندہ است یا
محبوبے است بدست او فوت اور اخایف است و خوف و جدان محبوب را
ایں ہم بوقوع محذوری باز میگردد و چنین ہم باشد محبوب بدست است بدان دوام
است خوف آن دارد کہ او خود را بنہام نگیرد یا این بہام او مطلع تواند شدن و این ہم کہ
گفتیم بزمان آئندہ متعلق است و کذلک الرجاء انما یکون بتأمیل محبوب فی المستقبل
او یقطع زوال محذور و کذلک الرجاء انما یکون بکفایۃ مکررہ فی المستأقف
ورجائز نسبت باقبال دارد کہ البتہ برکمال محبوب و برانہتہای عزت و جلال او
مطلع خواہم شد یا با تہتہ تعزیرے کہ دارد و مرا بخودہ خواهد داد قولہ و اما القبض
فلمعنی حاصل فی الوقت و کذلک البسط اما قبض عبارت از شے حاصل است
در وقت طاری بروے افتادہ است اورا منقبض میدارد و پیچ اورا از ان جبر
وہمچنین بسط قولہ نصاحب الخوف و الرجاء تعلق قلبہ فی حالتیہ
باجلہ و صاحب القبض و البسط تغیر وقتہ بوارد غلب علیہ فی
عاجلہ ثم تفاوت نعوتہم فی القبض و البسط علی حسب تفاوتہم
فے احوالہم و صاحب خوف و صاحب رجاء دل ایشان متعلق است بچیز
کہ در متانف نباید اما صاحب قبض و بسط را وروے است از انچہ اوست
اورا بگردانیا قبض کشد یا بسط یا اگر چنین است کہ قبض و بسط از معنی خوف و رجاء
است پس باید ایشان ہم در متانف باشند حادثہ کہ در دل افتادہ است از ان شیخ
وارد نام نہاد آرسے من آمد آمدہ است شخصے در اثنائے وجدان شی در دلش
افتاد کہ بدین شے اطلاع تمام و کمال مرادست نمیدہد بحسب این قبض شد کہ
بدان خوش نیست و لذت از ونہی تواند گرفت با او وحشت است و ناخوشی بہت
و بسط در اثنائے وجدان شے اگرچہ آن اقل من کل قلیل بہت نفس و دل

بسط و فرحتے شد این فرح را نه مستانف گویند و نه حال گویند اما بیان همان قدر که شیخ
فرمود و او قبض چه باشد و دل او را برآمده کند از آن شے که حاصل او دست لذتے
و راحتے نتواند گرفت موجب برآید اگر گوئیم همین قدر گفتیم در از می شود و در از تر گرد و قو
فمن و اسر و یوجب قبضا و لکن فی صاحبہ مساع لا شفاء الا خیر لانه
غایر مستونی همان بیان گفتیم کہ شیخ می فرماید رحمہ اللہ واردے باشد کہ موجب
قبض آید اما صاحب احکام اس وارد کہ ازین انتقال کند بشے دیگر اندازد از اینجا
اور ازین قبض فرحتے شود و برآے این را حکایتها بسیار است کہ از صوفیان منقول
ست عذر همان ست کہ کتاب در از شود لانه غیر مستونی زیرا چہ وارد او را تمام استیفا
نکرده است پس اورا فرحتے آن هست کہ از طرفے دیگر نجات جوید قوله و من
هو مقبوض لا مساع لغيره وارده فیه لانه ما خوذ عنہ بالکلیۃ بوارده
بعضے از ان آنها اند کہ اورا از وسعے کلی برده اند و او بکلی مقبوض است و اورا از ان
مساع بیرون آمدن نیست زیرا چہ وارد و غالب است شیخ این را مقبوض بدین
معنی میگویند چنانچہ تخصی قوی را بندے نخه کنید و چنان ساخته کہ از و کارے
نیاز نماند این مسکین این باشد از زبان محبوب میگوید نظم

بامر کہ بیا میری میدان کہ نیاسائی زیروزبرت دارم زیرا کہ تو از انائی

قوله كما قال بعضهم اناردم لا مساع فی این روم از قبض نیست اما
رحم کله یعنی من سختم در من چیزے نفوذ کردنی نیست این از قبض باشد چنانچہ شیخ
رحمہ اللہ فرمود و دیگر مرد جائے رسید کہ امکان تغییر رفت از وسعے آنچنان ممکن یافت
است کہ امکان تحولی مانده است و دیگر یکے یکے گشته است و شنائی نمانده
اورا از و کہ گردانند این سخن انا رحم کله فق موصلی است رحمہ اللہ عمرے در مسجد
جامع یک ستون پیش گرفته شسته بود و البته قابل نمود کہ با هیچ کس انسا طے کند گفتند

قوائے بیاریم نغمہ سرا یدیتے گوید قدرے شمار کشادگی و خوشی باشد گفت انارم
 کلاہ لا یوثر فی قول من ہاں آنچنان سخت کہ پیچ در من اثر نکند در یکا لگی و کمی فوق
 نیست ذوق و ردوی است قوله و کذا لك مبسوط قد یکون بسط
 یسع الخلق فلا یتو حش من اکثر الاشیاء و یکون مبسوط لا یوثر
 فیہ شیء نحال من الاحوال چنانچہ قبض را دو حال نفسم ہمچنین بسط را دو حال
 است بسا باشد کہ تو اند بچیزے و گر پردازد و بسا باشد کہ بسط چنان گرفتہ است
 چنانچہ سکران مایت باشد اکنون مبسوط اول امکان آن دارد کہ او پیچیزے و گر مشغول
 شود بسط او برود و مبسوط او برود و مبسوط دوم چنان اورا بسط است کہ پیچ حالے
 از احوال و رواثر نکند ہر چند کہ موجب قبض اورا پیش افتد تا اورا از بسط بگرداند
 اینجا یک دو عبارتے می نویسم یقبض اللہ عندک بک و یقبض اللہ عندک
 بلہ و یقبض اللہ عن مراد اناک و یقبض اللہ بحس مراد اناک عندک
 و یقبض اللہ بحیث لا یبسط لک و ہم برین قیاس موارو و بسط کن و یبسط
 اللہ بک و یبسطک بسط و یبسطک بما انت فیک و یبسطک
 بما لک منک انواع قبض را ہشتم و ششم رحمہ اللہ در بیان خود سخن مضطرب
 می راند قبضے کہ گفت کہ آن قبض عندک بک است و آنچنانظرے و مثالے
 راند و دیگر گفت و این نظیر راند کہ یقبض اللہ عنک بک است بہ سبب این
 در بیان شیخ اشکالی می شود کلام مضطرب می رود قبض بتدیانست قبض متوسط
 قبض نہیہا نیست ال ابتدا را مراتب و درجات است مبتدی اول قدم کہ توبہ
 کرو مبتدی نام یافت و یکے جملہ مقامات را قطع کردہ است آخر مقام ماندہ است
 کہ قطع کند اورا ہم مبتدی میگوید بین کہ چند مرتبہ است یکے از ان مقامات بہر
 اورا چند مرتبہ است ابتدا است وسط است و انتہا است و ہم ہمچنین متوسط

بعد از ان مقامات ترقی کرد و او را طوارق و بواوہ از انچه لایک لوانی اورا روس
داد تا آنکہ ابتدا سے قدم مکن شود و بعد آنکہ قدم مکن استقامت گیر و بواوہ حقیقتہ تجلی کند
تا آنکہ و حقیقت رسد با توجہ گویم چگونہ و چند اقل و ثقل و چہا و چہا است اکنون ترا منتهی از این
می نامند کہ در مرتبہ رسیدی کہ آن مرتبہ تو نہایتے ندارد و تومی روومی رو و جزئیات
را نہایت نہ حسب ہر چہی قبضے و بسطے ہست شیخ قدس اللہ سرہ فضل و صغیر
و مرہق و بان و کھل و شاب و شیخ فانی را در یک حلقہ می آرد متکذرا فہم و ثنوا
باشد قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول دخل
بعضہم علی ابی بکر الفخطی رحمہ اللہ و کان لہ ابن یتعاطی ما یتعاطا
الشبان فکان مہم هذا لداخل علی هذا الابن فاذا هو ا مع اقرا نہ
فی اشتغاله ببطالۃ فرق قلبہ للفخطی رحمہ اللہ و قال مسکین
هذا الشیخ کیف ابتلا بمقالۃ هذا فلما دخل علی الفخطی رحمہ اللہ بمقاساۃ
و حذر کان لا خبر لہ عما تجری من الملاہی فتعجب منہ و قال فذلت
من لا یوتر فیہ الجبال الرواسی فقال الفخطی انا قد حرہمنا عن رق
الامشیاء فی الازل بعضہ صوفیان برابو بکر فخطی رحمہ اللہ آمد و فخطی رحمہ اللہ را پسر بود چنان
بعضہ جوانان پریشان حال باشند بچنان بود و این مرد کہ بر شیخ آمد ہم در آن رہ آمد
کہ پسر شیخ با جوانان باشا استگی مشغول بود آن مرد کہ این حال را دید دل او برے
شیخ نرم شد کہ مسکین این شیخ چہ مبتلا شدہ است بچنین بلا سے سختی کشیدن چون
بر شیخ درآمد شیخ را دید گوی اورا بیخ خبرے نیست کہ پسر اینچنین کارہ است پس
اورا عجبہ آمد از شیخ و گفت ای من خدا باد تا آنکس کہ گرانی کو بہات بزرگ تو
دروغے ماز نہ کند فخطی رحمہ اللہ فرمود کہ ما از بندگی اشیاء از ازل باز آزدیم
درین حکایت اشکائے ہست یعنی پسر را با علم میگنارد و حکایت این دلیل کرد کہ

علم دارد و چه باشد مع العلم تاثر ہے ہم در شیخ پیدا بشود و این تاثر دینی است و مرد صاحب جمع الجمع را سہ کار را در کار است علی رضی اللہ عنہ کہ تیغ نہ دازا پنجه او را در عزق جمع الجمع بود کذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینجا را انجمن گویند مرد بخود مشغول است و داند و مصطلم است او را بد و نگذاشته اند و او را بد و نمی دہند ہم بخود گرفتاری دارند و را انجمن حالتی تربیت و ارشاد دے و تعلی و منفی و امر صہ نیست قولہ و من ادنی موجبات القبض ان یرد علی قلبہ و امر موجبہ اشارۃ الی عتاب او ذم باستحقاق تا دیب فیحصل فی القلب لا محالۃ قبض ادنی موجبات قبض نیست کہ واردے در دل او وارد شود اشارت تخویف بدخل ناکند یا قتابے و غیر آن باشد و صاحب منقبض گرداند و عتابے آمد و استحقاق او بے شد ناخوشی ضروری است این نظیر برے صوفیان را چندان نسبت دارد قبض و بسط از احوال قوم است قبضے ازان سو آید آن نسبت دارد و شیخ رحمہ اللہ ادبے گرفتہ است کہ قبض عام است قولہ و قد یکون موجب بعض الواسدات اشارۃ الی تقریب او اقبال بنوع لطف و ترحیب فیحصل للقلب بسط چنانچہ قبض خوف و رجاء آورد و آنکہ اشارتے کرد بواردے و امکان تقرب خدا و ایصال رحمت او این موجب بسط آمد قولہ و فی الجملة قبض کل احد علی حسب بسطہ بسطہ علی حسب قبضہ اگر قبض عوام بسط عوام و اگر قبض خواص بسط علک او چہ بود بسط او بدان شود قبض او با ستار بود بسط او تجلی شود ہمہ بریں قیاس کن قولہ قد یکون قبض لیشکل علی صاحبہ سببہ یجلی فی قلبہ قبضاً لا یدری ما موجبہ و ما سببہ بسا باشد قبضے باشد و موجب او معلوم نباشد انجمن میگویند کہ موجب ہست اما او را بدن موجب اطلاعی نیست شخصے را

بجائے محبوب او فوت شدہ است این را قبض شد موجبِ محبت اما اورا
 بدان علم نیست چنانچہ قبض دیگر اللہ یقبض واللہ یبسط الرزق لمن یشاء
 ویقبض و ردل یکے خلق قبض کرد و ردل یکے خلق بسط کرد نے موجبِ سبب
 این نیز بسیار باشد قوله فسیل صاحب هذا القبض التسليم حتی
 مضی ذلك الوقت لانه لو تکلف نفیه او استقبال الوقت قبل
 هجومه علیه باختیار زاده فی قبضه ولعله بعد ذلك منه سوء
 ادب و اذا استسلم لحكم الوقت فعن قریب سیر دل القبض فان
 الحق سبحانه قال واللہ یقبض ویبسط و خلاص صاحب قبض چیست
 هست تدبیر الگفتہ اند خواہم گفت برائے بیان شیخ کنمرہ صاحب قبض نیست
 کہ دل را تسلیم و بدو برائے دفع را تکلف نکند زیرا چہ او اگر برائے رفتن قبض را
 تکلف کرد یا استقبال وقت کرد پیش او هجوم ان قبض برود قبض زیادت شود
 چہ اینچنین کند شاید این را از قسم بے اوبی شمرند شیخ رحمہ اللہ ہمیں فرمود کہ جز تسلیم
 را بے و گرنیت و کاعرفا باللہ است اما برایشان ہم این چونہ میگویم ایشان
 را انتظار بے پیش آید بحسب ان قبض و چنین حالت ایشان را تسلیم و سکون
 چگونہ میسر است ایشان گفتہ اند و اصحاب الصحو فی حال صحو ہم را محبت
 الحق ایجاب تدبیر کنند و اگر از قسم غیب است موجبِ نادر و برائے قبض را بظاہر
 کہ حال را تغیر تواند شد دل را و نفس را بجزیرے تواند داشت و ان متعلق بنیاد بخاند
 می شود بسیار بار است کہ بدن می کشاید و آنکہ مورد ادب گویند اینچنین بے ادبها
 از طالب و عاشق بسیار زاید و عند اللہ و عند القوم معذور باشد شنیدہ ان
 اللہ لا یؤاخذ بالعیثان بما یصدرونہم و دیگر از صفت تہر بصفیت
 لطف گراید و این تدبیرے غرضے است کہ میگویم اگر عارف باشد این را بجان

گیر و چو قبض پیش آید ہم در قبض مشغول شود تمام خود را بقبض و بدو در و در شیعہ کہ
 این چہ چنین است و از کجا آمد و این را کہ فرستاد و استلزام چہ باشد و چہ الحق بپشت
 ظہورہ خفی چہ باشد درین غور غار غرق شود و ابہم اندر پخیراے ظفر یا بد کہ دل بر او
 روشن تر گردد و قولہ و قد یكون بسط یرد بختہ و یصادف صاحبہ فلتہ
 لا یعرف لہ سببا یھز صاحبہ و یتفرع فبیل صاحبہ السکون
 و مراعات الادب فان فی هذا الوقت لہ خطرا عظیما فلیحذر صاحبہ
 مکر اخفیا و بسا باشد بسطے باشد کہ او را سبب معلوم نباشد چنانچہ قبض و ناگہان
 در دل صاحب اقتد و صاحب او نیز گیرد او را لذت باشد و ان بسط او را یک
 کند چنانچہ ضابطہ از کم شود و خوف آن باشد کہ از حد تجاوز کند و از چیزے
 آید کہ از طالب محب متوقع و منظر نباشد و رہ کار او اینست سکونے سکونے
 و انحصارے کرد مراعات ادب ہم خود آمد زیرا چہ در اینچنین بسطے خطرے عظیمہ
 است شاید مکرے خفی ہم باشد و دیگر نہ بسط بودن ضرورت وقت و انقباض
 نہ وے انبساطے کہ از حد تجاوز نکند این انبساط عرفا باشد است و کسانیکہ وظہور
 و تبکلی اند چنین ہم باشد کہ گوید اصنع ما شئت فانک با عینت از طرف او
 این آمد و از طرف او این تواضع و تخاضع باصورت انبساط و فرج و از اصنع ما
 شئت از اقتضای کلی اینچنین بحس معیشت مانند ہر طرف نگاہ داشتہ شد انبساط
 ہم و مراعات ادب ہم قولہ کذا قال بعضهم فتح علی باب من البسط
 فزکلت نلہ فحبت عن مقامی و لهذا قالوا قف علی البساط و ایضا
 و الا انبساط و بعضے گفتہ اند مرا انبساطے و از زام حفظ مراعات از دست
 رفت ناشائستہ از من زار از ان مقام محبوب شدم و ہم از اینجا است کہ ضوفیا
 گفتہ اند بر بساط بایست و انبساط کن آرسین بایست و انبساط نکند و انبساط میکند بر دست

این بچاره صیت مثل حالتی است شاید بار و گرم گفته باشم معشوقه حاضر و انبساط
و بیدل مراد ششم برین صفت هر چه طلبی بدیم و هر چه کنی معذور باشی درین محصل
اگر طلب مراد و صورت انبساطی پیش آورد دشوار نماید گوید بے ادب
است و تنوع است اگر چه من با او انبساط کردم او را می شاید که چنین بے ادبی نکند
و اگر نمی کند حرمانی نقد اوست بار و گراز سوختگی خویش می ماند و محذور زاری میکند
که هیچ گاه مرا رے بخود ندادی او گوید من ترا دادم و انبساط کردم و گفتم هر چه ترا خوش
آید کن اگر تو حرمان اختیار کنی بر اے آن من چه کنم این بلار آمد بر صیت قوله و
قل عدا اهل التحقيق حالتی القبض والبسط من جمله ما استعاذوا
منه لانهما بالاضافه الى ما فوقهما من استهلاك العبد و
اندر احوال فی الحقیقت فقر و ضرر از حالت قبض و بسط اهل تحقیق استعاذه
کرده اند زیرا چه نسبت حالت اهل فنا و اصلات بخدا این قبض و بسط ضروری
باشد و احتیاج باشد زیرا چه آن بر تر ایشان و مطلوب ماں مرد مستهلك
و منتفی گردد و قبض و بسط شعر بقا باشد قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن
السلي رحمه الله يقول سمعت الحسين بن يحيى رحمه الله يقول
سمعت جعفر بن محمد رحمه الله يقول سمعت الجليلي
يقول الخوف يقبضي والرجاء يبسطني والحقيقة تجمعني والحق
يقترني اذا قبضي بالخوف افناني عني فاذا بسطني بالرجاء وردني
علي واذا جمعت بالحقيقة احضرني واذا فرقتي بالحق اشهدني
غيري افعطاني عنده فهو في ذلك كله محركي غير ممسكي وموحشي
غيره ونسي و حضوري لذيق طعم وجودي فليته افناني عني فمتعني وانا حضوري
او غيبي عني فروحني جنيد رحمه الله گفته است اثر خوف مراقبض میکند و اثر

رجا مابسط می کند قبض و بسط فوق خوف در جائہ اند اما از آثار و آثار و اند و حقیقت عبارت از اتحاد اشیا بیکے است مابجمع میکند و این جمع بہین است کہ حق مرا قریب بخویش میکند بہین کہ او جمع بخود کرد سالک قریب او شد چوں مابخوف قبض کرد و مابا خوف بہم برد مرا از من فانی کرد مرا با خود بردن چہ باشد یعنی مرا فانی کرد چنانچہ جمع عبارت از قرب است اینجا ہمہ جملہ ثانی عبارت از اولی است و چوں مابسط بار جا کند بسط بار جا چہ باشد مرا بہین باز گردانند یعنی مرا از من فانی کردہ بود باز بخود باقی کرد چوں مابحقیقت جمع کرد حقیقت جامع من شد مرا با خود حاضر آورد بعد آنکہ درین جمع مابحق تفرقہ کرد و غیر مرا بہین حاضر آورد بعد آنکہ درین جمع مابحق تفرقہ کرد و غیر مرا بہین حاضر کرد و مرا از پوشیدہ اول عبارت از جمع کرد و عبارت ثانی اشارت بجمع الجمع ہمہ حال در قبض و بسط و در جمع و جمع الجمع ملک و ممسک او اگر مراد قبض میداد و قابض او اگر مراد بسط میداد و بسط او اگر مرافانی میکند معنی من او و اگر باقی میکند مبعی ہو و حضور من بنا بر ذوق طعم وجود من است مرا بہین باز آورده اند و مرا بہین دادہ اند وجود من بہین باقی است ذوق وجود از شہود وجود است گفتم اول عبارت از جمع بود و دوم از جمع الجمع و اول از فنا بود و دوم عبارت از بقای کاش کہ مرا از من بکلی برد ذوقے کہ از شہود وجود شد آن منطس گرد و یا کاشکہ مرا از من نیاب کند بعد بغیب تن تریح من میان افناء میان تغیب تفاوتے بہت افناء علی مرتبہ است از تغیب گفت لے کاشکہ اگر فنا نباشد لے تغیب میاں بہیہ کنم متخص شاید مجلدے متفرق شود و ہنوز ہی حقیقت آن بیان نشدہ باشد اما ہوا المقصود مختص اندازہ ہمس عارف محققہ گفتہ ام من ذاق عرف و در بعض نسخ والحق یفہم قنی است از حق تقریب بہین تفریق است تفریق پیست اورا از وجد کرد و بخود تقریب کرد

و تقریب تفریق است نیز کہ قرب یکے بدگرے است و فرقی در میان است
آل ہر دو یکے بازمی گرد و دو شیخ قدس اللہ تبارک و تعالیٰ ایستہ این سخنان جنید رحمہ اللہ
را شرح فرمودے و در بیان شیخ اشکالے بلغ نیست اگر اشکال است
ہم در سخنان جنید رحمہ اللہ

قوله ومن ذلك الهيبة والانس وهما فوق القبض الهيبة والانس
والبسطة فكما ان القبض فوق رتبة الخوف والبسط فوق منزلة
الرجاء فالهيبة اعلى من القبض والانس اتم من البسط وبعضه
از ان الفاظ مصطلح میان ایشان ہیت و انس است و ہیت و انس از قبض
و بسط بالاتر اند از ہیت خوف آید اما از خوف ہیت نیاید چون دوام انبساط
شود و انس گردد و در ہر دو لمحہ از انبساط و خوف ہست چنانچہ قبض و بسط از خوف
درجا اعلی مرتبہ بودند بچنان ہیت و انس اعلی مرتبہ اند از قبض و بسط و بسبب
اعلی مرتبہ ایشان من بالا در بیان گفتہ ام قوله وحق الهيبة الغيبة
فكل هائب غائب ثم يتفادون في الهيبة حسب تباينهم
في الغيبة فمنهم ومنهم البته ہیت غیبت شد یکے را پنچان غائب کنند
کہ اورا کلی شعور سے تماند و ہر کہ ہیت خورد البته درو غیبت ہست اما در غیبت
تفاوتے ہست یکے کلی از خود رود و دیگرے ضابطہ کم کند و دیگرے کلام و گفتار
ازوے بروی علی ہذا القیاس احوال الناس قوله وحق الانس موحق
وانس محقق حق است و این موحی اصحا است اگر بایں موحی نباشد موانست
نباشد من از خود رفته است پس آن اورا بد و باز دادہ اند آنکہ انیس خود
کردہ اند اگر او با خود نباشد انیس نباشد اگر او را از خود نبرد کلی از پنچہ است
اورا بخود دانست نہ ہند قوله فكل مستانر مباح شعريتبا نیون حسب

تباينهم في الشرب ہر جا کہ متانسہ است بیک قدم است اما شربے کہ دارند ہر یکے را بحسب شرب او تفاوتی است ہر بار اور از و بردند باز بدوداوند باز و بردند باز بدوداوند آنکہ اورا بخود انس دادند قوله قالوا ادنی محل الانس انه لو طبع في نظی لم یکن سر علیہ انسہ او فی حال مرد متانس کہ اورا انس با خدا است اورا در نظی اندازند نظی نام و وزنخے است با آن ہمہ سوختن انسہ کہ اورا است ان انس او مکر نشود چون مکر شود گفتم فانی کردند فانی شد فانی شد باقی شد چو او را از خود بردند بیچ بادے نہاند کہ چہ باشد با خود انس دارد مکر را کہ ام فرجہ در آید قوله قال الجنید رحمه الله کنت اسمع السری رحمه الله یقول یبلغ العبد الی حد لو ضرب وجهه بالسف لم یشعر و کان فی قلبی منه شئ حتی بان لی ان الامر کذلک جنید رحمه الله میگوید از سری رحمه الله شنیدم مردے باشد چنان بخدا مشغول باشد کہ از دستور برد و اگر تیغ بر روی او زند اورا خبر نباشد این سخن البتہ از باب انس نیست و اگرے را چنین شود مرتبہ را بچنین باشد و گیکے کہ ساعتی بچیمے متفرق باشد اورا بچنین باشد اگر معشوق یکے بغیبت و تحبہ برو حاضر شود اورا ہم باشد این در انس لازم نیست اما شیخ رحمه الله بغایت خویش برد عاے خود چہل میکند و العیالہ للقایل و جنید رحمه الله این سخن فرمود و ردل من خدشہ بودہ است یعنی چنین ہم باشد مگر ابتداے کار جنید رحمه الله تا آنکہ ما معلوم شد کہ سخن آنست کہ سری میفرماید قوله و حکي عن ابی مقاتل العکلی قال دخلت علی الشبلی رحمه الله و هو یتف الشعر من حاجبه بمنقاش فقلت یا سیدی انت تفعل هذا بنفسک و یعود الله الی قلبی فقال ویلک الحقیقۃ ظاہری و لست اطمیقہ فهو ذل ادخل الی علی فہو علی حسن

بدھیت تر عنی فلت اجل الالم و لیس لیست تر عنی و لیس لی بدھ
 طاقتہ شخصہ آمد وید شبلی را رحمہ اللہ کہ لب خود را یا بروی خود را بمقراض می برید
 مرد گفت اے خداوند من تو بر نفس خویش این شقت میکنی و نفس من بدان آزرہ
 می گردد من نمی توانم دید گفت اے در افتاده چه کنم حقیقت بر من ظاہر است
 و من تاب او ندارم تا نفس من بدان مشغول شود او از من غائب گردد ای سخن
 بانس با من نسبتہ ندارد و ازین ظہور حقیقت کہ شبلی رحمہ اللہ گفته است ازین ان
 مراد نیست شے ہمچو بلکہ مذہب مفنئ است کہ او تاب آن ندارد و میخواہد از او
 مجتنب گردد و او بخود باز آید اما شیخ رحمہ اللہ این را از موافقت می آید و غلبہ
 موافقت اینست کہ او با خود نباشد و شبلی علیہ الرحمہ با خود است اما تاب
 او ندارد و میخواہد از او غائب شود این معنی ہم احتمال دارد بدو او ان حقیقت شد
 است امارت و علامات آن پیدا آمدہ است شبلی رحمہ اللہ میخواہد از ان باز گردد
 زیرا چہ حقیقت کارے فرماید کہ آن در روح شبلی رحمہ اللہ نباشد و بران دارد کہ شبلی
 رحمہ اللہ آن را بسر بردن تواند ضرورت میخواہد از ان باز آید تا عبودیت و ملت
 را بر پاے تواند داشت بسیار ان از کشتی حقیقت ناامید اند و خود را خواستہ اند
 تا در تفرقہ دارند ذوق و شوق غمرہ و سوز سہیبات و مہیبات صوفیان در مقام تقلید
 است و در مقام حجاب است بسیار ان بحقیقت رسیدہ اند و گفته در دنیا اگر ان تقلید
 و آن حجاب با ما بودے نہ ہر کار کہ این حقیقت ہیج نفع مانہ کرد جز وحشت در
 وحشت ہیج زیادت نکرد و من سخن میگویم تو بیانی بدانی کہے گفته است بدیت
 اینجا کہ منم نہ لا ست نے جاے نعم زیرا کہ ہمہ کمیت نہ افز و نست نہ کم
 بیزارم از وصال و از ہجران ہم نے کارم از وجود لذت و الم
 نے وقت بماند نے ذوق مقام نے ماند من نہ او ہمہ شتہ عدم

اینجا چه ذوق جز وحشت در وحشت نیست و این دو حکایت که شیخ در بیان انس
 آورده مقصود این داشت مدعا رفته است که متانس اگر دوزخش اندازند قوت
 او کمند نشود بر آن را این دو حکایت آورده که شبلی را چنین بود سری چنین گفته
 است یعنی تمجلی را وقت با شد که از الم شعور نشود قوله وحال الهیبة
 والانس وان جلتا فاهل الحقيقة بعد نهما نقصا لضمهما آثار
 العبد فان اهل التکین سمیت احوالهم عن التغير وهو محو فی
 وجود العین فلا هیبة لهم ولا انس ولا علم ولا حس شیخ
 رحمه الله در انس آن بیان کرده در عبارتے را ند بعد آنکه پس آن میگوید هیبت
 و انس با همه مرتبه که او دارد و در نقصانست ما این را در بیان گفته ایم و شیخ
 رحمه الله همین بیان خود کرده است همان بیان که در تبیین کرده است هم در آن
 این بیان شده است هیبت و انس اگر چه مقامے شریف دارد اما اهل تکین
 این را نقصان شمرند زیرا چه این غرض نفع و تحول است اما ممکن را هیچ چیز
 متبیر نیست زیرا چه ممکن در وجود عین شایده محو است تغییر بر موجه نسبت بر ایشان
 را هیچتے نه انس نه بقاء صبی و شعور حسنه قوله والحکایة معروفة
 عن ابی سعید الخدری انه قال تهت فی المبادیة مرة فکنت
 اقول

انیه فلا دهری من المتیة من انا سوی ما یقول الناس فی دینی جنی
 انیه علی جن البلاد والنسها فان لم احب شخصا اتیه علی فنی
 حکایت از ابو سعید خراز منقول است معروف است یکبار در بادیه بزرگ
 می گردیدم با خود گفتم قوله انیه فلا دهری من کبر می کنم این کبرنی داغم که من کیستم جز
 آنکه مردان میگویند کبر در خویش می کنم و در خویش کنم قوله سمعت ما تافا

بهتفت لی وبقول شعری

ایا من یری الاسباب العلی وجوده ویرج باللیه ادنی وبالانفس
فلو کنت من اهل الوجود حقیقه لغبت عن الاکوان والعرش المکرمی
وکنت بلاحال مع الله واقفا یصان عن التدکار للجن والانس
وانما یرقی العبد عن هذه الحلة بالوجود من این دو بیت انشادی کردم
شنیدم ما تفسیر مرا آوازمی ودر آنکه اسباب را اعتقاد می کند اعلی وجود او دست
و غش می شود بکبر خویش و با آنکه او را بدان کبر است فلو کنت اگر تو از ان قوم می بودی
که ایشان را وجود نامند و اجداست و وجود است و وجود عبارت از شخصه است که وعین وجود است
سر آئینه از جمله اکوان غایب می شدی و از عرش و کرسی هم و با خدا بغیر حال انس و هیبت و
بودی و تو مصنون می بودی از ذکر جنی و انسی قوله و انما یرقی العبد یعنی بعد آنکه بنده
عین وجود گردد از این احوال ارتقا کند حاصل این ابیات خراز و ابیات ما تفسیر غیب
این معلوم شد خراز را نظر بر حقیقت وجود افتاد و بدان پیوسته و فخر نمود و ما تفسیر غیب
این گفت هنوز بقیه بالتو باقی است باید که تو او باشی و این نظر بود و وجود فانی بانی -

قوله ومن ذلک التواجد والوجد والوجود وهم از ان سبیل

التواجد والوجد
والوجود

مصطلح التواجد و وجد و وجود است تواجد باب می گویند مقصود استجلاب وجد دارد
و وجد بچند معنی است الوجد یافتن والوجد اندوختن شدن انجام را یافتن است
نتم خواست وجدانی شود و ذوقی را و شوقی را و حبس شدن این را وجد وجدان گویند اما وجد
که او همه وجدان شود و عین وجود گردد و قوله فالتواجد استلزام الوجد بضم
اختیار و لیس لصاحبه کمال الوجد اذ لو کان مکان واحداً و باب
التفاعل اکثر علی اظهار الصفة و لیست ذلک بما نچ گفته بودم شیخ ما من غیر
تواجد استجلاب وجد است تا آنکه واجد شود و صاحب او را کمال و جنیت زیر اطلب

آن میکند و اگر باید هم کمال نیابد زیرا چه بستم آورده است و باب تفاعل برائے تکلف
راست وے درین چیزے که خوان آن نباشد و اینجا شخص خوان آن بت گیشخ
نظر بر مجر و تکلف کرده است قوله قال الشاعر

اذا اتخا زوت و مالی من خزر ثم كسبت العين من غير ما عور
یعنی تکلف کردم و خود را خزر ساختم و زمین و مرا خزر نمود شیخ تطهیر همان آرد که شخص
خوان آن نیست قوله نفوم قالوا التواجد غير مسلم لصاحبه لما يضمن
من التكليف و يجعل عن التحقيق قوسه گفته اند تواجد مدوح نیست زیرا چه بستم
می باید کردن و این از قسم تحقیق دور و عجب این کار نیست که آن بزرگان کرده اند شخصی
تکلف می کند برای وجدان و وجود که نوعی لایحه از وجود و وجود بروی اقتدا و او
مسکودین شاید زیرا چه دروے تکلف است اولی گفت که تکلف نیست و گفت
بعد از حقیقت نیست اما برائے کار راست قوله و قوم قالوا انه مسلم للفقراء
المجردین الذین ترصدك الوجدان هك المعاني و قوسه گفته اند که تواجد
شاید کردن مگر فقرائے را که مجرد اند از علائق و عوائق ترصد کرده اند برائے وجدان
این معانی را در سماع موافقت اصحاب کنند دست و پا بجنبانند این چه از اصحاب و چه
از نفس خویش و دیگر تکلف برائے کارے که با جماع قوم مدوح است آنرا کسے انکار
نکند قوله و اصلهم خبر الرسول عليه السلام ابكوا فان لم تبكوا قتلوا
رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فرموده است در مصیبت نفس یا تلاوت قرآن
بگریه و اگر گریه نیاید تکلف کنید بگریه قوله و الحکایة المعروفة لابن محمد الجبر
رحمه الله انه قال كنت عند الجنين و هذالك ابن مسروق رحمه الله
و غیره و ثم قال فقام ابن مسروق رحمه الله و غیره و الجنید
ساکن فقلت یا مسیدی مالک فی السماع شیء فقال الجنید و ترى

الْجِبَالُ تَحْسِبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ شَمْعًا قَالُوا يَا أَبَا
 مُحَمَّدٍ مَا لَكَ فِي السَّمْعِ شَيْءٌ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي إِنْ أَدَاذَا حَضَرْتُ
 مَوْضِعَهَا فِيهِ سَمَاعٌ وَهَذَاكَ مُحْتَشِمٌ امْسَكَتُ عَلَى نَفْسِي وَجَدِي فَإِذَا
 خَلُوتُ ارْسَلْتُ وَجَدِي فَتَوَاجَدْتُ فَاطْلُقْ فِي هَذِهِ الْحَكَامِيتِ
 التَّوَاجُدِ وَلَسْمِ نِكْرٍ عَلَيْهِ الْجَنِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَجْلِسٌ بُوْدُ قَوْسٍ مَوْضِعُهُ
 وَمُشَلَّحٌ حَاضِرٌ بُوْدُ نَدِيمِيَانِ إِيشَانِ ابْنِ مَسْرُوقٍ هَمُّ بُوْدُ وَغَيْرِ هَمِّ وَأَسْجَا قَوْلَا لَيْلَ انْشَادِ شَعْرِ
 كَرْدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ رَحِمَهُ اللَّهُ خَاسِتٌ وَدِغِرَ اصْحَابِ كَهَ حَاضِرٌ بُوْدُ وَجَنِيدِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بِفَرَا
 بُوْدُ پَسِ گفتم ای خوندکار من ترا در سماع جنبشی نیست گریه کردن و دست و پا جنبانیدن
 جنید گفت این گمان مبر که من با قرار ایناد و ام کو در ایناد و میند و او مچنان تیزی
 چنانچه ابر و جنید رَحِمَهُ اللَّهُ مَجْرِبِزِ اِذَا عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ گفتم ترا چیزی نمی بینم در سماع جبریری
 رَحِمَهُ اللَّهُ جواب داد اگر من در مجلس با شتم و آنجا سماع باشد و محتشے حاضر باشد خود را
 بحدت سماع مذہبم بدارم و چون تنها باشم خود را بگذارم و جب کنم و جنید رَحِمَهُ اللَّهُ تواجد را
 انکار نکرد فعلی مذا تواجد شئی مستحسن است ازین حکایت چند چیز معلوم کیے آئے کہ تواجد
 امرے مدوح مقبول صوفیان و دیگر اگر محتشے و محترے باشد کہے کہ ازوے ادون
 حال بود و انشاید پیش او بجنید و دیگر صوفیان را در سماع نہ این چنین است کہ خبر
 می باشند با خود ہمتند اما علی مرت میان ایشان این بدیں حرکت و بدیں
 استماع ایشان مزیدے دارند آئی دانی و تحمل ان شخص را ازوے یک ساعت
 بر نہ کہ اورا شعورے نہ اند و دیگر البتہ در خلوت مزیدے باشد سامع را کہ حضور
 مردم نیست اینجا حاجت نبود کہ شیخ فرماید لَسْمِ نِكْرٍ عَلَيْهِ الْجَنِيدِ زیر اچہ قول
 و فعل ابن مسروق رَحِمَهُ اللَّهُ ہم محبت است و قول و فعل جبریری رَحِمَهُ اللَّهُ این گفتار
 در حالت سماع بود یا بعد آن بچنین می نماید کہ بعد آن و گیر ازین معلوم شد کہ کہے را

ورساع ذوق باشد کمال وادرا نه خفته باشد و نه گریه واضطرار بے و دیگر اهل سماع
را هست میسر مصلحتی فرو یابی خود را در سماع ندارند و دیگر وقت خویش را خوش کنند
قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه الله يقول لما دعی ادم
الا کابر فی حال السماع حفظ الله علیه و قتله لبرکات الادب حتی یقول
امسکت علی نفسی و جدی فاذا خلوت ارسلت و جدی فتوح جد
لانه لا یکن ارسال الوجد اذا شئت بعد ذهاب الوقت و غلباً
ولکنه لما کان صاد قانی مراعاة حرمت الشیوخ حفظ الله علیه و قتله
حق ارسل و جدی عند الخلوة این حکایت را شیخ ابوعلی رحمه الله سرے
و معنی فرمود هرگاه که جبری رحمه الله دید که نگام داشت ادب اکابر باید کرد و رعایت
اتساع خداوند بجان ببردت ادب بے که او نگام داشت حفظ وقت و بے بروی
کرد تا آنکه او میگوید وقت خویش بر نفس خویش امساک کردم و چون دخلوت شدم
ارسال کردم زیرا چه وقتی که بجوم کرده بود آن وقت بار دیگر گنجایا ابتدا ارسال کنند
لکن چو او در مراعات ادب اکابر صادق بود خدای تعالی حفظ وقت او کرد تا دخلوت
ذوق آن وقت گرفت که معنی و سرے شیخ ابوعلی و قاف فرمود رحمه الله الزین
بودی که جبری رحمه الله بنده رحمه الله پدید او جواب داد که من این دم نگام
میدارم و جد را بر اے اعتشام ترا و ثانی حال وقت خلوت شود ارسال نفس کنم
بتواجد اگر چنین باشد معنی شیخ راست آید لکن او سیگوید این صورت است
اگر اعتشام باشد من چنین می کنم حاصل سخن جبری رحمه الله نیست که من پیش بزرگان
اعتشام ایشان آنجهم چو تنها باشم سماع بشنوم نه آنکه سماع را دخلوت ارسال
کنم قوله فالتواجد ابتداء الوجد علی وصف الذی جری ذکره
و بعد هذا الوجد به شیخ گفته بود حاصل و نتیجه آن میگوید که تواجد اتجمل بجد

و تکلف و بعد این تواجد وجد شود **قولہ** والوجد مما یصادف قلبک
ویرد علیک بلا تعمد و تکلف و جدانیت واردے از غیب بردل
اوقد بغیر اختیار تو و بغیر عمل و تکلف تو **قولہ** و لهذا قال المشائخ الوجد
الصادقة والمواجید ثمرات الا و مراد فعل من ازداد و طائفہ
ازداد من اللہ تعالیٰ لطائفہ و مشائخ رحمہ اللہ گفتہ اند و جدہمین یافتن است
و این یافتن از دولت اینست کہ رعایت او را و حفظ اوقات بشیر طائفہ آمدہ
است بکنند این مواجید و ردل او برکت آن افتد و ہر چند کہ بیشتر و طائفہ
کند بیشتر مواجید شود **قولہ** سمعت الاستاذ الامام ابا علی رحمہ اللہ
یقول الواردات من حیث الا و مراد من لا و ردلہ بطاہر لا
و امر لہ فی سرائرہ و کل وجد فیہ من صاحبہ شیء فلیس بوجد
و ابو علی دقایق رحمہ اللہ میگفت واردات بحب او را است ہر گز در ظاہر او را
نباشد و مراد وارد نباشد و ہر کہ ورد جدا و اختیارے و بقیہ چیزے ہست
پس آن وجد معتد بہ نیست زیرا چہ در تعریف و جدانیت کہ بغیر اختیار و چیزے
آیدہ در تن چیزے اختیاری می نماید اینجا دقیقہ ہست مردے کہ صاحب ورد
است و در برائے چہ بجای می آرد مقصود و روش چیست نہ آنکہ او طابے است
از پی مطلوب خویش این مشقت بر خود نہادہ و حفظ وقت کردہ پس دریں بجا
آوردن ورد و انتظار او کرد برین مداومت لابد از ان سویم برائے او را او را
شود چو او توجہ انتظار کردہ است بر در مقصود ایستادہ جائش بیرون می آید چوں
آن توجہ و انتظار بالتزام شود و اگر کسے بغفلت بر طریق رسم و عادات بجای آرد
برائے او این و ابرہ نیست و اگر کسے را بعتہ و فجاءۃ بے آنکہ انتظارے کردہ
باشد و بے آنکہ در دمے بجا آوردہ باشد برائے او مصادقہ شود این جذبہ نہاند

قادر بقدرت خویش کیے را بجائے برد این کارے دگر است اما سخن و عمل
 صوفیان است قوله وکما ان ما تکلفه العبد من المعاملات ظاهراً
 یوجب له حلاوت الطاعات فما ینازله العبد من احکام
 باطنه یوجب له المواجهه وگاہ کہ بندہ طالب در معاملات ظاہر خویش
 تکلف میکند ثم نہادہ علی ظاہر بجائی آورد البتہ این عمل او ثمرات می افتد
 مرد طالب در عبادت خویش حلاوت یا بد عبادت و در دش شیرین بود و آنچه
 احکام باطن و معاملہ باطن را بندہ مباشر شود و بحسب آن نگاہ دارد آن ثمر موجد
 افتد قوله فالخلاوت ثمرات الطاعات والمعاملات والمواجهه
 نتائج المنازلات این کہ مردم در طاعات حلاوت یا بد از ثمره عبادت ظاہر
 است و مواجید نتائج منازله است اما سخن اینست اگر عبادات بی منازلات است
 یعنی مورت حلاوت باشد من بچنین وانتم حاضر زاید برین صورت این آید
 حلاوت مواجید منازلات است قوله واما الوجود فهو بعد الانقضاء
 عن الوجد او بعد انکاز وجداتها شود کار بیشتر شود وجود شود و عبادت از حیثیت بالا
 گفته ام کہ شخص عین وجود شود و او عین مقصود شد و وجود مقصود عین وجود این شد این
 وجود گویند وجد یافتن بود تو اجد کارے بتم کردن برائے یافتن را برائے یافتن
 چیزے کہ تو اجد بود یافتنی کہ آنرا وجدان میگویند وجدان چیزے است کہ برائے
 آن را تو اجد بود این سخن عین آن وجدان شد چو بود او عین وجود او شد این را
 وجود گویند و تفتے دو بیتے کہے گفته بود مناسب اینجا است رباعی
 ہستم ولیک نیست نابود نابود ولیک بود را بود
 نابود چو بود بود را بود نابود چو بود عین مقصود
 قوله ولا یكون وجود الحق الا بعد خمود البشريه لانه لا یكون للبشریة بقاء عند

ظهور سلطان الحقیقه و وجود حق نباشد مگر آنکه آتش شبریت بکلی نمود یافته باشد یعنی کشته شده بود چو شبریت رقت یا شبریت هست اما خاص گشت بر ظهور سلطان حقیقت شود چو او پدر گردد و هیچ وجود را بود نماند مگر بود دیگر نه قوله و هذا معنی قول ابی الحسن النودى انما من عشرين سنة بين الوجود والفقد اذا وجدت ربى فقدت قلبى واذا وجدت قلبى فقدت ربى و براین سخن اشارت نوری رحمه الله او گفته است بستم سال که میان فقد و وجودم چون حق را یابم دل را گم کنم و چون دل را یابم حق را گم کنم چنانچه شانی گفته است علیه الرحمه بلیت

بی منست اوقا سانی با منست با سانی زین قبل در مانده ام
اینجا سخن شکل هست اشارت به بدان کنم اگر مدتی بیند فهم کند نوری میگوید اگر دل را گم کنم اگر این معنی است که شیخ بیان کرد گاهی چنین و گاهی چنان اما همچنین معلوم می شود از سخن نوری رحمه الله اگر وجدانست بعد آن فقدان نیست و وجدان بر وجدان خویش است و آن فقدان بر فقدان است هم وجدان فعلی و حکایت از طریان حال باشد از بیان حقیقت قوله و هذا معنی قولی لجنید رحمه الله علم التوحید مباین لوجوده و وجوده مباین عمله همان سخن را وجود و مباین است مر علم او را یعنی علم قائم است و بدان علم بدان معلوم چه حقیقت تجلی شود نه علم مانده عالم مانده همه معلوم باشد پس علم مباین شد وجود را و وجود مباین باست مر علم را پس همان سخن اثبات می یابد که علم توحید مباین است مر وجود او را خواه وجودی و خواه وجود حق گوید و درست است علم او مباین وجود او و وجود او مباین علم او بعد آنکه آن وجود خیر و شرف حقیقت شود پس علم مباین وجود او مدزیرا چه علم دویی تقاضا میگردد وجود او دوی

خواست پس علم مبائن وجود باشد که علم دانستن است و علم توحید یکے کردن است
و این هر دو مبائن یکے است که آنجا دانستن و کردن نیست همان سخن که ما غنایت
کرده بودیم جنید قدس الله سره همان اثبات کرد قوله فی هذا المعنی انشدوا
ع

وجودی ان اغیب عن الوجود بما یبد و علی من الشهود
وجود من چون از وجود من غائب شود بسبب شهود که بر من شایده است
قوله فالتواجد بداية والوجود نهاية والوجد واسط بین
البدلیة والنهایة تواجد اول کار است وجد وسط است هر دو طرف نسبت
دارد و وجود انتهاے کار است قوله سمعت الاستاد الامام ابا علی
الداق یقول التواجد یوجب استیعاب العبد والوجد یوجب
استغراق العبد والوجود یوجب استهلاك العبد فهو
شهد البحر ثم ركب البحر ثم غرق فی البحر تواجد آن می شود که تمام وقت
بند و فروگیر و چو تکلف می کنی آن قدر وقت که گیر و گیر و وجد موجب استغراق است
یعنی چیزی یافتہ است و بدان مشغول و مستغرق است و وجود موجب استهلاك
بند است او برو و بد و باقی شود استهلاك بندہ شود استیفاء حق شود و بدان
ماند چنانچه کسے از دور دریا را بیند همچنان تواجد از دور وجد را نظاره می شود
و وجدان بدان ماند که کسے بر دریا سوار شود و وجود بدان ماند که کسے در دریا غرق شود
او غرق شد و نیست نابود شد همان دریا ماند محمد حسینی گوید تواجد
بدان ماند که کسے در کناره دریا ایستد و ساخته می شود تا در دریا افتد و وجدان بدان
ماند که شخصی در دریا افتد و آشنا کرده و وجود بدان ماند که غرق در دریا شود و بند
گذازد و مین دریا گردد قوله و رتب هذا الامر قصد شد در در در شد شهود

شده وجود شمرده شود و ترتیب این حال که گفتیم انیت اول این کار قصد است
بعد آن فرو آمدن در آنجا که قصد کرده اند بعد از آن از آنجا که ورود شد شمرده شود
بعد از این شمرده وجود شود این شمرده و پیاپی وجودی نو نشد و از بعد از این وجود مخمور
شود می گویم شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت از
کردن انسان کامل است حقیقت عبارت از دیدن انسان کامل است حق الحقیقت
عبارت از بودن انسان کامل است و حقیقت الحق عبارت از بودن انسان کامل
است اینجا بیان بیان شد قصد بمقابله شریعت بیان شد و ورود بمقابله طریقت
بیان شد و شمرده بمقابله حقیقت بیان شد و وجود بمقابله حق الحقیقت بیان شد
و مخمور بمقابله حقیقت الحق بیان شد اینجا یک سخن شکل است شیخ رحمه الله گفته
بود اول خمود بشریت شود بعد آن وجود شود اینجا خمود بعد وجود گرفت آن خمود شود
وجود بود اینجا خمود بعد وجود گرفت شمرده شد سبب شمرده خمود بشریت شد بعد آن
وجود شد بعد از این وجود مخمور و اگر شد این وجود که بعد خمود بشریت شده بود این
وجود را هم خمود شد **قوله** و بمقدار الوجود تحصل الخمود و بمقدار وجود
حصول خمود است اینجا گفته بود بمقدار خمود وجود است اینجا بمقدار وجود خمود
است **قوله** و صاحب الوجود له صحو و محو بحال الله وجودی له
بعد خمودش و بعد ثبوت این وجود هم خمود شد صحو و محو او را کجا جانده صحو مخمور
شخص را تقاضا کند و اینجا خمود آن وجود شد صحو و محو چه نذر را اما انجینس میگوید
وجودی است همه و خمود دارد و انشاء دیگر شد بود بنا بود شد
با این که بروی احوال افتد و مع هذا وجود و خمود بوده باشد سخن مشکل می رود
تا که ام نیک سخت باشد که این را بحقیقت فهم کند و اینجا بختن بمبالت مصلحت
تقاضا نمیکند و غیره کار هم دامن گیر می شود و هم در مع ندایم اما هر چند بیشتر شرح می شود

مثل تزعم بر شد قوله فحال محوه بقاؤه بالحق و حال محوه فناؤه بالحق
 و هاتان الحالتان ابدل متعاقبتان عليه اين دو حالت است اين شخص
 را خود بخود وجود شد و از خود گشت وجود دیگر شد که آن بود نا بود بوده است
 بران وجود و حال ملازم باشد صحو و محو از خود بخود با خود آید صحو نایم از خود بخود با خود
 رود محو نایم و این هر دو بران شخص متعاقب باشد که برود و دیگر بیاید
 بیان ظاهر شیخ رحمه الله این تقاضا کرد که برود و دیگر بیاید اما حقیقت سخن
 اینست که اصحابا و کما اصحابا الصحو فی المحو و المحو فی الصحو قوله فاذا
 غلب علیه الصحو بالحق فبه یصول و به یقول قال صلی الله علیه
 و اله و سلم فیما اخبر عن الحق فی یسمع و بی یبصر چون صحو بحق غلبه شود
 بحق رسد و بحق گوید این نیست که تو بدور سیدی اوست که خود بخود رسید
 این نیست که تو میگوی اوست که خود بخود میگوید قوله قال علیه السلام فیما
 اخبر به باشد نیست که این بدو می شنود بلکه اوست خود بخود می شنود و کذلک
 ینطق و یشی قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السہلی یقول سمعت منصور
 بن عبد الله رحمه الله یقول وقف رجل علی الشیخی رحمه الله
 فسأله هل یظهر آثار صحبة الوجود الواحدین فقال کُثر یزهر
 مقارنا للنیر ان اشتیاق فیلوح علی الهیا کل آثارها کما قال این المعتر

هـ

و امطر الکاس ماء من ابارقها فانبت الدنء فی ارض من الذهب
 و سبج القوم لما ان را و اعجبا نور من الماع فی نار من الغناب
 سلافة و رثتها عاد عن ارم کانت ذخیره کسری عن اب فاب
 نگو حکایت و نگو سخنه است اما فیما نحن فیه مناسبته ندارد شخصی بحضرت

شبلی رحمہ اللہ اس پر سید ایچنین ہست برواجدان صحت وجود ہست یعنی او
 را ثبوتے و اور اقبایے و اعتدادے سے ہست شبلی رحمہ اللہ جواب گفت ایہ
 حکایت کہ حجب وجود را پر سیدی برین مثال ہست نورے روشن میگردد و بالو
 اشتیاق مقابل میشود پس آثار آن میران برہیا کل ظاہر میشود یعنی وجود بخود می خویش
 چنانچہ ہست ہست یعنی وجودے بعد خودے و خودے بعد وجودے
 نورے روشن بر آتش اشتیاق این وجود مقابل میکند برہیا کل اثر اوطاہر و روشن
 می شود وجود بصحت خویش چنانچہ ہست ہست اما این احوال بروافتد نورے
 ازان سوظاہر می شود برنا را این می افتد نور و نور می شود و وجود چنانچہ ہست همچنان
 است قولہ فامطر لکاس ماء الی آخرہ ریختہ است کاس آب را از ابر بقیہ
 خویش پس انبات کرد درے را از زمین زرد تو م تعجب کردند و بجان گفتند ہر گاہ کہ
 عجیب دیدند نورے از آب دیدند و مارے از زنب دیدند و این شواہبے ست از
 عادمیراث رسیده است و ذخیرہ از کسر از آب و جہا نوں این شعرے کہ گفت
 حکایت ازین کرد آبے بود کہ در شد عنبرے بود کہ سے شادین شدن عنبرے
 نہ آنکہ چیزے خارجے آرد بلکہ بہان عنبرے بود کہ سے شد و بہان آبے بود کہ در شد
 و بہان وجود بصحت خویش بوجود است این تغیرات و تحولات ازان ذات او
 بدوست کہ خود بخود می گرد و قولہ وقیل لابن بکر الدقی رحمہ اللہ ان
 جہم الدقی علیہ الرحمہ اخذ شجر تمبیک فی حال السماع فی ثورانہ
 فقلعہا من اصلہا فاجتمع فی دعویہ و کان الدقی کف بصیہ فقام جہم
 الدقی رحمہ اللہ یدک فی ہیمانہ فقال الدقی رحمہ اللہ اذا قرب
 منی ارونید و کان الدقی رحمہ اللہ ضعیفا بمرۃ فلما قرب منه قالو
 لہ هذا هو فاخذ الدقی ساق جہم رحمہ اللہ فوقفہ فلم یکنہ

ان یتحرث فقال جہم رحمہ اللہ ایھا الشیخ التوبۃ التوبۃ فخلادہ بر
ابوبکر دتی رحمہ اللہ حکایت کردند کہ جہم دتی رحمہ اللہ در سماع بود در سختی را از شیخ بکرد
اتفاق دتی ہر دو جہم ہم و ابوبکر در دعوتے جمع شد دتی مکفوف البصر شد حاضر از گفت کہ
جہم در رقص نزد یک من آید مرا خبر کنید چو او نزد یک آمد گفتند این ان جہم است
ابوبکر رحمہ اللہ ضعیف مکفوف شدہ ساق جہم را رحمہ اللہ گرفت گفت اکنون برو جہم
ایستادہ ماند قوت رفتن نبود گفت اے شیخ التوبۃ التوبۃ بعد ازین خود نمائی نہ کنیم حکایت
در تواجد و وجد صوفیان اقتادہ است حکایتے کہ مناسب است شیخ در میان میگوید
میرود و دیگر اگر تطبیق و ہند رہ آن ہم بہت از خود رفتہ کارے ازیشان در وجود ملی
نہ انکہ ایشان می کنند دیگرے است کہ در نظر ایشان کارے میکند قولہ و قل
الاستاذ الامام زین الاسلام رضی اللہ عنہ و کان ثوران جہم
رحمہ اللہ فی حق و امساک الدقی رحمہ اللہ بساقدہ لحق و لہما علم
جہم ان حال الدقی رحمہ اللہ فوق حالہ رجع الی الانصاف و استسلم
و کذا من کان نحق لا یتنعص علیہ شیء و ہما سخنے کہ ما براسے تطبیق را گفتہ
بودیم شیخ ابو علی رحمہ اللہ ہاں میگوید جہم رحمہ اللہ ہم نحق بود اما ابوبکر رحمہ اللہ اعلیٰ تر است
اورا وجود بود بعد خمود و این را خمودے است بعد وجود قولہ و اما اذا
کان الغالب علیہ المحو فلا علم ولا عقل ولا فہم ولا حس و چو محو غالب
شود صفت این باشد نہ اورا علم نہ عقل نہ حس نہ فہم و در صحو محو باشد اما احسا
باقی باشد ازین سخن چہ فہم کردی لا علم ولا حس این گمان بروی حس
برود شیریں قلم نذا ندو علم برو و چہ فہم از شے بر شے نمند لا و اللہ علم باشد
لکن علم او علم او نباشد و حس او حس او نباشد و عقل او عقل او نباشد قولہ سمعت
الشیخ ابا عبد الرحمن السلی و حمدہ اللہ یذکر با سندہ ان ابا

عقال المغربي رحمه الله اقام بركة اربع سنين لم يأكل ولم يشرب
الى ان مات ودخل بعض الفقهاء على ابني عقال فقال له سلام عليكم
فقال ابو عقال وعليكم السلام فقال الرجل انا فلان فقال ابو عقال انت
فلان كيف انت وكيف حالك وغاب عن حالته فقال هذا الرجل
فقلت سلام عليكم فقال وعليكم السلام فانه لم يرن قط فقلت انا
فلان فقال انت فلان كيف انت وكيف كنت وغاب كانه لم يرن
ففعلت مثل هذا غير مرة فقلت ان الرجل غاب فتركته وخرجت از
ابو عبد الرحمن رحمه الله شيندم ابنه اخو شين ميگفت ابو عقال مغربي رحمه الله چار سال
بكمه مقيم بودند غورونه آشاميد اين سخن از ذاب حس نيست و اين كار از صفت منحوت
نمايده ايم مردان را احمد بهاري و وزوه سال نخورونه آشاميد و اين را از اعتياد بود
و هر كه اعتياد كند او را شود قوكه و دخل بعض الفقهاء الى آخره شيخ رحمه الله
ان كه وجوده قائم بغيره باشد ذاب حس شود و اين حكايت آورد و قوه
بر ابو عقال رحمه الله آمد سلام عليكم كردند او جواب سلام كرد و مردو گفت كه من فلام
مگر ان شخصه بود كه او را مي شناخت شيخ گفت تو فلان باشي چو نست حال تو و نام ديگر
ميگفت همچنين سربار بود و شيخ غائب مي شد شخص گفت من بعد آن بيرون آمدم و اتم
كه اين مرد از خود غائب است اين حكايت شيخ براي آن آورد كه مرد را عقل كم شده
است و حس باو نماند اما اينجا اين سخن است مرد بچيز مشغول است دل
بدان متعلق است در نظاره آن مشغول است هر چه گويي او حكايت مرتب نتواند
گفت اين عبارت از محو نيست اما شايد بهر آن مي آرد كه چنين هم باشد كه حس
برود و تحمل عند البعض اين صورت نيمه محو باشد ضابطه هر چه رود از كشف تجلي باشد
و غير آن قوكه سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت

بن محمد بن احمد رحمه الله يقول سمعت امرأة ابی عبد الله
 التروغندی رحمه الله تقول لما كان ايام المجاعة والناس يموتون
 من الجوع دخل ابو عبد الله التروغندی رحمه الله بلیته فرأى
 فی بینه مقدار منونین حنطة فقال الناس يموتون من الجوع وفی
 بیتی حنطة فحولطه فی عقلاه فما كان یفیک الا فی اوقات الصلوة
 یصلی الفریضة ثم یرعود الی حالته فلم یزل کذلک الی ان مات
 دلت هذه الحکایة علی ان هذه الرجل کان محفوظا علیه اداب
 الشرعیة عند غلبات احکام الحقیقه وهذا هو صفت اهل
 الحقیقه بن عبد الله رحمه الله حکایت می کند ایام قحطی بود و مردان از بزرگانی
 می مردند ابو عبد الله رحمه الله در خانه خود در زمانه خود مقدار و من گندم میگفت مردان بزرگانی
 می میزند و در خانه من گندم باشد در عقل او خبطی و غلطی شد پس آن بیج چیز بود
 چنانکه فریضه گذارد و باز چنانچه بود و در بطنی پنهان شد و همچنین بود تا آنکه مرد
 است این حکایت دلیل برین کند شخص از خود رفته چو وقت فریضه شود بخود باز آید
 پس این قوم از ان انا که از خود رفته اند و در اوقات مخاطبه شرع محفوظ اند خداوند
 سبحانه ایشان را در اوقات مخاطبه شرع باز بخود می آورد و این حکایت نیز از محرمیت
 از بطنی است پس ایشان محفوظ اند و در وقت غلبه حقیقت و آداب شریعت
 و صفت ال حقیقت همین است قوله ثم کان سبب غیته عن تمیزه
 شفقتة علی المسلمین و هذه اقوی سمة لتحققه فی حاله عن تمیزه شیخ
 رحمه الله غیبت او فرمود بعبه سبب غیبت او میگوید از تمیز اشیا شفقت او بر مسلمانان
 منیر عقل و اوقات این قوی ترین حال باشد زیرا چه او در امور خویش متحقق بود این مرد که
 غائب شده است از کما صوفی است و مواجدا و محافظا و ابو علی دقاق رحمه الله

می فرماید و دیگرے را مجال و غلے نباشد و لیکن کسے اینجا چنین گوید بعد آنکه این شد
 خولط فی عقله مجال و مسلغ تحقق و تیسر نماند و آنکه شیخ قدس الله سره میفرماید وقت
 صلوة بضبط خویش آمدے و نماز گذارد و دیوانگان باشند که بسیار کار آکنند و غلطی برند
 مگر مردنے عاقل است حکایت مرتبے کنند و شعرے درست گویند و در واقع ایشان
 دیوانگان بانهما باشند و یوازہ از هر جا که باشند از هجوم و غیر آن در خانه شناسند و در
 و دختر و مادر را شناسند ماکل و مشرب خود را شناسند مردے ساها عمر او و زمانه از دنیا
 گزشته است وقت آن می آید بعبادت خود باز می گردد و این که شفقت بر مسلمانی
 مذہب عقل افتد مثل کاریست و در فهم هر عاقل نگذرد بر اے ذاب عقل را شے میباید
 باید رعایت حسن و جمال باشد رحمت و شفقت بر مسلمانان موجب ذاب عقل نیست
 مخصوص در ویشی در ویشا نیست این حکایت از مجموع و تفریق طاری است نه بر بعض معنیها
 شود بعض مردم را شنیده ایم و دیده ایم قوسے اند عمر و در مجامع و در ایام است
 و شب بیدار و این و شب و روز و تناسلی بودن تا آنکه در تناسلی بنیان است و هر چیز را
 را فراموش کرد گویا چیزی که شب و روز و این و تناسلی بودن تا آنکه در تناسلی بنیان است و هر چیز را
 و اگر هم هست بود هم از کبار کسے با هم صحیح و محمول و اشتد بے شبه اما در جزئیات امور
 از جمله حکما و امار عاقل تر و ضعیفتر میقیم تر کرده اند.

قوله ومن ذلك الجمع والفرق لفظ الجمع والتفرقة مجرى الجمع والفرق
 فی کلامهم کثیرا کیے ازان الفاظ مصطلح که در حکایات و محاورات ایشان
 جمع و فرق است لفظ جمع و تفرقة و سخن ایشان می رود و قوله و كان الاستلزام
 بو علی رحمه الله يقول الفرق ما نسب اليك والجمع ما سلب
 عنك فرق عبارت از آنست آنچه نسبت بتو دارد و آن تفرقة است و آنچه از
 امور بشری است اکل و شرب و صوم و صلات و تلاوت و این همه تفرقة است جمع

چیسٹ، انچہ اوست بشری اوسلوب گرو و حق جمع شود این جمع است قوله معنا
 ان ما يكون كمال العبد، من اقامة العبودية وما يليق باحوال البشر
 فهو فرق وما يكون من قبل الحق من ابداء معالي وابتداء لطف
 احسان فهو جمع هذا اذ في احوالهم في الجمع والفرق لانه في
 شهود الافعال وشیخ مین گفت که، گفتیم اما شیخ ابوالقاسم رحمه الله بیان
 نگفت بیان آنکه حامل از سلب است آن گفت و این جمع و این تفرقه ابتدا
 حال ایشانست، زیرا چه در شهود افعال اندام تعیین شود و افعال شیخ می کند تعیین شود
 که این بشود افعال ما هر چه الیایات او را بخود دارد و از او بر دآن جمع است و یکی
 از این شهود افعال است قوله فمن اشهدده الحق سبحانه وتعالى
 افعاله من طاعته ومحافلاته فهو عبد بوصف التفرقة این که
 خلق را اثبات ایشان بذات وصفات و افعال ایشان کنی الی قوله و من
 اشهدده الحق سبحانه و ما یولیہ من افعال نفسه سبحانه فهو عبد
 یشاهد الجمع و هر که را خدا شهادت کند با افعال خویش و او را از او بر داین بنده را
 گویند بوصف تفرقه است و اگر چنین است که آن شخص را خداوند بجهان شهود خویش
 او را از او بر د و او بوصف طاعت و عبودیت ستقیم انده این را جمع نامست قوله
 ما یولیہ من افعال نفسه یعنی بنده نمی کند خداوند سبحانه و در مظهر او فعل خویش میکند
 قوله فاثبات الخلق من باب التفرقة و اثبات الحق من تحت الجمع
 این که خلق را اثبات ایشان بذات وصفات و افعال ایشان کنی این تفرقه است
 و این که ایشان را از این افعال و اقوال و صفات بدر بری دگوئی که خداوند میکند
 این جمیع است ایشان را از ایشان برون کند و درود ایشان را محو بیند و اثبات
 وجودیاری شود بحقیقت این جمع شود قوله ولا بد للعبد من الجمع والفرق

فان من لا تفرقة له فلا عبودية له ومن لا جمع له لا معرفته له چنان
 نباشد و عارف را ازین هر دو فرق باید جمع باید فرق باید تا اجزای عبودیت
 و استقامت آن برپاے دارد و جمع باید باشد و عیان بمعرفت توحید و مرد عارف
 متصف بصفات الهی باشد اگر تفرقه نباشد زندگی باشد و اگر جمع نباشد
 معرفت بشهود و عیان نباشد **قول** فقولہ ایالت تعبیر اشارۃ الی الفرق
 و قولہ ایالت نستعین اشارۃ الی الجمع ایالت تعبیر حق عبودیت است
 و ایالت نستعین حق ربوبیت است اشارت اول بتفرقه آید و دوم بجمع **قولہ**
 و اذا خاطب العبد الحفی بلسان منجواه اما سائلا او داعیا او مثبیا
 او شاکرا او متصلا او مبتهلا فاذا فی محل التفرقة چون بنده خطاب حق
 بزبان راز خویش کند این کہ خطاب کند یا چیزے را خواسته باشد یا داعی او
 باشد او را منجواند یا مغیب است یا شاکر است یا بد و متعل است یا از ہم اتہال
 کردہ بد و بازگشته است این بنده در محل تفرقه قائم است مگر با وجود اتصال چو
 نجوی در میانست بر آئینہ تفرقه باشد و او بدوست و داعی است و سائل است
 این ہم چنان تفرقه است فعلی ہذا ایالت نستعین ہم تفرقه باشد **قولہ** و اذا
 اصغی لبسۃ الی ما یناحیہ مولاء و استمع بقلبہ ما ینحاطبہ بہ فیما
 فاداہ و ناحیاء و عرف معناه او بوح لقلبہ و ارادہ فہو متشاہد
 بالجمع و چون اینچنین باشد کہ این بنده بسر خویش گوش نہسد بوسے چیزے کہ مولی
 او او را ندانمیکند و بد آنچه باو خطاب میکند این بدل خویش با او جمع آدہ است
 در چیزے خداوند سبحانہ باوے ندانکر دہ است یا رازے گفتہ است یا معنی
 خطاب را یا مراد خود را تعریف کردہ است و دل او را تائی محیی کرد و او را بخود نمود
 یا او را آن معنی نمود پس این بنده متشاہد جمع باشد حاصل کلام شیخ این شد ہر چہ نسبت

بہ بندہ است تفرقہ است و ہرچہ نسبت برت تعالیٰ است جمع اما مفہوم ہست
کہ اگر تفرقہ جامع است معتد بہ است این تفرقہ از معلومات قوم باشد اما جمع این تفرقہ
را بحق جمع کند این جمع کند باشد تفرقہ مخصوصہ کہ بیان کردہ است تفارقی بیما
است شیخ شخصی تعینہ کردہ است و اگر نہ در جملہ افعال و اقوال بندہ تفرقہ
و جمع ہست قولہ سمعت الاستاذ ابا علی رضی اللہ عنہ یقول انشد
القول بین یدی الاستاذ ابی سهل الصعلوکی رحمہ اللہ
جعلت منزلی نظری الیک و قلبی الدھر یتکل علیہا
و کان ابو القاسم الضراری حاضر فقال الاستاذ ابو سهل
رحمہ اللہ جعلت بنصب التاء فقال استاذ بل جعلت بضم
التاء فقال الاستاذ ابو سهل الیس عین الجمع انتم فسکت للضراری
رحمہ اللہ و سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ ایضا
یحکی ہذا الحکایۃ علی ہذا الوجه قال الاستاذ ابو القاسم
القشیری) ومعنی ہذا ان من قال جعلت بضم التاء میكون اخباراً
عن حال نفسه فكان العبد يقول هذا اذا قال جعلت بالفتح
فكانه يذہر من ان يكون ذلك بتكلفه بل تخاطب مولاه فيقول
انت الذي خصصني بهذا لا انا بتكلفي و در لفظ جعلت میان این بزرگوار
اختلاف رقتہ است و در نصب او در رفع تا اگر جعلت نصب گوئی جمع آید و اگر
رفع گوئی تفرقہ آید جعلت بر رفع اضافت بنفس متکلم است و جعلت بنصب اضافت
بسوی حق است قولہ فالاول علی خطر الدعوی والثانی بوصف
المتبری من الحول والاقرار بالفضل والطول اکنون بے نظیر یکن این کہ
شیخ دعوی میفرماید دعوی یہ گذردارد دعوی مناسب نیست میان طائفہ

سویان دعویٰ نبوت است و غیره و در تفسیر این قول بجهدی عمدت
 و بین من يقول بفضلك ولطفك اشهدك فرق است میان کسی
 که گوید من چنین کار میکنم بجهل و غیث و بین کسی که گوید بفعل تو و قوت تو من میکنم
 تو میکنی جهدی اضافت بسوی خود میکند بفضلك اضافت بحق است قوله
 و جمع الجمع فوق هذا و جمع جمع برتر از جمع است و در جمع الجمع جمع و تفرد است
 جمع الجمع عبارت ازین است اجمع تفاریق و با همه نسب و اضافات و با همه مباشرت
 با افعال و حرکات مؤرخین نماید که از همه پیشانیان پیشانی تراز همه دو افتادگان دور
 افتاد و تبارین همه او یک یک است این جمع الجمع است این مشکل حالتی است ندراقدام
 بسیاران است و بسیاران و مانندگان دعویٰ ناشاسته کرده اند و خود را از قوم جمع الجمع
 دانسته اند و باینکه من شتر هم مرگ اقدام و مطنه دعویٰ بسیار است اینجا عورتنه با جنید
 رحمه الله گفت چه باشد این که اسرار خدا با عوام میگوید این اشارت جمع بود و جنید رحمه الله
 جواب فرمود که ما اسرار خدا با خدا میگویم این جمع الجمع است قوله و تختلف الناس
 هذه الجملة علی حسب تباین احوالهم و تفاوت درجاتهم
 فباینکه این جماعت را بر حسب تفاوت خلق و لکن شاهد این قائما با الحق فهذا
 هو جمع همین سخن که بالا گفتیم شیخ همین سخن میفرماید بطریقه شرح سخن با همی شنود و مردم
 مختلف اند و درین جمع الجمع بحسب اختلاف درجه و مرتبه که دارند و کلی نیست هر که
 اثبات نفس خویش کرد بر آئینه چو اثبات نفس خویش کرد اثبات خلق هم شد اما شیخ
 بصریح میفرماید آنکه اثبات نفس و خلق کرده اند این نظردین مشامده دارد که خلق عالم
 بحق اند این جمع الجمع است قوله و اذا كان مخظفا عن شهود الخلق صطحا
 عن نفسه ما خوفه بالکلیة عن الاحساس بكل غایب ما ظهر واستوی
 من سلطان الحقيقة فذلک جمع الجمع و گفته که چنین باشد که او را از برده

و بکلی از احساس غیر حق مأخوذه بموجب ظهور سلطان حقیقت و استیلا بر آن این را جمع الجمع نامند قوله فالتفرقة شهود الاغیار لله سبحانه و الجمع شهود الاغیار بالله و جمع الجمع الاستهلال بالکلیه و فناء الاحساس بما سوى الله عند ثلثات الحقیقه شیخ بعبارت مختلف برات تفهیم مخاطب را طایفه می کند محل مثل است سخن دقیق و لطیف است سبب آن عبارت می کند که کسی فهم کند حاصل تفرقه این باشد اغیار باشد اما شهود ایشان بنا بر خدا است اگر اوصاف و تصور شود که در آن تصور عکس جمال الهی گردد هم شهود باشد شهود و اگر شط و تمثیل نمود هم شهود باشد و اگر گوی هم را خدا آفریده است هم شهود باشد و اگر گوی ثبوت ایشان و قوام ایشان بخدا است هم شهود باشد و جمع چیست شهود اغیار بخدا باشد این را این معنی باشد شهود ایشان شهود ایشان نیست آن شهود خدا است و جمع الجمع نیست که تها بکلی شود و از آن او با و بکلی نماید یعنی بنده کلا و جمله با همه اشیا استهلاک فانی رسماً و حقیقه و خیالاً و درهما فانی شود شیخ رحمه الله شهود باشد را تفرقه داشت و استهلاک بالکلیه را جمع الجمع و ما بالا بیان کرده ایم قوله و بعد هذا حالة عزیزة لیسیمها القوم الفرق الثانی وهوان یرد الی الصحو عند اوقات اداء الفرائض لیسیمها لیسیمها بالفرایض فی اوقاتها فیکون رجوعاً لله بالله سبحانه لا للعبد بالعبد فالعبد یطالع نفسه فی هذه الحالة فی تصریف الحق یشهد مبداء ذاته و عینیه بقدرته و مجری افعاله و احواله علیه بعلیه و مشیدته و بعد ازین جمع که استهلاک کلی است حالتی عزیز است و این این است که او را باز گردانند بصحنه و یک اوقات آن و این را صحنه نامند و این رجوع خدا بخدا است آنکه بند و بنده آورده است آنرا که رجوع از و بدو شده است صفت این مرد اینست درین حالت مطالعه نفس خویش هست و می بیند

کہ در تصریف حق است چنانچہ خویش ہی آید می گرداند و مبدی ذات اور اوصفا
 اور شائد است کہ او بقدرت خویش اور بخود می دارد و او را بدی و بد و افعال
 خویش و احوال خویش را بعثیت اوی گذارد و افعال خویش و ثبیت خویش
 بدومی گذارد و یا بنده افعال خویش و ثبیت خویش بندامی گذارد و بدو یک معنی است
 عبارت مختلف قولہ و اشار بعضہم بلفظ الجمع والفرق الی تصریف
 الحق جمیع الخلق فجمع الكل فی التقلیب والتصریف من حیث انہ نشی
 ذواتہم و مجری صفا تہم و بعض جمع و تفرق را دعوت میت گفتہ اند و پس گفتہ اند
 جمع و فرق کہ بہ خلق در تصریف حق اند یعنی اللہ بہم ما دینہم و بمضیہم بقدرتہ
 الی ما شاء پس جمع کر دکل را کہ در تصرف و تصریف او اند و نشی ذوات و مجری صفا
 ایشان اوست این جمع و تفرق است و مراد تعلم پس خواہم گفت مرید تو گفتہ او ہم دی
 ہم بدین باز خواہم آورد قولہ شد فرقہم فی التفریع ففریقاً اسعدہم
 و فریقاً بعدہم و فریقاً اعداہم و فریقاً اضلہم و اعماہم و فریقاً اجمعہم و فریقاً
 جذبہم و فریقاً اذلہم بوصلتہ و فریقاً انزلہم من رحمۃ و
 فریقاً اکرہم بتوفیقہ و فریقاً اعظمہم عند رومہم تحقیقہ
 و فریقاً اصحاہم و فریقاً احماہم و فریقاً اقربہم و فریقاً غلبہم
 و فریقاً اذناہم و احضرہم ثم اسقاہم فاسکرہم و فریقاً
 اشقاہم و احقرہم ثم اقصاہم و اہجرہم و انواع افعالہ لا
 یحیط بہا حصراً لایاتی علی تفصیلہا شرح و ذکر کلیہ نیست و تفصیل شرح
 فرمود کہ را میخواند کہ را می را ندیکہ را مقرب میکند و را از خود دور میکند
 کہ را اکرام می کند کہ را مصلح می کند کہ را محو میکند و کہ را محو میکند و ہمہ برین
 قیاس افعال باری ہمہ این جمع و تفرق عام است و انواع افعال او در حصرو شرح

نیاید قوله انشد المجید رحمہ اللہ فی معنی الجمع والتفرقة
 وتحقیقت فی سرى فاجالت البانی فاجتمعنا للمعانى وافترقنا للمعانى
 ان یکن عبدك التعظیم عن الحظعیانی فلقد صیرك الوجدان من الاحشاء
 ودر معنی جمع وتفرقة جنید را و سریت گفتہ اند و تحقیقت فی سرى و اثبات کہ ہم
 ترا در سر خود و زبان من با تو را از میکوید باعتبارے جمیع شیعہ و باعتبارے تفرقة شیعہ پس ہم
 شاید شد از جمع گویند و معانی دیگر باعتبارے از تفرقة گویند قوله ان یکن عبدك
 اگر تعظیم تو غالب کند مرا از خط عیان من پس وجد از احتشای من تو نزدیک است
 اول تفرقة گرد و دوم جمع و این تفرقة و جمع بحسب عامر است چنانچہ شیخ گفت قوله
 وانشاء

اذا ما بدلی تعاطیته فاصد فی حال من لم یرد
 جمعت و فرقت عنی به ففرق التواصل مثنی العاد
 وقتہ کہ اظاہر شود و او را بزرگ و انیم و تعاطلم کنیم از ویابد و فرود آیم در جائے کہ کسی
 فرو نیاید جمع شد و خود را از خود تفرقة کردم و بدو جمع شدم و بدو تفرقة کردم پس تو اصل
 کہ جدا شود مثنی عدد شود و اصل را شمری مثنی العدد باشد یکے یکے است و چوہ شود
 کہ یکے را دو جانہی و سیومی جا کنی سہ شود و پنچین ہر اعداد را جمع کنی و باز گشت ہمہ یکے است
 آن الوف تفرقة است این یکے جمع شیخ در بیان مناسبتہ نسبتہ نیا درودہ است
 در بیان کلمات صوفیہ ہم نسبتہ نہادہ است گفتہ است این حال بالا است این فرو است
 چنانچہ آمدہ است گفتہ است

الفناء والبقاء

قوله ومن ذلک الفناء والبقاء یکے از ان الفاظ فنا و بقا است چنین
 گفتہ اند کہ چند لفظ است میان این صوفیہ مصطلح و مرجح آن ہمہ بیک معنی می شود حضور
 غیبت فنا و بقا جمع و تفرقة الفاظ مختلف است و معنی متحد عبد اللہ خفیف رحمہ اللہ

حضور وغیبت گوید خراز علیہ الرحمہ فناء وبقا گوید و جنید رحمہ اللہ جمع و تفرق نہایت
و تو در بیان بامعان نظر کن اندک تفرق بہت میان ایشان اگر توانی دریافت
تفرق باریکی بہت بقولہ اشار القوم بالفناء الی سقوط الاوصاف
المذمومة و اشار و البقاء الی قیام الاوصاف المحمودۃ بعضہ از
فنا و بقاء این عنایت کردہ اند ذمیمہ برود و سبحانے آن حمیدہ شود این رافنا و
بقا گویند شیخ و فنا و بقاء بحسب تعدیہ لفظ میگوید تعدیہ فنا بعد است عن
الاخلاق المذمومة موقتی عن رغبۃ این فنا و بقاء لغوی است مصطلحاً
نیست آنچه در منہاج کلام خود خواہند گفت باینکہ ابتدا ما را گویند و اگر نہ انہ
مہم متوش و متمدومی گردد و گمان می رود این عہد فنا است اما بعضی مردم دیدہ
خود را سالک گویند و گویند ما منہی می دانیم چون از ایشان پرسند ایشان ہمین معنی
فنا و بقاء گویند قولہ و اذا کان العبد لا یخلو عن احد ہذین العشرین
فمن المعلوم انه اذا لم یکن احد الفسین کان القسداً الاخر لا
محالۃ فمن فنی عن اوصافہ المذمومة ظہر علیہ الخصال المحمودۃ
ومن غلب علیہ الخصال المذمومة استتر عنہ الصفات المحمودۃ
البتہ کی ازین دو صفت در بندہ باشد ذواب ذمیمہ فنا شد بقا شد حمیدہ
بقا شد ہر دو ضد و نقیض اند اگر کی برود دوم لا محالہ باشد قولہ و اعلم
ان الذی بہ العبد افعال و اخلاق و احوال فلا فاعل قصراً فنا
باختیارہ و الاخلاق جمیلت فیہ و لکن یتغیر بمعالجۃ علی مستمر العادۃ
بندہ بدانچہ اوست و نسبت بدو دارد از افعال و اخلاق جمیلی اوست اورا
با آن آفریدہ اند بدین قابلیت آفریدہ است اگر زمانہ رود بر کارست و بشمرند
آن استمرار کنند بر آن آن بود و ضد آن آید غضب برود علم آید قوی و الاحوال

يرد على العبد على وجه الابتلاء لكن صفاءها بعد زكاء الاعمال
فهى كالاخلاق من هذا الوجه لان العبد اذا نزل الاخلاق قبله ^{فنفى}
تجهك سفسا فها من الله سبحانه عليه تحمين اخلاقه واهوا
غضب وشهوت وحرص ومواين احوال است بوجه ابتلاء برنده است
وصفاى او بچه باشد بزكاء اعمال باشد چو صفا و زكائيه هست بمثال اخلاق
باشد چو بنده اخلاق بل غرض نمازله كرد و بران اطلاع شد و است حميده صيت
و ذميمه صيت وجه بايد و چه نبايد پس سجد و طاقت خویش انچه روى است انرا
نفى كند بحسن خلق خویش. قوله فكذا لك اذا و اطب على تزكية اعماله
ببذل وسعه من الله سبحانه عليه بتصفية احواله بل بتوفية
احواله چنانچه برين استمرار كرد و در صفائى آن كوشيد و زكاء دست و او در اعمال هم
كذلك وسعى كه خدا او را داده است بدل آن وسع كند آن هم قابل است
كه شود تصفيه احوال كند بلكه توفيه كند يعنى چنانچه حق اوست همچنان بجا آورد قوله
فمن ترك مذهبهم افعالهم بلسان الشريعة يقال انه فنى عن شهوراته
فاذا فنى عن شهواته بقى بنيه و اخلاصه فنى عبوديته سر كنه كرم شرع
هر چه ذميمه در شرع است انرا انتقا كند از شهوت انشايت فانى شد بر محل شهوت
براند و از غير محل احترام كند اين فاعن شهوته باشد چو شهوت برود باقى شود
بنيت صالح و اخلاص و عبادت اول بقا و دوم بقا قوله و من زهد
فى دنياه بقلبه يقال فنى عن رغبته فاذا فنى عن رغبته بقى بصدق انابتة و
عاج اخلاقه ففى عن قلبه الحسد و الحقد و النحل و الشح و العصب
والكبر و امثال هذا من رعونات النفس يقال فنى عن سوء الخلق
فاذا فنى عن سوء الخلق بقى بالفتوة و الصدق و من شاهد

جوابان القدرة في تصارييف الاحكام يقال فني من حسابان الحقائق
من الخلق اين همه در معنی واحدست وجهت آن ترجمه تکرار کرده است بقوله
فاذا افني عن توهم الاثار من الاغيار بقى بصفات الحق ومن
استولى عليه سلطان الحقيقة حتى لم يشهد من الاغيار لا عيناً
ولا اثر ولا رسماً ولا طلاً الا يقال انه فني عن الخلق وبقى
بالحق چو ازین فانی شد که چیز از غیر او نماند یا بغیر وجود او وجودی باشد
این را از جواب فنا شمرند نسبت به فنا قوم دارد فنا مصطلح نیست سلطان حقیقت
برو تجلی کند کرد وجودی عینی و اثری از همه فانی شود این را گویند که از وجود خود
و از جمله وجودات او همی فانی گشته و بحق باقی شده این فنا و این بقا قول فناء
العباد عن افعاله الذميمة و احواله الخسيسة بعد من هذا الافعال
وفناء عن نفسه وعن الخلق بزوال احساسه بنفسه وبهم
فاذا افني عن الافعال والخلق والاحوال فلا يجوز ان يكون
ما فني عنه من ذلك موجوداً او اذا قيل فني عن نفسه وعن الخلق
فنفسه موجودة والخلق موجودون ولكنه
لا علم له بهم ولا به ولا احساس ولا خبر فيكون نفسه موجودة
والخلق موجودين ولكنه غافل عن نفسه وعن الخلق غير محس
بنفسه وبالخلق فناي که معلوم است گوئیم تا بود هر وجود فانی شود از همه وجودات
بجمله ایشان شاید باشد با همه اوصاف که ایشان راست مرد فانی باشد
نه آنکه علم نباشد و خبر و حس نباشد علم باشد و خبر و حس باشد این بهم مرد فانی باشد
و آنچه شیخ میفرماید که نفس نماند و علم نماند و خبر نماند که حسن اندا و کجا بعلم ادراک
کند او کجا که او را خبر باشد پروانه خود را بر شمع زند این سوخت فانی شد این که

نور و باشع باشد شع را می بیند و بداند و همه را فانی یا بید پرده اند و زانیر همین صفت باشد از آنکه
او باشع کیلکه شده است خداوند سبحان گوید لَئِنْ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ يَكُنُ الْوَاحِدُ الْقَهْقَرُ
کلام ادانلی: و ای و ابی ست باشع و وجود همه اغیر او و یگوید لِلَّهِ الْوَاحِدُ الْقَهْقَرُ
و کلام ابی: و انلی البتة منقطع و او دائم قایل این دم که من فتور حکایتیم با وجود همه وجودات
او یگوید لِلَّهِ الْوَاحِدُ الْقَهْقَرُ و فانی را که بدو قایم است همین صفت است که هم میان
ایشان چینه می گفتم است نظم

من رفتم از غمیش درون و بر دلم ام
از من مرا طلب تو کن من کون نه ام
با دوست چون یک شده ام چیست مجرور
هر تم بیا که بودم زان کم فزون نه ام
چون محم دوم شد و است مرا عشق تو بیک
من لغز و استخوان و دگر پوست و خون نه ام
کس پرست از محمد چونی چسبیده
بے چون بگون چه گوید جو غم چسبیده ام

این فنا و این بقا است ازین بیشتر سخن و فنا و بقا نباشد قوله و قد تری
الرجل یدخل علی ذی سلطان او محتشم فیزهل عن نفسه وعن
اهل مجلسه و یأید زهل عن ذلک المحتشم حتی اذا سئل بعد خروجه
من عنده عن اهل مجلسه و هدیات ذلک الصل و هدیات
نفسه لم یکنه الاخبار عن شی شی رحمه الله میفرماید برائے فنا و برائے
ذاب حس و خبر از شخصی بر سلطان جلیل القدر عظیم الخطر در آید مرد را از نفس خویش فزول
شود کار بهای باشد در میان آن مرد و بسیار چه بود و که بود و چه گفتند و چه شنیدند و
بسا باشد زدن مخم و محتشم هم شعور نماند این مثال فنا و بقا نیست برائے حضور نبوت
را این مثال نیک و افق باشد شع رحمه الله برائے آن آرد و بریا کل موجود و آن
شخص موجود مع هذا احساس و خبر گرفته این از مصطفی است و سستی طبیعت
ارد نفس است با فنا نیست و ارد قوله قال الله عز وجل فلما رأیته اکبرنہ و

پس ایشان فانی گردند فاقوا اول فناے افعال شد و بعد آن فناے صفات
بعد آن فناے ذات از افعال خود فانی شد و بعد بافعال او باقی شد از صفات خود
فانی شد بصفات او باقی گشت و از خود فانی شد بربانی گشت این بیت که در
ہاں فنا کہ انقیتیم ہم بدان اشارتے در ستے کرد شیخ ایں سہ فنا گفت فنا از فعل و فنا
از صفت و سیوم استہلاک ازان فنا در وجود حق

قوله ومن ذلک الغیب والحضور و بعضی ازان کلمات مصطلح غیب

الغیبۃ والحضور

و حضور است قوله فالغیبۃ غلبۃ القلب عن علم ما تجری من احوال
المخلوق لا اشتغال الحس بما وردہ علیہ ثم قد یغیب عن احسا
بنفسہ وغیرہ بوارد من تذکرہ ثواب او تفکر فی عقاب غیب
عبارت ازین است دل او غائب شود از علم چیزے کہ بر خلق میرود زیرا چہ حس او
مشغول است بواردے کہ بر وی شدہ است از تذکرہ ثوابے و تفکر عقابے
و البتہ تحمل کہ از خویش غائب شود و از خلق

بجہ کہ لا اقم

تذکرہ ثوابے و تفکر عقابے و البتہ ایں مختصر بر نظیر ثواب و عقاب نیست جلال و
جمال ہم منفیت شعور شخص از قوله کاروی ان ربیع بن خثیم کان ینب

منفی

الی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فمر نحانوت حداد فزاری الحدید
المحماة فی الکبیر نغشی علیہ و لم یفیک الی الغد فلما فاق سئل عن

ذلک فقال تذکرت کون اهل النار فی النار فہذا غیب تزلزلت

علی حداد حتی صارت غشیہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بردگان حدادے

گذشت می بیند آہن گرم کردہ اند و میگویند او را غشی شد تا دوم روز بعد آنکہ بہوش

آمد پرسیدند چہ بود گفت اہل نار را یاد کردم پس ایں غیبے است کہ زیادت شد تا

سہ در نسخہ منقول عن عبارت را گرم خوردہ است بنا بران بیاض گذاشتہ شد - ع ح

از خود تا آنکہ غشی شدہ است شیخ رحمہ اللہ موجب غیبیہ موجب مخصوص
 فرمود و حکایت مخصوص آورد برائے مثال آن را و غیب در فہم ما نیست ہرچہ
 مغیب اقتدا ذکر بارے عقاب قومے رویت شے بہنئے جینے دیدن ہمیں عظیم
 ہرچہ بیند دل نہ از ایند و تحمل کند از غیب نامند قولہ و ردی عن علی بن
 الحسین رضی اللہ عنہما اندکان فی سجودہ فوق حریق فی داسرہ
 فلم یبصر عن صلوۃ فسئل عن حالہ فقال الہفتی الذار الکبری
 عن ہذا الذار نظیرے دگر یگوید علی بن حسین رضی اللہ عنہما در سجودہ بود و سر تہ
 در سر اے او افتاد و از سجودہ خویش باز نیامد ازوے پرسید گفت آتش بزرگ
 از آتش خورد مرا باز داشت خیال آتش کبری برو غالب آمد احساس این آتش
 صغری برو محکوم و تا کبری بدن نسبت باشد این نار را مغت بار شستہ اند ہر آمینہ
 این صغری باشد آن کبری و دیگر نار کبری نار اللہ المؤقتہ الّتی تطلع علی الافئدۃ
 این عنایت کنند آتش عشق آتش طلب چوں دروے افروزد این را کہ آتش صغری
 میگویند با آن آتش کبری کہ مردمان عنایت کردہ اند از ہر شعور و احساس برو و قولہ
 و بما تكون الغیبۃ عن احساسہ بمعنی یکا کشف بہ من الحق سبحانہ
 و بما باشد کہ از حق برو چیزے کشف شود بدان افعاب شود و نورے اقتدا کہ شعاع
 ان نور جہازا بہوزد این از سبب آن از خود و رود و تجلی قہر شود این ہم از ان قبیل است
 تجلی لطف شود و در جمال او چنان مستغرق شود کہ از خود غایب شود و این در آفتاب کا
 است چوں مرد مہتمی شود و آن چیز بارو بسیار اقتدا عادت شود این چیز با مغیب و منیر
 نیفتد و اگر بر سر نمایندہ مطلع شود کہ وراے این کیست کہ این می سازد ہم منیر و مغیب
 نیفتد قولہ شعرا ہم مختلفون فی ذلک علی حسب احوالہم ہر آمینہ
 ہمی آید کہ ایشان مختلف اند بر حسب احوال خویش کسے را چہ مغیب افتد و کسے را چہ

قوله ومن المشهور ان ابتداء حال ابی حفص النیسابوری الحال د
 فی ترکہ الحرفۃ انه کان علی حانوتہ فقراء قاری آیتہ من القراءین
 فورد علی قلب ابی حفص رحمہ اللہ واسم تغافل ان احساسہ
 فادخل یدہ فی النار واخرج الحديد المحمۃ بیدہ فطری قلیل ذلک
 فقال یا استاذ ما هذا فنظر ابو حفص رحمہ اللہ الی ما ظہر علیہ
 فترک الحرفۃ وقام من حانوتہ ابتداء سبب توبہ ابو حفص حداد رحمہ اللہ
 علیہ ابن بود عورتے آمد خریدن قفلے دل شیخ باوے بر بست دکان گرد آورد و ذبا
 عورت روان شداد خانہ اور سید عورت آن عورت است کہ البتہ مراد طلب این
 بدان آن زرسد حداد را سوختند و گرمی دل شعلہ زد قاب نیاورد و محوسی شہرہ بود و سحر
 برورفت حال سوختگی خویش بروے عرضہ کرد محوسی گفت تو مسلمانی احمدی انچہ فرایم
 تو آن کنی حداد گفت من در کورہ غم افتادہ بے سوزم و دمی دم آتش عشق راحن
 آن معشوق در فروزی آرد چہ فرمائی کنم بچمل معشوق در دامن افتد گفت چہل روز
 پیچ طاعت کن و کلمہ کفرے کہ من تلقین می کنم البتہ آن زبان میگو و میگو بچہان قبول کرد
 چہل روز برین کار بود اثر سحر پیدانشد آمد باز بران محوس گفت انچہ گفتی کردم معشوقہ
 ہم برستیزہ کاری خویش است آتش سحر تو اثرے نکرد دل آہن اورا نرم نشت
 من بچہان بنزیر محبت گرفتارم محوس گفت ہرگز نباشد انچہن تو طاعتے کردہ باشی
 در میان و اگر نہ سحر من آن چنان نیست کہ ہرگز خلاف شود و اندیشہ کرد جملہ حرکات
 و افعال خویش را تا چہل روز یاد میکرد یاد آورد و پیچ طاعتے نکردہ ام مگر آنکہ نگریزہ
 تیزے در رہ افتادہ بود آن را در گوشہ کردم محوس گفت شرم دار از خداے
 کہ چہل روز متصل اورا برنجانی و کفر و رزی و طاعتے نکنی تا آنکہ یک طاعتے کترین
 طاعتها کردی خداے آن را قبول کرد تا سحر مرا اثرے نشد ابو حفص ہان عت

توبه کرد و دلش از بان عورت باز آمد و بخدا مشغول شد اما حرف حدادی کرد و موجب ترک حرفت آن بود که شیخ رحمه الله بیان کرد در دوکان شسته آهن و رکوره انداخته گرم کرده آتیه از قرآن شنید الله اعلم آیت رجا بود یا آیت خوف از خود غائب شد دست و رانش از خفت آهن را دست گرفت بیرون آورد و دست را از آزاره نبود شاگردی از آن شیخ بود یا تلمیذ تصوف بود یا تلمیذ در کار حدادی او دیدن شیخ بصیرت این ابو حفص رحمه الله این دید که بر من چنین ظاهر شد اکنون چو در دوکان شسته بر من چنین ظاهر می شود بودن در دوکان بهتر نباشد از دوکان خاست و گوشه شسته گرفت و ترک آن حرفت کرد و قوله و کان الجعید رحمه الله قاعد و عتبه امراته فدخل علیه الشبلی رحمه الله فارادت امراته ان تستری فقال لها الجعید رحمه الله لا خبر للشبلی عندك فافقدي فامد يزل يكله الجعید حتی بکا شبلی فلما اخذ الشبلی فی البکان قال الجعید لا امراته استتري فقد افاق الشبلی من عینته جعید شسته بود زن او نزدیک او بود شبلی علیه الرحمه در عورت خواست پنهان شود جعید گفت بنشین که شبلی از تو خجرت دارد همچنان او شسته بود جعید باو سخن میگفت شبلی علیه الرحمه گریست جعید گفت زن را پنهان شو که شبلی علیه الرحمه با خود آمد و دانستن جعید شبلی را علیه الرحمه که او با خود آمد همان احساسی که میان ایشان است و اگر گریه دلیل نکند که او با خود آمد چو نه بود که با این بے خبری ره دانست و بر جعید علیه الرحمه آمد پس معلوم شد که ایشان از خود غائب اند و افعال از ایشان جاری است بحسب عادت قوله و سمعت ابانضی الموزن رحمه الله بنسأ و کان رجلاً صالحاً فقال کنت اقراء القرآن فی مجلس (استاذ ابی علی) الذقاق رحمه الله وقت کونه

هناك وكان يتكلم في الحج كثير افاثر في قلبي كلامه وخرجت الى
 الحج تلك السنة وترك الحانوت والحرافة وكان الاستاد ابو علي
 الدقاق خرج الى الحج ايضا في تلك السنة وكنت مدة كونه بنسبا
 اخذ منه واضرب على القراءة في مجلسه فرأيت يوماني البادية يظهر
 ونسي قمقه كانت بيد فحملتها فلما عاد الى رحله وضعتها عند فق
 جزاك الله خيرا حيث حملت هذا ثم نظرت الى طويلا كان له لم
 يرني قط وقال رايتك مرة من انت فقلت المستغاث بالله
 صحبتك مد وخرجت عن مسكني ومالي بسببك وتقطعت
 في المغازاة بك والساعة تقول رايتك مرة ابو نصر موزن رحمه الله مسك
 كه ابو علي دقاق در مسجد من بود چهار ماه و در فضیلت حج می گفت تا بگفت او مرا هم اشتیاق
 حج شد بصحبت او برون آدم و حانوتی حرفت را گذاشتم حج برون آدم پس ویدم
 او را و بار دین طهر و وضو کرده او را و قاروره را با نجا گذاشت من دانستم فراموش کرده است
 پس آنرا گرفتم و چون او بر جل خویش بازگشت نزدیک او نهادم و گفتم خدا بر تو رحمت
 کند که این را برگرفتی آوردی بعد آن سوی من بسیار دید چنانست که مرا هرگز ندیده است
 و گفتم من ترا یک بار دیده ام تو کیستی گفتم بخدا فریاد کنم از دست تو مدت در صحبت
 تو بودم و در صحبت تو خانمان خراب کردم خانه و دوکان را گذاشتم بسبب تو جنگها را بدیدم
 این زمان تو میگوی یک بار س ترا دیده ام در عبارت در بعضی سخنان زیادت کرده
 ام بنده ام چنانچه حکایت مرتب دیده ام همان بنده ام این غیبت که شیخ زاهد
 یا هیبت بتلاسی حق بود یا همان وقت که در وید آن وقت غیبی شده بود چو از و
 غیبت شد از گذشته و حال شعور رفت آری دل چو بکارش متعلق باشد و آن
 مور کار چو م آرد که البته فرصت نمیدهد این غیبتها شود و قوله و اما الحضور من نقد

یكون حاضرًا بالحق لانه اذا غاب عن الخلق حضر بالحق على معنى ان
 يكون كانه حاضر وذلك لاستيلاء ذكر الحق على قلبه فهو حاضر
 بقلبه بين يدي ربه فعلى حسب غيبته عن الخلق يكون حضوره
 بالحق فان غاب بالكلية كان الحضور على حسب الغيبة فاذا قيل
 فلان حاضر فمعناه انه حاضر بقلبه لربه غير غافل عنه ولا ساه مستد
 لذكره بين بيان میان حضور و غیبت ملازمه آمد غیبت بحضور است و حضور بمرتبه
 است و آن غیبتی که بغیر حضور حق باشد آن معتدیه نیست اما وجودی و لذت دارد
 یعرف من ذاق اکنون اینجا و سخن است غیبت بحضور یا حضور بعد غیبت یکے
 نیست غایب برو شاہد شد سخن او بحال او یا از عظمت او و غرت او دل مستغرق و
 مشغول گشت ہر آئینہ از خیر ہائے دیگر غائب شد این غیبتی بسبب حضور باشد و اینچنین ہم
 باشد نخست خود را تکلف بحضور کند چنانچہ مردم مراقب از پس تصویر آن غائب این
 مرد از احساس خویش غائب شود و اینجا غائب حاضر آید این حضوری بعد غیبت باشد
 مردم مراقب و ذاکر این سخن را بدانند ایشان خلوت گیرند دل را بتصور حضور حق بند
 و کذلک در ذکر این تصویر آن غائب از خود غائب شوند در آن حالت بر ایشان
 تجلی شود نورے بیند نارے بیند تا چہ پیش آید بحسب ہر کسے این حضور از غیبت
 است و چون تکلف درین حضور دست داد و غیبت تحقیق شد کار بجائے کشد
 کہ غیبت مبتلاے حق گردد و حضور حق شود یا نشود غیبت او را دست داد ہم در آن
 غیبت او را سامراتے و محاکاتے است مناجات و مکالمات و مقدمات دیگر
 ہم درین میرود با حق او در آن مشغول و از حق غائب و درین غیبت حکایت کسے
 بدانند و بروا قعات و وجودات مطلع شوند و این بلائے است بر جان آن شخص کہ
 جز حضور حق پیش او می آید قولہ لانه غاب عن الخلق لازم نیست شاید حضور

شود و غیبت نباشد و شاید غیبت باشد و حضور نباشد قوله فهو حاضر بقلبه
اینکه شیخ میفرماید تمام حکایتی من گفته ام درست ترجمه است بنیدش بین قوله
فاذا قيل فلان حاضر شیخ مسکله میگوید مگر گویند فلان حاضر است شیخ سخنی زیاده
میفرماید برای تشریح فهم مخاطب قوله ثم يكون مكاشفاً في حضوره
على حسب رقبته بمعان تخصده الحق سبحانه بهما چو او از همه غائب شود
و خدا بدو حاضر آید چه باشد یعنی پرده که بر چشم دل او بود آن پرده برگردد و در نه او همه سار
حاضر است درین حالت او از خود غائب شد و خداوند سبحانه و تعالی وجود را بدو
حاضر نمود بدان اندازه و مرتبه که آن شخص وارد از معانی و اسرار سه او را اطلاع دهند
یا آن معانی و اسرار او را کشف اطلاع دهند یا اذن حکایت کند حق تعالی بر سه اطلاع
بر اسرار افعال و بدو چیز را پیش او بیا فریند او بداند که آن فریش بدین صفت است
یا حکایت از فریش خویش کند که آن فریش من برین صفت است ملاقاتی نیست
مباشرتی نیست چنانچه صانع و مصور رامی بینی بمباشرتی و محاسبی صانع
کند اینچنین نیست و اگر محصور و صورت بمباشرت و ملاقات نماید این را دو چیز باشد
یا اذن قبیل است وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ بمباشرت نیست
معاذت نیست معاذت نیست اما چنین نماید و یا خود حکایت از مثل است
تمثیل کرده است بمباشرت شده است و از مثل ای توقع است هر چه از تمثیل بپاید
از تمثیل همان آید و همان کند این دریا عقیقه است نخله ساحل له اما برای
خدا را تو مجروح نشیدن این سخنان خود را ذائق و واقف این ندانی و برین نظم
سخن نه کنی که من ذائق این مرسوم و از دید و ذوق خود می گویم و دیگر بر اسرار و مرادات
کلام انداز کلمات متشابه که علماء آنجا نطق در کشیده اند خداوند سبحانه او را بران
اطلاع و بدو گوید اینجا این مراد است صوفی پیش خواب من قدس الله سره الغرض از این

آیہ رَامَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاقُتٍ مَعْنٰی مِلْفِت شَيْخِ اَزَا تَحِيْنِ
 و اِستحسانے میگردان معنی جزا این معنی است کہ در تفاسیر است تجلی افعال
 گفتم و حکایت از مسامراتے و محاکاتے گفتم اگر تجلی صفات و ذات می نویسم
 کتاب دراز می گردد اگر تو مرد فہمی و زیرکی خواهی دانست تو کہ و قد یقال
 لِرَجْوَعُ الْعَبْدِ اِی احساسہ نحال نفسہ و احوال المخلوق اندہ حضری
 رجع عن غیبتہ و بسا باشد و از ان غیبت باز آید گرد خویش بر آید و گرد احوال
 نطق بر آید اورا گویند او حاضر شد معنی غیبتہ کہ بود از ان رجوع کرد و خلق حاضر شد
 اگر اینجا عاد و رجع و غاب گویند درست آید اما شیخ لفظ حضر اختیار کرد زیرا
 امور بنی است از پیرے غائب شدن پیرے حاضر شدن غاب و علاست
 آید قولہ فہذا یكون حضوراً لمخلوق پس این را دو اعتبار شد حضور حق
 و حضور خلق از حق غائب شد حضور حق شد آنجا ہم این سخن درست آید غیبت
 بحق و غیبت لخلق قولہ والا ول حضوراً لخلق اکنون اول و آخر نیست ہر یک
 پس دیگرے می آید ہر کرا اعتبارے کنی آن اول باشد اما شیخ اورا اول
 فرض میکند قولہ و قد یختلف احوالہم فی الغیبتہ فمہم من لا
 تمت غیبتہ و منہم تدام غیبتہ گفتم اگر غیبت متحدہ و متلاحقہ شود
 خود غیبت دایم است و اگر غیبت می شود باز حاضر می آید این غیر دایم است
 اما غیبتہ کہ در کشفات و تجلیات است البتہ متلاحقہ و متراوفا باید این کہ حکایت
 باشد و سخن باشد و اطلاع باشد زمانے بتدی باشد و غیبت آنکہ اورا برین اطلاع
 شود و بسا چنین ہم باشد کہ شخص بمقدار پلک زدنی غائب شود بران مقدار
 اسرار و انوار مطلع شود کہ اگر بنویسد مجلدے شود و تمام کلام اند چنانچہ یک حرف
 گوئی خواندہ شود یا او تعالی خواند یا این خواند قولہ و قد حکى ان ذ النون

المصوی رحمہ اللہ بعث انسانا من اصحابہ الی ابی یزید لینقل
 الیہ صفۃ ابی یزید فلما جاء الرجل الی بسطام سال عن داسرا بی
 یزید رحمہ اللہ فدخل علیہ فقال ابو یزید ما تريد فقال اريد
 ابان یزید فقال من ابو یزید واین ابو یزید یا بی طلب ابی یزید فخرج رجل
 وقال هذا مجنون فرجع الی ذی النون فاخبره بما شهد فکی ذلک
 وقال اخي ابو یزید ذهب فی الذاهبین الی اللہ عز وجل ذوالنون
 رحمہ اللہ شخصہ را بر ابو یزید رحمہ اللہ فرستاد تا چیزی از احوال او و اقوال او حسا
 کند بیاید برہ ذوالنون علیہ الرحمہ گوید شخص حاضر پر سنده بطیفور رحمہ اللہ رفت
 و طیفور نمایب حضور بود بایزید رحمہ اللہ پرسید چه میخواهی تو و کرامت میخواهی تو او گفت
 بایزید؟ را میخواهم بایزید؟ گفت ابو یزید کیست و کجاست ابو یزید و من در طلب
 ابو یزیدم کہ نمی یابم آن مرد از ابو یزید؟ بیرون آمد گفت این مرد دیوانہ است و بر
 ذوالنون؟ رفت و حکایت کرد ذوالنون بکرمیت و گفت برادر من ابو یزید رفت
 باز فغانی کہ بسوی خدا رفته اند یعنی او با خود نمانده است و از خود رفتہ نمی آید
 چه گویم و من کجا ام کجا طلبم این سخن دو معنی احتمال می برد یکی آنکہ شیخ حکایت
 از غیبت میکند چنانچہ گفتم او از خود غائب است بخدا حاضر است شعورے
 و خبرے از خود و از وجود دیگران ندارد و دوم بایزید با خود است حکایت از
 حقیقت حق میکند و من کہ و تو کہ و بایزید کہ من کجا و تو کجا و بایزید و ذوالنون
 کہ او است او است تعالی دیگرے کیست سخن اول از تجلی و استتار است و
 سخن دوم از عالم تحقیق و تحقق باری تعالی است این مرد ممکن و او متکون این محقق
 و او محقق و آنکہ ذوالنون؟ گفت ذهب مع الذاهبین الی اللہ دلیل برین کند
 سخن کہ ما تحقیق کردیم سخن بیان است آنجا ذاب بکلی نیست اما اینجا ذاب بکلی است

ہمان ابیات کہ بالا نویسانیدہ ایم اینجا مناسب است نظم
 من زفتہ ام زخویش ورون و برون نہ ام از من مرا طلب کن من کنون نہ ام
 قولہ و من ذلک الصوم والسكر کیے ازان الفاظ مصطلح قوم الصوم
 صحو و سکر است سکر عبارت از ابتہاج از دیدن جمال و حسنے کہ دل را پیش آید
 آن ابتہاج بدان کشد اور امتنان کند و او چنان بسکر و لذت آن شاد و خوش
 مشغولست کہ از ضرر و نفع اشیا غائب است و صحو عبارت از ہوشیاری
 کہ بعد ازیں سکر باشد با بقای لذت سکر چنانکہ مدمنے سے دام نہ نوشد و ہوشیار
 باشد و نفع و ضرر ہر چیزے را بشناسد اما خوشان و سکران باشد و صحو سے
 و سکرے کہ اینچنین نیست لا یعتد بہما قولہ الصوم رجوع الی الاحساس
 بعد الغیبة صحو عبارت از ہوشیاری است کہ بعد غیبت شود اول غائب
 بود بعد آن ہوشیاری شود قولہ والسكر غیبة بوارد قوی و سکر عبارت
 از غیبت احساس بواردے قوی بخنہ و جملے وغیر آن و اکثر اولطفے و بہائے
 نسبت دارد قولہ والسكر زیادة علی الغیبة من وجہ و ذلک
 ان صاحب السكر قد یكون مبسوطا اذ لم یکن مستوفیا
 فی سکرہ و سکر بوجہ زیادہ از غیبت است غیبت از رویت نائے باشد
 و نورے باشد اما سکر غیبی مخصوصے و آن زیادت چیت کہ صاحب سکر مبسوط
 و متبیط باشد و خوشان باشد و قتی کہ در سکر مستوفی تمام نشدہ است یعنی
 سکر آنچنان غلبہ نکرده است کہ ذمہ لے پیش آید شیخ رحمہ اللہ فرمود مزید سکر
 را از غیبت و قتی باشد کہ ایں سکر تمام اورا استیفا نکرده باشد اگر اینچنین
 اتفاق افتد کہ ایں سکر تمام اورا استیفا کرد ایں سکر خود معتد بہ غیبت ایں را
 سکران مایت خوانند و اگر او از آنہا است کہ ذوقے دارد و خوشی دارد و لذت

دارد و بعض حرکات و سکناات متان دارد از خطرۂ اشیا و از اشیا غایب
 است این سکر معتد بہ است صحوے کہ در و سکر نیا شد و سکرے کہ در و صحو
 نباشد ہر دو معتد بہ نہ اند قولہ وقد یسقط اخطار الاشیاء عن
 قلبہ فی حال سکرہ و تذلک حال المتساکر الذی لم یستوفہ
 الوارد فیکون للاحساس فیہ مساع ہر آئینہ ساقط شو و خطرۂ اشیا
 وقت و مستی است و اگر نہ مست کہ و این حال سگری است کہ استیفاے
 واروے کردہ است اشیا را احساس باقی است و بہین مطلوب است
 قولہ وقد یقوی سکرہ حتی یزید علی الغیبة فریما یکون حب
 المتساکر شد غیبة اذ اقوی سکرہ ہمان سخنہ کہ گفتہ بودیم و را بہت
 سکر او ہم ہمان گفت و بسا سکر قوی شود تا آنکہ زیادہ شود و بہ غیبت الکنول این
 غیبت بکلی شدہ است یا من وجہ دون وجہ خود سخن ہمانست
 مگر این گویند اینجا بہین غیبت است و اینجا طرفے و خوشی علی ہذا برین
 معنی غیبتے بصفقے زیادت باشد قولہ و ریما یکون صاحب الغیبة
 اتم فی الغیبة من صاحب السکر اذ اکان متساکرا غیر مستوف
 ہر آئینہ تسا کرے کہ مستوفی غیبت نیست کہ بکلی باشد ازان اتم باشد قولہ
 والغیبة قد تكون للعباد بما یغلب علی قلوبہم من موجب
 الرغبة والرهبة ومقتضیات الخوف والرجاء والسكر لا یمکن
 الا لاصحاب المواجید و غیبت شاید زاد و عباد را ہم باشد برایشان
 امیدے و غوے غلبہ کند اما سکر جز اصحاب مواجید را نباشد قولہ
 فاذا کوشف العبد بنعت الجمال حصل السكر وطرب الروح
 و ہام القلب چمن جمال ازلی بر کیے تجلی کند بطف و جمال است ہر آئینہ مر

مستاف گردد و جان غمش شود و دل از بس راحت و لذت ہائے گم گردد و یادہ گردد و شخصے محبوبے جمیلے رسد ہر آئینہ نفس در ترغ شود و روح غمشان گردد و وقت با روح و راحت باشد چو اینچنین بہر روز و آردستان شود چنانچہ کہے

گفتہ است نظم

من مست می عشقم مزار نخواہم شد خفتہ بر مشوقم بیدار نخواہم شد

قوله و فی معناه انشد

فصحوک من لفظی هو الوصل کلہ و سکرک من لفظی یبیح لک الشرما
فما مل ساقیہا و ما مل شارب عقار لحاظ کاسہ یسکر الیہ
بے صحت و از لفظ من است۔

قوله و انشد

فاسکر و القوم دور کاس و کان سکری من المدیر

اصحاب و یاران از دور شراب مست شدند و مستی من از کہے است کہ شراب
می گردانند یعنی از ساقی قوله و انشد

لی سکر قان و للندان واحد شیخصت بہ من بینہم و حدی

مراد و مستی است و مزندان را یک مستی است ندان یا ندیم است یا نام شخصے
است و این چیزے است کہ من بدان مستم کہ من مخصوص است کہے بدان
شرکت ندارد قوله و انشد

سکران سکر ہوی و سکر ملامہ فمتی یضیق فتی بہ سکران

سکران سکر و سکر است یکے از عشق آید و دم از شراب شود پس جو آنے
کہ بعشق اوست او کے ہوشیار گردد و قوله و اعلم ان الصحو علی حسب

السكر فکل من کان سکرہ بحق کان صحوہ بحق و من کان سکرہ نین کان

بمخظ مشوبا كان صحوه بمخظ مشوبا واعتبار صحوا باعتبار سكر است اگر او
خالص بنحق بود صحوا او هم خالص بنحق است و هر که سكر او بخط با و باقی بود
در صحوا و همچنان باشد این سخن چندان مفهوم نمی شود در سكر او خط باقی چه باشد
قوله و من كان محققا في حاله كان محفوظا في سكره همان است که سكر
او بنحق باشد و سكر بنحق همان که محفوظ باشد این دوم صیغه قوله والسكر
والصحو یثیران الى طرف من التفرقة و سكر و صحو نسبت بتفرقة دارند اگر غنا
کنند که اشیا را می داند و خطر اشیا را می داند و مع هذا از ضرر و نفع اشیا غایب
است و چنان مشغول است که از اشیا خبر ندارد اگر تفرقة باشد و اگر آن
غنا یت کنند که مرد سار که او را سكر استیفا کرده است و سلطان سكر برو
غالب شده است این را نمی دانم تفرقة نامند یا نه قوله و اذا اظهر من سلا
الحقیقة علم ان صفة العبد للثبور والقهر و چون سلطان حقیقت
سلطنت خویش ظاهر شود بنده را جز نیست شدن و گداختن چاره نباشد
قوله ومعناه الشد

اذا طلع الصباح لنجمد راح تساری فیه سكران و صبح
چون سكر طلع شود یا ستاره روشنی که می دارد بر آذنی که او دارد و ملائکه او می نما
او را یا بنجم نسبت کرد آنجا موشیاردست برابر باشند یعنی همه را از دست برد
و بخود گردانند اگر چه سكران است یا صاحی است که بعد سكر سكر شده است
قوله قال الله تعالى فلما تجلّی رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكَّا وَ هَرَمُوسُ
صیفا هذا مع رسالته خرو صفا و هذا مع صلابته و قوته
ظل دكاهنكسرا از ظهور سلطان حقیقت این حکایت آورد حق تعالی تجلی
بر جبل کرد عکس انوار حقیقت الوهیت بر جبل افتاد کوه با همه شکوه و یرئی

و غفلت که او دارد ذره ذره گشت بر موسی عکس عکس افتاد موسی علیه السلام
 بهوش گشت تجلی سلطان حقیقت را این اثر است که در حکایت موسی علیه السلام
 شیخ آورد موسی صلوات الله علیه را این نمودند که تو رویت می طلبی و صفت
 رویت این است که عکس جمال بر جیل افتاد ذره ذره شد نمی دانیم ذره ذره
 نمود موسی علیه السلام را یا هم همچنان ذره ذره گشت تا پذیر شد موسی علیه السلام
 اگر چه قبضت گفته است و مراجعت کرده است نمی دانیم بعد آن بهر آن مستقیم
 ماند یا نماند یا مقصود خود رسید عاشق و طالب را چنین باشد صد بار توبه کند
 و باز از غرض خود اندکی نیست این بیت گویند مردمان نظم
 صد بار رفته ایم نکرده است ماقول بنی ننگ عاشقیم و دیگر بار می رویم
 قوله والعبد في حال سكره يشاهد الحال وفي حال صحوه
 يشهد العلم الا انه في حاله محفوظ لا يتكلفه وفي صحوه يستحفظ
 بتصرفه والضحو والسكر بعد الذوق والشرب وبنده طالب در
 حال سکر یا بشاهد حال است حال که بدو شاهد شده است بدان مست
 است وجود در حاله و صحوه بشرط علم است یعنی آنچه مشاهده در وقت سکر
 بود آن شی که او را مسکر افتاده بود علم بدو باقی اگر در صحوه آمده و از ذوق سکر
 خالی نه مری همه شب در بر معشوق خپد و بمراد خود باشد چو روز شود آن
 معالمت که با معشوق در شب گذشته بود دل همه آرزو عالم باشد این ساعت
 آن شخص و آن مضاجعت و آن معانقت نیست اما بخمال او و یاد او چنان
 شوق و ذوق مستی می راند که اندازه نیست عشقه تازه تر از سر می باز و شخصی
 ازین حال خبر داده است نظم
 خوشا عاشق که با معشوق پیوست
 و آنکه او عشق را از سر گرفت

ایں حکایت با ازندگان می رود اما او در سکر است خدا او را محفوظ می دارد
 آنچه وظائف و اوراد است و موجب شرع است آنجا بجای می آرد اما صاحب
 مستحفظ و متصرف با اختیار خود است و اختیار را و اختیار اوست در سکر نظر او
 بود شاید بود او را بحسب آن آن شاید طرفی دعوت می کند این محفوظ
 او را بدان نمی گذارد چنان بحال خویش مشغول می دارد که او را ممکن نیست که بخلا
 او تعلق مائی کند و در صحو آن مشاهدات و آن تجلیات بجای می کشد و کار
 میفرماید او مستحفظ و متیقظ این را اختیار می دادند و اختیار او کردند اما او را
 اختیار ندادند و لکن محفوظ و معصوم داشتند و صحو و سکر بعد ذوق شراب است
 اول ذوق شراب باشد بعد آن صحو و سکر شود۔

الذوق والشریب **قوله ومن ذلك الذوق والشریب ذوق حلتی را گویند**
 که مرد طالب بدان محفوظ شود و دل را آتیز از سکر یا سکون و قرار می
 باشد میان شرب و ذوق اندک تفاوت است یک عام است و معالما
 دوم خاص است در مصداقات **قوله ومن جمله ما یجری فی**
کلامهم الذوق والشریب و یعبرون بذلک عما یجدونه
من ثمرات التجلی و نتائج الکشفات و بوارده الواسدات و
اول ذلک الذوق ثم الشریب ثم الری شیخ قدس الله سره
 بعد تعریف را بیان کرد اما موجب آن را گفت که ذوق و شرب از کجای خیزد
 آنچه از ثمرات تجلیات لطفی و بهائی و یا جلالی و قهری اگر اعتیاد بر آن شده
 باشد خوشی و فرحتی و لذتی که در دل شود آن را ذوق نامند اگر اول حال
 باشد ذوق و اگر تکرر شود شرب و اگر قرار گرفت ری **قوله فصحاء**
معاملاتهم یوجب لهم ذوق المعانی و وفاء منازلاتهم

یوجب لهم الشرب و دوام مواصلتهم يقتضی لهم الری
صفاء معاملت کہ ایشان وارند و معاملہ دو است یک معاملہ با خلق است
و دوم معاملہ با حق است معاملہ با خلق رکستی و درستی و رد مظالم و آنچه بد
ماند و معاملہ با حق صدق محبت و رعایت موجب آن کہ محبت و عاشق را
لحظہ جز بمعشوق نباشد و جز خیال او و یاد او و ذکر او نباشد مخلص این وصیفای
این ذوق معانی دست و پد در محبت انہی است و وصلۃ است و فرقی
است و مانند این از ہر یک معنی استفاد است بصفای آن این میش آید
و معانی آن دست و پد و آنچه بر ایشان منازلات می شود و آن بوفامی کشد
حق آن سجا آورده شود آن را شرب می نامند نسبت لغوی ظاہر و جدانی
در دل خویش می یابد آنرا ذوق می نامد و چنانچہ چیزے بیاشامد و کشیرہ شود
شرب نامند و اگر این منازلات بدوام کشد و مواصلات شود آن دوام
مواصلات بری کشد ری سیرائی است چو دوام مواصلات شود درستی نامند
یعنی دوام مواصلات موجب رستی است اما اگر یکے را ہر چند دہند سیراب
نشد و آن جہانے دگر است قولہ فصاحب الذوق متسا کر و صفا
الشرب سکران و صاحب الری صاحب صاحب ذوق بدان ماند
چنانچہ کہے چیزے آشامیدہ باشد و اندک سکرے باشد و صاحب
شرب بدان ماند کہ یکے آن قدر خورده است کہ متان شدہ است و صفا
ری متسا کر بود سکران مدمن گشت چو مدمن گشت صاحبی نامیدند قولہ
وان من قوی حبہ تشرمد شرابہ فاذا ادامت بہ تلك
الصفة لم یورثہ الشرب سکران فکان صاحباً بالحق فانیا
عن کل حظ لم یثربہ اید علیہ ولا تیغیر عما ہو بہ ہر کہ رستی

او و محبت او قوی و بیشتر است شرب او بیشتر است هر آینه آنکه در محبت
 قوی است از ناز و کرشمه معشوق ذوق میگیرد و ناز و خشم و برآمدگی او ذوق میگیرد
 و از زجر و قهر او و از طرب و غضب او هر چه از ناز و آید و عشق را می باید و
 چون بسیار باشد شرب او را مسکونیفتد هر آینه چو مدمن شود سکر نیار و هر چه
 بالا گفته بود که مستوفی عنه عن احکام البشریه حیث لا حس ولا عقل ولا
 فهم و لا شعور اینجا آمد اثبات کرد که همه باشد و او صاحبی باشد چنانچه
 مدمن خمر است پس او پوشی از حق است و از جمله خطرها فانی است با این که
 شرب از همه چیز خطرها میگیرد و ذوق با او هست شرب با او هست اما ازین ذوق و ازین شرب
 فانی است هر چه بر او وارد می شود بدان متاثر نمی گردد هر چه هست جلال و جلال
 قهر و لطف و هیچ مغیره متغیر نمیکرد و صاحب زینجاد است با بریدن بدین
 جمال یوسف علیه السلام ایشان را شرب و ذوق شد زینجاد و داشت
 بجمال یوسف علیه السلام بدین یوسف علیه السلام او متاثر نشد متغیر نشد
 از خود نرفت او جمال یوسف را علیه السلام آشامیده است و می آشت
 ساعت فساعت او را جمال یوسف علیه السلام کجا مغیر افتد و لیکن این
 صاحبی آرزو دارد که سکران و متساگر گردد قوله و من صفا شربه
 لم یتکدر علیه الشرب اگر شرب صافی باشد شرب منکد نگردد
 قوله و من صار الشراب له غذاء لم یصبر عنه و لم یبق
 دوند و هر که شرب غذای او شد او از شراب تواند ماند و از شراب
 نتواند گذشت قوله و انشد

انما الکاس رضاع بیدنا فاذا لم یذقها لم نعش
 شراب را اربجای شیر که دایه طفل را دهد و قتی که نخوریم نریم قوله

وانشدوا .

شربت الحب کاساً بعد کاس فما تفتدت الشراب مارویت
 شراب دوستی را متوانی و متحد و شامیدم و حال برین جلد است نہ شراب کم شد
 ونہ من سیر شدم اینجا عجائب کارے باشد کہ ری عبارت از سیرانی است
 سیر لقی چه معنی دارد ہمیں قدرے کہ مخیر و مغیر نیست قوله و يقال کتب یحیی
 بن معاذ الرازی رحمہ اللہ الی ابی یزید البسطامی رحمہ اللہ
 ہہنا من شرب کاساً فلم یطماء بعد فکتب الیہ ابو یزید رحمہ اللہ
 عجبت من ضعف حالک ہہنا من پنجسا بمحار الکون وهو فاغیر
 یستزید حکایت نویسد یحییٰ معاذ رضی اللہ عنہ بر ابو یزید رحمہ اللہ نبشت چه
 گوئی مر کسے را کہ یک قدرے نوشید مرست است گشت و بعد آن تشنہ نمی شود
 بایزید رحمہ اللہ در جواب نبشت این کار کا زابد نام کن اینجا کسے است کہ
 قح شراب ازل و ابد می نوشد و نعرہ ہل من مزید می زند این حاصل کلام
 شیخ نبشتہ ام ترجمہ نیست قوله واعلم ان کاسات القرب
 تبدل من الغیب ولا تدار الا علی اسرار معقنہ و ارواح عن
 رِق الاشیاء محررة بدانکہ کاسہائے عشق از غیب پیدای آید و ہر کہ قطرہ
 از این کام کسے بچکاند مگر بر اسرارے کہ از بندگی و جو آزاد شدہ است و ارواح
 کہ از قید شہو و ہستی آزادی یافتہ است دستے از غیب آید آن دست را قبضہ
 و بسط کفے و ظہرے نیست قدرے بران کف باشد اورا لوسے و رگے و
 جہتے نہ آن دست غیب این شمر بے کہ بلاریب و لاریب و لا غیب است
 بدست طالب و ہر یاد رکام او چکاند اگر مرد صاحی است بدتش و ہر اگر
 مرد ساکر است در کامش چکاند مقصود اینست کہ ذوق و شرب وری جز اصحاب

مواجید و اہل محبت را نبود۔

المحود الاثبات

قوله ومن ذلك المحود الاثبات ویکے ازان الفاظ محود اثبات
 است محود اثبات نزدیک بفنا و بقاست و نزدیک بصحو و سکراست
 ۲ فرقی اما اندک قوتی است میان ایشان قوله المحور رفع اوصاف العادة
 والاثبات اقامة احکام العبادۃ محو عبارت از رفع عادت است
 عادت بشری بود آن منہی شود و اثبات عبارت ازین است کہ احکام عباد
 را ثابت کند عادت بشریت برین می آرد البتہ از عبادت تکلی و تکاسلی باشد
 رفع این عادت شود این نباشد در و این بہت و او دور می دارد این بکاری
 از وے و اثبات این است کہ عادت عبادت گردد و چنانکہ یکے را بنے
 غذائے آبے میسر نیست البتہ اورا معیشت نباشد جز برین عبادت شخصے
 برین صفت شود ہر کچہ کند بروے او تواند از عبادت باز ماندن قوله
 فمن نفی عن احواله الخصال الذميمة واتی بد لها بالافعال و
 الاحوال الحميدة فهو صاحب محود اثبات ہم شود محو بکلی نشود اما
 اعتدال پذیر و ہمیں معتدل شدن محو ذمیمہ است شہوت زود اما معتدل شود
 این شخص بر و قاہر غالب باشد و آن مقہور و مغلوب و اگر شہوت بر و و طلب
 و اگر حرص بر و و طلب معالی بر و و ایشان ہم می یا بند اما بصفت اعتدال
 چنانچہ گفتہ ام کہ شرف ایشان فی محلہ باشد نشاید از مشر و عے میند و
 گرد و مہربن قیاس و دیگر محو ایشان بکلی میسر نیست زیر اچہ جلی است لا
 تَبْدِيلَ لِحُكْمِ اللَّهِ اما سبب امہاتی و اصطلاحی صفت افراط گرفته بود بجا بدہ
 و ریاضت بصفت اعتدال گرد و یکے صفت غضب را از خود دور کرد و صفت
 شہوت از وے سر بردا آنکہ این را دور کند صفتے دیگر سر بردہ و پچنین رنگا

گذرد و غرض حاصل نباشد قوله ضمن نفی هر که از اوصاف ذمیه بدرشد
و متصف بصفات حمیده شد این را محو و اثبات گویند شیخ رحمه الله این لفظ
محو و اثبات در معاملات و عبادات و فحوا و صاف ذمیه و اثبات حمیه آورد
اگر در الکیات حرف کنذیک بر محل و میخراقت و قوم صوفیه بیان کرده اند بعض
کتب متحققان را نظاره شود آنچه من می گویم باینست قوله سمعت الاستاذ
ابا علی الدقاق رحمه الله يقول قال بعض المشايخ لو احدث ايش
تحو و ايش تثبت فسكت الرجل فقال اما علمت ان الوقت
محو و اثبات من لا محوله و لا اثبات له فهو معطل مهمل و قاق
رحمه الله فرموده است یکے را چه چیز است که از خویش اثبات میکنی مرد عاقل
ماند ابو علی گفت نمی دانی تو وقت موجب محو است و موجب اثبات است
هر که را محو و اثبات نیست پس او معطل است و مهمل است این سخن
بدو چیز می کشد یکے آنکه او ذمیه را محو نکرد و حمیه را اثبات نکرد او معطل و
مهمل است دیگر هر که خود را محو نه کرد و مقصود را اثبات نکرد که محو این اثبات
او نمی شود پس معطل و مهمل است هر چه هست شو گو بے این چه کاری آید قوله
و ينقسم المحول الى محو الزلة عن الظواهر و محو الغفلة عن الضمائر
و محو العلة عن السرائر باینچه من گفته بودم که محو و اثبات باحقاق و معارف
نسبت دارد و باینجا مناسب تر است شیخ رحمه الله باین میفرماید و بهم بدان
اشارت میکند یکے محو اینست زلتی که از وجود می آید آنرا محو کنند که
باز خطر آن در کوشش نماند تا آنکه گویند التوبة ان تنسى ذنبا و دیگر غفلة
که در دل است آن بقیظه بدل گردد البته غفلة و در دل وی نماند این محو
غفلة باشد قوله و محو العلة عن السرائر در سر اعلت چیست

قید وجود او و هم هستی او این علت اوست این و هم و این خیال برود این
 محو علت سر ابر باشد قوله ففی محو النزهة اثبات المعاملات و محو زلت
 اثبات معامله است یعنی معامله این باید که در نفس شخص زلت نیاید قوله
 و فی محو الغفلة اثبات المنازلات چون غفلت برود قلب و روح
 تمام خویش متوجه حضرت باشد اثبات منازلات شهود منازلات عبارت
 ازین است از آن سو بیاید و ازین سو تقبل شود تا چه آید قوله و فی محو حلة
 اثبات المواصلات و در محو علت اثبات مواصلات است ساعت
 فضاغت و صلی متجدد و رسیدنی عزیز علت از سر ایر برود و دوام
 مواصلت شود حجاب همان بود و چو حجاب خاست دوام باشد اثبات مداومت
 تقاضا کند اثبات ثابت کردن شئی است و ثابت این باشد که در آن
 تزلزل نباشد و بجا نماند بقوله و هذا محو و اثبات بشرط العبودية ای
 محو اثباتی که گفتیم بشرط بندگی ایشان است و معلمتی که ایشان را باشد
 قوله فاما حقیقة المحو و الاثبات فصادران عن القدرة فاما المحو
 ما ستره الحق و نفاه و الاثبات ما اظهره الحق و ابداه و المحو
 و الاثبات مقصوران علی المشیة قال الله عز وجل تحو الله
 ما یشاء و ثبت حقیقت محو آنست که او تعالی آنرا محو کند و اثبات
 آنست که او تعالی آنرا اثبات کند و محو و اثبات بشیئت خداست نیکو
 سخنه است اما چه گفتار است این در فنا و بقا هم شیئت خداست و صحیح
 و سکر هم اما سخن در عبودیت است قوله و قیل تحو عن قلوب العافین
 ذکر غیر الله و ثبت علی السنة المریدین ذکر الله عز وجل و
 محو الحق لکل احد و اثباته علی ما یلیق بحاله و عنایت کرده از

محو و اثبات خداے تعالیٰ از دلہائے عارفان یا وغیرہ خود را محو کنند و در زبان مریدان اثبات ذکر خویش کنند چرا ہر دورا محو و اثبات را نسبت بدل نکرد چرا نگفت بخوانند عن قلوب العارفین ذکر غیر اللہ و اثبات التوجہ و التعلق بتجلیاتہ فی قلوبہم و محو حق ہر یکے راست و اثبات او ہر یکے را مناسب حال او محو و اثبات مستہیان این دم تمام کرد و قولہ و من محاہ الحق سبلحانہ عن شاہدک اثبتہ بحق حقہ ہر کرا خداوند سبحانہ محوان شاہدا و کرد نقدے دارد و حاضرے دارد و وجودے دارد ہر کرا ازینہا محو کرد اورا حق ثبوت خویش اثبات کرد اورا مستصف بصفیت خویش گردانید قولہ و من محاہ الحق عن اثباتہ بدردہ الی شہود الاغیار و اثبتہ فی اودیۃ التفہرۃ اثباتے کہ بحق حق بود ہر کرا از ان اثبات محو کرد اورا بشہود اغیار باز گردانید اورا بدان بلا مبتلا کرد اورا دروادی تفرقہ انداخت قولہ و قال رجل لشیخی رحمہ اللہ مالی اراک قلقا الیس هو معک وانت معہ فقال للشیخی رحمہ اللہ لو کنت انا معہ لکنت انا و لکنی محوفیما ہو شخصے باشلی رحمہ اللہ گفت چیت من ترا قلق و مضطرب می بینم نہ آنکہ او باتست و تو باو می شبلی رحمہ اللہ گفت اگر من با او باشم من باشم و وجود من و بود من باشد کہ من با او ہستم و لکن در پیچہ او ست من در او وجود محکم یعنی بود من با من نیست بود من نا بود شدہ است در پیچے کہ او در انست در جلال او و در جمال او و عزت او و در بودہتی او کہ جزا و بودے نیست قولہ و الحق فوق المحولات المحویقی اثر او الحق لا یبقی اثر او محو بالاتراست محو پیچے راست است دو کرد و محو آنست کہ آن را نیست و نا بود کرد و زیر اچہ محو البتہ اثرے باقی دار

محق نیست و نابود کند قوله و غاية همة القوم ان يحققهم الحق
عن شاهد هم شمس لا یردهم اليهم بعد ما محققهم عنهم و نهایت
همت قوم اینست که من نیست و نابود گردد و ابوابی خویش باند از متمنیات
این طائفة است نظم

که بود از ما جدا مانده من و تو رفتم و خدا مانده

چو محق نیست و نابود گشت او را بدو باز نگردانند

الستر والتجلی

قوله و من ذلك الستر والتجلی و بعضه ازان الفاظ ستر و تجلی
است تجلی عبارت از ظهور غیبی است نورے و نازے و صورت ملیح یا کریم
و یا غیر آن و ستر و استتار آن تجلی که کرده باشد آن حجاب شود قوله العوائ
فی غطاء الستر و الخواص فی دوام التجلی هم چنین باید سخن العوام فی دوام
الستر و الخواص فی دوام التجلی گردانند که دوام دوم را ترک آورده است
قوله و فی الخبر اذا تجلی الله لشیء خشع له ازین خبر همین معلوم شد که تجلی هست
اما از دوام و غیر دوام ساکت است و شیخ میفرماید عوام چنین صفت اند و خواص چنین
قوله و صاحب الستر ابدا یوصف بشهوده و صاحب التجلی
ابدا بنعت خشوعه آنکه او صاحب ستر است و آن و طیفه عوام کرده
است همواره بشهود نفس خویش است و صاحب تجلی همواره در خشوع است
هر آینه چو بر و تجلی شود و همواره در تجلی باشد بصفت خشوع باشد قوله
و الستر للعوام عقوبة و ستر بر عوام عقوبت است بر ایشان ایشان
را رانده اند و سحر کرده اند بر ایشان این عقوبت است قوله و للخواص
رحمة اذ لو لانه لیستر علیهم ما یکاشفهم به لتلاشوا عند
سلطان الحقيقة و لکنه كما یظهر لهم لیستر علیهم و استتار

مرغواص را رحمت است زیرا چه اگر اشارالبعثه نباشد سلطان حقیقت برایشان
تجلی کند ایشان متلاشی شوند ایشان نمائند براس اقبال ایشان را و بر
آنرا زماناً فرمائاً ساعه فضا غلبه کشفه جدید و تجلی حمیدے محفوظ کردند اگر
یکبار پروانه سوخته شود و نیست و نابود گردد و باز بصورت خود گردد و لذت از
نور شمع و ذوق تطوائفی که گرد آن میکند و وجدان حرارتی که نزدیک شمع می باید
آن پروانه دیوانه هر بار که شمع نزدیک می شود چیرے سوخته می گردد و بدان شوقش
غالب ترمی شود تا چند بار ذوق وجدان حرارت گیرد بعد آن کار بسوختگی کشد
و سوختن تا چند این هم ذوق در ذوق است و وجدان در وجدان اما اگر همه
یکبارگی سوخت و رفت از چندین تنوعات که ذوق می گیرد و علی بن اوستا
بر صوفی رحمت باشد و سبب مزید حب او میگردد و معنی زرغباً تزد حباباً
فهم کرده باشی قوله سمعت منصور بن المغیر بن رحمه الله يقول
و انی بعض الفقراء حیاء العرب فاضافه شات فبنا
الشاب فی خدمت هذا الفقیر از غشی علیه فسال الفقیر
عن حاله فقالوا له بنت عمر وقد علقها فمشت فی خیمتها
فراى الشاب غباراً فلیها فغشی علیه فمضى الفقیر الی باب
الحیمه و قال ان للغریب فیکم حرمة و ذماماً و قد حیت
مستشفعاً الیک فی امر هذا الشاب فتعطفی علیه فیما به من
هو انک فقالت المرأة انت سلیم القلب انه لا یطیق شهو
غبار زبلی کیف یطیق صحبتی این حکایت را مردمان بخون لبست کنند
فقیرے میگوید در نبض دیده امے عرب میگشتم و رویه آدم جو انے مرا
مهمان داشت او در خدمت و ضیافت من مشغول بود و یکا یک بهوش شد

اقتاد خلق را پرسید کہ چه افتاد این جوان را خلق اور را گفتند اینجام عورتے
 است کہ این مشنوف بدوست این شنید برخاست در خانہ آن عورت رفت
 گفت غریب فقیر را شما حرمتے دارید و او را بر شما حقے باشد گفت آنکہ چہ میگوئی
 گفت آمدہ بر تو بشفاعت این جوانے کہ مبتلاے ترست عورت گفت تعجب
 کہ سبحان اللہ تو مردے سلیم القلبی یعنی تو مردے نیکی از حالت عشاق ترا خبرے
 نباشد او غبار نعل من و انچه از دامن من گرددے خیز و اوتاب آن نذر و صحبت
 من کے تو انداشت قوله و عوام هذک الطائفة عیشهم فی اللقی
 و بلاؤهم فی الستر و عوام طائفہ صوفیان خوشی و ذوقی ایشان تجلی
 است و بلاے ایشان در ستر است قوله و اما الخواص فهم
 بین عیش و طیش اذا تجلی لهم طاشوا و اذا ستر علیهم
 سرده و الى الحظ فعاثوا و اما خواص در عیش و طیش اند و قتی کہ تجلی کرد
 ہلاک گشتند و قتی کہ استار شد خطے و نصیبے از خویش گرفتند عیش یافتند
 گفته اند کہ حملہ پیران در تمنائے مقام مریدانند عموم مریدان در تمنائے
 مقام پیران پیران می گویند شاید ما را بما دستار از خود بدو خطے و لذتے
 گیریم و مریدان در آنست کہ شاید ما را از ما بر ندتا ما را از نصیبے شود قوله
 وقیل انما قال لموسی علیہ السلام و ما قلتَ یٰمِیْنِکَ مَا
 مَوْسٰی لیستر علیہ ببعض ما یعللہ بعض ما اشر فیہ من الکما^{شفقة}
 بفجاءۃ السماع و چنین گویند خداوند سبحانہ و تعالیٰ با موسی علیہ السلام گفت
 وَمَا تِلْكَ یٰمِیْنِکَ یا مَوْسٰی ازین سوال و پرسش حکمت این بود کہ اورا
 زمانے بخویش میدارند در سوائے و جوابے می دارند تا آن خطابے کہ برو
 می آید و آن تجلی کہ برو میشود و با خود باشد آنرا تحمل تواند کرد و فہم خطابے

تواند گرفت آنچه نجات دہنده چیز بر او افتادہ است محل آنست کہ
 او مبتلائے شے شود اما برائے بقا اور اسوائے وجوہی داشتند
 قوله وقال صلى الله عليه وآله وسلم انه ليغان على قلبي حتى
 استغفر الله في اليوم سبعين مرة والاستغفار طلب الستر
 الغفر هو السترو منه غفر الثوب والمغفرة وغیره فكانه خبر
 انه يطلب الستر على قلبه عند سطوات الحقيقة اذا الخلق
 لا بقاء لهم مع وجود الحق حديث می آرد و آنرا بمعنی خویش درست
 می برد کہ بر دل من غین می آید آنرا آنچه ہستم بدانچه ہستم البتہ میخواہم آن پوشیدہ
 شود تا با علی و احسن آن رسم وانی لا استغفر الله طلب ستر است زیرا چہ
 غفر از روئے لغت ستر است یعنی بدانچه من این دم ہستم این ستر شود تا
 ازان پیشتر شوم چو سطوات حقیقت میشود و طلب ستر میکند تا با علی ازان
 مظلوظ شود زیرا چہ چو وجود حق آمد خلق را بقا نباشد و معنی دیگر ہم گفتہ اند در این
 انه لیغان على قلبي و آنرا آنچه ہستم ازان دل من گرفتہ میشود و در نحو غینے می یابم
 یعنی غینے بر من حقیقت می یابم استغفار می کنم تا محو این نقطہ شود من بمقصود
 اعلی ازین برسم قوله وفي الخبر لو كشف عن وجهه لا حرق
 سموات وجهه ما ادمت بصره و برائے این را چون تجلی شود شخص
 مبتلائے شے شود این حدیث می آرد و حجابے کہ بر وجہ اوست اگر آن حجاب
 از وجہ دور کند سموات وجہ او تا آنکہ ادراک بصر او کند ہمہ را بسوزد و حدیث
 طویلے است تتمہ حدیث انیت حجابہ النور لو كشف لا حرق سموات
 وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه

قوله ومن ذلك المحاضرة والمكاشفة والمشاهدة المحاضرة والمكاشفة
والمشاهدة

قال المحاضر ابتداءً والمكاشفة بعد شمل المشاهدة وبعضه
 ازان الفاظ مصطلح میان قوم این الفاظ است محاضرة عبارت از آنست
 که تو با او در حضور باشی و او با تو حاضر و مکاشفة عبارت ازین است پرده
 که میان تو و او است آن حجاب از میان کشف شود و مشاهده عبارت
 ازین کرده اند در آن اصطلاح که شیخ خا بد فرمود که تو شاهد او شوی و او شاهد
 تو باشد یعنی چنان بحضور او باشی گویی که او شاهد است کاندک تراه حکایت
 هم ازین کرد قوله فالمحاضرة حضور القلب وقد يكون يتواتر
 البرهان وهو بعد وراء الستور وان كان حاضراً باستيلاط
 الذکر شمل بعدہ المكاشفة محاضره حاضر شدن دل و این که دل با خدا
 حاضر شود بتواتر بران شود اینجا ایکن با یتے قد يكون چه باشد اگر صورت
 دیگر فرمودے قد يكون راست آمدے و این محاضره هنوز و راست شتر است
 پرده از میان نخاسته است و اگر چه سلطان ذکر دل حاضر شده است و بعد
 از محاضره مکاشفه است قوله وهو حضوره بنعة البیان غیر
 مفقده في هذه الحالة الى قائل الدليل وطلب السبيل ولا مستحير
 من دواعي الریب ولا محجوب عن نعت الغیب و اینجا نعت
 البران بود و اینجا مزید کرد نعت البیان گفت اینجا شے مائی بر و ظاهر شده است
 آنکه بصفت بیان است و اگر نه بران باشد و این حالتی است
 که بتال دلیلی و طلب برانی در میان نیست زیرا چه شے مائی بر و ظاهر شده
 است و این جا از صورت نیست که ریب در و در آید تا اینجا کسے تو
 ازان بیرون آید و آنچه از غیب است بر و حجاب نیست چوں حجاب نباشد
 ریب نباشد قوله شمل المشاهدة وهي وجود الحق من غير تها

تہمت بعد ان سیوم مشاہدہ است و مشاہدہ انیست کہ وجود حق ظاہر شود و
تہمت در میان باقی نماند و ہم شے در میان نماند قولہ فاذا اضمی سماء السہ
عن غیوہ السہر فتمس السہود مشرقہ عن برج الشرف چنان
سہر روشن گردد از ابرے کہ او را پوشد پس ہم چنین آید کہ شمس شہود بر آمد و روشن
است و اشراق او از برج شرف است قولہ وحق المشاہدۃ ما
قالہ الجنید رحمہ اللہ وجود الحق مع فقد اذک جنید رحمہ اللہ
گفتہ است مشاہدہ انیست کہ تو گم شوی و او تعالی بوجہ خویش موجود باشد
قولہ فصاحب المحاضرۃ مربوط بآیات و صاحب المکاشفۃ مبسو
بصفات و صاحب المشاہدۃ منفی بذاتہ پس صاحب محاضرہ
مربط بآیات او باشد زیراچہ او آیات او را دلیل و بران برائے حضور وجود
و شہود او کرده است و صاحب مکاشفہ مبسو بصفات او است کہ صفات
او حجاب او است بط او ہم در ان صفات او است و صاحب مشاہدہ منفی
است بذات او ذات او مشاہدہ کرد و وجود او منفی شد چنانچہ جنید رحمہ اللہ
گفتہ است وجود الحق مع فقد اذک قولہ و صاحب المحاضرۃ بیہد
عقلہ و صاحب المکاشفۃ یدینہ علمہ و صاحب المشاہدۃ
یحوہ معرفتہ و صاحب محاضرہ ہادی او عقل او است زیراچہ عقل را اول
ساختہ است بر وجود و شہود و او صاحب مکاشفہ علمے کہ صفات او شد
او را بخدا نزدیک میگردد و صاحب مشاہدہ معرفتے کہ او را با خدا شد سلطانی
حقیقت تجلی کرد او بدان عرفان شد محو گشت قولہ و لمد یزدنی بیان
تحقیق المشاہدۃ احد علی ما قالہ عمرو بن عثمان المکی رضی اللہ
منہ و معنی ما قالہ اندہ یتوالی انوار التجلی علی قلبہ من غیر ان

یتجلیا ستر وانقطاع کما لو قد ساء اتصال البروق فکما ان اللیلۃ الظلم
یتوالی البروق والتصالها اذا قدرت تصیر فی ضوء النهار فکذا
القلب اذا داء عیبه واما التجلی متع نهاره فلا لیل ودر بیان مشاہدہ
انچہ عثمان کی رحمہ اللہ گفتہ است بران مزید نیست و معنی آن سخن اینست
انوار تجلی بردل طالب متوالیہ شود بغیر آنکہ میان او سترے انقطاع متخلل
شود بریں مثال شود کہ اگر فرض کنیم در شب تاریک برقی لمعان کند و آن
برق متصل و متجدد باشد چنان روشن گردد کہ روز نماید ہم ہمچنین دل چو
بر دوام تجلی شود پس ہمچنین شد کہ روز روشن و شب نماید قولہ و انشاد
لیلی بوجهک مشرق وظلامہ فی الناس طاری
شب من بروے تو روشن است و تاریکی آن شب میان مردم ساری
است قولہ ۱۔

والناس فی صدف الظلام ونحن فی ضوء النهار
مردمان در تاریکی اند و ما در روشنی ایم یعنی ما در کشف و تجلی ایم و مردمان در
غطا و حجاب اند قولہ و قال النوری رحمہ اللہ لا یصلح للعبد المشاہدۃ
وقد بقی لہ عرق قایم نور رحمتہ اللہ گفتہ است مشاہدہ درست
نباشد بریں صفت کہ یکے کے از وجود او باقی ماندہ باشد اکنون تامل کن میگوید
تاملے ماں از باقی است اورا مشاہدہ درست نیست آنکہ اورا ازوے
با و چیزے نماندہ است دنیا و آخرت اورا برابر شدہ است خداوند سبحان
و تعالیٰ خود با خود تجلی کند اکنون آن تجلی ہم در دنیا ہم در آخرت پس این مشاہدہ این قوم را چہ دنیا
و آخرت پس اینجاںی باشد اینجاںی اینجاںی باشد درین آید من ازین فقیہ و ازین محدث
و مفسر مردم نادان فکر تے ایشان کنند می نویسند تجلی با کسے نیست نہ

اینجا آنجا آنکه میگوید اینجا دیدم این نمی گوید که من دیدم ولیکن این میگوید
 برین حالت که او خود بر خود تجلی است مرا شعور داده است قوله
 وقالوا اذ اطلع الصباح استغنى عن المصباح وصوفیان همچنین گفته اند
 وقتی که صبح طلعت شود و احتیاج چراغ نماند می باید دانست انسان در اصل خلقت
 کور است فیض خارج گیرد بدن بیند روز را فیض از روشنی آفتاب گیرد بدن
 بیند و شب را فیض از روشنی چراغ گیرد و بدن فیض بیند هم چنین او بر خود
 تجلی کند بصیرت طالب آن نور تجلی او فیض گیرد بدن فیض او را بیند آفتاب
 بنور آفتاب می بینی قوله و تو هم قومان المشاهدة تشیر الى
 طرف من التفرقة لان باب المفاعلة في العربية بين
 الاثنين وهذا وهم من صاحبه فان في ظهور الحق
 ثبوت الخلق و باب المفاعلة جملتها لا يقتضي مشاركة الاثنين
 نحو سافر وطارق و امثاله و بعضی گمان برند که مشاہدہ عالی از تفرقة
 نیست یعنی در مشاہدہ دویی هست زیرا چه مشاہدہ مفاعله برای مشارکت
 است و در مشارکت دویی لابدی است شیخ میفرماید این سخن کلی
 نیست هر که مفاعله باشد مشارکه تقاضا کند چنانچه عاقبت اللص و
 هارقت النعل آنکه شیخ گفت سافراز سافراست مع بذات شرکت نیست
 سافرا لانی ندارد و سفر نیامده است و سافرا دل و صفت آنچه اکتیتم بدانچه اشارت کردیم
 که او خود با خود تجلی کرده است مشاہدہ مفاعله است مشارکت مشارکت
 درستی صحیح و آنکه اکتیتم آفتاب را بفیض نور آفتاب می بینم و خدا را بفیض
 نور خدا می بینم اینجا اتفاقیت هست و لقیقیت که مطلوب هر جهان است
 قوله والاشك -

فلما استبان الصبح اذ برح ضوءه بانواره وانوار ضوء الكواكب
 تجمر عنهم كاسا لو ابتلى به اللظى بتجرعیه طارت كاسهم ذهب
 هرگاه كه صبح ظاهر شد نور او نور كواكب را مندرج و منطس كرد و شرابے در كام
 ایشان می چکاند اگر آتش و دوزخ بدان مبتلا شود كه در كام او می چكاند از همه روزگان بیشتر رود
 یعنی آتش و دوزخ نماند و منطفی گردد و قوله كاس دای كاس قسط لهم عنهم و تفهيم و تحفظهم
 منهم كاس و تنقيهم لا تبقى ولا تذر شرابے هست و كه ام شراب
 است آن اینچنین شرابے است كه يك جرعه آن شراب را از وی برد
 یعنی او را فانی میگرداند چنانچه پیرنده دانه می چرد و در حوصله او مضمم می شود
 نیست و نابود می گردد همچنان می گرداند و ایشان را از ایشان می برد و ایشان
 را با ایشان باقی نمیدارد آن كاس كاسه است سچكس را باقی نمیدارد
 آن كاس ندارد و سچ كس را نگذارد قوله تحو بالكلية ولا تبقى شطية
 من آثار البشرية كلیته طالب را محو میكند و سچ چیزے با او نمی گذارد
 قوله كما قال قائلهم ساروا فلم يبق لا رسم ولا اثر ایشان رفتند
 و اثرے و رسمے از ایشان باقی نماند خداوند چه روز بدے است این و
 روز نیک است این بچاره طالب ببالے گرفتار او را روزگارے
 پیش اقامد و او را با خود تواند داشت و نه او را از خود دور تواند کرد و
 پے او تواند ماند

اللوامع والطواع
واللوامع

قوله ومن ذلك اللوامع والطواع واللوامع هذه
 الفاظ متقاربة المعنى لا يكاد يحصل بينهما كبير فرق وبعضه
 ازان كلمات مصطلح لوامع وطواع و لوامع است این لوامع و لوامع و طواع
 الفاظے است كه معانی ایشان قریب است و این حال ابتدا است

بعضے ایشان را در عیان ذکر کرده اند و بعضے در معانی مثلاً نور لوامح گویند نور طوامح
گویند نور لوامح گویند این در عیان است و اگر گویند نور اللوامح بخجوم العلم و نور
الطوامح بیان الفهم و نور اللوامح نزد اید الیقین استعمال این در معانی است آن
فہم را آن بیان را نور بخوانند قولہ وھی من صفات اصحاب البدایات
فی الترقی بالقلب و این سیرت مبتدیانست ترقی کہ ایشان را میشود لاسحہ
شد نورے پیش افتاد این را نور لوامح گویند و كذلك الطوامح واللوامح این سخن
میان صوفیانست کہ گویند نورے را دیدم کہ تمام حجوہ منور شدہ است پیر
ایشان را گوید این نور و نورے تست این سخن متعلمانے شنیدہ ام کہ سخن
و رانست کہ ایشان پنج گنج فہم کنند ضرورت ایشان ہیں گویند قولہ فلم
یدم لهم بعد ضیاء شمس المعارف لکن الحق سبحانه یوفی
رزق قلوبہم فی کل حین کما قال تعالی وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا
مَبْرُورٌ وَعَشِيًّا یعنی ازان اہل ابتدا بعد آنکہ آفتاب معرفت طلوع کرد این
لوامح و لوامح و طوامح دائم نباشد زیرا چہ در طلوع آفتاب چراغے نماید روشنی
احساس نشود اما ہر کیے را خداوند سبحانہ نصیبہ و رزقے می دہد بدان اورا قوام باشد
نورے بیند لاسحہ و لامعہ بیند بدان بقای او و قیام او باشد و طلب او
زیادہ شود او بداند کہ مر آن کارے پیش آمد نزدیک رسید کہ مقصود در رسم زینچہ
شہود غیبیہ مرغیبہ و اگر امدد مسلم می افتد برائے آنکہ خداوند تعالی رزق ہر کسے
می دہد این آیت آورد وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا شب و
روز رزق می دہد قولہ نکما اظلم علیہم سماء القلوب بسحاب
الخطوط سنخ فیہا لوامح الکشف و تلاؤ لوامح القرب و ہم
ہ پنج گنج نام کتابے است در مصرف ک طالب علمان در ابتدا میخوانند - ع ح

فی زمان سترهم یرقیون فجاء اللوایح بیان آن میکند که طالع لولوح و لوایح بمثابة رنق ایشان است و بدان بقا و زیادت طلب ایشان است هرگاه که آسمان دل ایشان تاریک شود بسبب خطی که گرفته است که آن به ابرے سیاه مانده میان آفتاب در آید و لوایح کشف در و بر آید آن ابر سیاه که حجاب بود و را تبیر کند آسمان دل ایشان به روشنی باز آید و لوایح قرب روشن بر آید میان لولوح و لوایح شیخ رحمه الله فرقی مینماید در لوایح مثال این و کشف گفت و در لوایح تلا لولوح قرب گفت شیخ این فرقی در میانهای نماید و وقتی که ایشان را سترے پیش آید فجاءه لوایح را انتظارے میکند و بیاید این پرده از میان خیزد قوله فهم كما قال القائل

يا ايها البرق الذي يلمع من اى الكفاف السماء تسطع
اے آن برق که روشن می شوی از که ام کناره های آسمان هست که تو بر
می آیی تعجب می کند و آرزو میکند یعنی باشد هم روزے که تو بر آئی قوله
فیکون اولوایح شم و لوایح شم طوایح بریں بیانے که من کردم
لوایح در محله گفتم و لوایح در محله گفتم معلوم شد که اول لولوح است بالاتر و
لوایح و طوایح قوله فاللوایح كالبرق ما ظهرت حتى استتوت
پس لوایح همچو برقی باشد پیدا شود و پنهان گردد قوله كما قال القائل
افترقا حولا فلما التقينا کان تسلیمه علی وداعا
چنانچه شاعرے گفته است یک ساعے جدا بوده ایم و هرگاه که ملاقات
شد همان سلام ملاقات سلام و دواع بود پیوستن همان و باز ماندنی همان
این لوایح بدین ماند نمود و در بود شیخ این در افتراق فرمود که یک ساعے فراق

بود بعد آنکہ ملاقات شد حالت این بود بہان سلام بہان وداع و دیگرے
 باشد کہ سالہا اوزا باوے اتصال باشد بعد آنکہ اقراق شود آں وصال
 سالہا اوزا بدین ماند بہان سلام بہان وداع برائے این سخن ہم ایہا تنے
 ونظمے و نثرے ہست اما چہ آرم سخن و راز می شود قولہ والنشد
 یا ذا الذی زار او ما زارا کاندہ مقبیس فادرا

مرباب الدار مستجلا ماضیہ بود دخل الدار
 اے آنکہ زیارت کردی گوئی زیارت نکردی گوئی شخصے آمدہ بود اقتباس ہارے
 کرد رفت بدر سر اے شتاب رفت اوزا چہ زیان بودے اگر دوران دار
 درآمدے اوزا زیانے نکردے اگر زمانے وقفہ کردے بہانے آتش ایستادہ
 ماندے اوزا چہ زیان کردے قولہ واللوامع اطهر من اللوامع
 و لیس زوالہا بملک السرعۃ فقد تبقی وقتین وثلاثہ ولون
 از لوامع ظاہر تراست مثانے گویم بر شخصے نور چراغ می افتد و لوامع اطہر باشد
 کہ آن نور چراغ پیش او آید و نیست این لون کہ بسرعت زائل شود و دوسرے
 وقتے ماند قولہ و لکن مکا قالوا والعین بالکیۃ لم تشبع النظمہ او کفیتہ
 اند چشم در گریہ و درویدن سیر شد و معنی دارد یعنی چنان آب چشم چشم را فرو کرد
 بود کہ سیری نتوانستم دید و دیگر چشم می گیرید زیر اچہ سیری ندیدم قولہ و مکا قالوا
 لم تزد ماء وجهہ العین الا شرفت قبل زعماء برقیب
 یعنی چون بجمال معشوق دید گریہ اش فرو گرفت غبار گریہ چشم را از رویت
 جمال اوانع آمد چوں ازان خلاص یافت چشم روشن شد برقیب معشوقہ از پس
 رفت مانع و حجاب در نظر آمد قولہ فاذا لمع قطعک عنک و جمیعک
 بہ لکن لم یسفر نور دنہارہ حتی کسر علیہ عسا کر اللیل بعد آنکہ

حقیقت روشن شد ترا از خویش ببر و تا آنکه شکرهای شب برو حمله آور و قوله
 فهو لاء بین روح ونوح لانهم بین کشف وستر پس این طائفه
 در راحت باشند و در نیاحت و نوح باشند و وقتی که واجد شوند در راحت
 باشند و بعد آنکه گم کنند در نیاحت باشند زیرا چه ایشان میان کشف و ستر
 اند و وقتی که کشف باشد راحت باشد و وقتی که ستر شده نیاحت باشد
 قوله لما قالوا -

فاللیل یشملنا بغاضل برده والصبح یلحقنا رداء مذهبها
 شب و در میگرد مارا بغاضل برو خویش و صبح می رساند بار دای ز را ندود
 را یعنی روشن و پیدا خوب منظر قوله والطوالع ابقی وقتا و اقوی
 سلطانا و ادومکشا و اذهب للظلمة و انفی للتهمة لکنها
 موقوفة علی خطر لا فو لیسست بر فیهة الاوج و لا بدائم
 المکت طوالع پیشتر ماند و سلطان او قوی تر باشد و از ایشان دیر تر ماند و
 که ورت و تاریکی را پیشتر برد و تهمت را نافی و دور کننده تر است اما اینچنین
 هست که این طوالع افور دارد بر آید فرور و داوج و بلندی ندارد و همیشه
 نماند قوله شما و قات حصولها و شیکة الادر تحال و احوال
 افولها طویل الازدیا ل وقت حصول طوالع زود رونده است
 و احوال افول او طویل الذیل است یعنی دیر بر آید و چون فرو می رود
 و راز دارد قوله و هذه المعانی هی اللوامع واللوامع والطوالع
 تختلف فی القضا یا و این معانی لوامع و طوالع در قضا یا اختلاف
 دارند لوامع نجوم علم گویند و لوامع بیان فهم گویند و طوالع زیادت یقین گویند
 در قضا یا این اختلاف است قوله فمنها ما اذا فات لم یبق

عنها اثر کالشیوارق اذا فلت فكان اللیل کان دایما ومنها ما یبقی
عنده اثر فان زال رقبه بقی المده وان غریب انواره بقی آثاره ^{بعضه}
ازیں سہ از انہا باشد وقتے کہ ہر دو اثر ہے نماند چنانچہ سارقہ برآمد فرورد
چونمورد رفت و نماند گوئی شب دایم است و بعضہ از انہا است کہ او
برود و اثر او باقی ماند اگر رقم اورفت ثبوتے کہ یافتہ بود نماند بیک المباقی
ماند و اگر انوار او فرورفت آثار آن انوار باقی قوله فصاحبہ بعد سکون
غلباتہ یعیش فی ضیاء برکاتہ فالی ان یلوح ثانیاً یرجی وقتہ
علی انتظار عودہ و یعیش بما وجد فی حین کونہ پس صاحب
آنکہ برآمد فرورفت و اثر او باقی ماند بعد آنکہ طلوع او برویش او بدن برکا
او باشد پس تا آنکہ باز لایح شود انتظار عود او را باشد و در امکان وجود
او را عیشے باشد یعنی آن امکان وجود دارد میداند باز خواهد شد بدن
خوش می باشد محمد حسین میگوید اگر ایں لوائح و طوابع و لواحق
در تجلیات قہریات و لطیفیات استعمال کنند و جبہ بر صواب باشد
ہم از ان متشی بود کہ لا یتجلی فی صورۃ مرتین
ولا یتجلی فی صورۃ الاثنین یکبار کہ برآمد دوم بار کہ رویش ندید بچاہ
گر قمار

قوله ومن ذلك البوادر والهجوم وبعضه ازان النفا البوادر الهجوم
مصطلح بوادر و هجوم است بوادر عبارت از انست ازان سوفجاء بقتہ
چیزے آید کہ ترا در خیال و وہم و گمان نباشد و ترا از و چارہ نہ و ترا از و باز
ماندن و دفع کردن از خود میسر نہ و هجوم چیزے را گویند کہ ترا آں آید کہ ترا بقیہ
و غلبہ و سلطان خود گیرد و ترا بخود آمدن و او را از خود دفع کردن میسر نہ قوله

البوادہ ما یفجاء قلبک من الغیب علی سبیل الوہلۃ اما
موجب فرح او موجب ترح ما یقیم شیخ ہان در تعریف اومی گوید ترا چیز
افتد بقتہ دفع آن ممکن نہ و اگر ترا باخوشی کشد یا بغم قوله و الهجوم ما
یرد علی القلب بقوت الوقت من غیر تصنع منك و یختلف
فی الانواع علی حسب قوۃ الوارد و ضعفہ و هجوم یکایک
بغلۃ وقت چیز در تودر آید کہ ترا تصنع تصنع و تعلم نباشد و اختلاف
انواع بحسب وارد است کہ بنیہ قوی دارد و ضعیف اگر بنیہ ضعیف دارد
قوی بر حسب آن اختلاف باشد قوله فمنہم من تغیرہ البوادہ
و تصرفہ الہو اجمد و منہم من یکون فوق ما یشاہ حالاً
و قوۃ اولئک سادات الوقت بعضہ ازان ہا اند کہ در تصرف
بوادہ اند و در تصرف ہواجم و بعضہ ازان ہا باشند آن بادے کہ برو
فجاء آمدہ است از روے حال و قوت سخت تر ہست یعنی آن مور و علیہ
آن وارد قوی تر است این طائفہ کہ فجاء در آید و او قوی این طائفہ کہ فجاء
در آید و او قوی تر باشد ایشان خداوندان وقت اند و اما مکان وقت اند
در ایشان فاجے بادے اثر کند قوله مکافیل۔

لا تہتدی نوبالمنہان الیہم ولہم علی الخطب الجلیل للجام
زمانہ سوے ایشان نیفتد و ایشان را سوے خود نہ برو و ایشان را در کار
بزرگ للجام است یعنی کار اے بزرگ تواند کہ ایشان را از دست
برو۔

قوله ومن ذلک التلوین و التملین و یکے ازان الفاظ
تلوین و تملین است تلوین چہیت حالتے بیاید و حالتے برو دو وقتے زیادہ
التلوین و التملین

شود وقتے کم گرد چنانچہ بہر باب غرہ ہر روز سے روشنی میگیرد و زیادہ
 میشود تا آنکہ بچار روزہ و پانزدہ رسید بعد آن کم شود این تلوین است **قوله**
التلوین صفة ارباب الاحوال گفته ایم زیادہ و کم می شود حال از تحوّل
 گرفته اند چنانچہ بجائے میگرد و این صفت ارباب احوال باشد **قوله**
والتکین صفت اهل الحقایق و تکین کار اہل حقیقت است بجائے
 رسیدہ بکارے رسیدہ اند کہ قابل تحوّل و تغیر نیست ہر آئینہ ارباب تکین
 ایشان باشد **قوله** **فما دام العبد فی الطریق** فہو صاحب تلوین
 تا آنکہ در رہ می رود و چیرے می آید چیرے می رود و زیادہ و کم میشود این صاحب
 تلوین است چنانچہ صفت مہ گفتیم **قوله** **لانہ یرتقی من حالۃ الی حالۃ**
و ینتقل من وصف الی وصف و یتخرج من مرحل الی مرحل و
یحصل فی مریع فاذا وصل تمکن گفتیم زیرا چہ از صفتی بصفتی میشود و از مرتبہ
 حلے بجائے این تلوین در رہ بود چون رسید تمکن شد قرار گرفت آرام
 یافت اینجا از رہ روشش مانند امداد دران منترے کہ اور رسید و دران مقام
 کہ او قرار گرفت و دران دریائے کہ فرق شد عجاب و غرائب او نہایت
 ندارد و ابداً و دران سیر بہت و نہایت ندارد **قوله** **وانشدوا**
مازلت انزل فی و دادک منزلاً فتحیر الالباب دون نزولہ
 ہمیشہ در دوستی تو در منترے فرو می آیم کہ خرد آیش نزول او حیران است
 یعنی آن نزولے است کہ دران نزول الباب متحیر میشود **قوله** **وصاحب**
التلوین ابد فی الزیادۃ و صاحب تلوین در زیادت است زیادت
 بنسبت نقصان است تا آنکہ بمقصد رسید ہر روز و زیادت است **قوله**
وصاحب التکین وصل شما تصل و صاحب تکین رسیدہ است

وبعد وصول اتصال شده است وصول است و اتصال است بر شرط
 در آید دریا رسید گویند بریا رسید در دریا دریائی گویند بریا متصل شد
 درین بیان اتصال بالاتراز وصول باشد اما در بیان دیگر وصول بالاتراز اتصال
 گفته اند و قوله تعالى لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ طالبا و اصلا شمل صلا
 شمل متصل هر طبقه بالا می رود و قوله وامارة انه اتصل انه بكلیة
 عن کلیة بطل و نشان آنکه او صفت اتصال یافته باشد که بکلیه مطلوب
 رسیده است و از کلیه خویش اطل شده است قوله و قال بعض
 المشائخ انتها صبر الطالبین الى الطفر بنفوسهم فاذا ظفروا
 بنفوسهم فقد وصلوا یرید به انحناس احکام البشریة
 و استیلاء سلطان الحقیقة فاذا دام بعد هذه الحالة
 فهو صاحب تمکین بعض مشائخ گفته اند سیر سلوک آنجا است که ترا ظفر
 بر نفس خویش شود یعنی او مقهور و ماسور گردد و بک محو و منفی گردد و از وجود
 باقی نماند پس آنکه این ظفر دوست و اد حصول وصول در دامن او بر بستند
 قابل مطلوب ازین اثر دارد و بهانچه گفتیم شبریت از وجود و سلطان حقیقت
 بسطنت خویش بر و استیلا یا بر پس کسی را که این حال دائم شود او را صاحب
 تمکین گویند او را تمکن نامند میان بنده و خدا حجاب نیست جزو هم و دومی چون
 بتلقین ملقنه و بارشاد مرشدی برین حالت شعور باشد این وصول گویند
 قوله و کان الاستاد ابو علی الدقاق رحمه الله يقول کان
 موسى علیه السلام صاحب التلوین فرجع من سماع الکلام
 و احتاج الى ستر وجهه لانه اثر فيه الخال و نینا صلی الله
 علیه و آله و سلم کان صاحب تمکن فرجع کما ذهب لانه لم

یوثر فیہ ما شاهد تلك الليلة وكان یتشهد علی هذا
بقصة یوسف علیہ السلام ان النسوة اللاتی راين یوسف
علیه السلام قطعن ایدیہن لما ورد علیہن من شہود
یوسف علیہ السلام علی وجه الفجأة وامرأة العزیز كانت
اتمنى بلاء یوسف علیہ السلام منهن ثم لم تتغیر علیها
شعرة ذلك الیوم لانها كانت صاحبة تمکین فی حدیث
یوسف علیہ السلام ابوعلی رحمہ اللہ میگوید موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
صاحب تلوین بود سماع کلام شد اورا و عکس تجلی برو افتاد و آن بزطایر و
اثر کرد و معانی و براتے و ملاحتہ در روے موسیٰ علیہ السلام شد کہ چشمے
و دین آن برات تھل نہاشت ہمارہ برق بر روے افگندہ بودے
قصہ صفورا و موسیٰ علیہ السلام شنیدہ باشی و پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صاحب تمکین بود چنانچہ رفت ہچنان باز گشت و بیج اثرے
بزطایر او پیدا شد کیے کہ وقتے شراب خوردہ یک پیالہ کہ نوشدا اثر آن
بر رو پیدا شود رخسار او سرخ گرد و چشمہا برآمدہ بہا خشک و دسینہ کشادہ
نہ دیان گویان سکران گرد و دواں مدمنے ممکنے کہ ہست بوا بیا شام کہ بیج کسے نہا
کہ او شراب خوردہ است اما شراب خواران از بوے دواں او شناسند
و شیخ ابوعلی دقاق رحمہ اللہ استہاد بقصہ یوسف علیہ السلام و زلیخا و
صدایقے کہ ازان زلیخا بودند بدان استہاد میگردان عورتے کہ یوسف
را دیدند علیہ السلام دستہا بریدند میان دست و ترنج تفرق نکردند سبب
آنکہ یوسف را علیہ السلام دیدند ازان تعلق کہ با او کردند از احساس وقت
غافل گشتند و زلیخا زن عزیز بیچ دیدن یوسف علیہ السلام در روے اثر

نکرد اور از دست نرفت با آنکہ او عاشق تر بود زیر اچہ صاحب تکمین بود اورا
 بسیار دیدہ بود اقتیاد گرفتہ بود زیر اچہ عمرے باوے بودہ است نکو سخنے است
 کہ ابوعلی رحمہ اللہ فرمود موسیٰ علیہ السلام صاحب تلون بود و پیغمبر مصلی اللہ
 علیہ وسلم صاحب تکین اما اینجا سخن بہت شیخ از احوال قوم و صوفیان میگوید
 کہ میان ایشان صاحب تلون و کہے صاحب تکمین و صاحب تکمین از
 صاحب تلون بیاری بالاتر و بلند تر سلع موسیٰ راعلیہ السلام صاحب تلون
 گوید و از امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیے صاحب تکمین باشد پس او بر روی
 علیہ السلام بالاتر باشد بیاری قولہ و اعلم ان التغير الذی یرد علی
 العبد یکون لاحد الامرین اما بقوة الوارد و بضعف صاحبه
 و السکون من صاحبه لاحد الامرین اما نقوته او لضعف
 الوارد شیخ قدس اللہ سرہ میگوید کہ تغیر کیے ازین دو سبب باشد و از قوی باشد
 و مورد علیہ ضعیف یا مورد علیہ قوی باشد و از ضعیف نیکو سخنے است این
 اما امور نسبتی است شاید وارد ضعیف بر بنیہ ضعیفے اورا از دست برد و از
 قوے بر بنیہ قوے اورا از دست نبرد و بعد گفتن تلون موسیٰ علیہ السلام
 و تمکن پیغمبر مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این سخن زیادتی باشد و ہم رود کہ تمکن محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا برین بود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوی بود و وارد
 ضعیف و تلون موسیٰ علیہ السلام بنا برین بود کہ بنیہ موسیٰ ضعیف بود و وارد
 قوی سخن در تلون و تمکن بود این سخن اینجا زیادتی است مرد تمکن را ہر وارد
 کہ بہت باش کو او می آشاہ واردات را ہر چوں کہ بہت باشد و لفظ وارد
 گفتن بر زیادتی باشد قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق
 رحمہ اللہ یقول اصول القوم فی جوازہ و ام التکین یتخرج

علی وجهین احد هما لا سبیل الیه لانه قال صلی الله
 علیه وآله وسلم لو بقیت علی ما کنتم علیه عندی
 لصا فحتکم الملائکة ولا منه صلی الله علیه وآله وسلم قال
 لی مع الله وقت لا یسعی فیہ غیر ربی اخبر عن وقت مخصوص
 قال رحمه الله والوجه الثاني انه یصح دوام الاحوال ان
 اهل الحقایق ارتقوا عن وصف التاثر بالطوارق والذی انما
 فی خبر انه قال لصا فحتکم الملائکة فلم یعلق الامر فیہ علی
 امر متحیل ومساخنة الملائکة دون ما اثبت لاهل البداية
 من قوله صلی الله علیه وآله وسلم ان الملائکة لتضع احفختها
 لطالب العلم رضا بما یصنع وما قال لی وقت فاما قال علی
 حسب فهم السامع وفي جمیع احواله کان قائما بالحقیقة ابدا
 وفاق رحمه الله میگفت اصل این طائفه مرتبط بجوار دوام تمکین است
 و آن بدو طریق معلوم شود کی از آنها است که بدو هیچ ربه نیست چنانچه
 رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم با صحابه گفت بر آنچه شما نزدیک من بودید
 اگر بر این باشد میان راهها با شما فرشتگان مصافحه کنند قصه این صحابه حضرت
 رسول الله علیه السلام گفتند نافتن یا رسول الله اتفاق کردیم رسول الله
 صلی الله علیه وآله وسلم پرسید از کجا میگوید که نفاق کردیم گفتند بعد آنکه
 پیش تو می باشم چنین چنین می باشم یعنی بوجهی که مطلوب باشد
 بعد آنکه بیرون می آیم بر آن نمی مانیم بعد آن فرمود چنانچه شما نزدیک من شدی
 اگر همچنان باشی ملائکه با شما مصافحه کنند اکنون این نیست که آمل
 باقی ماند پس فلا سبیل الیه باشد زیرا چه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

گفتہ است مرا با خدا وقتے خاصے است کہ دران وقت جزا خدا نیا شد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وقتے مخصوص خبر کرد و دوام نیست
 کہ او بدوام احوالے می رسد یعنی متجدد و متوالی می باشد نہ یرا چه
 ارباب احوال ازان وصف ثانی کہ آن بالا گذشتہ است با ہم ازین
 کہ فیما نحن فیہ در بیان او ہم طور قے کہ برایشان است بدان طوارقی
 ازین بالاتر رفتہ اند اگر تکلیف است این ارتقا عبارت از تنوعات ادراکات
 اوست و اگر بدین معنی کہ از حالے بجائے ترقی میکند آنکہ او متلون است
 ممکن نیست طریقہ جواب و سوال میگوید و آن سخنی کہ لصا فحتم الملائکۃ
 گفتہ است آسے کارے عجیب نیست و مصافحہ ملائکہ از انچه
 اہل بیت را گفتہ است ازان فرو است زیرا چه برائے اہل بیت را
 گفتہ است ان الملائکۃ توضع اجنتھا لطالب العلم و آنکہ گفتہ است
 لی مع اللہ دقت برائے فہم سامع را است و الامر تبہ اولیٰ و بلند است این حکایت
 از تکوین است و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جمیع احوال قائم بحقیقت
 بود مخصوص گفتن چه حاجت بود این از کجا ازین سخن آید کہ دوام نیست
 وقتے میرت و وقتے نیست چرا معنی سخن این نیست کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میفرماید مرا وقتے خاصے است ازان من کہ شما آنجا زید
 و شما بدان متصف نتوانید شد کہ جز خداے من دران وقت دیگر نیست
 یعنی منم اوست اوست منم غیر او نیست شما تا اینجا نرسید قولہ و اللہ
 ان یقال ان العبد ما دام فی الترقی فصاحب تلوین تصح فی
 نفعہ الزیادۃ فی الاحوال و النقصان منها فاذا وصل الی
 الحق بانحناس احکام البشر یہ ممکنہ الحق سبحانہ بلن

لا یردہ علی معلولات النفس فهو ممکن فی حالہ علی حسب
محله وامتدادہ شمر ما یتحفہ الحق سبحانه فی کل نفس
والا حلا لمقدراتہ فهو فی الزیادہ متلون بل ملون و
فی اصل حالہ ممکن فابداً یتکون فی حالہ اعلیٰ مما کان فیہا
قبلہ شمر یرتقی عنہا الی ما فوق ذلک اذ لا غایۃ لمقدراتہ
الحق فی کل جنس ایہا شیخ رحمک اللہ این سخن چند بار مکرر کردہ آید
مکرر را چند نحو ترجمہ کنم و غذر مکرر چند غامض و دیگر برین بیان اصلاً ممکن
نباشد ہر جا کہ ممکن است او متلون باشد اما ممکن را این شناخت ایم
کہ مرد ممکن ہرچہ پروا نست مزیدے باشد نہ آنچنان مزیدے کہ در ممکن
او مزید ممکن کردہ اما بتنوع تجلیات انواع علوم را اوراک شود چنانچہ دریا ہر
آبے کہ بہت از دریا است باز ہم در دریا پیوند از دریا بروں آمد و دریا
از ان کم نشد و باز در دریا پیوست و دریا بدان زیادت نشد تو احساس
کن بہین اما اگر گوی چرا زیادہ و کم نشد چو از ان چیزے بروں آمد و چو
چیزے در آمد آری اما آنچنان زیادہ و کم نشد کہ احساس شود قولہ
واما المصطلم عن شاہد المستوفی عن احساسہ بالکیلۃ
فللبشریۃ لا محالۃ حد فاذا بطل عن جملتہ و ففسدہ و حسدہ
و کذلک عن المکوفات باسرها شمر د اربہ ہذا الغیبۃ
فهو محو فلا تکین اذا ولا تلویں ولا مقام ولا حال آنکہ ادا نشان
خویش مصطلم است شاہدے بہت اورا و اورا از و بردہ انداز شاہد
خویش یعنی از نبود و جو خویش و احساس اورا استیفا کردہ اند یعنی بیج
احساس اورا با اول گذشتہ اند و بشریت را لا محالہ حدے است اوتا

اینجا بود که نیست و نابود گشت و چون کار بجائے کشد که او از حسن خویش و
از اشیا مضاعف و منفی و مطوس و ناچیز گردد پس تا آنکه باوے این حال باقی
ماند پس او محقق اینجا نمک نیست تلویح نیست مقام نیست حائے
وجود نیست شهود نیست فنا فی فنا محو فی محو پس فی پس رس فی
رس محق فی محق آنکه چه شد هو هو لا هو الا هو شعرا

فالبیحه نحر علی ما کان فی قدم ان الحوادث امواج وانها
وسریرات و سریرات رفت غیلات بخویلات رفت او باو می او باقی ماند
قوله وما دام هذا الوصف فلا تشریف ولا تکلیف اللهم
الا ان یرد بما تجری علیه من غیر شیء منه فذاک متصرف فی ظل
الخلق مصرف فی التحقيق قال الله تعالى وتخبهم اقیظا
وهم قود وقلبهم ذات الیمین وذات الشمال چو او در
وصف محق است بروقتی و تشریف و تکلیف نیست بآنکه فقیه میگوید بقا
نماند است تکلیف بر که مگر آنکه اینچنین باشد که ایشان را بدیشان بازگرداند
آن از ایشان نباشد از ایشان بدو باشد فعلی از منظر ایشان ظاهر شود و فاعل آن
ایشان نه میان مردم همچنین نماید که او خود کار میکند در واقع او کار
نمیکند در منظر او دیگر میکند او متصرف نماید و در واقع آنرا هیچ وجود
نه و نزدیک تو یک محققه و لقی اندیشه کن که خدا ازین قادر تر است می نما
که او کار میکند او نمی کند دیگر میکند قال الله تعالى وتخبهم
أقیظا و هم بر تو دو گمان بری که ایشان بیدارند و در واقع ایشان خفته اند
و مقبله هست که پیلوبه پیلوبه میگردد اند

قوله ومن ذلک القرب والبعد و بعضه اوان

کلمات مصطلح قرب است و بعد است نزدیک ما قرب عبارت ازین است کہ بندہ واقف شود بر سر این اندہ مع کل شیء لا بمقادیر و غیر کل شیء لا بمزائلة و بعد عبارت ازین است کہ بندہ بثبوت و ہم دوشی خود خود را از حق بدوردارد قوله اول رتبة فی القرب القرب من طاعته و لا تصاف فی دوا و الاوقات بعبادته و اما البعد فهو التدنس بخالفته و التجانی عن طاعته یک قرب عبارت ازین باشد کہ طاعت او کنی و متصف بصفی طاعت او باشی چنانچہ فقیهان و محدثان و مفسران گفته اند اما البعد عند القرب بامر او نباشد آنچہ منہی و معاصی است بدان متصف شود قوله یا اول البعد بعد عن التوفیق ثم بعد عن التحقیق بل البعد عن التوفیق هو البعد علی التحقیق اول بعد توفیق از خدا نیا بد و از طاعت بعبید باشد چو بعد از توفیق شود بعد از تحقیق شود زیرا چہ تحقیق بعد توفیق است قوله قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخبرا عن الحق سبحانه ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیہم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی تلجئ و احبہ فاذا احبہ كنت لہ سمعا و بصرا فی سماع و بی بصرا الخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایتی از قدسی میکند آنکہ قرب من خواہد پیچ رہے اورا نزدیک ازین نیست کہ آنچہ من برو فریضہ کردہ ام آنرا بجا آرد سخن درین است عبارت قرب است یعنی موجب قرب است برائے آنرا یک قدسی آورد و یک قدسی و گرا نیست کہ لا یزال عبدی و ہر دو عبارت ازین است کہ تقرب بعبادت شود ہمیشہ بندہ من بمن

بنوافل برسد بعبادت کے کہ از فریضہ زاید است تا آنکہ او مرادوست دلد
 ومن اورادوست دارم چو اورا من دوست داشتم سمع او من باشم
 وبصر او من باشم دست او من باشم پس ہرچہ اومی بیند من می بینم
 و ہرچہ اومی شنود اونی شنود و من می شنوم یا عکس آن شنیدن من شنید
 او و دیدن من دیدن او و قولہ فقرب العبد اول اقرب بایمانہ
 و قصد یقہ ثم قرب باحسانہ و تحقیقہ اول قرب او
 کہ ایمان آورد بدو بعد آن قرب کہ احسان کرد و عبادت کرد قولہ وقرب
 الحق سبلحانہ من العبد ما یخصہ الیوم بہ من العرفان
 و خدا کہ گویند بہ بندہ قریب شد یا بندہ مقرب خدا باشد عبارت ازین
 است کہ امروز عرفانے خاصے کہ غیر این قوم طائفہ دیگر ندارد این را
 مقرب گویند اکنون عرفان بر انواع است فکرے بکن تو دریا را بوضیف
 او شنیدی کہ چنین و چنین است کہ ہرچہ نزدیک بدومی شوی برہوا
 و مزاج او مطلع میگرددی چو دریا رسیدی بر شطے از شطوط او بر روی
 دریا را نظارہ شد بکشتی سوار شدی در میانہ شدی ازان کشتی بدریا افتاد
 غرقہ شدی پس آنکہ غرق شدی ریختی ہیچ باتو نہاند با دریا و آنچه در
 دریاست با ایشان یکے گشتی اکنون عرفان او را برین قیاس کن ہر
 یکے عرفانے دارد اما عارف ہمانست کہ در واقعا در ریخت نیست
 و نابود گشت و باو یکے گشت پس او را دید بدو پیوست تا آنکہ خود را تمام بدو دانست
 و نابود گشت پس او را تا آنکہ خود را تمام بدو دانست نابود و درو گشت
 اکنون مراتب عارفان اینست جز این را عارفان خوانند آنکہ محققان
 علی الاطلاق مرد عارف گویند این مراد است قولہ و فی الآخرۃ

بکرمه به من الشهود والعیان کرائے خاصے و عیائے خاصے آنچہ آنجا مُتَلَبّے
 بود بود آنجا بخزائن صورت باشد اما ہی و ایل و احسن و اضم و اظہر خذ آنجا ہم مژگا
 باشند اہ را بران صفتی کہ گفتیم مفید و معہ ہذا مطلع بر اسرار و نباشند و ایشان ہر راستے
 عارف نباشند عارف در عموم رویت داخل اما بخصوص اطلاع و عرفاں از ایشان
 بارز قولہ و فیما بین ذلک بوجوہ اللطف و الامتنان و اما این ہمہ
 کہ گفتیم برایشان وجود لطف و امتنان و انواع لطف و احسان است چیزے
 می دہند و منت می نہند قولہ و لا یكون قرب العبد من الحق
 الا ببعده عن الخلق و هذا من صفات القلوب دون احکام
 الطواہر و الکون و بندہ بخدا نزدیک نباشد مگر آنکہ از خلق جدا شود کیے
 از ان خلق نفس دوست و روح اوست ازین ہمہ بدو آید بخدا نزدیک شود
 خدا را نزدیک باشی اگر از خلق بدور گردی قرب خدا نباشد کہے را اگر از خلق بدو
 باشد این دور بودن چه معنی دارد اگر طالب است احتلاط و آمیزش و شست
 و خاست و بر رسوم و عادت ایشان بودن و بر رضاے ایشان ماندن ازینجا
 ہمہ بدو رہا شد و اگر متوسط است کو در مذاہب خلق و از آنچہ ایشان مستقیق
 و متحمس داشتہ اند و از رسوم و عادت بکلی بروں آید البتہ عادت پرستی
 دور نباشد و اما بعد منتہیات از خود رفتہ بخدا کیے گشتہ و این قربے کہ بیان
 کردیم حکایت اہل دل است نہ حکایت ارباب ظواہر قولہ و قرب الحق
 بالعلم و القدرۃ عامہ للکافۃ وباللطف و النصیر خاصہ بالموہب
 ثم یخصائص التانیس مختص بالاولیاء قال اللہ تعالی و نحن
 اقرب الیہ من حبل الوریث و قال هو معکم ائما کنتم
 و قال ما یكون من تجوی ثلثۃ الا هو وابعہم و قرب حق

تعالیٰ با همه اشیا بعلم و قدرت است و بلطف و رحمت و نصرت بود
صحابه خاص مومنان است و گریبان همه خاص صفات ذات اوست
ایشان را بدان اطلاع میدید ایشان را انس بدان می شود این خاصه اولیای
است اینجا عاقلی اندیشه نگذرد که قرب بعلم و قدرت شد با همه اشیا شد
وصفت رحمت و کرم با مومنان شد دیگر چه خاصه است دو صفت آمد یکی
عامه یکی خاصه خاص مخصوص بهم باید چه مانند باقی مگر اند قرب بذات می شود این فکر
آن عاقل را دیوانه می سازد اکنون آن عاقل را که این اندیشه دیوانه میکرد
که قرب بذات چیست شیخ آن را در بیان آورد و فرمود مَنَحْنُ أَقْرَبَ مَنَ
إِلَيْهِ مِمَّنْكُمْ مَبْدَأُ کَسْ از شما نزدیک تر ایم و ایشان متصل بدو اند و مجاز
انگیز اما ظاهر کلام را نظاره کن مَنَحْنُ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ بدو
از رگ گردن او نزدیک تر او بهمه او او را در گرفته و رگ گردن شش اُمّی
از و اکنون این تمام را محیط است اقرب باشد بدو از رگ گردن او او را
دل را محیط و جان را هم محیط است پس او بیننده از رگ گردن او نزدیکتر
باشد و قال وَهُوَ مَعَكُمْ وَهُوَ ضَمِيرٌ رَاجِعٌ بَرَزَاتِست و معیت مقارنت
و مصاحبت تعاضا کنند و قال مَا يَكُونُ مِنْ تَجْوَى ثَلَاثَةِ مَيَّانٍ سه
نفر از سه نباشد مگر آنکه چهارم ایشان اوست تعالیٰ اینجا هم هُوَ است
راجع بسو ذات تعالیٰ سه گفت دور انگفت زیرا چه راز سه نفر نشود
یکه گوید و یکه شود و از آن کس گویند شوند و نفر سه گویند راز گویند
و راز خدا گویند سامع هست و متکلم هست و راز خدا که یکدیگر میگویند
میان عاشقان و میان عارفان و محبان تفحص کن که بے سه نفر از نیست
قوله وَمَنْ يُحَقِّقْ بِقُرْبِ الْحَقِّ فَادْرِكْهُ وَادْرِكْهُ مَرَاتِبُهُ ایا

ہر کہ بقرب حق متحقق شد یعنی اورا با خود دانست دوام مراقبہ اورا دست
داد بضرورت و تجربہ اورا این حضور باشد سخن کہ شیخ فرمود و خصوصیت
عرفان گفت و گفت اولیا را قریب ذات است درین سخن مردمان زبان در
کردہ چیزے چیزے خیال خود گفته و دست و پا زدہ اما میگوئیم اینجا اندیشہ
کند این قرب حسی است چنانچہ عینی یعنی بیا دیدہ پیوند دیا قرب اعتباری
و معنوی اینچنین قریب کہ این بدو متصل نہ و از دور نہ و در مکانے نہ بدین
معنی کہ او مبقی و حافظ و محیط اوست چو قریب اعتباری شد حسی اجماع نیست
اکنون خواه بصفات گوخواہ بذات گویا مولانا فقیہ تو قریبات را انکار می کنی
آنکہ این خواہی گفتن کہ او از ایشان دور است و این توانی گفتن کہ این صفت
اجسام است و اینجا انتقال و ارتحال آید پس ضرورتست کہ بگوئی لا قریب
ولا بعد و لا بعید و لا قریب یعنی متصل و مترج نیست و لا بعید
یعنی محبوب و ممنوع نیست و قرب مکانی نہ قوله لان علیہ رقیب
التقوی ثم علیہ رقیب الحفاظ و الوفاء ثم رقیب الحیا
زیرا چہ باوے کہ است کہ اورا با وفا و حیا و در حفظ می دارد یعنی چو
قرب خدا باوے است اورا متفظ و با وفا و حیا می دارد و قوله
والشدوا

و آخریری ناظری لسانی	کان رقیب ملک یری خواطر
لبسوك الاقلت قد رمقانی	فما رمقت عینای بعد کفطر
لغیرک الاقلت قد سمعانی	ولاندست من فی ذوات لفظہ
لغیرک الا عرجا بعنانی	ولا خطر فی السر بعد الخطم
وامسکت عنہم ناظری ولسانی	واخوان صدق قد سمعت حدیثہم

وَمَا لِهَذَا السَّيِّئِ عَنْهُمْ غَيْرَ انِّي وَجَدْتُكَ شَهِودِي بِكُلِّ مَكَانٍ
نگاہی نے از جهت تو بر من بہت خواہر ترا بر من نگاہ می دارد و خواہد کہ خاطرے
کہ بر لایق تو باشد آن در دل من ماند و بہان رقیب باعتبارے و گر با من
این می کند چشم و زبان من نگاہ می دارد و جز سوے تو دیدن نمی دہد و جز ذکر
تو زبان ذکر دیگرے کردن نمی گذارد قوله فَمَا رَمَقْتَ عَيْنَايَ بَعْدَ تَوَجُّعِي
من نگریت منظرے را کہ در آن منظر عیب تو باشد و ترا آن منظر بد باشد
مگر آنکہ گفتہ است کہ مرا ضعیف کردہ است و پلک زدنی مانده است
قوله وَلَا تَذَرْتَنِي فِي دَوْلَتِ دُخَانٍ وَخَنٍ نَادِرٌ هَمُّكَ مِنْ بِيْرُونِ نِيَامُ
است ہر اے غیر تو مگر آنکہ تو گفتہ کہ مرا شنوائیدہ است قوله وَلَا خَطَرُ
بعد تو در دل من هیچ خطرہ نگذشتہ است بغیر تو مگر آنکہ تعریج کردہ اند
بغنان من یعنی عنان من از آن خطرہ گردانیدہ اند قوله وَاخْوَانُ صَدَقَ
قد سمعت یا ران صادق اند با من و من ملول شدہ ام از حکایت ایشان
و نگاہ داشتہ ام از ایشان چشم خود و زبان خود نمی خواہم کہ روے ایشان بنیم
و سخن با ایشان گویم قوله وَهَذَا الْفَرْهَدُ السَّيِّئُ وَنَيْتُ اَيْنَ كَيْتُكَ وَهَمُّ سُلُوكِ
شود از ایشان غیر آنکہ ہر جا کہ ہستم تو در دل من حاضری حاصل شعرا نیست
خداوند سبحانہ و تعالیٰ با من قریب از رگ گردن است بن از من نزدیک
و بن محیط من محاط سخن جز با او گویم و جز او را نہ بنیم قوله وَكَانَ بَعْضُ
الْمَشَاحِجِ يَخْصُ وَاحِدًا مِنْ تِلْكَ الْمَذَنِّبَاتِ بِأَنَّ قَبَالَهَ عَلَيْهِ فَقَالَ
اَمَّا بَابُهَا لَهْ فِي ذَلِكَ فَدَفَعَ اِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ طَيْرًا وَقَالَ
اِذْ لَحَوْهَ حَيْثُ لَا يَرَاهُ اَحَدٌ فَمَضَى كُلُّ وَاحِدٍ وَذَنَعَ الطَّيْرَ بِمَكَانٍ
خَالٍ وَجَاءَ هَذَا الْاِنْسَانُ وَالطَّيْرَ مَعَهُ غَيْرَ مَذْبُوحٍ فَسَأَلَهُ

الشیخ فقال امرتانی ان اذبح بحیث لا یراه احد ولسم یکن موضع
 الاو الحق سبحانه یراه فقال الشیخ لهذا اقدم هذا علیکم
 الغالب علیکم حدیث التخلق وهذا غیر غافل عن الحق
 ابن حکایت را من از زبان شیخ خود قدس الله سره شنیدم و شیخ قدس الله
 سره این حکایت را نسبت بهارون رشید میکرد گفت که بارون را دو پسر بودند
 یکی از بیده که حرم او بود و دوم از جاریه بارون پسر کنیزک را دوست داشت
 و کارهای بسیار او را فرموده بے در بستر بیده رفته بود و بیده گله کرد که تو
 پسر کنیزک را از پسر من دوست تر میداری این دلیل بریں کند که مادر او
 نزدیک تو از من دوست تر است گفت این چنین نیست پسر اولایق است
 که او را دوست دارم گفت بچه گفت فردا شود ترا بران نمایم با ما گذارد
 باز بیده شست هر دو پسر را طلبید کار و بے و کبوتر بے بردست پسر بیده
 داد و کار و بے و کبوتر بے بردست پسر کنیزک داد و گفت جائے برو
 و ذبح کنید که کسے نه بیند پسر بیده شتاب ترے در گوشه حجه رفت
 در حجه را بست ذبح کرد و آورد که در حجه بسته کسے نمی بیند پسر کنیزک بعد
 دیرے متغیر و متجسس کبوتر زنده بردست و کار و بے بردست آورد پیش از
 داشت گفت چرا ذبح نکردی گفت شما گفته بودی که جائے ذبح کنید
 که کسے نمی بیند هر جا که رفتم خدای بسند این حکایتی که گفتم عین آنست
 که شیخ نقل کرده است تو مقابل کن به من اگر یک دو لفظ تفاوت باشد
 شیخ هر طائفه طالب مبتدی را و متوسط و منتهی را مراقب آموخت هر که
 این کاره است از انجا سخن استنباط کند بداند من چه نویسم نام کتاب دراز
 می شود قوله و رویه القرب حجاب عن القرب چو قرب بذات

این گفتیم کہ تو مصطلم و متہلک باشی و بشہود وجود خویش باشد این چنوائے را اگر
 نظر بر قرب او افتد حجاب او باشد بارے افتد قوله فمن مشاہد
 لنفسه محلا و نفسا فهو مکور بہ ہر کہ در خود نفسے را از خود و اندیا
 غیر وجود او را و سہم برد او مکور باشد بقرب بود قوله ولہذا قالوا وحشتک
 اللہ من قرہ بہ ای من شہودک لقربہ ہم اینجا گفتہ اند کیے مر
 دیگر را و عا میکند خداے تعالیٰ ترا از قرب و حشت و بد یعنی این کہ ترا تو
 قرب باشد خدا ترا ازین وحشت و بد کو غنائے تمامے باید اما حدیث قدسی
 برین حکایت میکند کہ از قرب و حشتے تمامے باید قال عز وجل لو یعلم
 المشتغلون بذکری ما فاتہم عن انسی لیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا
 ولو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتہم عن قربی لبکوا دما و لو
 یعلم المشتغلون بقربی ما فاتہم عنی لتقطعوا ودا جہم انکہ
 مشغول بقرب است ہر آئینہ او را باید بذات رسد اگر او را وحشت از قرب
 نباشد ہما نجا ماند قوله فان الاستیناس بقربہ من سماء الغرق بہ
 اذ الحق سبحانہ و سماء کل انس وان مواضع الحقیقۃ توجب
 الدہش والمحوزیراچ بقرب او امان نشان آنست کہ او مغرور بقرب
 است زیرا چہ او تعالیٰ و راے ہر اے است زیرا چہ مواضع حقیقت جوہر
 دہش است و موجب محو است آرے دہش باشد اما لازم نیست و دیگر
 شما دہش گفتید آخر مقابل انس است اینجا ہم از محو گو دہش مقابلہ انس است
 دہش ہچنان است انس ہچنان است اینجا محومی باید گفت احدہ و راہ
 کل انس و دہش ہیکے را در یکے ضرب کنیم ہمان یکے آید دہش چہ معنی دارد
 انس چہ صورت بند دشورے و فہمے و نیستے و نابودے دہش چہ باید

قوله وفي قریب من هذا قالوا
 قریبکم مثل بعدکم فمتی وقت راحت
 قریب شما مثل بعد شما اگر قریبم همان است کہ بعیدم پس مرا راحت کے
 باشد و ہرگز قابل نباشد کہ میان دو شخص قریب کلی شود قوله وکان
 الاستاد ابوعلی رحمہ اللہ کثیر ما انشد شعر
 ودادکم ہجرا وحبکم قلی وقریبکم بعد وسمکم جز
 وتمام بحمد اللہ فیکم فضا فاضلہ وکل یسیر من امورکم صعب
 دوستی شما فراق است یکے کہ مر یکے را دوست دارد بیشک دوستی میا
 ایشان است این استقامت و داد ہم بدانست و حب شما ہر شما بران
 شدہ است اکنون با این حکم ہمان تفسیر و داد کم بہت یا آنکہ حب
 لطیف تر از و داد است حب را از حبت المار گرفتہ آند آوندی
 کہ پراز آب باشد آنچنانکہ اگر فطرہ در و انداند بریزد پس حب بالاتر و داد
 باشد قوله و قریبکم بعد و قریبے کہ با شما شود آن بعد است ہر چند
 کہ بد و نزدیک تر است چو دوستی مینہا باقی است از دور تر است
 اقربکم بعدکم و مسامت و آشتی کہ شما می کنید آن عین حرب است
 قوله و انتم بحمد اللہ فیکم فضا فاضلہ در شما بفصل خدا شغمت
 و ہر اندک چیز و آسانے نزدیک شما دشوار است یعنی اندکے و سبکے
 برائے من بر تو گران است قوله و رای ابو الحسن النوری
 رحمہ اللہ بعض اصحاب ابی حمزہ رحمہ اللہ فقال
 انت من اصحاب ابی حمزہ الذی یثیر الی القرب ذالقیلہ
 فقل لہ ان ابی الحسن النوری یقرئک السلام یقول قریب

القرب فيما نحن فيه بجل البعد فاما القرب بالذات
 فتعالی اللہ الملائک الحق فانه متقدس عن حد ود الاقطار
 والنهاية والمقدار ما اتصل به مخلوق ولا انفصل عنه
 حادث مسبوق مجلت الصمدية عن قبول الوصل لفصل
 ابو الحسن نوری ررحمہ اللہ لاقات با ابرار ابی حمزہ علیہ الرحمہ شہد گشت توانا یاران
 حمزہ کہ او اشارت بقرب میکند اور اسلام من رمان و بگو قرب قرب
 نزدیک ابعد بعد است اما قرب بدان گوئیم یعنی تو باشی و بنجد از نزدیک
 شوی چنانچہ یکے یکے پیوند متصل شو و تعالی اللہ عن ذلك من این را بالا گفته
 ام قرب اعتباری و معنوی میگوید این صورت قربے کہ گفتیم اقتران ذاتین و اتصال
 ذاتین این نسبت بدو تعالی ندارد و هیچ مخلوق بدین صفت بدو نرسیده است
 و هیچ حادثے کہ خداے تعالی او را آفریده است او بدین صفت متصل نیست
 صمدیت است یکے یکے است فصل و وصل با او چہ گذارد و لا قرب و لا بعد
 و لا فقد و لا وجد و لا فصل و لا وصل کلا بل هو الله الواحد
 القهار القرب بعد و البعد قربه و الفصل وصل و الوصل فصل
 قوله فقرب هو فی نغته محال و هذا تلاقی الذوات و قرب
 هو واجب فی نغته و هو قرب بالعلم و الرویت و قرب
 هو جائز فی وصفه یخص به من یشاء من عبادہ و هو
 قریب الفعل بالالطف قربے است کہ آن محال است و آن قرب
 در ذات است ہا پنجہ گفتیم اقتران ذاتین باشد و آن در ذات باری تعالی
 محال و قربے است واجب کہ آن صفت ترا البتہ باید و آن قرب
 بعلم و رویت است بدانکہ او محیط بہمہ اشیا است و قربے است با

یعنی یکون فی موضع ولا یکون فی موضع و آن نیست کہ بر کسے لطف کند قیر بلطفہم کہ را خواہد لطف و رحمت کند قرب بحسب تنوعات مختلف است قریبہ بخلق و اقاربہ یکے است اما قرب عامہ کہ علم بر ایشان وارد و قرب خاصہ کہ لطف و رحمت بر ایشان وارد اما آن قرب یکے است۔

قوله ومن ذلک الشریعۃ والحقیقۃ وبعضہ ازان الشریعۃ والحقیقۃ

انفاظ مصطلح شریعت و حقیقت است شریعت آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ برائے انتظام امور عباد را دین جہاں کردہ است بے آن انتظام میسر نباشد و بہاشرت این فرد اجزائے و ثوابے و با امتناع این ملائمے و عقابے و حقیقت عبارت از آنست کہ مبدا و معاد ہما نیست و بے او بودے نیست قوله الشریعۃ امر بالترام العبودیۃ و تحقیقت مشاہدۃ ربوبیۃ شریعت عبارت از آنست کہ الترام عبودیت یعنی استثال امر و انتہا از ہمتی او بوصف ملائمت این شریعت است شریعت یعنی منہی عن۔ الترام عبودیت دو معنی دارد یکے کہ بندگی او کنند نماز گزارند و یا شاکر کنند و حق کسے فرو گیرند و در نظام کفند و آنچہ بدینہا مذکور و الترام عبودیت کہ ہمارہ بصفۃ بندگی باشند آنچہ لایق بندہ و بندگی است ہما را مباحث و ملازم باشند بندگی این ہرگز نزد چنانچہ خدائی او ہرگز نہ رود و حقیقت نظر کردن ربوبیت است مشاہدہ ہمن تصور و اعتقاد و یا شاید کسے را ہما آنچہ صریح مراد اوست چنانچہ گفتہ اند شریعت عبارت از گفت انسان کامل است و طریقت عبارت از کرد انسان کامل است و حقیقت عبارت از دید انسان کامل است قوله و کل شریعت غیر موبدۃ بالحقیقۃ فغیر مقبول ہر شریعت کہ بے حقیقت تائید

ندارد یعنی نسبت با حقیقت ندارد چنانچه معتزلی ظالم میگوید آن شریعت را
 عند الله قبول نیست **قوله** وکل حقیقه غیر مصفیة بالشريعة غیر
 محصول و هر حقیقه که معتد بشریت نیست یعنی حقیقت برست و اجرا
 بر معالمت شرع نیست چنانچه مردمان حقیقت را اصل ساخته اند و ما
 هوای نفس را بد و اعتبار داده اند اینچنین حقیقت حاصل ندارد و از
 حقیقت برخوردار نیست آرام قرار ندارد و من مباحث ربطاغات باشد
 بحد و احتمال با این هم دانند که فاعل این بحقیقت خداوند تعالی است این
 شریعت با حقیقت جمع است و دیگر گویند هر چه میکند خدا میکند این
 حقیقت است اما منضم با شریعت نیست **قوله** فالشریعت جاز
 بتکلیف الخلق شریعت بتکلیف خلق آمده است یعنی الله تعالی تکلیف
 بر ایشان کرده که چنین بکنند و چنین نکنند و چنین باشند و چنین نباشند
 این شریعت است **قوله** والحقیقة ابناء عن تصرف الحق
 و حقیقت اثبات این کرد هر چه در شریعت کسی کند آن بتصرف
 حق تعالی است و هر چه در جهان می شود بفعل او می شود **قوله** فالشریعة
 ما يجوز علیه النسخ چه شریعت برای انتظام امور عباد و راست
 و بمقابل آن ثواب و عقاب فعلی در نسخ در و ر و با استد زیر اچه او تعالی فاعل
 مختار چیز فرماید و نسخ کند غیر آن فرماید **قوله** والحقیقة ما
 لا يجوز علیه النسخ و حقیقت آنست که نسخ بر او روا نیست **حقیقت**
 آنست که قوام اثبات بدست و اوانی و ابدی و دائمی است و بیک
 صفت است لا یتغیر و لا یتحول صورت امار قوام و بقا بحقیقت
 نیست اما ایدای او و اهلک که در نظر او ظاهر شود آن صفت قهر و است

که حقیقت دران مظهر و بدین صفت ظاهر شده قوله فالشريعة ان
تعبك والحقیقة ان تشهد شریعت این تقاضا کند که عبادت
کنی و حقیقت اینست که او را شاهد بینی یعنی عبادت کنی و بدانی که قیام
عبادت من بشهود او قوله والشريعة قیام بها امر و الحقیقة
مشهود لما قضی و قدر و اخفی و اظهر شریعت عبارت از
شهود چیزیست که آنرا تقدیر کرده است یعنی بدین اعتقاد کنی و این شهود
تو باشد که آنچه مقید است آن بامی رسد و هر چه حکم کرده است
در مظهر همان پیدا می شود و آنچه در ما پیدا آورده است و اخفا کرده است
بحقیقت همان است و آنکه او تقدیر کرده است و قضا میکند و آنکه
او اخفا میکند حقیقت او است قوله سمعت الاستاذ ابا
علی الدقاق رحمه الله يقول اَيَّاكَ نَعْبُدُ حَفْظُ الشَّيْءِ
وَ اَيَّاكَ نَسْتَعِينُ اقرار با الحقیقت یعنی ایاک نعبد و ایاک
نستعین کرد و ایاک نستعین اشارت بحقیقت کرد ایاک نعبد جز ترا
نپرستیم این شریعت است ایاک نستعین که در عبادت جز بد و استعانت
نکنم که عبادت مرا استعانت تو درست آید و در هر کاره که هست بار
بخاز تو تو خواهم این حقیقت است قوله و اعلم ان الشريعة
حقیقة من حيث انها وجبت بامر و الحقیقة ايضا
شريعة من حيث ان المعارف به سبحانه ايضا وجبت
بامر و اگر نظر کنند برین که شریعت هم از آمده است علی هذا شریعت
حقیقت باشد و اگر نظر برین کنند که عارفان افعال ایشان بحکم شریعت
است علی هذا حقیقت شریعت باشد اینجا سخن میگویم تو این را انکو بخش

دل بشنوی وایہ روزگار خوش سازی مردمان گویند شریعت امرے ظاہر است
 حقیقت سراسر است محمد حسین (ادامہ اللہ الملک الغفار شالیبہ
 ما دار الفلک الدوار میگوید حقیقت ظاہر است اما شریعت سراسر
 زیر اچہ حقیقت پیدا ظاہر بغیر خفاے تا آنکہ طوائف انسان را صحبت کنی باہم
 قایل حقیقت باشند آن مقدار کہ مردم بہتند مغان و محوس و یہود و ہنود این
 ولایت با جمعہم گویند دوست اومی کند پس این ظاہر آمد بید آمد کشادہ آمد تا آنکہ بیچ
 کسے نیست کہ قایل بدین نباشد اما شریعت ثبوت او و وجود او با شہود
 حقیقت سرے عظیمہ حقیقت این تقاضا کرد کہ ہر چہ خوش آید کند و شریعت
 این تقاضا کردہ کہ منفید باشد و جز آنکہ او فرمودہ است آن کند پس سرے
 عظیمہ است اگر خلاف آن کند زیان کار دل مظلم وقت کہ مردم بدنام سنگا
 شہودے کہ بود کہ سخن احتجاب

النفس

قوله ومن ذلك النفس کیے ازان کلمات مصطلح نفس است و نفس النفس
 در اصطلاح ما عبارت ازین باشد تزویج القلوب بمشاهدة الغیوب
 مقتربا بالنفس یعنی کہ از مردم بر آید دل کشادہ می شود و در اصطلاح سر نفس
 کہ از و بر آید خوشی دل آن نفس بمشاهدة غیب بودہ باشد قوله النفس
 تزویج القلوب بلطایف الغیوب ہا پنچہ ما گفتم شیخ ہان فرمود
 اما مقتربا بالنفس! یتے قوله وصاحب الانفاس ارت
 وصفا من صاحب الاحوال صاحب نفس او لطیف تر و صاف تر
 از حال صاحب احوال است زیرا چہ در انسان ہر چیزے اسرع و الطف
 و اروح از نفس نیست قوله فكان صاحب الوقت مبتدیا و
 صاحب الانفاس منتھیا و صاحب الاحوال بینھما فالاحوال

وسایط والا نفاس نہایت الترقی سر آمینہ بس صاحب وقت
آنچہ گفتیم وقت آید و رود و دوام نباشد این مبتدیان را است اینست
کہ در شہدیان نباشد ان نسبت بمبتدیان دارد و صاحب احوال متوسط است
زیرا چہ در روئے خودی ہست و صاحب نفس منتهی است زیرا چہ توالی و
تجدد بسرعت در روئے است و این صفت انتہا است البتہ مشاہدہ
غیب ازیشان محجب نشود و احوال وسائط است و انفس نہایت است
قوله والادقات لاصحاب القلوب والاحوال لا رباب
الارواح والانفاس لاهل السماء اوقات مراہل دل را است
قلبے بقلبے دارد و وقت آید و رود البتہ نامذیس وقت نسبت باہل دل دارد
و احوال مراہل رباب ارواح راست زیرا چہ محبت نسبت با روح دارد و در
محبت حالتہائے مختلفہ پس حال نسبت بصاحب ارواح دارد **قوله**
والانفاس لاهل السماء و آن کسانیکہ اطلاع بر سر دارند و بر امرے خفی
رسیدہ اند انفس مرایشان راست مراقبہ را دو صفت است یک قہر
این کہ جس نفس بجلی شود و دل را بر یک چیز قرار باشد و بعضے ہیں جدا اختیار
کنند نفس را بست و دل را خالی گذاشت از جمہ پینزدوم طریقہ مراقبہ
حضور را با نفس متوالی کند آنجا کہ نفس بر آید برا کو حضور را وی متوالی است **قوله** وقال افضل العبادات عدا الانفاس مع الله تعالى
ایشان گفتہ اند بہترین عبادتہائے شما انفس است یعنی پیچ نفسے بغیر حضور
نرود و اگر در نماز است و اگر در تلاوت است و در کارے و گراہست
نفس می آید و او در حضور است **قوله** وقالوا خلق الله القلوب
وجعلها معادن للمعتمد و خلق الاسرار و سرائعها وجعلها

محل للتو حید فکل نفس حصل من غیر دلالة المعرفة وإشارة
 التو حید علی بساط الاضطمار فهو میت وصاحبه مسئؤل
 عنده خدای تعالی دلہا را آفرید و آنرا محل و مسکن معرفت خویش کرد و در آن
 دل اسرار را آفرید و آن محل و مسکن توحید کرد و سخن در نفس بود شیخ زمام
 کلام راست گذاشته است طرفی غیر قصد است و آن سوچم می رود ہر
 نفسی کہ بغیر دلالت معرفت باشد یعنی آن قوت نیست وجود ظاہر را دلیل
 آورد برائے اثبات صانع را و اشارت توحید را ثنا سد و در ہر قطع و
 ہر وجود سے کہ در جہان است اشارت تہ توحید دارد و آیات کلام اللہ
 اشارت بتوحید دارد کہے را کہ این فہم اشارت نباشد و این دلالت
 توحید نباشد اور امدان کہ زندہ است بدان کہ مردہ است و صاحب آن نفس فرہور ہوا
 کند کہ چرا این نفس را ضایع کردی و چرا از ظاہر بباطن دلالت نکردی قوله
 سمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ یقول المعارف لا یسلم
 لہ النفس لافہ لا مسامحة تجری معہ والمحب لا بد لہ من
 نفس اذ لو کان یکون لہ نفسا لتلاشی لعدم طاقتہ
 عارف النفس سالم نیست زیرا چہ انچہ برومی رود آن مسامحت نیست
 او در ہر نفسی مطالب است چو در ہر نفسی با و مطالبہ است پس نفس
 او با او سالم نباشد قوله والمحب لا بد لہ من نفس ومحب را چاہئے
 کہ البتہ او نفس زندہ او بدان مطالب باشد زیرا چہ محب ہر نفسی و احضاً
 و تصور و خیال صورت معشوق است این نفسی کہ بروں آید ضلیح چو نہ
 رود و اگر او را این نباشد او برجا نماند محب محب نماند
 قوله ومن ذلک الخواطر بعضہ از ان الفاظ مصطلوہ خاطر است

خاطر آن را گویند کہ بغیر قصد تو بغیر آوردن تو یکایک در دل تو چیزے
گذرد و آنرا بیچ اصلے و سندے نہ و اگر از نہایت کہ عبادت کشد
بگویند خطوہ ملکی است و اگر ہوا کشد بگویم کہ خطرہ شیطانست و اگر با بتلا
و امتحان باشد گوئیم خطرہ رحمانی است قولہ الخواطر خطاب پرد
علی الضمایر خطاب اگر خواص باشد اما در دل چیزے یکایک بعفتہ چنانکہ
گفتم آنرا خطرہ نامند قولہ فقد یکون بالقاء الملک وقد
یکون بالقاء الشیطان و یکون احادیث النفس یکون من
قبل الحق سبحانه بسا باشد آن خطرہ باقائے ملکی باشد یا باقائے شیطانے
و خواطرے باشد احادیث نفس باشد اکنون این را خطاب چونہ نامی و خاطر از
قبل حق ہم باشد قولہ فاذا کان من قبل الملک فهو الالہام
وان کان من قبل النفس قیل لله الہو اجس و اذا کان من
قبل الشیطان فهو الوسواس و اذا کان من قبل اللہ عزوجل
و القائہ فی القلب فهو خاطر حق پس اگر از قبل ملک باشد الہام
بطاعت باشد الہام فعل اللہ است شیخ فعل ملک می نامد وزیر اچہ کہ نیابت
او الفت خواہد کرد فعلی ہذا فعل او باشد و چون از قبل نفس باشد او را ہوا جس
نامند اما جس چیزے ردیہ را گویند و خاطر عام تر است جو خاطر از نفس است
و میل نفس برویت است از جہت آن اما جس خوانند اگر چہ خطرہ باشد
و چون از قبل شیطان باشد وسوسہ نامند و اگر از قبل حق باشد آن خطرہ
حق گویند خطرہ است اما این را چہ نامند من بالاکفتم خاطر رحمٰن ابتلا
باشد و بعضے میان خاطر ملک و خاطر رحمٰن تفاوتے نگفتہ اند گفتہ اند
ہیں الہام بطاعت است و بعضے میان خاطر نفس و خاطر شیطان تفاوتے

نگفته اند گفته اند زیرا که هر دو بشر می کشد و بعضی گفته اند هست میان ایشان
فرق اگر خطر لذت در نفس آمد تو اتباع آن خطر کردی اگر باز میگرد
و این خاطر نفس و اگر ازین لذت بگذرتی و گرد خطر خاطر است آن خاطر
شیطان زیرا چه نفس چیز را طلبد مگر باشد ملتزم باشد و البته بران کوشد
تا بدان برسد و شیطان این مطلوب ندارد مطلوب اضلال قدم شخصم ارد
اگر اینجا غلطید جای دیگر خواهد غلطید مقصود او اخذ لذت یعنی نیست
مقصود اضلال شخص است قوله و جملة ذلك من قبيل الكلام
وکل این خواطر از قبیل کلام است گوئی کس سخن در دل میگوید قوله
و اذا كان من قبيل الملك فانما يعلم صدقه بموافقة
العلم ولهذا قالوا كل خاطره لا يشهد له ظاهر فهو
باطل اگر از قبل ملک است صدق او بدین معلوم شود و خطر که آمد بر قف
علم شرع و هم از بهر این گفته اند هر خاطر که مثبت آن شرع نیست آن
باطل است قوله و اذا كان من قبل الشيطان فالكله يدعوا الى
المعاصي و اذا كان من قبل النفس فالكله يدعوا الى اتباع شهوة
استشعار کبر او ماهو من خصایص اوصاف النفس و آنکه
از قبل شیطان است آن بیشتر بوسه معاصی کشد و اگر در معصیت لذت
نفس باشد آن چو نه معلوم شود که خطر نفس یا خطر شیطان و خطر که قبل
نفس است بیشتر او داعی بوسه بوی لذت و شهوت و کبری باشد و خود نمایی
خود بینی و غیر آن اینچہ خصایص نفس است قوله و اتفق المشايخ على
ان من كان اكله من المحرام لم يفرق بين الا لهام والوسوة
هر که خوردن او از حرام باشد او فرقی میان الهام و وسوسه کردن نتواند

اوبارے درین ورطہ باشد کہ تفرقہ کنند و تاریکی در تاریکی وارد و اناططلام در
 اناططلام وارد و اربا تفرقہ کردن میان الہام و وسوسہ چہ کار قولہ سمعت
 الاستاد باعلی رحمہ اللہ یقول من کان قوتہ معلوما
 لم یفرق بین الالہام والوسوسۃ این سخن کہ ابوعلی رحمہ اللہ میگوید
 این سخن قوم است ہر کہ قوت او معلوم باشد او تفرقہ میان الہام و وسوسہ
 نتواند کرد زیرا چہ ہر کہ قوت او معلوم نیست قوت او غیب است و الہام
 ہم از غیب پس غیب مرغیب را جس است چو او بر معلوم شستہ بر
 الہام اورا اطلاع شود یا نشود قولہ وان من سلکت عنہ ہو جس
 نفسہ بصدق مجاہدہ نطق بیان قلبہ بحکمہ مکابدہ
 ہر کہ ہوا جس او ساکن شد بصدق مجاہدہ یعنی از ہوا جس خلاص یافت و ہوا
 نماند قلب او مکابدہ کہ کردہ است و مجاہدہ کہ کردہ است سخن او ہم از
 باشد قولہ واجمع الشیوخ علی ان النفس لا یصدق والقلب
 لا یکذب اجماع صوفیان است کہ نفس ہرگز راست نگوید و دل و تفتہ
 کہ از ہواے نفس خلاص یافت ہرگز دروغ نگوید یعنی خطرہ کہ از ان دل
 باشد خطرہ صادق باشد خطرہ موثوق علیہ باشد و خطرہ کہ از نفس باشد
 لا یعتد بہ ولا یعتبر قولہ وقال بعض المشائخ ان نفسا
 لا تصدق و قلبک لا یکذب ولو اجتهدت کل الجمہلۃ
 تخاطبک و روحک لم تخاطبک نفس راست گفتنی نیست و دل تو
 ہرگز دروغ نگوید بعد آنکہ از نفس باز رشتہ و دوش نفس با او نماندہ باشد
 و اگر جہد بہان کنی کہ روح تو ترا خطاب کند ہرگز کہ دنی نیست نظر او بر محبوب
 خود است او طرف تو لمخطہ کردنی نیست قولہ و فراق الجنید رحمہ اللہ

بين هو اجس النفس و هو ما وس الشيطان بان النفس
 اذا طالت عيشي الحت فلا تزال تعاودك ولو بعد حين
 حتى تصل الى مرادها ويحصل مقصودها اللهم الا ان يذكر
 صدق المجاهدة ثمانها تعاود و تعاود آنچه جنيد رحمه الله ميگويد
 من بالا گفته ام نفس هر چيزي طلبيد و نگذارد ازان الحاح كند تا بدان برسد
 اگر چه بعد و فتي و زاني باشد مگر آنكه دوام مجاهده شود اگر چه او معاودت
 كند اما اين نخطه بسوء او كند قوله و اما الشيطان اذا دعا الى الزلة
 فخالفته بترك ذلك يوسوس بزلة اخرى لان جميع المخالفات
 له سواء و انما يريد ان يكون داعيا ابدا الى زلة ما و لا غرض
 له في تخصيص واحد دون واحد معنى اين سخن بالا گفته ام
 تمام اگر مي دانستم فرو خواهد گشت نميگفتم قوله و قيل كل خاطره يكون
 من الملائك فربما يوافقه صاحبه و ربما يخالفه فاما خاطرها
 يكون من الحق سبحانه فلا يحصل خلاف من العبد له يوافقه
 موجب اما يخالفه چنانكه اگر مخالفت او كند چند ان بر و مطايعت
 اما در خاطر حق مخالفت نتواند كرد اما بر اين صفتي كه ما گفتم خاطر حسن ابتلاست
 آنجا مخالفت ضروري است قوله و تكلم الشيوخ في الحواطر الثاني
 اذا كان الحواطر ان من الحق هل هو اقوى من الاول فقال
 الجنيد رحمه الله الحواطر الاول اقوى لانه اذا ابقى رجوع
 صاحبه الى التامل وهذا شرط العلم فترك الاول يضعف
 الثاني دوم خاطر بياد اول هم رحمانى دوم هم آنكه كرامضا كند جنيد رحمه الله
 ميگويد اول رازير كه چو او باز گردد بتامل كشد پس خاطر نمازكار بتامل كشد و اينجا

شرط علم باید تامل و تفکر بحسب علم و آن وارد غیب است پس اول قوی آید و ثانی ضعیف باشد قوکه و قال ابن عطار رحمه الله الثانی اقوی لانه ازداد قوه بالاول اگر چه شکیان آید که ابن عطا گفت رحمه الله و اگر غیر آن آید خلاف آن باشد قوکه و قال ابو عبد الله الخفیف من المتأخرین رحمه الله علیه هما سواء لان کلهم من الحق فلا مزیه لاحدهما علی الآخر و الاول لا یبقی فی حال الثانی لان الآثار لا یجوز علیها البقاء هر چه هر دو از حق اند هر آینه هر دو قوی باشند هر دو برابر اند زیرا چه آثار اند و آثار بقائیت یکے رفت انکه دوم آمد آن نیامد و دیگر آمد پس هر دو برابر باشند درویشی درویشانست آنچه در بیان خطرات و دفع آن ما از پیران خویش شنیده ایم شیخ بیارے را آزان ترک آورد و گرد آن نگشت و آن کارے لابدی است۔

البقین

قوله ومن ذلك علم اليقين وعين اليقين وحق اليقين

علم اليقين وحق اليقين

مصدر او چند احتمال دارد یک خبرے صادقے عارفے محققے که هرگز بر زبان آن نوع دیگر نزد ترا خبرے رسانید بران دل عقیده بست ما مذ بغیر تردد و احتمال شک و ظن دیگر مرد عاقل بفکر و استدلال بر و نظیر بر نظیر دانست که در پرده غیب چنین خبرے هست و دیگر بغیر آنکه کسے خبرے رساند و بغیر آنکه فکرے و استدلالے کند چنانچه مرد متکلم می کند بغیر آنکه خبرے صادق خبرے رسانیده باشد فجاءة بغتة بر دقلی در کسینہ او شود بر اے هر خبرے را حکایت و نظیرے است نبشتن زیادت باشد و دیگر علم اليقين آنکه در مفهوم است آنست یکے را عیان شود آنچه در پرده غیب است بحق دیدن آنرا بیند ثانی حال که او مستر و محجب گردد این بیننده را علمے باقی ماند

این را علم الیقین نامند ہر سہ انواع کہ بالا گفتیم ہر چند مستقر و محکم اند اما از ورطہ خلل و
 از مقرر تزلزل بیرون نیفتد بسا باشد مرد حکیم مرد متکلم مرد فقیہ مرد صاحب برہ و
 طاری برایشان افتد و دلیل دیگر ایشان را از روئے نماید ایشان بران یقین خوش
 شاگرد گردند اما فیما بین حنفیہ بصدقہ علمے کہ بعد عیان است قابل شک و تردید
 و تزلزل نیست چہ گوئی چو لشکر ظلام رخت بند و طلیعہ صبح روئے نماید سلطان
 نہار بضو و غیش تجلی کند آن گذشتہ ظلام را در دل این مرد صبح شبہ ماند اکنون این
 علم الیقین بہ نسبت عین الیقین بدین ماند و عین الیقین ہما پنچہ علم الیقین دستہ
 بود و بران عقیدہ بستہ بود همان عیان شود و حق الیقین آن عیانے کہ بود بود این
 وجود آن عیان شود مردے شب را در روشنائی چراغ یا روشنائی مادہ نقشے
 را دید کہ چنین چنین است صبح و امید ہمہ نقش روشن تر و لطیف تر و خوب تر
 نمود آفتاب برآمد روز شد چنانچہ آن نقش است و چنانچہ آن ساختہ است
 بحق اورا علم شود این حق الیقین است و ریادیدی علم الیقین شد و در ریاسو
 شدی عین الیقین شد و در ریاعرق شدی و یا در ریایکے گشتی این حق الیقین
 شد انچہ مفہوم ما بود کہ قیتم انچہ شیخ فرماید آن را بیان کنم قولہ و ہذا عبارت
 عن علوم جلیۃ ایں عبارتے است از علوم جلیہ و لطیفہ و دقیقہ قولہ
 فالیقین هو العلم الذی لا یقد اخل صاحبہ ریب علی مطلق الہام
 ولا یطلق فی وصف الحق سبلحانہ لعدم التوقیف یقین علمے را
 گویند کہ صاحب اورا شک و ریب و وہم خلاف آن نباشد و یقین و علم الیقین
 خدا را گویند سبب عدم توقیف یعنی اسما و خطابات او توقیفی ہرچہ وارد باشد
 ہاں گویند قولہ فعلم الیقین هو الیقین و کذا لک عین الیقین
 نفس الیقین و حق الیقین نفس الیقین شیخ رحمہ اللہ میگوید ہاں یقین

است کہ قوت می یا بد سبب آن قوت نامے و گرمی نہند قوله فعلم اليقين
 علی موجب اصطلاحهم ما کان بشرط البرهان من چہ اعتبار
 کردہ ام علم یقین را یکے ازان ا نیست کہ شیخ میفرماید کہ برانے و دلیل اثبات
 شود و بران یقین شود این را علم یقین گویند قوله وعین اليقين ما کان
 بحکم البیان عین اليقين آنچہ پیدا و ظاهر شود و دیگر آن علم بدین حد شود کہ اورا
 در بیان آن نہ تمثیل و حجت و برانے بران غم کنند کاندہ صار عین اليقين قوله
 وحق اليقين ما کان بنعت العیان وحق اليقين آنست کہ صفت عیا
 باشد ایشان ہم چنین میگویند کہ این طایفہ آخرت است بلکہ یکے را ورنہ گویند
 و درو عین اليقين وحق اليقين را و آخرت گویند قوله فعلم اليقين
 لا ریاب العقول وعین اليقين لا صحاب العلوم وحق اليقين
 لا صحاب العوارف علم یقین مردمانے را باشد کہ عقل و فہم دارند
 ہر آئینہ چیزے کہ بعلم و برہان دانند این صفت عقل است وعین اليقين
 مرصاحب علوم را ہست چو در بیان است ہر آئینہ اصحاب علوم را باشد
 وحق اليقين مرصاحب عوارف را ہست قوله واکلام و الافصاح
 عن هذا محال این محال مقول نیست کہ شیخ میفرماید محال لغوی است
 المحال بہرہ گفتن یعنی اگر گویند و گفتار اینجا بہرہ باشد و ما ازین بہرہ گوئی نہائیم
 البتہ چیزے گفتیم قوله و تحقیقہ يعود الی ما ذکرناہ فاقصرنا علی
 هذا القدر علی جهة التنبيه و تحقیق سخن آنست کہ ما گفتیم ہرچہ
 بیان خواہی کرد آل ہاں خواہ شد کہ ما گفتیم مراتب علم اليقين را عین اليقين
 وحق اليقين نامیدہ اند

قوله ومن ذلك الوارد ونجری فی کلامہم ذکر الوارد الوارد

کثیراً والوارد ما یرد علی القلوب من الخواطر المحموده ما
لا ینکون متعملاً العبد وکذلک ما لا ینکون من قبیل الخوا
فهو ایضاً وارد وارد آنرا گویند که از خداوند بجا نیست و غیر
تو به و تحیل بر دل افتد و البته شے محمود و ممدوح باشد این نزدیک
بخواطر است اما این را سلطان و قوتی است که خاطر را آن سلطانی و قوت
نیست این وارد شخص را در از علاج و اضطراب آرذ آنکه کای بجائے کشد که
شخص را نگذارد تا بدان مباشر شود و قوله شعیون وارد من الحق
و وارد من العلم وارد از حق باشد و وارد از علم باشد آن وارد از علم هم
وارد از حق است اما نسبت صوری نگاه میدارد و قوله فالوارد است
اعم من الخواطر لان الخواطر تخص بنوع الخطاب او ما یتضمن
معناه والواردات تكون وارد سرور و وارد حزن و وارد
قبض و وارد بسط الی غیر ذلک من المعانی موجب این هم آید اما وارد
همانچه ما گفتیم که مزج و محرک و منیر افتد نگذارد تا مرد مباشر آن شود اما خاطر
اینچنین نیست که وارد باشد که موجب او سرور باشد و وارد باشد
که موجب او حزن باشد و وارد باشد که موجب او قبض و بسط همچنین تھا
دیگر واردات اکثر آن مراباب قلوب راست و خواطر عموم دارد

شاید

قوله ومن ذلک لفظ الشاهد و لفظ الشاهد کثیراً
مایا بحری فی کلامهم و یکے ازان کلمات مصطلح لفظ شاید است شاید
چند چیز را گویند یکے چیزے که غائب باشد بر تو حاضر شود و دیگر شاید او را گویند
که شے حاضر باشد البته غیبت ندارد چنانچہ این دنیا حاضرے شاید
است الی بلوغ اجله این را شاید گویند و دیگر تو با خود شاید خودی و دیگر

گوئی خدا شاہ جزا و غائب و دیگر شاہ ہر انچہ نقد وقت تست آن شاہ
 است قوله فلان یشاہد العلم و فلان یشاہد الوجود و فلا
 یشاہد الحال شاہ علم چہ باشد یعنی من حیث اقتضاء العلم و ایں دست
 داد شاہ ایں علم شد و فلان یشاہد الوجود و جدے شد و او را و ذوق شد
 او را شاہ ہے شد یا آنکہ ہین ذوق شاہ دوست یا باقتضای حال او شاہ
 پیش آمد آن شاہ دوست قوله و یریدون بلفظ الشاہد مایکون
 حاضر قلب الانسان و هو مایکون الغالب علیہ ذکر حق
 کاملہ براہ و بصیر و ان کان غائباً عنہ ہا انچہ حاضر وقت ایشان
 باشد و شاہ دل ایشان باشد ہا شاہ نامند و انچہ ہا شد کہ تصور او
 و حضور او بجائے کشد و بمرتبہ باشد کہ گوئی آن شخص می بیند چنانچہ گفته اند
 کان انظر الی عرش الرحمن بادراً چنان وجود عرش بر و محقق گشت گوئی
 می بیند کاملہ ترازہ این را شاہ ہر نامیدہ ام ہم ہر بنا برین کہ گوئی می بیند
 قوله فکل ما یستوی علی قلب صاحبہ ذکرہ فہو شاہد ہر کہ بر
 دل او ذکر کے استیلا یا بدین شاہ دوست این شاہ اعتباری است
 اما شاہ حقیقی ہا کہ ما گفتیم غایبے شاہ شود بعین العیان چنانچہ مردمان گویند
 دیو را و دیدیم جنے را و دیدیم این غایبے است کہ برو شاہ شدہ اہیات
 را ہمہ برین قیاس کن صوفیا نزادیدہ ام کہ ایشان امر و را صورت جمیلہ را شاہ
 نامند بدین معنی گویند او تعالی غیب است بدین صورت ظاہر شدہ است
 معترنی بے انصاف جائے است کہ ایشان را چیزے چیزے گوید مثل
 این کلمات روز بجان شیخ خواجہ سعدی و مرشد حقیقی او و شیخ احمد غزالی
 و قاضی عین القضاۃ رحمہ اللہ علیہم و از محی الدین ابن اعرابی را خود پیر کہ

او هم عالم را شاهد گوید و خدا را غائب گوید الحق محسوس و الخلق معقول
 چه گوئیم سخن بسیار است اینجا اما من ترجمه کلام بنیان می کنم مخزننا نزد میان چه آمد
 قوله فان كان الغالب عليه العلم يقال انه يشاهد العلم و
 ان كالب الغالب عليه الوجد يقال انه يشاهد الوجد
 اگر علم برون غالب است شاید علم است و اگر وجد برون غالب است شاید
 وجد است قوله ومعنى الشاهد الحاضر فكل ما هو حاضر قلبك
 فهو شاهد لك و کلی بین است هر چه در خیال دل تو وجودی بند چنانچه
 دل از او منقلب نمی شود و باز نسبت شاید نامند قوله و سئل السبلي
 رحمه الله عن المشاهدة فقال من اين لنا مشاهدة الحق
 لنا شاهد الحق اشار بشاهد الحق الى المستوى على قلبه و
 الغالب عليه من ذكر الحق والحاضر في قلبه دایما من ذكر الحق
 شبلی را رحمه الله پرسید گفت کجا و کجا مشاهده حق اما ما را از شاهد حق پرس
 زیرا چه را شاهد حق است نه مشاهده مقصود این دارد هر چه بر دل او غالب
 و مستولی است و دایم در دل ذکر او است آن را شاید میگویند اختای و در گیم
 دارد اینجا که او را از مشاهده پرسید گفت کجا و کجا مشاهده ما را مشاهده چه کار
 اما ما شاهدی داریم با خود حاضر و لقدی هر چه هست همانست و سموت
 مشاهده چه معنی دارد قوله و من حصل له مع مخلوق تعلق بالقلب
 يقال انه شاهدك یعنی حاضر قلبه فان المحبت توجب دوام
 ذكر المحبوب و استیلائے علیه و اگر کسی را با مجموع خودی بدل میله
 و تعلق و محبت شد او را همچنین گویند آن متعلق که این متعلق دوست است
 دوست این سخن را این صوفیان زمانه بسیار گویند چه محبت آدم هر آنه

ذکر محبوب بر دل محب مقولی باشد چو مقولی باشد آن محبوب را گویند شام بر دل
 اوست قوله و بعضهم تکلف فی مراعات هذا الاشتقاق
 فقال انما سمي الشاهد من الشهادة فكأنه اذا اطالع شخصا
 بوصف الجلال فان كانت بشرية ساقطة عنه و لم يشغله شهوة من شهوات
 ذلک الشخص عما به من الحال و لا اثر فيه صحبته بوجه من
 الوجوه فهو شاهد له علی فناء نفسه و من اثر فيه ذلک
 فهو شاهد علیه فی بقاء نفسه و قیامه باحكام بشری بینه فهو
 ما شاهد له او شاهد علیه در مرامات این اشتقاق تکلم کرده
 اند گفته اند شام مشتق از شهادت است شهادت را دو معنی است شهدای
 حاضر دوم شاهد علی هذا الامر ای قام بینه له چون شخصی را بصفت
 جمال مطالعه کرد اگر بشریت آن مطالع محاور است و آنچه آن شخص است بدان
 بروشاید نشده و بروی این را تعلق نیست پس آن مطالعه شام است بر
 مطالع که نفس این مطالع فانیست پس آن مطالع برین مطالعه بوصف شام
 است که نفس او فانی است و این هر دو صفت محل دعوی و محل اتهام است
 فلیحذر کل الحذر قوله و من اثر فيه ذلک فهو شاهد علیه
 و هر که درین مطالعه بوصف است که در و اثر کرده است پس او مردی هواپرست
 است شام بنفس خود است قائم بر او خود و باقی لذت نفس شیخ منعی
 صریح کرده که این شام بنفس این هوا نفس است امر مدوح نیست بحد
 جهات اما شیخ را بایسته اینجا مبالغه کرده که بعض صوفیان را دید بدین ملاکرتنا
 تنیبه کردند و علی هذا حمل قوله صلی الله علیه و آله و سلم
 رأیت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورة ای احسن صورة رأيتها

قلك الليلة لم يشغلني عن رويته تعالى بل رأيت المصور
 من في الصورة والمنشئ في الاستاء ويريد به رويته العلم كما
 ادسالك البصر ودين محل منجوانه شيخ معني اين حديث بگويد وانه غلط است
 است معني اين بران تنبيه كند معني اين حديث رأيت ربي ليلة المعراج ديدم
 خدا را در رتب معراج در نيكوترين صورت اهر جا كه حسنه است در ان عالم
 است و اينجا مثال ازان عالم است ميگويد خدا را تعالى در بهترين صورتهما
 ديدم يعني در بهترين صورتهما بر من اين تجلي كرد كه خالق آن احسن او ست نشي از
 انشاء او ست يك معني اينست معني ديگر خداوند سبحانه و تعالى خواهر يكه
 را از جمال الهي نصيب كند و او را استعد او آن نه كه عين او را مشاهده تواند كرد و صورتي
 بيا فريند بهترين صورتهما صاف شفاف عكس پذير عكس جمال عين بران صورت
 افتد آنجا بحقه و ثبوت عكس پيدا شود اين شخص طالب درين پرده نظاره آن
 جمال كند نه اينچنين است كه اين برائے ناقصان راست اين نوع بابتديا
 نم كنند با متوسطان هم كنند با منتهيان هم باشد فعلي نه آن مردمانه كه برائے اين
 را اشتها آورده اند كه او بصورت احسن ظاهري شود اين غلط است او صورتي
 را مي آفريند و قدرت خویش و عكس خویش بر آن ظاهر ميكنند و در اول معني قدرت
 را ظاهر مي كند و در دوم معني عكس ذات را -

النفس قوله ومن ذلك النفس نفس الشيء في اللغة وجوده وعند القوم
 ليس المراد من اطلاق لفظ النفس الوجود ولا القالب الموضوع
 وانما ارادوا بالنفس ما كان معلولا من اوصاف العبد ومزمو
 من افعاله واخلاقه نفس ذات شئ راگويند چنانكه تعلم ما في نفسي
 ولا أعلم ما في نفسي اي تعلم ما في ذاتي ولا أعلم ما في ذاتك

و نفس وجود را گویند چنانکہ شیخ گفته است و نفس خود را گویند مراد قوم از نفس
شے است کہ اوصاف ذمیمہ از او زاید و قابل بیت آن دارد کہ این ذمیمہ اورا تحمید
بدل کند بران منطکہ کہ شیخ فرمود نفس ذاتی نیست ہمیں اوصاف ذمیمہ است
چنانچہ بعضے حکما گفته اند و نفس روح را ہم گویند و بر بیان شیخ نفس شے محسوس
نہا شد ہمیں اوصاف ذمیمہ نفس باشد قولہ شمران معلولات من اوصاف
العبد علی ضربین احدہما یکون کسباً لہ کمعاصیہ و مخالفاتہ و الثانی
اخلاق الدیۃ فہی فی انفسہا مذمومۃ فاذا عالج العبد و
تارکہا ینتفی عنہ بالمجاهدۃ قلت الاخلاق علی مستمر العادۃ اوصاف
ذمیمہ بعضے از انہا است کہ کسب او شدہ صحبت مردمان دنی اختیار کردہ انعام
دنیہ از و صادر شدہ ذمیمہ کمسب او شدہ و دوم اخلاق دنیہ بذات خویش مذموم
است بکسب او شدہ و چون بر آن معاویہ کند و ترک کند مجاہدہ و مستمر عادت
بران شود از و منتفی شود قولہ فالقسم الاول من احکام النفس ما نہی
عندہ نہی تحریم و نہی تنزیہ و اما القسم الثانی من قسم النفس
فسفساف الاخلاق الذریئ منها هذا احدہ علی الجملۃ تفصیلہا
فکالکبر والغضب والحسد والحقد وسوء الخلق و قلت الاحتمال
و غیر ذلک من الاخلاق المذمومۃ قسم اول آنکہ کمسب او است
آینہ منہی است نہی تحریم باشد نہی تنزیہ باشد و آن قسم دوم اخلاق دنیہ و فرو
اقتاد اخلاق دنی از ان اخلاق کہ خوار است کلی او نیست کہ گفتیم تفصیل
او کبرے و حدے و حقدے و باقی اخلاق کہ مذموم است قولہ و اشد
احکام النفس واصعبها توہمها ان شیئاً منها حسن و ان لها
استحقاق قدس و لهذا عدد ذلک من شرک الخفی و اغلطو

اشد احکام نفس اینست که او گمان برد که از من چیزے سرود و از من چیزے
آید گوی بدین مقدار شریک می شود با نافع حقیقی قوله و معالجة الاخلاق
فی ترک النفس و کسر هاتر من مقاسات الجوع و العطش
و السهر و غیر ذلک من المجاهدات التي يتضمن سقوط القوة
و ان کان ذلک ایضا من جملة ترک النفس مثقته که طالب برآے
دفع اخلاق ذمیه را کند سخت تر است ازین که گرسنگی و تشنگی و شب بیداری
و مجاهده و گرسند اگرچه این همه از جمله ترک نفس است ترک نفس عبارت
ازین است که نفی وجود او کنند اما این را هم باعتبارے نسبت بد و کنند
قوله و محتمل ان يكون النفس لطيفة مودعة فی هذا القلب
هی محل الاخلاق المعلولة یحتمل گفتن چه معنی دارد شما متحققانید سخن تحقیق
فرمایند آنکه مردان گفتند نفس را بر چنین صفت و بر چنین صورت دیدیم یا در
وقت ذکر و مراقبه نفس بصورتے و بیته برایشان شاید شد اینجا گمان برد
که نفس چنین صورتے دارد شے هست که این اوصاف از وی زاید و بعضے
گفته اند خیر این شے محققے نیست همه اوصاف ذمیه است که متمثل شده
بریں صورت پیش او آمده و لهذا بتنوع صور و باختلاف سہیت می نماید
چنانچه گوئیم صوفی در ذکر است دید که تورے طرف او حمله کرده است
تعبیر می کند که سہیت او در اکل و شرب متخضر است البته می خواهد اکل و شرب
کند و دفع آن کوشد سگے رامی بیند دلیل می کند که بخل و حرص بروے
غالب است هم بریں قیاس جمله اوصاف ذمیه پلنگ و شیر را بیند که باشد
مار را بیند ایدا آید بزغال و خرد کس را بیند شہوت باشد و کلے و گیر جمله مودعات
و جمله نیات گو سفند و ماده گا و و لاشه هر چه مثل این بیند تعبیر می کند که تعلق بر شے

بدولاتی شود الغرض این تشابہات او دلیل برین نکند کہ او شے محققہ است
دلیل برین کند کہ او شے ممنوی است اما بدین صورت می نماید قوله کما
ان الروح لطيفة في هذا القالب هي محل الاخلاق المحمودة
ویکون الجملة مسخر بعضها لبعض فالجميع انسان واحد یعنی چنانچہ نفس
لطیفہ بوده است کہ از اخلاق ذمیمہ می زاید بخنای روح لطیفہ مودع است
در قالب انسان کہ افعال حمیدہ از وی زاید این تشبیہ کما ان الروح انما درست
آید کہ اجمل قوم و حکما برین باشد کہ روح از علوی آورده اند اما این فعل تعلق داد
اند چنانچہ مشہور است میان مردمان و بعضی چنین گویند و نیز ہم ازین قالب
رستہ است ایشان بچنین میگویند طبیعت مقدر شد با عتدال طبیعت
و مقبویہ خلقت لکن از حرکتی حسہ متولد شد و آنچنان حس و آنچنان حرکت
کہ او را است ارواح نامند قوله ویکون الجملة مسخر النفس و روح و قلب
و قالب بر یکے با دیگرے متعلق است مجموع این را انسان نامند قوله و کون
النفس والروح من الاجسام اللطيفة في صورة ككون الملائكة
و الشياطين بصفة اللطافة برین بیان کہ روح و نفس صورتی و وجود
وارد مخلوقتی مصنوعی چنانچہ فرشتگان و جن و روح موجد کہ او شے مخلوقتی
همچو مخلوقات است اما الکلام فی النفس بعضے گفته اند شے واحد است
او را نفس آمارہ گویند و محور نفس تو اما مذموم و محمور مطمئنه نامند و هموار ارواح
نامند بحسب اختلاف اوصاف امام محمد غزالی رحمه الله در بعض بیان خود این
میگوید قوله و کما یصح ان یکون البصر محل الروية و الاذن محل
السمع و الانف محل الشم و الفم محل الذوق و السمع و البصیر
الشم و الذائق انما هی الجملة فلذلك محل الاوصاف الحميدة

القلب والروح ومحل الاوصاف المذمومة النفس والنفس جزء
من هذه الجملة والقلب جزء من هذه الجملة والحكم والاسم راجع
الى الجملة تحقيق اینکه محل دیدن چشم است ومحل شنیدن سمع است ومحل ذوق
کام است ومحل بوسیدن بینی است همچنین محل اوصاف ذمیه نفس است
هر جا که ضمیمه است از وزاید ومحل اوصاف حمیده روح است هر جا که حمیده است از وزاید
سامع و باصر است آن جمله است آنکه بهیئت اجتماع این شده است در
انسان چندین جزا هست نفس و قلب و حکم و اسم راجع بدوست.

الروح

قوله ومن ذلك الروح بعضه ازان الفاظ مصطلح روح است
سخن در روح بسیار تحقیق این شد که مخلوقه صاف و نورانی مقرب از علم
قدس و قرب آورده و با این قالب سفلی تعلق داده چنانچه تعلق ملک بدینه
و تعلق عاشق بمعشوق و داخل و خارج محرک و مدبر و قالب انسان سمیوست
خسر و ثواب و عقاب او را با قالب او است و وقتی که انسان می میرد او
نی میرد و باقی ماند بحث شود او را با قالب بسیارند چنانچه من قبل تعلق داده
بودند همچنان بدینند و ضعیف شود و قوی شود مریض شود و بواسطه ضعف قالب
اگر قالب را قوت نماند او نمی تواند آنها کاره کردن اگر بدست سیاف
تینغ باشد دست کند خرد آنچه سیاف توانست که درن تواند بیکار شود و همچنین
بروح چو قالب ضعیف شد دست شد او را هم مرضه پیش آمد چنانچه خداوند
سجانه حور انرا آفرید ملک را آفرید شیاطین و جن را آفرید یک نوع این را
آفرید اما این چیست که گفتم مقرب است و قدسی است بعض اوصاف
او تعالی متصف شود زیرا چه گفته اند از خانه بکده خدا ماند هم چیران متاع البیت
یشبه رب البیت هم ازین است احیا کند امات کند و امثال این چیزها

وگردد عوی کس دَا نَارَ جَهَنَّمَ الْآخِیَ اِیْنَ هِیْهِ که گفتند مخلوق بمجمل مکلف شای
 و معاقب قوله الارواح مختلف فیه عند اهل التحقيق من اهل
 السنّة فمنهم من يقول انها الحیوة فقط و متحقان شی در روح مختلف
 کرده اند عجب سخن تحقیق با اختلاف چه نسبت دارد و ورا گوئی محقق و یکی
 را گوئی اختلاف کرده است پس میان دو یکی خطا کرده است فعلی هذا
 آن یکی که خطا کرده است تحقیق ندارد بعضی گفتند روح همین حیات است
 این سخن سنیان نیست این سخن حکما یا اطبا است ایشان گفته اند باعتبار
 طبایع و حرکت و حس و تقابل انسان حادث شد و آنچه تیز تر و لطیف تر
 آنرا عقل نامیدند و آنچه از ان اجلی و الطف شد روح نامیدند تا آنکه بعضی
 اطبا روح همین دم را میگویند و موت این را میگویند که آن اعتدال نخیز حس
 و حرکت برود این را موت میگویند پس روح همین حیات است فقط این قول
 و این مذهب لایق آن نبود که شیخ در کتب سلوک آورد قوله و منهم من
 يقول انها اعیان مودعة فی هذه القوالب لطيفة اجری
 الله العادة بمخلوق الحیوة فی القالب مادامت الارواح فی
 الابدان فالانسان حی با الحیوة ولكن الارواح مودعة فی
 القوالب ولها ترقی فی حال النور و معارقة البدن ثم رجوع
 الیهال بعضی گفته اند روح لطیفه مخلوق مودع در انسانست خدا
 تعالی آفریده است و عادت برین کرده است که حیات بدان باشد
 و شیخ لفظ عادت گفت و سنت مراد است یعنی سنت خدا برین رفته
 است مردمان لفظ عادت را عیب کرده اند که بر باری اطلاق نکنند اما در
 کشف و من عادت الله لیسار عام آورد و آنرا مدد که متداول است

صفات تنزیہیہ بمبالغتہ دارد تا آنکہ نفی میگوید تا آنکہ آن مودع
در قالب انسان است انسان را حیات است و در نوم آرنده مفارقت می شود
و ازان ترقی بیان مفارقت مراد است چنانچہ شخصی از لباس خویش عاری
شود یا نجار کے آلت و اسباب خویش از خویش بدور دارد و خود گشت و تماشای
باشد اینچنین مفارقت است قوله وان الانسان هو الروح والجسد
لان الله تعالى سبحانه سخر هذه الجملة بعضها لبعض والحشر يكون
للجملة والمثاب والمعاقب الجملة وانسان عبارت از مجموع قالب و روح
است و حشر مجموع را باشد و گفته آمدہ ام چنانچہ این دم اگر الٰہی بدن می رسد
روح ہم متا لم می شود و فر داکذا ک اگر ملتذہر و اگر متا لم ہر دو قوله والادوا
مخلوقہ ومن قال بقدمیہا فہو مخطی خطاء عظیماً و صفت اروا
کہ ما کریم ہی شبہ مخلوق عقلاً و تجربتہ و شہوداً و عیاناً و بعضے قدیم گفته اند
و ان خطائے محض است اگر مراد ایشان آن روحی است کہ ما بیان کردیم
بے شبہ و بے شک مخطی اند و اگر گویند کہ ما زین روح فیض قدسی مراد
داریم فیض قدسی غیر او تعالی نیست و این روح کہ متعلق بقالب است قائم
بدان فیض است و ازان فیض فیضے گرفت متصرف بصفت او شدہ است
و اگر کہے ازان روح آن فیض قدسی عنایت کردہ باشد و خطا نکردہ باشد
صواب بر صواب باشد این فیض قدسی آنست کہ حکما این را نفس جزئی خوانند
و محی الدین ابن اعرابی او خود تحفہ است و مقید و مطلق میگوید این را حادث
و ممکن و متوہی الطرفین توان گفت قوله والاخبار تدل علی انها انما
لطیفۃ و اخبار برین دلیل کند کہ ارواح اعیان لطیفہ است
قوله ومن ذلک المستر و بعضے ازان الفاظ مصطلح است

سر را از روح لطیف تر گفته است گفته اند سر چیزی است که روح را پیرا
 باشد روح را غذا باشد روح را جمال باشد حاصل خلاصه روح است
 چنانچه روشنائی خلاصه چراغ است قوله تختم انھا لطیفه مودعه
 فی القلب کما لادواح اسی شیخ این لفظ تختم اینجا مناسب نیست از تحقیق
 خویش سخن گو سر لطیفه مودع است چنانچه در روح گفته ایم همان معنی است قوله
 و اصولهم تقتضی انھا محل المشاهد کما ان الادواح محل المحبته و
 القلوب محل المعارف و اصول این طائفه این تقاضا کنند این محل مشاهده
 است چنانچه ارواح محل محبت است نسبت بدو دارد چنانچه در محل معرفت
 است انسان بر مشائے باشد چنانچه شیئی تا باشد در و چند محل خانه خانه متقا
 مقایسه آوند و آوندی جای نهاده اند یک محل محبت باشد یک محل معرفت
 و یک محل تکلیفات مجموع این انسان محلی سمع محلی بصر محلی ذوق محلی لمس بعضی
 را این چیز بعیان نماید یا این تمثل است یا این بچیناست چنانچه نموده اند
 کلی این گویند شے واحد است باوصاف مختلف تصف شود قوله و قالوا
 مالک علیه اشراف و سر السِّر ما لا اطلاع علیه لغير الحق سر است
 که برو اطلاع شود ترا و سر السِّر است که جز حق کسی را برو اطلاع نیست آن قدر
 خفا دارد که حق تعالی گفت اکاد اُخْفِیْهَا و همین سر سر را که شیخ منجو اند خفی
 گویند قوله و عند القوم علی موجب مَوَاضِعِهِمْ و مقتضی اصول
 السِّر الطف من الروح و الروح اشرف من القلب
 و برانچه ایشانند و اصول که بران بجهت کرده اند و در محاورات ایشان این معلوم
 شد که سر از روح الطف و روح از قلب الطف قوله و يقولون ان
 الاسرار معتقه عن رِق الاغیار من الآثار و الاطلال و گفته

کہ اسرار ازرقبہ غیر آزاد است یعنی او اسنجاست کہ غیر خدا را وجودے نہ بیند
 قوله و یطلق لفظ السّر علی ما یکون مصوناً مکتوماً بین العبد
 والحق سبحانه فی الاحوال سر بنام خود سر است ہرچہ میان بندہ
 و خدا سرے پنهانی باشد آنرا سر گویند و ہم ازین جہت روح را ہم سر گویند و
 قلب را ہم سر گویند و ہرچہ پنهانی باشد آنرا سر نامند و همچنین در کلام ایشان
 میخاج فی مسرئ ای فی قلبی قوله و علیہ یحمل قول من قال سرارنا
 بکرم یقتضیها و ہم و اہم اسرار را بکرم است کہ وہم و اہم آئے آنرا
 تصرف نتوانست کردن مگر ازین اسرار سر سر مراد است قوله و یقولون
 صد و الابرار فبورالاسرارینہاے آزادگان گورائے اسرار است
 یعنی پنهانی اسرار دروست قوله و قالوا لوعرف زری مسری لہ حۃ
 اگر زمر من سر من داند من آن سر را یا من آن سر را ترک آرم زرہین سر است
 معنی سخن ایشانست اگر سر من اینچنین باشد کہ کسے بران مطلع تواند شدن من
 آن سر را ترک آرم آن سر مرا کار نیاید

قوله فہذا طرف من تفہیم اطلاقا قہم و بیان عباراتہم
 فیما تفرق و ابدہ من الفاظ ذکرنا ہا علی شرط الایجاز و لندکہ
 الان ابوابانی شرح المقامات التی ہی مدارج ارباب السلوک
 ثم بعدہ ابوابانی تفصیل الاحوال علی الحد الذی یسمی
 اللہ بفضلہ ان شاء اللہ تعالیٰ این کہ گفتیم بیان اطلاقات ایشانست
 آنچه در محاورات ایشان میگویند آن گفتیم و بیانے کہ در وسیع ما بود آن ہم گفتیم
 ما اکنون مقاماتے کہ میان صوفیان است و آداب آن کار کہ ایشان دادہ
 اند و پس آن بدان رسیدہ اند ابواب آن بگوئیم و بعد آن ابوابے کہ در تفصیل

احوال است نخت متعقد را گفت پس آن مرشدان این قوم را گفت بعد
آن الفاظه که میان ایشان مضطلم است آنرا بیان کرد تا بیان سلوک مطلوب
است آسان باشد اکنون سلوک و مسلک قوم که سلوک چون کنند آنرا بیان
خواهد کرد - قوله

(۱) باب التوبه

ما گفته ایم التوبه الرجعة من النقصان الى الكمال و ما من
حال و مقام و تجلی الا و فيه کمال به نسبة و نقصان به نسبة فتوبه
ساری فی التجلیات و المقامات و الاحوال کلها فاما من توبه
الا و منها توبه ما تعریف کردیم و آن تعریف شامل من جمله اقوال و احوال
و تجلیات است و باب توبه را مقدم داشت از ابواب دیگر از اینجه اصل
همه احوال و مقامات است و الاصل بهتم و یقدم قوله و قال الله
تعالى تَوْبُواْ لِيْ اَللّٰهُ جَمِيعاً اَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ برائے انبیا
ثبوت توبه را و برائے فضیلت و فریضت توبه را می آورد و قال الله تعالى وَتَوْبُواْ
اِلَيَّ اَللّٰهُ جَمِيعاً جمیعاً گفته است بر مبتدی و بر متوسط و بر متهی خطاب باشد
اَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ گفته است لفظ مومنون هم شامل من جمله اقسام مومنان را
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ لعل در کلام باری برائے تحقیق را است یعنی هر که توبه کند
بتحقیق او فلاح یا بدو فلاح چیت الظفر بالبغیت قوله حد ثنا الامام
ابو بکر محمد بن الحسین بن فورک رضی الله عنه قال اخبرنا
احمد بن محمد بن خراز قال حد ثنا محمود بن الفضل بن خراز و بن محمد

جابر قال حدثنا سعيد بن عبد الله رحمه الله قال حدثنا
احمد بن زكريا رحمه الله قال حدثنا ابي قال سمعت انس
بن مالك رضى الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم يقول التائب من الذنب مكن كاذن له
واذا احبب الله تعالى عبدا لم يضره ذنب ثم قلائد الله
يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ انس رضى الله عنه روایت کرد
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود التائب من الذنب مکن کا
لا ذنب لہ یعنی ہر کہ توبہ کر دگونی ہرگز گنہ نہ کر دہ بود آن توبہ ماحی آن گناہ باشد
و ہمہرین جملہ این سخن مرتبط کردا اذا احبب الله تعالى عبدا لم يضره ذنب
چوں خداے تعالیٰ بندہ را دوست دارد پیچ گنہے اور از این کار نیاید چون
رابطہ برآں کرد کہ التائب من الذنب پس اینجا ہمین معنی آید کہ ہر کہ خدا
دوست دارد ازو گنہے زاید اور اموافق توبہ کند ہمہرین معنی کہ ما گفتیم کلام
اللہ ہمہرین تطبیق دادا ان الله يحب التوابين اکنون تو اب فعال است
کثیر التوبہ است یعنی ہر گنہے کہ میکند خداے اور اموافق توبہ می کند و
يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ گفت دو کس را دوست دارد یکے آنکہ گنہ کند و توبہ
کند و دوم آنکہ ہرگز گناہ نکند و متطہر از گناہ باشد معنی دیگر یک قسم این
شد التائب من الذنب گنہ کند و توبہ کند گونی گنہ نکر دہ است قسم دوم
اینست لم يضره ذنب نہ اور از ذنب باشد و نہ ضرر باشد نفی مجموعہ باشد
التائب من الذنب آنجا ذنب بود و ضرر نبود و اینجا ذنب و نہ ضرر ازین
قبیل است ولا ترى الضب بها النجس وان الله يحب التوابين وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
منصعب ہر دو یحب التوابين منصعب باول و یحب المتطهرين منصعب

بدوم معنی دیگر اذ احب الله عبداً یکے انیت توبہ کستد و ضر ذنب و رفع
 شود گفته اند ایشان کسے دگر ہم باشد کہ اورا ذنب شود و زبان کارا و نباشد
 چنانچہ قصہ عالم تلغ غنیدہ باشی و القصة شیر تھا قولہ قیل یا رسول الله
 و ما علامۃ التوبۃ قال الذامۃ گفتند یا رسول الله علامت توبہ
 چیست گفت پیشانی آید این پیشانی را و معنی است یکے آنکہ پیش از آنکہ توبہ
 کند از گنہ پشیمان شود این نشان آن باشد کہ او توبہ خواہد کرد و چنانچہ گفته اند
 اولھا الذمہ بلکہ گفته اند اولھا الانتباه ثم الذم ثم التوبۃ
 معنی دیگر گنہ کرد و توبہ کرد و مع ہذا پیشانی از آنکاب گناہ باشد کہ من چہ را
 این گنہ کرد و چنانچہ قول سری است التوبۃ ان لا تنسی ذنبک ^{توبۃ}
 اخبرنا علی بن احمد بن عبدان الاھوازی رحمہ اللہ
 قال حدثنا ابو الحسن احمد بن عبید الصفار رحمہ اللہ
 قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال
 حدثنا الحكم بن موسى رحمہ اللہ قال حدثنا عسان
 بن عبید رحمہ اللہ عن ابی عاتکہ ظریف بن سلیمان
 رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شیء احب الی اللہ من
 شباب تائب انس رحمہ اللہ روایت کرد حدیث رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نزدیک خدا دوست تر از ہمہ چیز جو آنے کہ تائب باشد
 یعنی گنہ از وزادہ باشد و او توبہ کردہ بود و دیگر جوان تائب تائب راجع
 است یعنی راجع بسوی خدا باشد یعنی طالب خدا باشد راجع چہا بود
 بر تقدیر اول مرد جوان و ایام صرف ہوا لے او در ہر نفسے و ہر زمانے

ہواے اندوسر برمیکنند با این ہمہ اسباب گنہ اوقات است ہر آئینہ احب العباد
 باشد و بر تقدیر ثانی طالبان خدا بسیار باشند اما شاب قابل است و شوق و ذوق
 در او از دیگران بیشتر است پس آنکہ قابل تر باشد در طلب او و یا اشتیاق بیشتر
 باشد ہر آئینہ احب باشد و گفتہ اند خداوند بجانہ طالب را دوست تر میدارد
 بہ نسبت متوسط و تنہی زیر اچہ اوست کہ عزت و جمال الہیت را روح میدہد
 شوق و اضطراب و شہقہ و بکا از ہمہ درویشتر و این ہمہ محبوب خدا جمیل باشد
 او را عاشقے رسیدہ باشد و عاشقے پیش در ایستادہ ماند عزت جمال او
 را اورواج میدہد دیگر احب العباد و معنی دارد کیے محبوب ترین میان بندگان
 تائب شاب است و دیگر محب و دوست دارندہ ترمیان بندگان شاب
 تائب است قولہ التوبۃ اول منزل من منازل السالکین و اول
 مقام من مقامات الطالبین گفتہ ایم توبہ اول مقام سالکان است نخستین
 کارہین است مقدم گفتہ ایم کہ اصل است قولہ و حقیقۃ التوبۃ
 فی لغۃ العرب الرجوع یقال تاب ای رجع من اول گفتہ ام التو
 الرجعة قولہ فالتوبۃ الرجوع عما کان مذموماً فی الشرع الی
 ما هو محمود فی الشرع رجوع منہ الیہ باشد از چیزے باز گردند و بسو
 چیزے باز گردند از مذمومے باز گردند بسوے محمودے یعنی از گنہ باز گردند
 بسوے طاعت قولہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 الذم توبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است مذم توبہ است
 یعنی سبب توبہ است و دیگر مر و فقیہ مذکر این گوید چو از گنہ پشیمان شد گوی توبہ کرد
 خداوند بجانہ بہ پشیمانی او بخشد قولہ و ارباب الاصول من اهل السنۃ
 قالوا یصح شرط التوبۃ حتی تصح ثلثۃ اشیاء الذم علی ما

عمل من مخالفات وترك الزلة في الحال والعزم على ان لا يعود
 الى مثل ما عمل من المعاصي فهذه الاركان لابد منها حتى تصح
 توبة توبه نباشد تا سرچيز نباشد يكے انچه از جنس مخالفات كرده بود از ان كرده
 پشيمان شود و دوم زست را ترك كرد في الحال از او امتناع كيرد و سوم عزيمت
 اين بوده باشد كه بدان باز نكرود پس توبه وقتي صحيح شود كه در و اين چيز با جمع آيد
 قوله قال هو لاء وما في الخبر ان الندم توبة انما نص على معظمه
 كما قال الجع عرفة اي معظم اركان عرفة اي الوقوف بها
 لانه لا ركن في الحج سوى الوقوف بعرفات ولكن معظم اركان
 لوقوف كذلك قوله الندم توبة اي معظم اركانها الندم
 گفته اند آن سخني كه در خبر است الندم توبة معني او انيست كه معظم او و بزرگ
 كار او ندم است چنانكه گویند الحج عرفة و اركان بيار دارد و معظم كار او عرفه اركان
 است يعني آنجا وقوف است و اداء فريضة است قوله ومن اهل
 التحقيق من قال يكفي الندم في تحقيق ذلك لان الندم يستتبع التوبه
 الاخرين فانه يستحيل تقدير ان يكون نادما على ما هو مصر
 على مثله او عازم على الاتيان بمثله و بعضه از اهل تحقيق گفته اند ندم
 كافي است زيرا چه او بر دو طرف را ميگيرد يك طرف توبه رجوع از گناه دوم طرف
 شروع بطاعت زيرا چه متحمل است يكے بركار مصر باشد و ندم باشد
 ندم آنجا چه نسبت يا ميخامد گنه كرده است گنه ديگر كند يا ندامت متحمل است
 قوله وهذا معني التوبة على وجهه التحديد والاحمال فاما
 على جهة الشرح والابانة فان للتوبة اسبابا و ترتيبا واقسا
 و اين توبه را كه گفتيم حد او گفتيم فاما اين كه شرح كنيم و اظهار كنيم اين است كه او را

اسبابه است و ترتیب است و اقسام است قوله فاول ذلك
انتباه القلب عن رقعة الغفلة و رويت العبد ما هو عليه
من سوء الحالة اول اینست که بنده از خواب غفلت بیدار شود و نظر بر
افتد که بدکار است که این در وجود من می آید شیخ نیکو میفرماید برای
فهم را اما مکرری است قوله یصل الی هذه الجملة بالتوفیق الاصغاء الی
ما یخطر بباله من زواج الحق سبحانه یدسم قلبه و بدین روت
که انتباه شود و رجوع بسو طاعت شود بتوفیق شود بدین شود که زواج را اگر
حق تعالی است در دل او بگذرد شیخ ره توبه می فرماید یعنی توبه ازین ره در آید که
گوش دل اصغاء کند زواج حق را و آن سبب توبه باشد یعنی توبه بتوفیق حق است
سبب بند نیست هر که اخذ از بازگرداند قوله فان فی الخبر واعظ الله فی
قلب کل امرئ مسلم رسول الله علی الله علیه وآله وسلم می فرماید در دل
هر مومنی پند و مصلحت از خدا هست این برای آن آورد که بالا گفته بود زواج حق
بسمع قلب اصغاء کند و آن شمر توبه است قوله و فی الخبر ان فی بدن
المرء لمضغة اذا صلحت صلح جمیع البدن و اذا فسدت فسدت
جمیع البدن الا و هی القلب و رتن هر آدمی پر کاله گوشت است اگر
آن صالح کل انسان صالح و اگر آن فاسد کل انسان فاسد و آن دل است
و در جائی دیگران فی جسد ابن آدم لمضغة قوله و اذا فکر بقلبه
فی سوء ما یجتمعو البصر ما هو علیه من قبیح الافعال صح فی قلبه ارادة التوبة
والافلاع عن قبیح المعاملة فیمد الحق سبحانه بتصحیح العزيمة
والاخذ فی جمیل الرجعی و التاهب لاسباب التوبة فاول
ذلك هجران اخوان السوء فانهم هم الذین یملكونه علی

ردہذا بقصد دینوشون علیہ صحت ہذا العزم چوں بندہ مبتلا
 بمعاصی شود و در آن مصر باشد چوں بدل خویش اندیش کند در زشتی افعال
 خویش و ناشایستگی اعمال خویش چوں این فکر و اندیش کرد و اورا نظر افتاد برہا
 کارے بدے کہ افیکند از ان کرد خویش متنبہ میشود کہ حیثیت این بریں زشتی
 و بریں بدکاری همان مانند و ہمہ عمر خود بدان سر بودن و در دل او خواست توبہ رسوخ
 نمود و البتہ خواست ازین زشتی و ازین بدی باز بیا آمدن قلع باید کرد و ان
 معاملہ زشتے کہ بہت یعنی کارے باید کرد کہ آن از بنیاد برافتد و برین خطرہ
 و درین ورطہ مدد باری تعالی اورا دستگیری کرد و توفیق آن داد کہ تصحیح توبہ کند
 و اسباب توبہ را ساختہ کند و امید آن دارد کہ آن توبہ را قبول کند و اول سبب
 کار توبہ اینست آن یارانے کہ با ایشان این پریشانی و این قبیح افعال و این زشتی
 اعمال باصطحاب بود ترک آن صحبت یاران بدکار کند ورنہ توبہ ہمیسر نیاید زیراچہ
 ایشان مصاحبانند و ہر یکے برائے آن کار را ممد بود و آن ہواے کہ اورا
 اورا یاد و مانند و ممد باشند مثلاً ہواے بہار آید یا آنکہ ہو میغم شود و سرد گردد و
 تقاطر آغاز شود آن یاران کہ شیطانند ترویج آن وقت کنند کہ ہواے چنین و
 فصلے چنین اول برآمدے چہ لذت دارد و اگر خوبے برابر باشد چہ ذوق و
 خداے کریم است او گناہان بنگاہ خود بدخشیدن ماہنوز جو انیم وقت توبہ با بیشتر است
 امید از خدا بیشتر داریم حائے نقد و وقت را دریاب و آن لذت و کام شستہ
 ہمیں چند روزے باشد کہ استنش و یاران عزیز و محرمان و نفس خود میل دارند
 و ایشان ممد باشند عجب نہ باشد کہ نفس باز در ان افتد چو افتاد باز گشتن
 مشکل است پس اول و اعظم کار این باشد کہ قطع صحبت آن یاران کند
 گر آنکہ یاران ہم ہمہ توبہ کنند قولہ ولا یخمد ذلک الا بالمواطبۃ

علی المشاہدۃ التي ترید رغبۃ فی توبۃ توفہر دواعیدہ علی اتہام
 ما عزم علیہ مما یقوی خوفہ ورجاؤہ فغند ذلک ینحل عن قلبہ
 عقدہ الاصرار علی ما ہو علیہ من قبیلہ الافعال واین کار تمام مرتب
 دست نہ دتا اور اوام این را مشاہدہ نباشد کہ خداے حاضر است آنچہ
 میکنم می بیند البتہ این خوف واین شرم واین امید اور برین آرد او توبہ کند
 و اگر چہ کیارے و دوبارے باز افتد باز باصل کار باز گردد چوں خوف ورجا
 و شرم و انگیز او باشد گرہ اصرار کہ در نفس او بستہ بود کشادہ گردد و گرہ بخشاید
 قولہ فیقف عن تعاطی الخطورات ویکج لجام نفسہ عن متابعت
 الشهوات فیفارق الزلۃ فی الحال ویدبرم الضریبۃ علی ان
 لا یعود الی مثلہا فی الاستقبال و احتراز کند کہ مخطورہ در نفس او نیاید
 و غمان نفس را بگرداند از ان سوے کہ گسستہ بہار می رفت و آن افعال نشأت
 کہ میکرد از ان باز گرداند برو طاعت آرد چو این شود ہر آئینہ گنہ را در نقد حال
 بگذارد و غریمیت را مصمم و محکم کند کہ بسوے او باز نگردد و بعد ازین قولہ فان
 مضی علی موجب قصد و نقد بمقتضی عزمہ علی ان لا یعود
 فهو الموفق صدقاً وان نقص التوبۃ مرۃ او مرۃ و تحملہ ارادۃ
 علی تجدید ہا فقد یکون مثل ہذا ایضا کثیرا فلا ینبغی قطع
 الرجاء عن توبۃ امثال ہؤلاء فان کل اجل کتابا انخین کسے
 اگر بر موجب و مقتضای قصد خویش زانے برود و برین عزم کردہ کہ باز
 نگردد پس اوست موفق بصدق اگر چہ او نقض توبہ کند کیارے یا دوبارے
 چنانچہ گفتہ اند الصلوۃ علی ما امس اس معتبر و معتد بہ نباشد باز البتہ بہر گز
 باز گردد و عذر این بخوابد و انچیس بسیار افتد با این بہر امید توبہ از او منقطع نشود

بسرکار باز گرد و زیر اچہ تقدیر است قسمی ازان برفقہ است آن قدر
 کہ قسمت او بود آن بقیہ را فارغ کرد و جنید رحمہ اللہ گفت وَ كَانَ أَمْرُ اللَّهِ
 قَدْ رَامَ بَقْدُوراً چو حکم ازل بریں رفته باشد چو از و چیزے بر آید ازان
 باز گرد و دوزخ آن بخواند قال علیہ السلام ان الله تعالى كتب لابن آدم
 حظاً من الزنا و ادرساك ذلک لا محالہ نگو سخنے است کہ شیخ فرمود تفسیر و توبہ
 برائے مومنان کرد و البقیہ قطع رجا نکرد و اگر چنین زاید تو نویسد شو باز گرد کہ وقت
 بازگشت باقی است در استقامت توبہ یک دو بارے کہ مراجعت افتد بدین
 ماند کہ اندک پلیدی در آید کہ وہ در وہ باشد اقد منجس نگرداند اما عین پلیدی
 بیرون آرند و اگر نہ تمام پلید گردد و پلید ماند شیخ ابن فرمود و شفقت بر مومنان
 ہیں تقاضا کند کہ شیخ فرمود امید را بر جا دارد اگر کسی رازتے اقد از توبہ باز
 نہ ایتد باز توبہ کند اور اسلوک میسر آید اما گویم اگر احتلام حرام اقد یا استعمال محرمة
 در خواب بین چنین گویم کہ توبہ او مستقیم نیست نفس او هنوز در تحیل و توہم است
 و اگر نہ چنانچہ در بیداری اخر از بود و در خواب ہم بودے قوله حکي عن ابی
 سليمان الدارانی رحمه الله قال اختلفت الی مجلس قاص
 فاتر کلامه فی قلبی فلما قمت لم یبق فی قلبی شیء فعدت
 ثانیاً فسمعت کلامه فبقی فی قلبی کلامه فی الطریق ثم زال ثم
 عدت ثالثاً فبقی اثر کلامه فی قلبی حتی رجعت الی منزلی و کسرت
 الات المخالفات و لزمت الطریق فحکي هذا لحکایة یسعی بن
 معاذ رضی الله عنه فقال عصفور اصطاد کر کیا ارادہ بالعصفور
 ذلک انقاص بالکرکی ابا سلیمان الدارانی رحمه الله و حکایت گویند
 کہ دارانی رحمه الله حکایت از سبب توبہ خویش کرد و در مجلس قصه خوانے شنبه

سخن او در دل من اثر کرد چنانستم از آن مجلس آن اثر در دل من نماند بارگ
حاضر شدم باز حکایت آن قصہ خوان در دل من اثر کرد بیرون آدم تا در خانہ برسم
ہم در میان راہ آن اثر از دل من رفت کرت سیوم در دل اثر کرد و ما خانہ ماند و در
خانہ آدم آوندائے شراب را شکم ورہ سلوک را ملازم شدم این حکایت داری
را بریحی معاذ رحمہ اندک روزند کہ سبب توبہ او این بود گفت کنجشکے قاز را صید کرد شیخ
میکوید از آن عصفور قاص را خواست و از آن کر کے سلیمان دارانی را و ہم بچنین آمدہ
است شے یسرے و سخنے اندکے آواز کنجشک و نشست گربہ و ایفائے سگے
و ہمہ بن قیاس اشیاء و گربسب توبہ بسیار بزرگان شدہ است اگر ہر یکے را
حکایت گویم تمام حکایت ہاں شود برو قولہ و تھکی عن ابی حفص رحمہ اللہ
انہ قال ترک العمل کذا مصرۃ فعدت الیہ شمر ترکنی العمل فلم

و علی

اعد بعد الیہ ابو حفص حداد رحمہ اندک گفتہ است ہر بار عمل حدادی را
ترک آوردم و باز بدان باز گشتم تا آنکہ عمل مرا ترک آورد یعنی پرواے عمل نماند
خواجہ من قدس اللہ سرہ نہایت ہر بار پیش خواجہ یعنی پیش شیخ نظام الدین قدس
سرہ برائے زیادتی علم و تعلیم خدمت داشت کردم شیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ و الرضوان
فرمود ترک نیاری تا علم ترا ترک نیار و ہاں معنی باشد کہ گفتیم اکنون شیخ این حکایت
در توبہ برائے این آورد کہ مرو باید بخدا چنین مشغول شود کہ اورا پرواے گنہ نماند
و فرصت آن نماند کہ او گنہ کند و این جز بدوام مشاہدہ نباشد قولہ و قیل ان
ابا عمرو بن نجید رحمہ اللہ فی ابتداء امرہ اختلف الی مجلس ابی
عثمان رحمہ اللہ فاثری فی قلبہ کلامہ فتاب شمرانہ و قعت لہ
فاترۃ فکان یجہد عن ابی عثمان رحمہ اللہ اذا سرأہ و قآخر عن
مجلسہ فلم یستقبلہ ابو عثمان رحمہ اللہ یوما فناد ابو عمر رحمہ اللہ

یائز

عن طریقہ و سلاک طریقا آخر فتبعہ ابو عثمان رحمہ اللہ فیما
زال بہ یقفوا اثرہ حتی لحقہ ثم قال لہ یا بنی لا تصحب مع من
لا یحبک الا معصوما انہا ینفعک ابو عثمان فی مثل ہذا الحالۃ
قال قتاب ابو عمر بن نجید رحمہ اللہ و عاد الی الارادۃ و نفذ
و یحنین گویند ابو عمر و نجید رحمہ اللہ در مجلس ابو عثمان رحمہ اللہ حاضر شدے سخن او
در دل و اثر کرد پس توبہ کرد بعد انکہ او توبہ کرد در کار سلوک اور راستی پیش آمد
و کارے و گرمہا شمر شد تا انکہ از مجلس او باز ماند و ہر وقت کہ ابو عثمان رحمہ اللہ
را دیدے انگوشتختے تا روزے انچنین شد میان ایشان در راہ مقابلہ افتاد
ابو عثمان رحمہ اللہ اور پیش آمد ابو عمر رحمہ اللہ گریخت ابو عثمان علیہ الرحمہ و نہال
نمیگذاشت در پس او بر پے اومی رفت تا انکہ ابو عمر رسید گفت ای
پسرک من صحبت با کسے مدار کہ نداد دست نداد مگر انکہ ترا با صفت عصمت بیند
درین حالتے کہ تو افتادہ ترا کسے دست نگیرد مگر ابو عثمان پس ابو عمر و رحمہ اللہ اذان
فترت توبہ کرد باز بطلب حق در رعایت اسباب وصول باز گشت این حکایت
برائے آں آورد کہ اگر زنے افتد نومید نشود باز گرد کار از سر گیر و چنانچہ
بوہم چنان شود کہ معصوم جز انبیا نیند فوالک سمعت الشیخ ابا علی الدقاق
رحمہ اللہ یقول تاب بعض المریدین ثم وقعت لہ فترۃ فکان
یفکر وقتاً لوعاد الی التوبۃ کیف حکمہ فہتف بہ ہاتف یا ابا
فلان اطعنا فشکرناک ثم ترکنا فامہلناک فان عدت
الینا قبلناک فعاد الفقی الی الارادۃ و نفذ شیخ میفرماید از ابو علی
دقاق شنیدم میگفت بعضے مریدان را خداوند سبحان از انابت کرامت کرد
پس آن ازوے فترتے زاد و او در دل غیث اندیشہ میکرد اگر کسے رافتے

زاید و او باز گرد و حکم او چہ باشد یعنی باز او طالب باشد و رہ کار اور اپیش آید
از غیب آواز شنید گویندہ می گوید کہ اے فلان تو باز ترک آوردی اما توبہ
داویم و اگر باز بما باز گردی آن باز گشت ترا قبول کنیم و طاعت ترا جزا دہیم پس
آن مرد باز بارادت حق و طلب باز گشت شیخ این حکایت بر اے آن حجلہ آورد
کہ اطاعتنا فشکرناک و ترکنا فامہلناک طاعت کردی قبول کردیم و عصیان
کردی مہلت دادیم تا اگر کہے را ازین جنس افتد اور این سخن دست آموز
باشد باز قدم در سلوک نہد قولہ و اذا ترک المعاصی وحل عن قلبہ
عقق الاصرار و عزم علی ان لا یعود الی مثلہ فعند ذلک تخلص
الی قلبہ صادق الندم فیتأسف علی ما عملہ و یاخذ فی القسم
علی ما صنعہ من احوالہ و ارتکبہ من قبیح اعمالہ فتتم توبتہ و
و یصدق بحاجتہ و استبدل بمخالطتہ الغضالۃ و یصلحتہ
مع اخذ ان السوء التوحش عنہم و یرید الخلوۃ و یصل لیلہ
بنہارہ فی التہلف و یعتقد فی عموم احوالہ صدق التأسف
تحو بصوب عبرۃ آثار عثرتہ و یأسوئحسن توبۃ کلوم حوبتہ
یعرف بین امثالہ بزبولہ و یتدل علی صحۃ حالہ بنحوہ چومعا
راترک آورد و گرہ اصرار از دل او کشاد و عزمیت کرد کہ با مثل آن کارے
نکند و را یخنین حالت ندے صادقے خاص در دل او شدہ باشد آنچہ
گذشتہ است از ان اندوہے می خورد و از گذشتہ کارے کہ کردہ بود از ان
حسرتے میکند از ان ایامے کہ ضلوع گذشت و ارتکاب قبیحہ کرد پس توبہ تمام
و صحیح باشد و مجاہدہ او صدق باشد و استبدال کرد و مخالطت را بغزلت
یعنی بجای مخالطت عزلت اختیار کرد و بجای انس صحبتے کیا را نے بکا

داشت و حشت از ایشان شد چو استبدال مخاطبت بغیرت کرد و زیاد
خلوت شود و اتصال کند شب خویش را بر روز بتکلیف بهم محضرت لغاف و زلالان ^{پنهان}
می باشد و اکثر احوال خویش در طلب صادق باشد و در تاسف هر که این کار کند
باران عبرت او یعنی باران گریه چشم او که در طلب کند گنجی که کرده باشد
آن را محو کند و کدورت او از دل او برود و اگر عبرت باشد کبیر عین یعنی شبها
او که هر بار اعتبار با خود میکند و می اندیشد که این کاس چنین از خدا دور دارد این
باران اعتبار او گنا مان او و آثار گنا مان او را دور کند و دور میکند بحسن توبه خویش
جراحت گنه خویش را و او آسپهان گردد میان اقران خویش و مشهور شود که این
آن کس است که بخدا بازگشته است و غم گنه خویش میخورد و استدلال کرده
شود بر صحبت حال او بلا غری او از بس غم آنده نبیّه او لاغر گشته است ^{فوله}
و لن یتم له شیء من هذا الا بعد فراغه من ارضاء خصوصه
و الخروج عما لزمه من مظالمه فان اول منزله فی التوبه رضاء الخصم ^{بالتوبه}
بما امکنه فان تسع ذات ینک لایصال حقوقهم الیهم او سمحت
نفوسهم باحلاله و البراءة عنده و الا فالغیر مقبله علی ان ینخرج
عن حقوقهم عند الامکان و الرجوع الی الله بصدق الابتهاال
و الدعاء لهم این همه کار را مرتب آنکه او را دست دهد که خصمان را خشنود
کند در و منظم کند اگر غنا دارد و دستگیر و مکننت دارد و بدان خشنود کند و
اگر ندارد با سترضا و استحلال زیر اچه اول توبه نیست که حقوق خصمان در و منظم
مقدم داشت و اول این کار یعنی کلی و اصل این کار الرضا خصوصت و اگر رضای خصمان
خصمان راضی نشوند با استحلال بخدا پناهد و دعای ایشان کنند تا خدا ایشان
را راضی کند اما در منظم قصاص دشوار اگر تن بقصاص دهد خود طلب که خواهد کرد

وسلوك كه خواهد كرد اما بهترين باشد كه جان در راه خدا و مدتاً فردا مطالبه آن نشود
قوله وللتائبين صفات واحوال هي من خصالهم بعد
ذلك من جملة التوبة لكونها من صفاتهم لا لانها من
شرط صحتها والى هذا تشير اقوال الشيوخ في معنى التوبة ومراتبها
راصفاته واحواله است يعني درجاته ومرتبه است كمال ايشان
در آنست وآن شرط صحت توبه نيست و همبرين كه مراتب و درجات است
و داخل توبه است اما شرط صحت توبه نيست اقوال شيخ اشاره مي كند
و شيخ آنرا يگان يگان خواهد آورد و قوله سمعت ابا علي الدقاق رحمه الله
يقول التوبة على ثلاثة اقسام اولها التوبة واسطها الانابة
واخرها الاوبة فجعل التوبة بداية والاوبة نهاية والانابة
واسطتها وكل من تاب بخوف العقوبة فهو صاحب توبة
ومن تاب طمعا للثواب فهو صاحب انابة ومن تاب
مراعات للامر لا لرغبة في الثواب او هيبه من العقاب فهو
صاحب اوبة ابو علي دقاق رحمه الله گفته است توبه سه قسم است يك
قسم را توبه نام كنند و دوم را انابت نام كنند و سوم را اوبت شيخ
بيان مي كند كه ابو علي رحمه الله بدايت را توبه نام كرد و وسط را انابت و نهايت
را اوبت پس بچنين باشد هر كه از خوف عقوبت توبه كرده است او صاحب
توبه باشد و هر كه باميد بهشت توبه كرده است او صاحب انابت باشد
و هر كه بازگشت نه بنا بر خوف عقاب و نه بنا بر اميد ثواب بلكه بنا بر اين
كه او تعالى خالق است اكر است استحقاق آن دارد كه او را پريستند و بے
فرمانی او كنند و اين توبه را اوبه نامند و رغبت به ثواب نيست و رهيبت

از عقاب نه کنون این عنایت است و اگر نه توبه و اوبه و انابت یک معنی
دارد و قوله و يقال ایضا التوبه صفت المومنین قال الله تعالى
وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ وَالْأَنَابُت صفة الاولیاء
والمقربين قال الله تعالى وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ وَالْأُوبَةُ صفت
الانبياء والمرسلین قال الله تعالى نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ
وچنین هم گفته شود توبه نسبت مومنان دارد و انابت نسبت بآویها و مقربان
خداے تعالی دارد و اوبه نسبت به انبیاء دارد و برائے هر یکی را استشهاد آورده که
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ توبه نسبت به مومنان کرد و قَالَ وَجَاءَ
بِقَلْبٍ مُنِيبٍ انابت صفت اولیا گفته بود برائے آن را این آورد و اوبه صفت
انبیاء گفته بود برائے آن را این آورد و قَالَ الله تعالى نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ
اواب برائے مبالغت راست و این نعمت انبیاء است کنون این عنایت
است ازان بزرگان و اگر نه لغت دلیل نمیکند قوله سمعت الشيخ
ابا عبد الرحمن السلی رحمه الله يقول سمعت منصور بن عبد
رحمه الله يقول سمعت جعفر بن فضال رحمه الله يقول سمعت
الجناد رحمه الله يقول التوبه على ثلاثة معان اولها النداء
والتلانی العزم على ترك المعادة الى ما نهى الله عنه والثالث
السعی فی اداء المطالمه شرح فرموده بود طایبان را درجات است و آن
درجات کمال مراتب است نه داخل در شرائط یصحیح توبه و این که شیخ در محل
حکایت جنید رحمه الله آورده یصحیح توبه خود جنید بن مبارک علی بن حکایت غیر
افتاده بود جنید گفت توبه بر سه معنی مرتب میگردد اول او ندیم است
و دوم توبه کند در آن حال و غم آن باشد که باز بدان باز نگردد و سیوم او

مظالم است اين هر صحت توبه است درجات از کجا آمد قوله وقال
سهل بن عبد الله التوبه ترك التسويف توبه ترك تسويف است
يعني اين نكند که باز خواهم آمد تسويف توبه ميت اين که بنقد باز آيد اين توبه است
اين حکايت برائے چه آورد ترک تسويف آراء توبه است يعني نقد
از گنه باز آمده است و اين توبه است و اين را شيخ در بيان درجات بر
چه آورد گوئيم درجات را گفت هماغچه گفت توبه وأوبه و انابت باقی حکايت
در توبه ميگويد قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت
ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت ابا عبد الله القميشي
رحمه الله يقول سمعت الجعيد رحمه الله يقول سمعت الحر
رحمه الله يقول ما قلت قط اللهم اني اسألك التوبه ولكني
اقول اسألك شهوة التوبه جنيد رحمه الله ميگويد از حرث رحمه الله
شنيدم او ميگفت هرگز نگفتم که خدا از تو توبه ميخواهم وليکن از خدا اين ميخواهم
که آرزوے توبه در دل من شود و خود را از توبه فرودي آرد برائے تواضع را کجا
من و کجا توبه مرا با توبه چه نسبت اما ميخواهم که آرزوے توبه در دل من شود قوله
اخبرنا ابو عبد الله الشيرازي رحمه الله يقول سمعت ابا
عبد الله بن مصلح رحمه الله بالاهواز يقول سمعت ابن
زيري رحمه الله يقول سمعت الجعيد رحمه الله يقول دخلت
على السري رحمه الله يوما فرايتہ متغيرا فقلت له ما لك
فقال دخل علي شاب فسألني عن التوبه فقلت ان لا تنسى
ذنبك فعارضني فقال بل التوبه ان تنسى ذنبك فقلت
ان الا مرعندي على ما قاله الشاب فقال لم قلت لا في اذا

كنت في حال الجفاء فقلتني الى حال الوفاء فذكر الجفاء في حال
 الصفاء جفاء فسكت حينئذ رحمه الله برسري عليه الرحمة الغفران آدم و تسري
 رحمه الله را متغير و يدو بعضه گفته اند و هو بيكي و او ميگر بيت حينئذ رحمه الله
 گفتم چا افتاد ترا سري رحمه الله گفتم چا نه بر من آدم و مرا از توبه پرسيد
 و گفتم ان لا تنسى ذنبك توبه اينست كه گنه خویش را فراموش نكني آن جوان
 بر من معارضه كرد گفتم بل التوبه ان تنسى ذنبك حينئذ رحمه الله گفتم من
 بر سري رحمه الله گفتم كه سخن آن بود كه آن جوان گفتم تسري رحمه الله گفتم
 چا گفتم نه چرا چا اگر من در حالت جفا باشم و مرا از ان حالت جفا نقل كند و بسوى
 حالت وفا بر ديس ذكر حال جفا در حال صفا مگر حال صفا باشد پس سري
 رحمه الله فراموش ماند معنى جوان را حينئذ اين فرمود احتمال ديگر هم دارد بعضى
 از گنه توبه كرد و بخدا و بشايد و توجه او چنان مشغول شد كه همه چيز را فراموش
 كرد و فراموشى گنه در دخول اولى در آمد و ان تنسى ذنبك بمعنى اين هم باشد
 ان تنسى ذنبك اگر حكايتي ياد ماند ليكن آن حكايت قائم بسوى لذت
 نباشد قوله سمعت ابا حاتم السجستاني رحمه الله يقول سمعت
 ابا نصر السراج الصوفي رحمه الله يقول سئل سهل بن عبد
 الله رحمه الله عن التوبه فقال ان لا تنسى ذنبك اين سخن بالا
 گفته ايم قوله و سئل الجنيد رحمه الله عن التوبه فقال
 ان تنسى ذنبك اين سخن هم بالا گفته ايم بآنكه شاب گفته بود و حينئذ رحمه الله
 گفتم ان الامر عندى ما قاله الشاب قوله قال ابو نصر السراج
 رحمه الله اشار سهل بن عبد الله رحمه الله الى احوال
 المرئيين و المعترضين تارة لهم وقارة عليهم و اما الجنيد

رحمه الله فانه اشار الى توبه المحققين لا يذكرون ذنوبهم
 مما غلب على قلوبهم من عظمت الله ودمام ذكره ههنا سخنة که
 ما گفته بودیم ههنا سخن میگوید از اینجا آمد که سرتی رحمه الله اشارت توبه مبتدیان
 کرد و آن شاب اشارت توبه فیهیان کرد و جنید رحمه الله ههنا را متقدم داشت
 قوله قال وهو مثل ما سئل روي رحمه الله عن التوبة
 فقال التوبة من التوبة اين سخن که ان تنسی ذنبك ههنا باشد که
 روي رحمه الله گفت التوبة من التوبة یعنی ان تنسی ذنبك که او هم
 خوگفت ان تنسی ذنبك مثل سخن روي است رحمه الله التوبة من التوبة
 قوله وسئل ذوالنون المصري رحمه الله عن التوبة فقال
 توبة العوام من الذنوب وتوبة الخواص من الغفلة ذوالنون
 رحمه الله التوبة پر سیدند گفت توبه عوام از گناه است و توبه خواص از غفلت
 قوله وقال النوري رحمه الله التوبة ان تتوب من كل شيء
 سوى الله عز وجل نوري رحمه الله میگوید توبه اینست که از همه چیز
 بجز از خدا تعالی اکنون این عنایت است هر یک عنایت میکند
 توبه رجوع است از گناه باشد رجوع از غفلت باشد هر یک بحسب
 تعدیه رجوع عنایت میکند قوله سمعت محمد بن احمد بن محمد الصوفي
 رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن علي بن محمد القمي رحمه الله
 يقول شتان بين تائب يتوب من الزلات وقائب يتوب
 من الغفلات وقائب يتوب من روية الحسنات عبد الله بن
 رحمه الله میگوید بسیار فرق باشد میان این سه تائب یک توبه از گناه کند و
 یک توبه از غفلت کند و یک توبه از نظر بحسنات کند و توبه از نظر بحسنات

چہ باشد طاعت و حسنات کند و بداند کہ سبب ایشان قربت و فضیلت نشود و قبول
و قربت کہ باشد آن صرف فضل باری است و محض بخشش خدا است اما شاید
کہ این حسنات را علامت گویند در منظر کسی کہ خدا حسنات و مبرات بیاورد
علامت این باشد کہ او قربت و قبول یابد و اگر گفتہ اند حسنات الابرار
سیات المقربین چو حسنات ابرار سیات مقربان باشد ہر آئینہ آن حسنہ
اگر از ایشان زاید از ان توبہ کنند و این ہم گفتہ اند رویۃ حسنات جمع جب عجب
است توبہ آن این باشد کہ از موجب عجب باز آید و آن رویت حسنات است
قوله وقال الواسطی رحمہ اللہ التوبۃ النصوح لا تبقی علی صاحبها
اثر من المعصیۃ ستر ولا جہراً توبہ نصوح آنست کہ صاحب آن توبہ را
ہیچ اثر معصیت او نہانظاہر نہ باطن توبہ نصوح چہ باشد معنی آن توبہ آنچنان است
گوئی ناصحی است بروے مبالغت کہ اورا از ان بازمی دارد و دیگر گفتہ اند
شخصی بود نصوح نام بانواع معاصی مبتلا بود پس آنکہ توبہ کرد آنچنان بازگرد کہ
گوئی وقتے عاصی نبود بعضی گویند کیے از او بیاگشت و بعضی گویند کیے از انبیا
گشت ازین جہت توبہ نصوح گفتند اما بدین نمط توبہ نصوح گفتند باید قوله
ومن کانت توبتہ نصوحاً لایہالی کیف امسی واصبح و ہر کہ توبہ نصوح
باشد اورا این باشد کہ نہ اند صبح چوں شد و مسلح چوں شد قوله سمعت
الشیخ ابا عبد الرحمن السلی یقول سمعت محمد بن ابراہیم
بن الفضل الهاشمی یقول سمعت محمد بن الرومی یقول سمعت یحیی
بن معاذ الرازی یقول اللہی لا اقول تبت ولا اعود لما عرف من
خلقی ولا ضمن ترک الذنوب لما عرف من ضعفی ثم فی قول
لا اعود لعلی اموت قبل ان اعود معاذ را زی رحمہ اللہ میگفت اس

بار خدا یا نیکیگویم کہ توبہ کردم و نیکیگویم لا اعود باز نگرہم سوے گنہ زیراچہ خلق خوش
 میدانم میدانم کہ بگویم و بر آن مستقیم نام و ضامن نمی شوم ترک ذنوب را
 زیراچہ میدانم ضعف خویش را کہ قوت استقامت ندارم اما این میگویم کہ گنہ
 باز نکردم بدین معنی کہ شاید میبرم پیش از آنکہ بازگردم پس در توبہ مردہ باشم
 کہ گنہ باز نکردم قولہ و قال ذوالنون رحمہ اللہ الا استغفار من
 غیر اقلع توبۃ للذنابین ذوالنون رحمہ اللہ گفت استغفارے کہ گنہ
 را قلع نکند این توبہ دروغ گویان است قولہ سمعت محمد بن الحسین
 رحمہ اللہ علیہ یقول سمعت النضر ابادی رحمہ اللہ یقول
 سمعت ابن یزدانبار رحمہ اللہ یقول سئل عن العبد اذا
 اخرج الى الله على اى اصل تخرج فقال على ان لا يعود الى ما منه
 خرج ولا يراعى غیر من الیہ خرج و تحفظ ستر عن ملاحظۃ ملتزم
 منه فقیل له هذا حکم من خرج عن وجود فکیف حکم من
 خرج عن عدم فقال وجود الحلاۃ فی المستانف عوضا عن
 المرارة فی السالف ابن یزدانبار رحمہ اللہ میگوید پریزند چو بندہ باز خدا
 گردد از خود بیرون آید بخدا رود او کہ ام بنیاد بیرون آید یعنی اصل کار و مقصود
 خروج چہ باشد گفت بریں بیرون آید از چیزے کہ بیرون آمد باز بخدا گشت
 بسوے آن باز نکرد و نیند جز کہے را کہ سوے او بیرون آمدہ است یعنی
 جز خداے کہے را در میان نیند و دل خویش نگہ دارد کہ نگہ کند سوے
 چیزے کہ از آن تبرے کردہ است گفتند این سخنے کہ او گفت حکم کے
 است کہ از وجود خویش بیرون آید پس چوں باشد کہ او از عدم بیرون آید
 جواب دادہ چہ شود بعد آنکہ از ہستی خویش بیرون آید بہ نیستی رود آئندہ حلاۃ

یعنی وگفته می کرد و اومی دانست سبب کرم خویش از اومی گذشت حیا از کرم او
 کرد و توبه کرد سبب آن حیا من کرمه گفت و دیگر شرم آید ازین که او خالق من
 است و گفته خالق رازق خویش موجب شرم باشد قوله و قیل لابی حفص
 رحمه الله لِمَ یُبَغِضُ النَّاسُ الدُّنْیَا قَالَ لَا نَهَادَا سِرًّا بِأَشْرَفِهَا
 الذُّنُوبُ فَقِیلَ لَهُ فَهَیْ اِیضًا دَا سِرًّا کَرَّمَ اللهُ فِیْهَا بِالتَّوْبَةِ فَقَالَ
 اِنَّهُ مِنَ الذَّنْبِ عَلَی یَقِیْنٍ وَمَنْ قَبُولِ تَوْبَتِهِ عَلَی خَطَا بِوَخْصِ رَحْمَةِ
 رَا کَفْتُهُ نَائِبَ دُنْیَا رَا چَرَادِ شَمْنِ مِیْدَارِ دُنْیَا سِرَّی است که او در
 گفته کرده است موضع گفته خویش را دشمن میدارد و بعد آن گفتند چنانچه او گفته کرده
 بود خداوند سبحانه و اولا کرام توبه کرد گفت این نیز گفته خفیه است بیقین
 معلوم نه که توبه او قبول شد یا نه پس او در خطر وجود است فعلی هذا ازین هم توبه
 باید قوله و قَالَ الْوَاسِطُ طَرِبَ دَاوُدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ مَا هُوَ
 فِیْهِ مِنْ حَلَاوَةِ الطَّاعَةِ اَوْ قَعْدَةٍ فِی الْفَنَاسِ مُتَصَاعِدَةٍ وَ هِیَ
 فِی حَالِهِ الثَّانِیَةِ اَتَمَرَمَنْدَ فِی وَقْتِ مَا سَاوَرِ عَلَیْهِ اَمْرُهُ وَ اَسْطِی
 رَحْمَةُ اللهِ لَقَعْتَهُ اَسْتَدَاوُدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ خُوشِ بُود بَا آن چَیْزِی که در حلاوت
 طاعت بود خدا تعالی او را در انفاس متصاعده انداخت که هر نفسی
 و زانما فرمانا نفسی سرور از و بر آید و او درین دوم حال که در انفاس
 متصاعده افتاد تمام تر از حالت اولی بود آن زمان نظر بخود داشت و
 بدان طریقه و حلاوت بود و بعد آنکه او را در انفاس متصاعده انداختند
 این حالت تمام از حالت اولی بود زیرا چنان زمان نظر بخود داشت و آن
 زمان نظر بخدا و تقدسیات است یا دَاوُدُ جَاءَتْ الزَّلَازَةُ عَلَیْهِ
 مَبَارَكًا قَالَ دَاوُدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَیْفَ تَكُونُ الزَّلَازَةُ مَبَارَكًا یَا رَبِّ

فقال جل وعلا كنت تجنی من قبل بحی المطیعین والآلات تجنی بحی المذنبین
انین المذنبین احب الی من صراخ المطیعین بعد انکہ دل شکستہ شد
اور انما ند تو بچہ جز بندہ و اگر دے برستی است اور انظر بر خود است
ازینجا این نباید البتہ ذنب بر طاعت افضل باشد اما این آید کہ مراجعت
از ذنب بسوے طاعت افضل است ازان طاعت کہ من قبل بود قوله
ماستر علیہ از انچه او بود آن ستور بود چو صفت او برو کشف شد این اثم
باشد ازان اینجا منحنی ہست تجلیاتے است در طاعت و تجلیاتے است
در توبہ و شکستگی چو او و علیہ السلام را ازان تجلیات بدین تجلیات آوردند
و او و علیہ السلام را حالتے اتے پیش آمد زیراچہ بنوعین محفوظ است خوب
طبع گفتہ است نظم

توان ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی درے باشد کہ از رحمت بر و خلق بخشائی
قوله وقال بعضهم توبۃ الکذابین علی اطراف لسانہم یعنی توبہ
استغفر اللہ توبہ کذابان نیست کہ زبان استغفر اللہ گویند و ازان گنہ ہیچ ہندار
نہ و طلب مغفرتے بدل نہ و باز گشت در خاطر نہ قوله و سئل ابو حفص
رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال لیس للعبد فی التوبۃ شی لان التوبۃ
الیہ لامنہ ابو حفص رحمہ اللہ را از توبہ پرسیدند گفت بسندہ را توبہ
ہیچ نسبتے نیست زیراچہ توبہ از خودش نمی کند توبہ بسوے خویش می کند
و دیگر توبہ از سوے او میکند او راچہ دران گنہ ہم از و آمدہ بود توبہ ہم بسوے
اوی کند قوله و قيل اوحی اللہ سبحانہ الی آد و علیہ السلام یا
ادم و رثت ذریتک التعب والنصب و ورثتہم التوبۃ
من دعائی منہم بدعوتک لبیتہ کتلیتک یا آدم احمل لنا

من القبور مستبشرين ضاحكين ودعاءهم مستجاب خداوند
 سبحانه بر آدم صلوات الله عليه وحی کرد و گفت ای آدم فرزندان تو رنج و مشقت
 را میراث یافتند و ایشان را توبه میراث رسید هر که از ایشان بدعا
 که تو کردی بر او توبه را بدان دعا خواند چنانچه تو ایشان را بیک میگوئی من ایشان را بیک گویم
 آدم تا بیان را حشر کنم همچنین که با ایشانست و خندان و خوشان خیزند و هر چه
 ایشان خواهند ایشان را بدهم قوله وقال رجل لرابعة رحمة الله
 عليها انی قد اكرثت من الذنوب والمعاصي فلو تبت هل
 يتوب علي فقالت لابل لوقاب عليك لتبت واعلم ان الله
 يحب التوابين ويحب المتطهرين شخصی از رابعه رحما الله پرسید
 من گناهان بسیار کرده ام اگر من توبه کنم مرا بیا مژدگفت نه اگر او توبه بر تو
 کند یعنی قبول توبه کنند آن زمان تو توبه کنی یعنی اگر او خواسته باشد
 توبه ترا توبه تو توبه باشد قوله ومن قارف السلالة فهو من خطا
 على يقين فاذا قاب فانه من القبول على مثل لا سيما اذا
 ما كان من شرطه وحقه ان يكون مستحقا لمحبة الحق
 والى ان يبلغ العاصي محلا ليجلنى او صافه اماره محبة الله
 اياه مسافه بعیدة قالوا حب اذ اعلى العبد اذ اعلم انه
 ارتكب ما يجب عنه التوبة دوام الانكسار و ملازمة
 النص والامتنان كما قالوا استشعار الرجل الى الاجل هر که بمب
 گنجینه شد پس او تحقیق میداند که من گناه کرده ام بد کردم و بعد آنکه توبه کند قبول
 او را احتمال است خصوصا که در توبه شرطی باشد و حق توبه وثبوت او که او
 بر او محبت حق مستحق شده باشد و تا آنکه گناه کار محله رسد که بیا بدو رجوع

نشان محبت خدا و میان خود و میان محبت حق کارے دورے بیند
 چو یچنین بود و باشد این محب از ان محبوب سلفے بعیدے بیند این
 محب دایم منکسر و مبتهل و مستغفر باشد چنانچه گفته اند شعور بخوف تا آخر عمر
 او باشد تو توبه منیع نذر و ریمه عارف باشد قوله وقال عز من قائل
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَكَانَ مِنْ سُنَّةِ
 عَلَيْهِ السَّلَام دَوَامُ الاستغفار خدای تعالی گفت گوای محمد اگر
 شما خدا را دوست میدارید که محبوب او باشید هر آینه هر جا که محبت است
 در دل او این آرزوست که محبوب محب باشد پس اتباع من کنیته امحبوب
 خدا شود اتباع او چسبیت دوام الذکر و ملازمت استغفار و انکسار و تضرع
 و اتهال سرکه انچنین کند امید باشد که توبه او قبول شود و او محبوب خدا گردد
 قوله قال صلى الله عليه وآله وسلم انه ليغان على قلبي اني
 استغفر الله في اليوم سبعين مرة هميرن آورد مصطفی فرمود صلى الله
 عليه وسلم هر روزے بر عین دل من نقطه غینے شود حقیقت بجلائیها و
 صفائیها پوشیده گردد و من مفتاد بار استغفار کنم که این غین پوشیده شود
 حقیقت بحق بخویش ظا هر گردد قوله سمعت ابا عبد الله الصوفی يقول
 سمعت الحسين بن علي رحمه الله يقول سمعت محمد بن
 احمد رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن سهل رحمه الله
 يقول سمعت يحيى بن معاذ رحمه الله يقول زلت واحدا بعد
 التوبة اقلع من سبعين قبلها معاذ رازی رحمه الله گفته است
 یک گنه که بعد توبه پسند مقابلہ مبتلا گنه باشد که پیش از ان بود زیرا چه
 این دلیل بر تساوت دل است و برخی نفس قوله سمعت محمد بن

ابا عبدالله الحسین رحمه الله يقول سمعت عبد الله الرازي رحمه الله
 يقول سمعت ابا عثمان رحمه الله يقول في قوله جل جلاله اِنَّ
 الْيَنَّا اَيَّا بِهِمْ قَالَ رَجوعهم وان تبادى به الجولان في المخالفا
 ابو عثمان رحمه الله گفته است درين آيت اِنَّ الْيَنَّا اَيَّا بِهِمْ تحقيق بازگشت
 ايشان بسوء است معنى آيت اينست و ابو عثمان ميگويد اگرچه كس در
 مخالفت باري تعالى جولاني بنمايت و نهايت كرده باشد باين همه رجوع بخدا
 ميشود قول سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله
 يقول سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت ابا عمر
 الا نطحي رحمه الله يقول ركب علي بن عيسى الوزير في موكب
 عظيم فجعل الغرباء يقولون من هذا فقالت امرة قائمة على
 الطريق الى متى تقولون من هذا من هذا عبد سقط من
 عين الله فابتلاه بما ترون فسمع علي بن عيسى ذلك فرجع الى
 منزله واستغنى من الوزارة وذهب الى مكة وجاور بها بعض
 گويند علي وزير باكو كبه خویش سوار شده بود مردمانی كه اورا نمی شناسند در شهر
 غریب آمده اند می گفتند کیست این کیست این عورتی در ره ایستاده بود
 گفت ما كه میگویند کیست این بنده است از نظر خدا فرو افتاده است
 و بد آنچه می بینید بدین شورش و غوغای خدا بدین مبتلا کرده است
 علی وزیر این سخن شنید بخانه بازگشت و از وزارت از بادشاه عفو طلبید
 یعنی مرا ازین کار معذور دارید و در كه رفت و بها نجا محاور شد عجب كاری
 است اینجا و عجب كه خفی خدا را با بندگان خود است و از خود و از در خود
 براند و آنچنان راند كه ايشان بدان طرد و لعنت خوش باشند و دانند

نہ ہے لطف و کرمے کہ در باب باشد چون می باشد این یکے را شغل دہند
 وزارتے امارتے تسلیم کنند او کلا ہے کثر نہادہ با کو کبہ و سواران و باش
 و باش می رود بمقابلہ آن صدقہ و انعامے میدہد و میداند کہ من بچنین دوکتے
 رسیدہ ام و او را از خود راندہ اند صوفی پیش از آنکہ نعمت محو و محق برو نعمت
 افتد او را قبولے میان مردم و فتوحے و سبوحے پیش آید و نیز فضلے ازین باب
 وارد و بالا در توبہ ذکر غفلت بسیار جارفہ است کہ توبۃ العوام من الزلۃ
 و توبۃ الخاص من الغفلة الحق زلت از غفلت زاید پس اصل زلت غفلت
 باشد پس چونہ گویند کہ توبۃ عوام از زلت است و توبۃ خواص از غفلت
 کہ آن اشد از زلت است گوئیم ازین غفلت غفلتے خاصہ مراد است یعنی
 غفلت از توبہ شود از مشاہدہ و محاضره و عوام را ازین غفلت نیست نیکو
 سخنے است این کہ مثل فرمودند بندہ توبہ کند و قبول باشد ہم و نباشد
 ہم الحق انصاف ہمین است و سخن برمتانت و انتقامت ہمین است
 اما اگر گویند ہر کہ توبہ کرد و بصدق ازان گنہ باز آمد البتہ ازان جا مدیم شستہ
 شود مردم را بتوبہ گردانیدن رغبت بیشتر باشد و برین سخن حدیث مصطفی علیہ
 شام است التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کافر تائب است از
 کفر و مومن تائب است از فسق اجماع اہل ملت است ہر کہ از کفر توبہ کرد
 ایمان آورد کفر از وساطت و ایمان او ثابت پس چگونہ باشد آنکہ اکبر الکبائر
 است آن بے شبہ قبول و آنکہ دون او ست آن در خطر قبول —

قوله (۲) باب المجاہدۃ

مجاہدہ را از جہد گرفته اند و جہد مشتق باشد پس ہر چہ در نفس
 منقبتہ نبی بارعایت قانون سنت و سیر صحابہ و آثار سلف صالح آنرا مجاہدہ
 نامند شیخ رحمہ اللہ تحت آیت کلام اللہ آورد و ہمین شاید قوله قال اللہ
 تعالیٰ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اُوْجِبُ مِنَ شَيْخِ الْاِسْلَامِ
 نصیر الدین محمود اودھی قدس اللہ سرہ العزیز دین آیت میفرماید از روی
 سنت و نحو و معانی بیان بعبارت علم تحقیق حقیقت کردہ است گفت وَالَّذِينَ
 جَاهَدُوا فِينَا الَّذِينَ اسْمُ شَارِعِ اورد کہ از اسماء موصوله است و سیل
 کند بر تنزیہ و تعظیم شان آنانے کہ معاملہ ایشان اینست جَاهَدُوا فِينَا گفت
 جَاهَدُوا لَنَا گفت زیرا چہ در فی شدت اتصالی است کہ لازم اینست زیرا
 او برائے طرف است و اتصالے کہ طرف را با منطوف است لام را در جہد
 این اتصال نیست فینا ای لا جملنا لَنَهْدِيَنَّهُمْ لام آورد برائے تاکید
 را و دوم نون تاکید آورد این لام تاکید با نون ثقیلہ و نہایت اہتمام و تاکید
 باشد سُبُلَنَا گفت سُبُلَنَا گفت یعنی ہر کہ برائے ما در راہ ما مجاہدہ بیند ما او را راہ ہما
 نمایم کنون لَنَهْدِيَنَّهُمْ اضافت بخویش کرد ما او را راہ نمایم رہے خاص
 از ان خویش از جملہ این بیان این معلوم شد ثبوت حکم بحقیق زیرا چہ جملہ اسمیہ
 آوردہ است و برین تو اکید موکد کردہ است و سیل کند ہر کہ در راہ او مجاہدہ
 بیند البتہ ما او را راہ خویش نمایم و او را ضایع کنیم قوله اخبرنا علی بن

احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبد
 الصفار رحمہ اللہ قال حدثنا العباس بن الفضل الاسقاطی
 رحمہ اللہ قال حدثنا ابن کاسب رحمہ اللہ قال حدثنا
 ابن عیینہ رحمہ اللہ عن علی بن زویل رحمہ اللہ عن ابی
 نصر رحمہ اللہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال سئل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن افضل الجہاد قال
 کلمۃ حق عند سلطان جابر فلما سمعت عینا ابی سعید
 خدری رحمہ اللہ میگوید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند بہترین
 مجاہدہ کد ام است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بالاترین مجاہدہ
 اینست سخن راستے تائید بر روی بادشاہے ظالمے گویند این گفتار
 انواع است یک نوع اینست بر روی او ایستادہ شوند سوے افعال
 و قبیح اعمال او بر روی او گویند کہ چنین میکنی و چنین میکنی فرما ترا گرفتاری
 است نیکو گفتارے است این در قابل قوتے باید صولتے و شوکتے باید
 و در سرعان و جہان خاستہ باید زیر اچہ تا آن ظالم برو جہ کند و دمعت عینا
 ابو سعید و ابو سعید گریست او چہ معنی داشت یعنی اگر من بدین مبتلا گرفتار
 شوم بر سلطان جابر تو انم گفت یا نہ و دیگر طریقہ گفتن با ایشان اینست کہ حکایتے
 گویند از خلفا و امراے ما تقدم کہ بریشان چنین و چنین گفتند و ایشان بحکم و تواضع
 پیش آمدند و دیگر بدین معاملہ ذکر خیر تو و وصیت و سبیط شود قولہ سمعت
 الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ يقول من زين طاهر بالمجاهدۃ
 حسن الله امره و بالمشاهدة قال الله عز وجل وَالَّذِينَ جَاهَلُوا
 فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اَبُو عَلِيٍّ دَقَّاقٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَرَمُوْهُ اَسْتَ هَرَكَةُ ظَاهِر

خویش را بمجاہدہ آراست خداے تعالیٰ باطن اور اہمبتامدہ آراست بتوان دانستن
 بغیر مجاہدہ کارے بسر غیبت شیخ ابوعلی رحمہ اللہ این آیت را والذین جاہدا
 تطبیق داد و صریح برائے آن معنی راست کہ شیخ آورد قولہ و اعلم ان
 من لم یکن فی بدایۃ صاحب مجاہدۃ لست یجد من هذه الطیقة
 شمة شیخ میفرماید ہر کہ در بدایت حال مجاہدہ نہ میباشد بے ازین رویا بد
 شیخ بدایت حال را قید کرد و دلیل بریں کرد شاید در آخر حال و در نہایت بدین
 حد نماید قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول
 سمعت ابا عثمان المصربی رحمہ اللہ یقول من ظن انه یفتح علیہ
 شیء من هذه الطریقة و یکشف لہ عن شیء منہ الا بلزوم المجاہدۃ
 فهو غلط ہر کہ گمان برد کہ کسے رافتے و کشفے ازین راہ چیزے شود و لازم نہاند
 مجاہدہ پس آن غلط است و در حق او این بیت درست آید بیت
 ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی این رہ کہ تو می روی تبرکشت

قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول من
 لم یکن لہ فی بدایتہ قومۃ لہ یکن فی نہایتہ جلسۃ ہر کہ
 در اول کار قوم نہ باشد یعنی قیام بحق این کار نباشد بشرط مجاہدہ و ریاضت
 نبود او و مقدمہ صدق علیہ و شستی بقرار نیاید قولہ و سمعہ بقول قولہم
 الحریکۃ برکت حرکات الطہو اھم توجب برکات السرائر و
 این گفتہ اند برکت و حرکات آنست کہ در باطن ہمہ اورا اثرے و برکتے
 باشد طواہر ہمہ حرکات است ہر کہ این جنبش باشد او را مزیدے در باطن باشد
 قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
 بن علی بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن علویہ

رحمہ اللہ یقول قال ابو یزید رحمہ اللہ کنت ثنتی عشر سنۃ
 حلا و نفسی و خمس سنین کنت مرآة قلبی و سنۃ انظر فیما
 بینہما فاذا فی وسطی زنا ظاہر فعملت فی قطعہ ثنتی عشر سنۃ
 ثم نظرت فاذا فی باطنی زنا فعملت فی قطعہ خمس سنین انظر
 کیف اقطع فکشف لی فنظرت الی الخلق فزنا یتھم موتی فکبرت
 علیہم اربع تکبیرات ابو یزید رحمہ اللہ میگوید وازدہ سال در کوشش
 نفس خویش بودہ ام و البتہ اور ابے احوال نمیکذا شتم و پنج سال آمینہ دل خود بودہ
 ام یعنی البتہ ہر چہ در دل من بودے آنرا بخود باز میگرددانیدم و در ان نظرے
 صائب میکردم و یک سال میان نفس و میان دل می دیدم بعد ان زنا رے
 ظاہر میان ایشان دیدم یعنی ہر یکے با دیگرے مرتبط بود پچہ یکے از دیگرے
 خالص شدہ بود پس قصد کردم و در عمل کوشیدم و ازدہ سال کہ آن زنا را
 بہر معنی از میان ایشان کہ درت برود و صفا و یگانگی شود دیدم و باطن من
 زنا رے دیگر است در بریدن آن زنا ہر پنج سال مشغول بودم و در ان فکر بودہ ام کہ
 چونہ بہر معنی این را بعد ان پردہ کہ بود در تن من آن پردہ از من خاست خلق ہمہ
 را مردہ دیدم یعنی نفس را و دل را و زنا ظاہر و باطن را ہمہ را نیست و نا بود دیدم
 پس چہا تکبیر گفتم و ہمہ را و دواعی کردم تا آنکہ این شد کہ ہمہ را نیست و نا بود دید
 بحقیقت کار رسیدن نبود و جوہر یکے زنا میدانست غرض حکایت این داشت
 چندین مجاہدہ است و چندین شقت و چندین زنا را قطع باید کرد اگر روندہ مقصود
 رسد قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول
 سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر رحمہ اللہ
 یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت السمری رحمہ اللہ

يقول يا معشر الشباب جددوا قبل ان تبلغوا مبلغ قضعفوا و
تقصروا كما قصرت وكان في ذلك الوقت لا يلحقه الشباب في
العبادة جنيد^۱ ميگويد سري رحمه الله گفته است كه گروه جوانان جهد كنيد و مجاهده
بينيد و بركا را به جديدا بشيديدش از آنكه آنجا برسيد كه من رسیده ام پس ضعیف
شوید و تقصیر در عمل كنید چنانچه من تقصیر میکنم و در آن وقت از هم جوانان در عمل
بیشتر بود یعنی ریاضت و مجاهده مطلوب کلی است قوله و سمعته يقول
سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت عبد العزيز النخعي
رحمه الله يقول سمعت الحسين القناري رحمه الله يقول بنی هذا
الامر على ثلاثة اشياء ان لا ياكل الا عند الفاقة ولا ينام الا
عند الغلبة ولا يتكلم الا عند الضرورة سه چیز ضرورت این کار
است طعام نخورد مگر بعد فاقه و نخشد مگر آنكه غلبه خواب بر وقت آورد و سخن نگوید
مگر بضرورت ضرورت چو دانی بر آن ضرورت طلبد و سخن نگذارد خدا را
را با كس گوید و هم چنین آنچه لابدی باشد مردن زبان گو و بسیار گونا باشد قوله
و سمعته يقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله يقول
سمعت محمد بن حامد رحمه الله يقول سمعت احمد بن
خضر^۲ بنه رحمه الله يقول سمعت عن ابراهيم بن ادهر^۳ رحمه
الله يقول لن ينال الرجل درجة الصالحين حتى يجوز ست
عقبات اولها يغلق باب النعمة ويفتح باب الشدة والثاني يغلق
باب العز و يفتح باب الذل والثالث يغلق باب الراحة و
يفتح باب الجهد والرابع يغلق باب النوم و يفتح باب السهر
والخامس يغلق باب الغنا و يفتح باب الفقر والسادس

یغلق باب الاصل وینفتح باب الاستعداد للموت سلطان ابراہیم اوم
رحمہ اللہ فرمودہ است مرد و مرتبہ صالحان حضرت نیایتا از شش عقبہ
نگذرد اول در نعمت و تن آسانی بر خود بندد و در سختی را بر خود کشاید و دوم باب
غرتہ جاہ کہ میان مردمان شدہ است ببندد و در خواری را بر خود بخشاید خود را
چیرے نداند و خود را بمرتبہ نہند و خود را از کسے بہتر نداند و سیوم در رحمت بندد
و در مشقت بخشاید ہماں سخن است اما آنجا را حقے مخصوصے تن آسانی گرفتہ
ام و چہارم اینست در خواب را بندد و در بیداری را بخشاید بدان اضطراب
قلق باشد و بدان اضطراب و شوق باشد کہ ہمہ شب خواب گروا و نگردد و ہمہ
شب بخیال یاد محبوب باشد و پنجم در تو نگری بندد و در روشنی کشاید و ششم باب
امید حیات را بندد این کہ بداند فردا زندہ خواہم ماند یا ساعتہ دیگر زندہ خواہم ماند
این اہل را از خویش بدور کند و در ساختگی مرگ را بخشاید چوں باشد کہ بداند
این دم تحمل مرا مرگ خواہد آمد او چہ ساختگی کند بران صفت ماند این ہمہ کہ سلطان
ابراہیم رحمہ اللہ فرمود شیمہ این طائفہ است نشان و امارت ایشان بہین است
خصوص در ابتداء کار قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن المسلمی
رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمر و بن نجید رحمہ اللہ
یقول من کرمت علیہ نفسہ ہان علیہ دینہ ہر کہ نفس او برو
عظیم و بزرگ شد دین او برو خوار شد او بر اے عزت نفس را چیز بے خواہد
کرد کہ ہوان دین او خواہد شد قولہ و سمعتہ یقول سمعت منصور بن
عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت اباعلی الرود باری رحمہ اللہ
یقول اذا قال الصوفی بعد خمسۃ ایام انا جاع فالزموہ السوق
وامروہ بالکسب ابوعلی رود باری رحمہ اللہ فرمودہ است اگر صوفی بعد

پنج روز بگوید مرا اگر سنگی گرفته است اورا لازم شوی کہ بازار برو و ذوا و افرمائید
تا کہ بے کند صوفی بر غیب شستہ و غیب تا کہ از غیب آید و در پنج روز از پا در
تا دست در شکایت و اظہار نہاد او چہ لایق تصوف است اورا بگوید در بازار
رو و کہ بے کند بخور و قولہ و اعلم ان اصل المجاہدۃ و ملاکہ فطم النفس
عن المألوفات و حملہا علی خلاف ہواہا فی عموم الاوقات این سخن
را من قبل گفتہ ایم شیخ ہماں را در ذیل میفرماید اصل این مجاہدہ و مبنای کار او
و ملاک رہ او بازداشتن نفس از مالوفات است یعنی تا آنکہ از مالوفات بگذشت
او شیر خواہ است بعد آنکہ از مالوفات گذرد ایام فطام باشد گوی از شیر جدا
شد و حامل شوند اورا بر خلاف ہواے او در کل احوال حامل شوند و معنی است
یکے آنکہ خلاف ہواے را برو بکنند یعنی زیر بار خلاف ہوا کنند و و م حامل شوند
اورا برین آرند قولہ و فی النفس صفتان انہما کذا فی الشہوات
و امتناع عن الطاعات فاذا جمحت عند رکوب الهوی تعجب
کیحہا بالجہام التقوی و اذا حرنت عند القيام بالموافقات تعجب
سوقہا علی خلاف الهوی و اذا اشارت عند غضبہا فمن الوجہ
مراعات حالہا و در نفس دو صفت جمعی است البتہ از طاعت گزین باشد
و میلے سختے دارد و در شہوت اہرچہ شود شو کو اورا در مخالفت لذتے بہست
اگر جموجی کرد یعنی سر کشی میکند ہوا را حمل کردن نمیدہد واجب باشد کہ عنان او را بنگاہ
تقوی بگردانند عجب سخنے است این نزدیک ما این را در سخنہا مصادره بمرطوب
گویند و امتناع ہم انطاعتہا کردہ و شامی فرماید تقوی را کلام او کنند تا او در رہ آید
او ہم انرا گریختہ است تدبیرے دیگر کنند تا او بتقوی آید و چون حزو فی کسند
و راقامت طاعت چنانچہ آپے سر کش باشد در رہے کہ میرانند نمی رود البتہ

مخوف و کثر می رنود و واجب باشد کہ اورا برخلاف ہواے اورا نند یعنی البتہ اورا سخت گیرند و بر ہواے اورفتن ندہند و عادت برخلاف ہواے نکند چنانکہ کمال خواہد چشم را کہ پرودہ بروے و دیدہ است قدحے کنند و این سر نمی نہد تم گیرند و بد و زور کنند و چشم اورا قدح کنند تا بصحت و دیدن اشیا باز آید و چون ثوران کنند بشور و وقتے کہ خواہند اورا ببندند واجب این باشد کہ البتہ بروقد رے نرمی کنند تا او قائم ماند و ضایع نشود کہ باوے ہم کارے بہ قولہ فیما من منازلہ احسن عاقبۃ من غضب یکسر سلطانہ ^{ند} یخلق و یخمد نیرانہ برفق ہرچہ ازان سو آید بہ ازان نباشد کہ اگر غضبے بخلق من بود سلطان اورا وصولت قوت اورا بخلق بشکند اگر خلق یکے از علم است اما اینجا علم بایستے و نیران اورا و آتش غضب اورا آہستہ ترے فروراند قولہ و اذا استحللت شراب الرعونۃ فضاقت الاعن اظہارضا قبہا و التزین لمن ينظر اليہا ویلا حظہا من الواجب کسر ذلک علیہا و احلالہا بعقوبۃ الذل بما یدکسہا من حقارۃ قدرہا و خساستہ اصلہا و قذارۃ فعلہا و چون نفس رعونت را عادت گرفت و شیرین شد و اونگ آمدہ است البتہ میخواند بزرگی خود را پیدا کند و بیاراید خود را در نظر کسے کہ اومی بسند چنانچہ مردمان بقی بقی را دیدہ در خیال خود خود را چیز تصور کنند خود را در مرتبہ نہند بدیں و ہم و خیال گرفتار و این را کارے دانستہ پس طالب را واجب باشد کہ این وصف را بشکند و فرود آرد اورا بر آستانہ خواری بتذکیر تحقیر اندازد و توکیسی و چیتی از چہ و بچہ باز خواری گشت قدرت و ندرت فانی و زائل لایعبار بہ و ہر دوازدا صلیح بشری کہ دارد ہم دران فکرے ^{دواز} کند قولہ وجہد العوام فی توفیۃ الاعمال و قصد الخواص

تصفیۃ الاحوال فان مقاساة الجموع والسحر سهل لیسیر ومعالجۃ
الاخلاق والتفتی عن سفسافہا صعب شدید عوام را مجاہدہ بہین
است توفیت افعال کہند یقین آن مقدار کہ ما مورا یشان ست آن بواجبی ہجآ آرد و
وغواص را تصفیۃ احوال حالانے کہ برایشان طاری شود آن بحسب مطلوب و محبوب
باشد و مرغوب ارواح و اشباح باشد زیرا چہ این کہ شب بیدار باشند و طعام کم خورند
و البتہ گرسند باشند این سہل است ہر عامی کند اما تبدیل و تہذیب اخلاق دشوار
دار و چنانچہ بہت سفاف بہندی خصوص کسے کہ اعتیاد شدہ باشند بران ولذت
و زوال یافتہ باشد قولہ و من غوامض افات النفس و کوبہا الی
استجلاع المذبح فان من تحتی منہ جرعة تحمل السموات والارضین
مثلا علی اشفارہ و امارت ذلک اندہ اذا انقطع ذلک الشراب
ال حالہ الی الکسل والفشل و یکے ازان آفات و عیوب نفس کہ بر بیار ان
خفی است میل او بہر خلقان است بیار ان نماز گذارند و در مجامع و محافل نوافل
مطلوب مردمان نظر کنند و البتہ بر آن معتقد شوند کہ موصال بہر و مصلی است نوافل
بیار میگذارد بہرین قیاس بذے و تحلل و تغلیل طعامے آنکہ او مبتلا بہر باشد
کہ مردمان او را نیک گویند آن کسے است کہ بہت آسمان و زمین را بر موی
لیک برگیرد برے یک شاد باشی را برے امثال این حکایتہا بسیار است
و انبشتر زیادتی است و نشان این مرد چنین باشد و محضر و منظر مردم کاراے
کند کہ مدوح خلق باشد و ہر کسے را بغیرت دست دہد و چون بخلوت شود کہیند
را نظر نیست آن قدر قیام و آن قدر اہتمام در کار کنند قولہ و کان بعض
المشاخ یصلی فی مسجدہ فی الصف الاول سنین کثیرۃ فعاقدہ یوم
عن الابدکار الی المسجد عایق نصلی فی الصف الاخیر فلم یرمہ

یومان استحق لها جرة ماء فتقل ذلك على نفسي فعلت
ان مطاوعة نفسي في الحجات كانت لحظ وشرب لنفسي اذ لو
كانت نفسي فانية لم يصعب عليها ما هو حق في الشرع ابو محمد
مرتضی رحمہ اللہ میگوید چندین بار حج را بجا آوردم بر تجربہ یعنی بے آنکہ ساختگی زائر
و راحلہ کنم و بے آنکہ رفیق و صحبت قافلہ باشد آخر امر معلوم شد کہ ان حظ
نفس من بود و از بقیہ انیت من بود زیراچہ ما در من روزی سبوی آب طلبید
ہو من آن گران آمد پس دانستم کہ نفس من با من در جہا ہوا وقت آن مشوب بخط
من بود و نفس من فانی نگشتہ بود زیراچہ اگر نفس من فانی گشتہ بودے و حقوق
ہمہ جار عایت کردے چنانچہ آمدہ است پس دانستم کہ ان مشوب بخط نفس بود
اکنون ازین فنا چہ مراد است فناے ذات یا فناے صفات اگر نہ فناے
صفات آری ہمیں آید اما اگر فناے ذات است باوے مطابقہ نیست قولہ
وكان امرأة قد طعنت في السن فسئلت عن حالها فقال كنت
في حال الشباب احد من نفسي احوالا اظنها قوة الحال فلما كبرت
زالتي عنی فعلت ان ذلك كان قوة الشباب فتوهمتها احوالا
عورتے عمرے درازے داشت اورا از حال او پرسیدند یعنی در جوانی چگونہ
و در پیری چگونہ گفت من در ایام جوانی خود احوال سنیہ مرضیہ می یافتم و در عبادات متقاضی
مشقت نشاط می دیدم و در خود تصور میکردم بعد آنکہ امروز بزرگ شدم عمر بر آمد
آن احوال فرو شد دانستم کہ آن ہمہ گذشتہا از خاصیت جوانی و از نشاط از جوانی
عمر بود اکنون اینجا دو احتمال است یکے آنکہ آن قدر کہ بود آن نامد زیراچہ شوق
و اشتیاق کم شد یا آنکہ آن قدر بہت لکن لذت آن نمی یابد در نماز لذت بودے
آن نمی یابد این حکایت از بزرگے ہم منقولست ہم از مشایخ طبقات قولہ

سمعت الشيخ ابا علي الدقاق رحمه الله يقول ما سمع هذه الحكمة
 احد من الشيوخ الا رفقا بهذه العجوز وقالوا انها كانت مینصفه
 ابو علي دقاق رحمه الله میگوید حکایت آن عورت مشایخ شنیدند رفقه و شفقت
 بر او کردند و گفتند عورتی بانصاف بود آری ایشان تجربه در خویش کرده اند
 می دانند که آری همان روز پیش می آید که عورت را بود و قوله سمعت محمد
 بن الحسين رحمه الله يقول سمعت محمد بن عبد الله بن شاذان
 رحمه الله يقول سمعت يوسف بن الحسين رحمه الله يقول
 سمعت ذا النون المصري يقول ما عر الله عبداً بغیر هو اعزله
 من ان یدله علی ذل نفسه و ما ذل الله عبداً بذل هو اذل
 له من ان تعجبه عن ذل نفسه یوسف میگوید که ذوالنون گفته است
 خداوند سبحانه نه هر بنده را که بغیر عزیز کرده است و او عزیز تر است ازین که او
 آن کار کند که دلیل بر هوان نفس او باشد و هر کرا خدا تعالی بخواری خواری
 کرده است و او ذلیل تر از است که بذل خویش محبوب است قوله و سمعته
 يقول سمعت محمد بن عبد الله الرازی رحمه الله يقول سمعت
 ابراهیم الخواص رحمه الله يقول ما هالنشی شیء الا رکبت طیاراً
 خواص گفته است رحمه الله پیچ کار و دشواری برای پیش نیامده است
 مگر آنکه را کب شده ام و اوراقوله و سمعته يقول سمعت عبد الله
 الرازی رحمه الله يقول سمعت محمد بن الفضل رحمه الله
 يقول الراحة هو الخلاص من املانی النفس محمد فضل گفته است
 راحت درین است که امان از شر نفس شود قوله سمعت الشيخ ابا عبد الله
 رحمه الله يقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله يقول

فی راحت الابدیۃ بندنجانہ توفیق تست چہ از ان خلاص یافتی راحت
ابدیاتی قولہ و سمعہ یقول سمعت محمد الفراء رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمہ اللہ یقول کان احکامنا
فی مبادی امرنا فی مسجد ابی عثمان رحمہ اللہ الا یتار ربما
یفزع علینا وان لا نبیت علی معلوم ومن استقبلنا بمکر وہ نکر
لا ننتقم لا نفسنا بل نعتذر الیہ ون تواضع لہ واذ اوقع فی
قلوبنا حقارۃ لاحد قنا بمخدمتہ والاحسان الیہ حتی یزول
ابو الحسن وراق رحمہ اللہ میگوید کار ما در اول حال این بود در مسجد ابو عثمان رحمہ اللہ
می بودیم ہر چہ بر ما رسیدے ایتار می کردیم و ہر گز شب بر معلومے و معینے
نمی خفتم یعنی فردا چنین چیزے خواہد رسید چنین خواہیم خورد و چنین خرج خواہیم
کرد این دو معنی احتمال دارد یا شخصے معینے ایتار کردہ است کہ فردا چنین چیزے
خواہد آمد و خواہیم خورد ہر گز بران اعتماد شب نغمتند یا از حال مردم این معلوم
شد کہ فردا چنین چیزے خواہد رسید خواہیم خورد احتمال دوم این معلوم وقت
است کہ خداوند تعالی فرمودہ است وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَیَّ
رِزْقُهَا اِنَّکَ اَلْکَالِ این مضمون اعتماد نمی کردند و برین غی بودند کہ او رزق خواہد داد
ما خواہیم خورد بلکہ برین می بودند کہ او رزق نخواہد داد و خواہیم مرد بگر سنگی این انکال
بر رزق نیست این انکال برخدا است این سخن احرارست سخن ابرار نیست
وہر کہ بر ما ہر دوسے پیش آمدی بتے یا بالنتے و امثال این اورا اگر ام می کردیم
و از کردہ نفس خویش برو انتقام نمی کردیم یعنی بظاہر مکافات و مجارات نبود
و باطن بدخواہی نہ بلکہ عذر او میخواستیم و تواضع می کردیم پیش او عذر میخواستیم
یعنی میگفتیم ازین عزیز اینچنین آ نیاید این مرد بزرگ است اوصاف جمیلہ

دارد نمیدانیم این ازوچوں در وجود آمده است نادره در حکم معدوم است
 و دیگر میگفتیم بر تو گنه نیست شومت گنه ما است که این گفتار تو مکافات گنه
 ما کرده است و کفارت زلات ما شده است برائے ہر یکے بر احکات ہا
 لطیف است اما گفتن زیادت باشد قوله وقال ابو حفص رحمہ اللہ
 النفس ظلمة كلها وسراجها سراجها نور وسراجها التوفيق فمن
 لم يصحبه في سراجها توفيق من ربه كان ظلمة كلها ابو حفص رحمہ اللہ گفته است
 نفس ہمہ تاریک است چنانچہ شبی تاریک باشد یا حجرہ در بستہ تاریک باشد و چراغ
 این تاریکی در دل اوست و روشنائی آن چراغ توفیق است اگر دل موفق شد
 بطاعت خدا یا دداشت حق پس آن تاریکی رفت و درونہ او روشن گشت پس
 ہر کہ این توفیق نیابد او تاریکی در تاریکی باشد قال الاستاذ الامام
 ابو القاسم رضی اللہ عنہ معنی قوله وسراجها سراجها یزید سراجہا
 الذی بینہ و بین اللہ هو محل اخلاصہ و بہ یعرف ان المحادثات
 باللہ لا بنفسہ ولا من نفسہ یکون متبریا من حولہ و قوتہ
 علی استقامت اوقاتہ ثم بالتوفیق یعصم من شرہ و نفسہ
 فان لم یدر کہ التوفیق لم ینفعہ علیہ بنفسہ ولا بریدہ شیخ ابو القاسم
 رحمہ اللہ معنی سراجہا سراجہا میفرماید کہ چه مراد است مراد ازین بریدہ نیست آن سراج
 کہ میان بندہ و خدا است کہ بدان نفس شناختہ می شود و آن محل اخلاص اوست و بدان
 سراجی داند کہ وجود حادثات باشد است بہ سبب نفس او و نہ از نفس اوست تا از
 حول قوت خویش سہمی باشد بل کہ ہمہ ازوست و دائم بچنین باشد بعد آن چه
 توفیق یا دید از شر نفس خویش اعتصام یا بد بخدا پند گیر و ہر کہ توفیق نیابد علی کہ او را بنفس
 او شود یا برت شود او را نفع نکند نیکو سخنی است کہ شیخ فرمود عارفانہ و متحققانہ گفت

اما و نفس را ظلمه کلمها گفت و ران محله که نفس عبارت از همه تاریکی است
 سرے که میان خدا و میان بنده است چه نسبت دارد و این نیز بغیر غایت بغیر توفیق
 چون دست و پنجه کو سخن است اما این اشکال دارد قوله و لهذا قال الشيوخ
 من لم یکن له سر فهو مصر بر آئینه هر که سر او بجلا و صفا نباشد او کسے کے امت
 که بحران و بعد مصر باشد قوله و قال ابو عثمان رحمہ اللہ لا یری احد
 عیب نفسه و هو یستحسن من نفسه شیئا و انما یری عیوب
 نفسه من یتهمها فی جمیع الاحوال ابو عثمان رحمہ اللہ گفته است نمی دیم
 این عثمان کدام است کی مراد است یا حیری مراد است یا مغربی هیچ یک عیب نفس
 خود را نہ میند و نداند و حال نیست که او کسے است ران نفس خویش استخوان نمیکند و عیب
 نفس کے بیند هر که جمیع احوال متهم بر نفس خود باشد اگر چه او اطاعت و عبادت کند
 متهم باشد بر و تا بر اے چه می کند قوله و قال ابو حفص رحمہ اللہ ما اسرع
 هلاک من لا یصرف عیبه فان المعاصی برید الکفر چه کتاب است
 بر اے هلاک نفس خود را کسے که عیب نفس خود را نشناسد زیرا چه معاصی برید
 کفر است یعنی البته معاصی بکفر رساند و نشان کفر میدهد از آنچه هر دو بے فرامانی خدا
 اس چو یکما نفس قدم در بے فرامانی نهاد و عجب نباشد که در دوم هم کشد زیرا چه
 الذنب تجرالی الذنب والطاعة تجرالی الطاعة و دیگر دل مثله آئینه باشد
 اگر این را اجمال کنند آئینه دل شمال تا به شود و این را بالا نویسانید و ام قوله و
 قال ابو سلیمان رحمہ اللہ ما استحسن من نفسي عملا فاحتسبت
 به یح علی نیک نکردم که آن را احتساب از نفس کردم قوله و قال السری
 رحمہ اللہ ایا کم و جیران الا غنیاء و قراء الاسواق و علماء ^{مراء} الک
 بر شما باد که احتراز کنید از همسایگی توگران بسبب چند معنی یکے آنکه ایشان اغنیاء باشند

و ترا فقیر بیند شاید از ایشان تر ^{صفت} خطی برسد و فقیر را این صورت کردن و برین
 بودن دلیل بر عدم صبر و عدم تقوی فقر است و دیگر مرد فقیر اغنیاء را تمتع و ترفیع بیند
 یحتمل نفس او نظر بر آن کند و شکستہ شود و دے سردے برآرد پس این عیب
 در فقر او شود و از آن مزید باز ماند و دیگر اہلے و ولدے دارد و غلام و خادم
 دارد و ایشان بدینہا شکستہ شوند و دیگر احترام از علماء کہ در بازار گردان باشند
 چنانچہ دیدہ متعلمان باشند و تارے بندند و فتنے درآزکنند و آستین ہا
 فراغ یک ^{از} و وجوے در آن آستین پیش و کان طباطبائی و قصایبان نہختن
 میکنند و سلمنا و لئن سلمنا و لا نسلم و در کار می کنند و احترام از کنید از آن
 دانشمندانے کہ در صحبت لوک باشند نفوذ باللہ من شہم اکثر ایشان را
 این حال است البتہ سخن گویند کہ در آن تطریب نفوس امر باشد و ہر شرے
 کہ ایشان میکنند تزیین آن پیش ایشان می کنند برائے آنکہ خیرے دنیاے
 و صدقہ از ایشان برسد قولہ و قال ذوالنون المصری رحمہ اللہ
 انہا دخل الفساد علی الخلق من ستۃ اشیاء ضعف النیۃ
 بعل الآخرۃ والثانی صارت ابدانہم رہینۃ لشیوہاتہم
 والثالث علیہم طول الامل مع قرب الاجل والرابع اثر وارضاء
 المخلوقین علی رضاء الخالق والخامس اتباعوا ہواءہم ونبذوا
 سنۃ نبیہم صلوات اللہ علیہ و ساء ظہورہم والسادس
 جعلوا قلیل انزالات السلف حجة لا نفسہم ودفنوا کثیر
 مناقبہم این کہ خلق از حق محروم ماندند و نفس ایشان از درون فاسد گشت
 چنانچہ تخمے گندہ شود کہ او را بکار نرند از و چیزے نروید از شش چیز است یکے
 نیت ضعیف باشد و در عمل آخرت عملے کنند و صدق نیت نباشد و دوم

نفوس ایشان بشہوات ظاہر ایشان گروگان مانده است ابدان گفته است
برای آن را شہواتی کہ در ظاہر نفس است اکل و شرب و غیر آن بدان مانده
است و سیوم با آنکہ اجل نزدیک است بہمت مع بذل امید حیات و راز کنند
و چہارم رضاے بندگان اختیار کردند برضاے خدا بدانیچہ یار و برادر و مادر و
پدر و زن و فرزند و ملک و بادشاہ خوش شود آن اختیار می کنند و رضاے خدا
ترک میکنند و پنجم آفت اینست ہواہے خویش را پیش گرفتند و سنت پیغمبر
خویش را پس پشت انداختند و ششم اینست زلتی کہ از سلف زادہ است
آن را پیش گرفتند و برای زلات و معاصی راحت ساختند و آنچہ مناقب
سلف است آنرا ترک آوردند

قوله (۳) باب الخلوۃ والعزلة

یکی از عزیمات امور متصوفہ اختیار خلوت است در ظاہر اختلاط مردم
بگذارند و تنہا باشند آنجا کہ کسی نباشد اگرچہ ادکار تو فرماحتی و بدیاند اما وجود
او مزاحم باشد و خلوت در باطن کنند دل را از وہیمات و غیلات باز آرند
و جزیک وجود و رینہ ایشان نماذتنہا ماندن ظاہر او باطن از لابیات کار ایشانست
قوله اخبرنا علی بن احمد بن محمد بن عبدان رحمہ اللہ قال خبرنا
احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا عبد العزیز
بن معویۃ رحمہ اللہ قال حدثنا القعنبی رحمہ اللہ قال حدثنا
عبد العزیز ابی حازم رحمہ اللہ عن ابیہ عن نفعۃ ابن عبد
بن بدر الجہتی رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من خیر

معاش

نفاذ رجلا

معاش الناس رجل اخذ بعنان فرسه في سبيل الله عز وجل ان يسمع قرعة او هيلة كان على متن فرسه يبتغي الموت او القتل في مكانه او رجل في غنمة له في سراس شيعفة من هذه الشعاف او بطن وادي من هذه الاودية يقيم الصلوة ويؤتي الزكاة يعبد ربّه حتى ياتي اليقين ليس من الناس الا في خير شيخ رحمه الله مقدم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بايد و بهترين كسے باشد کہ تنہا اند تحقيق مردے کہ بهترين گروہ ہاے مردم باشد مردے است کہ عنان اسب خویش گرفتہ است برائے رہ خداے را اگر خونے بشود يا سعتے يا فزعے بشود او بر پشت اسب خویش باشد طلب مرگ کند يا بميرد يا در مکان خویش قتلے کند يا بخين مردے او بذل نفس خویش کردہ است و کارے برائے خداے اختيار کردہ است يا بخين كسے بهترين مردم باشد يا مردے کہ چند گوسفند كيے در باديہ و کوچيہ يا نجاي گوسفندان مي چراند و روزگار مي گذراند و اگر اے زيادتي مي باشد در راه خدا زکوٰۃ مي دہد و اقامت صلوة ميکند و خدا را مي پرستد برين صفت تا دولت يقين در يابد يا آنکہ تا آن زمان مي پرستد تا آنکہ يقين در آيد موافق مرگ مراد داشته اند يقين گویند مرگ مراد دارند زيرا چ بعد موت البته يقين حاصل مي شود کہ حالت ہر يك حيسيت و ديگر يقيني کہ در دين باشد شک و تردود برود و قرارے و استقرارے شود آنرا کہ علم اليقين مي نامند يا بخين مردے از میان مردمان نباشد گز خیر قوله الخلوۃ صفة اهل الصفوة والعزلة من امارات الوصلة اي کہ تنہا باشد صفت اهل صفوة است يعني آن کسان کہ تنہا باشد در پے صفوة اند يا ايشان را صفوة شدہ است قوله والعزلة من امارات الوصلة و ايں کہ

کسے تنہا باشد و از مردان عزلت گیر نشان آن باشد کہ اورا نسبت بصلت
 شدہ است چو گوئی اگر شخصی بعد مقارنۃ النی و الملتی مقصود و محبوب را
 در دام یا بدو بر مراد او شود باوے خلوت خواہد یا نہ معاملتے است میان
 محب و محبوب آن معاملہ جز بخلوت راست نیاید پس لابدی است محبوب
 با محب عزلت گزیند خلوت و عزلت در معنی یکے اندا خلوت برائے طائفہ
 را اختیار گیرد و عزلت برائے طائفہ دیگر را و این بعنائیت شیخ است و ہم نسبت
 بید اکتیم خلوت امر عمدی است و عزلت امر وجودی صفوۃ ہم امر عمدی است
 برائے اورا نسبت تمامے بود گفت خلوتہ مرال صفوۃ راست با اختیار تو ہم باشد
 و بغیر اختیار تو ہم باشد و عزلت نباشد مگر با اختیار شیخ خلوت و عزلت بیان کرد خلوت
 برائے اہل صفوت راست و عزلت برائے اہل وصلت راست باز در تقریر
 انچنان گفت گوئی ہر دو یکے است و در واقع ہمیں می آید گوئی مترادف اندا اما
 نسبت برائے بیان شیخ گفتیم قولہ ولا بد للبرید فی ابتداء حالہ
 من العزلة عن ابناء جنسہ ثم فی نہایتہ من الخلوۃ لتحققہ
 بانسہ قولہ عن ابناء جنسہ یعنی آن کسانیکہ در کالمے او شریک بود
 و مونس بودند و در نہایت ہم خلوت است حاصل کہ او دار و تحقق انس با او
 خلوت شود قولہ و من حق العبد اذا اثر العزلة ان یقتد بانعزالہ
 من الخلق سلامۃ الناس من شرہ ولا یقصد سلامتہ من یقتد
 من الخلق فان الاول من القسمین نتیجۃ استصغار نفسه والثانی
 نہود مزیتہ علی الخلق برائے خلوتہ را موجدے و ابابے است
 بسبب خلوت اینست کہ خلوت گیر و برائے آنرا کہ خلق از شر او ایمن باشند
 او از شر خلق ایمن باشد این را قصد کند زیرا چہ در اول کلام شہود و خواری و

ان اصطلاح

و نیستی نفس است و در دو م شهود وجود مزیت نفس است بخن بهین است
 و اگر کسی قصد این میکند که من از شر خلق امین باشم بدین معنی که سبب اختلاط اشیا
 که در تن و نفس افتد و شاید بغیبت مبتلا گردد و نفس مجبول است بر امتزاج و اختلاط
 هم جنسان خویش و آن موجب کدورت و اضطلام اوست اگر بدین معنی او
 میگوید که از شر خلقی امین باشم این مزیت او بر خلق نباشد بلکه اعتصام نفس خود بود
 قوله و من استصغر نفسه فهو متواضع و من سرائی لنفسه
 مزیه علی احد فهو متکبر هر که نفس خویش را از مردمان کمتر بیند او متواضع
 باشد و هر که نفس خود را از مردمان بهتر بیند او متکبر باشد قوله رؤی بعض
 الرهبان فقیل له انک راهب فقال لا انا حارس کلب ان
 نفسی یعقر الخلق اخرجتها من بدنیهم لیسلموا منها حکایت
 آرند کسی که از راهبان بود او را گفتند تو مردی متعطف زاهدی گفت من زاهد نه ام
 من نگاهبان سگ نفسم زهد و انقطاع من برای چیزهای نیست مگر برای
 این را که من نفسی که غفور دارم مردمان را می گرد و خلوت و عزلت گرفته ام
 برای آن را که مردمان را نگزد و قوله و مرا انسان ببعض الصالحین فجمع
 ذلک الشیخ ثیابہ منه فقال الرجل لمد تجمع عنی یتأبط لیست
 ثیابی نجسة فقال الشیخ و هممت فی ظنک ثیابی هی النجسة
 جمعتها عندک لئلا تلجس ثیابک لاکل تلجس ثیابی شخصه بصاحبه
 گذشت آن صاحب جامه های خود را گرد آورد و چنانچه کسی از متعصبی متفرقه کند
 آن گذرنده گمان برد مگر از من متفرقه کرد آن مرد و گفت من متعصب نه ام از من چرا
 متفرقه میکنی گفت از تو متفرقه نمی کنم اما ترا از خود متفرقه میدارم شیخ رحمه الله مصلحت
 خلوت و عزلت را بهین یک بیان فرمود که شر خود را از مردمان کفایت کند

یک مصلحت ہیں باشد شائع رضوان اللہ علیہم اجمعین این سخن فرمودند کہ مبنائے
 سلوک رجبہار رکن است تقلیل طعام تقلیل منام و تقلیل صحبت امام و تقلیل کلام
 تقلیل کلام تقلیل صحبت بے اعتزال ازیشان نشود پس این خلوت برائے دفع شر
 خود رانیت برائے دفع شر ایشان است صحبت با خلق مختلف اکتساب فی
 زویدہ شود و انصاف با و صاف حمیدہ شود از صحبت حد خیر و شہوت خیر و کبر
 و غضب و نخوت خیر و موانست با خصیت این ہمہ موانع را و خدا است و دیگر از
 صحبت صورت اشکال مختلفہ در تمخیز نقش گیر در وقت ذکر و مراقبہ دفع آن دشوار
 باشد و از صحبت مدارات و مدائنه آید و از صحبت شرکت جہلی و شرکایت دارد اما ہمیں
 مقدار کہ گقیم بریں قیاس بندہ باشد پس لابدی برائے آن غربت گزینہ بقولہ
 ومن آداب الغرلة ان تحصل من العلوم ما یصح به عقد توحید
 لکیلا یتقویہ الشیطان بوساوسہ ثم تحصل من علوم الشیخ
 ما یؤدی بہ فرضہ لیکون بناء علی اساس محکم این قدر کہ شیخ
 میفرماید این در ادب غنی بایگفت این از فرائض است اول این را تحصیل باید
 کرد بعد آن اختیار خلوت است شیطان اینجا چه وسوس کند تزمین و ترویج ہوا کند
 پیش او ایدل را در تشتت و تفرق اندازد یک مقصد خلوت ہمیں است کہ از وسوس
 داخل شیطانی عصمت شود و این ہمہ تحصیل ایشان پیش از آنکہ خلوت بینند لابدی است
 خلوت کسے بینند کہ نفس خود را و دل خود را چنان بکار دارد و چنان مشغول شود کہ فرست
 کارے و گرنہ باشد و اگر نہ برے چہ خلوت شستہ است چو بریں منطشت شیطان
 را مدخل نہ باشد مرد خلوتی را اگر خضر بیاید ابدال و ارواح خلاصہ و فرشتگان بیابند
 ایشان را متوش و وقت خود شمرد بقولہ والغرلة فی الحقیقة اعتزال المصالح
 المذمومة والتأثیر لتبديل الصفات لا للتناهی عن الاوطان^۲ فان تاثیر

ولهذا قيل من العارف قالوا كائن بائن يعني كائن مع المخلوق بائن
 عنهم في السرّ بحقیقت عزلت اینست کہ اوصاف ذمیرہ را ترک کرد و عزلت
 تاثیر در تبدیل صفات دارد و برائے تہذیب اخلاق راست نہ برائے آنست
 کہ از مکانے بہ مکانے جدا شود و ہم اوصاف درو باشد اما او آن اوصاف را چنپا
 معتدل کردہ است گوئی با او نماندہ است غضب با او ہست اما صرف فی محلہ
 میکند ہمہ بریں قیاس اوصاف و گر یعنی کائن مع المخلوق بائن عنہم شیخ سیفر ماید
 کہ بود او با خلق ہمچنان باشد کہ با خلق است اما بدل ازیشان جدا باشد پس انجین ہم
 شیخ کہ غضب دے و باشد و فی محلہ صرف کند بصفت غضب با خلق است اما در حرف
 او باین است برائے ایں العارف کاین بسیار معانی گفتہ اینجا ہمیں قدر مناسب بود
 قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ يقول البس
 مع الناس ما یلبسون و تنار ما ینظرون و انفسہم عنہم بالسرّ ابو علی دقانی
 رحمہ اللہ گفتے آنچه مردمان می پوشند همان پوش و آنچه ایشان میخوردن همان خورد
 یعنی بصورت ظاہر ہمچو ایشان باش اما بدل ازیشان جدا باش قوله و سمعته يقول
 جاءنی انسان و قال جئتک من مسافۃ بعیدۃ فقلت لہ لیس
 ہذا الحدیث من حدیث قطع المسافات و مقاسات الاسفار افاق
 نفسک بخطوۃ و قد حصل مقصودک ابو علی دقانی گفتہ است مردے
 بر من آمد و گفت از دورے آمدہ ام و مسافت دراز را قطع کردہ ام یعنی برائے آن
 تاشیخ تلقینے کند و ارشاد دے و تعلیمے فرماید شیخ گفت من اورا گفتم فارق نفسک
 بخطوۃ را از مکان خویش جدا شدن غرض نیست اما از نفس خویش جدا شو یک
 گامے کہ مقصود تو حاصل شد یعنی از ہوا یا بدشو یا نفس بچران کن اگر این کنی غرض حاصل
 شود بدین معنی قطع مسافت غرضے حاصل نیست یعنی از نفس بدشو اگر این چنین کنی

مقصود تو حاصل شود معنی دیگر تو از نفس جدا شو مقصود حاصل است از وجہ دومی
برای مقصود خود بصفت کشف و جلا است این حکایتی کہ شیخ فرمود کہ او گفت
از دور آمدہ ام و شیخ گفت از دور آمدن حاجت نیست از نفس جدا شو بمقصود دومی
گوئی شیخ آمدن او را اعتبار کرد و مشقت او را قبول فرمود و تنبیہ و اطمینان کہ بزم مقصود
می بایست داد او از دور آمدن شیخ مقصود او بدامن او بر بست. قولہ و یحکی عن
ابی یزید رحمہ اللہ قال رأیت ربی فی المنام فقلت کیف اجدک
فقال فارق نفسك حکایت ابو یزید رحمہ اللہ آنرا شبہ حضرت رب را در
خواب دید از او پرسید کہ چگونه یابم خداوند باو گفت فارق نفسك از خود
بیرون آے بمن بہر از این حکایت این معلوم شد دیدن رب در خواب یا در واقعہ
و بیداری عبارت از رسیدن او نیست و جدا شدن او و وصول او چیز دیگر
است و چنین اشارت میکند کہ آن عبارت ازین باشد فناءک عندک بکلیتک
و بقاؤہ بذاتہ بازلیتہ و ابدیتہ بصفة الفناء و نعت الوحلانیة
وقتے کہ گفتہ بود نظم

مرگفتی بیا بر من وے بگذ از خود و خود را اطاعت را نہم گردن وے شرط محالست
از خود چوں بروں می توان شد و دیگرے چوں کیے می توان گشت گرا نغین باشد
من من نہ ام او است یعنی ہوسست قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن
السلی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان المغربی رحمہ اللہ یقول
من اختار الخلوۃ علی الصعبۃ ینبغي ان یکون خالیاً من جمیع الاذکار
الاذکار مرہبہ و خالیاً من جمیع الارادات الارضارہبہ و خالیاً من
مطالبۃ النفس من جمیع الاسباب وان لم یکن بہذا الصفة فان
خلوۃ توقعہ فی فتنۃ او بلیۃ ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کلمات

را برحمت برگزیند باید که نجف از نوم و وجوب از جمله افکار و افکار خالی باشد مگر ذکر
و تکرار مقصود آن رب است تعالی بیچ مرادے نیاید در سینه جز همان یک مراد که گفتیم
و از جهه مطالبه که نسبت با سباب دارد نفس از آن خالی باشد هر سه شرط با احت
خود اندک بغیرهاست خلوف نفس از جمیع افکار جز یک ذکر میسر نیست مگر آنکه از جمله
مرادات یک مراد باشد و کذلک الخلوۃ من الاسباب اگر خلوت برین صفت باشد
خوف آن باشد که در قفله افتد و بیلائے گرفتار شود و از شومت آن که نفس آن را
از خود دفع نتوان کردن اینها بودن و خالی از آن کار همین باز آید قوله و قيل الا نفس
فی الخلوۃ اجمع لدرای المسلوۃ و گفته اند تنهایی در خلوت داعی بر آرام و آسودگی
است قوله و قال یحیی بن معاذ رضی الله عنه انظر انفسك بالخلوة
او انفسك معه فی الخلوۃ فان كان انفسك بالخلوة ذهب انفسك
اذا خرجت منها وان كان انفسك به فی الخلوۃ استوت لك
الاماكن فی الصحاری والبراری یحیی معاذ رازی گفته است اگر انس تو بخلوت
است و آرام و قرار تو به تنهایی است از آنجا برون آئی آن آرام برود و اگر انس
باوے است جا هر که باشی او با تو باشد و انس او با تو باشد اگر بلدان و خلوات
و صحاری و براری همه برابر باشد خلوت برآءین راست که تو هر جا که باشی انس باوے باشد
و خلوت شیند این کتاب کنند گوی یحیی معاذ رحمه الله برین اشارت کرد که بمجرع خلوت
بکار نیاید خلوت باوے شاید قوله سمعت محمد بن حنین رحمه الله
يقول سمعت منصور بن عبل الله رحمه الله يقول سمعت محمد
بن حامد رحمه الله يقول جاء رجل الى زیارة ابی بکر الوراق
رحمه الله فلما اراد ان يرجع قال له اوصني فقال و حديث خیر الدنیا
والاخرة فی الخلوۃ والقلۃ و شهرهما فی الکثرت والاختلاط

بر ابو بکر و راق رحمہ اللہ آمد وقت بازگشت عرضہ داشت کرد مرا وصیت کن در
رحمہ اللہ گفت نیکی دنیا و آخرت را در خلوت و در فقر یافتن و شر و کثرت خلعت
یافتن کہ مردم ذات بسیار شود و اختلاط با مردم باشد قوله و سمعته يقول سمعت
منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ يقول سمعت الجریری رحمہ اللہ
وقد سئل عن العزلة فقال هي الدخول بين النہام و تحفظ سہل شیخ
ان لا یزاحمک و تغزل نفسك عن الاقام و یكون سترک مربوطا
بالحق عزت نیست میان مردم باشی و تنہائی یعنی سرتو با ایشان نباشد سرتو
با خدا باشد و تن تو با مردمان باشد مان سخن است الکائن البائن و نفس را از گناہان
مغزول کنی و سرتو دل تو بخدا متعلق باشد اما این قدر باید دانست تا بظاہر
خلوت نکند این دولت باطن میرناید قوله و قيل من أثر العزلة تحصل
العزلة ہر کہ اختیار عزت کرد و عزت خاصہ او شد لفظ نیست من لہ العزلة
كان العزلة عنہ اللہ باشد عزت عند اناس باشد در عزت ہر دو ہست
قوله وقال سہل رحمہ اللہ لا تصح الخلوۃ الا باکل الحلال ولا یصح
اکل الحلال الا باء احق اللہ سبحانہ سہل رحمہ اللہ گفتہ است عزت
بشرط این باشد کہ اکل حلال باوے باشد و اگر اکل حلال باوے میرنباشد
مگر با دانی حق باری تعالی یعنی اکل حلال نیست مگر ہن ادا سے حق قوله وقال
ذوالنون رحمہ اللہ لہ ارسیا ابعت علی الاخلاص من الخلوۃ
شیخ چیزے باعث تربراے اخلاص را از خلوت نیست یعنی بعض جزئیاتے
چنانچہ گذردنی و خواندن غصص ہر قلی کلامی و قلی منامی و قلی طعامی در خلوت باشد
و کہ بران مطلع نباشد ہر آئینہ نزدیک با خلاص باشد کو سخن است این اما ابتدا
کہ در خلوت در آید نیت چیت اگر با خلاص در آید نیکو و اگر درین نیت اراوتے

و شهرت مطلوب باشد و در آن خود را اغروید آید نیکو و اگر درین نیست اراعتی
و شهرت مطلوب میکند می نماید مردمان چنین و چنان گویند این بلاست
اما آنکه ذوالنون علیه الرحمۃ میگوید آن در بعض جزئیات است قوله و قال ابو
عبد الله الرضی رحمہ اللہ لیکن خدا نکت الخلوۃ و طعاما من
الجوع و حدثت المنجات فاما ان تموت او تصل الى الله
تعالی مفت خلوت بحق حقیقت اینست که باشد یا تو خلوت و بجای طعام
تراگر سنگی باشد اگر کسی خود را در وقت طعام گرسنه داشت پس جوع طعام
باشد طبیعت از بدن آدمی غذای گیرد و خون و گوشت بدن طبیعت میخورد و حکما
تو یا مردمان مناجات با خدا باشد میان این دو چیز یک پیش می آید یا بخدا کسی
یا بپیغمبر یا اینجا نمیخست هر که خدا را بشرط طلب او جست هرگز نباشد در خواب
یا در بیداری بمردم درین حجاب بمقصودند رسید یا در مرض موت یا عند الازراق یا فی
الغیر یا وقت البعث و اگر درین اوقات نشد در حضرت اقرب من کل قریب
و اعرف من کل عارف و اجرو علی الله من کل محتری ان نصیبه شود او را
از آنکه همه عارفان حسرت برند که لے کا شکے مارا ورنیا هیچ نصیب نبودے ایشان
آنند که یغیظهم الاولیاء و الا بنیاء در شان اینست قوله و قال ذوالنون
رحمہ اللہ لیس من احتجب عن الخلق بالخلوۃ من احتجب
عنہم باللہ ہر کہ از خلق بجات خود را در محجب حجاب داشت بمحو او نباشد
کہ او با خدا از خلق محجب است یکے از خلق محجب گشت و یکے با خدا یکے گشت و از خلق محجب شد
فشتان بنیہما قوله سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلی فیقول سمعت ابابکر الرضی عنہ
یقول سمعت جعفر بن رضیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجعید
رحمہ اللہ یقول مکائد العزلة ایسر من ملادة الخلطة

جفید رحمه الله فرموده است این که در خلوت باشی و رنج خلوت کنی به از آنکه
 میان مردمان باشی و با ایشان مدارات کنی و بلاے ایشان کنی در خلوت مکمل
 سخن است اگر در تنهایی وحشت گرفت و قیض شد پیش این بلاے است
 که به آن کس داند که بچشد این مکمل آسان تر از آن مدارات است مداره قریب
 بنفاق است مدارات البته برین معنی است بروے مردم به شاشت
 و طلاق و چه پیش آنی و باطن تواز و متنفر و منکسر باشد قوله و قال مکحول
 رحمه الله ان کان فی مخالطة الناس خیر فان فی العزلة المساهة
 اگر در اختلاط مردم خیرے هست آن خیر باش گویا در عزلت سلامت است
 و آن بهترین منافع است قوله و قال یحیی بن معاذ رحمه الله اول حلق
 مجلس الصلّیین خلوت بهشتین صدیقانست یعنی البته ایشان را انس
 به تنهایی باشد و چون در خلوت خلاص و صدق است پس بهشتی درست آید
 قوله سمعت الشیخ ابا علی رحمه الله یقول سمع الشیخ رحمه الله
 یقول الافلاس الافلاس یا فاس فقیل له یا ابا بکر ما علامت
 الافلاس قال من علامات الافلاس الامتیناس بالناس
 ابو علی رحمه الله گفته است شنیدم که شبلی علیه الرحمۃ میگفت اے مردمان از افلا
 س پیرمیزید از افلاس پیرمیزید گفتند ای ابو بکر کنیت شبلی است رحمه الله علامت
 افلاس چیست گفت که انس با مردمان شود تر قوله و قال یحیی بن ابی کثیر
 رحمه الله من خالط الناس دارهم و من دارهم راهاهم
 هر که با مردمان اختلاط کرد او مدارات کرد و هر که مدارات با مردمان کرد او را پیر گفتیم
 که مدارات شایبه نفاق دارد قوله و قال سعید بن حرب رحمه الله
 دخلت علی مالک بن معول رحمه الله بالکوفة و هو فی

دارہ وحدك فقلت له اما تستوحش وحدك فقال ما كنت
 اري احدا ان يستوحش مع الله سعيد حرب ميگويد من در کوفه درخت
 متول ماناک بن مئول درآمد و او در سراسر خود تنہا شسته بود و گفتم ترا در تنہائی وحشت
 نمی گیر و گفت من ندیدم هیچ کس را وحشت گیرد و او با خدا باشد غنی نیگویم هر که در ره
 گذر شیند یا آغز شیند که او در خلوت باشد و نظر او بر ره گذر مردان افتد یا
 استعمال مخدر کند یا شرع و غزلی و نظمی و نثری بگوید یا بنویسد یا تعنیف
 کتابی کند کذلک الالتقاط و التشرع یا نماز بسیار بگذارد او در خلوت نیست
 و او خلوت شین نیست و خلوت او معتاد به اینست قوله سمعت الشيخ
 ابا عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت ابا بکر الرازي رحمه الله
 يقول سمعت ابا عمر و الا نطاحي رحمه الله يقول سمعت الجعيد
 رحمه الله يقول من اراد ان يسلم له دينه وليترج بدنه
 وقلبه فليعتزل الناس فان هذا زمان وحشة والعاقلي
 من اختار فيه الوحده جنيد رحمه الله گفته است هر که خواهد که دین او سالم باشد
 و دل او متن او بر بند و راحت یابند پس گوازمردان غزلت گیر و زیر آفتاب
 ایام ما ایام وحشت است نه ایام الفت این ایام نیست که را از دیگری نفی
 شود و در دین بلکه زیان شود و عاقل اوست درین زمانه که وحدت اختیار کند
 این گفتار دلیل بر آن کرد که شر خود از مردمان کفایت میکند بلکه دلیل برین کرد که شر
 مردمان از خود دفع کنند بر آنچه ما اشارت کرده بودیم اما اگر کسی ترا پسند
 که چرا از مردمان متوحد و متوحش می باشی تو بگو تو واضعاً و تخاصماً که شر خود را از مردمان
 کفایت میکنم قوله و سمعته يقول سمعت ابا بکر الرازي رحمه الله
 يقول قال ابو يعقوب السوسي رحمه الله الا نفراد لا يقوى

علیہ اجدالا الاقویاء ولا مثلنا الاجتماع او فزوانفع بعمل بعضهم
 علی رویۃ بعض ابویعقوب صوفی گفتہ است رحمہ اللہ کہ تنہا بودہ کار مردان
 قوی و استوار است ایشان نقدے با خود دارند در خلوت با آن نقد خوش اند
 اما مثال را کیجا بہتر زیر اچہ ہر یکے مردیکے را میند کہ او چہ می کند بصحبت او
 و بدین او او ہم عمل کند قولہ و سمعہ یقول سمعت ابا عثمان سعید
 بن ابی سعید رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس الدامغانی
 رحمہ اللہ یقول اوصافی الشبلی رحمہ اللہ قال الزم الوحلۃ
 و امح اسمک عن القوم و استقبل الجدار حتی تموت شبلی رحمہ اللہ
 گفتہ است تو تنہائی را لازم گیر و نام خویش را از دیوان صوفیان محو کن و دیوارے
 پیش گیر بنشین تا آنکہ بمیری یعنی تنہا باش و انچنان باش کہ ترا میان صوفیان ندانند
 و شمرند و انچنان گم نام شد و باش کہ ترا کس نداند تا آنکہ بمیری قولہ و جاء رجل
 الی شعیب بن حرث رحمہ اللہ فقال ما جاءک قال اكون معک
 یا اخی قال العبادۃ لا یكون بشرکۃ و من لم یستأنس باللہ لم یأمن
 بشئ شخصے بر شعیب بن حرث رحمہ اللہ آمد اور اپر سید سبب آمدن تو صحبت
 گفت می خواہم با تو باشم گفت لے برادر عبادت بشرکت درست نیاید ہر کراش
 بخدا نباشد اور از ہیچ چیزے انس نباشد قولہ و قیل لبعضہم ہہنا
 احد لتأمنس بہ فقال نعم و مد یدک الی مصحفہ فی حجرہ
 فقال ہذا ازیکے پسیدند اینجا کسے ہست کہ او پیچرے انس میگردد گفت
 آہے و مصحفہ در کنار او بود گفت بدین و اگر این ضمیر را بخدا باز گردانند یعنی اینجا
 کسے ہست کہ او انس بخود دارد یکے میں کہ چنانچہ حفاظ را است اکثر وقت بدن
 میگذرانند ہست انچنین کہ اگر الفت بتلاوت شود او بدن مشغول باشد و از

بسیار چیز باز ماند و دیگر در قرآن اسرار و معانی است اگر انس بدان شد زبے
دوست و زبے کار و دیگر در قرآن گفت عَلَيْكُمْ اَنْفُسُكُمْ لَا يَضَرَّكُمْ
مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قرآن میفرماید بر شما باد و الا لازم گیرید نفہائے خود را
از ہر کہ در تزکیہ نفس مشغول باشد از جملہ چیز اقلغ اند و ہر کہ بنفس خویش مشغول ماند ہر
جہاں بی غم گشت قولہ وفی معنای انشدا

و کتب حوی لا تقارق مضجعی و فیہا شفاع للذی انکاحاتم
بہ شبائے تو گرد و برگرو منست از خوابکہ من جدا نیست و در ان کتب و روی کہ
در سینہ پنهان می دارم در درمرا شفاعت قولہ و قال رجل لذی النون
المصری رحمہ اللہ متی تصحی لی العزلة فقال اذا قویت علی عزلة
النفس ذوانون را رحمہ اللہ شخصے پرسید کہ باشد کہ مرا عزت و درست گرد
گفت وقتے کہ بر نفس غالب آئی قولہ فقیل لابن المبارک رحمہ اللہ
ماد و اع القلب فقال قلة الملاقات از عبد اللہ مبارک رحمہ اللہ پرسید
دو اے دل چیست گفت با مردان ملاقات کنی یعنی تنہا باشی قولہ وقیل
اذا اراد اللہ ان ينقل العبد من ذل المعصیت الی عز الطاعة
آفسہ بالوحدة و اغناه بالقناعة و بصرہ بعیوب نفسہ فمن اعطی
ذلک فقد اعطی خیر الدنیا و الاخرة بچنین گفتہ اند چون خدا خواہد بندہ
را کہ از ذل معصیت بیرون آرد و بغير طاعت رساند او را بوحدة انس و دم
او را بقناعة غنی کند کہ القناعة کنز لا یفنی و او را بعیبہائے نفس او بینا
گرداند ہر کہ را ایں دادند او را نیکی دنیا و آخرت دادند۔

قولہ (۴) باب التقویٰ

تقوى چیست لغت او پرهیزیدن است و پرهیز از اصرام باشد و اتقا از اناام
 باشد و پرهیز از صحبت اناام باشد و پرهیز از وجودات جز وجود خالق اناام باشد
 و پرهیز از غیلات و اوام باشد گفته اند المتقى من يتقى الشرك المتقى من يتقى المعاصي
 المتقى من يتقى سوى وجود الله قوله قال الله تعالى إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
 عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ هر که اتقى است نزدیک خدای تعالی او کریم تر است
 مراتب تقوى گفتم هر یک بر حسب آن عند الله مراتب گرامی دارد و قوله خبرنا
 ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان رحمه الله قال اخبرنا
 احمد بن عبيد الصغار رحمه الله قال حدثنا محمد بن
 الفضل بن جابر رحمه الله قال حدثنا عبد الاعلى القميشي
 رحمه الله قال حدثنا يعقوب القتي رحمه الله عن ليث
 رحمه الله عن مجاهد رحمه الله عن ابی سعيد الخدري عن
 الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال
 يا بنی الله اوصني فقال عليك بتقوى الله فانه جماع كل خير
 و عليك بالجهاد فانه رهبانية المسلم و عليك بذکر الله فانه
 نور لك مردی بر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم آمد و گفت یا رسول الله
 مرا وصیت کن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فرمود بر تو باد تا تبری از خدا در دل
 تو البته ترس خدا باشد و چون ترس خدا در دل باشد جز خدا نترسد و خدا را گنه
 نکند و جز خدا را نخواهد و از همه پرهیز کرده هم بد و آرام گیرد زیرا چه تقوى جمع همه چیزها
 است و جمع کننده هر نیکبایا است و بر تو باد محبایه در راه خدا زیرا چه مجاهد
 رهبانیت اهل اسلام است رهبانان از همه روگردانیده بخدا رو آورده اند
 اگر چه بدین دیگر اند اما مسلمان را این رهبانیت است مجاهده و احتمال

یعنی بسیار حکایت دارد و قوله وجاء فی تفسیر قوله تعالى اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ
تَقَاتِهِ ان يطاع فلا يعصى وان يذكر فلا ينسى وان يشكر فلا يكفر
درین تفسیر نوشته اند حق تقی چیست که اطاعت کند و البته عصیان نکند و ذکر خدا
کند البته فراموش نکند و شکر خدا بجا آرد و البته کفران نعمت نکند ^{سمعت} قوله
الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمه الله يقول سمعت احمد بن
علی بن جعفر رحمه الله يقول سمعت احمد بن عاصم يقول
سمعت سهل بن عبد الله يقول لا معین الا الله ولا دلیل الا
رسول الله ولا زاد الا التقوی ولا عمل الا الصبر علیه سهل
گفته است رحمه الله در کار امانت کردن و راستقامت آن معنی نیست جز خدا
و پیچ و پیل سوی خدا نیست جز رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم هر چه که
ترا نمود تو بر او را و اگر میخواهی که بخدای تو پیچ و توشه نافع نیست در ره مگر تقوی چه
و پیل جز رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم نیست یک ازان دلیل تقوی اینست
و عمل نافع ترا زین نیست که برین دلیل و برین زاد و اتقائے معاصی صبر باشد
قوله و سمعته يقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله يقول
سمعت الکثانی قسمت الدنيا علی البلوی و قسمت الجنة علی
التقوی کثانی گفته است قسمت دنیا بلا باشد و قسمت بهشت تقوی شد
هر که بدینا گرفتار شد او بجمع بلا گرفتار شد و هر که تقوی را ملازم شد او را البته
فوز و درجات بهشت است قوله و سمعته يقول سمعت ابا بکر الرازی
رحمه الله يقول سمعت الجریری رحمه الله يقول من لم یحکم
بینه و بین الله التقوی و المراقبة لم یصل الی الکشف و المشاهدة ^{هذه}
هر که میان خود و میان خدا تقوی را استوار نه کرد و مراقبه را درست و استحکام

نداد دل او بدولت کشف و مشاہدہ نرسد و کشف و مشاہدہ و چیز لایہی
 است تخلیہ تجلی تقوی تجلی است و مراقبہ تجلیہ قولہ و قال النصرا بادی رحمہ اللہ
 التقوی ان یتقی العبد ما سواہ تعالی ہاں سخن است کہ بالا گفتہ ام تقوی
 اینست کہ از ماسوی اند بیزد قولہ و قال سهل رحمہ اللہ من اراد
 ان یصلح لہ التقوی فلیترك الذنوب کلہا ہر آئینہ ہمیں آید این چہ
 گفتار است ہر کہ خواہد اورا تقوی صیح شود از ہمہ گناہان باز آید یعنی از صغیرہ کبیرہ
 از ہبات و نفوآت قولہ و قال النصرا بادی رحمہ اللہ من لزمو
 التقوی اشتاق الی مفارقة الدنیا لان اللہ تعالی یقول وَاللَّارُ
 الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُونَ نصرا بادی رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ تقوی
 لازم گرفت او مشتاق بمفارقت دنیا شد گوئیم لازم نیست شاید متقی باشد
 و حیات دنیا را دوست دارد و برائے از دنیا بدی و کشف را و برائے دامن
 و او مقام تقوی را و این آیت کہ شیخ آورد برائے اثبات این را این آیت
 البتہ دلیل بریں نمی کند زیرا چہ معنی اینست و ہر آئینہ سرائے کہ پس این سرائے
 آید او بہتر است مرکانے را کہ ایشان اتقاد دارند شیخ از لازم معنی ہی گیرد چو
 بہتر باشد مفارقت باشد و دیگرے گوید بیشتر ما نم و تقوی بیشتر کنیم و مراقبت
 بیشتر باشد تا آنکہ بیشترے صلحا و متقیان حیات را و مزید عمر را دوست دارند
 قولہ و قال بعضهم من تحقق فی التقوی ہون اللہ علی قلبہ
 الاعراض عن الدنیا ہر کہ لازم تقوی شد و تقوی را بحقیقت ثابت کرد
 او را از دنیا اعراض کردن آسان باشد قولہ و قال ابو عبد اللہ الزوہر
 رحمہ اللہ التقوی مجانبۃ ما یبعدک عن اللہ تقوی چیست آنچہ ترا
 از خدا و دور دارد از ان اتقا کنی یک سخن است کہ بعبارت مختلف این بزرگان

گفتہ اند و ما مجموع این بالا گفته ایم آمدہ ایم قوله وقال ذو النون رحمہ اللہ
التقی من لا یدنس ظاہرہ بالمعارضات ولا باطنہ بالعلاقات
ویکون واقفامع اللہ موقف الاتفاق متقی کیست کہ ظاہر خویش
بمعارضات نفس آلودہ و پلید نکند و باطن او بعلاتہ چیزے آلودہ نباشد
و ہرچہ با خدا واقف موقف اتفاق باشد با خدا باشد و بے بر صفتی باشد
کہ رضاے خدا و ران است قوله سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ
یقول سمعت ابن عطار رحمہ اللہ یقول التقوی ظاہر و باطن
ظاہر محافظہ الحدود و باطنہ النیۃ والاخلاص ابن عطا
رحمہ اللہ گفتہ است تقوی را ظاہرے و باطنے است او چیست کہ آنچہ
خدا فرمودہ است آنرا مبراثر باشی و از آنچہ نبی کردہ است ازان ممتنع باشی
و تقوی باطن چیست نیت و قصد تو براے خدا یرا باشد و عملی خاصانہ
فی اللہ کنی قوله وقال ذو النون رحمہ اللہ۔

لا عیش الا مع رجال قلوبہم تحن الی التقوی و ترقاع با لکم
فوالنون رحمہ اللہ گفتہ است راحت زندگانی نیست مگر با مردانے کہ وہاں
ایشان میل بتقوی دارد و بنا برزگر خوش میشوند قوله و قيل یستدل علی
تقوی الرجل بثلاث تحسن التوکل فیما لم یصل وحسن الرضا
فیما قد ضل وحسن الصبر علی ما قد فات سہ چیز دلیل کنند بر مرد
کہ متقی است ہرچہ بد و نرسیدہ است او را بدستی توکل است و ہرچہ
بد و نرسیدہ است بران رضاے متقی دارد و ہرچہ از وفوت شد
بران صبرے دارد کہ البتہ آن صبر بجزع نکشد قوله وقال طلق بن

حبیب رحمہ اللہ التقوی عمل بطاعت اللہ علی نور من اللہ
مخافۃ عقاب طلق حبیب رحمہ اللہ گفتہ است تقوی اورا گویند
کہ طاعت و عبادت خدا باشد این طاعت کہ علی نور من اللہ بود بنا بر
خوف عقوبت خدا باشد قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمہ
اللہ یقول سمعت محمدا الفراء رحمہ اللہ یحکی عن ابی
حفص رحمہ اللہ انه قال التقوی فی الحلال المحض لا غیر ابو حفص
رحمہ اللہ حکایت میکند تقوی کہ صوفیان کنند از حلال محض باشد اما تقوی کہ
از حرام کنند آن کار ہر کس است و تقوی از محرمات فرض خدا است
و وظیفہ عوام است قوله و سمعہ یقول سمعت ابا بکر الرازی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الزنجانی رحمہ اللہ
یقول من کان رأس ماله التقوی کانت الالسن عن وصف
رنجہ زنجانی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ سرمایہ کار او تقوی باشد آن قدر
او در دین سود کند کہ زبانہا و در وصف آن سود گنگ باشد قوله و
قال الواسطی رحمہ اللہ التقوی ان یتقی من تقواه یعنی
من رویۃ تقواه واسطی رحمہ اللہ گفتہ است تقوی حیث کہ نظر
از تقوی بخیزد واسطی گفت ان یتقی من تقواه شیخ تفسیر کرد من رویۃ
تقواه و احتمال دیگر ہم دارد و متقی باشد از ان تقوی ہم منسلخ باشد
در تقوی اتقا است و متقی است متقامنہ و انکہ تقوی از تقوی کردہ است
او مرد فانی است و تمام تقوی نباشد مگر مرد فانی را از تقوی قوله و المتقی
مثل ابن سیرین رحمہ اللہ اشتہری از بعین جبا من ممن
فاخرج غلامہ فارة من جب فسالہ من ای جبل خرجتھا

فقال لا ادب فی نصبها کلها تقوی چنانچه ابن سیرین کرد رحمه الله چیل دُبه
داشت پراز روغن خادم او موشتے آورد کہ از دُبه بیرون آوردیم گفت از
کہ ام دُبه گفت نمی دایم پس ہمہ را بر تخت علما در حکم شرع چو گویند اگر چنین
حادثہ زاید جز آنکہ ہمیں گویند ہمہ را بریزند موشتے مرده بیرون آمد از کیے و آن
معلوم نہ از کہ ام بیرون آمد نہ بتحقق و نہ بغالب عن قوله و مثله ان ابا
یزید رحمہ اللہ اشتتری بھمدان حب القسط ففضل
منہ شوق فلما رجع الی بسطام رای دیدہ غلّتين فراجع الی ہمدان
و وضع الغلّتين و مثل این تقوی ابو یزید رحمہ اللہ کردہ است در ہمدان
یک دُبه معصفہ خرید قیاسے کہ در آن گرفته بودند از آن چیزے فاضل آمد یا
آنکہ حب معیار بود بعد آنکہ او را پر کردند در بسطام آمد از آن چیزے زیادت
یافت مقدار یک دانہ دو دانہ باز ہمدان باز گشت و آن ہر دو دانہ را کم
کرد و آمد نیکو سخنے است این اما مرا این مشکل میشود و این شمار نیست
بوزن و کیل است و ہمچنین گویند بایزید جالے طعاعے خریدہ بود یا آن طلع
دو مورچہ بود بایزید رحمہ اللہ گفت این را من از سوراخ جدا کردہ ام باز
گشت ہمدان ایشان را ہما نجا انداخت قوله و یحکی عن ابی
حنیفۃ رضی اللہ عنہ کان کای مجلس فی ظل شجرۃ غمریدہ
و گفتہ اند ابو حنیفہ رحمہ اللہ در سایہ درخت کسے کہ غریم او بود نایستاد
و ہمچنین ہم گویند متقی در سایہ غریم نایستد زیرا چہ نسبت بربا دار و مناسب
این حکایت است تا جرے چند ہزار من غلہ بدست مضاربے در کوفہ
فرستاد آنجا بر وزن ہجرت فرستاد و آن غلہ را فروخت بترجا جزئیشت
کہ من غلہ در کوفہ آوردیم خواستم بفرستم غلہ فروشان کوفہ با من گفتند

اگر دوسه روز می داری مال یکے بدو زیادت می گردوزیرا چه میان دوسه
روز غله گران خواهد شد من بچیان کردم مال یکے بدو افزود تا جریمشت که اس غلام
چه کردی تمام مال مرا خراب کردی و مرا خنکر ساختی آن سرایه را بسج اوها بخا صد
بدیه بیا و اگر نه تمام مال در شک و شبیه افتد بچیان کردن قوله و بقول حق
کل قرض جبر نفعاً فهو ربوا هر قرضی که از ورع شود آن این را ربوا
باشد قوله و قيل ان ابایزید رحمه الله غسل ثوبه فی الصحراء
مع صاحب له فقال صاحبه تعلق الثياب من جدار الکروم فقال
لا تغرز الوتد فی جدار الناس فقال تعلقه من الشجر فقال لا
انه یفسد الا غسان فقال تبسط علی الا زخرف فقال لا انه علف
الدواب لا یستسره عنها فولی ظهره علی الشمس و القیص علی ظهره
حتى جف جانب ثم قلبه حتى جف الجانب الاخر و چنین گویند
ابویزید رحمه الله جامه خود را شست و باوے یارے بودا و گفت من
این جامه نمیمه در شاخه های انگور بیا ویزم تا خشک شود ابایزید رحمه الله گفت
نه روا باشد که بروی او ریگانه میخ زند گوی ابایزید رحمه الله بچنین گفت این را
در شاخه امیند از مد فیض هوا را بگیرد میوه را زیان کند بدان مانند کیخ بروی او
کسی زند گفت به شاخه های درخت آویزم گفت نه بار او بر شلخ افتد
شلخ بشکند پس او گفت پراذر گیاه است بر زمین می روید بران
بمید ازم گفت نه این علف دواب است ایشان از ان بازا مانند پس پیر
را بر پشت خدا نداشت و پشت را طرف آفتاب کرد تا آنکه خشک شد
باز طرف دیگر کرد تا آنکه آن هم خشک شد قوله و قيل ان ابایزید رحمه الله
دخل یوم الجمع فغرز عصاه فی الارض فسقطت و وقعت

على عصا شيخ بجنبه ركز عصاه في الارض فسقطت فانحنى
 الشيخ واخذ عصاه فمضى ابو يزيد رحمه الله الى بيت الشيخ
 واستحله وقال كان سبب عصاي حيث احسجت ان تنحني ازايا
 يزيد رحمه الله حكايته آرنده بازيد در سجده طمع رفت عصا را بر زمين زو پير
 نزديك او بود و او هم عصا بر زمين زوده بود عصا بازيد رحمه الله
 بر زمين نكوه نشست بر عصا آورد عصا او افتاد پير منحنى شد و عصا را
 از زمين برگرفت بازيد رحمه الله در خانه آن پير رفت و عذر خواست كه
 من بود كه تو محتاج شدي با آن چنان اين مقدار را نكله خواست قوله
 و روى عتبة الغلام قائماني موضع وهو يتصبب عرقا
 في الشتاء ف قيل له في ذلك قال انه كان عصيت فيه رجب
 فسل عنه فقال كسثطت من هذا الجدار قطعة طين غسل
 ضيف لي يدك و لم استحل صاحب عتبة بن الغلام رحمه الله و محله
 اين داده بود و عرق از اندام او ميكيده و بروگفتند اينچنين هواي زمستان و ترا
 چنين خوي از كجا است اين گفت زيرا چه اين جايتم است از اين ديوار
 پر كانه گله جدا كردم مهبان من بدان پر كانه گل دست شست و نكله از
 صاحب ديوار نخواستم گرچه چيزي دست آورده بود كه بدان گل شستن پاك
 شد يا مهابا مس كردن بگل آن ديوار را غسل گفت قوله وقال ابراهيم
 بن ادهم رحمه الله بت ليلة تحت الصخرة بيت المقدس
 فلما كان بعض الليل نزل ملكان فقال احدهما لصاحبه
 من ههنا فقال الاخر ابراهيم بن ادهم فقال ذلك لاني
 حظ الله در حجة من در حجاته فقال لم قال لانه اشتري

بالبصرۃ المرفوۃ وقعت تمرۃ علی ثمرۃ من تمر البقال فلم یرد لما علی صاحبہا قال ابراہیم رحمہ اللہ فضیت الی بصرۃ واشتریت القمر من ذلک البقال واوقعت تمرۃ علی تمرۃ ورجعت الی بیت المقدس وبت فی الصخر فلما کان بعض الیل اذا انما بمملکین نزلا من السماء فقال احدهما لصاحبه من ههنا فقال الآخر ابراہیم بن ادم فقال ذلک الذی رحمکما ورافعت درہ جتہ وازا ابراہیم اذ ہم حکایت کرتا دو گشت شبے بر صخرۃ بیت المقدس غفۃ بودم چیز از شب رقتہ بود دیدم دو فرشتہ از آسمان فرود آمدند یکے دیگرے را پرسید اینجا کیست این دوم فرشتہ گفت ابراہیم ادم است بار دوم گفت این بہمان ابراہیم است کہ درجہ او مخط شدہ است سبب آنکہ خرابے از بقال خرید و یک خرابے او بر خرابے او افتاد سلطان ابراہیم رحمہ اللہ از آنجا قصد کرد و باز در بصرہ آمد از ان بقال خرما خرید و خرابے از ان خود بر خرابے او انداخت عوض آنکہ از ان او افتادہ بود برگشتہ ہم در ان صخرہ شبے تخم دیدم دو فرشتہ فرود آمدند یکے دیگرے را گفت کیست این گفت ابراہیم ادم است گفت این بہان باشد کہ مرتبہ او باز بلند کردہ اند سبب آنکہ در بصرہ باز گشت و یکے خرابے را باز در کرد آمد قولہ وقیل التقوی علی وجہ للعامة تقوی الشکر وللخواص تقوی التوسل بالافعال وللانبياء تقواہم منہ الیہ و مثل این سخن گفتہ است اما یکے دو سے زیادہ است تقوی عوام از شکر باشد و تقوی خواص از گناہان تقوی کنند و مراویا را اتقا دین باشد کہ مارا بعل خویش وصلتنے شدہ است

بلکہ ارا وصلت بفضل محض است و تقوی انبیاء از موسی و اوست این معنی
 بالاگفته ام فی قول الواسطی انتقوی من التقوی قوله عن امیر المؤمنین
 علی رضی اللہ عنہ اندہ قال بسادة الناس فی الدنيا الاستغناء
 وسادة الناس فی الآخرة الاستغناء از مرتضی رضی اللہ عنہ منقولست
 کہ در دنیا بزرگانند کہ ایشان کہ بصفاء و نفا اند و در آخرت سادات مردم اتقیا
 اند قوله اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا
 ابو الحسن البصری قال اخبرنا بشر بن موسی رحمہ اللہ قال
 اخبرنا محمد رحمہ اللہ قال حدثنا ابن المبارک رحمہ اللہ
 عن یحیی بن ایوب رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن زحر رحمہ اللہ
 عن علی بن ابی یزید رحمہ اللہ عن القاسم رحمہ اللہ عن ابی
 امامة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه
 قال من نظر الی محام من امراة فغض بصره فی اول مرة احلقت
 لہ عبادۃ یجزل حلاوتہا فی قلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
 ہر کہ سوے حسن و جمال عورتے بیند چنانچہ نظر بر او افتاد چشم خود را نگاہداشت
 از دوم دیدن خداے تو او را عبادتے روزی کند کہ لذت آن عبادت درو
 یا بدحو از شہوت نفسانی باز آمد خداے تعالی لذت روحانی و قلب روزی کرد
 قوله سمعت محمد الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس
 محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ
 الفہرغانی رحمہ اللہ یقول کان المجتہد رحمہ اللہ جالسا
 مع رومی و الجری و ابن عطار رحمہم اللہ فقال المجتہد رحمہ اللہ
 ما نجا من نجا الا بصدق الجا قال اللہ تعالی و علی الثلثة الذ

خَلِفُوا إِلَى قَوْلِهِ وَظَنُّوا أَنَّ لَا مَجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ فَقَالَ
 رُوِيَ رَحِمَهُ اللَّهُ مَا مَجَامِنَ نَجَاكَ ابْصَدِ لِلتَّقَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 وَيُحْيِي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ وَقَالَ الْجَرِيرِي رَحِمَهُ اللَّهُ مَا
 نَجَامِنَ نَجَاكَ بِمِرَاعَاةِ الْوَفَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الَّذِينَ يُؤْتُونَ بَعْدَهُ
 وَلَا يَقْضُونَ الْمِيثَاقَ وَقَالَ ابْنُ عَطَا مَا نَجَامِنَ نَجَاكَ ابْصَدِ لِلتَّقَى
 الْحَيَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ فِرْعَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِغْوِدَ
 جَسَدِ رَحِمِهِ اللَّهُ شَتَبَهُ بُوْدُو بَاوَى أَبُو مُحَمَّدٍ رُوَيْمٌ وَجَرِيرِي وَابْنُ عَطَا رَحِمَهُمُ
 بُوْدُو وَجَنِبَهُ كُفْتُ نِيَا فِتْ نَجَاتِ كَسَى اَزْ حِرَانِ وَبِحِرَانِ مَرِ شَخْصَةٍ كَسَى اَوْرَاصِ
 اَتَجَا نَحْدَا بَا شَدُو اِيْنَ اَيْتِ خَوَانِدُو عَلَيَّ اَلثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلِفُوا اَنْ كَسَايَهُ
 دَرِ غَزْوَى تَخَلَّفَ كَرْدَه بُوْدُو سَبَبِ قَبُولِ تَوْبَةِ اِيْشَانِ نَبُوْدُو مَرِ بَصْدَقِ اَتَجَا
 كَسَا اِيْشَانِ كَرْدُو وَظَنُّوا اَنَّ لَا مَجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ اِيْنَ صَدَقِ اَتَجَا بُوْدُو
 رَحِمَهُ اللَّهُ كُفْتُ نَجَاتِ يَا فِتْ كَسَى مَرِ بَرَا سَتِي تَقْوَى زِيْرَا چَهْ خَدَا كُفْتُ اَسْتَب
 وَيُحْيِي اللَّهُ نَجَاتِ دِهِيْمَ بَفُوزِ وَطَفَرِ كَسَا نَى رَا كَسَى مَتَقِيَانِدُو جَرِيرِي رَحِمَهُ
 كُفْتُ نَجَاتِ يَا فِتْ مَرِ مِرَاعَاَتِ وَفَا يَمْنَى عَقْدَى وَعَهْدَى كَسَى دَرِ طَلَبِ خَدَا
 كَرْدَه بُوْدُو اَنْ رَا بَسَرِ بَرِ خَدَا تَعَالَى كُفْتُ مَرْتَبَةِ اِيْشَانِ كَسَا چِيْنِ اَسْتَب اَنَا
 عَقْدَى وَعَهْدَى كَسَى بَا خَدَا كَرْدُو اِيْفَا اَنْ كَرْدُو اَبْنِ عَطَا رَحِمَهُ اللَّهُ
 كُفْتُ يَحْ كَسَى رَسْتْكَارِي يَا فِتْ مَرِ كَسَى كَسَى دَرِ اَفْعَالِ وَاقْوَالِ حَيَا اِيْزْ خَدَا
 كَرْدُو نِي دَا نَدَا اِنْسَانِ كَسَى خَدَا بِيْنْدُو چُوْدَرِ مَحْضَرِ وَنَظَرِ اَوْبَا شَدُو هَرِ چَهْ كَسَا اَزْ اِيْشَانِ
 وَكَمِ يَا بَدِيْزْ اِيْنِ شَرْمِ دَارِ وَقَوْلِهِ قُلْتُ مَا نَجَامِنَ نَجَاكَ ابْصَدِ لِلتَّقَى
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ اِنَّهُمْ اِلَٰهَ الْوَاقِعِ
 رَحِمَهُ اللَّهُ مِغْوِدِ مَنِ كُفْتُ يَحْ كَسَى رَسْتْكَارِ شَدُو اَزْ بَعْدِ وَخَدَا لَانِ مَرِ كُفْتُ وَخَدَا

خدا زیر اچه خداے تعالیٰ گفت برائے کسانے را که علم ازلی رفته است ایشان
چنین و چنین اند الحق و الحق سخن آن بود که جنید رحمه الله گفت و جمله کلمات
همه مرتبط است جنید است تو فکر کن بکن به بین من بگویم اما سخن دراز خواهد
شد و عجب ازین بزرگان که اختلاف لفظی کردند و همه ایشان پیش جنید رحمه الله
در مرتبه تلمذ بودند و آنکه شیخ فرمود با الحکم و القضا چه گفتار است
این که ام چیز است که حکم قضایست آن اتجا و آن وفا و آن حیا و آن
تقی همه حکم و قضا بود و جز این چیز نیست -

قوله (۵) باب الورع

ورع عبارت ازان کرده اند تو ورع کرده اند آنچه در معاملات و معاشرت
افعال و هم ام شروع رود و ازان تو ورع کرده اند و باقی حکایات شیخ هم برین
مرتبط است که من بستم لذت بحلال و تمتع و تمتع بافعال همه داخل این مقال
است قوله اخبرنا ابو الحسین عبد الرحمن بن ابراهیم
بن محمد بن یحیی المزکی رحمه الله قال اخبرنا محمد بن
داود بن سلیمان الزاهد رحمه الله قال اخبرنا محمد بن
الحسین بن فقیه رحمه الله قال اخبرنا احمد بن ظاهر
الخراسانی رحمه الله قال حدثنایحیی بن العیزر رحمه الله
قال حدثنای محمد بن یوسف الفریابی رحمه الله عن سفیان
رحمه الله عن الاصلح رحمه الله عن عبد الله بن یزید
رحمه الله عن ابی الاسود الدیلمی رحمه الله عن ابی
ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت
از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است
بتحقیق بعضی از استقامت امور دین است کہ مرد دین ترک مالا یعنی کند
ہر کسے را بحسب حال او مالا یعنی ہست باختلاف متعال حسب حال ہر کسے
مالا یعنی معلوم خواہد شد قولہ اما الورع فانہ ترک الشبهات
ورع اینست ہر چہ جای شبہ باشد آن ترک آرند قولہ قال ابراہیم
بن ادھم رحمہ اللہ الورع ترک کل شبهة وترک
مالا یعنیک ہو ترک الفضلات ابراہیم ادھم رحمہ اللہ گفتہ است
ورع اینست کہ ترک شبہات کنی یعنی چیزے کہ در وہم و حرمت و کراہیت
باشد ترک آن کنی و این کہ ترک فضلات کنی این ترک مالا یعنی باشد قولہ
وقال ابو بکر الصديق رضي الله عنه كنانة سبعين
باباً من الحلال مخافة ان تقع في باب من الحرام ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ گفتہ است ہفتاد و دو حلال را ترک میدہم خوف آنکہ در باب
حرام افتیم یعنی جلاے کہ در وہم و شبہ باشد بعد ترک ہفتاد و یکے از ان آنہا
باشد کہ از استعمال کنند پس بے شبہ ان یکے از انہا است کہ در وہم
حرام نیست قولہ وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
لا يجي هرة رضي الله عنه كن و عما تكن اعبدا للناس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانی ہریرہ رضی اللہ عنہ گفت متورع و پارسا باش
کہ چون پارسا باشی عابدترین مردان تو باشی یعنی ورع سرجمہ عبادتہا است
قولہ سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت
ابا العباس البغدادي رحمه الله يقول سمعت جعفر

بن محمد رحمہ اللہ يقول سمعت الجعيد رحمه الله يقول
 سمعت السهمي رحمه الله يقول كان اهل الورع في اوقاتهم
 اربعة حذيفة المرعشي ويوسف بن اسباط وابراهيم بن
 ادهم وسليمان الخواص رحمهم الله فظفروا في الورع فلما
 ضاقت عليهم الامور فزعوا الى التقليل سرى گفته رحمه الله در وقت
 خویش متورعان چهار بودند هر کي در وقت خویش متورع بود کي در وقت
 خویش متورع بود کي در وقت خویش حذیفه مرعشی رحمه الله متورع بود
 حذیفه از تابعین است و دوم در وقت خویش یوسف اسباط بود و سوم
 در وقت خویش ابراہیم دہم بود و چهارم سلیمان خواص ہر چہ از بعضی تا بعضی بعضی
 تبع تابعین است ایشان فکرے در ورع کردند کہ ورع بچہ میسر آید بعد آنکہ
 کار با بدیشان تنگ شد یعنی پیچ و بچہ تحقیق معلوم شود بتقلید فارغ شدند
 ہر چہ کم کنیم ورع ہم خود شود قوله و سمعته يقول سمعت ابا القاسم
 الدمشقي رحمه الله يقول سمعت الشبلي رحمه الله يقول
 الورع ان تتورع عن كل ما سوى الله ہر چہ از غیر خدا ہر ہیزی تورع نہ
 ہر کسے را بحسب حال او ورع است یک ورع بحسب حال او اینست قوله
 و سمعته يقول اخيرا ابو جعفر الرازي رحمه الله قال حدثنا
 العباس بن حمزة رحمه الله قال حدثنا احمد بن ابی الجوار
 رحمه الله قال حدثنا اسحق بن خلف رحمه الله قال
 الورع في المنطق امثل منه في الذهب والفضة والزهد
 في الرياسة امثل منه في الذهب والفضة لانك تبدل
 هما في طلب الرياسة انما خلف رحمه الله حکایت کرد و بہرہ کہ ورع

ورع یعنی البتہ آسپن خان گوید کہ حرفے و سخن زیادہ نیفتد یا خود سخن کم
 گوید جز بضرورت بشریت یا دعوت امتد بقدرے کہ لابی باشد این بحث تراست از
 ورع در زرقه ترک زرقه آسان تراست از ترک سخن زاید و غیر مقصود
 و زید در ریاست یعنی ترک ریاست کنی بحث تراست از ترک زرقه و زرقه
 زیرا کہ بسیار بزل در زرقه شود برائے طلب ریاست و جاه و بسیاران
 درین گرفتار اند قوله وقال ابو سلیمان الدارانی رحمه الله الورع
 اول الزهد كما القناعت طمأنينة من الرضا دارانی رحمه الله
 گفته است اول زهد ورع است بعد توبه ورع است و بعد ورع زهد
 پس اول زهد ورع باشد چو ورع کمال شود زهد گردد و چنانچه قناعت چیز
 نشان رضا است زیرا چو اول توکل قناعت گفته اند و اول رضا توکل
 پس قناعت ہم بدین نسبت طرفے از رضا باشد قوله وقال ابو عثمان
 رحمه الله ثواب الورع خفة الحساب ثوابے کہ از ورع باشد
 آن ثواب بود کہ ہمہ ثواب باراد گیرد و اگر لفظ خفة الحساب باشد
 خود ظاہر است ہر کہ متورع باشد خفت حساب او را شود و حساب
 بردے سبک باشد قوله وقال يحيى بن معاذ رضي الله عنه
 الورع الوقوف على حد العلم من غير قاييل ورع چیست ہر
 چہ شرع بر آن حکم کردہ است بغیر قایلے در ان مباشر شوی این ورع است
 قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت
 الحسين بن احمد بن جعفر رحمه الله يقول سمعت
 محمد بن داود الدينوري رحمه الله يقول سمعت ابا
 عبد الله الجلاء رحمه الله يقول اعرف من اقام بمكة

قُلْتُمْ سَبْنَةُ لَمْ يَشْرَبْ مِنْ مَاءٍ زَمَزَمَ وَلَا مَا اسْقَاهُ بَرَكُوهُ ^{اشقاه}
 وَهَذَا شَأْنُهُ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْ طَعَامٍ جَلْبَ مِنْ مَصْرَ كَيْ دَكَّ
 سِيَ سَالٍ مَانِدُ آبٍ زَمَزَمَ نَخُورٍ دَكَّرَ بَدَلُ نَخُوشٍ وَرِيْمَانٍ نَخُوشٍ كَثِيرَةٍ بِاشْدٍ
 وَطَلَّاسٍ كَيْ اَزْمَصْرَ آوَرْدَه شَدَه اسْتِ نَخُورٍ دَوِّمُ حَسِينٍ مَعْلُومٍ مِیْ شَوْدَه كَلْبُ
 بِنِ الْهَلَاكَفَايْتِ اَزْ نَفْسِ نَخُوشِ كَرْدِ قَوْلِهِ وَاسْمَعْتَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ
 اَبَا بَكْرٍ الرَّازِي رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى التَّاهِرِ قِي
 يَقُولُ وَقَعَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ فُلَسْفِي بِإِرْقِزْدَرَقَاكَ
 عَلَيْهِ بِثَلَاثَةِ عَشْرَةَ دِينَارٍ حَقٍّ أَخْرَجَهُ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ
 فَقَالَ كَانَ عَلَيْهِ اسْمُ اللهِ تَعَالَى اَزْ عَبْدِ اللهِ مَرْوَانَ رَحِمَهُ اللهُ
 دَانِكِي دِرْچَايِ پَلِيدِ اَقْدَادِ رَايِ كَشِيدَنِ اَزْ اَبِيزْدَه دِينَارِ كَرَايِ كَرْتِ
 تَا اَنَّا كَشِيدَا رَا اَزِیْ پَرِیْدَنَدِ كَفْتِ دَرَانِ دَانِكِ نَامِ خُدَا نَقَشِ بُوْدِ قَوْلِهِ
 وَاسْمَعْتَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا الْحُسَيْنِ الْفَارِسِي رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ
 سَمِعْتُ اَبَا عَلَوِيَّه رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعَاذٍ
 رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ الْوَرَعَ عَلِيٌّ وَجُهَيْنٌ وَرِعٌ فِي الظَّاهِرِ
 وَهُوَ اَنْ لَا يَتَحَرَّكَ اِلَّا اللهُ وَرِعٌ فِي الْبَاطِنِ وَهُوَ اَنْ لَا
 يَدْخُلَ قَلْبُكَ سِوَاهُ تَعَالَى يَحْيَى مَعَاذَ رَحِمِهِ اَمَّا كَفْتُهُ اسْتِ دَوْرِعِ
 اسْتِ كِي وَرِعٌ ظَاهِرٌ اسْتِ كِي هَيْجِ رِگِ اَزْ دَرِوَلِ تَوْ خَا طَرِ نِيَا پِدِ وَاَكْر
 بِيَا پِدِ رَفِ كَسْبِ قَوْلِهِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعَاذٍ رَحِمَهُ اللهُ مِنْ
 لَمْ يَنْظُرْ فِي الدَّقِيقِ مِنَ الْوَرَعِ لَمْ يَصِلْ اِلَى الْحَبْلِ مِنْ
 الْعَطَاءِ هَرَكِ دَرِوَقِيقِ وَرِعٌ نَظَرُ كُنْدِ مَعْنَى دَرِ بَارِكِي وَرِعٌ مِبَالِغَتِ عَطَايِ
 بَزْرِكِ اَشْدِ بَدَانِ زَرْسِ قَوْلِهِ وَقِيلَ مِنْ دَقِّ فِي الدِّينِ نَظَرُهُ
 سَهْ دَرِ شَوْ مَقُولِ عَدِّ مَعَارِثِ اَزْ جَمْعِ مِیْنِ طَوْرِ مَرْقُومِ اسْتِ ظَاهِرٌ اسْتِ كَا تَبِ اَنِّ نَخُورِ بِيَا سَهْ اَزْ الْفَاظِ نَخُورِ

جل فی القیمة خطرہ ہر کردار دین نظر دقیق باشد یعنی مواجب دین را مبانت
بجا آرد خطر و مرتبہ او در قیامت عظیم باشد قولہ وقال ابن الجلام من لم
یصلحہ التقی فی فقرہ اکل الحرام والمحض ہر کہ فقیر باشد و با تقوی نباشد او
حرام ظاہر خورد و قولہ وقال یونس بن عبید الورع الخرج عن کل
شبهة ومحاسبة النفس مع کل طرفة ورع اینست کہ از ہر شبہ برین
آیند و ہر نفس محاسبہ بانفس خود کند قولہ وقال سفیان الثوری رحمہ اللہ
ما رایت اسهل من الورع ما خلک فی نفسك ترکتہ پیچ چیزے
از ورع آسان تر ندیدہ ام ہر چہ ترا پیش آید آزا ترک آری در نحو خلک بہت و در
نحو جلک و در نحو جاک و در نحو حیاک ہمہ بیک معنی است و از ہر خلک
دقیق تر است قولہ وقال معروف الکرجی رحمہ اللہ احفظ لسانک
من المدح کما تحفظہ من الذم زبان خویش را نگہدار ازین کہ مرداں را مدح
کنی چنانکہ نگہمی داری ازین کہ ذم کنی مدح کردن و ستودن یکے را تحمل از مداعتدال
تجاوز شود پس از و احقر از کن چنانچہ از ذم قولہ وقال بشر بن الحرث شد
الاعمال ثلثة الجود فی القلت والورع فی الخلوة وکلمة حق عند
من یخاف ورجی بشر حارث رحمہ اللہ کفتمہ است سخت ترین عملہا رہلست
فقیر باشی و جوافر دی کنی این خاصہ شیوہ صوفیانست و در خلوت باشی و متوجع
آن ورع با خود است با دگر نیست و ورع در خلوت جز قوع باطنی نیست و سخن
حق گفتن نزدیک کسے کہ از خوف باشد و رجا باشد چنانچہ بادشاہ و امرا خوف
قطعی و قلع و جلاے است و امید آنست کہ ایشان کسے را چیرے می دہند
و فقر را از ایشان چیزے می رسد قولہ و قیل جارت اخت بشر الحلیفی
رحمة الله علیہا الی احمد حنبل رحمہ اللہ وقالت انانصر

علی سطوح خاتم بنام مشاعل الطاهره و یقع الشعاع علینا
 اتجوز لنا الغزل فی شعاعها فقال من انت عافاك الله قالت
 اخت البشر الحافی فکی اجمد رحمه الله وقال من بیتکم تنخرج
 الورع الصادق لا تغزی فی شعاعها خواهر بشر حافی رحمه الله علیها
 براحمد خنبل رحمه الله آمد و گفت ما برام غویش می بایستم و ریمان می برسیم شعلا
 طاهرین دران ره می گذرد و طاهرین و ذراے مامون خلیفه اند و شعلے آن برام
 مامی افتد در روشنائی آن روا باشد که ما چند تارے برسیم احمد خنبل رحمه الله
 پرسید تو کیستی از کجائی گفت من خواهر بشر حافی ام احمد گریست گفت ورع
 هم از خانه شما بیرون آید بعد آن فرمود که دران شعلے طاهرین مریی قوله وقال
 العطار رحمه الله مر سرت بالبصره فی بعض الشوارع و اذا مشی الخ
 فتعود و صبیان یعلبون فقلت اما تسخون من هؤلاء المشایخ
 فقال صبی من بینهم هؤلاء المشایخ قل و سر عنهم فقلت هیبتهم
 علی عطار رحمه الله است در بعض شوارع بصره گذشتم تا گاهای می بنیم پیران شایسته
 و کو دکان بازی می کنند من آن کو دکان را گفتم که شما شرم نمی دارید که پیش این پیران
 بازی می کنید و که گفت ورع ایشان کم شد هیبت ایشان هم زول ما رفت
 پس نشست ایشان جای که کو دکان بازی میکنند و بیل برقلت ورع ایشانست
 قوله و قل ان ملات بن دینار رحمه الله مکث بالبصره ^{بعین} از
 سنه فلما یصلح له ان یا کل من ثمره البصره و لا من رطبها حتی مات
 و لم یذوقه و کان اذا انقضى وقت الرطب قال یا اهل البصره
 هذا بطنی ما نقص منه شیء و لا نراذ فیکم چهل سال الک دینار
 در بصره مقیم بود و هرگز او را این درست نشد که خراے بصره بخورد و نه رطب بصره

يعني نه خراي تر نه خشك تا آنكه مرد البته نخشيد و قتي كه رطب رفته گفته است
 اهل بصره همچو شكم من نقصان نشد و در شمار زياده نشد قوله و قيل لا بن
 ادهم رحمه الله الا تشرب من ماء زمزم فقال لا كان
 على دلو لشربت ابراهيم او هم را گفتند آب زمزم نمي آشامي گفت اگر مراد او
 باشد يا شام قوله سمعت الامتداد ابا علي الدقاق رحمه الله
 يقول كان الحارث المحاسبى اذا مَدَّ يده الى طعام فيه شبهة
 ضرب على راسه اصبعه عرق فيعلم انه غير حلال اين حكايه
 بالازمة است ترجمه كرده ايم قوله و قيل ان بشر الحافي رحمه الله
 الى دعوة فوضع بين يديه طعام فجهد ان يمد يده فلم يمتد
 ففعل ذلك ثلاث مرات فقال رجل يعرف ذلك منه ان يده
 لا يمتد الى طعام فيه شبهة ما كان اغنى صاحب الدعوة
 ان يدعوه هذا الشيخ ومجنين گويند بشر حافي را برائے طعام دعوت كرد
 پيش او طعام نهاده پس جهد كرد و دست را بسوی طعام دراز كرد البته دست
 دراز نمي شد سيار قصد كرد و دانست درين طعام شبهه هست
 مردے گفت و انتم كه دست بشر دراز نشود و طعام كه درو شبهه باشد
 و آن مرد گفت غني كرد صاحب طعام از اين شيخ تا آنكه او را ملبسيد و بوضعت
 قوله اخبرنا محمد بن احمد بن محمد بن يحيى الصوفي
 رحمه الله قال سمعت عبد الله بن علي بن يحيى القمي رحمه الله
 قال سمعت احمد بن محمد بن سالم بالبصرة رحمه الله
 يقول سئل سهل بن عبد الله رحمه الله عن الحلال فقال
 الحلال الذي لا يعصى الله فيه سهل را رحمه الله از حلال پرسيدند

آنکه در مباشرت او گنه خدا نباشد هر جا که غیر حلال است استعمال او گنه است مگر این
میگوید بعد خوردن او از برکت او گنه خدا کرده نشود قوله وقال سهل رحمه الله
الحلال الصافي الذي لا تنسى الله فيه حلال عاصي انيت که استعمال آن
فراموشی از ذکر خدا نبود قوله ودخل الحسن البصري رحمه الله مكة
فراى غلاما من اولاد علي بن ابي طالب رضى الله عنه فلا يستند
ظهره الى الكعبة يعظ الناس فوقف عليه الحسن رحمه الله
وقال ما ملاك الدين فقال الورع فقال فيما آفة الذين فقال
الطمع فتعجب الحسن رحمه الله منه حن بصري؟ ورحم كعبه آند كود كے
از فرزندان مرتضی علیہ السلام در تکیه کعبه نشسته مردمان را پند می داد پس حن رحمه الله
بایستاد و پرسید از وی چه چیز است که آن مالک و شامل دین است کو و
گفت ورع باز پرسید آفت دین چیست یعنی سستی دین و ضعف دین و عجز
در چه باشد فرزندان علی علیه السلام گفت طمع حن رحمه الله در شگفت شد یعنی
کو و كے از اصول دین از وقایع کار اسلام اطلاع دارد و از آن خبر می دهد قوله و
قال الحسن رحمه الله مثقال ذرة من الورع خير من الف
مثقال من الصوم والصلوة ثم چند ذره از ورع بهتر باشد از هزار چینه
اعمالی که از صوم و صلوة است قوله و اوحى الله تعالى الى موسى
عليه السلام لم يقترب الى المتقربون بمثل الورع خداوند سبحان
بر موسی علیه السلام وحی کرد که هیچ نزدیک شونده بمن نزدیک نشد بعبه از سبب
مثل ورع قوله وقال ابوهريرة رضى الله عنه جلساء الله غلال
الورع والزهد ابوهريرة رضى الله عنه گفته است نهشيان خدا فرداے قیامت
آمناء و صدقنا ال ورع و زاهدان باشند قوله وقال سهل بن عبد الله

من لم یصلح به الورع اكل راس الفیل ولم یثبج به کرا و رع نباشد
 و سرفیل بخورد و نیز شود سرفیل سرے بزرگ گرانے و حرامے اور اخوک بزرگ
 گویند یعنی اور آن حرص است کہ اگر این قدر حرام خورد ہم سیر نشود قوله قبل
 حمل الی عمر بن عبد الغزیز رحمه الله مساک من الغنائم
 فقبض علی مشامه وقال انما ینتفع من هذا برتحة و اذا کره ان
 اجد رتحة دون المسلمین حکایت آرند مشکے از غنائم پیش عمر بن عبد الغزیز
 آوردند او بینی را گرفت تا بوی ادنیابد و گفت یکے از نفع او بوی است
 من نمی خواهم کہ جز مومنان نفعے حاصل گیرم اکنون این مشکل سخنی است زیرا
 آنچه در وسیع توفیت باد بیار و بوی در بینی تو بوی رساند تو چه کنی و این باد
 همه حاضران را بوی می رساند پس همه را می باید کہ بینی گیرند گر آنکہ از غایت
 تورع تنبیه میکند کہ از غیر ملک خویش نفعے نگیرند قوله و سئل ابو عثمان
 الجری رحمه الله عن الورع فقال کان ابو صالح بن حمد و بن
 رحمه الله عند صديق له و هو فی النزاع فمات الرجل
 فنفت ابو صالح فی السراج فقیل له فی ذلك فقال الی الان کان
 الدهن له فی المسرحجة و من اکان صار للورثة اطلبوا دهنا
 غیره ابو عثمان جری را رحمه الله از ورع پرسیدند او این حکایت گفت ابو
 حمد و بن رحمه الله را رے بود حضور او مرد نف زوچ را غش را کشت و گفت
 "ما این زان چراغ در ملک این بود چنان مرد ملک ورثه شد ما را نمی شاید کہ
 از این نفعے گیریم روغنے دیگر بیا رند تا بسوزد و مثل این حکایت از حرث مجابی
 و ابو حفص حداد مرد بیت رحمه الله علیها قوله و قال کهمش رحمه الله
 اذ نبت ذنبا لکی علیه منذ اربعین سنة و ذلك انه

زانی اخئی فاشتریت بدائق سمکة مشویة فلما فرغ اخذت
 قطعة طین من جدار جاری حتی اغسل یدک ولم یستعمل له کثیر گفت
 رحمہ اللہ کہنے کردم و چهل سال بران گزشتہ ام یارے مہمان شدای برین
 کردہ بیک دانگ خریدم بعد ازان کہ آن یار ازان فارغ شد پرکا لنگے ازدیوار
 ہمسایہ خود گرفتہ تا آنکہ آن ضیف دست بران شست و آن رانکے خواستم
 ازان ہمسایہ و من آنرا حلال غنی پندارم کہ قطعہ گلے ازان کہے بتاخم قولہ و کان
 رجل یکتب رقعة و هو فی بیت بکراۃ فاراد ان یترب الکتاب من
 جدار البیت فخطر ببالہ ان البیت بالکراۃ ثم اندہ خطر ببالہ لا
 خطر لہذا فترب الکتاب فسمع ہا فتفا یقول سیعلم المستخف بالتراب
 ما تلقاه غدا من طول الحساب مردے صانع پرکا لنگے کاغذے رانشت
 و درخانہ بود کہ آن خانہ بکرا بودہ است خواست کہ آن کتاب را تتریب کند
 یعنی بجا کے خشک کند و در خاطر او گذشت کہ این خانہ بکرا است ازان مردان
 خاک استن روانہ شد باز در خاطر گذشت کہ این چند ان قدرے نادر و کہ خصم
 بدان رضائہ بدہاں لغات نکرده کاغذ را تتریب کروا تھے آواز داد ہر انجام بداد
 بتحقیق آنکہ سک پنداشت تتریب را کہ فردا او را طول حسابے باشد یعنی دیر
 حساب مناقشہ باشد قولہ و رہن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سطل
 لہ عند بقال بکة فلما اراد فکا کہ اخرج البقال الیہ سطلین و قال
 خذایہما لک فقال احمد رحمہ اللہ اشکل علی شطی فهو
 لک و الدراہم لک فقال البقال سطلک ہذا و انا سطلت
 ان اجر بک فقال لا اخذ و مضی و ترک السطل عند احمد
 بن حنبل رحمہ اللہ کیے شطلے گوشہ دار را در کہ بردست بقائے گرد کرد خوا

از رہن اور بازستاند و بجه آن داد و بدانچه رہن کرده بود بقال دوشکے را پیش
آورد داشت گفت آنکه ازان شماست بتانی براحمد علیه الرحمه مثل شد فرق
نمی تواند کرد که ازان او کدام است گفت این سطل بهم ترا باشد و درالجم بهم ترا
باشد بقال تعین کرد که این طشت تست و من ترا می آرم و دم گفتم نسا گفتم
درم و سطل را بهم برگذاشت روان شد درین حکایت چند اشکال می رود
گذاشتن او چه معنی داشت از قبیل و رع است بعد آنکه مرهون الیه میگوید
که انیت محقق شد و درم را گذاشتن چه معنی داشت مگر اول که او را اشکال
شد گمان برد که بقال بهم مگر بومهم میگوید زیرا چه هر دو متماثل اند و سیم بهم که برو
گذاشت یعنی چنین را که از ملک بیرون آورد آنرا باز چه ستانند قوله
وقیل سئیب ابن المبارک رحمه الله دابة قیمتها کثیرة و علی
صلوة الظهر فرغت الدابة فی قرية سلطانیه فترك ابن
مبارک رحمه الله الدابة و لم یرکبها و ابی ابن مبارک رقت در
بلغ سلطان انقاد سبزه آنجا چید بعد بران دابه سوار شد قوله وقیل رجع
ابن المبارک رحمه الله من مروالی الشام فی قلم استعاره
فلم یرده الی صاحبہ عبد الله مبارک در مرو قلم از شخصه بجاریت
بود در شام آمد دانست که این قلم از ان شخص بجاریت است او را نداده ام
گشت بمر و آمد و آن قلم او باز گردانید قوله و استاجر النخعی رحمه الله
دابة فسقط سوطه من یدہ فنزل و ربط الدابة و رجع و اخذ
السوط فقیل له لو حولت الدابة الی موضع الذی سقط السوط
فاخذته فقال انما استاجرتهما لا مضی هکذا لا هکذا انعمی دابه
را از شخصه بجارت استده بود تا زیاده از دوشش انقاد از دابه فرو داد و را

بجای بست پیاده بازگشت آنجا که تا زیاده افتاده بود از اینجا است پرسیدند
 اگر پنهان سوار باز میگشتی و تا زیاده می استدی چه بد بودی گفت من این دایه
 را از تجاره برین کرده ام که درین ره روم نه آنکه بازگروم این قدر زیاده افتد
 هم بر دایه و هم بر آن شخص که از و اجارت شده ام قوله وقال ابو بکر دقا
 رحمه الله تهت فی قیده بنی اسرائیل خمسة عشر یوما فلما فیت
 الطريق استقبلنی جندی فسقانی شربة من ماء فعدت
 فسوتها علی قلبی ثلاثین سنة ابو بکر دقا گفت در بادیه بنی اسرائیل افتاده
 بودم پانزده روز نگم شدم می گشتم ره نمی یافتم تا آنکه ره یافتم شکری ملاقات شد
 آب داد آن آب خوردم آنکه دردت آن آب در دل من باقی ماند و دل مرا
 قاسی کرد تا سی سال قوله وقیل خا طت رابعة رحمه الله علیها
 شقانی قیصها فی ضوء مشعلة سلطان ففقدت قلبها زمانا
 حتی تذکرت فشفقت قیصها فوجدت قلبها رابعة بعضی پیر
 خویش را که پاره شده بود و دخت بروشانی مشعله سلطان همان ساعت
 دل را گم کرد و در ساعت آن دخت را پاره کرد دل گم کرده باز یافت چه
 باشد دل گم کرد و حضوری که بادل داشت آن حضور در دل داشت آن حضور
 در دل نیافت و دیگر دل معکس انوار الهی است آن عکس را گم کرد و چو آینه
 گم شد عکس هم گم شد و شومست دانست که ازین بود قوله رؤی
 سفیان الثوری رحمه الله فی المنام وله جناحان یطیر فی الجنة
 من شجرة الی شجرة فقیل له بهر نلت هذا فقال بالورع بالورع
 سفیان ثوری را رحمه الله بعد موت او بنحواسب دیدند که او در بهشت است
 و دو بال دارد بدن می پرد از شاخه بشاخه و از درختی بدرختی بیننده پرسید

این پیمانی گفت برع قولہ و وقف حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ
 علی اصحاب الحسن رحمہ اللہ فقال ای شی اسد علیکم قالوا
 الورع فقال ولا شی اخف علی منہ فقالوا کیف فقال لمراد من
 نہر کہ من ذاربعین سنۃ حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ بر اصحاب حسن
 ایتاد گفت کہ ام کار است کہ بر شما سخت تر است گفتند ورع حسان گفت
 شامی گوید ورع سخت تر است من میگویم بر من آسان تر از ورع پیچ شمسیت
 گفتند چونہ باشد این گفت چهل سال باشد کہ از جوے شما آب سیر نخورده ام
 ورع در اخذ است در مباشرت است یکے ترک اختیار کرد ورع برو آسان
 شد چو اصل کار گذاشت فرع برو ہنسب کنند قولہ و کان حسان
 بن ابی سنان رحمہ اللہ کا ینام مضطجعاً ولا یاکل سمناء ولا
 یشرب ماء بارداستین سنۃ فرأی فی المنام بعد ما مات فقیل
 لہ ما فعل اللہ بک فقال خیراً الا انی محبوس عن الجنة بابرۃ استعص
 فلم ادرہا حسان بن ابی سنان؟ وقتے در خواب غلطیدے اگر خواب
 آمدے شستہ خواب کردے و روغن نخوردے و آبے سرے نیا شامید
 برین صفت شستہ سال بود بعد مردن او را در خواب دیدند پرسیدند خدا
 با تو چه کرد گفت نیکی کرد و لیکن مرا از بہشت بازداشتہ اند سبب سوزنے کہ من
 بجاریت استہ بودم و آنرا بخضم باز داده ام قولہ و کان لعبد لواح
 بن زید رحمہ اللہ غلام یخدمہ سنین و تعبدا ربیعین سنۃ
 و کان فی ابتداء امرہ کیا لا فلما مات رأی فی المنام فقیل لہ ما
 فعل اللہ بک فقال خیراً غیر انی محبوس عن الجنة وقد اخرج
 علی من عیار القفیزاربعین قفیزاً عبد الواحد زید غلامے بود سالہا خدمت

کردہ چہل سال خدا را پرستیدہ اور اول کار کیاں بود بعد آنکہ او مرد اور اور
 خواب دیدند بارے گفتند خدا باتو چہ کرد گفت نیکی کرد و لیکن مرا از بہشت
 بازداشت سبب آنکہ از عیار قفیز چہل قفیز بیرون آوردہ اندا و کیاںی میگرد
 قفیزی میبود می داد و در ان پیمانہ عیار بود چہل قفیز چہلین بیرون آوردہ اندکہ در ان
 عیار بود و اگر بجای عیار باشد اشارت حکایت بریں باشد بانکہ او غلام عبد الوہد
 زید بود و چہل سال عبادت کرد و چو حق کے متعلق بود از بہشت بازداشتند قوله و مر
 عیسی بن مریم علیہ السلام بمقبرۃ فنادی رحلاً منہم فاحیاء
 اللہ تعالی فقال من انت فقال کنت حملاً لا انقل للناس فنقلت یو
 لا انسان خطبا و کسرت منہ خلا لا تخللت بدہ فانما طالب بدہ
 منذ مت عیسی صلوات اللہ علیہ در گورستانے می گذشت یک مردے را
 آواز داد خداوند تعالی اور از ندہ کرد عیسی صلوات اللہ علیہ از و پر سید تو کیستی و
 حال تو چیست گفت من مردے حاملہ بمزدوری کالائے کسی بر سر می گرفتہ و جا کے
 می رسانیدم کیا برے بہیرے بر سر بود قدرے خلل از ان شکستہ خلل کردم تا آنکہ
 مردہ ام تا این ساعت در مطالبہ و مذمت ام قوله و تکلم ابو سعید الخراز
 رحمہ اللہ فی الورع فمر بہ عباس بن المہدی رحمہ اللہ فقال یا
 ابا سعید اما تستحی تجلس تحت سقف ابن الذانیقی و تشرب
 من بركة زمیك و تتعامل بالدماء هم المزيفة و تتکلم فی الورع
 ابو سعید خراز رحمہ اللہ سخن در ورع می گفت عثمان مہدی ج بر گذشت گفت اے
 ابا سعید خراز شرم نمی داری فروے سقف ابن ذانیقی بنشین و حوضے کہ زبیدہ
 حرم ہاروں رشید کا دانیدہ است ازاں آب منجوری و معاملہ چہنیں کنی چنانکہ درے
 کہ اورا ادوات کے نباشد و در ورع سخن گوئی۔

قوله (۶) باب الزهد

زهد از روی لغت ترک است يقال زهد فيه ای ترک نمودن عبارت
از آن باشد که هر چه ملذوذ و نفس است تو از آن تارک باشی اگر مال و اگر چه حفظ از احوال
و از مقامات و از تجملات است کار زهد بجائے ست که هیچ باتو نماند نه تو و نه تویی تو
و نه اوئی او سخن دقیق است تا فهم که رسد قوله اخبارنا حمزه بن یوسف
السهمی الجرجانی قال حدثنا ابو الحسين بن عبد الله بن احمد
بن يعقوب المقرئ ببغداد قال اخبارنا جعفر بن محمد اشع رحمه الله
قال حدثنا زيد بن اسمعيل رحمه الله قال حدثنا الكثير بن
هشام رحمه الله قال حدثنا الحكم بن هشام رحمه الله عن
ثبيط بن سعيد رحمه الله عن ابی فروه رحمه الله عن ابی خلا
رحمه الله وكانت له صحبة قال قال النبی صلی الله علیه و آله
و سلم اذا راى ائمة الرجل قلا و حق زهدا فی الدنيا و منطقا فقر و با
منه فانه یلقن الحکمة رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود چون مرد
را ببیند که تارک دنیا است و سخن نصیحت میگوید بدو نزدیک شوید که او کس است که
خداوند تعالی بر او انعام حکمت کرده است یعنی ملهم حکمت شده است قوله
و اختلف الناس فی الزهد فمنهم من قال الزهد فی الحرام لا
الحلال مباح من قبل الله سبحانه فاذا انا نعم الله علی عبد نال
من حلال و تعبده بالشکر علیه فترکه با اختیاره لا یقدم علی مساکنا
نحی ذاتة مردمان از هر جنس مرد متعلم و دانشمند و صوفی اختلاف کرده اند بر آن
جهت صوفی نگفت ناس گفت بعضی گفته اند زهد در حرام است مردی حرام

ترک آورده بڑا ہوا باشد و در فہم متعلم این آید زیر اچہ حلال شے خداست مباح کردہ چون خداوند
 سبحانہ بندہ را انعام بمال حلال کرد اورا بندگی فرمود بشکر مال پس این کہ ترک آرد باختیار
 خویش اقدام نکند براساک او بحتی اذن او حاصل سخن این شد کہ زہد متقیتم و حرام است
 اما در حلال خداوند سبحانہ انعام مائے حلالے کرد برائے آنکہ شکر آن بجائے آری و ترا
 باختیار ترک آن شاید قوله ومنہم من قال الزہد فی الحرام واجب
 و فی الحلال فضیلۃ فان اقلال المال والعبد صابر فی حلالہ راض
 بما قسم اللہ تعالیٰ لہ قانع بما یعطیہ اللہ من توفیقہ و یتبسطہ
 فی الدنیا بعضے گفتہ اند زہد در حرام فریضہ است و در حلال فضیلت است
 زیرا چہ مال کم کردن بریں حال کہ بندہ صابر باشد در حال خویش و اندکے مال را کہ برو
 خداے قسمت کردہ است بدین راضی باشد و بدینچہ خداے اورا می دہد بدین
 قانع است این در حال او و در جہ او تمام تراست از نشا و گی و فراخی مال او قوله
 و ان اللہ سبحانہ زہد الخلق فی الدنیا لقوله تعالیٰ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا
 قَلِیلٌ و غیر ذلک من الایات الواسعۃ فی ذم الدنیا و التزہد
 فیہا و خداوند سبحانہ و تعالیٰ بدین آیت قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیلٌ اشارت برید
 کرد و در دنیا و جزایں آیت بسیار آیات وارد است و در مذمت دنیا و زہد در آن قوله
 ومنہم من قال اذا انفق مالہ فی الطاعۃ و علم فی حالہ الصبر
 و ترک التعرض لما ینہاہ الشرع فی حال العسر فحینئذ یکون زہدک
 فی المال عن الحال اتحد و بعضے گفتہ اند شخصی مال خود را در طاعت خدا
 انفاق کرد یعنی برائے غزوے را انفاق کرد یا برائے فقر را انفاق کرد و از حال
 او این معلوم است کہ او صابر است و چیزے کہ شارع منع کردہ است در حالت
 عسر خویش آن سو محظوظ نمی کند پس این چنین شخصی را زہد در مال طلال تمام تر باشد

از اسماک ال اگر چه شکر باشد قوله و منهم من قال ينبغي للعبد ان
لا يهتم بترك الحلال بتكلفه ولا طلب الفضول مما لا يحتاج اليه
و يراعى القسمة فان رزقه الله ما لا من حلال شكره وان يرفقه
الله على حد الكفاف لم يتكلف في طلب ما هو فضول المال فالصابر
احسن لصاحب الفقر والشكر الميق لصاحب المال بعضه گفته اند
نشايد بنده ترك حلال بتكلف خویش کند و آنچه محتاج اليه نيت ما را زياد و طلب
آن نکند و قسمت رب را رعایت کند اگر ما را خدا را روزی کند شکر
کند و اگر خدا را تعالی بخد کفاف او رسانید تکلف و طلب زيادتی نکند پس صبر مر
فقر را نيکو ترين کار است و شکر لایق مال غنی است قوله و تكملوا في معنى الزهد
فكل نطق عن وقته و اشار الى حد صوفيا و در معنی زهد سخن گفته اند و هر کس
بر اندازد مال خویش بر اندازه حد خویش سخن گفته اند قوله سمعت الشيخ ابا عبد الله محمد بن اسمعيل
رحمه الله يقول حدثنا احمد بن اسمعيل الازدی و رحمه الله
قال حدثنا عمران بن موسى الاصفهانی رحمه الله قال حدثنا
الدروقي رحمه الله قال حدثنا وكيع قال قال سفیان الثوري
رحمه الله الزهد في الدنيا قصر الامل ليس باكل الغليظ ولا ليس
العباسيان ثوري رحمه الله گفته است زهد در دنيا چيست که امید کوره شود بقا و
حيات و غير آن و زهد اين نسبت که غليظ خورد و گلييم پوشند سفیان ثوري رح
موجب زهد را زهد ناميد زيرا چه قصر امل موجب زهد است آری قصر امل که
موجب زهد اقتد مدعا نقل و فهم را امام دماں باشند که قصر امل شود و موجب زهد
نباشد وقت مردن ایشان شده است هم زهد شده است اين تجربه شده است
بيارس را قوله و سمعته يقول سمعت سعيد بن احمد يقول

سمعت عیاش بن عاصم ^۱ یقول سمعت الجنید ^۲ یقول سمعت
 السری ^۳ یقول ان الله تعالى سلب الدنيا عن اولیائہ ورحمہا
 عن اصفیائہ وخرجہا من قلوبہا من ولادہ لانہ لم یرضہا
 لہم سری رحمہ اللہ گفت تحقیق خداوند تعالیٰ از اولیائے خویش دنیا را سلب کرده
 است و از اصفیائے خویش آنکہ مرتبہ ایشان از اولیائے ستر است ایشان را از
 دنیا حمایت کرده است یعنی دنیا را گرد ایشان گشتن نداده و از دلہاے الی وود
 خویش دنیا را بیرون آور و معنی گذاشت کہ خطرہ و لحظہ در دل ایشان ماند سلب گفت
 برائے او بیار یعنی دنیا برایشان بیاید و ایشان بگذارند و اصفیاء گفت کہ دنیا را
 گرد ایشان گشتن نداد و آن ساکت است کہ خطرہ آن در دل ایشان نگذرد و اہل
 وادرا گفت کہ خطرہ و لحظہ دنیا در دل ایشان نگذرد زیراچہ خداے تعالیٰ بدین صی
 نیست کہ خطرہ دنیا در دل ایشان باشد قولہ ذیل الزہد من قولہ سبحانہ
 لَکِنِّیْلَا تَأْسُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَنْفَرُْوْا بِمَا اَسٰیکُمْ وَالزَّهٰدُ لَا یَفِیْجُ
 بموجود من الدنیا و لا یتأسف علی مفقود منها اشارہ بر مدبرین است
 کردہ است لَکِنِّیْلَا تَأْسُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ اندوہ مکنید از آنچه از شما فوت شدہ
 است و خوش نشوید بد آنچه شمار داده است پس زاید است موجودے کہ از
 دنیا از و برود بدن خوش نشو و قولہ وقال ابو عثمان رحمہ اللہ الزہد
 ان یتَرَک الدنیا ثم لا یبالی من اخذها و لم یحسب ترک دنیا شود و مبالغہ
 نباشد از کسی کہ دنیا را بتنازل قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول
 الزہد ان یتَرَک الدنیا کما ہی لا تقول ابنی رباطا و اعمر مسجدا ^۴ سیر
 ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است دنیا بگذار چنانچہ او است یعنی سرسبز این نگونی
 کہ رباط را بنا کنم یا مسجدے برا عمارت قولہ وقال یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ ^۵ الزہد

یودت السمحاء بالملك والحب یورث السمحاء بالروح زهد عبارت
از نیست سخا کردن بدانچه بدست تو باشد و حب عبارت از آنست
که در راه محبوب بذل روح کند حاصل زهد بذل مال ملوک است و دوستی
بذل روح است زهد عین بذل است اما دوستی عین بذل روح نیست اما از
دوستی این باشد قوله وقال ابن الجلاء رحمه الله الزهد هو النظر
الى الدنيا بعين الترداى لتقصير فی عینک فیسهل علیک
الاعراض عنها ابن جلاء رحمه الله زهد و موجب زهد بیان کرد موجب زهد چه
کرد به بینی دنیا البته فانی است سرسبز از مبتدا و انتها و آنچه بدست تست خود چه
قدر دارد یا تو او را گذاری یا او ترا گذارد پس باختیار گذاشتن شرف دارد و چنانچین
محقق شد که او البته صفت فنا دارد و خود در نظر خوار نماید ضرورت مرد ماقبل
تارک گردد قوله وقال ابن خفیف علامة الزهد وجود السراحة
فی الخروج من الملک عبد الله خفیف گفته است نشان زهد چیست که مال
ملوک از دست او برود و او را راحته افتد این راحت خاصه مشغول خدا است
زیرا چه مال برود و مشوش وقت او بود و در خرجه و حفظه و محل صوفی و غیر آن چه
آنها خرج کرد و راحته در دل مشغول خدا افتاد قوله وقال ایضاً الزهد
سلوة القلب عن الاسباب ونقض الایدى من املاک
و مال عبد الله خفیف گفته است زهد چیست از اسباب حصول دنیا دل را سکو
شود یعنی دل ترک اسباب کند و درست بفتانند از آنچه در ملک او است
یعنی آنچه محمول او است از آن بیرون آید و در تحصیل او نباشد قوله وقیل
الزهد عزوف النفس عن الدنيا بلا تکلف و گفته اند زهد چیست
که نفس از دنیا بیرون آید بغیر مشقته قوله سمعت الشيخ ابا عبد الله الرحمن

السلي رحمه الله يقول سمعت النضر بادي رحمه الله يقول الزهد
غريب في الدنيا والعارف غريب في الآخرة زاهد در دنیا و راست و در
آخرت عارف نادر است پس در دنیا اندر باشد قوله وقيل من صدق في الزهد
زهدك امتك الدنيا راحة ولهذا قيل لو سقطت قلنسوة من
السماء لما وقعت الا على راس من لا يريد هاهنا رزق صادق شد و دنیا
برو بیاید شکسته شده و ہم بنا بریں گفتہ اند اگر از آسمان کلاه بی افتد نیفتد مگر بر سر کسی کہ
خواہان آن کلاه نیست عجب سخنی است این حکمت این تقاضا کند کہ آنکہ مرید نباشد
اوراد ہند و آنکہ خواہان او باشد اوراد ہند چہ معشوقہ و برہ عاشق نباشد و برہ کہے باشد
کہ اورا خواہان نبود و کلد و ققازند برہون کند قوله وقال الجنيد رحمه الله
الزهد خلق القلب عما خلت منه الميذ وجنيد رحمه الله گفته است دل ظاہری
باشد فارغ باشد از چیزے کہ دست خالی و فارغ است قوله وقال ابو سليمان
الداراني رحمه الله الصوف علم من اعلام الزهد فلا ينبغي ان
يلبس صوفاً بثلثة دراهم وفي قلبه رغبة خمسة دراهم
دارانی گفته است یکم پوشیدن نشانے از نشانہاے زہد است نباید و نشاید کہ تو
بہ درم صوفے را بخری و در دل تو موائے آن باشد کہ صوف پنج درم بخرم بیوشم
قوله وقد اختلف السلف في الزهد فقال سفیان الثوري و
احمد بن حنبل و عيسى بن يونس و غيرهم رحمهم الله الزهد
في الدنيا انما هو قصل لامل وهذا الذي قالوا ان يحمل على انهم من
امارات الزهد و الاسباب الباعثة عليه و المعاني الموجبة له
سفیان ثوری و احمد بن حنبل و عیسی رحمہم الله علیہم و دیگر صوفیان گفتہ اند زہد در دنیا نیست
مگر قصر ال شیخ این را بیان می کنند ما ہم بالا گفتہ ایم قصر ال از امارات و اسباب

زید است قوله وقال عبد الله بن مبارك رحمه الله الزهد هو التمسك بالله مع حب الفقر وبه قال شقيق ويوسف بن اسباط رحمه الله وهذا ايضا من امارات الزهد فانه لا يقوى العبد على الزهد الا بالثقة بالله زيدا عما دجا است برين صنعت که فقر محبوب باشد و دل و همبرين سخن اند شقيق ويوسف اسباط رحمه الله چنانچه قصر اهل است اين نيز از امارات زهد است زيرا چه بنده در زهد قوی نباشد تا ثقت بخدا نبود اين ثقت با الله چه مراد است يعني رازق خدا است بخدا ثقت کرده است همانجا استوار کرده است که ملک از من برود خدا مرا ضلعي نگذارد اين خود زهد نيست زيرا چه متعالي چيزي است اما اگر ثقت با الله اين بود باشد که کار من بخدا است من بخدا بسنده کرده ام مرا چيزي کار نمي آيد اينجا که شيخ مختلف گفت جاي اختلاف گفتن نيست زيرا چه گفتار ايشان متحد است زيرا چه اختلاف لفظي است معنی همه يکي است قوله وقال عبد الواحد بن زيد رحمه الله الزهد ترك الدينار والدنهم عبد الواحد گفته است زهد بهين ترك عالم است قوله قال ابو سليمان الداراني رحمه الله الزهد ترك ما يشغلك عن الله داراني گفته است زهد بهيت ترك چيزي که کنی که ترا از خدا باز دارد قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت احمد بن علي رحمه الله يقول سمعت ابراهيم بن فاذك رحمه الله يقول سمعت الجنب رحمه الله وساله روي رحمه الله عن الزهد فقال استصغار الدنيا ومحو آثارها من القلب روي رحمه الله عن الجنب زهد را پرسيد گفت دنيا را خوار می آری و آثار دنيا را از دل محو کنی قوله وقال سمری رحمه الله لا يطيب عيش الزاهد اذا اشتغل بنفسه چه زاهد از نفس معرض باشد عيش او خوش نشود يعني زاهد البته با نفس خود است و عيش

عارف خوش نباشد اگر مشغول بنفس خود است اگر عارف نفس خود را وجود و دنیا
 عارف عارف نباشد و عیش او خوش نباشد **قوله** و سئل الجنید رحمہ اللہ
 عن الزہد فقال خلوا الید من الملك والقلب من التبع جنید رحم
 گفت زہد چیست کہ دست از ملک خالی باشد و دل از تبع **قوله** و سئل الشبلی
 رحمہ اللہ عن الزہد فقال ان تزهد فيما سوى الله تعالى
 شبلی رحم گفت زہد چیست ہرچہ جز خدا است آنرا ترک آرنی من در اول باب معانی
 زہد گفته ام این ہمہ اقوال را شامل است بیشترے کر را است معانی واحد است و
 الفاظ مختلف است **قوله** وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ لا يبلغ احد
 حقيقة الزهد حتى يكون فيه ثلث خصال عمل بلا عاقل و قول
 بلا طمع و عز بلا ریاست یعنی معاذ رحمہ اللہ گفته است پہنچ کیمنہ معانی زہد
 نہ سدا نہ خصال و روے نباشد عملے کند و دران عمل او را تعلقے نباشد یعنی
 بمحذور دل باشد یعنی از ہمہ فلغ باشد یعنی جز خدا را نخواہد یعنی ترک دنیا کند و تعلق
 با دنیا نہ باشد و سخنے گوید نصیحتے و وعظے کند و دران طمع نباشد و در عزتے باشد ہر آمینہ
 تارک دنیا عزیز کسے باشد میان طلاب دنیا و دریں عزتے کہ خدا او را داد است
 سبب زہد و دران کتاب ریاستے نکند و معاشر اہل جاہ نباشد **قوله** و قال
 ابو حفص رحمہ اللہ الزہد لا يكون الا في الحلال و لا حلال
 في الدنيا فلا زهد ابو حفص گفته است زہد نباشد مگر از حلال و حلال و در زمانہ
 شیخ وجود نہارد یعنی حلالے کہ بروا عطا و باشد مگر شیخ حکایت از زمانہ خوش میگوید
 اما در زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جز حلال مطلق نبودہ است آنرا نگہے کہ
 عہد خلافت عثمان رضی اللہ عنہ شد در حلال شبہ افتاد اگر قصد نویم قصہ خوانی
 باشد و کتاب دراز شود **قوله** و قال ابو عثمان رحمہ اللہ ان الله تعالى

يعطى الزاهد فوق ما يريد ويعطى الراغب دون ما يريد يعطى
المستقيم موافقة ما يريد ابو عثمان گفته است خداى تعالى زاهد را بیش
از آن و بزرگتر او میبخشد و آنکه راغب بدنيا است فروتر آن و بزرگتر خواش است و
آنکه او در کار مستقیم است يعنى استقامت در ترک و در عبادت خدا و او آنچه او میخواهد
همان می دهد اما من اميگويم عارف را هر چه و بزرگتر آن خواست او نباشد زیرا چه او خواسته
و او که قابل نیست که آن در او من او بدهند آه محال طلب است از او و یکى نشوند
و اگر نشوند او شدن من نشدم مراد که یافت و کرد او دشمنی است این چه دامن از عارفان
روزگار و گذشتگان تا که باشد که در فهم او آید قوله و قال تيمى بن معاذ رحمه الله
الزاهد يسعط الخل والخردل والعارف يشمك المسك والخبر
زاهد بدین مانند که یکى مر دیگر را و بر منی او سر که یا سر شرف سوده و بر منی چکاند و عارف کس
است که ترا مشک و عنبر بویاند يعنى زاهد کارى با اختیار کرده و مشتى بتكلف بر نفس خود
نهاده بماره مشقت و بماره کار ترافرا باید بدان مانند که در منی تو سر که و دخول می چکاند اگر چه
مردم ز کوم که زکاتى غلیظى دارد این سوط نافع آید و عارف از جمال الهی و از وصال خداى
نشانى و بزرگتر و بزرگتر امکانى فرماید نه آنکه متناهی بچنین باشد که مشکى و عنبرى
می بویاند عارف از مشرب خود گوید و زاهد از مذاق خود قوله و قال الحسين
البصرى رحمه الله الزاهد فى الدنيا ان تبغض اهلها و تبغض
ما فيها حسن بصرى گفت رحمه الله زاهد چيست که با اهل دنیا چنان باشی گوی
ایشان را دشمن می داری و آنچه در اهل دنیا و دنیا است آنرا هم دشمن داری قوله
وقيل لبعضهم ما الزهد فى الدنيا فقال ترك ما فيها على ما فيها
زهد نیست ترك آرى دنیا را و آنچه در دنیا است پر کسى که در دنیا است قوله
وقال رجل لذى النون المصرى رحمه الله متى ازهد فى الدنيا

فقال اذہدت فی نفسک مردے با ذوالنون رحمہ اللہ گفت تاکہ
 زہد کنم گفت چوں ترک نفس خود کردی زہد تمام شد قوله وقال محمد بن
 الفضل رحمہ اللہ ایتار الزہاد عند الاستغناء وایثار الفقیہا
 عند الحاجة قال اللہ تعالیٰ یُؤَثِّرُونَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ
 بِهِمْ خَصَاصَةٌ محمد فضل بلخی رحمہ اللہ گفتہ است ایتارے کہ زاد کردند
 آنچه زاید بود در ان ایتار کردند و چون مردان با وجود حاجت ایتار کردند خداوند فرمود
 ایشان دیگر از ابر نفس خویش اختیار می کند قوله وقال الکتلی رحمہ اللہ الشیء
 الذی لم یتخالف فیہ کوفی ولا مدنی ولا عراقی ولا شامی الزہد
 فی الدنیا وسخاوة النفس والنصیحة للخلق یعنی ان ہذا الاشیاء
 لا یقول احدا نہا غیر محمودہ چیزے کہ ہمہ خلق براں اجلع دارند کہ ان
 را مخالف نیست شیخ اجلع صوفیان آورد اما اجلع ادیان است آن اینست
 زہد در دنیا دیگر بذل نفس و بدانی بیچ و دینے فی بذل نفس تمام نیست دیگر نیک و ہی
 بندگان خدا کردن و کہے را کارے نیکے فرمودن و بر سیرتے نیکے آوردن قوله
 وقال رجل یحیی بن معاذ رحمہ اللہ متی ادخل حانوت التوکل
 والبس رداء الزہد واقعد مع الزاہدین فقال اذہدت
 من ریاضتک لنفسک فی السراوی حد لوقطع اللہ عنک الرزق
 ثلثة ایام لم تضع فی نفسک فاما ما لم تبلغ ہذا الدرجۃ
 فجلوسک علی بساط الزاہدین جہل شملہ آمن ان تفتضح
 مردے سچی معاوڑم را گفت تاکہ دروکان توکل در خواہم آمد و تاکہ روای زہد
 را در بر خواہم کرد و تاکہ از اہل ان خواہم شست یعنی این کار انتہا دارد و وقتے
 کہ توکل تمام شود و روای زہد ازین بدر رود تاکہ ویرین بند نام کہ البتہ پس بفرماید

پند واد بعد آن رغبت در مال ایشان کند خداوند تعالی دوستی آخرت از دل او دور کرده
است الله سبحانه و تعالی نخست دوستی آخرت از دل او دور کرده است آنکه او نصیحت
نبرد میکشد و رغبت در مال ایشان میکنند وانی این بچه مانند مرد طیب معلومے را و او
مقبول بدین علت او دفع شود بعد آنکه طبیعت خوابد فی دفع کند طیب و بن را فرزند
گوید و درین قی کند مردان را پند و بد که دنیا را بگذارید و خود رغبت در آن کند قوله
قیل اذ الزهد العبد فی الدنیا و کل الله ملکاً یغفر من الحکمة فی قلبه
چنین گفته اند چون بنده ترک دنیا کند خداوند سبحانه و فرشته را گمارد که در دل او دخت
حکمت را نهاد و کند قوله و قیل لبعضهم لم زهدت فی الدنیا فقال
لله هدهانی بعضی را گفتند دنیا را چرا گذاشتی گفتند دنیا را گذاشت او جواب
نوشته داد یعنی دنیا در قیمت من زرفته است پس بچنان شد که دنیا مرا گذاشته است
چو او مرا گذاشت من چه گذارم اینجا پرسند ترک شے بعد وجود او چو وجود او نبو
ترک چه معنی داشت بالا گفته شده است و بدو معنی دارد کی آنکه باشد و بگذارد و دم
آنکه شخصی است بر شرف تحصیل است ره آن دارد و قادر بر آن است و امکان آن دارد
که دنیا را حاصل کند مع نداشت و در آن نزد این نیز زاهد باشد قوله و قال حماد
بن حنبل رحمه الله الزهد علی ثلثة اوجه ترک الحرام و هو زهد
العوام و الثانی ترک الفضول من الحلال و هو زهد الخواص و
الثالث ترک ما یشتغل العبد عن الله تعالی و هو زهد العارفین
این سخن بالا گفته ام مکرر چه کنم قوله سمعت استاد اباعلی الدقاق رحمه الله
یقول قیل لبعضهم لم زهدت فی الدنیا فقال لما زهدت فی
الکثرها انفت من الرغبة فی قلها یعنی بعضی دیگر را پرسیدند چرا زهد
در دنیا کردی گفت چو دنیا تمام و کمال مرادست نمیدانم که او مرا چه کار آید کی با خود

وید تمام دنیا بر سلاطین است کمال آواخوا است چه جاہ و چه مال و چه لذائذ و چه دستگیر
چوں سلطان نشدم بارے چاکر ہم نباشم قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ
الدنیا کالحمروس ومن یطلبہا ما شططہا والزہد فیہا یسخر
وجہہا وینتف شعہا وتخرق ثوبہا والعارف مشتغل باللہ لا
یلتفت الیہا یحیی رحمہ اللہ مگوید دنیا مثل عروسے است طالب او اور امی آراید
شانہ او بر موسے اومی زند و آنکہ تارک دنیا و زہد است بدان ماندروسے اور سیاه
میکند و موسے سر او را میکند و جامہاے او پارو میکند و عارف مشغول بخدا است
نہ او را آراید و نہ او را بزاید بوقت خویش بخداے خویش فارغ باشد قولہ سمعت
ابا عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الطیب السامری
یقول سمعت الجعفی یقول سمعت السمری رحمہ اللہ یقول
ما رست کل شیء من موالہد فنلت ما ارید الا الزہد فی الناس
فانی لم ابلغہ ولما طقہ سری مگوید تھر چہ در کار زہد بود دران ماست کہ دم
یعنی عارف و عالم بدان کار شد م پس ازان این یافتہ کہ ترک مردان باید کرد و من بد
ز سیدہ ام و بطاقت من نشد کہ این کار بسر برم قولہ وقیل ما خرج
الزہد ون الا الی انفسہم لانہم ترکوا النعمۃ الغانی للنعمۃ
الہاتی چنین گفتہ اند زہد بدان چیزے ترک نیاوردند مگر رغبت ہم بنفس خود کردند و نیا
فانی گذاشتن کہ دران بلا و محنت بود آخرت را اختیار کردند کہ دران نعمت و رحمت
خواب بود قولہ وقال النصر بادی رحمہ اللہ حقن دماء الزاہد
وسفلت دماء العارفین خداے تعالی نگاہداشت خون زاہدان را و ریخت
خون عارفان را یعنی زاہدان را با وجود ایشان داشت و عارفان را از وجود ایشان
را بدر کرد قولہ وقال حاتم الاصم رحمہ اللہ الزہد یذیب

کیسہ قبل نفسہ و المتزہد ینیب نفسہ قبل کیسہ زائد پیش از کہ
خود را از خود کیسہ ازالہ خالی میکند و متزہد دوست کہ بتم زید میکند اول نفس را بتم
درین رہ می آرد و شقت بر نہد پس او اول اذابت نفس میکند بعد ان اذابت
ال قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثننا
عینی بن الحسن الموصلی رحمہ اللہ قال حدثننا احمد بن الحسن
رحمہ اللہ قال حدثننا محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال
حدثننا محمد بن جعفر رحمہ اللہ قال سمعت الفضیل بن
عیاض رحمہ اللہ یقول جعل اللہ الشرکۃ فی بیت واحد
جعل مفتاحہ حب الدنیا و جعل اللہ الخیر کلہ فی بیت واحد
و جعل مفتاحہ الزہد خدائے تعالیٰ شر را در یک خانہ نہاد یعنی کیا کرد
بدین مانند کہ خدائے تعالیٰ ہر جا کہ شر ہے است و در یک خانہ داشت یعنی کیا آورد
و کلید در آن خانہ حب دنیا کرد یعنی ہر کہ دنیا را دوست داشت ہر جا کہ شر ہے است
بدان بتلاشد و زید بدان مانند ہر جا کہ خیر ہے است خدائے تعالیٰ جمع کرد و در یک
مقام داشت و کلید در آن مقام زید کرد بدان مانند کہ مردمان طریق حدیث خوانند
طلب الدنیا را پس کل خطیئہ و ترک الدنیا را پس کل عبادۃ

قولہ (۷) باب الصمت

صمت خاموشی بودنت از اصول این طائفہ است ہر کہ سخن بسیار گوید
دلش محصور کم آید ہر کہ سخن بسیار گوید دل او مگر گردد ہر کہ سخن بسیار گوید البتہ کذبے
در زبان او رود ہر چند کہ او در گفتار صادق باشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمودہ است کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع و ہر کہ سخن بسیار گوید

بتک حرمت الله از دشو و هر که سخن بسیار گوید حفظ اسرار او را میسر نیاید هر که سخن بسیار
 گوید جس نفس او را میسر نشود و هر که جس نفس میسر نیاید اثر مراقبه بر او ظاهر نشود و بدانی
 عن اصحاب الصمة اصحاب الصمت قوله اخبرنا عبد الله بن يوسف
 الاصفهانی رحمه الله قال حدثنا ابو بكر محمد بن الحسين
 القطان رحمه الله قال حدثنا احمد بن يوسف السلي رحمه الله
 قال حدثنا عبد الرزاق رحمه الله قال اخبرنا معمر رحمه الله
 عن الزهري رحمه الله عن ابی سلمة رحمه الله عن ابی هرة
 رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن
 بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم
 الآخر فليقل خيرا او ليصمت ابو هريره رضى الله عنه روايت ميكند رسول
 الله صلى الله عليه وآله وسلم فرمود هر که ايمان بخدا و روز آخرت دارد او همسايه خویش را
 نز بخاند همسايه چه مخصوص است معامله با او بسيار است هر که قريب تراست احسان
 او بیشتر بايد و اذی او زياد کار تر باشد و هر که ايمان بخدا و آخرت دارد او را کم
 ضيف کند و هر که ايمان بخدا و آخرت دارد سخن نيك گوید يا خاموش ماند از اينجا
 آيد سخن خير گویند يا ساکت باشند پس صمت از كلام بشير آيد قوله اخبرنا على
 بن احمد بن عبد ان رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبد
 رحمه الله قال حدثنا بشر بن موسى الاسدي رحمه الله
 قال حدثنا محمد بن سعيد الاصفهانی رحمه الله عن
 ابن المبارك رحمه الله عن يحيى بن ايوب رحمه الله عن
 عبيد الله بن زحر رحمه الله عن علي بن ابی يزيد رحمه الله

عن القاسم رحمه الله عن ابی امامة رحمه الله عن عقبه
بن عامر رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله ما النجاة قال حفظ
علیک لمساتک ولسعت بلیتک وابتلت علی خطیتک عقبه عامر
از رسول الله صلی الله علیه وسلم پرسید نجات و رحمت رسول الله صلی الله علیه وآله
و سلم فرمود زبان خود بر خود نگذار یعنی از غیبت و نیت و فحش و اظهار عوار و سوسه
و بسیار گفتن و مراد شیخ همین است و در خانه تو باید که ترا آبخنان باشد که بنده بود
و اگر بمجوعش طیر بود و معنی دگر و لیسعت بیتدیع یعنی خانه تو بقدر وسع تو توسع
بر آید و ولد باشد و دگر خانه تو ترا بنده بود یعنی اختلاط ما مردم بسیار نبودنای گوید

داشت تقمان کی که تبه تنگ چون گلوگاه ناس و سینه چنگ

شب در آنجا برنج و تاب بد روز نیمه در آفتاب بد

بوالفضول سوال کرد از او کین چه خانه است شش بدست کج

از دل سر و چشم گریان پیر گفت هذالمن یحوت کثیر

از دم

و گفته خویش اگر از تو از او بران گبری قوله قال رضی الله عنه الصمه سلامة
وهو الاصل و علیه ملائمة شیخ میفرماید صمت سلامتی است از بسیار
چیز و اصل او همین است یعنی صمت اصل کار است یا سالم بودن اصل کار است
و بر مومن باید که دوام باشد قوله اذا ورد عند الزجر فالواجب ان
یعتبر فی الشریع و الامر و النهی و اگر در صمت منعی آید محل گفتار است
باید که در آن محل اعتبار شرع کند اعتبار امر کند یعنی آنچه بدان شرع وارد است و
امر بدان است بجا و نکند قوله و السکوت فی وقته صفة الرجال
کما ان النطق فی موضعه من اشرف الخصال سکوت در وقت سکوت
صفت مردان دین است چنانچه سخن در محل سخن بهترین خصلتهاست قوله

سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله يقول من سكت
 عن الحق فهو شیطان اخرس و بعضی این را حدیث گویند و شاید
 ابو علی رحم هم عالم حدیث میگوید و سندنمیکند هم بزبان خود میگوید ساکت از
 حق شیطانانگه است شیطان در وقت سکوت خوابد سخن گوید و در وقت
 سخن غور انگیز سازد پس او شیطان اخرس باشد این ساکت از حق را شیطان
 اخرس گفت زیرا چه او بچو اوست درین محل قوله والصمت من آداب
 الحضرة قال الله تعالى وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَخُذُوا
 صَمْتًا از آداب حضور است حضرت محل و بهشت است حضرت محل اعتبار
 و فکر است حضرت محل خویات اسرار است و بسیار چیز است اما همین یکی
 دوس در گفتار بنده است پس در حضرت صمت اید صفت ملازمان حضرت
 ت بادشاه شنیده باشی که حد صمت و سکوت دارند خداوند تعالی مهربان سخن اشارت
 کرد چون قرآن خوانند استماع آن کنید و از سخن دیگر خاموش باشید قوله و قَالَ سُبْحَانَ
 خَبَر عَنْ الْجَنِّ بِحُضْرَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَضَرَهُ
 قَالُوا أَأَنصِتُوا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ
 لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا خداوند سبحان و تعالی از جن خبر داده است
 نزدیک رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم حاضر شدند و گفتند خاموش باشید و
 گوش بسازید که او چه می خواند و قال الله تعالی وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَهُوَ
 نزدیک رحمن فرو شده است آنچنان تو نشنوی گراوانی باری که قوله و کم
 بین عبد یسکت تسا و فاعن الذنب والغیبة و بین عبد
 یسکت لاستیلاء سلطان الیهیته یکسوت سبب بیعت تجلی جلالت
 و یکسوت سبب است که بزبان غیبه و طبیعت و نیمه نزو و فشان و بیما قوله

وفی معناه انشاء ۱۔

انکر ما اقول اذا افرقنا واحکم دایناج المقال
فانساها اذا نحن المتقین فانطق حين انطق بالحوال

اندیشہ میکنم من چه میگویم و وقتی که جد امی شویم و حج و مقال را تحکیم میکنم درین حال
که او زارفته می بینم قوله فانساها و وقتی که ملاقات می شود آن همه گفتار را
را فراموش می کنم و سخن میگویم و وقتی که سخن میگویم بحال و بهره یعنی وقت فرا
اندیشہ می کنم که سخن من بهره رنج است و وقتی که ملاقات می شود آن همه فراموش
میشود و سخن که میگویم بهره میگویم قوله وانشاء

فی الیل کم من حاجة لی مهمة اذا جیتکم لمد سریا لیل ما هیأ
اے شب چند حاجت است مرا که آن مهم است و وقتی که ملاقات میکنم نمی دانم
که شب چه بود و چه حکایت بود و غرض اینست که در وقت حضرت سکوت است
قوله وانشاء

و کم من حدیث لک حتی اذا ملکنت من لقیات انسیت
و چند حکایت باشد که بنا بر تو باشد و وقتی که مرا تقاضی تو مسلم شد همه فراموش
شد قوله و السکوت علی قسمین سکوت بالظاهر و سکوت بالقلب
والضمان فالتوکل یسکت قلبه عن تقاضی الارزاق والعارف
یسکت قلبه مقابلہ للحکم ببغت الوفاق فهذا الجمیل صنعہ
واقف و هذا الجمیع حکمہ قانع و سکوت بر دو قسم است یکی خاموشی در ظاهر و بیخوشی
است خاموشی که در ظاهر است خاموش باشد بهره با هر کس سخن نگوید و سکوت
است که بدل باشد و بضمیر باشد و سکوتی که در باطن است مثال او اینست
که ضمیر مرد متوکل بر طلب رزق ساکت باشد از خدا نخواهد که رزق بدو چنانچه

از اکتساب ظاهر ساکت است بدل هم ساکت است از خدا برزق نمیخواهد و
عارف ضمیر او ساکت است آنچه از آن سو آید آید و بر وفق غویش نخواهد پرسید
متوکل من جمیل صنع تعالی را و اثنی است فعل و صنع خواهد بود این جمیل آن
و اثنی است هر چه شایسته و بایسته آنست و این عارف آنچه او حکم کرده است
بدان قانع است او در جمیل فعل است این در جمیل حکم است قوله و
فی معناه قالوا

تجری علیک صرفه و هموم سرک مطرقة

هر صیرفته که باری تعالی کند و بر تو رود و سر تو ساکت و فرو افتاد باشد هر طرفی
او را لحظه نشود قوله و ربما یكون سبب السکوت حیرت القلب
فانه فاذا و در کشف علی وصف البغته حرست العبارة
عند ذلك فلا بیان ولا نطق و طمست الشواهد هنالك
فلا علم ولا حس قال الله تعالى یوم تجمع الله الرسل فیکؤل
ما ذا اُحِبْتُمْ قالوا لا علم لنا و بما باشد سبب سکوت چیزهای
از آن سو آید کشف و پیوسته این در جبروت اقد و ساکت ماند زیرا چه جو کشف و ادر
شود بر صفت ناگهانی انتظار نه و ترصد نه و او خود را در آن محل و مرتبه
نداشته یکایک از آن سو چیزهای آمد در اینچنین حالت عبارات گنگ شود
نه بیانی ماند و نه نطق ماند و در اینچنین حالت هر شایده که بود مطموس باشد
اگر چه شواهد میهند اما چو او در حرست متفرق است ایشان مطموس اند اینجا اطمینان
نباشد و حس نباشد یا آنکه فجاءت آن کشف شده است که همه شواهد او مطموس
کرده است و همه در عرض فنا رفتند علم نامزد حس نامزد معلوم نیست محسوس نیست
علم چه اند قال الله تعالى یوم تجمع الله الرسل فیکؤل ما ذا اُحِبْتُمْ

درخانہ خود نشست و اختیار عزت کرد قولہ وکان عمر بن عبدالعزیز
 رحمہ اللہ اذا کتب کتابا فاستحسن لفظا من قول الکتاب
 وغیرہ عمر بن عبدالعزیز چون چیزے نوشتے و او را خوش آمدے آن نوشتہ بارہ کرد
 و گرد ایندے و گرنشتے مگر خط نفس و رومی یافت قولہ سمعت الشیخ
 ابا عبد الرحمن؟ یقول امیرنا عبد اللہ بن محمد البرازی
 رحمہ اللہ قال حدثنا ابو العباس محمد بن اسحاق السراج
 رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن الفتح رحمہ اللہ یقول
 سمعت بشر بن الحرث رحمہ اللہ یقول اذا اعجبنا الکلام ^{البحار}
 فاصمت و اذا اعجبنا القمیت فتکلم بشرطانی مگفتہ است اگر
 سخن گوئی و آن گفتار ترا خوش آید خاموش کن و اگر سکوت ترا خوش آید سخن آید
 قولہ و قال سهل بن عبد اللہ رحمہ اللہ لا یصح لاحد القمیت
 حتی یلزم نفسه الخلوۃ و لا یصح له التوبۃ حتی یلزم نفسه ^{القمیت}
 بیح یکے رصحت خاموشی نباشد تا خلوت را ملازم گیر و ملازم سکوت ہمین سخن گفتن
 بامروم مراد باشد آنگہ خلوت صحیح آید و اگر در خلوت تلاوت بسیار میکند و قصہ باز
 و افسانہ و اشعار میخواند اینجا سکوت نیست کلام اللہ تلاوت میکند اگر چہ کلام ^{اللہ}
 است و چنین و چنان است اما مرد متفکر و مراقب را تلاوت بقدرت و
 حصہ است و توبہ بشرط درست نشود تا صمت لازم نباشد گفتہ ام حدیث را
 کفی المرء کذباً ان تحدث بكل ما سمع قولہ و قال ابو بکر الفارسی
 رحمہ اللہ من لم یکن القمیت و لحنه فهو فی الفضول و ان
 کان صامتا لم یکن را وطن او صمت او نشد یعنی قرار و مستقر نشد پس او فضول
 است البتہ سخن زاید افتد و اگر چہ او صامت نماید قولہ و الصمت لیس

مخصوص علی اللسان لکنہ علی القلب والجوارح کلہا وصمت منھو
 لسان نیست اگرچہ وصف لسان است اما قلب وجوارح چشم و دست و
 پا سے ایشان ہم نسبت بصمت دارند دست در فعلی و علی ہست و قدم بکار
 ہست و چشم در نظارہ ہست گوئی ایشان ہم ناطق اند باعتبار حال ایشان و
 گفتہ اند لسان الحال انطق من لسان القال قوله وقال بعضهم
 من لم یستغنم السکوت فاذا انطق نطق بلغویر کہ سکوت غنیمت
 نہ داشت چوں سخن گوید سخن لغو گوید یعنی چوں البتہ خود را در گفتار در لغو
 ہم از زبان او بیرون آید چوں سکوت را کار نہ دانست تکلم بلغوا باشد قوله
 سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد
 بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت ممشداً ^{ربی} یقول
 رحمہ اللہ یقول الحكماء و سرائر الحكماء بالصمت والتفکر علما کہ حکم
 رسیدند بدین دو چیز کہ بصمت دوم بتفکر و تفکر لازمہ صمت است تفکر
 بنیر صمت میسر نیاید ہر جا کہ متفکر است او در گوش نشیند و سر فرو
 افکند یا نظر بر جواس و صحراے ہزار و بلکہ تعمیم عین کند مغزے و خلاصہ
 بفکر خویش بیرون آرد قوله و سئل ابو بکر الفارسی رحمہ اللہ عن
 صمت المسترفقل ترک الاشتغال بالماضی والمستقبل ابو بکر فارسی
 را پرسیدند از صمت سر کہ صمت سر چہ معنی دارد و عبارت از چیست گفت
 گذشتہ را در دل نیار و کذلک آئندہ را قوله وقال ابو بکر الفارسی
 رحمہ اللہ اذا کان العبد فاطقاً فیما یعنیدہ ما لا بد لہ منہ
 فهو فی حد الصمت چوں بندہ سخن لایعنی گرد آرد و آنچه لابدی است
 از آن سخن گوید او در حد صمت باشد یعنی دمالایعنی ہر کیے بر اندازہ حال او است

قوله ویروی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اندہ قال کلمۃ
الناس قلیلاً وکلمۃ ربک کثیراً لعل قلبک یری اللہ تعالیٰ انما
جبل مروی است اوگفتہ است بامردمان سخن اندک گو و با خدا بسیار گو یعنی دل
را و زبان را ملازم ذکر او و در زبان ذکر جلی گوید بدل ذکر خفی تحقیق دل تو خدا را بیند
یعنی بے شبہ دل تو در حضور حق است و در اعتقاد قریب اوست و دیگر
بعضے صوفیاں گویند چو اینچنین مجاہدہ کنند خدا را ہم در دنیا بینند و گفتم اند بدل
بینند و گفتم اند میان خواب و بیداری بینند و آنکہ گفتم اند در بیداری بینند ایسا
دانند قوله و قیل لزی النون المصری رحمہ اللہ من اصون
الناس لنفسہ فقال املکھم لسانہ از ذوالنون پرسیدند کدام
کس است کہ نگاہ دارندہ تر مردماست مرفض خود را و از ہمہ چیز با اساک
کرده و خود را از ہمہ چیز بازا آورده است گفت آنکہ زبان خود را مالک است
یعنی زبان بدست اوست در یعنی سخن گوید در لایحی سخن نگوید و شاید بعض
اوقات در یعنی ہم سخن نگوید قوله قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ
ما شیء بطول السبعن احق من اللسان بیچ چیزے نیست سزاوار
بہ بند داشتن از زبان اولایق آنست کہ ہمارہ در بندہ دارند قوله وقال علی
بن بکار رحمہ اللہ جعل اللہ لکل شیء مایین وجعل للسان
اربعة ابواب فالشفاتان مصراعان والاسنان مصراعان
خدا سے تعالیٰ ہر چیزے را دو در کردہ است و براے زبان را چہار در کردہ
است دو لب و دو تختہ در و دو رستہ دندان گوئی و تختہ در است ہر
تختہ را درے می شمارد بسیار در را باشد کہ ہمہ بیک تختہ بنہ شود حاصل کلام
یعنی سخن را ہر کسے تواند کہ داشتن زیر پاچہ ہر چیزے درے دارد و آن در

و تخته و زبان و دو در و دو چهره تخته و دو معنی مفهوم شود کی آنکه دو در و دو نگاه و
آن دشوار باشد دوم آنکه دو در و دو چوبند محکم بسته شود قوله و قيل ان ابا بکر ^{یق} الصل
رضی الله عنه کان یمسک فی فیه حجر الذاسنه لیقل کلامه صدیق اکبر
رضی الله عنه رامی آرند سا لها و درین خویش نگه داشته تا سخن آنک گفته شود یعنی اگر
چیز در دهن بود تا بهرزه سخن گفته نشود و یا دمی دانند که سخن گوید و دیگر قوله و ربما
یکون السکوت یقع علی المتکلمه تا دیدال الله اسأله به فی شیء و بها باشد که
سکوت بر تکلم افتد و در آن مطلوب تا دایب تکلم باشد سخن میگفت و در آن عادت گرفته
آن بسکوت باز آید تا دایب تکلم است زیرا چه او بر آن عادت گرفته و او را بسکوت آرند
بر سخت دشوار است قوله کان الشبلی رحمه الله اذا تعد فی حلقته
ولا یسألونه یقول وقع القول علیهم بما ظلموا فهم لا یطعنون
و شبلی چون در حلقه مجلس خویش شسته و از و چیز سخن نمی پرسیدند گفته سخن
بر ایشان افتاد بسبب چیز که ایشان ظلم کردند پس ایشان را سخن ماند سخن گفتن نمی
توانند بر آید این را آورد و چو صمت بر تکلم افتاد تا دایب او باشد پس ایشان سخن
به عبارت شرح بر الفاظ "سخن گو و دیگر غیراً" اتمام است و در نسخ شرح منقول عنه از سهو
کاتب آن نسخ غالباً یک یا دو سطر عبارت از کتابت متروک ماند چونکه نسخه دیگر موجود
نیت لامحال این مضمون در طباعت هم ناتمام گذارشته شد علاوه ازین بعد این مضمون شرح
یک جلد متن از رساله قشیریه مع شرح آن هم در نسخ شرح منقول عنه منقول نیست - اینجا باشد
متن از رساله قشیریه قلمی و مطبوعه نقل کرده میشود و مواظب و قیل ان ابا حمزة البغدادی
کاتب حسن الکلام و فیه تفهیم به هاتفت تکلمت فاحصت
بقی ان تسکت فتخمن فما انکم بعد ذلک حتی هات و مادت قهریباً
من هذه الله علیه علی رأس اسبوع او اکثر - ع ح

نہی گویند بسبب ظلمے کہ ایشان کردند پس عدم سخن ایشان تا دیب ایشان باشد
 قوله وربما يقع السكوت على المتكلم لان في القوم من هو اولى
 منه بالكلام و شاید متكلم سخن گوید ازین جهت کہ نزدیک او شخصے است کہ
 اولایق است ازین کہ سخن گوید این سکوت ارباب صمت نیست ابا شخصے باشد کہ
 ارباب خود را نگہ دارد شیخ ادبے می آموزد و در حضرت کسے بدولایت باشد کہ
 برائے سخن گفتن سخن گوید قوله سمعت ابن السماك رحمه الله يقول
 كان بين الشاه الكرمانی و يحيى بن معاذ هذا قد فجمعهما بلد
 فكان شاه لا يحضر مجلسه فقل له في ذلك فقال الصواب
 هذا فما زالوا به حتى تحضروا مجلسه و بعد ناحية لا يشهر
 به يحيى بن معاذ فلما اخذ يحيى في الكلام سكنت ثم قال ههنا
 من هو اولى بالكلام مني و ارفع عليه فقال شاه قلت لكم
 الصواب ان لا احضر مجلسه از این ساک شنیدم میگفت میان شاه
 شجاع کرمانی و یحیی معاذ رحمہما اللہ شدند و شاه در مجلس یحیی حاضر شد شاه را
 گفتند مجلس او گفت بہتر نیست کہ حاضر شوم ہمیشہ ہمچنین بودہ اند
 تا آنکہ بارے در مجلس حاضر شد شست و یحیی رحمہما اللہ علم داشت کہ او در گوشہ
 شست بہت ابو یحیی سخن آغاز کرد و خاموش ماند بعد آن گفت اینجا کسے
 است کہ در سخن او از من اولی تر است زبان یحیی بستہ شد شاه گفت من نگفتم
 کہ صواب نیست کہ من در مجلس او حاضر شوم قوله وربما يقع السكوت
 على المتكلم یعنی فی الحاضرین و هو انه يكون هناك ليس
 باهل السماع لذلك الكلام فيصون الله لسان المتكلم غيره
 وصيانة لذلك الكلام عن غير اهله و بما باشد کہ سکوت بر تکلم

افتد مشکلی کہ احق بکلام سبب آنکہ حضار لایق کلام او نیند خداے تعالی زبان
آنکہ احق بکلام است نگاه می دارد تا سخن او را اعلان نشوند اینجا و معنی است کی
آنکہ زبان بسته می شود سخن گفتن نمی تواند فیصون الله بدین معنی درست شیند و
دیگر او اختیار نمی خواهد سخن گوید آن اختیارے که او را افتاده است آن صون
بارنی است که او با اهل سخن گوید قوله و ربما يكون السكوت الذي
يقع على المتكلم ان بعض الحاضرين كان معلوم الله سبحانه
من حاله انه يسمع من ذلك الكلام فيكون فتنه له اما توهمه
انه وقته ولا يكون اول انه تحمل نفسه ما لا يطيق
في رحمه الله عز وجل بان تحفظ سمعه عن ذلك الكلام
اما صيانته له وعصمة عن غلط و بما باشد که سخن گوید زیرا چه بعض
حاضران از آنها باشند سخن شنوند و سخن عالی آن حاضر گمان برد که این وقت من
است پس این فتنه باشد او را با خود سخن شنود و نفس خویش تحمیل کند آنچه وقت
او نباشد سخن صوفیا در دو چیز باشد یا از موارد و حقایق یا از ریاضات و مجاہدات
اگر از حقایق و معارف است شخصی شنود و آن بدانکہ وقت من است
و آن گمان فتنه باشد مرا و اگر سخن از مجاہدات است و آن اثنی و اصب
است سامع آن بار بر نفس خویش نهد و تواند برداشتن ضمیر وقتہ احتمال دارد
بر سامع باز گردد و احتمال دارد کہ بر حکم مشکلم توقف کند باندک فکر معلوم خواهد
کرد قوله و قال مشائخ هذه الطريقة ربما يكون السبب
فيه حضور من ليس باهل لسماعه من الجن اذ لا تخلو
مجالس القوم من حضور جماعة من الجن و بما باشد که سخن نگویند
سبب آنکہ من در مجلس ایشان حاضر می شود ایشان سخن نگویند تا ایشان نشوند من

انواع اند دیہوری گویند و طہیوری مائی و ناری و ارضی و ہوائی و قدسی جن قدسی
 مومن و مسلمان بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان آورده اند و رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رکن ایمان ایشان این شرط کرده بود کہ بر مسلمانان
 ظاہر نشوند و ایشان ظاہر شدند پس ایشان ایسا نہ دارند اما بشرط اسلام بخمنین
 کسان حاضر باشند و اسرار و سخن ملوک بشوند زیان دارد ہم گویندہ را ہم نشوندہ را
 قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ يقول اعتلت
 مرة بمرء فاشتقت ان ارجع الی نيسابور فرأيت فی المنام
 کأنَّ قایل يقول لی لا یکنک ان تخرج من هذا البلد فان
 جماعة من الجن استحلوا کلامک و یحضر من مجلسات
 فلاجلهم تجلس ههنا شیخ میگوید از ابوعلی شنیدم کہ میگفت در شہر مرو
 رنجور شدم خواستم کہ بر نسیابور باز گردم پس در خواب دیدم گوی مردے میگوید
 ممکن نیست ترا کہ از مرو بیرون آئی زیرا چہ جماعتی از پربان کلام ترا تشرین گرفته
 اند و در مجلس تو حاضر می شوند از سبب ایشان ترا محبوس دارند شیخ این حکایت
 برائے آن را آورد کہ جن در مجلس ایشان حاضر می شوند اما اینجا این سخن ماند
 کہ بالاگفت سخن نگوی تا نشوند یعنی اہل نشوند و اہل نشوند و میان ایشان اہل
 ہم می باشد محمد حسینی (ادس) اللہ سآیب انفا سده علیہنا
 مادامت الشمس طالعة و الطلع طالعة چنین می گوید مرد و عارف چو در
 بیان اسرار حقایق و معارف شود کراما کاتبین را از ہر دو طرف او دور کنند
 تا ایشان اسرار خداوند تعالی نشوند و اگر نہ ایشان از کتابت مانند عجب فرشتگان را
 سخن اسرار نباشد جن خود کدام است قوله قال بعض الحكماء رحمہ اللہ
 ان ما خلق للانسان لسان و احدا و عینان و اذنان یسمع و یر

اکثر ما يقول علما گفته اند خداے تعالی انسان را زبان یک و دو چشم و گوش
و دو برآه آنگه آنچه بگوید کمتر از آن باشد که می بیند و می شنود اینها سخنی هست بسیار را
باشد که چشم و گوش ایشان بر دو زبان باقی ماند چندان ندیایان گوید که اندازه
باشد قوله و دعی ابراهیم بن ادهم رحمه الله الی دعوة
فلا اجلس اخذ و انی الغيبة فقال عندنا یوکل الحمد بعد
الحیز و ابتداء تم یاکل الحمد اشار الی قوله تعالی آتَجِبْتُ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا سلطان ابراهیم را جاب برآ
طعام دعوت شد آمد و مجلس شست و مردان در غیبت شدند گفت نزدیک
ما اینچنین است گوشت بعد از بیا رند و گوشت را با نان خورند و اینها
مردان اند که گوشت پیش از آن می خوردند مراد این داشت که در کلام الله
است آتَجِبْتُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا قوله
و قال بعضهم الصمت لسان الحکیم صمت زبان حکیم است
یعنی صمت او نطق عالی دارد و صمت حکیم گوئی این سخن گفت که مرد عقل
و حکیم ساکت باشد و دیگر صمت او دلیل بر این میکند که او در فکر و حکمت
است و دیگر حکیم را باید که هماره ساکت باشد زیرا چه متدبر و متفکر است
قوله و قال بعضهم تعلم الصمت كما تتعلم الكلام فان
كان الكلام يهديك فان الصمت يقيدك بعضی گفته اند
تعلم صمت کن یعنی بیا موز که صمت کما کنند و بیا موز که صمت چه نفع و چه اثر
و از چنانچه تعلم کلام کردی مرد عالم معانی بیان میگوید که اینجا آکید می آرو فلان
سخن بغیر آکید از بحث از مقتضی حال و مقتضی مقام دارد و تو صمت را
هم تعلم کن زیرا چه کلام ترا ره راست می نماید و صمت ترا از تو نگاه میدارد

قوله وقيل عفة اللسان صمته وكفته اند هر عضو را عفت باید
 که لایق آن عضو باشد و عفت لسان صمت است قوله وقيل مثل
 اللسان مثل السبع ان لم توفقه عدل عليك و هم چنین گفته
 اند که زبان بچوانه درنده مانند چنانچه شیر و گرگ اگر آن حیوان درنده
 را محکم نه بندی او بر تو بدود یعنی زبان ترا نگاه دار اگر نه ترا زبان فاحش کند
 قوله وسئل ابو حفص رحمه الله ای المحالین للوحی
 افضل الصمت او النطق فقال لو علم الناطق ما آفة النطق
 لصمت ان استطاع عمر نوح علیه السلام ولو علم الصمت
 ما آفة الصمت لسأل الله تعالى ضعفی عمر نوح علیه السلام
 حتی یطق از ابو حفص پرسیدند ولی را چه بهتر خاموشی یا سخن گفتن ابو حفص
 جواب داد اگر سخن گوینده بداند که در سخن گفتن چه آفت است هر آینه ساکت
 ماند اگر تواند مدت عمر نوح علیه السلام اگر مرد خاموش بداند که در خاموش ماندن
 چه آفت است هر آینه از خدا خواهد دو چند عمر نوح علیه السلام تا سخن
 گوید مشکل کار است هم در سخن گفتن آفت و هم در ساکت ماندن آفت پس
 ولی چه کند اما این قدر معلوم شد برائے یکے را عمر نوح گفت و برائے یکے
 را ضعف عمر نوح علیه السلام گفت اینجا تو فهم بکن چه بهتر این آید که نطق بهتر و سخن
 برائے صمت را این گفت که دو چند عمر نوح یا بدورین دو چند عمر از خدا قدرت
 نطق خواهد بعد آن سخن گوید پس صمت دو چند از نطق باید پس صمت بهتر قوله
 وقيل صمت العوام بلسانهم وصمت العارفين بقلوبهم
 وصمت المحبين من خواطر اسرار هر حد گفته اند خاموشی عوام از سخن
 است و خاموشی عارفان حق بقلوب است یعنی دل از همه خیر ساکت و صامت

است جز محادثاتے و مناجاتے کہ با خدا دارد و در ان مناجات سخن نیست
و صمت و دستان خدا صمت درستی است آنچه میان او و میان محبوب
میگذرد و محب با محبوب در خیال خویش خدایتے دارد اے عزیز عجب سخنی
است این چه داغم فہم کرده باشی یا نہ و ایما للہ حالتے میان محب و محبوب
گذرد کہ محب نتواند آن حالت را با خود باز گردانیدن قوله و قيل لبعضہم
تکلم فقال ليس لي لسان فانكلم ففيل له اسمع فقال ليس
في مكان فاسمع و حين كويدي كى را گفتند سخن گو گفت زبان ندارم مگر اشارت
بدین میکند کارم بجای است کہ زبانم گنگ است یا خود فرصت سخن ندارم
یا خود میگویم یک زبان دارم آن بذکر خدا مشغول زبان و اگر گجا دارم کہ سخن گویم
و او را گفتند بشنو گفت در من مسیح نیست کہ بشنوم یعنی آن گوش نیست کہ بحق
شنیدن بود با تمام حواس من بجای دیگر متفرق است آن گوش نماندہ است
کہ سخن کسے در ان گوش در آید اگر وقتے تو بنظارہ محبوب متفرق شدہ
باشی بدانی کہ آن گوش نماندہ است کہ سخن کسے در گوش آید قوله وقال
بعضهم مكثت ثلثين سنة لا اسمع لسانى الا من قبلى ثم
مكثت ثلثين سنة لا اسمع قلبى الا من لسانى سى سال شدہ باشد کہ من نمی شنوم
مگر از دل من یعنی ہر چہ دل را احوال محبوب و از سکایت و حکایت او دل با خود
گوید گوش من آن شنود و دیگر ہر چہ بدل الہام شود من بہان شنوم قوله
وقال بعضهم لو اسكت لسانك لم تبخ من كلام قلبك
و لو صرت رميما لم يتخلص من حديث نفسك و لو جهدت
كل جهد لم تكمل روحك لانها كاستمة للستر اگر زبان
خود را از سخن ساکت کردی دل تو از حکایت نخواہد ماند و اگر تو استخوان

ریختہ گردی از حدیث نفس خلاص نیابی گوئی از تعسر سکوت بیان میکند کہ سکوت دست ندید مگر بعسرت زبان تو ساکت ماند دل تو ساکت ماند و حدیث نفس نہا شد کار این کار اگر توفیق دید پروردگار و ہر جہدے کہ توانی کرد بکنی روح تو با تو سخن نگوید زیرا چہ او قائم بہر است و حق واقف اسرار است او جز اسرار چیزے دیگر نہ اند اگر سخن گوید از سر گوید و صفت او خود گمان بہر است و دیگر روح محب خالق البوح است و اہل محبت را در سخن گفتن از جمال محبوب و آنچه میان محب و محبوب رود غیرت باشد قولہ وقیل لسان الجہل مفتاح حنفہ گفتہ اند زبان جاہل کلید مرگ است یعنی جاہل سخن گوید و آنچه گوید کہ موجب ہول و زوال است و بر افتاد او شود قولہ وقیل المحب اذا اسکت هلك والعارف اذا اسکت ملك و گفتہ اند اگر محب خاموش ماند ہلاک گردد و گفتہ اند نظم

نوع زوای درو باشد گفتن غم دل بنگارے

و چون عارف ساکت ماند اک اسرار گرد تہلک و تکلیف در علم یقین و عین یقین قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن نصر الصایغ رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول من عد کلامہ من عملہ قل کلامہ الا فیما یعنیہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ کلام خود را از عمل خود شمرد یعنی او را موجب نجات و موجب فوز و ظفر نجات سخن او اندک شود ضرورت او را آن باید گفتن کہ موجب نجات و فوز و درجہ باشد و آن اندک

شد

قوله (۸) باب الخوف

خوف ترسیدن باشد از وقوع غیر ملامت حالاً مآلاً و هر کس را خوف
 باعتبار خال اوست مردی ترسد که فردا در آتش و فرخ نسوزم در نقد بقوت مرد عامی
 مایه و منای طالب ترسد نباید هم برین حرام دارند و برین حرام برند و برین
 حرام بر آنکه برند فردا مراد بدام دهند یا ندهند متوسط ترسد نباید اكمال حال
 نشود و تکمیل و تکلیف نیابد منتهی ترسد از کمر و خدع چیز را با وے کند او را گمان
 رود بمقصود رسیدم و در واقع آن پرده باشد که چشم روی دل او البته بدان
 پوشیده اند و بدین وهم گم روی محبوب می بینم و منتهی خوف دارد که اسیر
 بروی قلب نماید اگر جزئیات می نویسم بسیار سخن می شود مرد سالک خردمند
 را این مقدار کفایت باشد و برین قیاس هر چه نه مقصود و مراد باشد و یک خوف
 و گراست منتهی را که از آنچه او واجد است از آن برخیزد و به عنوان کلام باز گردانم
 بسن شیخ باز آیم بسیار گفتن رسم نیست قوله قال الله تعالى يدعون
 رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا خوف بسیار انواع را بیان کرده ام مرد مآول هر خوفی
 را که عنایت کند کلام آبی آن نباشد و آن قدر که مخاوف گفتیم بر عکس آن
 مطاع باشد قوله اخبرنا ابو بکر محمد بن احمد بن عبد الواس
 الحیری العدل رحمه الله قال اخبرنا ابو بکر محمد بن
 احمد بن دلوید الدقاق رحمه الله قال حدثنا محمد بن
 بن یزید رحمه الله قال حدثنا عامر بن ابی الفرات رحمه الله
 قال حدثنا المسعودی رحمه الله عن محمد بن عبد الرحمن

عن عيسى بن طلحة رحمه الله عن ابى هريره رضى الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل النار من
بكى من خشية الله حتى يلج اللبث في الضرع ولا يجتمع غبار
في سبيل الله ودخان جهنم في منخري عبد ابدل از رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم فرمود هر که بخوف خدا گريست او در آتش فروغ
نیفتد آنکه شیر در پستان باز گردد یعنی این واقعنه و دخول هم در نار واقعنه و عباد
که در ره خداست و درود و فرخ در سوراخ بینی مردم جمع نشوند یعنی البته آنکه در
ره خدا مشقت دیده باشد و گرد و غبار آن ره کشیده باشد اثر و فرخ آید
نبرد قوله حد ثنا ابو نعيم احمد بن محمد بن احمد بن ابراهيم
المهرجاني رحمه الله قال حد ثنا ابو محمد عبد الله بن
محمد بن الحسين بن الشرفي رحمه الله قال حد ثنا
عبد الله بن هاشم رحمه الله قال حد ثنا يحيى بن
سعيد القطان رحمه الله قال حد ثنا شعبة رحمه الله
قال حد ثنا قتاده رحمه الله عن انس رضى الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما
اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا انس رضى الله عنه انه رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم روايت کرده است که رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم فرموده است اگر شما بدانید آنچه من دانم اندک بخندید و بيار
بگریید آنکه بر غور کار کسی را که اطلاع نباشد اگر چه کند وجه باشد
برین صفت خنده معدوم باشد و گریه ملازم باشد قوله الخوف معنى
متعلقة في المستقبل لانه انما يخاف ان تحل به

مکروه او بیفوت و محبوب و لایکون هذا الاشیء سیحصل
 فی المستقبل فاما ما یکون فی الحال موجودا فا الخوف لا یتعلق
 به شیخ رحمه الله گفته است خوف معنی است متعلق در استقبال زیرا چه خوف
 نیست که مکروه به بر و افتد یا محبوب از وفوت شود و آن صفت نباشد
 مگر در استقبال که شاید حاصل شود اما چیزی که نقد است در آن خوف تعلق نیست
 ولیکن این هست چیزی بدست تو است و تو مالک اوستی خوف آن هست
 در آن مملوک با تو مکر و خدا ع باشد محبوب در بر تو بر صفتی که تو تحقیق کرده
 که این محبوب نیست و خوف آنکه آن مزخرف و منحرف بود قوله والخوف
 من الله سبحانه و تعالی هو ان یخاف ان یعاقبه اما فی الدنيا
 و اما فی الآخرة وقد فرض الله سبحانه علی العباد ان یخافوه
 فقال خَافُونَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ و قال وَاٰیٰی فَاَرْهَبُونَ
 و مدح المومنین بالخوف فقال یَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ
 خوف خدا اینست که او خوف خدا کند از خدا که او را عقاب کند یا در دنیا یا در
 آخرت و خدا تعالی بر بندگان فرض کرده است که از او ترسند و گفته است
 وَخَافُونَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ و گفته وَاٰیٰی فَاَرْهَبُونَ هم از من
 ترسید از دیگران نه الحق از هیچ کی خوف نیست مگر از خدا چه گویم اگر با تو
 مخاوف بیان کنم فالكلمة بطولها و خائفان را خداست و گفت یَخَافُونَ
 رَبَّهُمْ قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله
 یقول الخوف علی مراتب الخوف والخشية والهبة فالخوف
 من شرط الايمان و فضیته قال الله تعالى وَتَخَافُونَ اِنْ كُنْتُمْ
 مُؤْمِنِينَ والخشية من شرط العلم قال الله تعالى اِنَّمَا يَخْشَى

جذب وجذباً ذاهرب انجذب في مقتضى هو الا كالرهبان
الذين اتبعوا الهواء هم فاذا كبحهم لحام العلم وقاموا
محق الشئ فهو الخشية خوف برد ونوع است خشت است و ربهت است نك
صاحب ربهت است وقتي ترسد بگزير و ربهت و سرب اگر هر دو
را نيكه گویند شاید چنانچه جذب و جذب پس چون بگزير و بمقتضى موا بگزير و چنانچه
قوسه كه رهبانند ایشان گر نخته اند ابتلاع موا گردند پس چون نگام علم ایشان را
بگرداند و بحق شرع آیتند این خشت است قوله سمعت محمد بن
الحسين رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن محمد الدراز
رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان رحمه الله يقول سمعت
ابا حفص رحمه الله يقول الخوف سراج القلب به يبصر
ما فيه من الخير والشر خوف مثل چراغ باشد در دل كه آن بخیر و شر
اوست بدان می بیند قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه
الله يقول الخوف ان لا تغفل نفسك بعسى وسوف خوف نیست
كه نفس خویش را بمسویف و امثال تعلیل نمکنی امثال بیهلته غایم گردن و سوف
سر انجام چنین کار خواهم کردن قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه
الله يقول سمعت ابا القاسم الدمشقي رحمه الله يقول سمعت
ابا عمر و الدمشقي رحمه الله يقول الخائف من يخاف من
نفسه اكثر مما يخاف من الشيطان فإلف اوست كه از نفس خویش
بیش از این ترسد كه از شیطان شیطان مدوے خارجی است و نفس مدوے
داخلی هر آینه خوف از او بیشتر باشد چون زدوے بود كه نقدی كه تو در گره
بسته اے زد و درون آن گره باشد قوله وقال و ابن الجلاء رحمه الله

الخائف من يامنه المخوفات خائف كس است که از مخوفات بمن
 باشد مثلاً شیر پہلے مخوفے است مایخاف منه او ازو ایمن است زیرا
 خائف اورا خوف خدا است و از مخلوقات ایمن است قوله وقيل ليس
 الخائف الذي يبكي ويمسح بعينه الخائف من يترك ما
 يخاف ان يعذب عليه خائف آن نیست که می گرید و چشم را پاک
 می کند خائف اوست که ترک آورد چیزی را که مقابل آن اورا فدا عذاب
 شود قوله وقيل للفضل ما لنا لا نرى خائفا فقال لو كنت
 خائفا لرايت الخافين ان الخائف لا يراه الا الخائفون
 وان الشكلى هي التي تحب ان ترى الشكلى بفضل رحمه الله گفتند
 چیست ارا که خائف را نمی بینیم گفت خائف را خائف بیند زیرا چه هر جا که عورت
 را که پسر او مرده است او دوست میدارد که به بیند عورتی را که پسر او مرده
 است زیرا چه هر جا که درد مندے است حکم جنسیت خواهد بود و مندے
 نشند هر که میان صوفیان مقام خوف دارد خایفے بنید آن مقام خود شناسد قوله
 وقال يحيى بن معاذ رضي الله عنه مسكين ابن آدم لو خاف
 من النار كما يخاف من الفقر لدخل الجنة يحيى بن معاذ رضي الله
 عنه گفته است مسكين فرزند آدم چنانچه از فقر می ترسد اگر بترساند از آتش
 دوزخ ترسد در بهشت در آید قوله وقال شاه الكرمانى رحمه الله
 علامة الخوف الحزن الذي يسم نشان خوف اندوه دائم است قوله
 وقال ابو القاسم الحكيم رحمه الله من خاف من شيء هرب
 منه ومن خاف الله هرب اليه هر که از چیزی ترسد ازو گریزد و هر
 که از خدا ترسد بهو آید او گریزد قوله وسئل ذوالنون المصري

تعب الشكلى

ورحمه الله متى يتيسر على العبد سبيل الخوف فقال اذا نزل
 نفسه منزلة السقيم تحتمى من كل شئ مخافة طول السقام
 ذوالنون رحمه الله را پرسیدند که باشد مقام خوف بنده را میسر آید گفت وقتی که نفس را بمنزله
 سقیم مریضی دارد آنرا که سقیم مریضی باشد پرہیز کند از چیزے کہ آن سبب از دوا
 مرض باشد و ہر کرامقام خوف شد ہر چہ واجب آن باشد از ان محترز ماند قوله
 وقال معاذ بن جبل رحمه الله ان المؤمن لا يطمئن قلبه ولا
 هتكن روعته حتى يخلف حبل جهنم معا من جبل رحمه الله گفته
 است تحقیق مؤمن را از خوف امنی نیست تا آنکہ از پل صراط سلامت بگذرد
 پل صراط را دو معنی است حسی و معنوی حسی ایست چنانچہ از احادیث و
 اخبار تحقیق شدہ است کہ پلے نہند صفت او چنین و چنین باشد ہر کہ از ان
 سلامت بگذرد و ادواجی باشد و ہر کہ تواند گذشت و ہر آنجا چھند بماند او
 ہلک باشد و معنوی اگر ترا براتباع مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم استقامت شد
 و قدم تو بحبل اتباع اہمال تو درست و راست آمد این صراط مستقیم است ہر کہ
 برین سلامت بگذرد چنین و چنین باشد آن صراط حسی کہ گفتم بر وسلامت
 نگذرد کہے کہے کہ برین صراط معنوی مستقیم باشد قوله وقال بشیر
 الحافی الخوف ملائک لا یسکن الا فی قلب متقی خوف بادشاہ
 است قرار گیرد جز در دے کہ او پرہیز کار باشد قوله قال ابو عثمان
 الحیری رحمه الله معیب الخائف فی خوفه السکون الی
 خوفه لانه امر مخفی عیب خائف در خوف چیست کہ بغوف قرار گیرد
 چہرہ خوف قرار گیرد از ان ترقی تواند کرد و نہ بر افسہ ابستہ کارے
 است کہ تمام مردم گیرد و چہ تمام در گیرد مردم پیشتر ننشاند قوله وقال

الواسطی رحمه الله الخوف حجاب بین الله و بین العبد
و هذا للفظ فيه اشكال ومعناه ان الخائف متطلع نوقت ثان
وابناء الوقت لا تطلع لهم المستقبل و حسنات الابرا رسیات
المقتربین واسطی رحمه الله گفته است خوف حجابی است میان بنده
و خدا و در ظاهر این سخن نوع اشکال است و شیخ رحمه الله میفرماید مزد
آن نیست خائف متطلع مروتی دوم راست ویرا چه گفته ایم خوف در استقبال
است و کار صوفی شغل نبقد وقت است چو او بآینده متطلع شد از نقد وقت
محروم ماند و حسنات الابرا رسیات المقتربین اگر چه حسنه بود اما نسبت
حال او سیه باشد کوی سخن که شیخ فرمود اما میگویم محب آن محبوب هیچ بر نخورد
مادام که خوف ملازم حال او باشد آن ساعت که خوف از غلبه محبت و صدمه
شوق از دلش برود و لیر گردد و تحیل در آن دیر ی بشی ای فائز تواند شد تو
چه میگوئی از کسی که بر سر از تو توانی بخود وصال جتن از بادشا و تواند کس التماس
اعتنا و اتصال کند چو محبوب بران صفت باشد تواند از و مراد خواستن
نه اگر محروم و محبوب ماند قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
يقول سمعت محمد علی النها وندی رحمه الله يقول
سمعت ابراهیم بن فائک رحمه الله يقول سمعت النور
رحمه الله يقول الخائف یهرب من ربه الی ربه خائف
از خدا است گریخته بهر خدا می رود و قوله و قال بعضهم علامه
الخوف التخییر علی باب الغیب علامت خوف جائی گرفتن برور
غیب است قوله سمعت ابا عبد الله الصوفی رحمه الله يقول
سمعت علی بن ابراهیم العکبری رحمه الله يقول سمعت الحنید

رحمه الله يقول وسئل عن الخوف فقال توقع العقوبة
 مع مجاری الانفاس از جنید رحمه الله پرسیدند خوف را گفت انتظار
 عقوبت با مجاری انفاس یعنی هر نفسی که از تو برود انتظار عقوبت باشد
 قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول
 سمعت الحسين بن احمد الصفار رحمه الله يقول سمعت
 محمد بن المسيب رحمه الله يقول سمعت هاشم بن
 خالد رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان الداراني رحمه الله
 يقول ما فارق الخوف قلبا الا خرب مفارقا نشود خوف هیچ دلی
 را اگر آنکه غلب شود یعنی آنچه بود نماند معنی در دلی را خوف مفارق نشود مگر
 آنکه از دل انداخته شود خراب گردد خوف ما دام بود که او معمور بود چنانچه خراب
 گشت یا بجزایا بغلبه محبت یا بغلبه رجا از اینچنین دلی خوف مفارق الا خرب
 مگر آنکه خراب شد یا مگر آنکه خراب شود و فارق تضعیف فارق است آن
 هم معنی درست می آید تواندیش کن بین قوله و سمعت يقول سمعت
 عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت
 ابا عثمان رحمه الله يقول صدق الخوف هو الورع عن
 الاثم ظاهر او باطنا ابو عثمان رحمه الله گفته است درستی خوف
 بوجع بود و ترک آثام ظاهر او باطنا کند درستی خوف بود قوله وقان و التو
 رحمه الله الناس على الطريق ما لم يزل عنهم الخوف فاذا
 زال عنهم الخوف ضلوا عن الطريق مردمان به راه برودین اند
 به دوام که از ایشان خوف زایل نشده است و چون خوف از ایشان برود ایشان
 ره گم کنند کلام ذو النون رحمه الله را در احتمال است که همین ظاهر گفته ایم

معنی دوم گفتم ایمن من قبل کہ خوف حجاب ہے است میان بندہ و خدا تا مادام
 خوف با سالک است او در رہ سلوک است ہنوز بمنزل نہ رسیدہ است
 چون بمنزل رسید بمقصود پیوند و خوف از میان بخیزد و زیرا چہ خوف در استقبال
 خوف مدہم پہل بود یا عدم خوف وصال یا خوف عدم اکمال ہر چہ بودہ است بارے خوف
 مقصود نہ بودہ است بمقصود رسیدن عبارت از با مقصود کیے شدن است
 چو او کیے شد خوف چہ نسبت خوف از کہ قولہ وقال حاتم الاصم
 رحمہ اللہ لكل شیء زینۃ وزینۃ العباد الخوف وعلا
 الخوف قصہ کامل قائم اصم رحمہ اللہ گفتمہ است آراستگی ہر چیز سے
 بزینت است و آراستگی عبادت بخوف است نیز چہ خائف عبادت
 را بشرطہا بجا آورد چون بشرط ہا بجا آورد زینت عبادت ہمان است و نشان
 خوف اینست کہ اہل کم شود زیرا کہ یک خوف ہم از تعجلی اجل است شاید
 اجل قریب باشد و توازو غافل با شئی پس بضرورت ہر ساعت عمر را در
 اغتنام باشد قولہ قال الرجل لبشر الحافی رحمہ اللہ را
 تخاف الموت فقال لقدوم علی اللہ شدید مردے
 بشرطہا فی رضی اللہ عنہ را گفت ترا خائف از موت می بینم جواب داد
 اقبال بروے بتم دشوار است پس بضرورت خوف ملازم باشد
 زیرا چہ کارے بدست تو نیست تا او چہ کند قولہ سمعت الامام ابی
 ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول دخلت علی الامام ابی
 بن فورث رحمہ اللہ عایداً فلما رانی دمعت عیناہ
 فقلت لہ ان اللہ یعافیک ویشفیک فقال لن ترانی
 اخاف من الموت انما اخاف مما وراء الموت

ابوعلی دقاق رحمہ اللہ میگوید ابن فورک رحمہ اللہ مریض بود من بعیادت اور قسم مرا دید چشمهای او روان شد گفتم خدا ترا صحت دهد و ازین زحمت نیکوخواهی شد ابن فورک رحمہ اللہ گفت چه گمان میبری که گریمن سبب وقوع مرگ است ترمم از ان است آنچه بعد مرگ پیش آید آری کل داخل دهشت معلوم نہ بعد از مرگ تا او بکدام تجلی شایسته و مردی و مکشوف را جز این خوف نیست قوله اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن عثمان رحمہ اللہ قال حدثنا القاسم محمد رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن ابان رحمہ اللہ عن مالک بن مغول رحمہ اللہ عن عبد الرحمن بن سعید بن مویب رحمہ اللہ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ الذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلة اھو الرجل یسرق ویزنی ویشرب الخمر قال لا ولاکن الرجل یتصدق ویصلی ویصوم وینحاف ان لا یقبل منہ عایشہ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت الذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلة اھو انیکہ دادہ می شود آنچه می آرند از اعمال و دلہا ایشان در خوف یعنی چه باشد هر چه بایستی کردن می کنند مع هذا خائف چرا چه آن مردن اگر دسر قد کرد و شرب خمر کرد کہ می ترسد چرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت جز این خوف ندارند ایشان ولیکن مردے باشد کہ از کواہ و بدر و روزہ دارد و نماز گذارد و ترس آن دارد کہ قبول نشود قوله وقال ابن المبارک رحمہ اللہ الذی یھیج الخوف حتی یسکن فی القلب

دوام المراقبة في السر والعلانية أن كسانيكه برايشان بهجان
 خوف باشد یعنی خوف غائب شدہ است تا آنکہ این خوف در دل قرار گیرد
 ازان دوام حضور و مراقبہ آید قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله
 يقول سمعت ابا القسم بن ابي موسى رحمه الله يقول
 حدثنا محمد بن احمد رحمه الله يقول حدثنا
 علي الرازي رحمه الله يقول سمعت ابن المبارك رحمه الله
 يقول ذلك وسمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول
 سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت ابراهيم
 بن شيبان رحمه الله يقول اذا سكن الخوف في القلب
 احرق مواضع الشهوات منه وطرده رغبة الدنيا عنه
 ابراهيم شيبان رحمه الله گفته است چو خوف خدا در دل قرار گیرد محل شہوتها
 را بسوزد یعنی نماند و از وسعے بکلی رود خوف رغبت دنیا از دل بکلی برد قوله
 وقيل الخوف قوة العلم بجاري الاحكام خوف درستی علم است
 در محکمے کہ از حکمهاے او جاری است تا بر کسے در ازل چه حکم است و چه تقدیر
 است خوف ازین است قوله وقيل الخوف حركة القلب من
 جلال الرب خوف خبش دل است از ہیئت جلال باری تعالی او تعالی
 عظیم است جلیل است ہر چه خواهد کند دل را این لحاظ افتد خوف ضروری
 باشد و دیگرے تجلی جمال است و تجلی جلال است خوف از تجلی جلال است و گفته اند فرداے قیامت
 مقربان حضرت را خوف باشد گنت آرسے باشد از تجلی جلال قوله و
 قال ابو سليمان رحمه الله ينبغي للقلب ان لا يكون الغالب
 عليه الا الخوف فانه اذا غلب الرّحاء على القلب فسد القلب

ابو سلیمان رحمه الله گفته است باید که دل را هیچ چیز بر غلبه نباشد
 مگر خوف بر آنچه چو بر دل رجا غالب شود دل فاسد گردد و چو خوف غالب شود متحضر
 و منزه باشد از بسیار چیزها و لما شد حضور آید و چو رجا غالب شود در انبساط
 انفساح افتد و آن موجب فساد او گردد و قوله ثم قال یا احمد یا خوف
 ارتفعوا فان ضیعوه نزلوا بعد ان شیخ گفت ای احمد ملزمه از آن است
 شاید احمد جاری باشد ای احمد مرتبه صوفیان بلند بخوف شده است
 اگر خوف ضلوع کردند از مرتبه و افتادند قوله وقال الواسطی رحمه الله
 الخوف والرجا زمامان علی النفوس لئلا یخرج الی رعوناتها
 واسطی رحمه الله گفته است خوف و رجاء چو دو مهار اند بر نفسها تا رعونات
 نفس در و آن سوز و دو مهار گرفتن چه معنی دارد باشد بعضی دواب سخت متشنج
 و متفرا ایشان را رایش دو مهار کند و دو نفر را سوار چپا گرفته روان دارند تا او بطرف
 دیگر نشود بر راست عادت گیرد و معنی دیگر دو مهار اند یعنی وقتی مهار خوف می باشد
 و وقتی مهار رجا اگر نفس تشرد کند مهار خوف باز دارد و اگر نوسید گرد و مهار
 رجا باز در ره آورد اگر رجا بر غلبه آید خواهد انبساط کند مهار خوف از آن باز
 دارد و اگر خوف غالب آید یا س شود مهار رجا باز رجا آورد قوله وقال الواسطی
 رحمه الله اذا ظهر الحق علی السلاسل لا ینفی فیها فضیلة الجزاء
 والخوف (قال الاستاد الامام) وهذا فیہ اشکال ومعناه
 اذا صطلت شواهد الحق کالسلاسل ملکتهما فلا ینقی فیها مسوغ
 لذكر الحدیث والخوف والرجاء من آثار بقاء الاحساس بالحکام
 البشریة چون حق بر سر اظا هر شد شاید گشت در سر خوف و رجا را فضیلت
 نماند یعنی خوف و رجا با فضیلت خویش منتفی گردند شیخ رحمه الله میفرماید در سخن

واسطی اشکالے ہست و مراد این سخن حییت چون شواہد حق را برابر اسرار اصطلاح
آرد آن اسرار مالک گرد یعنی غالب آید و راں اسرار محل مجاری خوف و رجائمانند
احکام بشریت را اثرے نماذ خوف رجا از احکام بشریت اند چو شاد حق بحقیقت
غوش ظاہر شدہ است یا بکلی مضمحل گشتہ قوله وقال الحسین رحمہ اللہ
من خاف من شیء سوى الله و سر جاسواہ غلق علیہ ابواب
کل شیء و سلط علیہ المحافذہ و حجب سبعین حجاباً ایسرہ الشک
وان ما واجب شدہ خوفہم فکر تہم فی العواقب خشیہ
یغیر احوالہم قال اللہ تعالیٰ وَ کَذَلَا لَہُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَکُونُوا
تَحْتَسِبُونَ وقال اللہ تعالیٰ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا
الَّذِیْنَ ضَلَّ سَبِیْلُہُمْ فِی الْحَیٰوۃ الدُّنْیَا وَ ہُمْ یَحْسَبُونَ
اَنَّهُمْ یُحْسِنُونَ صُنْعًا حسین رحمہ اند گفتمہ است گر حسین منصور است
ہر کہ از جز خداے تر سید یا جز خداے امیدے و گر کرد و بر ہر چیزے
را بر و بر بستند مالک را بسیار در است بدان رہ می برد چو خوف غالب
آمد تا آنکہ بروہین خوف مسلط شد ہر آئینہ سہ در را بر و بستند و او بہفتاد
حجاب محبوب شد و آسان ترین آن حجاب ہا است و جو دان شک است
ازین ہفتاد حجاب کثرت مراد است یعنی او بحجب کثرت محبوب گشت کثرت
آن حجاب ہا و جو دشک باشد زیرا چہ خوف و رجاء امرے مستقبل است عبارت
ازین است تا ما را چہ پیش آید و تا ما چہ کند و این ہم از معین شک است
و دیگر حجاب باشد کہ آن یک حجاب بہجاء ہفتاد حجاب بلکہ بیشتر بود اگر از ان
یک حجاب ہفتاد عنایت کنند شاید بعد آنکہ یکے محبوب شد و او کہ محبوب است
خواہد یک حجاب گو خواہد ہفتاد این نمی گوید کہ ترا خوف و رجاء نباید این میگوید کہ

مقر و مستقر گردد و بر اے اثبات آزا که مفدا و حجاب می شود و قوله و السیر الشک
این سخن گفت و آن مما و حجب شدة خوفهم فکر تهم فی العواقب
و خشیة یغیر احوالهم و این حجب فلاط است و موجب شک است بقدر
با و سغرق نیند و در صواب و ملاط و نه قال الله تعالى بَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا
كُمُ يَكُونُوا تَحْتَسِبُونَ ازین که می ترسند محفل حالتی پیش آید که منتظر عارف و
سالم نیست این همه مخاوفی که حین بیان کرد همه اهل ابتدا و توسط را است
اما فریقان دریا و وحدت راجز خوف نیست و آن صییت که ذات او حجاب
ذات او است اکنون این حجاب است این بلا است همان غریق
و اندر کند و دریا غرق و آن دریا حجاب از دریا اینجا فیت نیست اینجا استقبالی
نیست اینجا مقام نیست و دیگر متک بر اے این را که حجب بسیار است
و السیر ایشان شک است این آیت آورد و قل هل مننبئکم بالآخستین
اعمالا بگو اے محمد بیا گانم شمارا کی که اوزیا نکار ترا است و در عمل خویش
آماند در دنیا سعی کرد و ندان بر ره ایشان پنداشتند مگر اکار می کنیم قوله
فکم من مغبوط فی احواله انعکست علیه الحال و منی بمقارنة بفاء
قیح الاعمال فبدل بالاشد و حشة و بالحضور غیبة
این هم احوال مبتدیان و متوسطان است بسیاران باشند که در احوال
خویش غبطه سالکان دیگر باشند حال بر منعکس گردد و داغ شود و از سبب
مفارقت و اکتساب قیح اعمال و تبدیل شود انس بوشت بازاید و حضور
بتفرقه بدل گردد این همه گفتیم اما تو بدان باشد که همه روز همه شب در محبوب
باشد و هرگز خود را برادر سیده نداند و نه بیند اضطراب و ابتلا و گرفتاری
ساعت فصاحت و راز و یاد و تموج باشد که گفته است نظم

عجبه نيست که سرگشته شود طالب دوست عجب اينست که من واصل سرگردم
 و باتفاق اين معنى وفاق اين دو بيت بيار خواندے قوله و سمعت
 الامام عليه السلام يقول يا ابا علي الدفاق رحمه الله فيشد كثير من شعري
 اشد من ظنك بالايام اشدت ولم تخف سوء ما ياتي به المقدما
 و هالمثل الليالي فاغتررت بها وعندك صفوا الليالي فحدث الكذما
 بروزگار خویش با خود گمانے نیک بردی اگر فرض کنیم همچنان نیک است
 و نمی ترسی تا محبوب در خفی علمی خویش با توجه دارد و گنہا ترا بر مراد تو دشت
 به تو بدین غرور حال اینست بحضور صفا از شبها که ورته پیدا شود و میگوید
 محبوب کے است کہ خود را تمام ہو نخواہد داد در عین احسان اساءتے
 دارد کہ ترا آنجا نرسی در عین اتصال و اعتناق بیگانگی دارد کہ میان تو و میان
 او از مغرب و مشرق بیشتر و بیشتر تصور توان کرد بشتیانے کہ در بشت آبادی
 اندوکارا بر مراد ایشان است و با ایشان وعدہ اکتشعہ لا نفس و
 قلت لا عین است ہم بیگانگی او ایشان را در عین آن گمان کہ دارند کہ
 کارا بر مراد است اما امرادی است آنجا کہ آن مسکینان از آن غافل اند
 و خبر ندارند قوله سمعت منصور بن خلف المصربی يقول
 کان رجلاً من مطيعي الارادة برهة من الزمان ثم
 ان احدهما سافر وفارق صاحبه واتى عليه مدة
 زمان ولم يسمع منه خبر فبينما هذا الاخر كان في غزاة
 يقاتل عسكر الروم اذ خرج على المسلمين رجل فقتل في السلاح
 يطلب المباشرة فخرج اليه من ابطال المسلمين واحد فقتله
 الرومي ثم خرج آخر فقتله ثم ثالث فقتله فخرج هذا الصوفي

وَقَطَارُ دَاخِرِ الرُّومِ عَنْ وَجْهِهِ فَذَا هُوَ صَاحِبُهُ الَّذِي صَحِبَهُ
 فِي الْإِسْرَادَةِ وَالْعِبَادَةِ سَنِينَ فَقَالَ هَذَا لَهُ أَيْشُ الْخَبْرِ فَقَالَ
 إِنَّهُ ارْتَدَّ وَخَالَطَ الْقَوْمَ وَوَلَدَ لَهُ أَوْلَادٌ وَاجْتَمَعَ لَهُ مَالٌ فَقَالَ
 وَكُنْتُ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِقُرْآنَاتٍ كَثِيرَةٍ فَقَالَ لَا أَذْكَرُ مِنْهُ حَرْفًا
 فَقَالَ لَهُ هَذَا الصَّوْفِيُّ لَا تَفْعَلْ وَاسْرَجِعْ فَقَالَ لَا أَفْعَلُ فَنَظَرَ فِيهِمْ
 حَاجَهُ وَمَالَ فَانْصَرَفَ أَنْتَ وَالْآلُ لَا فَعَلْنَ بِكَ مَا فَعَلْتَ بِأَوْلِيكَ
 فَقَالَ هَذَا الصَّوْفِيُّ أَعْلَمُ أَنَّكَ قَتَلْتَ ثَلَاثَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ
 لَيْسَ عَلَيْكَ أَنْفَةٌ فِي الْإِنْصَرَفِ فَانْصَرَفَ أَنْتَ وَأَمَّا
 أَمَهْلَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ مُوَلِيًا فَتَبِعَهُ هَذَا الصَّوْفِيُّ فَطَمَعَهُ قَتْلَهُ
 فَبَعْدَ تِلْكَ الْجَاهِلَاتِ وَمَقَاسَاتِ قُلُوبِ الرِّيَاضَاتِ قَتَلَ
 عَلَى النِّصْلَانِيَةِ مَنُصُورَ خَلْفِ مَغْرَبِيٍّ حَكَيمٍ كَرِيمٍ وَارِثٍ بَدِيدٍ وَدَوْرَادِ
 وَطَلَبَ عَنِ الْمَازِنَةِ وَمَصَابِحَتِهِ دَاشْتَنَدِيكِيكَ اَزْچَنْدَرْسَالِ

مسلمانان بارومیان اتفاق قتال افتاد و لاورے از لشکر اسلام یار شد و ازو
 پیشتر شخصے از لشکر روم خودے بر سر نہادہ برقعہ باز خود رومے پرکشیہ
 آمدہ بود میان ہر دو مقابلہ شد رومی مسلمانے راکشت و گیرے از لشکر ہلکا
 بیرون آمدن رومی اور اہم کشت سیومی بیرون آمد اور اگشت آن یارے کہ
 ورا دت با او انباز بود یکجا بموافقت عبادت می کردند و مواجہ طلب
 ارادت را بر سر می بردند براے رومی او بیرون آمد رومی روست خود را کشتا

این صوفی دید کہ آن یازمست گفت چہ حال شد و چہ زاد ترا خبر چیست بگو آن روی
 گفت آن روی ہر تہ شد و ز خواستہ و فرزند و اولاد شدہ و آنجا جا ہے و ماے بسیار
 دست دادہ این صوفی گفت نہ آنکہ تو قرآن را باختلاف قرائتے کہ آمدہ است
 میخواندی روی گفت یک حرف ازان مرایا نمساندہ است صوفی گفت
 مکن اینچنین باز گرد گفت بخم اینچنین مرا میان ایشان جا ہے و ماے است
 و روی گفت باز گرد و اگر نہ آنچہ کہ با ایشان کردم با تو خواہم کرد یعنی چنانچہ
 ایشان را کثرت تراہم خواہم کشت صوفی گفت میدانم کہ رہ مسلمانان را کشتہ و تو
 نمی خواهی کہ باز گردی این بدان کہ اگر باز گردی مردمان گویند بازگشت زیرا چہ سہ نفر
 را کشتہ تو باز گرد من ترا مہلت میدہم و نخواہم کشت او بازگشت صوفی از
 سہ صدق و صفای محبت دین پس اور رسید و سنان ز در روی بدو رخ رفت
 بعد آنکہ این مجاہدہ و مقامات دید بدین نصرانی کشتہ شد این حکایت برا
 آن آورد کہ او حالے حسنہ بود بان احسن اعمال باقیع حال بازگشت و نصرت
 مرد بران مدعاے کہ شیخ گفتہ بود کہ شخصے باشد مغبوط چنین و چنین حال
 باشد بعد آن حال برعکس شود این حکایت بدان سخن نسبت نہ دارد و
 حکایت خواجہ محمد بکاء و خواجہ خواجہ ما شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ بارہا
 بر ازان گفتہ باشم ایشان را یاد است مگر چہ کنم کتاب دراز شود
 چیزے بدینجا نسبت دارد سخن در کہے است مغبوط محمود و قوم باشد
 قولہ و قیل لما ظہر علی ابلیس ما ظہر طفق جبرئیل
 علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام بیکیان زمانا طویلا
 فادھی اللہ الیہما ما لکما تبکیان کل هذا البکاء فقلا یا رب
 لا نامن مکرک فقال اللہ تعالیٰ ہکذا کونوا ولا تافموا مکری

وہمچنین گویند ابلیس را پس آنکہ اور از درجہ او فرووانداختند و شد باوے آنچہ شد
 جبرئیل و میکائیل علیہما السلام با فرط می گریستند خداوند سبحانہ پر سید از موجب یہ
 ایشان گفتند یا رب ما کمر ترا ایمن نباشیم خداے تعالیٰ فرمود ہمچنین بایند از کمر من این
 مباحثہ کے را در ول و جان این خلجان آید کہ فرشتہ را با گریہ چہ نسبت کہ منہ گریہ چنانکہ
 حکما و علما گفتہ اند — بحمل این گریہ عبارت از ان باشد کہ ایشان را بس جہر تے و
 و تعلق کہ پیش افتاد بدن ماند کہ کے بسیار گرد و بحمل کہ مثل بصورت انسان گرد و دواز
 شمس آنچہ از شمس بہ شود انکار نیست قولہ و یحییٰ عن السہری السقطی رحمہ اللہ
 انه قال انی انظر الی انفی فی الیوم کذا مرة مخافة ان یکون قلا سود
 لما اخاف من العقوبة سری سقطی گفتہ است روزے چندین بار روے
 خود را می بینم خوف آنکہ نباشد روے من یہ شدہ باشد این حکایت نیز مناسب
 این مقام نیست قولہ و قال ابو حفص رحمہ اللہ منذ اربعین سنة
 اعتقادى فی نفسى ان الله تعالى ينظر الی نظر السخط واعمالی تدل
 ذلک ابو حفص گفتہ است چہل سال اعتقاد من و نفس من این بود کہ من در
 سخط باری ام تعالیٰ او را بہ نظر نمی بیند بنظر غضب می بیند و کارے کہ من میکردم ^{بنظر رحمت}
 آن کار و میل برین کرد کہ او بسخط می بیند گر عبادتے کہ می کرد بشرط آنکہ می باید نمی کرد
 و تعب و خویش را خالصاً بتدنی یافت ہر آئینہ این گمان برد قولہ و قال حاتم
 الاصب رحمہ اللہ لا تغتر بموضع صالح فلا مکان صالح من الجنة
 فلقی آدم علیہ السلام فیہا ما لقی ولا تغتر بکثرة العبادة فان
 ابليس بعد طول تعب لقی ما لقی ولا تغتر بکثرة العلم فان بلعم

کان یحسن اسم الله الاعظم فانظر ماذا التقى ولا تغتر بروية
 الصالحين فلا تشخص اکبر من المصطفى صلى الله عليه وسلم
 ينتفع ببقائه اقاربه واعلاده حاتم اصم گفته است بموضع صالح
 یعنی مقامی و جائے که ترا عبادت بفراغت میراست بران مغرور مشو زیرا چه
 پیچ جائے صالح ترا ز بهشت نیست بین که آدم علیه السلام در بهشت بود با و
 چه گذشت نکو سخنه است اما بهشتی که در آن آدم را داشته بود بدان بهشت
 قرار بود آن بهشت ابتلا بود سیاری عبادت که توفیق یافته بدان مغرور مشو زیرا چه
 بدو پیش آمد ابیس علیه اللغه سالها عبادت کرد و برویش آمد و سیاری علم مغرور مشو بران اعظم
 مکن زیرا چه بلعم بعور علی داشت و اطلاق بر اسم اعظم بود با این همه نگر که با او چه
 گذشت و مغرور صحبت صالحان مشو که پیش او در بهشت همه مصطفی علیه السلام
 و بلقاع او اقارب او اعمام و عمات و دیگران که بدو قریب بودند صحبت او و
 نقای او ایشان را پیچ نفع نکرد این نیز نکو سخنه است اما ایشان اجانب بوده
 اند و رسول الله و اولاد و سلم داعی کبر اضم و رسوم بود و آن بد بخمان
 را اطاعت مثل می شد با آنکه می دانستند که او برحق است قوله خرج ابن
 المبارك رحمه الله يوم اعلی اصحابه فقال انی قد احببت
 البارحة علی الله سالته الجنة عبد الله بن مبارک رح بر اصحاب خود برنا
 آمد گفت دوش با خدا و لیری کردم که از خدا بهشت طلبیدم عبد الله مبارک رح
 این میگوید مردی متحق را سخت موارد الهی مطموس معدوم و مغلوب باد بودند آنکه
 خواست بشوخی و لیری باشد ملازمان حضرت پادشاه را بر اس ایشان را مجاب نباشد
 که مرتبه از پادشاه اتما س کنند قوله و قیل خرج عیسی علیه و معه صالح
 من بنی اسرائیل فاتبعهما رجل خلطی مشهور بالفسق فیهم

فَقَعْدَ مُنْبَذًا عَنْهُمَا مَنكَرًا فِدَعَا اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ وَدَعَا هَٰذَا الصّٰلِحُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْتَمِعْ غَدَا بَيْنِيْ
وَبَيْنَ ذَٰلِكَ الْعَاصِيْ فَوَحَّى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِنِّىْ قَدْ سَتَجِبْتُ دَعَاءَ هُمَا جَمِيعًا سَرَدَتْ ذَٰلِكَ الصّٰلِحُ وَغَفَرَ
لِذَٰلِكَ الْمَجْرَمِ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِاصْلَاحِ اَزْبَنِيْ اِسْرَآئِيلَ بَرُونَ شَدَّ
بُودِ مَرْدِے گنہ گارے پس ايشان ميرفت آن گنہ گار فاسق از ايشان جدا شد
و شکتہ خاطر شست از خدا خواست گفت اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَآں مرد صالح کہ
با عيسى عليه السلام بود دعا کرد گفت خداوند مرا و آن فاسق را یکجا بخنجر خداوند
سجاء با عيسى عليه السلام وحی کرد کہ من دعاے ہر دو قبول کردم کہ ہر دو را فرود
یکجا بخنجر فاسق شکستہ دل را آ مرزیدم و صالح خود بین را را اندم ہر آئینہ ہر دو یکجا
نشدند مشکل کارے صالح کہ گفتہ بود مرا با او جمع کن بسبب معصیت و خطاے او
و خداوند سجاء او را با آن فسق و خطایا مرزید و این را با این احتیاط براندا فیْعَلُ
اللّٰهُ مَا يَشَاءُ قَوْلُهُ وَقَالَ ذَا النُّونِ الْمَصْرِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ
لَعَلِيْ لَمْ يَمَيِّتْ بِجَنُوْنًا قَالَ لِمَا طَالَ حَبْسِيْ عِنْدَ صَرَفِ مَحْنُوْنًا
لِخَوْفِ فِرَاقِهِ عَلِيْمٌ كُوَيْدٌ شَخْصٌ رَاكَ اَوْ كَيْسٌ مَبْلَاشَدٌ اَبَشَدٌ بِحَسْبِ شَهْوَتِيْ دُرُوْ
او را گفتم ترا بمجنون چرام نہاوند گفت چو مرا از مہوی من جس کروند از بسیاری فراق
او مجنون گشتم قَوْلُهُ وَفِيْ مَعْنَاهُ اَنْتُمْ ذَا

لَوْ اَنْ مَالِيْ عَلٰى صَخْرٍ لَا نَحْلُهُ فَاَكَيْفَ يَحْمِلُهُ خَلْقٌ مِنَ الطَّيْنِ
آن بارے کہ بر من نہادہ اند اگر بر کوہ نہبندان باز نتواند برداشت پس مخلو تے
کہ از گل باشد چوں تواند آن بار را برداشتن قَوْلُهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا اَرْثُ
اعظم رجاء لہذہ الامۃ ولا اشد خوف اعلی نفسہ من

اجنا سیرین بعضی صوفیان گفت اندیشم می آید و از ترس از امت محمدیه صلی
 علیه و آله و سلم و پیغمبر یکے ترسند و از محمد بن سیرین نه رحمه الله قوله
 مرض سفیان الثوری رحمه الله فغرض دلیل علی الطیب
 فقال هذا رجل قطع الخوف كبده ثم جاء وحسن عرقه ثم
 قال ما علمت ان فی الخفیه مثله چنین گوید سفیان ثوری رح ربخورد
 دلیل را بر این صبیحانی بر ند نظری از دلیل او این احساس کرد که این دلیل مردی است
 که بگرا و از خوف بریده است بعد آن آمد و نبض او را دید و گفت من نمی دانستم که
 در دین خفیه یعنی در دین اسلام مثل او هست و تمام حکایت اینست فاسلم
 پس مسلمان شد این حکایت را خواجہ ابوعلی فضل محمد فارمدی در مجالس من پیش آورده
 است بعد اتمام این حکایت گفت فاسلم خواجہ ابو محمد اینجا لطیفه گفته است
 الحق بانصاف توان گفت که بول ایشان به از قول ماست قوله و سئل بشی
 رحمه الله لم تصفر الشمس عند الغروب فقال لانها عزلت
 عن مکان التمام فاصفرت بخوف المقام و کذا المؤمن اذا
 قارب خروجه من الدنيا اصفر لونه لانه يخاف المقام
 فاذا طلعت الشمس طلعت مضیه کذا ذلك المؤمن اذا بعث
 من قبره و خرج وجهه لیشرق از شبلی رح پرسیدند که آفتاب
 نزدیک غروب زرد شود شبلی رحمه الله گفت زیرا چه مقامی کما می و شرفی
 که او داشت از آنجا معزول شد و فرو افتاد پس زرد می شود از خوف مقام که
 مرا باز گردانند بدان مقام تا چه کنند و باز چون بر آید و هم چنین مومن چون آخر

وقت او شود زرد شود خوف آنکه مقامی که می رود تا با او چه کنند و چون برانگیزند
 روشن و منور باشند نیکو حکایت است این اما کتاب سلوک و حکایت متحقق
 نسبت ندارد حکایت عامیانه و مذاکرانه است مذکور بر فبر بر آید و این گوید و عیا
 چند باشند و بشنود و آه زنده سخن درین است بارے شبلی رح این حکایت گفته
 است و نسبت بدین داده است زیرا چه محقق و معلوم است که آفتاب از نظر مادور
 شد او در دریای رود و بدریا قریب شد عکس آن دریا از نظر مادور زرد و غروب
 گرفت و ازین جا که تو او را زرد می بینی بر تو می هان زان طلوع کرده است چنانچه
 اینجا وقت شروق می بینی ایشان آنجا بچنان می بینند قومی باشند که بریشان
 نماز خفتن دور تر نیست سبب آنکه برایشان مترتب نمی شود چنانچه غروب کرده
 مردان نماز شام گذارند تا از احساس کنند او برآمده بودیم در کسری نوبت
 و من لم یجد وقتها لم یجد تخیما هر که وقت خفتن و نماز دیگر نیابد برایشان
 واجب نشود این دم گذشته ایم چاشت فراخ است موضعی باشد که آفتاب
 آنجا ایندم طلوع می کند و جای دیگر غروب می شود و مرد می دگر را نیم شب است
 که می بیند و برین خط اصفر را و و انجلا و او را موجب او محقق بیان نکند و اگر
 این سخن از شبلی رحمه الله تحقیق شود معنی این باشد که شبلی علیه الرحمه طریق تخیل
 و تخیل گفت یعنی اصفر از شمس بدان اند که مومن را آخر شده باشد وضیاء شروق
 او بدان اند که روز محشر خیز و قوله و یحیی عن احمد بن حنبل رحمه الله
 انه قال سالت زنی عن رجل ان یفتح علی بابا من الخوف ففتح
 فحفت علی عقلی فقلت یا رب علی قدر ما اطیق فسکن ذلک
 احمد بن حنبل رح میگوید من از خدا خواستم که بر من درے از خوف کشاید که خدا بدان قهر
 و بدان سلطان بود آن خوف که ترسیدم سلامتی عقل از من برود و گفتم خدا و ندا

بر اندازہ من خوف بدو خداوند سبحان آن سلطان اور اکم کرد و عجب از مقالاتی
 که شیخ ترتیبی نگاہ داشته است خوف اہل ابتدا و خوف اہل توسط و خوف
 زائدانہ و عابدانہ و عامیانہ خطا کردہ است نبشتہ است شیخ قدس اللہ وجہہ مرشد
 بود و مقبول عامہ بود علما و مشائخ زائد و عباد و عامہ خلق توجہ بر شیخ داشتند شیخ بفرست
 بر مثال خوانچہ ساخت غذاے ہر کسے و ران کرد تا ہر کسے بر اندازہ خویش غذا
 گیرد۔

قوله (۹) باب الرجا

رجا امید باشد رجاء در مقامات اذین عبارت کنند مرد و صلح سالک عبادت
 کنند موجب بندگی بحق بجا آوردن آرد از خدا امید دارد کہ آن عبادت او قبول
 کند قبول طاعت عبارت از حیثیت کہ خداوند سبحان عبادت و طاعت یکے را
 بہانہ سازد فضلے در باب او خواستہ بود بتقدیر از فی بدان بندہ ایصال سکند
 بندہ را درین فرحت و نشاطے با فراط باشد او داند کہ من کارے کردم کار مرا قبولے
 افتاد و اینچنین جزائے مرا نصیب شد چنانچہ مرد کاسب و باجر کہے و تجارتے
 کند بدانچہ رنج و نفعے دست دید خوشی و خرمی او بیش ازان باشد کہ آن قدر
 ال را ادا نماید یا بد قوله قال اللہ تعالیٰ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ
 فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ہر کہ امید لقا را شد و در کس امید او ضائع نشود زیرا چہ
 مہالہ تقار اللہ آئندہ است البتہ برسد ہر کہ خواهد با خدا و التقاتے شود
 برین امید استو کام شود البتہ ازین دولت نصیب مائی یابد و مفسران ازین
 تقار اللہ موت مراد داشته اند گفتہ اند ہی اللہ ای مات آن زمان معنی
 چنین باشد ہر کہ را تحقیق است امید براسے مردن گو ساخته شو کہ براسے آن بمل

نیک زیراچه تحقیق است که مهلت مرگ البته آینده است و آمدنی است هرگاه
 انسان است مرگ را امید دارد و فعلی بخدا این طریق توفیق و تمییز است یعنی هر که امید
 دارد او ساخته شود و عمل نیک قوله اخبارنا ابو الحسن علی بن احمد
 الا هواری رحمه الله قال اخبارنا احمد بن عبد الصفر
 رحمه الله قال حدنا عمر بن مسلم الثقفی رحمه الله
 قال حدنا الحسن بن خالد رحمه الله قال حدنا العلاء
 بن زید رحمه الله قال دخلت علی مالک بن دینار رحمه الله
 فرأیت عنده شهر بن حوشب فلما أخرجنا من عنده قلت لستهم
 یرحمک الله زودنی زودک الله فقال نعم حدثنی عمی
 أم الدرداء رضی الله عنها عن ابی الدرداء رضی الله عنه
 عن نبی الله صلی الله علیه وآله وسلم عن جبرئیل علیه السلام
 قال قال ربکم عز وجل عبدی ما عبدتنی و سرحتنی و تشک
 بی شیئاً غفرت لک علی ما کان فیک و لو استقبلتنی ملاء
 الارض خطایا و ذنوباً استقبلتک ملاءهن مغفرة فاغفر
 لا ابائی علاء بن زید میگوید بر مالک دینار رحمتم و نزدیک او شهر بن حوشب
 بود بعد آنکه از نزدیک مالک دینار رحمه الله بیرون آمدیم شهر رحمه الله گفتم خدا بر تو
 رحمت کند مرا تو شبه برده خداوند سبحان نیز بمقابل آن ترا توشه و در معنی چیرب
 مرا بیا موز و سخنی مرا گو که آن توشه عمر من باشد گفت نکو باشد عمر من بود و ابوالدرداء
 رحمه الله از ابوالدرداء رح روایت کرد که او گفته من از پیغمبر صلی الله
 علیه و آله وسلم و پیغمبر علیه السلام از جبرئیل صلوات الله علیه شنیدم که گفت
 پروردگار شما گفته است آنکس که پشیدی مرا بداند پنجاه پشیدی و امید بر وی

از من آنچہ امید بروی و در عبادتے کہ مرا کردی و رجائے کہ از من کردی شریک
 نکردی یعنی دانستی کہ ہمیں را پرستند و امید ہم ازین دارند پس آمرزیدم و پیشیم
 گنہ ترا و آنچہ در تو بود و اگرچہ بہ من پیش آئی بمقدار پُری زمین خطا و گناہ از پیش
 آیم با تو پُری این زمین معفرت را پس ترا بیا مرزیدم و بدین باکے نذر ہم از ملک
 من چیزے کم نشود قوله اخبرنا علی بن احمد رحمہ اللہ قال
 اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حد ثنا بشر بن
 موسیٰ رحمہ اللہ قال حد ثنا خلف بن الولید رحمہ اللہ
 قال حد ثنا مروان بن معاویۃ القزازی رحمہ اللہ قال حد
 ابوسفیان بن طریف رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن الحارث
 رحمہ اللہ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ اخرجوا من النار من کان
 فی قلبہ مثقال حبۃ شعیر من ایمان ثم یقول اخرجوا من
 النار من کان فی قلبہ مثقال خردل من ایمان ثم یقول عذقی
 و جلالی لا تجعل من آمن بی ساعة من لیل او نهار من
 لم یؤمن بی انس رضی اللہ عنہ روایت می کند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمودہ است فردا خداے تعالیٰ گوید بیرون آرید از دوزخ ہر کہ در دل
 او ہمچند دانہ سرشفت از ایمان باشد بعد انکہ این فرمان دیدہ گوید بغزت خوش
 و بزرگی خوش نگرداغم کسے را کہ یک ساعتے از شب یا یک ساعتے از روز ایمان
 آورده باشد همچو کسے کہ یک ساعت از شب یا یک ساعت از روز
 ہم ایمان نیاوردہ باشد تحقیق معنی حدیث مشکل است مقدار خردلے ایمان
 چہ باشد و کسے کہ یک ساعت ایمان آورده باشد همچو کسے کہ یک ساعت

ایمان نیاورده باشد معنی این چه باشد مگر معنی حدیث این باشد که شخصی ایمان شرط
 او آورد چنانچه ایمان باید فلتنة و فجأة اورا اهل در بابت اورا البته نجات
 باشد اما این شکل شود و شمع بقول مرتبط بر کلام بالا باشد فعلی بذا اخراج از نار چ
 معنی باشد اینجا گوئیم بنده ہمہ عمر شرک کر دگنہ کر دستحق آں شد گوی اورا در دور
 انداختند خدا گوید اورا از دوزخ بیرون آرند کہ او از زمرہ دوزخیان نیست او کس
 است کہ بن ایمان آورده ساعتی قوله الرجاء تعلیق القلب بحبوب
 سیحصل فی المستقبل فلما ان الخوف يقع فی مستقبل الزمان
 كذلك الرجاء يحصل لما يؤمل فی الاستقبال استاد ابو القاسم
 رحمہ اللہ میفرماید رجاء عبارت ازین است مامولے باشد و مرجوے باشد
 کہ زمان آئندہ دست و پد تو بدان امید بر بندی رجاء نیست چنانچه خوف
 شیخ در استقبال فرمود رجاء اہم بران اصل تمہید کہ قوله الرجاء
 عیش القلوب واستقلالها صفت رجاء نیست کہ حیات دلہا
 بدانت واستقلال دلہا بر جا است قوله والفرق و بین الرجاء
 و بین التمنی ان التمنی یورث لصاحبه الکسل ولا یسلك
 طریق الجہد والجد و بعکسہ صاحب الرجاء وفرق میان
 رجاء و تمنی اینست کہ صاحب تمنی موجب تمنی کسلان شود و جہدے و جہدے
 و رکار کردن نہ و صاحب رجاء خلاف این این فرق میان صاحب تمنی و صاحب
 رجاء باشد نہ میان تمنی و رجاء اما فرقے گوئیم میان تمنی و رجاء خصوصے و عمومے ہست
 ہر جا کہ رجاء ہست تمنی ہست اما ہر جا کہ تمنی است لازم نیست کہ رجاء باشد
 زیرا چہ مرد تمنی طلب محال و امید محالے ہم کند اما راجی امید چیزے کند کہ
 متوقع الوقوع باشد قوله فالرجاء محمود و التمنی معلول پس رجاء

محمود باشد و متنی معلول قولہ و تکلموا فی الرجا فقال شاہ الکرمانی
 رحمہ اللہ علامۃ الرجا حسن الطاعة شان رجا اینست کہ حسن
 طاعت کند چو او امید قبول دارد و عمل بشرط آنکہ باید و نشاء طے کہ شاید بچنان کند
 حسن طاعت باشد قولہ قال ابن خنیق رحمہ اللہ الرجاء قلثة
 رجل عمل حسنة فهو يرجو اقبولها و رجل عمل سيئة
 ثم تاب فهو يرجو المغفرة و الثالث الرجل الكاذب يتمادى
 في ذنوبه و يقول ارجو المغفرة ابن خنیق رحمہ اللہ گفت رجا بارے کس
 است مردے کارے نیکے کرد و امید قبول از خدا دارد یک رجا اینست
 و دوم این مردے نادرہ گنہ کرد و ازان توبہ کرد و امید مغفرت می دارد و سوم
 مردے کہ در امید واری کا ذبست او کسے است کہ فوق را نہایت می ریا
 و ازان باز نمی آید و میگویی خداے مرا خواندہ امزید این رجا از مقامات قوم
 نباشد عوام الناس اند گناہ بسیار کنند و ایمان برین دارند یفعل الله ما
 يشاء ہر کر خواندہ بیا مزد شاید یکے ازین من باشم ہر چند فاسق را بیا مرز
 اما سیاہ روی فتنہ باوے باقی ماند و خبر است کہ فردا گنہ گاران کہ در دوزخ ماند
 باشند بقدر گنہ ایشان عذاب شود و خداوند سبحانہ بفضل خویش ایشان را
 بیرون آورد ایشان ہمہ سیاہ شدہ باشند بچو انکشت گشتہ ایشان را در نہر کوثر
 بر ند غسل دہند تمام اندام ایشان بچو بہشتیان شود مگر یک خالے سیاہے بر روی
 ایشان ماند کسے را بر پیشانی کسے را بر لب کسے را بر رخسارہ رسول اقصیٰ
 علیہ و آلہ وسلم میفرماید و ذلک بزینتہ آن خال جمال ایشان را بیا را بد

زیبت

زیبائی زیادت و ہر چنانچہ می دانی سپید پو ستے را خالے بر لب در رخسار
 می باشد چوں زیب زیادت می دہد بچنان من گفتمہ ام ہر چند آن خال سیہ

سبب تزیین من ایشان شونده آنکه نشان آن سیه رویی باقی باشد اگر فرض کنیم هر بابی هشتی آینه بیند آن خال را به بیند بداند که این نشان آن سیه رویی است بدین معنی سنائی لطیفه گفته است نظم

که جمال طاعتی نام ترا رخصت بود بهر رخ چشم بدخالی ز عصیان داشتن
 قوله رمن عرف نفسه بالاساءة یعنی آن یکنون خوفه غنا
 علی رجائه هر که نفس خویش را بدین شناخت که البته او بدی کند و از بدی آید
 خوف او غالب از رجاء باشد قوله وقیل الرجاء ثقة الجود من
 الکریم و رجاء نیست که رجایی را ثقة باشد که کریم من جواد است پس اتم
 بر جود کریم و امید بر آن کند این رجاء است قوله وقیل الرجاء رومی الجلال
 بعین الجمال رجاء چیست و دیدن جلال بعین جمال این سخن دو معنی دارد یکی
 در جلال جمال میند و دیگر جلال بیند و امید جمال دارد قوله وقیل هو قرب
 انقلب من ملاطعة الرب گفته اند رجاء نیست که دل قریب رحمت
 خدا گردد قوله وقیل سر و مال الفواد بحسن الميعاد و رجاء چیست که دل
 شاد باشد که وعده او کرده است بوفاء رسد لا تقنطوا من رحمة الله
 چو او وعده کرد و نومید نشوید از رحمت خدا و برین امید بر بندید رجاء همین باشد
 قوله وقیل هو النظر الى سعة رحمة الله تعالی رجاء چیست
 که نظر بر وسعت رحمت خدا کند رحمت او فراخ است و بیا ر قوله سمعت
 الشيخ ابا عبد الله محمد بن اسمعيل رحمه الله يقول سمعت منصور
 بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت ابا علي الرود باری
 رحمه الله يقول الخوف والرجاء هما جناحی الطائر اذا
 استويا استوی الطیر و انما طیرانه و اذا انفصل حل هما

وقع فيه النقص واذا ذهبت اصاب الرطاب في حال الموت
 ابو علي رودباري رحمه الله گفته است خوف درجا همچو دوابل پرندہ اندکہ
 بدان می پرد اگر کی نقصان شود از پرندن باند و ایمان بنده وقتے صحت
 یاد کہ خوف درجا برابر باشد قوله وسمعتہ يقول سمعت النضر بن ابی
 رحمہ اللہ يقول سمعت ابن حاتم رحمہ اللہ يقول سمعت
 علی بن شہمردان رحمہ اللہ يقول قال احمد بن حنبل
 الانطی کی رحمہ اللہ وسئل ما علامة الرجاء للعبد
 قال ان يكون اذا احاط به الاحسان آلهم الشكر
 راجيا لتمام النعمة من الله عليه في الدنيا وتوكل في
 الآخرة احمد انطی کی را از نشان رجاء پرسیدند گفت نشان رجاء نیست
 وقتے کہ او با احسان باری تعالی محاط گردد و او را خداوند سبحان توفیق شکر
 دید این شکر برین گوید کہ بر بندہ بشکر اتمام و اکمال نعمت میشود و در دنیا
 تا آنکہ خدا تعالی میفرماید لئن شكرتم لازيدنكم و امید میدار
 کہ خداوند سبحان عفو کند از ان نظر کہ او را بر احاطت احسان و شکر نعمت
 بود قوله وقال عبد الله بن خفيف الرجا است بشار بوجو
 فضله وقال ارنياح القلوب الروية كرم المرجو رجاء حيث
 کہ تحقیق بشارت وارد و بفضل اللہ تعالی و گفته است رجاء چیست خوشی
 و لها سبب کرے کہ از و امید می دازند قوله سمعت الشيخ ابا
 عبد الرحمن رحمہ اللہ يقول سمعت ابا عثمان المغربي
 رحمہ اللہ يقول من حمل نفسه على الرجاء تعطل ومن
 حمل نفسه على الخوف قنط ولكن من هذه مرة ومن

من هذا منق ابو عثمان مغربي رحمه الله ميگويد هر که بر نفس خویش عمل رجا کرد
 البته بهای راجل کرد فقط خوف آن باشد که او عطلت پیش گیرد و از کار باز
 ماند و هر که بر نفس خویش بین بار خوف نهد و بس عجب نباشد که او قنوط پیش
 گیرد و لیکن از مخالفت هم چیز و از رجا هم چیز و دوم معنی گنج
 خوف و گنج رجا قوله و سمعته حد ثنا ابو العباس المغيرة
 رحمه الله قال حدثنا الحسين بن صفوان رحمه الله قال
 حدثنا ابن ابی الدنیا رحمه الله قال حدثت عن بكر
 بن سليم الصواف رحمه الله قال دخلنا على مالك بن انس رضي الله
 عنه في العشيّة التي قبض فيها فقلنا يا ابا عبد الله
 كيف تجدك فقال ما ادرى ما اقول لكم الا انكم ستعانون
 عن عفو الله ما لم يكن لكم في حساب ثم ما برحنا حتى
 اغمضاه بكر سليم رحمه الله ميگويد شبی که مالک بن انس رضي الله عنه را از دنیا برد
 بر مالک رضي الله عنه در آمدیم گفتیم ای ابو عبد الله خود را بیشتر چوں می بینی
 گفت نمی دانم باشما چه گویم مگر آنکه معائنۀ کنید عفو خدا را که در حساب نباشد
 ما دام که وقت حساب شود بعبده شما بماند که بعد مردن چه شود و چه قدر
 عفو است پس جدا نشدیم تا آنکه او مرد و دو چشم او را فرو خوا بانیدیم
 قوله وقال يحيى بن معاذ رحمه الله يكاد رجائي لك
 مع الذنوب يغلب رجائي لك مع الاعمال لا في احدي
 اعتمد في الاعمال على الاخلاص كيف احزنرها
 وانا بالآفة معروف واجدني في الذنوب اعتمد على
 عفوك وكيف لا تغفرها وانت بالجود موصوف رجا

من امید من باگناهان غالب می آید از رجا بے و امید بے که با اعمال زیرتر
می یابم خود را مقدر اعمال بر اخلاص چون نگه دارم آن را و من شخصی ام که بابت
معروفم چنانسان است و انسان هم معروف بابت است و من درگناهان
اعتماد بر عفو تو می کنم پس چگونه تو آنرا بنیامرزی و تو موصوف بجدی وجود کارت
حاصل در اعمال با اخلاص نظر بر وجود است و من در آفتاب معروف از من کجا
آید از من کجا کار می بینم آید و در گنه نظر بر عفو است از آن من چون غافل
شوم که تو در وجود معروفی قوله و کلمه اذا النون المصی رحمه الله
وهو فی النزع قال لا تشغلونی فقد تجبت من کثرة لطف الله
تعالی معی ذوالنون در نزع بود و مردان با و سخن گفتن گرفتند گفت
مرا بخود مشغول مکنید زیرا چه من در شکم از بیاری لطفی که با من خدا میکند
قوله و قال یحیی بن معاذ رحمه الله الهی اجل العطا یا
فی قلبی رجاء و اعذب الکلام علی لسانی تنازل
و احب المساعات الی ساعت یشکون فیها لقاءک یحیی
معاذ ج گفت اے بار خدا بے روشن ترین و بزرگترین عطا یا لذیذ ترین
عطا یا در دل من امید است و گوارا ترین سخنان بر زبان من ستودن است
و بهترین ساعتها مرا آن ساعت است که تو پیوسته بفرموده و فی بعض
النفا سیران رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم دخل
علی اصحابه من باب بنی شیبه فزأهم یشکون فقال
ایضاً یشکون لو تعلمون ما اعلم لضحکتکم قلیلاً و لیکتم کثیراً
ثم مر ثم رجع القهقری و قال نزل علی جبرئیل علیه السلام
و اتی بقوله نبی عبادی ائی ان العفو الرحیم و بعض تفاسیر

که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بر اصحاب در آمد از در بنی شیبه و رے است و رے
 و ایشان نشسته می خند گفت شما میخندید اگر بد انداختن من می دانم بر آئینه اندک خندید و بیا
 بگریید و از ایشان گذشت و باز پس پا بازگشت و گفت جبریل علیه السلام بر من این
 آیت آورد یعنی عِبَادِی اِنِّیْ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ خبر ده بندگان مرا که گناهان ایشان
 را پوششم و ایصال مراد ایشان بدیشان کنم گوئی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
 همچنان اشارت کرده بود و غفران نادره باشد تا اگر شود و آیت برین آمد ایشان را
 نو میدکن و گو آنا الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ و البته خواهم بخشید و البته رحمت خواهم کرد و انی
 گفت تا کید کرد و بخود اضافت کرد و انا بالغفر و رحیم قوله اخبرنا ابو الحسن
 عی بن احمد الا هو ازى رحمه الله قال اخبرنا ابو الحسن الصفار
 رحمه الله قال حد ثنا عباس بن تمیم قال حد ثنا یحیی بن یوسف
 قال حد ثنا مسلم بن سالم رحمه الله قال حد ثنا خاریج
 بن مصعب رحمه الله عن زید بن اسلم رحمه الله عن
 عطاء بن یسار رحمه الله عن عائشة رضی الله عنها قالت سمعت
 رسول الله صلی الله علیه و سلم یقول ان الله لیضحک من
 یأس العباد و قنوطهم و قرب الرحمة منهم فقلت بانی و حق
 یا رسول الله اریضحک ربنا عزوجل قال و الذی نفسی بیدک انه
 لیضحک فقالت لا یعد مناخیر اذ اضحک و اعلم ان الضحک
 فی وصفه من صفات فعله و هو اظهار فضله کما بقال ضحکت
 الارض بالنبات و ضحکته من قنوطهم اظهار تحقیق فضله الذی
 هو ضعف انتظارهم له عایشه رضی الله عنها گفت که مصطفی صلی الله علیه و سلم
 فرموده است بدستی که خدا تعالی استنزه کند بر بنده که نومید باشد و امید

از رحمت خدا باشد و رحمت من بر ایشان نزدیک خنده در عادت و دواست
یکه خنده در رضا باشد و دوم خنده در تسخر و استهزا و اینجا عبارت از تسخر و استهزا و
عدم رضا است عائشه رضی اللہ عنہا گفت لے رسول اللہ خدا ضحک دارد و رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر آئینہ بسوگند او کہ او ضحک دارد یعنی اطلاق
ضحک بر او کنند و معنی دیگر مراد باشد و اگر صوفی درین حکایت از شکل و تمثیل
کنند او را مذقلہ مالہ و علیہا علیہ پس عائشہ رضی اللہ عنہا گفت چون او بخندد
ہیچ چیز مارا کم نیاید و اعلم ان الضحک ضحک و صفت او مراد نیست کہ
اظہار فضل خویش میکند یعنی ضحک میکند بدین معنی کہ این قاطب و این آیس چہ
آدان و احمق است نمیداند کہ رحمت من نزدیک اوست پس این ضحک
مستضمن استہزا و این استہزا مستضمن فضل و کرم چنانکہ کہ بر تو بیاید و نو مسید
شدہ از لطف تو و کرم تو خود را گریزان میدارد او بخندد حق تعالی لَا تَقْنَطُوا
مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ گفت درین آیت اظہار کمال فضل خویش کرد و یقیناً ضحکت
الارض بالنبات عبارت از تازگی اوست و ضحکہ من قنوطہم ہما کہ
گفتیم ضحک او مستضمن استہزا لے کہ مستضمن فضل و کرم است قولہ و قيل
ان محوسیا استضاف ابراہیم الخلیل صلوات اللہ علیہ
فقال ان اسلمت اصفدت فہم المحوسى فاحسب اللہ تعالیٰ الی
ابراہیم یا ابراہیم لم تطعمہ الا بتغیرہ و ینہ نحن من
سبعین سنیۃ نطعمہ علی کفرہ فلو اصفنتہ لیلۃ ما ذلک علیک
فہم ابراہیم علیہ السلام خلف المحوسى و اضافہ فقال المحوسى ایش کان
السبب فی الذی بذلک فذکر لہ ذلک فقال المحوسى اھکذا
یعاملنی ثم قال عرض علی الا سلام فاسلم محوسى را بر اہیم

صلوات اللہ علیہ خواست مہمان دارد اورا گفت مسلمان شوتا ترا مہمان دارم
 او مسلمان نشدہ برخاست رفت خداے تعالیٰ برابر ابراہیم علیہ السلام
 وحی کرد تو اورا طعام نمی دہی مگر کہ تغیر دین کند و من ہفتاد سال است کہ در
 کفر اورا طعام می دہم ابراہیم علیہ السلام در پس او رفت و مہمان طلبید او
 گفت چہ شد این گفت خداے تعالیٰ مرا بچنین گفت مجوسی گفت اسلام
 عرضہ کن واسلام آورد جاے دگر است ابراہیم علیہ السلام طلب اسلام
 نکرد ازو گفت موی لب بتان و ناخن سیر تا ترا مہمان دارم و با تو طعام خورم
 و ابراہیم علیہ السلام را رسمے بود بے مہمان طعام نخوردے او سنت
 ابراہیم علیہ السلام بجا نیاورد برخاست رفت خداے تعالیٰ برابر ابراہیم
 علیہ السلام وحی کرد کہ او ہفتاد سال است کہ موی لب و ناخن نمی تاند
 من اورا طعام می دہم و من یک ساعت بر تو مہمان فرستادم تا با او تو
 طعام خوری تو اورا طعام نمی دہی بعدہ طلبید آورد با او طعام خورد و این حکایت
 بروے گفتے او مسلمان شد و سنت ابراہیم علیہ السلام بجا آورد قولہ سمعت
 الشیخ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول سرائی الا ستاد ابو سہل
 الصعلوکی رحمہ اللہ ابا سہل الزجاج رحمہ اللہ فی المنام
 وکان یقول بو عید الا بد فقال لہ کیف حالت فقال حزننا
 الامرا سہل مما نوقھمنا ابو سہل صعلوکی رحم ابو سہل زجاجی رحمہما را بخواب
 دید و البتہ مذہب او بر غلبہ خوف بود صعلوکی رحمہما پر سید
 چونست حاکم زجاجی رحمہما گفت کار آسان تر و سہل تر یافتیم
 از آنچہ گمان می بردم یعنی می دانستم جز محنت و مشقت سخا و ہدو
 چون محضرت پیوستم مہر رحمت و مغفرت بود ہمہ حکایت کہ

میگوید اشارت برجامی کند قوله سمعت ابا بکر بن اسکاف رحمہ اللہ
 يقول رايت الاستاد ابا سهل الصعلوكي رحمه الله في المنام
 على هيئة حسنة لا يوصف فقلت يا استاد بجزلت هذا
 فقال نحن ظني بربي ابو بكر سرفش گرم میگوید من ابو سهل صعلوكي را رحمه الله
 در خواب دیدم و در ہیئت نیک و با جمالے بسیارے که صفت نتوان کرد پرستیم
 بدین بچر رسیدی گفت بدین که بخداے خویش گمانے نیکے داشتیم کریم
 و رحیم است و البتہ خواہد بخشید مرتب ہم بدان سخن کہ انا عند ظن عبدی بی
 قوله روى مالك بن دينار رحمه الله في المنام فقيل له
 ماذا فعل الله بك قال قدمت على ربي بذنوب كثيرة فحاسبها
 عني حسن ظني بالله ونياراً در خواب دیدند پر سید بخدا با توچه کرد گفت
 بر خداے خویش گمانان بسیار رفتم ہمہ گمانان مرا حسن ظن کہ با خدا داشتیم محو کرد
 و روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال يقول الله
 عز وجل انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذ اذكرني ان اذكرني
 في نفسه ذكرته في نفسي و ان ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء هو
 خير منه و ان اقرب الى شبرا اقربت اليه ذراعاً و ان اقتر
 الى ذراعاً اقربت اليه باعاً و ان اتاني بمشي اتيه هرولة اخبر
 بذلك ابو نعيم عبد الملك بن الحسين الاسفرائني رحمه الله
 قال اخبرنا ابو عوانة يعقوب بن اسحق رحمه الله قال حدثنا
 علي بن حرب رحمه الله قال حدثنا ابو معوية و محمد بن
 عبيد رحمهما الله عن الاعمش رحمه الله عن ابي صالح
 رحمه الله عن ابو هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه

رسولہ یقول ذلک واز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی است
 کہ خداے تعالیٰ گفتہ است من نزدیک بندہ خویش بحسب گمان اویم ووقتے
 کہ او مرا ذکر کند من با او امل بطف و رحمت اگر او با من ذکرے خفی گوید
 کہ بخوادے کہے نمازد من نیز اور در علم نفسی خویش ذکر او گویم یعنی در علم نفسی من آن
 بود کہ او مرا ذکر باشد و ہاں خواست من است کہ او مرا ذکر میکند اگر او مرا
 در جمعے ذکر کند من نیز اور در میان بندگان خواص خویش ذکر کنم چنانچہ فرشتگان
 و اگر بیک دستے من نزدیک شود من بیک گزے بد و نزدیک تووم چون خواست
 او مقدم است و ازلی است این بندہ قاصد قرب او باشد پس صورت
 حسی این آید گوئی این یک بدستے نزدیک شد و تعالیٰ بیک گزے پیش آید من
 بیک باعی پیش آیم و اگر بیاید بر من بکام من برو بدوان و پویان بیا یم فقلہ انا
 عند ظن عبدی بنی یعنی ہر کرا من خواستہ ام اور ابا اعمال حنات موفق
 گردانم تا آنکہ او بمن گمان نیک برد من بحسب گمان او با او معاملہ کنم ہر آسینہ
 صالح و مصلح را در حق باری تعالیٰ گمان نیک است یعنی بر من نیکی و رحمت نجات
 کرد و فاسق و مظلم را گمان بد بحسب علم کہ او در ذمہ آنکہ دیدہ باشی و شنیدہ باشی
 و در حق خود ہم این احساس کردہ باشی و اگر وقتے مرجوعے تر یافتہ شد
 و طاعتے و حزن و در وجود آمد ہماں ساعت و در حضرت خداے تعالیٰ دست
 برمی آری و خواستے میکنی زیر پاچہ آن وقت ترا حسن ظن شد کہ بطاعتے موفقی
 گشتہ ام وقت نزول رحمت است وقت استجابت دعا است
 و اگر عکس آن کارے در نفس رفت بندہ متنہز و وخیم است و بر زبانش این
 می رود استغفر اللہ استغفر اللہ از آنچہ دانست خوف و قہر قہر است
 استغفارے کنم با بموجب او قہر بر من نرود شنیدہ باشی اذا سام فعل المراءت

ظنونہ وکذا للعکس کنون آن توفیق تقریب حدیث باجملہ چند کہ در ذیل
آن آمدہ است این باشد چو بندہ باعمال حسنه موفق شود ظن او حسنه باشد اگر او
مرا ذکر کند من با او باتم بلطف و رحمت و اگر او بمن نزدیک شود من بدو
نزدیک تر شوم این معنی خاصہ است تو فکر کن بین بیچ محدثے این معنی نگاہت
است ایشان اینچنین گویند انا عند ظن عبدی بنی یعنی اگر بندہ صدق گنہ گز
باشد و حسن ظن با خدا برد او را معفرت کند قوله و قیل کان ابن المبارک رحمہ اللہ
یقاتل علی جمرۃ و قد دخل وقت صلوۃ العجم فاستمهل فامهلہ
فلما سجد للشمس امراد ابن المبارک رحمہ اللہ ان یضربہ
بسیفہ فسمع من الهواء قایلا یقول و اوفوا یا لعہد انا لعہد
کما ان مسؤلاً فامسک فاسلم المجوسی فقال له لم مسکت
عما هممت بہ فذکر ما سمع فقال المجوسی نعم الدرب
ریاک یعاتب ولیہ فی عدوہ و اسلم و حسن اسلامہ یکبار
عبد اللہ مبارک رحمہ مقام با کافرے میکرد وقت پرستیدن علی آفتاب
را و آمد و از عبد اللہ مبارک آہمت طلبید او ہمت داد ہر گاہ کہ او آفتاب
را سجدہ کرد عبد اللہ مبارک خواست در ان حالت او را بزند از ہوا
آوانے شنید اذ فوا یا لعہد و فاسلم کہنید زیر اچہ عبد از آہمت
کہ فردا او پر سجدہ و کشتن را داشت پس مجوسی از عبادت خود فرارغ
شد از عبد اللہ دم پرسید تو خواستی کہ مرا بجستی ترا چہ مانع آمد او لمن گفت
آن علی گفت نکو پروردگارے است کہ دوست خویش را عتاب کند
از سبب دشمن خود پس مسلمان شد مثل حکایتے اگر او میدانت کہ عبد
ولی و ان علی ندو چو نہ بر نفس خویش و عداوت خویش می ماند مگر ہرم

زین حکایت افزا ولی دانست کہ باوے از غیب تنبیہ می شود و این نباشد گرو ولی را
 و آن ولی چو باوے قاتل می کند پس بے شک عدا باشد آنکہ قاتل میکند قوله
 و قیل انہا وقعہم فی الذنب من سعی نفسہ عفورا گفته اند
 او تعالی خود را بصفحت غفور ذکر کرد اول وجود و سبب باید بعد آن غفور چنانچہ مردم
 نویند نظم

گناہ من از نادے در شمل ترا کے شدے نام آمرزگار

و حدیث ہم برین اشارت است لولم یذنبون لجماء اللہ بقوم یذنبون
 فیغفر لہم قوله و قیل لوقال لا اغفر الذنوب لمدین نب
 مسلم قط کما اندہ قال لا یغفر ان یشرک بہ لمدینہ مسلم
 قط و لکن لما قال و یغفر ما دُونَ ذلک لمن یشاء طعموا فی
 مغفرتہ اگر خداوند سبحانہ این گفته من گناہان را نخواہم آمرزید پیچ مونسے مسلمے
 گنہ کردے چنانچہ گفته است البتہ شرک را یا مرز و پیچ مسلمانے شرک نمی آرد
 و لیکن سرگاہ کہ گفت جز شرک ہر کر خواہم بیا مرزم ہمہ مومنان طبع مغفرت او
 کردند قوله و یحیی عن ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ اندہ قال
 کنت انتظر مدۃ من الزمان بملکہ ان یخلو المطاف فی نکانت
 لیلة ظلمای عجی المطر الشدید فخلو المطاف فدخلت الطواف
 و کنت اقول اللہم اعصمنی اللہم اعصمنی فسمعت ہاتقبا
 یقول یا ابن ادہم انت تسألنی العصمت و کل الناس سبیلو
 العصمت فاذا عصمتکم فغلی من ارحم حکایت از ابراہیم اوہم
 علیہ الرحمۃ و الغفران آرندہ گفته است مدتے منتظر بود و طواف کعبہ را کہ از مردم
 تعالی یا ہم آنکہ شبے تاریک بود و بارانے سخت می بارید سلطان ابراہیم اوہم

رحمہ اللہ آن خلوت یافت طواف میگرد و این دعا میگرد اللهم عصمنی خدا یا مرا بگنجه و زلتے گرفتار کن نداشند چنانچه تو از من عصمت میطلبی ہمہ بندگان من از من عصمت می طلبند اگر ہمہ را معصوم خواهم کرد در حمت برکہ خواهم کرد اینجاکے گوید کہ بندہ مستحق پیچ نیست پس بر رحمتے کہ بر و کند فضل حق بودہ باشد و فعلی ہذا البتہ رحمت سابقہ گنہ تقاضا کند و بشر ازین او بشر است و بشریت باو است جرم و عصیان لازمہ حال دوست و مع ذلک سبحانہ رحمت کند پس وجود ذنب آمد مغفرت ہم با آن آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است لو اخذنی اللہ و اخذ عیسیٰ بما کسبہا تان و اشار با صبیحہ السبابة و الوسطی یعد بنا عذابا لا یعذب احدا معلوم است کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ گناہ کرد و عیسیٰ صلوات اللہ علیہ چہ گنہ کرد و معلوم است از اصبعین ایشان چہ آید و مع ذلک ایشان عذاب کنند آنکہ ہمیں بشریت است وجود ذنب لا یقاس بہ ذنب جز این معنی دیگر ندارد کہ گفتیم قولہ و قيل رای ابو العباس بن شریح رحمہ اللہ فی منامہ فی مرض موتہ کان القیامہ قد قامت و اذ الجبل سبجاندہ یقول ابن العلماء قال فجاءہ شہد قال ماذا عملتم فیہا علمتم قال فقلنا یا رب قصہ را سنا فاعاد السؤال کأنہ لم یرض بہ و اراد جوابا اخر فقلت اما انا فلیس فی صحیفتی الشک و قد عدت بان تغفر ما دون الشک فقال ذهبوا فقل غفرت لکم و مات بعک بثلاث لیال چنین گویند ابو العباس شریح رحمہ اللہ در مرض موت خویش خواب دید گوئی قیامت قائم شدہ است و ان گاہ می بیند خداوند سبحانہ بصفت جباری خویش میگوید این العلماء مرز

که ایشان دعوی علم کرده اند ایشان کجا اند یعنی طلبی پس آمدند خداوند پر سید آنچه
 دانستید بدان عمل کردید پس من و علما گفتیم تقصیر کردیم و گناه کردیم بمقتضای علم
 عمل نکردیم خداوند سبحانه این پرسش را باز کرد و ایند از اقتضای حال این معلوم
 شد ابو العباس را مگر او منخواهد جواب بدهد و گویند ابو العباس رحمه الله میگوید
 من گفتیم در صحیفه من رقم شرک نیست و تو گفته یغفر ما دُونَ ذلک جز شرک
 را بیا مرزم کنی که خواهم خداوند سبحانه گفت بر وید شما را آمرزیدم بعد دیدن
 خواب سه شب ز ریت قوله و قیل کان رجل شریب جمع قوم من
 نساءه و دفع الی غلام له اربعة دراهم و امره ان یشتري شیئا
 من الفواکیر للجلس فمرا الغلام بیاب مجلس منصور بن عمار رحمه الله
 و هو یسأل لفقیه شیئا ویقول من دفع له اربعة دراهم دعوت
 له اربع دعوات قال فدفع الغلام الدرهم فقال المنصور رحمه الله
 ما الذی ترید ان ادعواک فقال لی سید ارید ان اتخلص
 منه فدعا منصور رحمه الله و قال الآخر فقال ان یخلف الله و الاخری
 علی دراهمی فدعا ثم قال و الآخر فقال ان یتوب الله علی سید و الاخری
 فدعا و قال الآخر فقال ان یتوب الله لی و لی و لقوم و الاخری و الاخری
 فدعا منصور رحمه الله فرجع الغلام الی سیدک فقال لم یطأت
 نقص علیه القصه فقال و بعد دعا فقال سألت لنفسی الحق
 فقال اذهب فان تحروا و ایش الثانی فقال ان یخلف علی الدرهم
 فقال لك اربعة آلاف درهم فقال و ایش الثالث فقال ان
 یتوب علیک فقال ثبت الی الله فقال و ایش الرابع فقال یغفر الله
 لك ولی و لقوم و للذکر فقال هذا الواحد لیس الی فلما بات

رای فی المنام کان قال لا یقول له انت فعلت ما کان الیات
تروی فی لم افعل ما الی قد غفرت لك وللغلام ولمنصور بن عمار
والمقوم المحاضرین حکایت گویند مردے بدن شراب بود روزے مجلس
کرد غلام را چہار درم داد کہ برو میوه بخر یا غلام برو منصور عمارم گذشت و او
برائے فقیرے را میخواست و این سخن میگفت ہر کہ چہار درم بدہد او را چہار
دعا کنم آن غلام آن چہار درم را داد و منصور عمار رحمہ اللہ گفت غلام را چہ میخواست
کہ من از خداے برائے تو آن دعا کنم گفت مرا خداوند کارے بہت بخواتم
از بندگی او خلاص یا ہم پس منصور رحمہ اللہ کرد پس منصور گفت چہ دعا کنم گفت دعا کن
تا خداے تعالیٰ این چہار درم من باز گرداند گفت و اگر گفت خداے تعالیٰ
خداوند کار مرا توبہ بدہد او دعا کرد و گفت و اگر چہ گفت خداے تعالیٰ بیا مرا مزد ترا
بیا مزد و مرغند کار مرا بیا مزد و توے کہ اینجا ہستند ایشان را بیا مزد پس
منصور رحمہ اللہ این دعا ہم کرد غلام باز گشت بر خند کار آمد خند کار پرسید
دنگ چرا کردی قصہ گفت پرسید بچہ دعا کردی او گفت برائے خود را آزاد
طلبیدم خند کار گفت برو تو آزادی گفت دوم دعا چہ کردی گفت خداے تو
درم مرا بمن باز گرداند گفت ترا چہار ہزار درم باشد گفت سوم دعا چہ بود گفت خدا
ترا توبہ روزی کند گفت بت ای اللہ بخدا باز گشتم و ازین گنہ توبہ کردم گفت
چہارم چہ بود گفت خدا مرا ترا و حاضران مجلس را بیا مزد گفت این بمن باز نمی گرد
تا خدا کچہ کند بعد کہ مرد شب را خفت خواب دید گوی گویستہ می گوید کارے
کہ تو نسبت داشت آن کار کردی و آنچہ بمن بود تو دوران گمان بردی کہ من نکم
ترا و غلام را و منصور را و قوم را بیا مرزیدم حکایت برائے تحقیق رجا آورد قولہ
وقیل حج رباح القیسی رحمہ اللہ حجات کثیرۃ فقال یومئذ قد

وقف تحت الميزاب الهمي وهبت من حجاجي كذا وكذا من الرسول ^{صلى الله عليه وآله}
 صلى الله عليه وآله وسلم وعشرة من اصحابه العشرة المبشرة ^{والمعصية}
 واثنين من والدي والباقي للمسلمين ولم تحبس شيئاً لنفسه ^{والله}
 فسمعها تفأ يقول هوذا يستخني علينا لا غفرت لك ولا بوبك ^{منها}
 ولمن نتهد شهادة الحق بلقيس رحمه الله زيارت كعبه بيار كر
 وروزے فروزا وادان كعبه ايتا دو اين سخن گفت الهي چندين جهاے خود را
 بر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تخشيم وده حج بعشرة تخشيم يعني ابا بكر وطلحه
 وزبير وعبد الرحمن وعمر وثمان وسعد بن ابى وقاص وعلى وسعيد بن زيد
 وابو عبدة بن جراح رضی الله عنهم اجمعين و دو بهادر و پدر تخشيم و دو گر جهاے
 خویش بمسلماان تخشيم و پنج حجه برآے مرا نماذا تغي را شنيد ميگويد اين برادر خود
 سخا ميکند هر آينه ترا بيا مرزيم و مراد و پدر ترا بيا مرزيم و هر که برآستي با خدا
 بيگانگي و صدق پيغمبر گواهي داده است قوله و روى عن عبد الوهاب
 بن عبد المجيد الثقفي رحمه الله قال رايت جنازة تحمّلها ثلثة
 رجال وامرأة قال فقد مت فاخذت مكان المرأة وذهبنا ^{اليها من الرطل}
 الى المقبرة فملىنا عليها ودفناها فقلت للمرأة من كان هذا
 منك قالت كان ابني قلت ولستين لكم جيران قالت نعم ^{اليوم}
 ولكنهم صغروا امره فقلت وايش كان هذا فقلت محنت
 قال فرحمته وذهب بها الى منزلي واعطيتها دسراهم
 وحنطة وثياباً ونمت تلك الليلة فرايت كانه اقالني
 كانه القم لهيلة البدر وعليه ثياب بيض فجعل يتشكر لي
 فقلت من انت فقال المحنت الذي دفنتوني اليوم رحمني

رجبی باحققار الناس ایای از عبد الواب بن عبد المجید روایت کنند
 گفت دیدم جنازه را نه مردم و یک عورت سر کرده می برند مقام عورت
 من سر کرده و نزدیک دفن او بردیم نماز جنازه او گذاریم و او را دفن کردیم
 گفتم آن زن را این میت ترا چه باشد گفت پسر من است گفتم ترا همسایگان
 نبودند که بجای یک مرد تو بر سر گزفتی گفت آری بودند و لکن او را نخواهید
 از تنگ کسے گردنگشت گفتم چه بود این که ایشان او را خوار پیدا شدند
 گفت محنت بود و گفت بران عورت رحمت کردم و بجای خود بردم و او را در
 چندے دادم قدرے گندم دادم و جامه او دادم و آن شب خیدیم و دیدم
 آینه می آید بر من گوئی به شب چهارم است برو جاها پیید و او شکر
 من میگفت گفتم کیستی تو گفت آن محنت که امر و دفن کردی خدا بر من رحمت
 کرد بسبب آنکه مردان مرا خوار داشتند قوله سمعت الاستاد ابا
 علی الدقاق یقول مر ابو عمرو و البیکندی رحمه الله یوما
 بسکة فرای قوما اسرا و اخرج شاب من المحلة فساد و امر
 بکی قیل انها امه فرحمها ابو عمرو و فیشفع له الیهم و قال
 هبوه منی هذا المرة فان عاد الی فساد فشانکم فوهبوه
 منه فمضى ابو عمرو و فلما کان بعد ایام اجتاز ببلد المسکة
 فسمع بکاء العجوز من وراء ذلك الباب فقال فی نفسه لعل
 الشاب عاد الی فساد فنفی من المحلة فذق علیها الباب
 و سألهما عن حال الشاب فخرجت العجوز و قالت انه
 مات فسألهما عن حاله فقالت انه لما قرب اجله قال
 لی لا تخبری الحیران بموتی فقد اذیتهم فانهم یشمتون

ولا يحضر دين جنازتي واذا دفنتي فهذا اخا تملی مکتوب علیہ
اسم الله فاذا دفنه معي فاذا فرغت من دفني فتشفعی لی الی
ربی قالت فعلت وصیته فلما انصرفت عن امر قبره سمعت
صوته يقول انصرنی یا اماه فقد قدمت علی رب کریم شیخ رحمہ
میگوید از ابوعلی دقاق شنیدم رحمہ اللہ میگفت ابو عمر و یکند ی روزے
کو چہ می گذشت دیدم در آن راجع شدہ اند جوانے را بیرون میکنند از محلہ سبب
آنکہ مردے مغدے بود و عورتے میگریہ و ہمچنین گفتند این عورت مادران جوان
ست ابو عمر و رحمہ اللہ برو شفقت و رحمت آمد بر اے او را بران مردم شفاعت
کرد و گفت این بار این جوان را بمن بخشید اگر بار دیگر آن فسادے کہ میل و بخت نماید
آنچہ خوش آید بکنید پس او را بشیخ بخشید ابو عمر و رحمہ اللہ این کار کرد و رفت
بعد از چند روز مہدران کو چہ گذشت بران در آواز گریہ آن زال شنید با خود گفت
لکہ آن جوان باز بدان فساد گرفتار شد تا عورت میگریہ کہ باز بیرون خواهند کرد
در کوفت آن عورت را پرسید عورت گفت بعد آنکہ اجل این جوان نزدیک
شد گفت ہمسایگان را از مرگ من خبر کنی زیرا چہ من ایشان را رنجانیدہ ام ایشان
و شنام خواهند گفت و بر جنازہ من حاضر نخواہند شد و چون دفن کنی من این
آگشتی دارم در آن نام خدا نبشتہ اند آنرا بمن دفن کن چن از دفن فارغ شوی شفا
بحضرت خدا کن گفت وصیت او کردم بعد آنکہ از سرگور باز گشتہ ام و از او شنیدم
او میگوید باز گرد اے مادر من کہ من بہ پروردگارے کرتے رفتم قولہ و قیل
ادھی اللہ تعالیٰ الی داود علیہ السلام قل لہم انی لم اخلقہم
لارب علیہم و انما خلقہم لیرنجوا علیٰ ادا و علیہ السلام وحی
شد تو بگو مرا این بندگان را کہ این خلق را کہ آفریدم نہ براے این را کہ مرا سمو دے

شود برائے آنرا آفریدیم کہ ایشان را سودے شود چہ باشد رنج یعنی از کتم عدم
 بعضی وجود آرم العلم اخس الاشیاء والوجود اشرفها پس خلیفت
 ایشان از عدم بوجود اول رنج نقدے ہمین است قولہ سمعت محمد
 بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن
 ثناذ ان رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الحزنی رحمہ اللہ یقول
 سمعت ابراہیم الاطرش رحمہ اللہ یقول کنا قعوداً ببغداد
 مع معارف الکرجی رحمہ اللہ علی الدجلۃ اذ مر بنا قوم جلا
 فی نرو سرق یضربون بالدف ویشربون ویلعبون فقلنا بمعرف
 اما تراہم یعصون اللہ مجاہدین ادع اللہ علیہم فرغ یدہ
 وقال الہی کما فرحتہم فی الدنیا ففرحتہم فی الآخرۃ فقالوا
 انما نسألک ان تدعوا علیہم فقال اذ فرحتہم فی الآخرۃ
 قاب علیہم ابراہیم اطروش کہ گفتہ است ما در بغداد شستہ بودیم با معروف
 کرخی ہم بر کرانہ و جلہ جوئے چندے با گذشتہ در ذوق سوار سرودے میگویند
 و شرابے میخورند ظنی بر معروف کہ گفتند نمی بینی ایشان چہ قوم اند ایشان را دعا
 بدکن معروف رحمہ اللہ دست برداشت گفت الہی چنانچہ ایشان را در دنیا
 خوش کردہ در آخرت ہم خوش کن ایشان گفتند ما این خواستیم کہ ایشان را
 دعاے بدکنی نہ دعاے نیک معروف رحمہ اللہ گفت چو خدا ایشان را در آخرت
 خوش کند ایشان را تو بہ روزی کند قولہ سمعت ابا الحسن عبد الرحمن
 بن ابراہیم بن محمد المنہکی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو زکریا
 یحیی بن محمد الادیب رحمہ اللہ قال حدثنا الفضل بن
 صدقہ رحمہ اللہ قال حدثنی ابو عبد اللہ الحسین بن عبد اللہ

بن سعید رحمہ اللہ قال کان یحییٰ بن اکثم القاضی رحمہ اللہ
صدیقاً لی وکان یودنی واورده فمات یحییٰ رحمہ اللہ فکنت
اشتهی ان اسرا فی المنام فاقول ما فعل اللہ بک فرأیتہ لیلۃ
فی المنام فقلت للہ ما فعل اللہ بک قال غفر لی زلی الا انہ ونحی
ثمن قال لی یا یحییٰ خلطت علی فی داسرا لذلک فقلت یا رب اکتلت
علی حدیث حدثنی بہ ابو معویۃ الضمری رحمہ اللہ عن حدیث
الاعمش رحمہ اللہ عن ابی صالح رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ک
قلت انی لا ستمی ان اعذب ذامشیبة بالنازف قال قد عفو
عنک یا یحییٰ وصدق نبی الا انک خلطت علی فی داسرا لذلک
ابو عبد اللہ رحمہ اللہ گفت یحییٰ اکثم مرا یارے بود اور دوست میداشت
من اور دوست میداشت من یحییٰ مرد مرا آرزوے آن بود اور در خواب
بینم و پرسم کہ خداے تعالیٰ با تو چه کرد گفت مرا آبرزد و لیکن سز نشے کرد گفت
ای یحییٰ مرا درم اوراد خود را غلط کردی بگفتم یا رب من بیک حدیث کہ از تو بر من
رسید ہر چه کردم با اعتماد آن حدیث کردم و آن حدیث این ست کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ گفتہ است کہ خداے تو گفت کہ شرم دارم کہ عذاب کنم کسے را
کہ در اسلام موے سفید کرد و باشد گفت اے یحییٰ ترا بخشیدم و پیغمبر من صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم راست گفتہ است و لکن تو کار مرا با موے خود غلط کردی
و بالایحییٰ کہ گفت این آں تو نینج است

قوله (۱) باب الحزن

قَالَ اللَّهُ غَمٌّ وَحُزْنٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنْهُ الْحُزْنَ
 حزن اندوہ را گویند اندوہ از عدم وجدان باشد یا آنکہ وجدانے بہت امانی ہو
 از و بمراد بر خوردن یا مرادے کہاں نیست یا منتظرے بہت تا آن منتظر کے
 رسید یا آنکہ مخالفت ازوے باشد مگر نتوان واحد او شدن و اگر حزن در دل قرار
 گیرد البتہ مرد و مخزن می باشد اگر مرد واحد و واصل است یا آنکہ مطلوب ہو
 در خبتہ اوست و کار بمراد اوست با این ہمہ اورا ابتلاے است یا وے
 کہ آن حزن ازوے رفتنی نیست گوئی میان او و بعد المشرقین است وَقَالُوا
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنْهُ الْحُزْنَ وَتَفْسِيرُ فَوْشْتِہ اندازین حزن
 حُزْنُ مراد است و ازین حزن ہر جا کہ حزنے است وینی و ذیوی مراد است
 چو در بہشت روند ہیچ حزنے با ایشان نہ اند اما حزن عدم اکمال و قتی رفتنی
 نیست و کذلک حزن ادراک و احاطت و عدم استماع و تجلی نہ بر حسب مراد
 وَلَهُ اخبرنا علی بن محمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد
 بن عبدید رحمہ اللہ قال حد ثنا علی بن جعیث رحمہ اللہ
 قال حد ثنا ابن وہب رحمہ اللہ قال حد ثنا اسامۃ
 بن زید اللیثی رحمہ اللہ عن محمد بن عمرو بن عطا
 رحمہ اللہ قال سمعت عطاء بن یسار رحمہ اللہ قال سمعت
 اباسعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یصیب العبد
 المؤمن من وصب او نصب او حزن او هم یہمه الا
 کفر اللہ عنہ من سیأتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است
 نہ رسد مومن را چیزیے مہبت یا رنج یا اندوہے یا قصدے کہ مومن را

در اندوہ دار و مگر آنکہ خداوند سبحانہ سبب کفارہ گناہان او گردانند **قوله**
 الحزن یقبض القلب عن التفارق فی اودیة الغفلة والحزن
 من اوصاف اهل السلوک اندوہ جمع می کند دل را از تفرق و پریشانی
 کہ او داشت و بیک چیز میگرداند و ہر حزن دل را از ہر طریقی کہ آدمی آرد با خود
 می داند و حزن از احوال اہل سلوک است یعنی قوی کہ ایشان در سلوک
 اند تہیدیان اند حزن صفت ایشانست **قوله** سمعت الاستاد ابا علی
 الدقاق رحمہ اللہ یقول صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ
 فی شہر ما لا یقطع من فقل حزنه سنین ابو علی دقاق رح گفته ہیں
 است بقوت حزن آن قدر کہ صاحب حزن یک مہرہ روز قطع کند دیگر سالیہا
 نتواند چرمحقق شد حزن دل را جمع میکند و مہم ترین سالک جمع کردن دل است
 چو دل جمع شد بیشترہ سلوک آسان و کشادہ گشت اعوجاجی و انحرافی
 کہ در سہرہ باشد و کہ ہے و عمیق و شیعہ و فرائی کہ در راہ است چو دل جمع آید
 سہمہ آسان شود اکثر حزن از شدت طلب است و از غلبہ یک نفسہ جملہ احوال
 و مقامات را پس اندازد و نداند کہ من ایشان را گذارم و پس انداختم انتہای
 مقامات و کامل ترین مقامات رضا را گفته اند توجہ میگوئی محب با فعال و اقوال
 و حرکات و سکناات محبوب راضی بہت یا نیست اگر راضی نیست خود محبت
قوله فی الخبر ان اللہ تعالیٰ یحب کل قلب حزين و در خبر ہیں دادہ است
 خداے تعالیٰ دوست دارد ہر دلی را کہ براسے خدا را ندو گین باشد و دیگر
 خدا فرمودہ انا عند منکسرۃ قلوبہم لاجلی چو او نزدیک شکتہ و لان شد
 و حزن لازمہ شکتگی دل است پس ہر آمینہ حزن محبوب خدا باشد **قوله**
 وفي التوراة اذا احب الله عبد انصب في قلبه ناعثه واذا

بغض عبد جعل فی قلبه مزمرا را گفته اند و تورات است خدا
تعالی چون بند و را دوست دارد و در دل او نوحه کننده نصب کند که ساعت نماز
اورا در اندوه و رنج میدارد و چون خدا بنده را دشمن دارد و در دل او مزمرا را
آفریند یعنی موجب شادی بیا فرزند در نیاخت هم مزمرا را است و لے آن مزار
است که حزن را زیادت می کند قوله و روی ان رسول الله صلی
علیه وآله وسلم کان متواصلا الاحزان دائما الفکر و مروی
است که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خزنے با حزنے متواصل داشت
و همیشه در اندیشه بودے حدیثی دیگر بدین عبارت است و کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم دائما الحزن و البکا و ازین فکر بقرینہ متواصل الا حزا
جز اندیشه و گر غنایت نتوان کرد و اگر چه فکر در بسیار چیز است هر جا که شاعر
است او فکرے دارد و هر جا که بادشاہے و وزیرے است او فکرے
دارد اما اینجا اندیشه مراد است که مقابل حزن باشد قوله و قال بشر
الحارث الحزن ملک فاذا سکن فی موضع لم یرض ان یساکنه
احد بشر حارث گفته است حزن بادشاہے است هر جا که او فرو آمد دیگر
را ملغ نباشد چنانچه گفته نظم

الحارث

عشق سلطانیست ہر جا خیمہ زد بے خلاف آن مملکت بے مسلم بود

این سخن را بہرمان بازگشت میشود کہ حزن جامع متفرقات دل است قوله و
قیل القلب اذا لم یکن فیہ حزن خرب کما ان الدار اذا لم
یکن فیہا ساکن تخرب و ہمین گفته اند و قتی کہ در دل حزن نباشد
آن دل خراب است چنانچه سراسے و خانہ اگر در وساکنے نباشد آن حکم خراب
گیرد و اعجابا خرابی در خرابی را عمارت نام کردند گر بدین معنی باشد نظم

آتش بیا رخمن آزادگان بسوز تا بادشہ خراج نخواہد خراب را
 آرے ایت خرابی است کہ از جلد آباد اینہا آبادان تر اہل عشق و محبت دوام
 ورد و غم را دوست داشتہ اند و آزادکارے و بارے شمرودہ در جود متو
 شمرودہ تا آنکہ گفتہ نظم

بہر آن خواہم مناد وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ بہر آن خوشتر
 فرید عطار کہ یکاں روزگار خود بود بوی ازین مقام در شام او گرفتہ بود
 تا میگوید نظم

کفر کافر را و دین و دیندار را ذرّہ در دلت دل عطار را

ای عزیز آن بہر آن محقق است وصال متوہم وصال بقدرت و حصہ بہت اما بہر آن
 بتماہر و کمال است اے عارف اے واصل اے محقق گمان نہری کہ تو بہر آن
 رسیدی و ایم اللہ و اگر تو انستے فرض کردن از بعد المشرقین چیزے و غم
 بدان نسبت می کردم کجا تو و کجا عرفان کجا تو و کجا وصال کجا تو و کجا ادراک کجا
 حول و لا قوۃ الا باللہ کجا افتادہ ام قولہ و قال ابو سعید القرینی
 رحمہ اللہ بکاء الاخرانیدی و بکاء الشوق یغشی علی البصا و لا یعی
 قال اللہ تعالیٰ و ابیضت عینا من الحزن فہو کظیم ابو سعید
 قرشی می گفت گریہ کہ از اندوہ باشد آن گریہ چشم را کو کنند و گریہ شوق چشم
 را پوشد اما کو نکند زیرا چہ خداوند سبحانہ گفتہ است و ابیضت عینا
 من الحزن بکفت عیمت ابیضت گفت یعنی پوشید این حزن متولد
 از شوق بود شوق یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام را می گریاند اما آنکہ گفتہ
 بکاء الحزن بھی آن بکاء مصیبت است یا رے بود از ان خواہد آید
 شیخ گلکہ روز پس کہ او بیمار می گرید کو خواہد شد شیخ گفت بگذرا تا اگر یکہ

او کو رنج و اہد شد مگر ہم بدان اشارت است کہ گریہ او گریہ مصیبت است
تفرقہ کردن از حزن نے بحزن نے مشکل باشد **قوله** وقال ابن خنیف
رحمہ اللہ الحزن حصر النفس عن النهوض فی الطرب حزن
چیت منع کردن نفس است از چیزے کہ آن موجب شادی باشد اینجا
لفظ حصر استعمال کردن مناسب نیست انحصار بایتے گفتن زیرا چہ این فصل
نیت انفعال است **قوله** وسمعت رابعة رحمہا اللہ وجلا
يقول واخرناه فقال قل واقله خرفاه لو كنت محزونا
لم يتهيأ لك ان تتنفس رابعہ شہدہ شخصے میگوید واخرناه
از غلبہ اندوہ می نالد رابعہ گفت واخرناه گویم چہنگون و اقله خرفاه از
اندوہ منال و یک از قلت اندوہ بنال اگر تو اندوہ مبین باشی ترا این میر نیاید
کہ نفسے زنی یعنی دل حزناہ گوئی و ہمہ غیش حزن غرق باشی **قوله** وقال
سفيان بن عيينه رحمہ اللہ لو ان محزونا بكى في امه لرحم
اللہ عز وجل تلك الامه ببكاءه اگر در گروے یک اندوہ گینے بگریفتہ
سجائے بر جنتے کہ بر آن باکی کند تمام است آمرزیدہ شود **قوله** وكان داود
الطائي رحمہ اللہ الغالب عليه الحزن وكان يقول بالليل
همك عطل على الهموم وحال بيني وبين الرقاد وكان يقول
كيف ينسى من الحزن من يتجدد عليه المصائب في كل وقت
بر داود طائی ہم حزن غالب بود شہا این سخن گفتے ای خداوند من اندوہ تو ہرگز نہ
مرا بر من معطل کرد یعنی ہاں یک غم شد ہیچ غمے دگر نماند و میان من و میاں خواب
من اندوہ تو حامل شد این چہ نادر است چنانکہ یکے پیش دوست غیش گوید من
از بہر تو ہر غمے و اندیشے کہ بود از من رفت اندیشے تو ماندہ است و اندوہ

تو خواب مرا برده است تا آن محبوب بروطف و رحمت کند این حکایت از
گرفتاری دورمانگی خویش است و داود رح گفته چون از اندوه راحت یابد
و خلاص یابد آنکه مصیبتها برومتجد و میشود ساعت فصاحت فرصت نمیدهد **قوله**
وقيل الحزن يمنع من الطعام والخوف يمنع من الذنوب اندوه از طعام
باز دارد و خوف از گناه باز دارد و چیز تعقیدی میرود و خوف چرا مانع از طعام نیست
حزن بچه مانع طعام است اگر دل را فرو گرفت اگر خوف و اگر حزن بچه شبه
مردم را از طعام باز دارد **قوله** **وسئل بعضهم بمسئلتهم على حزن**
الرجل فقال بكثرة انيته کسے را پرسیدند که سچ معلوم شود کی اند و گریه
سخت گفت از بسیاری ناله او ناله یا از ضعف نبیه او است یا قوت حزن است
آنکه دل و نبیه او ضعیف است باندک حزن ناله و آنکه دل و نبیه او قوی است
او اندوه و درد را آن مقدار باشد که تحمل کند و دمی بر نیار و گفته اند محب
و عاشق غمخوار باشد و درد آشام باشد و خواجه من قدس الله سره رباعی میخواند

رباعی

صوفی شوم و خرقه کنم نسیر فر
وروی سازم ز درد تو هر روز

زنبیل بدست دل دیوانه دهم
تا از درد تو دور کند و ریوز

قوله **وقال سترى السقطى رحمه الله** و ددت ان حزن
كل الناس القى على سري رحمه الله گفته است مرا خوش می آید و این دوست
میدارم که اندوه همه مردم بر دل من نهد **قوله** **ويكلم الناس في**
الحزن فكلهم قالوا انما يحمد حزن الاخرة فاما حزن
الدنيا فغير محمود الا ابو عثمان الحيري رحمه الله فانه قال
الحزن بكل وجه فضيلة ونهاية للمؤمنين ما لم يكن بسبب شيء

معصیة لانه ان لم یوجب تخصیصا فانه یوجب تخصیصا
ومردمان در حزن اختلاف سخن گفته اند و برین متفق اند که حزن را آخرت محمود است
حزن دنیا محمود نیست مگر ابو عثمان حیرتی رح میگوید حزن بهر دو کار دنیاوی و اگر اخروی
فضیلت دارد و مومن را زیادت است و نه ایاده للمومن بیان للفضیلة
مگر آنکه اندوہی که سبب معصیت بوده باشد یعنی یکے میخوابد خطی انا شاکسته

بر اندوآں دست نمیدهد سبب آن حزن و اندوہی دارد این اندوہ ممدوح
خیر نیست این غیر ممدوح است و دیگر آنکه معصیت در وجود آمده است اندوہ میخورد
این معصیت از من چار و وجود آمد و در خود نمی بیند که ثانی حال ازین تو کینه
و خود را بهم دران گرفتار می یابد این حزن نیز زمین ممدوح باشد اگر تو بکشید بعضی
بد منازد ایدیه در عین شراب خوردن بگریند و بگویند چه کنیم یا بدین معصیت گرفتاریم
این گریه بدستی ایشان است مثل این اندوہ ممدوح نیست و فضیلت مومن را
چرا است زیرا چه اگر تخصیص نشود بارے تخصیص بنقد شود بے شبه اندوہ
حار است یا بس است این گرمی و خشکی بر دل افتد تخصیص کدورت او کند
و خداے تعالی اندوہ از کفر بیایات کرده است هم موجب تخصیص آید بر قول
حیرتی رحمہ اللہ این آمد که البته حزن چیرے خیرے است قوله وعن بعض
المشایخ انه کان اذا سافر و احده من اصحابه یقول ان رایت
محزونا فاقترعته منی السلام بعضے مشایخ اگر یارے از آن ایشان سفر
کردے میگفتے هر جا که در دمسندے را به بینی از من سلام برسانی رسے است
که در دمسند در دمسند را دوست دارد جنس را با بخل سے باشد و این بهم دلیل کند
که در دمسند زادره کسے است بسیار صوفیان و طالبان و واصلان باشند
و اما در دمسند اگر کسے میان ایشان باشد خواه من قدس الله سره الغیر

می گفت خدمت شیخ فرید الدین مسعود اجماعی قدس اللہ سرہ برہم صوفی و
طالبی کہ خوش شدیے اور افرمودے خدا ترا در دے روزی کند
قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ يقول کان
بعضہم يقول للشمس عند غروبہا هل طلعت اليوم علی
محزون ابو علی دقاق دم گفته است بعض صوفیان ہر گاہ کہ آفتاب را بغروب بینند
گویند برہیچ اندو گینے امر وز برآمدہ گفته ام المحزون فی اللہ بس ناوردہ است
قوله وکان الحسن البصری رحمہ اللہ لا یراہ احدا لا ظن انہ
حدیث عمل مصیبة حسن بصری را کہ دیدے گمان بردے کہ ہر
زبان ادرایستے جدید رسیدہ است یعنی بر حسن بصری دوام حزن بدین توت
بود قوله وقال وکیع رحمہ اللہ لما فات الفضیل رحمہ اللہ
ذهب الحزن اليوم من الارض وکیع رحمہ اللہ گفته است آن روز کہ
فضیل عیاض رحمہ اللہ از جہاں رفت حزن و اندوہ امر و از جہاں رفت گونئی
حزن اورا بود قوله وقال بعض السلف اکثر ما یحبک المومن فی
صحیفته من الحسنات الھم والحزن اکثر مومن چن در صحیفہ
اعمال خود نظر کند حزن و غم را بسیار بیند یعنی باید کہ چنین باشد اکثر حزنہ او حزن
باشد ہر حزنہ کہ اورا در وجود می آید حزنے مقارن آن بہت حزن اکمال حزن
قبول و ہم برین است قیاس ہر علی بحب آن حزنے بہت قوله سمعت
ابا عبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ يقول سمعت علی بن بکر ان
رحمہ اللہ يقول سمعت محمد بن علی المروزی رحمہ اللہ
يقول سمعت احمد بن ابی روح رحمہ اللہ يقول سمعت
ابی رحمہ اللہ يقول سمعت الفضیل بن عیاض رخی اللہ عنہ

يقول كان السلف يقولون ان على كل شئ نزكوة ونزكوة العقل
 طول الحزن فضيل عياض رحمه الله گفته که پشنيان چنين مى گفتند هر چه
 بنوع تزكیه می یابد و او را زكوة می شود مثلاً چنانچه حرم را صاف كنند تزكیه میکنند
 يك مى گردد و بوی مردار می رود و باغت او زكوة اوست هم چنین عقل
 اگر حزن آمد سفلے که مزاج هم عقل بود که در تنی که با او مقارن بود پروه که روید
 دل او بود حزن آمد همه بزد و عقل چنانچه بود بروشی خود باقی ماند قوله سمعت
 الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت محمد
 بن احمد الفراء رحمه الله يقول سمعت ابا الحسن الوراق
 رحمه الله يقول سألت ابا عثمان رحمه الله يوماً عن الحزن
 فقال الحزين لا تفرغ الى سوال الحزن فاجتهد في طلب الحزن
 ثم سئل وراق میگوید رحمه الله ابو عثمان را از حزن پرسیدم ابو عثمان رح
 گفت مرد حزين فراغت آن ندارد که از حزن بپرسد چه کن که محزون باشی یعنی
 حزن امر وجدانی است محزون را احتیاج بپرسیدن نیست او بوجدان خویش
 می داند یعنی این شئ محسوس است اگر می توانی در آن کوشش که محزون باشی

قوله (۱۱) باب الجوع وترك الشهوات

جوع گر سینه بودن از اهم مهام صوفیه است البته معده را خالی و سبک
 دارند و البته همت برین مصروف باشند که اگر کلی ترک شود اکل و شرب کار مین
 است و اگر گرسنگی با اختیار آید یعنی با وجود آنکه مالک طعام باشد و طعام بر او
 آید او نخورد و اگر بخورد یک هلب جوع بدو کشد و اگر جوع بغیر اختیار افتد گفته اند آنکه
 جوع اختیار می کنند آن بهتر ازین که جوع اضطراری آید که کوشن است این

اما انکسار نفس مطلب قوم است و انکسار در جوع اضطرار باشد و در اختیار شأ
 کس را این در خاطر آید که من این کار با اختیار کرده ام و این نوع میان این ملائکه معلول
 باشد و این را نسبت بحجب کنند و آن قوی که خواسته اند البته خفته معده
 باشد با طلب طعام این مطلب قوم است و درین منافع بسیار حاصل
 تصفیه و انکسار و از بسیار شهوتها نفس بازمی ماند و از بسیار شر و غشش ممتنع
 میشود و چون خواهند با عتقاد اگر سنگی کنند و معده خالی دارند چند تمدبیر کنند
 که در قوت بنیه ضعیف پذیرد و در بعض عبادت خلل نیفتد چنین گویند مردمی
 که مفتاد و درم غله خوردن روزی و طیفه دارد یک درم کم کنند نیکو تدبیر
 است اما باید که روزی کم شود برود و در یک مده سی درم کم شود و در دهم ست
 درم کم در سیوم ماه بنیه ضعیف شود بنیم درم آید بنیه سخت ست شود و انکار
 بکلی ماند و بعضی گفته اند چوبه یار و بداد و هر روز چنانکه چوب خشک میشود غذا
 را کم میکند و درین تم تقلیل فاحش ست بنیه بر جانماند اما یک تدبیر خوشه
 است هر که کند تقلیل با قراط شود و بنیه سالم می ماند غله که می خورد از نادر پله
 اندازد و نخورد یا او بسیار و اگر سبک خواهد دانند اش را در پله و گرداند از و
 وزن کند بخورد بعد آن آن دانه را که سنگ ساخته بود هر روز یک آن کم
 کند و در یک سال سیصد و شصت دانه شود و دو سال نگر چه قدر سال بگر چه قدر
 آنکه باقی ماند چهار پنج سال غذا اکل قلیل شود و بچند درم باز آید و قوت چنانچه
 بود همچنان آن سنگ را برود و در دو غذا و همان مقدار که رسید است
 و حکمای هند و اندایشان از احوال گویان گویند ایشان کانه دارند از پوست گاو
 و طعام را آن قدر که غذا ایشان معهود است الاال پر کنند بخورند و هر روز
 یک بار بر سنگ بیک گروکش بیایند در فضل جوع و عطش حدیثی در

محبوب روایت میکند اجمعوا بطونکم و اظہروا اکبادکم و اعترفوا باجسادکم
لعلکم ترون الله عیا فی داسر الدنیا عظیم فضلے است این اگر محدثے
در صحت این حدیث گوید اما بیان حکمتے سخنے در تے است گفت جمع
و ترک شهوت جمع خاص است و ترک شهوت عام کیے از ترک شهوت
جمع است قوله قال الله تعالى وَلَكِن لَّوْ تَكْمُرُ شَيْءٌ مِّنَ الْحَقِّ
وَالْجَمْعِ ثم قال فی آخر الایة وَكَثِيرًا مِّنَ الصَّابِرِينَ فبشرهم بحمل
الثواب علی الصبر علی مقامات الجمع آیت کلام اللہ بدین معنی آمد
خداوند تعالیٰ میفرماید ہر آئینہ یا زما یم شمارا بچیزے کہ از جنس جمع باشد خوف
و فرزندے و اہلے و ولدے محدود مالے زیان شود و میوہ و ثمرہ وفا کنند
و بعدہ گفت و کثیر الصبرین این آمد جمع قبرے من اللہ است
و تبشیر ہاں کرد جمع باشد و صبر ہاں کنند یعنی سببے متعلق نشود براے
رفع جمع را شکایتے ہر کسے نکند تمنی شے بکند و شکستگی بدین دیگرے
نکند کہ او سیر است و من گرے اینچنین گرے برین صفت مبشر باشد
من اللہ اور اجزائے اور انصبہ اور افتد باوے و مدے او نیک
نسخے است اما از دائرہ صوفیان ثم مذ قوله وقال الله تعالى وَيُؤْتِيَنَا
عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ نزول این آیت در باب
قتل اعدا است ہر کیے زعم خوردہ و قتادہ است و شے آرزوے آب میکند
و میگوید و اعطشاہ شخصے ہم از صحابہ قدحے پر آب کردہ ہر کیے آورد و خواست
تا آزا بیا شام دیگر گفت و اعطشاہ او شنید گفت آب بردید و بروند او
خواست تشربے کند دیگر گفت و اعطشاہ ہم چہنیں بر صفت نفرشت
بعد آنکہ بعض برائے ہر کیے را از سر گرفت ہر کیے مردہ بود و گویند ما تو ^{عطشی}

والکاس یدور بینہم و فقہا نویسند ایتار سبب آن بودہ کہ یکے میخواست
 بعد خوردن زخم لکے و شرابے نگیرم تا درجہ شہادت کہ اول مرتبہ است آن فوت
 نشود و کوسخنی است این اینجا کلمہ یُوْزُوْنُ مفید نیاید ایتار شد و یکے را داد
 بلند مرتبہ بخود خواست و بدیکے داد و صوفیان چنین گویند اینجا مرتبہ دون اختیار
 کنیم مرتبہ بلند بدیکے عطا کنند صوفیان صف اول بدیکے ایتار کنند خود صف آخر
 بایستند بنا برین کہ در صف اول مرتبہ و ثواب بیشتر است آن بہرادرسد و دست
 بگدائی فراز کنند تا دست برادر مومن علیا شود و دست من فرد باشد قولہ اخیر نا
 علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن
 عبد اللہ لصفا رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن ایوب رحمہ اللہ
 قال حدثنا ابو الولید الطیالسی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو ہاشم
 صاحب الزعفرانی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن عبد اللہ
 رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انه حدثہ قال
 جاءت فاطمة علیہا السلام بکسرة خبز الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ و علی اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما هذا
 الکسرة یا فاطمة قالت قمرہا خبز تہ و لم تطب نفسی حتی اتیتک
 بهذ الکسرة فقال اما انتہ اول طعام دخل فم ابیک منذ ثلثة
 ايام و فی بعض الروایات جاءت فاطمة رعلیہا السلام بقصر
 شعیر فاطمة علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کالہ نالے آورد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سید چیت این گفت قمرہ پیختہ بودم
 نفس من خوش نشد مگر آنکہ پر کالہ ازان بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت اسی فاطمہ بدان این طعام اول طعامی است

بعد سه روز دروین من رفته است و در بعض روایت تعیین است که نان جو بود ^{قوله}
وقال (رضی الله عنه) الجوع من صفات القوم وهو احد ارکان
المجاهدة وان ارغاب السلوک تدبر جو الی اعتیاد الجوع والامساک
عن الاکل ووجد واینابیع الحکمة فی الجوع وکثرت الحکایات
عنهم فی ذلک شیخ رحمه الله میفرماید که جمیع از صفات طائفة صوفیان است
البته چنانچه صفات با ذات ملازم است بچنان جمع با ایشان ملازم است و جمع
یکه انرا کان مجاهده است و اصحاب سلوک البته اندک اندک برین کوشیده
اند که ایشان را عادت بر سنگی شود و از خوردن باز نماند و ایشان چشمهای حکمت را
در گر سنگی یافته اند یعنی شکم را اگر نه دارند تا علم و حکمت درست آید جمله انبیاء را که
نگفت که بسیار خورده و پر خورده و کذلک اکثر الاولیاء مصطفی و مرتضی و فاطمه
و حسن و حسین شیمه ایشان هم گر سنگی بود صلی الله علیهم اجمعین و حکایت آنکه ایشان در
جمع مباحثه دارند و جمع اختیار کرده اند بسیار حکایت است ^{قوله} سمعت
محمد بن احمد بن محمد الصوفی رحمه الله يقول سمعت
عبد الله بن علی القیمی رحمه الله يقول سمعت ابن سائمه یقول
ادب الجوع ان لا یفقص عاده الا مثل اذن السنور اذ ب
جمع اینست یعنی طریقه تقلیل اینست که هر روز مقدار گوشه کم کند بزرگانند
خوب تدبیر گفته اند اما عنقریب انقاصه فاشته شود شاید مرد و سر بردن نتواند و
دیگر این هم باشد که او بدین معنی میگوید تو طعام نخوری و ترا طلب طعام مقدار
گوشه گریه مانند این مقدار گر سنگی بدار آن ترا نفع کند ^{قوله} و قیل کان سهل
بن عبد الله رحمه الله لا یاکل الطعام الا فی کل خمسة عشر یوما
فاذا دخل شهر رمضان کان لا یاکل حتی یری الهلال و کان

یظہر کل لیلۃ علی الماء القراح چنین گویند کہ سہل عبد اللہ تسری رحمہ اللہ در مجہ
پانزدہ روز طعام خودے و اگر ماہ رمضان بودے تمام ماہ رمضان طی بودے پانزدہم
در ہلال شوال افطار کردے و در شرب افطار نکردے گریاب صاف کہ در اس بوے
طعام نبودے **قوله** وقال یحیی بن معاذ رعی اللہ عنہ لو ان
الجوع یباع فی السوق لما کان ینبغی لطلاب الآخرة اذ دخلوا
السوق ان یشترؤا غیرہ اگر یحیی بن بودے کہ گری سبکی در بازار فرختہ
شدے نہایتے و نہزیدے مطابقان خدا را کہ در بازار غیر آن نخرند **قوله** خیر
محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا
علی بن الحسین الارجانی قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن جعفر ^{صہبہ}
بمکة قال قال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ لما خلق اللہ الدنیا
جعل فی الشبع المعصیۃ و الجہل و جعل فی الجوع العلم و الحکمة سل
عبد اللہ رحمہ اللہ گفتہ است خداے تعالی دنیا را آفرید و در شبع و سیری
و جہل نہاد تا موجب غفلت و معصیت و جہل آمد و از گری سبکی حکمت خاست
و علم ظاهر گشت **قوله** قال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الجوع للمریدين
ریاضۃ و للتائبین تجربۃ و للزهاد سیاست و للعارفين مکرمۃ
یحیی معاذ رحمہ اللہ گفتہ است جوع مرمیدان را ریاضت نفس است چنانچہ و ابہ را
گر سہنہ میدارند تا ریاضتے کہ ریاض کند او ان را قبول کند و اگر نہ در سیری کوششی خواہ
کرد و اگر بخوبی نفس را راست آزند و بر راستی آزند گریہاے او را مقابل کشش
بدارند و او را بشپند آگریہاے او بر راستی بل شود و متطلبان را تجویہ است
مردے توہ کہ دو نفس حونی میکند مراد خود و طالب را بگری می آزیاید تا او را در
گری سبکی قرار شود و عادت شود تا دغدغہ شہوانی فرو شیند و مرزا ہدرا سیاست

خود را بگر سنگی قرار می دهند تا او در مقام زهد قائم ماند و عرفا اگر مت است
 بگر سنگی موعارف قرار گرفته و بدان قناعت کرده احتیاج از میان بر گرفت هر چند
 محتاج نبود بجمع اما کرم نفس او شد قوله سمعت الاستاذ ابا علی
 رحمه الله يقول دخل بعضهم علی بعض الشيوخ فراهی یکی
 فقال مالک فقال انی جائع فقال او مثلک یکی من الجمع فقال
 اسکت اما علمت ان مراده من جوع ان ابی شخصه بریکه از پیران آمد
 دید که می گریه آیسند پرسید ترا چه افتاد گفت من گرسنه ام گفت بچو توئی
 از گرسنگی بگریه شیخ گفت خاموش کن درین سر است کوه آنجا نمی رسی او که
 مرا گرسنه کرده است مرا و او همین است که من بگریم او اگر پدر دوست می دارد
 چو او دوست میدارد من چرا بگریم حکایتی تحفه است با تو گویم زینجا با بندیوان
 گفت که دیر باز است که آواز گریه یوسف علیه السلام شنیده ام دل من می طلبد
 برو او را بزن تا او بگرید من شنوم بندیوان دانست تا زینجا را چه سر است که او میخواهد
 و گریه او بشنود اما این که من او را بزنم و در اندام او اُلے رسد و زینجا بداند و تحمل کند
 این هرگز نباشد اما اطاعت زینجا لابدی است برو یوسف علیه السلام گفت مرا
 زینجا چنین کار فرموده است من دوال بر دیوار می زنم تو بگری تا او بداند
 که من می زنم او دوال بر دیوار زد یوسف علیه السلام ساز گریه کرد زینجا پیر این پاره کرد
 بر دیوار برآمد و بندینجا افتاد و گفت ای ظالم سخت دل چندین نازنین مرا برنجانی
 اکنون این هم باشد که محب را خوش آید که گریه محبوبش نمود و محبوب را خوش آید که
 گریه محبش نمود گریه صاحب جن هم بر قضیه جن اوست پس محب میخواهد از جن
 نصیبه گیرد گریه محب محبوب را خوش آید از آنچه دلیل بر عزت او و کمال او برین
 آمد جمال و جمال است هر چند که محب می گیرد او باز از جمال خویش گران تر میکند

توشنید و خداوند فرموده است این مذهبین احب الی من صیاح العابدین
 مذنبان همین محبانند دوست داشتن او گنہ است زیرا چه در دوستی شوخی هست
 طلب محالے هست و در بعض محال ارتفاع حشمت هم هست این هم گناهای
 است که جز در دیوان ال محبت ننویسد ازینجا فحی بر خداوند سبحانه باد و زخیان گوید
 اَحْسَبُ اِنَّهَا لَا تُكَلِّفُونَ عِینِی فَاَمَوْش اَشِدُّ وَهَمِّ دَاخِلًا قَرَارِ گِیرِ ذِالِہ و زاری
 و گریه خویش را اظهار کنید مبادا که بهشتیان شنوند بهشت بر ایشان دوزخ گردد و همه
 نعم بهشت بر ایشان ز سر تلخ گردد و بهشت این محبان را باشد این آرزو که باشد
 هم وقتے تهر صفتے که هست مگر خطبے با ما شود تا در زاویہ نیاس نباشیم از اینجا است
 کسے که گوید هم درین آیت اَسْئَلُ اِنَّهَا لَا تُكَلِّفُونَ طَوْبِی لَمَنْ لَہُ هَذَا الْخَطَابُ
 و لا حول و لا قوۃ الا باللہ کجا افتادہ ترجمہ را بشنو کہ سمعت ابا عبد اللہ
 الشیرازی رحمہ اللہ یقول حدثنا محمد بن بشر رحمہ اللہ قال
 حدثنا الحسین بن منصور رحمہ اللہ قال حدثنا داود بن معا
 رحمہ اللہ قال سمعت مغللاً رحمہ اللہ یقول کان للحجاج بن
 فرافصۃ رحمہ اللہ معنا بالثمام فمکث خمیس لیلۃ لا یشرب الماء
 و لا یمتنع من شیء یا کلان مغلد رحمہ اللہ میگوید حجاج با ما بود و زمین ثمام پنجاه
 شب بود با ما طعامے کہ بود میخور و آب نمیخور دین باب در بیان جوع بود و عطش
 ہم ازان قسم است این حکایت مناسب بود گفت تعلیل آب اکثر نفعها است
 برائے تصفیہ دل را از تعلیل طعام قوله و سمعته یقول سمعت ابا بکر
 الغزال رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی رحمہ اللہ یقول
 سمعت ابا عبد اللہ احمد بن محیی الجلال رحمہ اللہ یقول
 دخل ابوتراب النخشبی رحمہ اللہ من بادية البصر مکة

فالناس عن اكله فقال خرجت من البصرة فاكلت بنباح ثم يدنا
عرق ومن ذات عرق اليكم فقطع البادية باكلتين ابوترب
نخشی از بادی بصره و رکه آمد از قوت او پرسیدند گفت یکبار در نباح خورد و دوم
نام موضعی است دوم در ذات عرق خورد و دوم این هم نام موضعی است
سیومی این است که بر شما آمده ام درین قطع بادی و بار طعام خورده ام قوله
وسمعه يقول حدثنا علي بن نحاس المصري رحمه الله قال
حدثنا هرون بن محمد التقي رحمه الله قال حدثنا ابو عبد
بن الدرفش رحمه الله قال حدثنا احمد بن ابی الجوارى رحمه الله
قال سمعت عبد العزيز بن عمير رحمه الله يقول نتج صنف من
اربعين صباحا ثم طار في الهواء فرجعوا بعد ايام وكان يفرح
منهم راحة المساكين عبد العزيز عمير رحمه الله يگوید صنفی از پرندگان چهل صباح
گرسنه بودند بعد از آن پریدند و هوا شدند چون باز گشتند از پاهای ایشان
بوی مشک می آمد چهل صباح گرسنه بودند گرسنگی آن ایشان را پاک و صاف کرد و پنجا
بوی مشک از ایشان می آید و دیگر شاید از اندک سجده ایشان را بمقام
رسانید اگر در بهشت گویند هم شاید در آن باغ و بوستان بویهای خوش و میوه های
لطیف ایشان آن میوه ها چریند و بدان خوشبویها خوشبو گشتند تا آنکه میگویند فرجوا
بعلا یا علی هذا جلی بود و چندین روز قوله و كان سهل بن عبد
الذجاج قوی و اذا اكل شئ اضعف و سهل عبد الله و تھے کہ خیر
خودے ضعیف شدے و تھے کہ گرسنه بودے تندرست و قوی بودے
این قدر تجربه است ہر کہ عادت بخورنگی و در وقتے کہ چیزے خورد مل و مرض
شود قوله و قال ابو عثمان المغنہی رحمه الله الربانی لا یاکل فی أربع

یومہ الصمد الخ فی ثمانین یوماً ابو عثمان مغربی رح گفتہ است آنکہ او
 ربانی باشد چہل روز چیزے نخورد یعنی او قوت از بیکہ روز آن قوت از و گرفت عباد
 ازین باشد کہ او بشہود و فوق و باستماع کلام و باطلاع اسرار آن استغراق دارد کہ
 اینہما ہمہ بجلے خندے او انڈیل غذا را قوی من کل غذا ہے اور ربانی است او در
 ملاحظت ترتیب رحمانیت است و آنکہ او در صفت حدیث است او غرق
 است صفت حدیث است او را این صفت است کہ در پنج صفیہ در نیاید آنجا این
 گویند لا قرب ولا بعد ولا فضل ولا وصل ولا وجہ ولا فہم ولا کلاہ
 هو اللہ الواحد القہار کہے کہ عاشق این باشد کہ گفتم برو ہشتاد روز رو داد اورا
 قوت آن باشد کہ بے طعام قیام تواند ماندن اورا کجا پرداے طعام و آب است
 کہ او در ریائے غرق است آن دربار این نام نامند لا تحت ولا فوق ولا قبل
 ولا بعد چنین شخصے اگر بے طعام و آب چند روز اند عجب پسندد و ایشان چنین
 عبارت ہم کنند بخورد و بیا شامند و نکاح کنند و گویند نخوریم و نیا شامیدیم
 و نکاح نکردیم حکایت شنیدہ باشی آن مردے کہ میاں آب مقام داشت بر گرفت
 بر آب چون گذرم آن بر گرفت بگوئی بحق آنکہ من پیرو حقے نکاح بخودہ است مرارہ
 دہ رہے خشکے پیدا شد مر گذشت طعامے کہ پیرو اسے کے فرستادہ بود طعام
 پیش او داشت او خورد این مرد وقت مراجعت با او گفت یسر مرا سخنے گفتہ بود
 بر آب عمیق من بدان آدم کنن چون روم گفت بر آب بگو بھرم فلاح کہ
 و قطع طعام نخوردہ است مرارہ دہ آب رہہ و پیرو اسے گفت مشکل دارم دو دروغ
 لغم این اثر دیدم او گفت بخواندہ قَصَدَ وَاَقْتَلَوْهُ وَاَصْلَحُوْهُ وَاَلْکُنْ شُبَّہَ
 لَہُمْ قَوْلُکَ سَمِعْتَ الشَّيْخَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمٰی رَحِمَہُ اللہ یَقُوْلُ
 سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلِيٍّ الْعَلَوِيَّ رَحِمَہُ اللہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ

بن ابراهیم القاضی بد مشق رحمہ اللہ بقول سمعت محمد بن علی بن خلف رحمہ اللہ بقول سمعت احمد بن ابی الجوارح رحمہ اللہ بقول سمعت ابا سلیمان الدلمی رحمہ اللہ بقول مفتاح الدنیا الشیخ ومفتاح الاخرۃ الجمع این کہ در دنیا شاید موی از جنس سر بر کند موجب آن سیری بود و کلید در آخرت کہ بدان مہم امر صواب و درجہ و ثواب جنت و مقام متطابقہ سنگی باشد قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ بقول سمعت علی بن الحسین الارجانی رحمہ اللہ بقول سمعت ابا محمد الاصفہانی رحمہ اللہ بقول سمعت سهل بن عبد اللہ رحمہ اللہ و قبل لہ الرجل یا کل فی الیوم اکلۃ فقال اکل الصدیقین قال فاکلتین قال اکل المومنین قال فثلثۃ قال قل لا هلاک یدنو الیک معلقاً سئل عبد اللہ رحمہ اللہ را گفتند مردی باشد کہ روزی یک وقت طعام بخورد گفت این اکل صدیقانست گفت آنکہ دو وقت خورد گفت این اکل مومنانست گفت آنکہ روزی سه بار خورد گفت اورا گویہ کہ معلقہ آویز کہ باشد تا طعام بر سینہ او آویختہ باشد ہر بار کہ خوش آید خورد اکلۃ واکلتین وثلثۃ یک بار دو بار سه بار طعام خوردن عنایت کنند ہم درست آید و اگر بجای معلقہ معلوباشد ہم درست آید یعنی آخورے سازند بر آے او تا بمچو ستورے و خرے بچرد اگر مرا پرسند الرجل یا کل فی الیوم اکلۃ گویم ہذا طعام النبیام و اگر پرسند قلت اکلات من گویم ہذا طعام الشیاطین قولہ وسمعتہ بقول حدیث عبد العزیز بن الفضل رحمہ اللہ قال حدیثنا ابو بکر السیاح رحمہ اللہ بقول سمعت تیحی بن معاذ

رحمه الله يقول الجوع نور و الشبع نار و الشهوات مثل الحطب
 يتولد منه الا حراق و لا ينطفئ ناره حتى يحرق صاحبها گرسنگی ^{نار}
 نور است و سیری آتش یعنی اگر گرسنگی نور و صفای زاید و از سیری غلظت
 و درشتی و شهوت بهم چو میز که در آتش کشته نشود تا صاحب خود را نسوزد
 آتش از چوب می خیزد چوب گوی صاحب اوست و آتش کشته نشود تا صاحب
 را تمام نسوزد و قوله سمعت ابا حاتم السجستانی رحمه الله يقول
 سمعت ابا نصر السراج الطوسي رحمه الله يقول دخل رجل
 من الصوفية على شيخ فقدم اليه طعاما فابى قال له من كان ^{من الصوفية}
 لم تاكل فقال مذ خمسة ايام فقال جوعك نخل عليك جوع نخل عليك
 ثياب و انت تجوع ليس هذا جوع فقهر شخصه برصوفی و را آمد و طعام
 پیش کشید که امتناع آورد از خوردن و شیخ پرسید چند روز باز طعام نمی خوری گفت
 پنج روز گفت گرسنگی تو گرسنگی نخل است گرسنگی عجز و اضطراب نیست
 زیرا چه جامه درستی و بر برداری گرسنه چرائی باز از پذیرش بخور نیکو سخنی است
 که آن بزرگ فرموده است اما اگر گرسنه با جامه است ستر گرسنگی است
 اما اگر گرسنگی با برنگی است کشف حال گرسنگی است از ظاهر حال و معلوم
 کند که او گرسنه است قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله
 يقول سمعت محمد بن احمد بن سعيد الرازي رحمه الله
 يقول سمعت العباس بن حمزة رحمه الله يقول حدثنا
 احمد بن ابي الجوارى رحمه الله يقول قال ابو سليمان
 الله انهم حمد الله لان اترك من عشائي لقمة احبالي
 من ان اقوم الليل الى اخوة داراني رحمه الله گوید اگر لقمه از طعام عشای

خویش کم کنم نزدیک من دوست را بشد که همه شب بیدار باشم عبادت آن یک نغمه
کم کردن دل را تصفیه کند و موجب نور و جلا باشد و انحراف نفس شود این همه از مطاب
قوم است در شب بیداری بر آئینہ درجہ و ثواب است و شاید صفائی هم دارد
اما خوف رویت هم است کہ کسے را برین لحظہ افتد و در گرسنگی بیشک شکستگی
است حکایت گویند خداوند سبحانہ نفس را گفت من انت گویا خداوند اولاد است
انت یکے منم منم و یکے تویی خداوند تعالیٰ اورا در و فرخ انداخت بقفا و سزار
سال سوخت پس آن برون آورد باز گفت من انت او یہاں گفت انا انا
و انت انت بہرین صفت سہ بار بقفا و گان ہزار سال سوخت و برون آورد
و جواب او یہیں بود انا انا و انت انت فسلط اللہ علیہ الجوع خداوند
تعالیٰ برو گرسنگی مسلط کرد و ما جزو مضطر گشت پرسید من انت گفت انا
عبدک و انت ربی من گرسنام چیز بدہ بخورم پس در گرسنگی البتہ شکستگی بہت
قولہ سمعہ یقول سمعت ابا القاسم جعفر بن احمد المرادی
رحمہ اللہ یقول استقی ابوالخیر الصقلانی رحمہ اللہ
السمک سنین ثم ظہر لہ ذلک من موضع حلال فمد
یہ الیہ لیا کل اخذت شوکہ من عظامہ اصبعہ فذهب
فی ذلک یك فقال یا رب هذا من مدیدہ شہوۃ الی الحلال
فکیف لمن مدیدہ لشہوۃ الی حرام ابوالخیر عقلانی رخ آرزو سے ماہی
راشت سالہا بعد چند سال از موضع حلال ماہی برو پیدا شد دست دراز
کرد خواست از ماہی بخورد فارے ازان ماہی بردست او غلیظ بدن بہت
کشید کہ دست گذاخت و رفت یا بیکار شد روزے با خدا می گفت آہی
من دست را بشہوت بسوے حلالے دراز کردم از شہوت آن دست

من رفت چوں باشد حال کسے کہ بسوے حرامے دست دراز کند بشہوت
 قولہ سمعت الاستاذ الامام ابابکر بن فورک رضی اللہ
 عنہ یقول شغل الحیال نتیجۃ متابعت الشہوة بالحلال فما
 ظنک بقضیۃ شہوة الحرام ایک تراعیال از کار خدا باز میداردین
 نتیجہ شہوت حلال است پس چوں باشد کسے کہ متعلق بشہوت حرام شود و حال
 او چہ باشد قولہ سمعت رسم الشیرازی الصوفی رحمہ اللہ
 یقول کان ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ فی دعوة فمیل
 واحد من المحابہ الی الطعام قبل الشیخ لما کان فیہ من الفاقہ
 فاراد بعض اصحاب الشیخ ان ینبکت علیہ لسوء ادبہ حیث
 مدینہ الی طعام قبل الشیخ فوضع سنیاً بین یدی ہذا الفقیر
 فعلم الفقیر انہ بکت علیہ لسوء ادبہ فاعتقد ان لا یأکل
 خمسة عشر يوماً عقوبۃ لنفسہ و قادماً لہا و اظہار التوبۃ
 من سوء ادبہ و کان قد اصابته فاقہ قبل ذلک عند خفیف
 راجع اللہ ورجعہ دعوت بود طعامے پیش آوردند فقیرے پیش از آنکہ شیخ
 در طعام دست اندازد دست انداخت سبب آنکہ او فاقہ داشت این کہ
 اختیاری الاضطراری ازان ساکت است و بعضی اصحاب عبد اللہ رحمہ اللہ
 اورا تنبیکتے کردند بہر ادب نسبت کردند سچیزے پیش این فقیرا شتند
 او بغیر این احواد نہاد کہ پانزدہ روز نفس طعام نداد و پیش ازان خود
 فاقہ بود قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ
 یقول حدثنا ابن الفرج المورقانی رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن
 محمد بن جعفر قال حدثنا ابراہیم بن محمد الحرثی رحمہ اللہ قال حدثنا سلیمان

بن داود رحمه الله قال حدثنا جعفر بن سليمان قال سمعت
مالک بن دینار رحمه الله يقول من غلب الشهوات
الدنيا فلن لك الذي يفر الشيطان من ظله ثم كبر شهوات
وینا غالب آمد قادر بر نفس خودش زانم نفس بدست او نذاشطان از سایه
او بگریزد یعنی نزدیک بدو نتواند شد و سوسه نتواند داد و قوله و معته
يقول سمعت منصور بن عبد الله الاصفهاني رحمه الله
يقول سمعت ابا علي البروردی يقول اذا قال الصوفي بعد
خمسة ايام انا جامع فالزموه السوق و امروه بالكسب ترجمه این
آیت بالا فرسته است قوله سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق
رحمه الله يقول حاكيا عن بعض المشايخ انه قال ان
اهل النار غلبت شهواتهم حميتهم فلن لك انقضوا
ابوعلی دقاق رح از شیخ حکایت میکند او گفته است مردانی که در دوزخ
اند آنانند که شهوات ایشان بر حمیت آمده بود و بنا برین نصیحت
گشتند چون حمیت مغلوب گشت نصیحتی آمد قوله و سمعه يقول و
القیل بقیل بعضهم الا شقي فقال اشقي ولكن لا اتمنى ابوعلی
گفته است کی را پرسیدند آرزو داری گفت این آرزوی من دارم که
آرزو نباشد قوله و قال و قیل لبعضهم الا شقي فقال شقي
ان لا اشقي وهذا التمدیه سخن است و لهذا التمدیه اینک شها
باشد که اشتها نباشد این تمام تر باشد چو اشتها نباشد کار با همه مرتب
گردد بشری بر خیزد و اکثر بشری در صد زوال اند البتة از الهی نصیب
شود و هذا التمدیه الممل و اشت و ادرم قوله سمعت الشيخ

ابا عبد الرحمن السلی رحمه الله يقول اخبرنا احمد بن
 منصور رحمه الله قال حدثنا ابن مغلد رحمه الله قال حدثنا
 ابو الحسين بن الحسن بن عمرو بن جهم رحمه الله قال
 سمعت ابا نصر التمار رحمه الله قال اتاني بشر رحمه الله
 ليلة فقلت الحمد لله الذي جاء بأت جاء فاقطن من
 خراسان فغزلته لبنت ويا عتله وشررت لنا الحما فقطع عندنا فقال
 لو اكلت عند احد لا اكلت عندكم ثم قال اني الاشقى
 الباد بخان منذ سنين لم يتفق فقلت ان فيها باد بخان
 من الحلال فقال حتى يصفو الى جبل الباد بخان ابو نصر تمارم گفت
 شب بر من بشر آمد رحمه الله وبعضه حکایت کند که در ره ملاقات شد
 تمار گفت برا افطار کنی و چه حلائی است بر من شنبه از وجه حلال شنبه
 بر من فرستاد و دختر من آزار یید و آن را فروخت و ارا مانے و گوشتے
 پیخته است گفت اگر نزدیک کسی طعام می خورم بر شما میخورم اتفاقی حکایت
 گفت ساها باشد که نفس من آرزوے باد بخان می کند گفت من باد بخان
 پیخته ام گفت تا آنکه بد انم تخم آن باد بخان از کدام وجه است این بگفت و رفت
 این حکایت در باب ورع نسبت داشت اما اینجا نسبت باشد که ترک طعام
 کرد و جمع اختیار کرد و قوله سمعت ابا عبد الله بن باکویه الصوفی
 رحمه الله يقول سمعت ابا احمد الصغير رحمه الله يقول
 امرني ابو عبد الله بن خفيف رحمه الله ان اقدم اليه كل
 ليلة عشر حبات زبيب لا يفطره فليلة اشفقت عليه فحملت
 اليه خمسة عشرة حبة فطره قال من امرت بهذا و اكل

عشر حبابه و ترك الباقي عبد الله خفيف را مقاد بود و هر شنبه بدو
 مویز افطار کرد و خادم را شفقت آید یا نزده کرد و برگفت این ترا که فرمود که
 بجای ده یا نزد بیاری ده خورد و پنج را بازگردانید قوله سمعت محمد
 بن عبد الله بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت ابا العباس
 حمد بن محمد بن عبد الله الفهراني رحمه الله يقول سمعت
 ابا الحسين الرازي رحمه الله يقول سمعت يوسف بن الحسين
 رحمه الله يقول سمعت ابا تراب النخشبى رحمه الله يقول
 ما مننت نفسي من الشهوات الامرة واحدة فمئت خبزاً و بيضاً
 و انما في سفر فعدلت الى قرية فقام واحد و تعلق بي و قال
 هذا كان مع الصور فضره في سبعين درة ثم عرفني رجل
 منهم فقال هذا ابو تراب النخشبى و اعتذروا الى فحملني
 رجل الى منزله و قدم الى خبزاً و بيضاً فقلت لنفسى كل سبعين
 درة اين كحايت بالاكذ شسته است ترجمه كردم

قوله (۱۲) باب الخشوع والتواضع

خشوع و خضوع طريقه ترادف اما خشوع استعمال قوم در محل مخصوص است
 و روقت بيان آن شود قوله قال الله تعالى قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ
 الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ بتحقيق مقصود خویش رسيد
 اند آن مومنان که در نماز خویش صفت خشوع دارند چه مراد است در حديث
 اينست اذا تجلى بشي خضع له و خشع و اين سخن بواسطه رح نسبت کنند
 و الافلاح الظفر بالغيبة و الفوضر بالطلبه حاصل معنى آيت چه باشد

مقصود و فوز بمطلوب و نظر بمقصود آنکه از است که حق تعالی بر ایشان تجلی کرده است مفسران جز این سخن گویند بر ظاهر اما تحقیق سخن اینست که ما کقیم قوله اخبرنا ابو الحسن عبد الرحمن ابراهیم بن محمد بن یحیی المزکی رحمه الله قال اخبرنا ابو الفضل سفیان بن محمد الجوهری رحمه الله قال حدثنا علی بن الحسن قال حدثنا یحیی بن حماد رحمه الله قال حدثنا شعبه رحمه الله عن ابان بن ثعلب رحمه الله عن فضیل الفقی رحمه الله عن ابراهیم النخعی رحمه الله عن علقمه بن قیس رحمه الله عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة من في قلبه مثقال ذرة من كبر و لا يدخل النار من في قلبه مثقال ذرة من ايمان فقال رجل يا رسول الله ان الرجل يحب ان يكون ثوبه حسناً فقال ان الله جميل يحب الجمال الکبر من بطر الحق و غمض الناس و ربهت شاید کسی که اندک ترے کبر درو باشد و در و فرخ در نیاید کسی که اندک ترے ایمان درو باشد دقت و کثرت ایمان بالاسبان کرده ام مردے گفت یا رسول الله مرد دوست میدارد که جامه او خوب و حسن باشد این دخل کبر باشد گفت این دخل کبر نباشد کبر حق پوشی و خوار کردن مردان است قوله اخبرنا علی بن احمد الاهوازی قال اخبرنا احمد بن عبد المصیری رحمه الله قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمه الله قال حدثنا ابو ابراهیم قال حدثنا علی بن مسهر رحمه الله عن مسلم الا عور رحمه الله

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشيع الجنازة ويركب الحمار ويحجب دعوة العبد وكان يوم قرظية والنضير على حمار مختوم نحبل من ليف عليه آفا من ليف انس بن مالك رضي الله عنه ميگوید رسول الله صلى الله عليه وسلم زحمتی را پر سیدے و پس جنازه رفتے و بر لاشه سوار شدے و اگر بندہ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم را طلبید دعوت اورا اجابت کر دے آن روزے کہ بانی قرظیه و بانی نضیر حصار کرد بر خرے سوار بود کہ مہار اور یہا نے بود از پوست دخت و بر و پالانے ہم از لیف بود پوست و دخت قوله قال رضي الله عنه الخشوع الانقياد للحق والتواضع هو الاستسلام للحق وترك الاعتراض على الحكم شيخ ابو القاسم رضي الله عنه فرمود خشوع انقياد و مرحق را است یعنی انقیاد مرخداے را یا انقیاد قول حق را و تواضع استسلام مرحق را است و آنچه حکم کرده باشد او آن معاملہ کند چنانچہ معترضے کند سخنے کہ شیخ گفت فرق نمیشود میان تواضع خشوع مگر اختلاف لفظی اما اینجا زیاده کرد و ترک الاعتراض علی الحكم و آنجا کہ انقیاد گفت کہ در انقیاد ہم اعتراض است آن انقیاد نیست پس آنجا ہم ترک اعتراض است اما ما را این معلوم است کہ تواضع عبارت ازین است یکے با شرف نفس با تمہل خود را بتکلف در محل ضیعت نہد اما خشوع ہن شکتن است و پس خاشع شود چہ شود متکبر گردد و خاشع شود چہ شود متکین گردد و قوله وقال حذيفة رضي الله عنه ان اول ما تنقلب دن من دينكم الخشوع حذيفہ رضي الله عنه ميگوید اول چیزے کہ در دين بجوئيد خشوع است یعنی ہم ترین کار اور دين خشوع است قوله وسئل بعضهم عن معنى الخشوع قال الخشوع قيام القلب بين يدي الحق بهم مجموع بعضه صوفيان را از معنی خشوع پرسیدند او گفت بين

یادی اللہ دل بحق اداسے اذابت باشد قوله وقال سهل بن عبد اللہ
رحمہ اللہ من خشع قلبہ لم یقرب منہ الشیطان دل ہر کہ خاشع
باشد شیطان نزدیک او نشود چو خاشع است حافظ است غافل نیست شیطان نزدیک
او چون آید قوله وقیل من علامات الخشوع للعبد انه اذا اغضب
او خولف او سر د علیہ ان یمستقبل ذلک بالقبول علامت خشوع نیست
بعد آنکہ او را در غضب آرند و موجب غضب بدو پیش آرند یا کہ با او مخالفت کند
یا آنکہ چیزی بر او رد کنند نخه یا چیزی بر او بر و کنند او بقبول پیش آید او پروا
غضب او پروا مخالفت او پروا ردند او پروا این خاشع باشد قوله
وقال بعضهم خشوع القلب قیل العیون عن النظر علامت خشوع
دل چیست کہ از حصول نظر نماند آنکہ بعضی صوفیان را کہ نظر ایشان از زمین بدیہ
راست و چپانی رود قوله وقال محمد بن علی الترمذی رحمہ اللہ الخاشع
من حمل نیران شہواتہ و سکن و خلن صدقہ و اشرف نور التعظیم
فی قلبہ فماتت شہواتہ و حی قلبہ فخشعت جوارحہ محمد علی بن زکریا
رحمہ اللہ گفتہ است خاشع اور گویند کہ آتش شہوت او کشته شدہ باشد یعنی لہب
او فرو شستہ است و بخارے و خویلاے و بیائے کہ در سیمہ است سکون
یافتہ است از ہیمان خویش باز مانده است و نور تعظیم رب تعالی در دل او روشن
برآمد باشد پس ہمچنین شد او دو حاصل این آنکہ شہوت مردور رفت و دل او
زندہ شد و جوارح او خاشع شد یعنی مطیع پروردگار گشت و در عبادات و طاعات
مشغول گشت نہو الخاشع اللہ ہمچنین کہ خاشع باشد از خشوع باطن خشوع ظاہر
پیدا شد قوله وقال الحسن رحمہ اللہ الخشوع الخوف اللام
الازم للقلب حق رضی اللہ عنہ موجب خشوع میفرماید خوف دایم و لازم

در اول باشد هر آینه صاحبک ناشع باشد قوله و سئل الجنید رحمه الله
 عن الخشوع فقال تذلل القلوب للعلام الغيوب قال الله تعالی
 عِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا خُشوع چیست و لها
 حضرت خداوند تعالی را ذلیل و مهین باشد قال الله تعالی عِبَادُ الرَّحْمَنِ مگر قول
 جنید برین تمسک کرد بندگان خاص او آنند که در زمین بصفت عبودیت و غواری می
 روند قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله يقول معناه
 متواضعین متخاشعین و ابو علی دقاق معنی این آیت گفته است هَوْنًا
 ای متواضعین تواضع و تشامع می روند قوله و سمعته يقول هم الذين
 لا يستحسنون شيع نعالهم اذ امشوا آنند که بند نعلین را استحسان
 نمی کنند یعنی این نمی کنند البته خوب پوشند قوله و اتفقوا علی ان الخشوع
 محلله القلب و صوفیان بران اتفاق کرده اند که تحقیق محل خشوع قلب است و
 چون محل او قلب است هم از ان در جراح اجابت و انکسار ظاهر می شود قوله
 و رای بعضهم رجلا منقبض الظاهر منكسر الشاهد قلندوی
 منكبیه فقال له یا فلان الخشوع ههنا و اشار إلى صدره کاههنا
 و اشار إلى منكبیه مردی را دید که او در ظاهر نیک منقبض می نماید و منكسر در
 شاد می نماید یعنی در جراح دست و پا و غیر آن و هر دو منكب خویش را گرد آورده است
 و گیر گفته ای فلان خشوع در سینه است نه در منكب این سخن بود که اثر باطن بود
 که در ظاهر افتاده است اما از سخن قایل این می نماید که در باطن خشوع نداشت قوله
 و روی ان رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم رای رجلا
 فی صلوته لجمیته فقال لو خضع قلب هذا الخشعت جوارحه
 و روایت کنند که شخصی نماز می گزارد و دست در ریش می زد و چنانچه مقاد بعضی

مردم است دست بر ریش دارند و بخت باریش کنند رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم فرمود اگر دل این مرد خاشع بود جوارح او هم تبع دل خاشع بود
آن مرد همچنان بود که دل او خاشع نبود و جوارح او هم اما چنین هم باشد مردی بود در
بفکر و بخت متفرق است و جوارح بجاوت خود و در بغیر قصد دل قوله
وقیل بشرط الخشوع فی الصلوة ان لا یعرف من علی یمینه و من
علی یساره و بعضی گفته اند شرط خشوع در نماز اینست که مرد مصلی خاشع نداند که رتبه
و چپای او کیت قوله و تحتمل ان یقال الخشوع اطراق السریة
بشرط الادب بمشهد الحق خشوع عبارت ازین است که در روزه شکسته
گشته فرو افتد سبب او بیکه حقیر بحضرت عظیمی کند قوله او یقال
الخشوع ذبول یرد علی القلب عند اطلاع القلب خشوع اینست که در
دل پرمردگی ظاهر شود نزدیک رویت رب دل داند که من در حضرت خدا حاضر
خدا مرا می بیند در آن حالت دل او امتناع ظاهر مردم کند از چیزهای که مباین این
حضور باشد درین خشوع چشم ناویدنی نه بیند زبان ناگفتنی نگوید دست ناگفتنی نگیرد
پا در ناچار رفتی زود این خشوع را صویحان مشاهده نماید و بعضی خود و راه
این خیر و گیر گویند قوله او یقال الخشوع ذوبان القلب و انخساره
عند سلطان الحقیقة و چنین هم گفته اند که خشوع عبارت از گم شدن دل بود
و ظهور سلطان حقیقت که سلطان حقیقت بقوت غلبه و پیدا آید دل انجا گم شود خشوع کمال خود جز این
نباشد قوله او یقال الخشوع مقدمات غلبات الهیة مقدمه
چپ باشد چنین گویند من آثار ظهور مایه باب منه قوله او یقال الخشوع
قتعیریة ترد علی القلب بغتة عند مفاجات کشف الحقیقة
خشوع اینست در دل خفته شود و بلرزد چنانچه عرش می باشد اگر بانی که سلطان

حقیقت ظاهر گردد و شیخ که ادیقال ادیقال گفت ناخچین است استقامت
منفصل باشد بلکه می گوید این گویند هر عبارت معنی متحد است قوله و قال
فضیل بن عیاض رحمه الله کان لیکره ان یری الرجل من الخشوع
اکثر مما فی قلبه کرده است در دل خشوع دارد و در ظاهر کمتر آن می نماید
قوله و قال ابو سلیمان الدارمازی رحمه الله لو اجتمع الناس
علی ان یضعونی کما تضاعی عند نفسی لما قل ما د اعلیه اگر مردان
جمع شوند که مرا خوا کنند چنانچه نفس من نزدیک من خواهد است نتواند قوله و
وقیل من لم یضع عند نفسه له یرفعه عند غیره هر که نزدیک
نفس خویش خواهد نباشد نزدیک غیره بلند لطلبند اکنون این سخن عاقلان
است و ابل مروت است اما بسیاران باشند که خود را نیکو می دانند که خوارترین مردان
ایم مع ذلک بر کریان کنند قوله و کان عمر بن عبد الحمز رحمه الله
لا یسجل الا علی التراب بود عمر بن عبد الحمز رحمه الله سجده کرده گریه بر تراب
چنانچه مرتضی را کرم الله وجهه بود سجده بر خاک کردن صورت تدلل ظاهر است
قوله اخبرنا علی بن احمد الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد
بن عبید البصری رحمه الله قال حدثنا ابراهیم بن عبد الله
رحمه الله قال حدثنا ابو الحسن علی بن یزید الفراء رحمه الله قال
حدثنا محمد بن کثیر رحمه الله وهو المصنف عن هرون بن حیان
رحمه الله عن حسیف رحمه الله عن سعید بن جبیر رحمه الله
عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال حبة من خرد
من کبر ابن عباس رضی الله عنهما روایت می کنند از رسول الله صلی الله علیه

اید و سلم فرموده است هرگز در بهشت در نیاید کسی که در دل او چیزی از کبر
 باشد و از خردل از بسیارے خوب خرد تراست ما هم ازان این ترجمه کردیم که
 در دل او چیزی از کبر باشد قوله وقال المجاهد رحمه الله لما غرق
 الله قوم نوح عليه السلام تحت الجبال وتواضع الجودي فجعله
 الله قرار السفينة نوح عليه السلام و همچنین گویند گاه طوفان نوح علیه السلام
 هر کسے برآمد برین کشتی بر من شیند یک کوه جودی خود را از سر کمر وید با خود گمان
 برد من از همه خرد برین چل فرو آید چه کوه جودی تواضع کرد کشتی هم برود و آید قوله و
 كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يسرع في المشي ويقول اخذ اصبر
 للمحاجة واجل من الزهو و چنین گویند عمر رضی الله عنه در ره شتاب رفتے
 و گفته شتاب رفتن بمنزل زود تر رساند و از زه و خود بینی و بزرگی و در تر داری قوله
 وكان عمر بن عبد العزيز رحمه الله يكتب ليلة شيئا وعنده
 ضيف فكان السراج ينطفئ فقال الضيف اقوم الى المصباح
 فاصلمه فقال لا ليس من الكرم استعمال الضيف قال فانبيه
 الغلام قال لا هي اذ نومة فامها فقام الى البطة وجعل الاتن
 في المصباح فقال الضيف قمت بنفسك يا امير المؤمنين
 فقال ذهبت واذاعها تيت واذاعهم عبد العزيز رحمه الله شبه شربت
 چیزی می نبشت چراغ منطلم شد نزدیک آن بود که کشته شود و همایان نزد
 او بود و اجازت طلبید که نخیرم این را راست کنتم عبد العزيز رحمه الله گفت او همین زمان
 در خواب رفته است این اول خواب است اگر مردم در اول خواب بیدار می شود
 گرانی در تن اومی باشد خود برخاست چراغ را اصلاح کرد و همایان گفت تو خود
 خواستی بر اے این کار را گفت من رفتم بهمان عمرم و بلا شتم مال عمرم جز
 بعد از آنکه راست کنم ترجمه بجای عبارت من را کتابت منقول از شرح رساله تفسیری و در کتابت نیاورد
 لاجرم اینجا نیز مترک ماند ع ح -

زیادہ دکر شد تو کہ و سرادی ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ
 البقی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلف البعیر ویقف المیت و
 یخفف النعل ویرقع الثوب ویتجمل البشاة ویاکل مع الخادم و
 یطبخ معه اذا اعیوا وکان لا یمنعه الحیاء ان یحمل بضاعته من
 السوق الی اہله وکان یصاح الغنی والفقیر ولیسلم مبتدیاناً
 یحکم ما دعی الیہ ولو الی حشف القمرو کان ہین المؤمنہ لاین
 الخلق کسیرما طبیعة جمیل المعاشرة طلق الوجه بسامعین
 غیر ضحک مخزوناً من غیر عبوسہ متواضعاً من غیر مذلة جواداً
 من غیر سرف رقیق القلب رحیماً بكل مسلم لم تجتأقط
 من شبع ولم یمد یدہ الی طمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 شراً علف خورانیہ یدانہ کہ می دہند در آوندے کردے پیش او نہادے
 و خود چرانیدے یا کاپے و برگے پیش او خود انداختے و گاہے بوقت ضرورت
 خانہ را خود جاروب زدے چه ضرورت است خود جاروب زدن در خانہ
 اقتادہ باش کومر و نظیف تر و طبیعت اوراضی نباشد بدینہا این کار مردے
 است کہ ایشان بطبیعت ظرافتہ ندارند او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلّم
 است متمم مکارم اخلاق است در ہر حرکتے تعلّم امت می کند عوام و خواص را
 و اغیارا اگر اینچنین بخند فقیرے و محتاجے کہ خادم و خادمہ ندارد و در رفتن قمامہ
 شکستہ دل شود چو این از سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشود خوش شود
 بلکہ طلب مزیدے کند بدان اگر بند نعل او شکستے آنرا خود باز بر محل او دوختے
 یکجا این وجہ گفتہ ام ہر جا کہ نسبت دارد ہم آنجا آن سر بیان کن و جامہ را پیوند کرد
 و گو سفند را خود و شیدے و با کسے کہ خدمت کردے یا غلام و صوا جزا و

کے خدمت کرنے باو طعام خوردے وقتے کہ ویدے خادم از طعن ماندہ شدے
یاری دادے یا خود طعن کردے و اگر در بازار رفتے و چیزے برائے خانہ خریدے
خود برگرفتے در خانہ آوردے و برائے حل این استیاء شرم نکردے و باغنی
و فقیر مصافحہ بصفت استوار کردے ملاقات شدے اول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سلام گفتے این تقدیم و تسلیم مراد تعلیم است و ہر چیزے کہ او
را مہمان میخواندند تحقیق بخودے برخستہ خرامہمان بطلبند اما فرض میکند اگر فرض
کنیم چستہ خرا طلبند اتقاع نیار دوا از محقر نماند و سبک نمونہ بودہ است گلاب
بر کسے و بر نفس خود نبودہ است خلقے نرمے داشت البتہ باور ماندہ و با فقیر و با بوی
ضعیف و قوی نرمی کردے تا آنکہ در حدود و قصاص خواستے البتہ ثابت نشود
و کتمان شہادت درین محلہا مستحب داشت و طبیعتے با کرم داشت یعنی چنانچہ
کسے را چیزے طبعی باشد اورا کرم طبعی بود جعلی نبود با کسانیکہ اورا عشرت بود
عشرتے حسد نکردے در شتی نداشت باز وجہات با نیات و با خام و با اصحاب
عشرتے داشت کہ معجزہ باشد و کشادہ روی بود بسیار تبسم کردے چنانچہ
آواز خندہ نیاید و ہمہ وقت اندو گین بودے بچنین اندو گین کہ ترش روی باشد و تو افسوس
نہ اینچنین کہ ذیلے ضعیفے کند بلکہ با ہمہ شرف نفس خود بتکلف در صنعت آوردے
و جو انرد بود و لے نہ اینچنین جو انردے کہ اسراف کند اسراف اینست کہ در
غیر محل دہند یا آنکہ اصاعت کنند چنانکہ مالے بگیرند میان آبے طبعیہ بیندازد
ما آنکہ برائے شاد باشی و برائے نام را با شادمان نیز اسراف است فقیر ادا دے
محتاج را دادے و اہل و ولد را دادے و نرم دل بود و ہر جا کہ مسلمان بودے
بر و رحمت کردے ہر وقتے از سب سیری آروغ نذرہ است اگرچہ چشما
بود نہ از سیری بخارے در سینہ جمع شدے پس آنکہ کشادے بضرورت طرف

دبان طریقہ ارفع برون آمدے وقتے دست خریش را بطمع دست دراز کردہ است
 بطمع مائے دانے از کے از مزی خود و از کرے وقتے دست دراز کرد کہ مراجعہ
 بہی قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول
 سمعت عبد اللہ بن محمد الدازی رحمہ اللہ یقول سمعت
 محمد بن نصر الصایغ یقول سمعت مرد ویدہ الصایغ رحمہ اللہ
 یقول سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول قراء الرحمن
 اصحاب خشوع و تواضع و قراء الشیطان اصحاب عجب و تکبر
 مہمان خدا ایشانند کہ تواضع و خشوع دارند و مہمانان شیطان اصحاب عجب
 و تکبرند و اگر قرآن بوسے سخن مرتب بودے معنی دیگر احتمال می رود قاریانے کہ
 ایشان رحمانی و خدائی اند اصحاب تواضع و خشوع اند و انکہ قاریان عصاة اند ایشان
 اصحاب عجب و تکبر اند حاصل اینست قاریانے کہ تکبر و عجب دارند ایشان را عیانند
 قولہ و قال الفضیل رحمہ اللہ من رای نفسه قیمۃ فلیس
 له فی التواضع نصیب ہر کہ خود را قیمتی نہاد کہ من چیزے ستم اور از تواضع
 نصیبے نباشد یعنی با بہ فضل و شرف و بزرگی خود را قیمتی نہند و اگر نہند او متواضع
 نیست قولہ و سئل الفضیل رحمہ اللہ عن التواضع فقال انفع
 للحق و تنقاد له و تقبلہ ممن قالہ فضیل رضی اللہ عنہ را از تواضع پرسید
 گفت برائے حق او ظاہر باشد و دیگر اگر او را سخنے حق گویند او بران گردن نہند
 و قبول کند حق را از کسی کہ حق گفتہ است اینجا ہم دو معنی شود قولہ و قال
 الفضل رحمہ اللہ اوحی اللہ الی الجبال انی حکم علی و احل منکم
 نبیا فانتظا و لت الجبال و تواضع طور سیماء فکلم اللہ عز و جل
 علیہ موسی علیہ السلام لتواضعہ و فضیل میگوید کوئی خداوند بجا

برکوه با وحی کرد کہ من بریکے از شما با پیغمبر سخن خواہم گفت ہر یکے میان ایشان
سرفرازی کرد کہ آنکس من خواہم بود و طور سینا خود را در مرتبہ نہاد و منکسر شد
خداوند سبحانہ با موسی پیغمبر صلوات اللہ علیہ برو سخن کرد بنا بر تو اضعی کہ اورا بود
یک معنی این گفتیم دوم معنی خداے تعالی جبال را حیات داد و فہم خطاب داد
بعد آن وحی کرد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت
ابراہیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سئل جلیل رحمہ اللہ
عن التواضع فقال خفض الجناح ولین الجانب تواضع خفض جناح
ولین این جانب بیان خفض جناح است چنانچہ طائر پرندہ ہر دو بازوے
خود را فرومی لہد در وقت نشاط خود و در وقت شکستگی و در ماندگی خود ہمچنان ہر
متواضع با شخص عظیم قد ریا با یا رساوی خویش کند یا بروے چنین کند نماید
تا او باوے انس و اثن گیرد قولہ وقال وہب رحمہ اللہ مکتوب
فے بعض ما انزل اللہ من الکتاب انی اخرجت الذہاب من
صلب آدم فلم اجد قلباً اشد تواضعاً لی من قلب موسی
فلذلک اصطفیہ و کلمتہ وہب مورخ و مفسر کہ گفتہ است در بعض
کتب کہ بر انبیاء منزل است در ان نبتہ است کہ خداوند تواضع از صلب آدم علیہ السلام
ذرا می آدم را بیرون آورد و پیچ دے را از دل موسی علیہ السلام متواضع تر نیافت
ہم از ان اورا گفت و اصطفیہ لنفسی اورا براے خود ساختہ ام و برگزیدم
اورا و سخن گفتیم باوے قولہ و قیل لابی یزید رحمہ اللہ می کیوں
سے در سخن منقول عن قبل ازین عبارت یک جملہ از متن رسالہ قشیریہ و شرح آن موجود نیست۔ غبار
تن اینست۔ وقال ابن المبارک التکبر علی الانعیاء والتواضع للفقراء من التواضع

متواضعاً فقال اذا لم ير لنفسه مقاماً ولا حالاً ولا يرى ان
 في الخلق من هو شر منه بايزيد رحمه الله را پر سیدند کے تو گھنت
 شخصے را کہ او متواضع است بايزيد رحم جواب داد ہر وقتے کہ مرخص خود را جائے
 نہ میند مقامے نہ میند و نہ اند کہ میان خلق کے از وہ بدتر بہت چوں باشد
 این با ہمہ وجود حالے و مقام و با وجود شرف و علم و توفیق بصلاح نہ اند کہ مرا
 حالے و مقامے بہت و نباید در دوش کہ فلا نے بد کے بہت اگر نظرش
 بر فضل اللہ افتد کارے بقصد و اختیار او نبود او تعالیٰ چنین کرد چو کارے
 از تو نسرید و است نظر بران حال و بران مقام چہ معنی دارد و چن نظر برین
 افتد الفاعل واحد لیس الا ہو خداوند سبحانہ در مظہرے حسنت آفرید
 و در مظہرے سیات فاعل و فاعل کیے پس دیگرے از خود بدتر دانستن چہ معنی
 دارد و دیگر مردمان در محتم ہم نظر کنند تا ختم برج شود و در طرف اکمال و اتمام ہمہ
 لحاظ باشند این ہم بابے است کہ سبب این مردم متواضع ماند قولہ
 وقيل التواضع نعمة لا يحسد عليها والکبر محنة لا يرحم عليها
 والضر في التواضع فمن طلبه في الکبر لم يتجدد و تواضع نعمتے است
 کہ کسے بران حسد نکند سبحان اللہ کیے تواضع میکند و دیگرے گوید این ہم
 مکرو خدع است این ہمہ براے صید دل است و کبر رنجے است کہ کسے
 بران رنج رحمت نکند و غرت، در تواضع است و چو غرت در تواضع مستقیم شد
 پس بدان کہ پیچ شے محمود تر از ان نیست کہ تواضع باشد و من میگویم کہ تواضع
 نہ آچنان کند کہ در ان افرط باشد و کذا لک الکبر ہر یکے را بر محل او صرف
 کند این صفت حکمت باشد و مرد مفرط و مفرط نبود و نظم

خود را بر زبان خود ستودن رسوائی در رسوائی و رسوائی است

خود را بزبان خود شکستن رعنائی و رعنائی و رعنائیست
 و هر که غرت را در کبر جوید هرگز نیابد قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي
 رحمه الله يقول سمعت ابا بكر محمد بن عبد الله رحمه الله يقول
 يقول سمعت ابراهيم بن شيبان رحمه الله يقول المشرف
 في التواضع والعز في التقوى والحرية في القناعة شرف ورتواضع
 است زیرا چه مرد متواضع بلند همت است هر چه دروے است و هر چه بدو
 و در نظر همت او حقیر است پس بر آئینه و رتواضع شرف باشد و غرت و تقوی است
 یعنی هیچ شخصی از او ذلیل تر باشد که او کار سفله کند کل من يعصى الله فهو سفلة
 سفله گیت آن که معصیت خدا کند و نیست هیچ هوای نفس که درو خواری نیست ^{نباشد}
 و نبی الله با دشا مالک الرقاب خواهد تقرب چو بر شی کند اندک ذلے باید کشید
 بهم برین قیاس هر هوای نفس را که گیری درو خواری هست در حلال نیست حرام
 خود چه گویم حکایت بادشا ہے و غلامے که بادشا پیالہ فرستاد شنید و باشی
 و آزادی و رتفاعت است تقوی هم نوع از قناعت است اما نوع دیگر است
 آرے گفته اند نظم

آز بگذار سرفرازی کن گرون بی طمع بلند بود
 قوله اطع معي فاستعبدني ولو اني قنعت لكنت حراً
 محل طعها را طاعت کردم او مرا بنده کرد اگر من قناعت میکردم در محل طمع نمی آمدم
 آزاد می بودم قوله و سمعته يقول سمعت الحسن السادي رحمه
 الله يقول سمعت ابن الاعرابي رحمه الله يقول بلعني ان
 سفیان الثوري رحمه الله قال اعز الخلق خمسة انفس
 عالم زاهد و فقیه صوفی و غنی متواضع و فقیر شاکر و شریف

سنی پچ کس نادرہ باشد عالمی کہ ترک دنیا کند و فقیہ باشد و صوفی باشد
و بعضے فقیہ را کہ صوفی بینی ایشان صوفی بنیند صالحانند زایدانند معتقدانند اما صوفی
کجا صوفی نادرہ است در نشان او ست الصوفی لہم تخلق و غنی کہ متواضع باشد
نادرہ است و فقیرے کہ بر فقر خویش شکر گوید و شریف باشد حسنی و حسینی و علوی
دستی باشد کہ فقیہان و علما از اندہب سنت و جماعت نام نہادہ اند بران کمتر
باشد او البتہ میل بسوے آبا و اجداد کند اما با این میل ہم احادیث و اخبار کہ
در شان ایشان نازل است و معاملتہ کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم با ایشان کردند این نوع مزاحم ایشان بیشتر است من حسینی ام علوی
ام صحبت و شست و خاست با ایشان بسیار کردہ ام من ایشان را نحو تر
داغم با این میل ایشان این را حجت آرند سبب اینست کہ ایشان سنی کمتر باشند
اما اگر راست پرسی آن آدہ جہاں منم قولہ و قال یحیی بن معاذ رحمہ
اللہ التواضع حسن فی کل اہل لکنہ فی اغنیاء احسن و التکبر
شنیع فی کل اہل لکنہ فی الفقراء اسبح یعنی معاذ رضی اللہ عنہ کفہ
است تواضع در بر یکے نیکوست اما در اغنیاء نیکوتر است و تکبر در بر یکے
بد است اما در فقر بدتر اما اگر فقیر بحسب فقر خود تکبرے کند بدین نسبت
کہ بدین دولت مراد شرف کرد اگر بدین نسبت براغنیاء تکبر کند فضیلت حاصل
و شرفی شراف باشد جاے و دبیۃ ازان خواجہ ابو سعید ابوالخیر است

رحمہ اللہ نظم

با فاقہ و فقر ہم نشینم کردی با محنت و در و غم ہم نشینم کردی

این مرتبہ مقربان درست یارب سچہ دولت آہنیم کردی

اما آن تکبرے کہ یحیی ہم سمج گفتہ است تکبر نفسانی شیطانی است قولہ

وقال ابن عطاء رحمه الله التواضع قبول الحق ممن كان يسمع تواضع
 چیست هر که سخن حق گوید از دشمن و قوله وقيل سركب زيد بن ثابت
 رضى الله عنه فلما ابن عباس رضى الله عنه لياخذ بر كابه فقام
 معه يا ابن عم رسول الله صلى الله عليه فقال ابن عباس رضى
 الله عنه هكذا امرنا ان نفعل بعلمائنا فاخذ زيد بن ثابت
 يد ابن عباس فقبلها فقال هكذا امرنا ان نفعل باهل بيت
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم زيد بن ثابت رضى الله عنه اتنا
 ابن عباس بود رضى الله عنه فقبر و خوانده است زيد رضى الله عنه سوار شد
 ابن عباس رضى الله عنه زدكيش شد تا ركابش گیرد سوار كند يا زدكيش شد كه ركاب
 گرفته بود و زيد رضى الله عنه گفت خاموش كن اى پسر عم رسول الله صلى الله عليه
 وآله وسلم ابن عباس رضى الله عنه گفت امچنين يا موريم كه با بزرگان خویش امچنين كنيم زيد
 رضى الله عنه گفت دست خویش بمن نايمنى مراده او دست خویش بر او آورد
 و زيد بن ثابت رضى الله عنه دست ابن عباس رضى الله عنه بوسيد و گفت
 يا امچنين فرموده شده ايم كه با اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امچنين
 كنيم هر دو تواضع کرده اند ابن عباس هم و زيد بن ثابت هم قوله وقال عروه
 بن الزبير رحمه الله رايت عمر بن الخطاب رضى الله عنه
 وعلى عاتقه قربة ماء فقلت يا امير المؤمنين لا ينبغي لك
 هذا فقال لما اتاني الوفاء سامعين مطيعين دخلت نفسي
 شحوة فاحببت عن كسرهما ومضي بالقربة الى حجرة امرأة من
 الانصار فافزعها في انائها عروه بن زبير رحمه الله گفت عمر خطاب
 رضى الله عنه اديدم در ايام خلافت مشك آب بر دوش گرفته مى آرد عروه

رحمه الله گفت ترا شاید اینچنین کردن عمر رضی الله عنه گفت بر من گروهی آمدند بسمیع
 و طاعت در نفس من خود بینی پیدا شد پس خوش آمد مرا نفس را بشکنم و مشک
 را در حجره حورننه از انصار برد و آب را در آنجا ریخت اما من میگویم نفس
 بدینها شکسته نشود بعد آنکه وفود بسمیع و طاعت آمدند او را نخوتی شد آنکه بدین
 مشک آوردن آن نخوت شکسته شد بلکه نخوتی دیگر اگر هم نشود و عجب نباشد
 آری اگر بدین نخوت شکسته شد قل تموتوا بغیظکم احین رضی الله عنه چه
 نسبت داشت آن شکستگی اختیار می بایستی کردن قوله سمعت ابا
 حاتم المسجستانی رحمه الله قال سمعت ابا نصر السراج الطوسی
 رضی الله عنه يقول روى ابوهريرة رضي الله عنه وهو
 امير المدينه وهو على ظهره خرمة حطب وهو يقول طهروا
 للامير و چنین گویند ابوهریره رضی الله عنه روزی که در مدینه امیر بود و شتواری
 بهریم بر پشت گرفته می آید و میگوید که ره و بهریم امیر را قوله و قال عبد الله
 الرازی رحمه الله التواضع ترك التميز في الخدمة تواضع
 هر که پیش او آید او بخدمت پیش او بایستد میان یکدیگر و دیگر فرق نهند
 قوله سمعت محمد بن الحکیم رحمه الله يقول سمعت
 محمد بن احمد بن هرون رضي الله عنه يقول سمعت
 محمد بن العباس الدمشقي رحمه الله يقول سمعت احمد
 بن ابی الحواری رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان الدارمي
 رحمه الله يقول من رأى لنفسه قيمة لم يزد في حلاوة الخدمه
 هر که نفس خود را قیمتی دانست یعنی دانست که بخیر می آید و وصفت ای
 که بحسن نسبت دارد و درو است اولت و طلاوت خدمت نیابد

یکه مروگه یرا خد متے میکنه بدل نفس خوش پیش او میکنه و در ان لذتے
می یابد و ذوقے میکنه و اگر درین میان نفس را عزتے نهاده و لذت خدمت
نیابد و دیگر هر که نفس خود را قیمته نهاده و در بندگی خدا ذوقے نیابد قوله و قال
یحیی بن معاذ رقی الله التکبر علی من تکبر علیک ماله تواضع کسے که بر تو
تکبر کنده بانه تکبر کردن تو بر تو تواضع است قوله و قال الشبلی رحمہ الله
ذلی عطل ذل الیهود شبلی رح گفت ذل من ذل یهود را معطل یعنی ذل من
از ذل ایشان بیشتر است من از ایشان خوار ترم قوله تعالی و ضربت
علیہم الذلۃ معنی انیست خواری من ایشان را محیط است قوله
و جاءه رجل فقال له الشبلی رحمہ الله ما انت فقال یا سید
النقطۃ التي تحت الباء فقال انت شاهدی ماله من جعل
لنفسک مقاما شخصی بر شبلی رح آمد شبلی رح گفت تو کیستی گفت نقطه که زیر
است شبلی رح گفت تو شاهد منی و یا منی تو بچو منی و تو گواهی بر حال من مادم
که نفس خود را مقامے تعین نموده و خود را چیزی نپنداشته فقط که زیر
است کیے بارے نقطه دوم فرو یا است در غایت ذل است زیرا چه
زیرا است با حرف در ستے این نقطه از و چیزی بد و نسبت دارد اگر حرف
مفردات نویسنده نقطه جمع کنند آنکه یک باشد و معنی دیگر آن نقطه تحت
الباء یعنی من جزوے از کلی ام مقیدے از مطلقے ام شبلی رح گفت تا آنکه چنینی
یا منی شاهد وقت منی این همان سخن است که از شبلی رحمه الله آورده اند
اما نقطه باء بسم الله این نقطه بعضے از جمع و این بعض بان جمع کم المنقطه
تحت الباء اصل در حرف نقطه است پس میگوید اصل وجود هم کثرت
و تعداد اعتباری است همین منم نقطه ام بضرورت حروف بیان ظاهر شده ام

استغفر اللہ کجا افتاده ام چه میگویم کاحول ولا قوۃ الا باللہ اگر چند سخن
متان رفت تو از من گیر اینجاسخن بسیار است اما از جبت مصلحتی کو تر کردم قوله
وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ من التواضع ان یشرہب الزجل
من سور احنید بعضی از تواضع باشد کہ مردم پس خوردہ برادر مو من خورد کو
تواضعی است این کہ گویند کن کا حدیث الناس قوله وقال یشر
سلمو اعلی ابناء الدنیا بترجہ السلام علیہم ابناء دینار السلام
کنید سلام ایشان پس ترک سلام است قوله وقال شعیب بن
حرب رحمہ اللہ بینا انا فی الطواف اذ لکزی انسان بمر نقہ
فالتفت فاذا هو الفضیل رحمہ اللہ فقال یا ابا صالح ان کنت
تظن انه شہل المو سسم من هو شرمہنی ومنک فیسما ظننت
شعیب حرب رح میگوید من در طواف بودم شخصی مرا بمر نقہ جنبانید سر پس کردم
دیدم او فضیل عیاض است رحمہ اللہ گفت ابو صالح اگر گمان بردی کہ در موسم
حاضر است کسے کہ بدتر از من و ازتست پس تو گمان بد بردی یعنی آن بقدا
مردم کہ در آن موسم حاضرند خود را از ہمہ بدتر دان قوله وقال بعضهم
رايت فی الطواف انسا نابین یلہ شاکریۃ یمنعون الناس لاجلہ
عن الطواف ثم رايتہ بعل ذلک بملق علی جسر بعل ادا
یسال شیئا فتعجب منہ فقال لی انا تکبرت فی موضع
بتواضع الناس هنالک فابتلا لی اللہ بالتذلیل فی موضع
یترفع فیہ الناس بعض مشایخ میگویند مردے را در طواف دیدم کہ پیش او
مردمان دور باش میکنند تا او بفرغ طواف کند بعد ان بدستے او را دیم بر پل
بند او گدای میکنند از او پرسیدم گفت جائے کہ مردمان تواضع میگردند

من آنجا نگه کردم خدام را بدین خواری بنگاه کرد و در نسخه دیگر افتاده است عاری
 عافی اندام برهنه یا برهنه مواد راز شده و ناخن دراز شده برین خواری پیاپی
 گدائی میکرد و قوله و بلغ عمر بن عبد العزیز رحمه الله ان ابنا
 له اشتری خاتمه بالف درهم فکتب الیه عمر رضي الله
 عنه ببلغنی اشتریت فصاً بالف درهم فاذا اتاک کتابی
 فبع الخاتمه واشبع الف بطن واتخذ خاتماً بدیهین و جعل
 فضله حدیلاً صنیئاً و کتب علیه رحمه الله امره اعرف
 قبله ففسده بر عمر بن عبد العزیز رحمه الله سید که پسر او اکثرین خرید
 هزار درم او نبشته بود فرستاد و نبشت چون این نبشته بر تو برسد اکثرین را بفروش
 و هزار شکم را سیر کن و خاتم از نقره بساز و نگه او را از این چنین کن و بنویس بر آن
 خدا بران بنده رحمت کند که او اندازه نفس خود را بشناسد قوله و قيل عرض
 علی بعض الامراء ملوک بالوف درهم فلما حضر الثمن استکثره
 فبذل له فی شرائه فردد الثمن الی الخزائن فقال العبد یا مولی
 اشتری فان فی کل درهم من هذه الدرهم خصله
 تساوی اکثر من الف درهم فقال ما هی فقال اقلها
 و ادناها ما لو اشتریتنی و قد متنی علی جمیع مالیک لا اغلط فی
 نفسی و اعلم انی عبدک فاشتره بعضه امر او استند غلامی را بچند
 هزار درم بخرد چون ثمن را حاضر کردند بسیار نمود ثمن را باز بخرازد باز گردانید فلما گفت
 مرا محرکه من خصلته دارم که این هزار را بمقابل آن خصلت دهی چیزی نباشد خودنگاه
 گفت آن خصلت چیست گفت اگر مرا بر سر همه غلامان خویش کنی و تمام خانه مرا
 دهی مرا هیچ نخوت نشود و بدانم که بهما بنده تو ام آن مرد عزیز مایل را سخن او

خوش آمد آں غلام را خرید قوله وحكى عن رجاء بن حيوة رحمه الله أنه قال
 قومت ثياب عمر بن عبد العزيز وهو مخطوب بأثني عشر دهما
 وكان قباء عمامة وقيصا وسراويل ودرء وخفين وقلنسوة رجا
 حيوة رحمه الله فيكويدها بها عمر بن عبد العزيز قيمت كردم به دو اوزه درم وآن
 جامها قبا بود و دستار بود و پیرا بن بود و ازار و چادر و موز و كلاه بود همه دو اوزه
 درم را بودند قوله وقيل مشى عبد الله بن واسع رحمه الله عليه
 مشيا لا يحمد فقال له ابوه وتدرى بكم اشتريت املك بثمانية
 دراهم وابوك لا اكثر الله تعالى في المسلمين مثله ابا وانت
 تمشى هذه المشية عبد الله بن مسعود رحمه الله واسع رحمه الله تخر در راه می رفت پدر طلبید
 وگفت ادر ترا بهشت درم خریدم ام و مبادا که بچو پدر تو در جہاں کسے دگر باشد
 و تو چه بتخر میکنی قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول
 سمعت محمد بن احمد الفراء رحمه الله يقول سمعت عبد الله
 بن منازل رحمه الله يقول سمعت حماد بن القصار رحمه الله
 يقول التواضع ان لا ترى لاحد الى نفسك حاجة لا في الدنيا
 ولا في الدنیا تواضع چیست هیچ راندانی که تو حاجتے دار و نه در دین نه در دنیا تو
 قال ابراهيم بن ادهم رحمه الله ما سترت في اسلامي الا
 ثلاث مرة كنت في سفينة وفيها رجل مضحك كان يقول
 كنا فاخل العج في بلاد ترك هكذا وكان ياخذ بشعر راسي و
 يهزني فسترني ذلك لانه لم يكن في تلك السفينة احد حقا
 في عينه مني و الاخر كنت عنيدا في المسجد فدخل الموزن
 وقال اخرج فلم اطق فاخل رجلي وجرتني الى خارج وانا لث

کنت بالشمام وعلى فزوف نظرت فيه فلم اميز بين شعره وبين
 القمل لكثرة فسترني ذلك سلطان ابراهيم ميگويد در پيچ وقتي خوش
 نشده ام گر سه بار يعني سه بار نفس خود را بمراد خود يا قتمه ام يك كرت من در كشتي
 بوده ام و مردى كه مردان را بخنداند مضحك او هم بود هر بار موسى سر من
 مى گرفت و مى جنبانيد و مردان مى خنديدند چو او بر من اين كرد مرا اين خوش
 آمد نفس خود را ذليل و خوار يا قتمه تمام كهايت سچين نبشته اند هر بار موسى را مى گرفت
 و مى گذاشت چنانكه بر سر تخمه كشتى رسيد يكبار چنين كرد برخاست كرد
 خنده مردان زياده شد امانت نفس من بشتر شد اتفاقا كشتى در غرق افتاد
 اتفاق برين كردند كه اين كشتى در غرق افتاده است سبب آنكه در خنده و نهزل
 بوديم اگر اين مرد در ميان ما نبود ما در نهزل نمى افتاديم خواستند تا ابراهيم را
 غرق كنند او در حصرت خدا نايد اے بار خدا يا تو كشتى از شومست آنكه ايشان
 بر من چنين كردند غرق مى كنى و ايشان هم مرا غرق مى كنند كشتى سالم ماند و دوم بار
 كناك داشته شنبه سر دى معيم بود بر من زحمت سخت زور آورده پنهان خاتم
 گرفتن مسجد دى در شدم و انتم اين زمان مردان براى نماز بيابيد و مرا بدين
 حال بيند البته برون كنند برام مسجد شدم بدشوارى محراب بى بالاى بام مسجد
 كرده اند در آن خزيدم تا مرا كسى نه بيند و بيرون نيارد موزن بالاى مسجد آمد براى
 بانگ نماز گفتن را برق درخشايد موزن احساس كرد و در محراب چيزى هست
 و ديدم گفت اين پيں زمان مير گفت برون شو و مرا قوت خاستن نه او پاى
 مرا گرفت از بالاى بام پاى كشاله كرده آورده بارى كه سر من از زوبان جدا
 ميشد نبردان و گر مى رسيد من خوش مى شدم كه نفس را بمراد خود مى يا قتمه و سوم
 بار اين بود من بزمن شام بودم و بر من پوسته بود و آن فرو را ديدم آن قدر

پیش دران بود که میان مویہاے او و میان پیش تفرقه نکردم بدین ہم خوش
شدیم کہ نفس من بدین ذل بہت قولہ دنی حکایۃ اخری عنہ قال ما
سہرأت بشئی کسر دری کنت یوما جالساً فجاء انسان و بال
علی و حکایتی و گر ہم گفتہ اند کہ ابراہیم رحمہ اللہ گفتہ است و تھے چنین
خوش نشدہ ام کہ و تھے من ششہ بودم مروبے بر سر من بول کرد این حکایت
ہمان ست کہ بالا گفتہ ام ہم اذن جزوے شیخ علیحدہ کردہ است گفتہ است
قولہ و قیل تشاجر ابوذر و بلال رضی اللہ عنہما فغیر ابوذر
بلالاً بالسواد فشکاہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقال یا ابوذر ما علمت انہ بقی فی قلبک من کبر الجاہلیۃ
سرف فالقی ابوذر رحمہ اللہ نفسه و حلف ان لا یحمل
سرا سہ حتی یطاع بلال خذہ بقدمہ فلم یرفع حتی فعل بلال
رضی اللہ عنہ میان بلال و ابوذر رضی اللہ عنہما سخن رفت ابوذر بلال رضی
اللہ عنہ را طعن بر سیاہی کرد چنانچہ کہ گوید برو کہ تو سیاہ رنگی بلال رضی اللہ
عنہ و حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہ کرد رسول اللہ علیہ السلام
گفت یا ابوذر در دل تو اثر کبر جاہلیت بقیہ بہت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سہر خوش را پیش نہاد گفت سر بردارم تا آگاہ بلال رضی اللہ عنہ رخسارہ اورا
بقدم خویش پیچید او سر بردارد و سر برداشت تا بلال رضی اللہ عنہ
پا بر رخسار نہاد قولہ و مر الحسن بن علی رضی اللہ عنہما بصبیان
معہم کسر خبز فاستضافوہ فنزل فاکل معہم ثم حملہم
الی منزلہ و اطعمہم و کساهم و قال الید لہم لانہم
لم یجدوا غیر ما اطعمونی و نحن نجد اکثر منہ یحین گوید امیر المومنین

حسن رضی اللہ عنہ بگو و کان گذشت برابر ایشان پر کالان بود و کو کان بر حسن رضی اللہ
 عنہ عرض کردند که بدین پر کالان مہمان ماشو حسن رضی اللہ عنہ از اسب فرود آید ایشان
 آن پر کالان خورد و ایشان را در خانه خود مہمان ماشو و گفت دست ایشان را نشوید
 است بر من یعنی ایشان فاضل اند از من زیرا چہ ایشان جز این کسر نداشتند
 و برابر از ان بیشتر است قوله و قيل قسم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 الحلل بین الصحابة من غنمة فبعث الی معاذ رضی اللہ عنہ
 حلة مینة فباعها واشتر منها ستة اعداء اعتقلهم فبلغ عمر ذلك
 وكان يقسم الحلل بعدك فبعث الیه حلة دون ذلك فعاتبه
 معاذ رضی اللہ عنہ فقال عمر رضی اللہ عنہ لانی بعت الی
 فقال معاذ رضی اللہ عنہ وما علیک اذ فعت الی نصیبی وقد
 حلفت لا ضربن بهذا سراسك فقال عمر رضی اللہ عنہ
 ها سراسی بین یدیک وقد یرفق الشیخ بالشیخ عمر رضی اللہ عنہ قسمت غنائم
 میگردید حلہ بر معاذ جبل رضی اللہ عنہ فرستاد و آن بیش بہا بود معاذ رضی اللہ عنہ
 فروخت و شش بند و بہاے او خرید ایشان را آزاد کرد عمر رضی اللہ عنہ شنید
 حلہ دگر فرستاد معاذ رضی اللہ عنہ عمر را عتاب کرد عمر گفت آن بر تو نیست آنچه نصیب
 من است آن بر من بفرست و سوگند خورد کہ آن حلہ بر سر تو زخم عمر رضی اللہ عنہ
 اینک سر من پیش تو است اگر میخواهی بزنی و پیرے به پیرے دگر رفته کند
 اکنون وقد یرفق الشیخ بالشیخ و ومعنی دارد کیے آنکہ این عمر رضی اللہ عنہ گفت
 سر پیش او نہاد و گفت پیر بر پیرے رفته کند یعنی زنی و دوم معنی بعد تمام حکایت
 گفت وقد یرفق الشیخ بالشیخ یعنی سر پیش او نہاد و معاذ رضی اللہ عنہ
 رفته کرد و نزد

قوله (۱۳) باب الخالفة النفس في عيوبها

توان دانست البته بانفس بہمہ وجہ مخالفت شرط است زیرا چہ او کے
 است مجبول پر کبریٰ جو بہر شہس مخالفت فرمان رب است اور البتم بغیر مراد
 او باید داشت تا او آنچنان شود کہ غیر مراد او مراد او گردد و او عیوب دارد چنانچہ
 شکنجہ را ہر چند کہ تنہوی بدان چیزے کہ او پروردہ شدہ است البتہ گندگی رفتنی
 نیست و عجب چیزے در ہر و سط کہ اورامی غلطانی و ہر تصفیہ کہ اورامی کنی باز آنجا
 یک حفیہ بیرون می آرد کہ اندازہ دفع نیست ہم ازین گفتہ دفع نفس ساعت نماز
 التجاہد اباید کہ قوله وقال اللہ تعالیٰ قَامَا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ
 وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ خدا گفته است
 ہر کہ از خدا ترسد و نفس را از ہوا باز دارد او کہے است کہ بہشت جاے بود او است
 و جاے بازگشت او است فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ دو معنی دارد یکے آن کہ
 فردا بہشت ماوے او گردد و دوم ہر کہ نفس را از ہوا باز داشتہ و از تششت
 و تفرق باز آوردہ و در بہشت نقدے قرار یافتہ و صوفیان گفتہ اند الجنۃ جنتان
 معجلہ و موجلہ قوله اخبرنا علی بن احمد بن عبد ان رحمہ اللہ
 قال اخبرنا تمام رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن معاویۃ
 النسابوری رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن ابی علی بن عتبہ بن
 ابی لہب رحمہ اللہ عن محمد بن الکند رحمہ اللہ عن جابر
 رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال اخوف
 ما اخاف علی امتی اتباع الهوی و طول الامل فاما اتباع الهوی
 فیصل عن الحق و اما طول الامل فیفسد الآخرة رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم فرمودہ است مخوف ترین چیز اے کہ در امت منت کی
اتباع ہوی یعنی ہوی در نفس آید و مردم سبب او کارے کند و دوم طول اہل
سیاری امید حیات اما اتباع ہوی چہ مخوف تر است زیرا چہ اتباع ہوی مر
گمراہ گردد از رہ سلوک باز ماند بطرف دیگرے رفتہ و اما طول اہل چہ مخوف
تر است زیرا چہ اوستی آخرت است قولہ واعلم ان مخالفة النفس
راس العبادۃ شیخ مفیر باید بداند کہ مخالفت نفس سر عبادتہا است قولہ
وقد سئل المشائخ عن الاسلام فقالوا ذبح النفوس لیسوف
المخالفة مشائخ را از اسلام پرسیدند یعنی مہم ترین کار اور اسلام چیست
گفتند کہ نفسہا را ذبح کنند بہ تیغ اے مخالفت تو بداند کہ ہر چہ بلا است در نفس
تا مخالفت او تسمیہ ذبح می آید قولہ واعلم ان من خجّم طوارق
نفسہ اهل شوارق النفس بدان ہر کہ طوارق نفس اور روشن شد شوارق
انس او فرو داد یعنی اگر نفس بر آید انسے کہ با خدا است فروشت قولہ
وقال ذوالنون المصري رحمه الله مفتاح العبادۃ الفکرۃ و علا
الاصابة مخالفة النفس والهوى ومخالفتها ترك شهواتها
کلید عبادت فکرت است یعنی مرد بیندیشد کہ چہ کار بہتر و کہ ام شغل نافع تر و در
چیز غرت کا لہر چہ این اندیشہ کند بدین اندیشہ در عبادت کشا وہ گردان
فکرتے کہ گردنشان آنکہ او بدین فکرت بصواب و حق رسید آن کہ
ہوی کند و مخالفت ترک شہوت اوست آرزو اے اور ترک آرزو
وقال ابن عطاء رحمه الله النفس محبولة على سوء الادب
والعباد امور بعلازمة الادب فالنفس تجرى بطبعها في مي
المخالفة والعبد يردّها بجهده عن سوء المطالبة فمن طلق

عنائہا نہوشہر یکھا معہا فی فسادہ حیلہ نفس بر بے ادبی است
و بندہ بدین امور کہ البتہ حفظ ادب کند پس نفس بطبیقتہ کہ ازان او جلی است
او در میدان مخالفت جو ناگری کند و بندہ کہ امور بلالزم ادب است جہد
کند اور ازان بگرداند و باز آرد از مطالبہ ہواے کہ او دار دہر کہ عنان او کشاؤ
داد ہر طرف کہ خوش آید برو و پس او بانفس خویش شریک است و رفساد او
قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلي رحمه الله عليه
يقول سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت ابا عبد
الانماحي رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول
النفس الامارة بالسوء هي الداعية الى المهادك المعينة
للاعداء المتبعدة للهوى المقهمة باصناف الاهواء جنيد
گفتہ است نفس امارہ است او داعیہ است میخواند بطرفہ کہ ہلاک صاحب
او باشد و آنکہ خصم تست او را یاری می دہد و پس ہلاک خویش میرود کہ ہوائے
او است و تمہنت کہ انواع ہوا او ازین تمہتا ہا کہ نذر او قوله وقال ابو حفص
رحمه الله من لم يهتم نفسه على دوام الاوقات ولم
يخالفها في جميع الاحوال ولم يتجرها الى مكروهها في سائر
ايامه كان مغرورا ومن نظر اليها باستحسان شئ منها
فقد اهلكها وكيف يصح لعاقل الرضا عن نفسه والكريم بن
الكريم يقول ما ابرئ نفسي ان النفس لا تارة بالسوء اتاد
ابو حفص فرمود ہر کہ نفس خود را بر نفس نہا نہ کند مخالفت بہ حال کند و نفس را بوسعہ چیز
کہ مکروہ است نہ کند و گردش روزگار خویش را بچنین کسے مغرور باشد و ہر کہ
طرف نفس بنظر استحسان دید یعنی او نہ کو کارے کرد پس او را ضایع کرد و چوں

کہ نفس مخالفت ہواے خویش کند اے او و اے او گرد اگر کسے نفس را از ہوا
 بگرداند و البتہ برین قاصد و حازم عازم باشد اے او و اے او شود بعد ان نفس
 خویش باز آمد و نفس خویش را گفت می شنوی جنبید چه میگوید من میگفتم و بہت
 بار گفتم تو گفت من شنیدی این زمان از جنید رح بشنو کہ چه میگوید و برخاست اورا
 نشانختم و ندانستم کہ بود قوله و قال ابو بکر الطمسانی رحمہ اللہ النعمۃ العظمیٰ
 الخروج من النفس لان النفس اعظم حجاب بینک و بین اللہ
 تعلی نعمتے بزرگے است از ہواے نفس برون آیند زیرا چہ نفس عظیم حجابے است
 میان تو و میان خداوند نفس تو توئی تو اللہم باشد ہم ازین نکتہ کہ بدل افتادہ است
 شتہ گرد و من ندانستم کہ البتہ شتہ خواہد گشت قوله و قال سہل رحمہ اللہ
 ما عیب اللہ بشیء مثل مخالفة النفس و الهوا نہ ہیچ عبادتے بہتر ازین غذا
 پرستیدہ شدہ است کہ مخالفت نفس و ہوا کنی قوله سمعت محمد
 بن الحسین یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول
 سمعت ابا عمر الا تماشی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ
 و سئل عن اقرب شیء الی مقصد اللہ قال روية النفس و احوالها
 و اسئل من ذلك مطالعة الاعراض علی افعالها پر سیدند کہ کلام
 چیز بغض خدا نزدیک تر است گفت نظر رضا بنفس کردن و ہواے او خوش بود
 و سخت تر از ان نیست کہ کارے نفس کند و تو از خدا عوض آن خواہی درے
 ہواے نفس و ہی و عوض آن فردا از خدا ثوابے طلبی ہمہرین مثال تو اس دانست
 ہر چہ از نفس را دید در و چیزے نیست زہے بد نختے کہ مغتری است ہمہ افعال خود
 را بدان نفس بد نخت خود اضافت کند و نسبت دہد قوله و سمعت یقول
 سمعت الحسين بن يحيى رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن

نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت ابراہیم الخواص رحمہ اللہ یقول
 کنت فی جبل ککام فرایت رمانا فاشقیته فدنوت فاخذت
 منه واحد افشقتہ فوجدتہ حامضا فمضیت وترکت الرمان
 فرایت رجلا مطر حار و قد اجتمع علیہ الزنا بیر فقلت السلام ^{نوبت}
 علیک فقال وعلیک السلام یا ابراہیم فقلت کیف عرفتنی
 فقال من عرف اللہ لا یخفی منه شیء فقلت اری لک حالا ^{علیہ}
 مع اللہ فلو سالتہ ان یحمیک و یقیک الاذی من هذا الزنا بیر
 فقال وانا اری لک حالا مع اللہ فلو سالتہ ان یقیک شہوة
 الرمان فان لدغ الرمان تنجد الانسان المملئ فی الآخرة ولدغ الزنا
 تنجد المملئ فی الدنیا فترکتہ و مضیت ابراہیم خواص میگوید برو کہ کما
 بر فتم درخت انا سویدم و خوش آمد کہ بخورم نزدیک او شدم یک امارے شکتم
 اور اپارہ کروم چیدم ترش است رمانا کذا شکتم و گذشتم مدے را دیدم افتاد
 زنبوران بروے جمع شدہ اند اور امی زنبور برو سلام علیک گفتم او جواب سلام
 داد و گفت علیک السلام یا ابراہیم گفتم تو مرا چوں شناختی کہ من ابراہیم ام گفتم کہ
 خدا را بشناسد و حقیقت او بداند ہر چیزے بروے خفی نہ اند یعنی ہر چیز
 مقابلہ دل او آئینہ شدہ است ہر چہ ہست عکس درو پیدا آید ابراہیم رحمہ اللہ
 گفت من ترا حالے با خدا می بینم چرا نمی خواہی کہ خداے تعالی زنبوران را از تو دفع
 کند ان مطر مہ گفتم ابراہیم را من می بینم ترا با خدا حالتے ہست چرا نمی گوئی
 کہ ترا از آرزوے انار نگاہ دارد زیرا چہ کارے کہ انار بر تو زندان در دو آن رنج و آن
 زبان در آخرت باشد و این زنبوران کہ مرا می گزند الم او درد نیامی یا ہم این زیانے
 کہ ترا آن کرد و در آخرت و رنجے کہ زنبوران مراد او اند جز درد دنیا نہ پس این بہتر باشد

پس اور آنجا آگذاشتیم و گزشتیم قوله و حکى عن ابراهيم بن شيبان
 ب^ن رحمه الله انه قال ما كنت تحت سقف ولا فى موضع عليه
 غلق اربعين سنة و كنت اشتهى فى اوقات ان اتناول
 مشبعة عدس فلم ينفق ف كنت رقتا بالمشام فحمل الى عصارة
 فيها عدس فتناولت منه و خرجت فرايت قوارير معلقة
 فيها شئ شبه نموذجات فظننته خلا فقال لى بعض الناس
 ايش تنظر هذه نموذجات الخمر و هذه الدنان خمر فقلت
 فى نفسى لى منى فرض قد خلت حانوت الخمار و لما ازل صب
 تلك الدنان و هو يتوهم ان اصابته بامر السلطان فلما علم
 حملنى الى ابن طولون ف امر بصرى مايتى خشية و طرحنى فى السجن
 و بقيت مدة حتى دخل ابو عبد الله المغربى استأذنت له البلد
 فستفتح^ن لى فلما وقع بصرى على قال ايش فعلت فقلت مشبعة عدس
 و ما فى خشية فقال بنجوت مجانا از ابراهيم شيبان^ن حكايت ارندا و گفته
 است که من زیر سقفی نخفتم که برو بلندی و غر فباش چهل سال و در دل من این آرزو
 بود که عدس را سیر خورم و البته اتفاق دست نمى داد پس وقتی در شام بودم
 عصارة بر من آوردند و در آن عدس بود آن را سیر خوردم و بیرون آدم پس دیدم
 قواریر معلق است شبه نموذجات گمان بردم که سرکه است من طرف ایشان
 دیدن گرفتم مردان گفتند چه مى بینى این همه خمر است این همه که مى بینى همه خمر است
 گفتم مرا فرغی شد که در آیم ایشان را بشکنم پس در دوکان او در آدم و آن خمه را را
 مى ریختم و آن صاحب گمان مى برد که این که مى ریزد بفرمان سلطان است پس چو
 دانست مرا بر ابو طولون برد و گمر کس بهتر ایشان بود او فبرمود که مراد دیت چوب

بزنند و در بند یخا نہ مرا گذاشت و مدتے در بند یخا نہ ماند م تا آنکہ عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ
 آد استاد آن شہر بود بر اے مرا شفاعت کرد ہر گاہ عبد اللہ رحمہ اللہ مرادید گفت
 چہ کردی تو گفتم عدس را بے غور دم و دیت چوب زد گفست رایگان خلاص یافتی
قوله سمعت ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر
رحمہ اللہ یقول سمعت الجلیل رحمہ اللہ یقول سمعت
السری رحمہ اللہ یقول ان نفسی تطالبنی منذ ثلاثین
 سنہ ان آغیمس جزیرہ فی دہس فیما اطعتها بنید رحمہ اللہ از سری
 رحمہ اللہ روایت کرد کہ او گفت مدت چہل سال باشد کہ نفس من از من این میطلبد
 کہ بر اے او گذرے و رد و شاب بیندازم بخورم پس او را چہل سال خوردن
 ندادم **قوله و سمعتہ یقول سمعت جلی یقول آفة العبد ضا**
 من نفسہ بما هو فیدہ آفت مرد سالک رضاے او از نفس خود است
 بد آنچہ او باشد حاصل ہر چیزے کہ نفس او خوش است بدان رضا باشد **قوله**
و سمعتہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت الحسن بن علی القومسی یقول وجده عصام بن
یوسف رحمہ اللہ شیئا الی حاتم لا صم فقبلہ فقیل لہ لیم
 قبلتہ فقال وجدت فی اخذ ذلی وعزہ و فی مردہ عزی و ذلہ
 فاخترت عزہ علی عزی و ذلی علی ذلہ عصام بنی رحیمے بر حاتم
 اصم رحمہ اللہ فرما و حاتم قبول کرد پرسید نہ بود کہ فرستاد و او قبول کردی
 گفت در اخذ آن شیء ذل من است و عز عصام و در رد او ذل او و عز من پس
 اختیار کردم عزت او را بہزت خویش و ذل خود را بر ذل او **قوله و قیل لہم**

انی ارید ان اجمع علی التجوید فقال جردا ولا قلبک عن السہو
 ونفست عن اللہ ولسانک عن اللغو ثم اسلک حیث شئت
 کسے برصوفی گفت من منخواہم حج کتم برتجربہ یعنی زاد و راحلہ برابر نباشد بفقر و توکل حج
 کتم درویش فرمود دل را از سہو مجر دکن یعنی حافظہ اوقات می باش و نفس را از الای
 مجر دکن و زبان را از لغو مجر دکن سخن کہ فضول باشد و زاید از مقصود باشد گوچرا بنی نہ کا
 کردہ باشی ہر کارے کہ خوش آید کن خواہد کہ در کعبہ رود خواہد در بستکہ برود و قولہ
 وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ من احسن فی لیلہ کوفی فی
 نہارہ ومن احسن فی نہارہ کوفی فی لیلہ ومن صدق فی ترک
 شہوۃ کفی مؤنتہا واللہ اکرم من ان یعذب قلبا ترک شہوۃ
 لاجلہ دارانی رحمہ اللہ گفتہ است کہ ہر کہ در شب خود علی نیکے کرد و روز ہم در پینہ
 شب باشد و ہر کہ در روز خویش نیکے کرد شب او در پینہ روز باشد این را دو معنی است
 یعنی ہر کہ شب را کار نیکے کند در روز ہم موقی بکاراے نیک شود و دیگر چو شب کاے
 نیک کرد اگر در روز تقصیر شود این تقصیر در توفیر شمرند زیر اچہ روز در پینہ شب است
 و شب در پینہ روز و دیگر معنی ہم بہت ہر کہ شب را کارے کند نیک روز راجح است
 نباشد ہاں عمل بندہ است و کذلک العکس چنین مردان ہم باشند کہ عمل شب روز
 کنند و عمل روز در شب کنند و فرمائی ہم ہستند کہ روز و شب را ضرب کنند مثلاً شب روز
 چندین رکعت نماز خواہم گذارد یا این قدر در شب تمام کنیاد و روز ہر کہ در ترک
 شہوتے صادق باشد یعنی بصدق براے خدا را ترک آوردہ باشد مؤنت آن
 شہوت با او کفایت کردہ شود و خداوند سبحانہ و تعالی کریم تراست ازین کہ عذاب
 کند و لے را کہ براے او آرزو ترک آوردہ باشد قولہ و اوحی اللہ
 تعالی الی داود علیہ السلام یا داود جبرہا و اندہا صحابک

اَکَل الشَّهَوَاتِ فَإِنَّ الْقُلُوبَ الْمَلْقَاقَةَ بِشَهْوَةِ الدُّنْيَا عَقُولُهَا عَنِ
مَحْبُوبَةٍ بِرُؤَاوِهَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَىٰ شَدَّكَ بَنَسَانٍ وَبَارِزَارِیَانِ خُودِرَا زُخْرُودِ
مَشْتَبِیَّاتِ نَفْسٍ زِیْرَاچِہ و ہاے کہ متعلق بہ شہوت دنیاست عقلہاے آن دہا
از من محبوب است قولہ و سرائی رَجُلٌ جَالِسًا فِی الْهَوَا فُقِیلٌ لِّہُ بَسْمُ
نَلَبْتُ هَذَا فَقَالَ تَرَكْتُ الْهَوَىٰ فَخَرَجَ الْهَوَا مَرْدٌ رَاوِدٌ وَرَمَا
شستہ اورا پر سیدند بدین بچہ رسیدی گفت ہواے نفس را گذاشتم ہوا یک
میان آسمان و زمین است کہ قرار کسے نباشد اورا مسخر من کردند آنجا مرا قرار دے
تقوم ابدال را طیر است و ابدال را کہ ابدال گویند ہم ازین کہ ہوا اے خود را بدل
خدا کردہ اند قولہ و قیل لَوْ عَرَضَ لِلْمُؤْمِنِ الْفُتُورُ شَهْوَةٌ لَا تُخْرِجُهَا
بِالْخَوْفِ وَلَوْ عَرَضَتْ لِلْفَاجِرِ شَهْوَةٌ وَاحِدَةٌ لَا تُخْرِجُهَا مِنَ الْخَوْفِ
اگر مومن اینہزار شہوت عرضہ کنند آن ہمہ شہوت را بخوف خدا بروں آرد و اگر فاجر را
یک شہوت عرضہ کنند آن شہوت بیرون آرد اورا از خوف خدا قولہ و قیل لَا
تَضَعُ زِمَامَكَ فِی بِلِّ الْهَوَىٰ فَإِنَّهُ يَقُودُكَ إِلَىٰ ظِلْمَةٍ وَگفتہ اند ہا خود را بظلمت
را بدست ہوا دہ زیرا چہ او ترا بسوے تاریکی دل کشد و ترا از خدا باز دارد چوں
تاریک شد از خدا ہم خود محروم اند قولہ و قال یوسف بن اسباط
رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا تَخَوِّ الشَّهَوَاتِ مِنَ الْقُلُوبِ الْخَوْفُ مَزِجٌ أَوْ شَوْقٌ
مَقْلُوقٌ یُوسِفُ اسباط رحمہ اللہ گفتہ است شہوات را مخوف کند از دل مگر خوفی
کہ ترا مضطرب کند از جا بجنبنا یا شوقی کہ ترا در قلق دارد قولہ و قال الخوص
رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ تَرَكَ شَهْوَةً فَلَمْ يَجِدْ عَوَضَهَا فِی قَلْبِهِ فَهُوَ كَأَنَّ
فِی تَرَكَهَا خَوَاصٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ گفتہ است ہر کہ ترک شہوتی کرد و بظہیر اے خدا است
و او عوض آن در دل خود نیابد یعنی صفاے و نورے از دیا طلبے و رغبت بر

عبادت و ترک آن شہوت آن مرد را کاذب شمرند بطور این اثر ذوق لازمیت
 شاید بعد سالها باشد گفته می شود بصدق و کذب ترک شہوت گفتند کہ در جلد او این
 ترک شہوت محمود است قوله وقال جعفر بن نصیر رحمہ اللہ دفع
 اخی الجنید رحمہ اللہ درہما و قال اشتریہ التین النوزری
 فاشتریتہ فلما افطر اخذ واحدا و وضعہ فی فمہ ثم البقاء
 و بی و قال احملة فقلت لہ فی ذلک فقال ہتف فی قلبی اما
 تسبیحی ترکھا من اجلی ثم تعود الیہا جعفر نصیر رحمہ اللہ میگوید چندی
 قدس اللہ سرہ مرا درے داد و گفت انجیر و زبیری بخیر پس خریدم بعد آنکہ افطار
 کرد یکے از ان انجیر است و در دهن کرد پس آن از دهن برون انداخت
 و برگشت و گفت برگیر این را این سخن از او پرسیدم گفت ہا تھے آواز داد ترا شرم
 نمی آید بر اسے خدا را ترک آوردی و باز ہم بدان باز میگرددی برین معنی بیتے خواند
 قوله و اشترک شعرا

نون الہوان من الہوی مسروقہ و صریح کل ہوی صریح ہوان
 نون ہوان از ہوی مسروق است یعنی ہوی عین ہوان است فونے را از ہوان
 دور کردہ اند ہوا شدہ است یعنی ہر دو یکے اند و صریح کل ہوی ہر کرا ہوا
 فرو انداختہ است اورا ہوان فرو انداختہ است برو خاری غالب آمد
 تا آنکہ غرت اورا فرو انداخت اما اگر ہوی را از ہوا گویند این مقصورہ را ممدود کنند
 این مقصورہ ممدود است کہ در وقف مقصورہ میکنند و ہوا شے معلق اورا قرار
 نہ اورا اعتبار سے نہ پس این ہوا لغت آن ہوا باشد گوئی ممدود بود کہ مقصورہ
 کردہ اند

قوله و اعلم ان للنفس اخلاقا ذمیة فمن ذلک الحمد

بدان مرفض را اخلاق زمیر است یکے ازان حسد است عقديات در مخالفت
نفس و عیوب او بود ہم بدان نسبت است کہ یکے ازان عیوب حسد است

قوله (۱۴) باب الحسد

حسد عبارت ازین است یکے را بوجہ وطن او دیگرے بجائے رسید
کہ دیگر را متعسر است یا چیزے است کہ متمناے اوست این را دوست نمیدہد
او بدان فائز و یکے را شرفے ہست و دیگرے بران شرف شریک اکنون حاسد
ہمچنین میخواہد این دران شخص محمود نباشد مرا باشد یا خود مرا باشد یا نباشد او را
نباشد و آنکہ غیرت و غبط گویند و بغیر فحشی ہم از حاسد است آری شکنبہ ۹ حسد
را شستہ اند بمبالغت اما ازان بوجے خالی نیست و دیگر گویم آن حاسد را چیز
کہ می رنجاند و در غدا ب میدارد این مغبط و غار را بعینہ است فافہم و غنم
قوله قال الله تعالى قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِى ان قال وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ فَختم السورة التي جعلها عوذۃ بذکر الحمد
از چند چیزے بالا تود ذکر یکے ازان حسد شمر دہ پس حسد شترے عظیمے است کہ
! نفاثات و غمق و وقب و قعود ذکر کرد چو ہمچنین باشد دفع او امر ضروری باشد
ان شاء الله دست و در قوله اخبرنا ابو الحسن الاهوازی رحمه الله
قال اخبرنا احمد بن عبد الله البصري رحمه الله قال حدثنا
اسمعيل بن الفضل رحمه الله قال حدثنا يحيى بن خالد رحمه الله
قال حدثنا معاذ بن عمران رحمه الله عن الحرث بن شهاب التمارث
رحمه الله عن معبد رحمه الله عن ابی قلابہ رحمه الله عن
ابی مسعود رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم

ثلث هن اصل کل خطیئة فاتقوهن واحذرهن ایاکم
والکبر فان ابلیس حملہ الکبر علی ان لا یسجد لادم وایاکم والحصر
فان آدم حملہ الحصر علی ان اکل من الشجرة وایاکم والحسد
فان ابنی آدم ما قتل احدهما صاحبہ حسدا بن مسعود
رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت میکند کہ
است کہ ایشان سر ہمہ گنہ اند از ایشان بترسید و بپرهیزید بیان آن سه چیز این کرد
ایاکم والکبر بر شما باد کہ از خود بینی پرهیزید زیرا چہ ابلیس لعنہ اللہ کبر اورا برین
آورد کہ آدم علیہ السلام را سجده نکند بہ بین کہ از کبر باوے چہ باشد و دیگر فرمود
ایاکم والحصر و بر شما باد کہ گردید یعنی از حرص بہ پرهیزید زیرا چہ آدم علیہ
الرحص باعث شد بر اے خوردن چیزے از درختے و دیگر فرمود پرهیزید از حسد
زیرا چہ یکے پس آدم علیہ السلام دوم را کشت و سبب جز حسد نبود قصہ و تفاسیر ثبتہ
کتاب چہ در از کتب قولہ وقال بعضهم الحاسد جاحل لاندہ لا یرى
بقضاء الواحد خود بچو منکرے باشد مرثیت و قدرت خدا را ازیرا چہ
بقضاء الواحد و بقضاء خدا راضی نیست اکنون سجدے در کلام نگاہ داشت قولہ وقال
بعضهم الحسود لا یسود و بعضے گفتہ اند حسود مہتر و بزرگ نشود و دیگر آیت
حسود دیگر را فائز بشر فی می بیند کہ اورا نیست پس ہر آئینہ او را آن بزرگی نیست
آنکہ حسد می کند چنین مردان ہم باشند در جہاں بیع کسے را بر ادے رسیدہ
نوازند وید چہ خوب بودے اگر معنی الحسود لا یسود این بودے کہ حسود گنہ
نیاساید بعضے عوام این لفظ بچنین گویند حسودا سودا از زبان این مسکینان سخی
درستے و راستے بیرون می آید قولہ و قيل فی قولہ قل انما حرم ربی
الفواحش ما ظہر منها و ما باطن قیل ما بطن الحسد تفسیرین

آیت خداوند تعالیٰ حرام نموده است مگر آنچه حد تجاوز و زوار و ظاہر او و باطن او را حرام کرده است و باطن محرم و بعض تا ویلات حسد مراد داشته اند و ظاہر شرب و کذب و امثال آن باطن چنانچه حسد و عقد و عداوت و بغض و امثال آن قوله فی بعض الكتب الحاسد عدو نفعی و در کتب منزل است خداوند تعالیٰ میگوید حاسد دشمن نعمت من است یعنی من یکے را انعام نعمتی کرده ام و زوال آن میخواهد قوله و قيل اثبتین فیک ان یستبین فی عدو لک لکن بر کسے حسد میکند ہر آئینہ او را دشمن میدارد تا آنکہ زوال نعمت محمود شود و حاسد در عذاب تفرق و تشتت بقداست قوله و قال لا صحیحی رحمہ اللہ راایت اعرابیا فی علیہ مایة و عشرين سنة فقلت ما اطول عمرک فقال ترکت الحسد فبقيت اصمعی میگوید من اعرابی را دیدم عمرش صد بست سال رسیده بود گفتش چه عمری درازے کہ تو داری گفت ترکت الحسد فبقيت حذر ترک کردم و باقی ماندم حسد گذرانده روح حیوانی است چو روح حیوانی بگذارد عمر کم شود قوله و قال ابن المبارک رحمہ اللہ الحمد لله الذي لم يجعل فی قلب امیري ما جعل فی قلب حاسدی بیاس و تایش مر خدا را و دل امیر من ان نینداخت کہ در دل حاسد انداخت قوله و فی بعض الاقاربان فی السماء الخامسة ملک یمزید بعمل عبد له ضوء كضوء الشمس فيقول قف فانما ملك الحسد اضرب به وجهه ضا حسد فان له حاسدا و بعض آثار است در آسمان پنجم فرشتہ هست عمل بنده کہ ضویرا و مچو نور شمس است آن عمل بر آن فرشتہ می گذرد و فرشتہ میگوید یا که من ملک حسد را بر بروی صائب او بر غم زیرا چو حاسد است

هیچ خوش نشود مگر بزوال نعمت قوله وقال معویه رضى الله عنه كل انسان
 اقدم على ان ارضيه الا الحاسد فانه لا يرضيه الا زوال النعمة
 معويه رضى الله عنه گفته است هر جا که صاحب باشد تو انم اورا خشنود کردن اما
 را تو انم خشنود کردن زیرا چاره اوزوال نعمت محمود طلبه و مسکین محمود را چیزیست
 اونه محبوب خدا را چون تو ان از خود زائل کردن قوله ويقال الحسد ظالم
 غشوم لا يبقی ولا یدمر و گفته اند حسد ظلمی است که در ظلم مبالغه دارد و این
 بقای حسد نکند و ترک نیارد قوله وقال عمر بن عبد العزيز رحمه الله
 ما رأيت ظالما اشبه بظلم من الحاسد غمداً و
 نفس متتابع ظالم که مظلوم مانند تراز حاسد باشد و حسد غمده است
 است و رنج متتابع بلا است در سینه او که البته زود قوله وقيل
 من علامات الحاسد ان يخلق اذا شهده و يغتاب
 اذا غاب و يشتم بالمصيبة اذا نزلت و گفته اند نشان حاسد محبت
 و قتل که بر محمود حاضر شود تعلق نماید خود را دوست نماید و بر نعمت محمود را راضی
 نماید و قتل که غایب شود از او غیبت کند و در تعییب او باشد و اگر مصیبت
 بدان محمود رسد او بدان خوش شود قوله وقال معویه ليس في خلا
 السر خلة اعدل من الحسد يقتل الحاسد عما قبل الحسد
 نیست در میان دل خصلتی عادل تر از حسد پیش از آنکه محمود بمیرد حاسد بدست حسد
 بنقد خود را خود می کشد قوله وقيل اوحى الله تعالى الى سليمان بن
 داود عليهما السلام اوحىك بسبعة اشياء لا تغتاب بها
 عبادى ولا تحسدن احدا من عبادى فقال سليمان عليه السلام
 يا رب حبسنى خداوند تعالى بر سليمان عليه السلام وحی کرد بندگان صالح

مراغبت مکن و نہیچ بندہ مراحد مکن سلیمان علیہ السلام گفت یا رب این بندہ
 مرا بندہ انت قولہ وقیل سرای موسیٰ علیہ السلام رجلا عند ^{العرش}
 فعبطہ فقال ما صفتہ فقیل کان لا یحسد الناس علی ما آتاهم ^{اللہ}
 من فضلہ چنین گویند موسیٰ علیہ السلام شخصے را نزد یک عرش دیدم عبطہ کہ معنی
 آرزو کرد کہ من ہمچنین باشم و پرسید کہ کردہ باشد نعمت خویش را این بران
 حد نکردے قولہ وقیل الحاسد اذا سرای نعمۃ بہت و اذا سارای
 عثرۃ شمت حاسد چون نعمتے را بہ میند مہوت شود و اگر دشواری بیند
 بر محمود عو ش شود قولہ وقیل اذا اردت ان تستلم من الحاسد
 فاستر فلیس علیہ امرک گفتہ اند اگر خواہی از حاسد سالم بانی عزتے و شرفے
 کہ تو داری از و پوشش من چنین دانم کہ قابل پوشیدن نیست یکے قدے
 لطیفے دارد و کلامے فصیحے دارد و معالمتے خوبے دارد این را چون پوشد آرد
 مہا مکن در انظار نکوشد قولہ وقیل الحاسد مغتاظ علی من لا ذنب
 لہ یخجل بما لا یملکہ حاسد خشم دارد بر کسے کہ اورا گنہہ نیست بخیا لے گرفتار
 است کہ آن در ملک او نیست خدا اورا شرفے دادہ است و فضلے و غرقے
 دادہ و صاف و پاک گردانیدہ گنہے درو نہ و تو خشم بہ و میکنی و زوال آن نعمت
 میخوای و آن ترا میسر نہ مگو سخنے است این اگر گویند الحسد داء لیس لہ دواء
 و الحسد مرض لیس لہ شفاء قولہ وقیل ایاک ان تسعی فی
 مودۃ من یحسدک فانہ لا یقبل احسانک بر تو باد یا کہ رنج بہر
 بردوستی کسے کہ حسد میکند با تو زیرا چہ او ہرگز احسان تو قبول کردنی نیست چہ
 تو بر و احسان خواہی کرد فضل و شرف بیشتر خواہد دید بیشتر حسد خواہد کرد اما اگر
 خواہی اورا بر سخانی و تیج حسد او کنہا اچسانے بر دکن قولہ وقیل اذا سارای ^{اللہ}

ان لیسط علی عبدک الا یرحمہ سلط علیہ حاسدا
چون خدا خواہد بر بندہ کسے را گمارد کہ البتہ بروے رحمت نکند حاسدے
بروے گمارد قولہ وانشدا شعری

وحسبک من حادث بامرئ تری حاسدا یدہ را حمینا
بند است از حادثات روزگار بروے کہ بینی تو حاسدان برو رحمت می کند
قولہ وانشدا

کل العلل قد تجر امانتها الاعلولة من عادک من حید
ہر جا کہ عداوتے است امید امن باشد ازوے مگر عداوتے کہ دروے
حد باشد قولہ وقال ابن المعتز

قل للمحسود اذا تنفس طعنة یا ظالما وکأنه مظلوم
حمود را بگو چوں او از تو یک طعنہ دور کند این ظالمے کہ گوی مظلومے
قولہ وانشدا شعری

واذا امر الله بنشر فضيلة طویت اقال لها لسان حمود
وچوں خدا خواہد فضیلت کسے کہ پوشیدہ است آشکارا کند زبان حمود
را برو کشاید۔

قولہ ومن الاخلاق المذمومة للنفس الغیبة ویکل از
اخلاق ذمیہ نفس اعتیاد غیبت است۔

قولہ (۱۵) باب الغیبة

غیبت کسے در پس او سخن گفتن کہ آن سخن او را بحضور او گویند اورا
دشوار آید بسیار مردم درین مبتلا باشند و بعضے را کما لظہر لہم است

چنانچه مقرران بادشاه البته در گوش او خبری از مردم رسانند ابو بکر رضی الله عنه خلیفه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نعیم صحابی قدیم پیوسته بود و او امارت لایق داد و طبل و علم بدو تسلیم کردند امیر المومنین عمر رضی الله عنه بر ابو بکر خلیفه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم گفت چه کردی و قتی او باینی هاشم میگفت یا ابن عباس و غیر آن ای بنی هاشم شما حمیت و غروبیت گم کردید و ادا شنید که شخصی از بنی تیم بر شما میسر شود و شما بنی هاشم ابو بکر رضی الله عنه کم کرد گفت بروید طبل و علم از ویارید نعیم رضی الله عنه علم برون انداخت گفت والله نه بدارن او خوش بودم نه از ایتدن این ناخوش کنوں چه باشد این که بر ابو بکر رضی الله عنه این سخن گوید که نعیم چنین و چنین است مگر آنکه برای مصلحت راروا باشد و مانند این حکایت بسیار است قوله قال الله تعالى اتحجب أحدكم أن يأكل لحم أخيه ميتاً شیخ آیت آورد برای آنکه غیبت نهی است عقلاً و شرعاً و مروه و ترک آن ضروری است خداوند تعالی فرمود لا یَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضاً اتحجب أحدكم أن يأكل لحم أخيه ميتاً ترجمه غیبت مکنید یکدیگر را یعنی در غیبت او آن گوید که اگر محضو را گویند و شوار آید این بدین مانده یکدیگر گوشت آدمی را بخورد چنانچه حیوانی است که ماکول است آن حیوان زنده باشد و گوشت او بر و خورد این بدانند و آن گوشت خوردن حرام و حکم آن گوشت مردار قوله اتحجب أحدكم أن يأكل لحم أخيه ميتاً در تفاسیر است که این از قبیل تخفیل و تخفیل است درین تخفیل و تمثیل تشیع مال مغتاب میکند بدین مبالغت قوله اخيه نا اوم بعد محمد بن ابراهیم الا سمعنا

رحمه الله قال اخبرنا ابو بكر محمد بن الحسين بن الحسن
 بن الخليل رحمه الله قال حدثنا علي بن الحسن رحمه الله
 بن بنه قال حدثنا اسحق بن عيسى بن داود بن ابى هند رحمه الله
 قال حدثنا محمد بن ابى حميد رحمه الله عن موسى
 بن وهدان رحمه الله عن ابى هريرة رضى الله عنه ان
 رجلا قام وهو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس
 فقال بعض القوم ما اعجز فلانا فقال اكلمته اخاكم واعتبتموه
 ابو هريره رضى الله عنه روايت ميكنه مردى بار رسول الله صلى الله عليه و
 آله وسلم شسته بود ايتا دگفت ميان بعض مردم فلان چه كرد عاخرست
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمود خور ويد شما گوشت برادر خود را و بيان
 آن خوردن اخبتتموه شما غيبت كرديد اوراقوله و اوحى الله الى موسى
 عليه السلام من مات تائباً من الغيبة فهو آخز من
 يدخل الجنة ومن مات مصراً عليها فهو اول من يدخل
 النار موسى عليه السلام خداوند تعالى وحى كرد كسى كه غيبت كرد و از ان
 توبه كرود در بهشت در آيد و سى پس از همه و هر كه بميرد و بر غيبت مصر باشد
 يعنى توبه نكرده باشد اول كسى باشد كه در دوزخ در آيد اينجا سخن مى آيد
 غيبت حق ديگر است توبه چو عفو شود تا خصم شنود نشود مگر گويم اين توبه
 با رضاست قولك وقال عوف دخلت على ابن سيرين
 رحمه الله فتننا وليت الحاج فقال ابن سيرين رحمه الله
 ان الله حكم عدل فلما ياخذ من الحاج ياخذ للحاج و
 از بنه امانك اذ القيت الله عدل كان اصغر ذنب اصبته الله

علیک من اعظم ذنب اصابہ الحجاج یوسف حجاج ماکم بود ہمہ
کس دانند شخصے بر ایں سیرین رحمہ اللہ ابن حجاج را سبے کرد ابن سیرین رم گفت
تحقیق خدے تعالیٰ ماکے مانے است چنانچہ جرتے از حجاج بگیرد و گیرے را سبب حجاج
کہ اور ابدا گوید بگیرد تو فرما حضرت شیخ مرتضیٰ گناہ ابدان بیدہ سخت تر باشد بر تو از عظم
گناہ ہما کہ حجاج کرد قولہ وقیل دعی ابراہیم ادهم و رحمہ اللہ
ای دعویٰ فحظہا فذکر و از رجلا لم یأتہم و قالوا انہ ثقیل فقال
ابراہیم رحمہ اللہ انما فعل فی ہذا انفسی حیث حضرت
موضعا یغتاب فیہ الناس فخرج ولم یاکمل ثلثۃ ایام سلطان ابراہیم
ادہم رحمہ اللہ را جائے مہمان طلبیدند آنجا مردمانے حاضر بودند سلطان ابراہیم
ادہم رحمہ اللہ آنجا حاضر شد گفتند فلا نے کیا گفتند او ثقیل است گران است
نمیتواند آمد اکنون گران یا مردے فرما است یا کسلان است یا طریقے تخر گفتند
کہ او مردے بزرگ است سلطان ابراہیم رحمہ اللہ با خود گفت درین کار مرا
من انداخت زیرا چہ حاضر شد مومضے را کہ مروان غیبت میگویند پس از ان مجلس
بدون آمد و سر روز طعام بخورد بر اسے اعدا و نفس را کہ چرا آنجا حاضر شود جائے
مروان غیبت کند قولہ وقیل مثل الذی یغتاب الناس کمثل
من ینصب منجنيقا ويرى حسنة شرقا وغربا یغتاب واحدا
خراسا نیا و اخر حجازیا و اخر قریا فیصرف حسنة و یقوم ولاشی
محلہ مردے کہ اورا غیبت عادت است البتہ غیبت کند مثل او شخصے است
کہ منجنيقے نصب کردہ باشد حسنة غیش را پرتاب میکند ہر طرفے شرق و غرب
و جنوب و شمال ہر کہ در طرف شرق است اورا غیبت می کند گوئی حسنة خود
را طرف شرق انداخت و کسے در طرف غرب است اورا غیبت میکند گوئی حسنة

خوش راطرف غرب انداخت پس حنات خوش را تفرقہ کر و چون ازان مجلس نمود
 بیچ حنہ با او نماند قوله یوتی العبد یوم القیمۃ کتابہ فلا یری فیہ ^{حسنۃ}
 فیقول این صلوتی و صیامی و طاعتی فیقال ذهب عملک کلہ
 باغتیا بلت للناس چین گویند اعمال نامہ شخصہ بدتش و ہند او بیچ حنہ و اعمال نامہ
 خوش نیابد گوید نماز من چہ شد و روزہ من چہ شد گویند تو غیبت میگفتی ہمہ حنات
 تو بدان رفت اینجا شخصہ گویند ان الحنات یدھبن السیئات لا السیئا
 یدھبن الحسنات مذہب حق برین است کہ کبیرہ موجب جہل نیست چنین
 گوئیم کہ حنات او را مقابلہ غیبت گیرند شخصہ را کہ غیبت کرد این حنات او بد
 و ہند چنانچہ در احادیث آمدہ است یکے باشد کہ اصحاب حقوق فردا اورا بگیرند
 حنات او با اصحاب حقوق بد ہند او بے حنات ماند قوله وقیل من غتبت
 بغیبتہ غفر اللہ نصف ذنوبہ ہر کرا غیبت گفتند بقدر غیبت خداے
 تعالیٰ گناہان او را بیا مزد قوله وقال سفیان بن الحسین رحمہ اللہ
 کنت جالساً عند یاس بن معویۃ رحمہ اللہ فنلت من انسان
 فقال هل غزوت العام الروم والترك فقلت لا فقال سلم منک
 الترت والروم وما سلم منک اخوک المسلم شخصہ پیش کسے
 غیبتے گفت ایاس معویہ با سفیان حسین رحمہ اللہ گفت کہ تو امسال با ترک و روم غزا
 کردی او گفت نہ گفت ترک و روم از تو سالم ماند و برادر سلمان از تو سالم ماند
 قوله وقیل یعطی الرجل کتابہ فیری فیہ حسنات لم یعملہا فیکف
 لہ هذا بما اغتابلت الناس وانت لم تشعر چین گویند مردے را
 فردا بیا رند کارے کردہ و نوشتہ بدست او بد ہند و ان حنات بنید گویند آن
 کار کردہ ام کہ موجب حنات باشد گویند مردمان ترا غیبت کردند تو نمی دانستی

این حنات بمقابلہ ان است قوله وسئل سفیان الثوری رحمہ اللہ
عن قوله عليه السلام ان الله يبغض اهل بيت الحميين فقال
هم الذين يعتاب الناس يا كلون لحومهم سفیان ثوری رحمہ اللہ
راپر سیدنا زین حدیث ان الله يبغض اهل بيت الحميين معنى این
باشد او گفت آنان مردانند کہ مردان را غیبت کنند و بدان مانند کہ گوشتہائے ایشان
مینورند و اللحمی گوشت خوار را گویند و معنی حدیث ایست خدا دشمن دارد توہمے
کہ ایشان غیبت کنند قوله و ذکر الغيبة عند ابن المبارك رحمہ اللہ
فقال لو كنت مغتاباً احداً لا غيبت والذي لانهما احق
نحسناً قی پیش ابن مبارک رحمہ اللہ مردان ذکر غیبت کردند او گفت من کسے
را غیبت نکنم و اگر کنم اور و پدر خود را غیبت کنم زیرا چہ نیکہائے مرا باور و پدر
من بدہند قوله وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لیکن حظ
المؤمن منك ثلث خصال ان لم تکن تنفعه فلا تضره وان
لم تضره فلا تفهمه وان لم تملحه فلا تذقه کو با حفظ مومن از توسع
خصلت اگر نفعی زسانی بارے زبان ہم مریسان و اگر اور نمی توانی خوش کردن بار
نعمکین ہم مکن و اگر اور بدی کنی بارے بدگو قوله وقیل للحسن البصري رحمہ اللہ
ان فلانا اغتابك فبعث اليه طبق حلواء وقال بلغني انك
اهديت الى حسناك فلما فیتك من بصري رحرا گفتند کہ فلاں ترا
غیبت گفت براں شخص یک طبق حلوا فرستاد و گفت مرا رسید کہ تو براے مرا
حنات خود بدیہ فرستادی این طبق حلوا اگر اذیت نیکو شترے خفیہ است کہ
حسن رضی اللہ عنہ در جگہ ازد و خوش تنبیہ کہ اورا کرد و بیان حدیث بطریق بہتر
کرد قوله اخبرنا احمد بن علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ

قال اخبرنا احمد بن عبيد البصري رحمه الله قال حدثنا
احمد بن عمرو القطواني رحمه الله قال حدثنا مهمل
بن عثمان العسكري رحمه الله قال حدثنا الربيع بن بدهر رحمه الله
عن ابان رحمه الله عن انس بن مالك رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القيا جلاباب الحياء
فلا غيبة له هر که رواے حیا برون انداخت اگر در غیبت او را چیزی
غیبت گویند این قسمت غیبت نباشد وے ہم از ان قسمی که نسبت بجلاباب
حیا دارد و اگر چیزی است که نزدیک او و بوم او شے حسنه است و تودنا
تقیح شان گوئی آن غیبت باشد قوله سمعت حمزه بن يوسف السهمي
رحمه الله يقول سمعت ابا طاهر محمد بن اسيد الرقي رحمه الله
يقول سمعت جعفر بن محمد بن نصير رحمه الله يقول قال
الجنيد رحمه الله كنت جالسا في مسجد الشونيزية انتظر
جنازة اصبى عليها واهل بعلد على طبقاتهم جلوس ينتظرون
الجنازة فرأيت فقيرا عليه اثر النسك يسال الناس فقلت
في نفسي لو عمل هذا عملا يصون به نفسه كان جمل به
فلما انصرفت الى منزلي وكان لي شيء من الاوساد بالليل حتى
البكاء والصلوة وغيره فثقل علي جميع اوسادى فسهرت وانا
قاعدا فغلبني النوم عيني فرأيت ذلك الفقير جاء وابد على خوا
ممدد وقالوا كل الحمد فقد اغتبطه وكشف لي عن الحال فقلت
ما اغتبطه انما قلت في نفسي شيا فثقل لي ما انت ممن يري
منك بمثله اذهب واستحله فاصبحت ولم ازل اتردد حتى رستته

فی موضع یلتقط من الماء عند تراء الماء او ما قام من البقل مما
تساقط من غسل البقل فسلمت علیه فقال تعود یا ابا القاسم
فقلت لا فقال غفر الله لنا ولك از جنید رحمہ اللہ حکایت می آرند کہ
جنید رحمہ اللہ گفتہ است کہ من شستہ در مسجد ثوینیز یہ و اہل بغداد انتظار نماز جنازہ
می کردیم و دیدیم فقیرے را از یہاں او معلوم بود کہ مرد متعبد است و از مردان
سوال میکرد جنید رحمہ اللہ میگوید در دل من آمد اگر این مرد کارے کند براے
قوت را بہتر باشد ازین کہ سوال کند جنید رحمہ اللہ میگوید چون در خانہ رقم و مرا اوراے
در شب معین بود گزار دنی و خواندنی و بکائی کہ از سبب ذوق و وجدے بود
آن ہم طریقتہ دروے شدہ بود پس جملہ اورا دمن از گذاردن خواندن بر من
گران شد پس نیز ارشدم و من شستہ بودم خواب بر من غلبہ کرد و دیدم آن فقیر را
آوردند بر خواستہ کیدہ و مرا گفتند بخور گوشت این را کہ تو این را غیبت کردہ و
گفت کہ تو اینچنین در دل گذرانیدہ جنید رحمہ اللہ گفت من غیبت نکردہ ام چیز
در دل خویش گذرانیدہ ام گفتند تو از انہا نہ کہ از تو راضی باشند کہ در دل تو اینچنین لا
یعنی بگذرد برو و کسے را کہ غیبت کردہ از و بچلے بخواد پس صبح شد بیدار شدم و بسیار
تردد کردم در ہر طرف تا آنکہ اورا در موضع دیدم کہ آنجا ہر جنس ترے و ترے
می شنوید و برگہاے کہ فاسد می باشند دوام آن ابرو می اندازند از ایستادہ
این فقیر می چسبند من برو سلام کردم آن فقیر گفت باز اینچنین خیالات را درو
رہ خواہی دادن گفتم نہ گفت خداے ما را و ترا بیا مزد یعنی من خوشنود گشتم قولہ
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا طاهر الاسفراینی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر البلخی
رحمہ اللہ یقول کان عندنا شام م ۱۰۰۰ ہجری و کادہ تجھد

ويعبد لا افة كان ابدا يضرب الناس ويقول فلان كذا
 وفلان كذا فرائته يوما عند المحدثين القاسين خرج من عند
 فقلت يا فلان ما حالك فقال قلت الواقعة في الناس اتعنتي
 الى هذا ابتليت نخمت من هولاء واذا هوذا اخذ منهم
 وتلك الاحوال كلها قد هبت ابو جعفر لمجي رحم الله حكايته ميكرو
 بود تعب بسیار کرده و البته بخدا مشغول بود اما غیبت بسیار میکرد
 که فلان چنین کرد و فلان چنین نکرد و فلان چنین کسی است پس روزی او را
 دیدم نزد یک مخمّتان بدکار که ایشان غلو دارند در کار از نزدیک ایشان بیرون
 آمدند و پرسیدم ای فلان این چه حال است و چه پیش آمد ترا گفت آن غیبت
 مردمان که میکردم مرا بدین واقعه انداخت و بدین بلا مبتلا شوم که خدمت مخمّنه
 میکنم و آن احوالی که داشتم گذاردنی و خواندنی یا اگر با آن گذاردن چیزی دین
 نور و ناری بود آن همه گم کردم و بخمّان که شیخ و باب غیبت ذکر کرد یک
 سخن بایسته گفتن که این غیبت کاریکاران است کاریوه زنان است کار
 بے بختن است اگر کسی را اندک طلبی در خاطر باشد و اندک میلی با خدا باشد با او
 چه نسبت اگر او آن دل ندارد آن نظر ندارد که جز یا محبوب جز دیگر یا دنیا بد و جز
 محبوب چشم او نکشاید و اگر بکشاید بطریق عادت چنانچه در ره رفتن نظر بر چیز
 افتد بغیر قصد جز این شخص و نه از حرام این طایفه است و نه از مریدان است و نه از متوسّطین
 و نه میان این پند و چه سود آید -

قوله (۱۶) باب القناع

قناع بانکه قرار گرفتن است بلغة من العیش باشد تو بدان

فارغانی و طلب زیادتی نکنی این قناعتست قناعت از قناع گرفته اند باز ماند
از چیزے و مگرد آوردن خود است ازین معنی اشتقاق گرفته اند بسیار صلحا این کرده
اند و بسیار زادین کرده اند و نکوکارے است قوله قال الله تعالى مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَذُكَّرْنا فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً قال اكثر من
اهل التفسير الحيوة الطيبة في الدنيا القناعة هر مردے مومن و زيرے
مومن که عمل نیک کند تحقیق از برای نعم و راجحیائے خوشے اکثرے مفسران حیوة طيبة
و دنیا قناعت گفته اند همچنین گویند نظم

انکس کہ بدر هر نیم نمانے دارد در گوش شهر آشیانے دارد

نے خادم هیچ کس نہ مخدوم کسے انصاف بدو کہ خوش جهانے دارد

قوله اخبرنا الشيخ ابو عبد الرحمن السلمي رحمه الله قال حدثنا
ابو عمر محمد بن جعفر بن مطهر رحمه الله قال حدثنا
محمد بن موسى المحلواني رحمه الله قال حدثنا عبد الله

بن ابراهيم الغفاري رحمه الله عن محمد بن ابي المكندي عن المكندي بن محمد بن ابي

بن محمد رحمه الله عن ابيه عن جابر رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم القناعة كنز لا يفنى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قناعت گنجے است کہ فانی نشود و مقابلہ او این سخن ہم آید المحرص
فار لا تنطفي حرص آتے است کہ هرگز کشته نشود قوله اخبرنا ابو الجهمين

الاهوازي رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبيد البصري

رحمه الله قال حدثنا عبد الله بن ايوب القرني رحمه الله انتم

قال حدثنا ابو الربيع الزهراني رحمه الله قال حدثنا اسمعيل

بن زكريا رحمه الله عن ابي رحاء رحمه الله عن ورد بن مسعود

رحمہ اللہ عن مکحول رحمہ اللہ عن واثلہ بن الاسقع رحمہ اللہ
 عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کن و سرعاً تکن عبد الناس و کن قنعا تکن
 اشکر الناس و اَحبُّ للناس ما تحب لنفسک تکن مومنا
 و احسن مجاورۃ من جاورک تکن مسلما و اقل الضحاک
 فان کثرۃ الضحاک تمیت القلب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کر دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرموا
 متوہش باش یعنی از مشتہات پیروز خرقہ و لقمہ صاف کن از ہمہ خدا پرستان پرستندہ
 باشی و قانع باش تا از ہمہ شکر گویان تو شاکر تر باشی قناعت نعمتے است
 پیغم فارغ و بیغم شستہ ذل از بچہ خودے کشیدن و بردارے با احتیاج
 نہ قانع کہ بادشاہ وقت خوش است چو اینچنین کند ہر آمینہ اینچنین کسے اشکر
 الناس باشد و دوست دار برائے مردان را آنچہ برائے خود را دوست
 میداری تا مومن باشی و آنکہ ترا ہمسایہ باشد بحق ہمسایگی بر فیکسی کن برین صفت
 تو مسلمان باشی و خندہ را اندک کن کہ بسیار خندہ دل را بمیراند خندہ از بسکی
 دل و غلبہ مزاج سودا است اندک چیزے دید و دل او عجبے آمد کہ بایکجا
 جمع آمدند دندان کشید آوازے از دہن او بیرون آمد این خندہ است
 این ہمہ از بسکی دل است و سوداے دماغ ہر آمینہ در ہر کہ این صفت
 کثرت باشد دل را بمیراند دل مردن عبارت از قساوت اوست و کم فہمی
 اوست قولہ و قيل الفقراء اموات الا من احیاه اللہ بعز
 القناعۃ فقرا ہمہ گوئی مردگانند مگر کسے کہ خداے تعالیٰ اورا بقناعۃ
 زندہ میدارد زیرا چہ فقیرے کہ با احتیاج بردارے و دینارے و دینارے و دینارے

قوله وقال بشر الحافي رحمه الله القناعة مَلَكَ لا يَمُكُن
 الا في قلب مؤمن قناعت فرشته است که مقرر و نباشد مگر در دل
 مومن قلب مومن خواهد باضافت او خواهد بصفقت او قناعت را ملک
 ام کرد و تشبیه که در برین که او مصلح است و مترقی درجه است بنا برین قناعت
 را فرشته خواند یا خود قناعت نام فرشته است که او جز در دل مومن
 قرار ندارد و اگر ملک بکسر لام باشد هم معنی درست می آید و اگر بضم میو هم لام
 دارند هم معنی درست تر آید قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه
 يقول سمعت عبد الله بن محمد الشعمري رحمه الله
 يقول سمعت اسحق بن ابراهيم بن ابي حسان الانماطي
 رحمه الله يقول سمعت احمد بن ابي الجواري رحمه الله
 يقول سمعت ابا سليمان الداراني رحمه الله يقول القنا
 عة من الرضا بمنزلة الوسع من الزهد هذا اول الرضا وهذا
 اول الزهد و اراني رحمه الله يگوید قناعت بدایت مقام رضا باشد
 چو قناعت قسمی از توکل است و توکل قسمی از رضا پس قناعت بدین اعتبار
 اول مقام رضا باشد قوله و قيل القناعة السكون عند عليم
 الما لوفات و همچنین گویند قناعت عبارت از قرار باشد بحضور عدم الما لوفات
 یعنی نفس الف برا کله چنین و چنان یارب بسم چنین و الف بر صحبت
 و اریا برجاه و مال ازین هم بازید این قناعت باشد قوله و قال ابو بكر
 المرعي رحمه الله العاقل من دبر امر الدنيا بالقناعة والتسوف
 عاقل اوست که تدبیر دنیا کند و باند که قناعت کند هر چه برسد بدان دل
 بند و خاموش کند قوله و قال ابو عبد الله بن خفيف رحمه الله

التشرف القناعة ترك التشرف الى المفقود والا ستغناء بالموجود قنا
 ایت میلے بسوے مفقود نکند و اباب تحصیل مفقود مباشر شود و ہم بدانچه
 موجود است بے نیاز شود باند قوله فی معنی قوله تعالیٰ لَیْسَ رَبُّهُمُ
 اللَّهُ سِرًّا قَلْحَسًا یعنی القناعة خدا ایشان را رزقے حنی بدیعنی قنا
 روزی کند و درین آیه گفته اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ اِی نعیمة القناعة
 وَ اِنَّ الْجَنَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اِی جحیم الحوص قوله وقال حماد بن
 علی الترمذی رحمه الله القناعة رضاء النفس بما قسم لها
 من الرزق ابو علی محمد حکیم ترمذی رحمه الله گفت قناعت عبارت ازین است
 کہ آنچه قسمت برے اورفته است نفس بدان راضی باشد یعنی اسبابے را
 مباشر شود کہ بدان و ہم رود کہ ازین سعی او آنچه قسمت اوست زیاده خواہد
 شد قوله و یقال القناعة الا کتفاء بالموجود و نہ وال الطمع
 فیما لیس بمحاصل قناعت بسندہ کردن بچیزے کہ موجود است و آنچه
 حاصل نیست طمع بدان نہ بند قوله وقال ذهب رحمه الله ان العزول
 خرجا بجلولان فلقيا القناعة فاستقرا و سب رحمه الله سیکوید غر
 و غنا ہر دو ہر آن آمدند و ہر یکے بصورتے کہ دارند جولانی سیکردند پس ملاقی شد
 خوب قناعت را ہما بخا فہر اگر گفتند بعضے عزت در قناعت است طریقہ خرف
 مثلے آوردہ است اگر غنی بقدرے کہ غنا دارد قناعت میکند بشرط طمع
 او عزت دارد و کذلک الفقیر قوله و قيل من کانت القناعة
 سمینة فطابت له کل مرقہ ہر کہ قناعت او فرہ باشد ہر خوردنیے
 کہ او بخورد خوب باشد قوله و من رجع الى الله تعالیٰ علی کل حال
 سرزقہ الله القناعة ہر کہ در حال رجعت بسوے خدا کند خداے تعالیٰ اورا

قناعت نصیبه کند چه گفتر است چو رجوع الی الله مستقیم شد بران قناعت
است و بران رضا است و بران توکل است قوله و قیل مَرَّ ابُو حَازِمٍ
بِقَصَابٍ وَمَعَهُ لَحْمٌ سَمِينٌ فَقَالَ خُذْ يَا ابَا حَازِمٍ فَإِنَّهُ سَمِينٌ
فَقَالَ لَيْسَ مَعِيَ دَهْمٌ فَقَالَ إِذَا أَنْظَرْتُكَ فَقَالَ نَفْسِي حَسَنٌ
نَظَرْتُكَ فِي مَنْكَ ابُو حَازِمٍ بَرَقَصَابٌ بَعْدَ شَتِّهِ أَوْ كُشْتُ فَرَبِي فَرُبِّي فَرُخْتُ
قَصَابٌ كُفْتُ أَيْ ابُو حَازِمٍ كُشْتُ فَرَبِي أَيْ خُفْتُ وَرُبِّي كُفْتُ
تَرَامِلْتُ خَوَاعِمُ أَوْ دَبْرِي كُفْتُ تَبْرِي هَلْ تَبْرِي أَيْ كُفْتُ مَنْ مَرَامِلْتُ وَتَبْرِي
نَفْسٍ مِنْ صَبْرٍ مَكْنُودٍ وَهَلْ تَبْرِي مَنْ دَبْرِي كُفْتُ بَشَرٌ كُفْتُ وَرُبِّي كُفْتُ
أَقْبَحَ النَّاسِ فَقِيلَ أَكْثَرُهُمْ لِلنَّاسِ مَعُونَةٌ وَأَقْلَهُهُمْ عَلَيْهِمْ
مُؤْنَةٌ قَالَتْ بَرْدَانٌ كَيْتُ كُفْتُ أَيْ كَيْتُ كُفْتُ كَيْتُ كُفْتُ كَيْتُ كُفْتُ
وَمَعُونَتُ خُوشٍ بَرَايَ شَانِ أَنْكَ أَنْذَرْتُ مَعُونَتُ بَقَانَتُ بَقَانَتُ وَرُبِّي
مَكْرَأْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ
كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ
مَرَّ ابْنُ خَدِيجٍ بِقَنْعَةٍ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ
الزُّبَيْرِ الْقَنْعَانِ غَنِيٌّ وَانْكَانَ جَائِعًا كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ
أَيْ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ
فِي خَمْسَةِ مَوَاضِعٍ الْعَزْزُ فِي الطَّاعَةِ وَالذُّلُّ فِي الْمَعْصِيَةِ وَالْهَيْبَةُ
فِي قِيَامِ الدَّلِيلِ وَالْحِكْمَةُ فِي الْبَطْنِ الْخَالِي وَالْعَنَافُ الْقَنَاعَةُ
خَدِيجُ تَعَالَى تَجْزِي خَيْرَ رَاجِحٍ مَعْلُومٍ نَهَارُ عَزَّتْ نَفْسُ وَطَاعَتُ خَدِيجُ تَعَالَى
وَكُنْ خَدِيجُ تَعَالَى كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ
وَرُبِّي كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ كُفْتُ

خدا یابد و بیداری شب یا بدو اگر لفظ الهیته باشد یعنی بخاصیت عبادت
شب لمعانه در خفته در روے او باشد که مردان در روے او نظر
نمایند و از هیبت و اگر هیبت باشد یعنی آسان کارے و چیزے آسانی یافتن و بیداری
شب باشد و اگر آهیت باشد نعمتے گوارے و میتے در بیداری شب است و اگر
الهییت باشد یعنی هیبت انراست و سلامتی بنیاد که انسان را انسان دانند و شمرند و بیدار
شب است و مقرر حکمت در شکله که خالی باشد نه آچنان شکم خالی که این بر
رامی باشد خالی شکم که عقلا و زهاد و عباد و دارند بے نیازی از مردم و رفقا
است قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله
يقول سمعت فضيل بن محمد رحمه الله يقول سمعت
سليمان بن ابي سليمان رحمه الله يقول سمعت ابا القسم
بن ابي نزار رحمه الله يقول سمعت ابراهيم المارستاني
يقول انتقم من حرصك بالقناعه كما انتقم من عدوك
بالقصاص از حرص انتقام بکش بقناعه یعنی حرص عدو است رفقا
را چو قناعت آید حرص منہرم شود چنانچه انتقام میکشی از دشمن بقصاص قوله
وقال ذوالنون رحمه الله من قنع استراح من اهل زمانه
واستطال على اقرانه هر که قناعت اختیار کرد از رنگ اهل زمانه خویش
غلاص یافت و بر بکارگان خویش سرفرازی کند و بزرگی کند بر همسران خویش
اگر از قرین داری هم درست است و اگر از قرین داری هم درست است
قوله وقيل من قنع استراح من الشغل واستطال على الكل
هر که قناعت اختیار کرد از شغل فارغ شد و بر جمیع اهل شغل او سرفرازی قوله
وقال الکتلی رحمه الله من باع الحرص بالقناعه ظف

بالعز والمروة هر که حرص را بقناعت بدل کرد یعنی حرص گذاشت قناعت
 اختیار کرد باع میگوید ترک نمی گوید زیرا چه منبع ملک دیگری می گردد و بکلی برین
 نمی ماند یعنی حرص بکلی از وی برود و باز او گردد و نکرده و عزت و مروت او را
 نصیب شود قوله وقيل من تبعته عينا ما في ايدي الناس طال
 حزنه چشمهای هر که پس روی مملوک مردم شد یعنی بنظر امتحان و بنظر رغبت دید
 هم داند و او دراز شد قوله وانشد واشهر

واحسن بالفتى من يوم عار ينال به الغنى كرم وجوع
 نیکوتر است بفتی از روز خواری که بدان غنا برسد کرم و فقرت نفس خویش و
 جوئے و فقرے بآن قوله وقيل سرائي رجل حكيم اياكل ما تساقط
 من البقل على سراس ماء فقال لو خذت من السلطان لم تخرج
 الى اكل هذا فقال الحكيم وانت توقعت بهذا لم تخرج الى
 خدمة السلطان مردے حکیم را دید که آباء استاد او را بخا بقال هر
 چیز از تره فروشی شسته بود و بزرگ سا قظر رو ام برون انداخت حکیم چید و برین
 انداخت خایید و فرو برد مرد او را گفت ای حکیم اگر تو خدمت سلطان کنی
 برین بزرگ سا قظ محتاج نگردی حکیم گفت اگر تو برین بزرگ قناعت کنی از خدمت
 سلطان بی نیاز شوی قوله وقيل العقاب عزيز في مطاره ولا يسموا
 اليه طرف صياد ولا طمعه فاذا طمع في جيفة علق على حباله
 نزل من مطاره فيعلق على حباله عقاب عزيز است نادراست در
 محل طیر خویش زیرا چه او بدان بلند می شنید که نظر صیاد را بخانمی رسد و چون طمع
 کند بر جیفه افتد در صید صیاد و در میان او افتد آن قناعت بود این حرص است
 قوله وقيل لما نطق موسى عليه السلام بذكر الطمع فقال لو

شِئْتَ لَا تَخَذَتْ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ هَذَا
فِرَاقُ بَنِي وَبَيْنَكَ اِذَا رَجَعْتَ جَاءَ بِتِلْكَ مَتَخَرَّبًا وَمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا رَجَعْتَ
بِكُلِّمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
سَخَنَ اِيْن سَتَ جَاءَ كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
طَمَعٌ اَوْ دَرَجَاتٍ اَوْ رَأْسٍ اَوْ رَأْسٍ اَوْ رَأْسٍ اَوْ رَأْسٍ اَوْ رَأْسٍ اَوْ رَأْسٍ
ذَلِكَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْ مُوسَى وَالْخَضِرُ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ طَبِي وَكَانَ لَجَائِعِينَ الْجَانِبَ الَّذِي يَلِي مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ غَيْرَ مَشْوِي وَالْجَانِبَ الَّذِي يَلِي الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَشْوِي وَكَفَّتْ اَنْدَوْتُمْ كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
عَلَيْهِ أَجْرًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
وَالْجَانِبَ الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَشْوِي بَرِيان كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا
تَعَالَى اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ هُوَ الْقِنَاعَةُ فِي الدُّنْيَا وَارْتِ الْفُجَّارَ
لَفِي نَجِيمٍ هُوَ الْحَرَصُ فِي الدُّنْيَا اِي الْقِنَاعَةُ نَعِيمٌ نَقْدٌ وَالْحَرَصُ مَحْمَدٌ
نَقْدُ الْقِنَاعِ فَارِغٌ وَاِي مَجْنَّةٍ نَقْدٌ اَهْنِي مِنْ الْفِرَاقِ قَوْلُهُ وَقِيلَ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَاتَّخَذَتْ رَقَبَةً اِي فَكَلَامًا مِنْ ذَلِ الطَّمَعِ خَدَامَتِ مِي نَهْدِ عِنِ
اِيْخْنِيْن نَعْمَةً دَاوَكُ اَزْوَاجِ طَمَعٍ خَلَاصٍ اِيْ نَقْدُ قَوْلِهِ وَقِيلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
اِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ يَعْنِي
الْبَهْلَ وَالطَّمَعِ وَدَاوِيلَ كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا كَمَا كَرَّوْجًا

والطبع وذل المحض قوله وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا یعنی باسما والايتار والقناعۃ
قوله وقيل في قوله هَبْ لِي مَكًّا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي
ای مقام ما فی القناعۃ انفراد به من اشکالی واکون راضیا
فیه بقضائک یعنی مرا قیامتے روزی کند بدین مبالغت کہ بعد من کم کے
را باشد و در آنجا حکم و قضای تو راضی باشم قوله وقيل في قوله تعالى
لَا تُغْنِي بَنُو عَدْلٍ بَأْسًا شَدِيدًا لِأَسْلِبْنَاهُ الْقِنَاعَةَ وَلَا بَلْنِيهِ بَأْسًا
یعنی اسال الله ان يفعل به ذلك سليمان عليه السلام بدیدار دیدار
نبود گفت اورا عذاب بے سختی کنم از عذاب سخت این عنایت کرده اند کہ
از خدا نخواهم از و سلب قناعت کند و مبتلا بطبع کند قوله وقيل (ابی
یزید) رحمه الله به وصلت الی ما وصلت فقال جمعت
اسباب الدنيا فربطتها بحبل القناعۃ ووضعتها فی منجنيق
الصلق و سہمیت بہا فی نحر الیاس فاسترحمت از ابو یزید
پرسیدند کہ یافتی چو یافتی گفت اسباب دنیا را جمع کردم بریسم قناعت بستم
و در منجنيق صدق نہادم و او را در و ریای نومیدی انداختم پس راحت یافتم
و خلاص یافتم حاصل این میگوید کہ دنیا را تمام از خود دور کردم و از نومیدی
شدم شستم و فارغ گشتم قوله سمعت محمد بن عبد الله الطحاوی
يقول سمعت محمد بن فرحان بسامره رحمه الله يقول
سمعت خالي عبد الوهاب رحمه الله يقول كنت جالسا
عند الجنيد رحمه الله ايام الموسم وحوله جماعة كثيرون
من العجم والمولدین ف جاء انسان نحسائة دينار و وضعه
بين يديه وقال تفرقه على هؤلاء فقال الك غيرة قال

نعم لی دنانیر کثیرة فقال تريد غیر ما اتملک فقال نعم
فقال المجنید رحمہ اللہ خذها فانک فقیر و اخوج لیها
منا و لم یقبلها عبد الواب رحمہ اللہ حکایت میکرد نزدیک جنید رحمہ اللہ
شستہ بودم روز موسوم و جماعت عجم بودند ان حاضر بودند مردے آمد پاد
دینارا آورد پیش جنید رحمہ اللہ داشت گفت این مال را بدین حاضران بده
جنید رحمہ اللہ پرسید بر تو غیر این مال دیگر هست گفت آری هست
جنید گفت دیگر ہم میخواهی کہ زیاده شود گفت آری جنید رحمہ اللہ گفت
این مال را ہم تو بستان کہ توا را محتاج تری و قبول نہ کرد آن مال را -

قوله (۱۷) باب التوکل

توکل گفته اند مصدر او یقین بمضمون رزق باشد و دیگر تحقق برین اند خدا
کل شیء و سازق کل حی . دیگر شش و اند اینست کہ آن مصدر و معن
توکل گویند اما من ہم چنین گویم توکل اورا مستقیم است کہ عقیدہ کند کہ خدا
سجانه طعامی خواہد داد کہ بخورم و نہ جامہ خواہد داد کہ پوشم و من مبتدا
ابا تحصیل او نخواہم شد بگر سنگی و برہنگی خواہم مرداگر برین قرار کند
نشیند توکل او درست باشد باقی ہر چہ خدا با او کند گویند کہ او از ان ہمہ
فارغ است برگ شستہ است قوله قال اللہ عز و جل و مَنْ
يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ چند وجہ در خاطر می آید نویسانم قال
عز من قائل و مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ فی الایۃ من
الاحتمالات عند المسادات و کل احتمال من المعانی السبل
و الفہوم الغیث و کل ذلک مما یعتدل و یعتد یقال و مَنْ يَتَوَكَّلْ

عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اى فانه يحاسب يوم الحاسبة على توكله واكله هل
كان على شرط الاكفال كما هو يدن اهل الحال وعادت ارباب الكمال و
يقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اى فانه كافي للمتوكل حيث يبقيه
ولا يضيعه كما عرف قوله سبحانه وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ
رِزْقُهَا فَهُوَ حَسْبُهُ اى يوصله من مضمون رزقه ويقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
فَهُوَ حَسْبُهُ اى التوكل حسب للمتوكل لان المتوكل اذ المالك في صدق توكله
يكون التوكل له كالغذاء بدل الطعام والماء ويقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
فَهُوَ حَسْبُهُ اى التوكل حسب للمتوكل كافي له لذوقه في المقاسات ولذته
في الشدة قال الخواص رحمه الله لو كان الامر الى لسالت الله ان يجعل
الدنيا ابدية لاتذوق في الدنيا ذوق التوكل ولذته مقاساته وشدة
ويقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اى ومن يتوكل على الله فالتوكل حسب
للمتوكل بمعنى ان الله سبحانه تجزئه جزاء لو تصورات لم يكن له في الدنيا
سوى التوكل يكون كافي له تقربه وفوزه درجاته ويقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ
عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ فالتوكل من بين الاناسى في حساب واعتد ذكائه
امن واعتقد على جميع صفاته واسمائه ويقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
حَسْبُهُ اى فانه حسب له هو الذى لم يلتفت الى احد قبولهم وهداهم
واقبالهم وادبارهم ويقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ يعنى
فلذ لك العبد المتوكل حسب لله للعبودية وازاء حقه تيقنه بربه
واكتفائه بوجوده يعنى لو لم يخلق الله احد لتعبك ومعرفته وطلبه
وتجلبه فهذا العبد المتوكل كافي لله مع عدم العرفاء والمقربين باجمعهم
انه ادى حق العبودية بحقهما ويقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

اى ومن توكل على الله فهو الذي جعله الله في غنايته وعظمته وقد رآه
 وحكمته اللهم هذا مما اهتمنى والحق والصواب اليك والخطاء
 والغلط منى وانت ارحم الراحمين قوله وقال على الله فتوكلوا
 ان كنتم مؤمنين وقال فتوكل على الله انك على الحق المبين
 توكل شرط ايمان واشت قوله اخبرنا الامام ابو بكر محمد بن الحسين
 بن فورك رحمه الله قال اخبرنا عبد الله بن جعفر بن حمد
 الاصفهاني رحمه الله قال حدثنا يونس بن حبيب بن
 عبد القاهر رحمه الله قال حدثنا ابو داود الطيالسي
 رحمه الله قال حدثنا حماد بن سلمة رحمه الله عن عاصم
 بهدلة رحمه الله عن زر بن حبیش رحمه الله عن عبد
 بن مسعود رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال اُرِيتُ الامم بالمواسم فزيت امق قد صلوع السهل
 والجبل فاعجبتني كثرتهم وهينتهم فقليل الى ارضيت قلت
 نعم قال ومع هؤلاء سبعين الفايدخلون الجنة بغير حساب
 لا يكتون ولا يطيطرون ولا يسترقون وعلى ربهم يتوكلون
 فقام عكاشة بن محصن الاسدي رضي الله عنه فقال
 يا رسول الله ادع الله تعالى ان يجعلني منهم فقال رسول
 الله صلى الله عليه واله وسلم اللهم اجعله منهم فقام
 آخر فقال ادع الله ان يجعلني منهم فقال رسول الله صلى
 عليه واله وسلم سبقك بها عكاشة ابن مسعود رضي الله عنه
 از رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اين خبر روايت كرد كه رسول فرمود است

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ امتہا را بمن نمودند امت خود را دیدم شیب و بلند
و فر از را در گرفت کثرت ایشان و نہیت ایشان مرا در عجب آورد و میگفتند
تو بدین راضی هستی گفتیم آری بدین راضی ہستم قال احتمال دارد کہ قال اللہ
یا قال رسول اللہ اھولاء سبعین الفا کیانند ایشان ہفتاد و ہزار اند
کہ تغییر حساب در آیند کار ایشان چیست داغ نمیکند یک دو و در زحمہا داغ است
ایشان در زحمہا داغ نمیکند برائے صحت را دلا یتطیرون و پرنده را قال
نمیگیرند اصل لغت تطییر فال از پرنده گرفتن است اما در استعمال عام است
در دو بیان و در وحوش و اصوات ہمہ جا تطییر میگویند ایشان بدینہا گوش نمی زنند
و بدین چیز ا کار بر آورده نمی بینند و لا یسترقون و طلب افسوس نمیکند و بر
خداے تعالی توکل میکنند بعضی ایشان بر جملہ کار ا متوکل بر خداے اند اما بعض
این کار را سبب آنکہ این کار ا شدید است کہ اینجا توکل کند جا سہا دیگر بطریق
اولی و دیگر کی کنند ولی اثر را کمی اضافت نمیکند و کذلک الاسترقاء والرقی
مرد متوکل کامل الحال در عین مباشرت این افعال خود را و افعال را در طمس و رسا
ببیند و جز فاعل حقیقی فاعل دیگر را نظارہ نیست عکاشہ رضی اللہ عنہ خاست
گفت یا رسول اللہ مرا دعا کن کہ یکے از ایشان باشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم دعا کرد کہ خدا ا عکاشہ را یکے از ایشان گردان این دو معنی احتمال دار
یکے آنکہ مرا اینچنین توکل روزی کن کہ استرقا کنم و تطییر کنم و دوم معنی کہ مرا از ایشان گردان
و فر دامتہ ایشان بدہ با ایشان حشر کن از حال عکاشہ رضی اللہ عنہ این معلوم
شد کہ طلب درجہ اولی کرده است کہ آن اعلی مرتبہ است و دیگرے خاست
کہ یا رسول اللہ مرا ہم دعا کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود عکاشہ
سابق شد بدین سببہ را چہ اندا است کہ ہمچوہ دانست کہ آن شخص چنین شدنی

يابدین معنی گفته است سبقت بها عكاشة یعنی محل قبول دعا براس بود که عكاشه
 طلبید و یاد داشت که هر یک از جمله ایشان باشد و این هم گویند که از دوزخی منافق بود
 از آن گفت که سبقت عكاشه قوله سمعت عبد الله بن يوسف
 الاصفهانی رحمه الله يقول سمعت ابا نصر السراج رحمه الله
 يقول حدثني ابو بكر الوجيه رحمه الله يقول قال علي الزردباري
 رحمه الله قلت لعمر بن سنان رحمه الله احل لي عن سهل
 بن عبد الله رحمه الله حكاية فقال انه قال علامة التوكل
 ثلث لا يسأل ولا يرد ولا يحس رود بار میگوید مر عمر و سنان را گفتم که
 حکایت از سهل رحمه الله گو او گفت که سهیل گفته است علامت متوکل سه
 است از کس نخواهد اگر چیز بد میزد رو نکند و زیاده از قوت لایستی خویش
 جس نکند قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول
 سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت ابا عبد الله
 الشيرازي رحمه الله يقول سمعت ابا موسى الديلمي رحمه الله
 يقول قيل لابي يزيد رحمه الله ما التوكل فقال لي ما تقول قلت
 قال قلت ان احما بنا يقولون لو ان السباع والافاعي عن يمينك
 ولسارك ما تحركت لذلك سرك فقال ابو يزيد نعم هذا
 قريب ولكن لو ان اهل الجنة في الجنة يتنعمون واهل النار في النار
 يعذبون ثم وقع بك تمييز عليهما خرجت من جملة المتوكلين
 ابو موسى دلمی میگوید از ابو یزید رح پرسیدند توکل چیست یزید رح گفت تو
 چه میگوئی گفت دلمی من گفتم یاران به چنین میگویند اگر یاران و شیران و گرگان و انواع
 موزان و گرگرد بر گرد باشند و در گه از سر او بجنب یعنی سبب ایشان متزلزل

و منزع شود و از جمله متوکلان نباشد بایز در حق گفت نکومی گوی این سخن قریب
سخن ما است یا قریب بتوکل بایز در حق گفت لکن توکل نیست اگر بهشتیان در
بهشت باشند با تنعم و نعیم و دوزخیان در دوزخ با عذاب و گرفتاری پس ترا میان هر
دو فریق تمیز شود و اتوا از جمله متوکلان نباشی این توکل در خرقه و لقمه و معاش
نیست این توکل عبارت ازین است که یکے خود را تمام بخدا سپرد و گو فرحان کند
شادان سازد گو کند و سازد و اگر غمگین کند ورنجور و درو مند سازد و گویا زاد و را
میان این هر دو تمیز نباشد او خود تمام او شده بدو سپرده او در میان نما توفیق
که توکل عبارت از توحید و تفرد است بنده حق متفرد و متوحد گردد از روی لغت
توکل آید اما آنکه در اصطلاح توکل گفته اند آن نیست و یک اعتبار عدم تمیز این هم
باشد که در سراسر و سراسر هم برداشت بدین هر دو سبب بغیر اضطراب و
انما جے قولہ و قال سهل بن عبد اللہ رحمہ اللہ اول مقام
فی التوکل ان یکون العبد بین یدی اللہ کاملیت بین یدی
الغافل یقلبہ کیف اساء لا یکون لہ حرکت ولا تدبیر سهل رحمہ اللہ
گفته است اول حال توکل اینست کہ بندہ بین یدی اللہ محبین باشد چنانچہ
مردہ پیش غسل پیچ اختیارے و حرکت و تدبیرے ندارد این مرد متوکل بین یدی
ہمچنان باشد قولہ و قال حمدون رحمہ اللہ التوکل هو الاعتصام
باللہ بخدا پنے گرفتن ہین توکل است قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر محمد بن احمد البلیغی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول سمعت
احمد بن خضر ویدہ یقول قال رجل لما نزل الاصح رحمہ اللہ
من این تا کل فقال وللی خیرا بین السموات والأرض ولكن

الْمُنْفِقِينَ لَا يَعْمَلُونَ احمد خضر ویدرح میگوید که از عالم مهمم حملا سید
از کجا میخوری او این آیت خواند خداے تعالی را خزان آسمان و زمین و لیکن
منافقان نمی دانند یعنی ما رزق از عالم غیب میخورم تا کسے چیزیے بیار و آن بخورد
یا طعمے از غیب برو بیاید آن خورد اول بسیار است دوم نادر است تا کرا با
و چنان مخفی می آید گوی از غیب است قوله واعلم ان التوکل محمله
القلب والحركة بالظاهر لا ینافی توکل القلب بعد ما یتحقق
العبد ان التقدير من قبل الله عز وجل فان تعمس شیء فبتقائه
وان اتفق فبتسویه اصل توکل بدل است عقیده و یقین بران مصدرے
که فقیم در ول مستحکم شود حرکت ظاهر بر تیج آن رود و اگر زود قاج آن توکل دل نبود
اگر تمیسرے باشد تمیسر او اگر تعمسے باشد تبعیر او علی فذا حرکت ظاهر را اعتبار
نباشد اینجا یک سخنے هست برین بیان توکل از مقامات شمرند از عالم توحید و تجلی
و کشف گویند رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم را حراست بودے البته یک
پاس می شتند این آیت نازل شد و الله یحصک من الناس از دست
مردان ترا خدا نگاه میدارد و فترک الحرس پس رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
بی شک عقیده این داشت که حراست ایشان معصوم نام مع فذا حراست
میکرد بعد آنکه این آیت آمد حراست گذاشت پس معلوم شد توکل اینست که
با عمل ظاهر باشد قوله اخبرنا علی بن احمد بن عبد الله بن رحمه الله
قال اخبرنا احمد بن عبد الله البصری رحمه الله قال حدثنا
غیلان بن عبد الصمد رحمه الله قال حدثنا اسمعیل بن
مسعود الجحدری رحمه الله قال حدثنا خالد بن یحیی
رحمه الله قال حدثنی عمی المغیره بن ابی قمره رحمه الله عن

انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال جاء رجل على ناقه له فقال
يا رسول الله ادعها اتوكل على الله فقال اعقلها وتوكل ان رضي
الله عنه ميگوید در حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوده ام اعرابی شتر سوار
آمد گفت یا رسول الله این ناقه را میگذارم و توکل میکنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم هر کس را بچسب حال او معامله میکند و آن سوتر غیب می فرماید
مر کس است که اگر توکل کند و یاوه گذارد و شتر برود و نیابد سخن در عقیده او
شود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقیده میفرماید و حفظ ظاهر می نمایند تا اینجا و عقیده
شود ترک اسباب ظاهر نکنند تا اینجا که باز گردیم بدان اسباب باز گردود و در آن
منتحق بوده باشد آنرا جمیع نامند این را جمیع الجمع قوله و قال ابراهیم الخوا
رحمه الله من حج توكل في نفسه حج توكل في غيره هر مردی که بر نفس
خود توکل کرد بر زن و فرزند و غیر آن کند هست آن تدبیر صوفیان میکنند اگر چیزی
بریشان می رسد اهل و ولد و خادم را چند روزه می دهند و بر نفس خویش توکل میکنند
اما صحت توکل اینست بر اهل و ولد هم توکل کند قوله قال بشر الحافی رحمه الله
يقول احدهم توكلت على الله وهو يكنى بـ على الله تعالى التوكل
على الله الغنى بما يفعل الله به بشر حافی رح میگوید یکے از مردم میگوید توکلست
على الله و او دروغ میگوید اگر توکل بر خدا صحیح بودے هر چه خدا بر و کند او بر آن را
بودے شرط و کالت اینست هر چه وکیل کند موکل بدان راضی باشد قوله و مثل
یحیی بن معاذ رحمه الله متى يكون الرجل متوكلا فقال اذا
رضي بالله وكيلا يحيى رحمه الله گفته است هر که بوکالت خدا راضی باشد
او متوکل بود قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله
يقول سمعت محمدا بن علي بن الحسين رحمه الله يقول

سمعت عبد الله بن محمد بن الصامت رحمه الله يقول
سمعت ابراهيم الخواص رحمه الله يقول بينما انا اسير في البادية
فاذا بهاتف يهتف فالتفت اليه فاذا اعرابي يسير فقال
يا ابراهيم التوكل عندنا اقم عندنا حتى يصح توكلك الا تعلم
ان رجاءك لدخول بلد فيه اطعمة يملك اقطع رجائك عن
البلدان وتوكل ابراهيم خواص حماد ميگوید من در بادیه می رفتم ناگهان شخصی
آواز داد پس سرگردم دیدم اعرابی هست گفت ای ابراهیم توکل نزدیک است
یعنی توکلے کہ امی کنیم آن توکل است نزدیک اباش تا صحت توکل تو شود یعنی چنانچه
مادر بادیه می باشی می بین و قتی در شهر در نمی آیم تو به چنان اباش تا صحت توکل تو
شود این قدر نمی دانی کہ رجاءے تو بر آے در آمدن در شهر کہ در آن طعامها است
ترا حاصل می شود یعنی امید تو کہ و قتی در شهر در آئی و طعامے خوری این ترا
حاصل می شود بر آے سفر در بادیه نزدیک اباش و قطع رجاء در آمدن در شهر بکن توکل
تو صحیح باشی این سخن مخالف بالا است بالا گفته بود کہ متحقق باشی اباب طاهر
او قانع متحقق او نباشد و این سخن موافق آنست کہ گفته ایم قوله و سمعت
يقول سمعت محمد بن احمد الفارسي رحمه الله يقول سمعت
ابن عطاء رحمه الله وسئل عن حقيقة التوكل فقال ان
لا يظهر فيك انخاج الى الاسباب مع شدة فافتك اليها و
لا تزول عن حقيقة السكون الى الحق مع وقوفك عليها
ابن عطار رح گفت بعد آنکہ او را از حقیقت توکل پرسیدند گفت در تو بسوء
اسباب انزعاجے نشود التفاتے و لمحظے نہ کنی با وجود آنکہ ترا سخت حاجت بود
باشد بسوء آن اسباب چو ترا حاجتے سختے بسوء آن اسباب بود کہ البتہ

باید کرد این بهم ترا از ما بجای نشود و یزید از حق حقیقه السکون و سکون و سکون
 باقی است آن زائل نشود یا وثوقی که ترا است بر آن قوله سمعت ابا حاتم
 السجستانی رحمه الله يقول سمعت ابا نصر السراج رحمه الله
 يقول شرط التوکل ما قاله ابو تراب النخشی رحمه الله هو
 طرح البدن فی العبودیة وتعلق القلب بالربوبیة والطاعة
 الی الکفایة فان اعطی شکر و ان منع صبر سراج رحمه الله یشرط توکل
 که ابو تراب نخشی رحمه الله گفته است اعضاے ظاهری را ببنده گزاری و دل بخدا
 خدا سپارد و آنچه رسد بدان آرام باشد و کفایت بقدری که تو ام بنده بدان شود
 اگر بنده شکر کند اگر بنده صبر کند یعنی در بود و نابود بصفقت توکل باشد صبر و شکر این بخمان
 است اگر صبر و شکر دارا و متوکل نیست قوله و كما قال ذو النون رحمه الله
 التوکل ترک تدبیر النفس والاخلع من الحول والقوة ذو النون
 رحمه الله گفته است توکل اینست که تدبیر بقای نفس و از حول و قوت
 خویش که از من کاره سرزد ازین منخلع و بدور باشد قوله و انما یتقوی
 العبد علی التوکل اذا علم ان الحق سبحانه یتعلم و یری ما هو فی
 بنده در توکل قوی گردد اگر این مشاهد نقد و وقت او باشد آنچه از و است
 خدای و اندومی بیند و کذا که در جمیع چیزها قوله سمعت محمد بن
 الحسین رحمه الله يقول سمعت ابا الفرج الوثرانی رحمه الله
 يقول سمعت احمد بن محمد القرمیسی رحمه الله
 يقول سمعت الکتانی رحمه الله يقول سمعت ابا جعفر
 بن الفرج رحمه الله يقول و انیت رجلاً یجرب فی الخصال
 من الشطار یضرب بالسیاط فقلت له ای وقت یکون الم

الضرب علیکم اسهل فقال اذا كان من ضرب بنا لاجله
 یرافا مردے شطارتے بود بار او را تا زانیہ می زند ابو جعفر رحمہ اللہ از و پویند
 کے باشد کہ آن الم ضرب بر تو آسان باشد و چندان احساس الم نشود و گفت
 وقتے کہ برائے کسے را کہ می زند او بیند کہ برائے من می زند فغلی نذا اگر کسے
 مستغرق برویت خدا باشد و بر شوکت توکل افتد او را منہر عجمیابد و او
 مضطر نشود قوله و سمعته یقول سمعت عبد اللہ بن محمد
 رحمہ اللہ یقول قال الحسین بن منصور رحمہ اللہ لابراہیم
 الخواص رحمہ اللہ ماذا صنعت فی هذه الاسفار و قطع
 هذه المفاوز قال بقیت فی التوکل اصح نفسی علیہ فقال
 الحسین رحمہ اللہ افنیت عمرک فی عمران باطنک فاین
 الفناء فی التوحید چنین حکایت گویند حسین رحمہ اللہ را ابراہیم خواص رحمہ اللہ
 در حرم کعبہ ملاقات شد حسین رحمہ اللہ گفت ابراہیم را علیہ الرحمہ چه کردی درین سفر
 کہ میکردی و قطع مفاوز میکنی یعنی حاصل توازن چہ شد و چہ نقد در گرہ جان تو
 بستن ابراہیم رحمہ اللہ جواب داد صحت نفس خویش میکردم حسین رحمہ اللہ گفت فانی
 کردی عمر خویش و آبادان کردن باطن خود و این کہ در توحید فانی شوی این کجا یعنی
 نیکو کارے ہست کہ تو میکنی اما مقصود اینست کہ تو دروے فانی شوی کہ اینجا
 ہم گشتن فضل و صلے نیست قریبے و بعدے نقدے و وجدے مقصود نیست گشتن
 تست در وجود حق قوله سمعت ابا جابر السجستانی رحمہ اللہ یقول
 سمعت ابا نصر السنجری رحمہ اللہ یقول التوکل ما قالہ ابو بکر
 الدقاق رحمہ اللہ و هو رحمہ العیش الی یوم واحد استقام
 ہم عند توکل کہ معاد جاری است ما دت مردم است عبارت از

است آنچه عیش روزینه و قوت و قوت است بدان خوش باشی و از غم فردا
دل رافع داری شیخ قدس الله سره سخن در خلط و خبط کرده میگوید جالب علی
مرتبه گرفته که آن حکایت بایزید و ابراهیم خواص رحم الله علیهما گفت و این
دم یحیی میگوید و بالا هم بسیار یحیی گفت مگر مقصود شیخ اینست مثل آمده کنند
در آن اطعمه هر جنس اندازند تا در سکر چه و صحنه که درست اندازد طعمه و گرفت
و گریه بگوید و هو کما قال سهل بن عبد الله رحمه الله التوکل لا سترسل
مع الله علی ما یرید و توکل اینست که سهل عبد الله گفت نفس را
بجذانی چنانچه او خواهد و اسم الله این سخن مشکل است هر متوکل را چیز
حرکتی و سکتی در ظاهر و سست یا نه لایبی است که گوئی هست پس
استئصال النفس مع الله چنانچه شد اما اگر گوئی در بعض امور در قوت و در بعض
بشر و بعض معاش له درست آید تا آنکه شیخ هم برین سخن راند و هو کما قال
سهل رحمه الله قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله
يقول سمعت محمد بن جعفر بن محمد رحمه الله يقول سمعت
ابا بكر البردعي رحمه الله يقول سمعت ابا يعقوب النهجوري
رحمه الله يقول التوکل علی الله بکمال الحقیقة وقع لابراهيم
عليه السلام فی الوقت الذی قال لجبرئیل علیه السلام
ما الیک فلا لذه غابت نفسه بالله فلم یر مع الله غیر الله
بوعقوب نهجوری رح گفته است توکل بحقیقت آنست که مرا ابراهیم
علیه السلام را واقع شد و رفت که جبرئیل علیه السلام گفت هل لک حاجة
حاجتی داری ابراهیم علیه السلام گفت اما الیک فلا لبوس تو حاجتی
ارم زیرا چه نفس ابراهیم علیه السلام در شایده غائب شد پس با خدا جز خدا و

ندید ضرورت گفت اما الیہ فلا یعنی حقیقت توکل از اینجا مستقیم شود
 ہرگز اور سر این بودہ باشد ظاہر او ہم کبے متعلق نشود قولہ و سمعہ
 یقول سمعت سعید بن احمد بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد
 بن سہل رحمہ اللہ یقول سمعت سعید بن عثمان الجلیلی رحمہ اللہ یقول سمعت
 ذوالنون المصری و سألہ رجل فقال ما التوکل فقال خلع الا
 وقطع الانساب فقال السائل نہدنی فقال القاء النفس فی
 العبودیۃ و اخر اجهل من التوبیۃ شخصی از ذوالنون رج پرسید
 توکل چیست گفت ارباب را خلع کنی یعنی ایک بدانی از کسے چیزے نشود
 این دور کن و بیج سبب تحصیل را مباشر نشوی سأل گفت ازین زیادہ سخن
 گویراے من نہدنی ای فی الوضوح والبیان گفت نفس را در عبودیت
 داری اورا از ربوبیت اخراج کنی یعنی اورا بدانی کہ ہمہ وقت محتاج است
 و ہم آنکہ ازو چیزے کارے نہ د ازین برون آری این بہان سخن است
 نلع ارباب معنی آل جملہ خدا و ندانرا از خدا و ندی ایشان برون آرو خود را
 خدا و ندی شو کہ بسبب مباشر شوم غرضے حاصل شود قولہ و سمعہ یقول
 سمعت عبد اللہ بن محمد المعلم رحمہ اللہ یقول سمعت
 عبد اللہ بن منازل رحمہ اللہ یقول سمعت حمدون القصص
 رحمہ اللہ و سأل عن التوکل فقال ان کان لك عشرۃ
 آلاف درهم و علیک دانیق دین لم تأمن ان تموت
 و یبقی ذلک فی عنقک ولو کان علیک عشرۃ آلاف
 دسراہم من غیر ان تتركها و فاء لا تأمن من روح اللہ
 ان یقضیہ عندك حمدون قصار را رحمہ اللہ از توکل پرسید نہ گفت

اگر تزاوہ ہزار درم باشد در ملک و بر تو یک دانگے دین باشد این نباشی کہ تو میری دین
 و گردن تو مانند یعنی اعتماد بر بود آن وہ ہزار نیست بخت آن ہر وہ ہزار بر وند و تو میری
 و آن دانگ دین دادہ نشود و در گردن تو باند یعنی مرد متوکل را بر ظاہر اعتمادے
 نیست تا از غیب چہ پیش آید و اگر بر تودہ ہزار درم دین باشد با آنکہ چیزے نداری
 کہ اور دادہ شود از خدا نو مید مباحی کہ از جہت تو خدا داد کند این توکل نیست ای
 مرد متوکل را این صفت باشد قولہ و سئل ابو عبد اللہ القزینی رحمہ اللہ
 عن التوکل فقال التعلق باللہ فی کل حال فقال السائل مرد فی
 فقال ترک سبب یوصل الی سبب حتی یکون الحق هو المتولی
 لذلت ابو عبد اللہ قزینی را از توکل پرسیدند گفت تعلق بخدا در ہر حالے
 کہ بہی ستر آ و جہر آنعاء یا سائنہ ایچنین تعلقے کہ عوام دارند با ہم اندوہ و غم
 کہ از خداے آید کہ در ضراچان باشد بدانند کہ سراسر است پرسند گفت و منوے
 و بیایے زیادہ کن گفت ہر سببے کہ ترا رساند ترک آن سبب کن تا حق ہمہ را متولی
 ہو باشد بحقیقہ ترک سبب کہ سبب رساند چہ باشد مثالش این بود مرد در دکان شیند
 خرید و فروختنی کہ در این دکان کند سبب فوت روا باشد ترا در درو زقن و دکان
 کشاد شستن این ہمہ اسباب دکانداری است ترک این اسباب کن کہ بدین
 اسباب رسمی کہ ازان توے حاصل کنی مرد جو لایہ تی کردن و کو کاقتن این ہمہ اسباب
 آن ترک این اسباب کند ہمہ بن قیاس اسباب و کہ قولہ و قال سهل بن
 عبد اللہ رحمہ اللہ التوکل حال البنی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
 و الکسب سنتہ فمن بقی عن حالہ فلا یترکن سنتہ توکل حال نبی
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم بود و کسب سنت او بود یعنی گہے بودے بند نعلے کہ
 شکستے خود شستے آنرا وصل کردے گو سفند را خود و شیدے و در طعن و عجز

خادم ریاری دادے تاکہ گفتہ اندیقم القمامۃ حرکہ انحال او فرو افتد یعنی نتواند
بصفت توکل اندست اور ترک نیارد یعنی کہے کند وقوت را بسبب سازد
قوله وقال ابو سعید الخزاز رحمہ اللہ التوکل اضطراب بلا
سکون و سکون بلا اضطراب توکل میان این دو چیز است اضطراب
بغیر سکون و سکون بغیر اضطراب یعنی او در تقلبات و تصرفات الہی افتادہ است
چنانچہ اورا میگردانند میگردد این اضطراب است کہ آنرا سکون نیست او میگوید
قوله وارندہ چنانکہ درومی باشم و سکون بلا اضطراب یعنی برین حالت کہ گفتم کہ
اورا تقلبات الہی برین اضطراب اورا سکون قرارے است کہ ہم اضطراب
نیست و دیگر ہمارہ در اضطراب انظار تجلیات است تا چہ آید و تا کہ ام صورت
و ہیئت آید این اضطراب است کہ البتہ نیاید این اضطراب سکون باشد و سکون
بلا اضطراب و قرارے باشد در تنوعات تجلیات و در مختلفات حالات مکان
ماکان بدین صفت کہ البتہ اورا اضطرابے نباشد این حالت را مثال بحرے
عمیقے لاساحل نہ تصور کن و توکل چیزے از مکان آن بحر مرد متعلم درین عبارت
این سخن گوید اضطراب بلا سکون یعنی متوکل ہمیشہ مضطرب باشد کہ از جابے برسد
البتہ این اضطراب را سکون نیست چوں برسد آرام و قرار گیر و غم آن نغور و کہ فردا
بیاید یا نیاید این سکون بلا اضطراب است این بیت بر روی آن متعلم و دانشمند
خواندن مناسب باشد نظم

ہیچکس نیست اگر از معدی ببارک اللہ ایہا العلماء

قوله وقیل التوکل ان یتوی عندک الا کثارد التقلیل توکل نیست
کہ ال بیار و اباب بیار و اندکے این نزدیک تو برابر باشد و این نیز از آثار توکل
است قوله وقال ابن مسروق رحمہ اللہ التوکل استسلام

لجریان القضاء والاحکام ابن مسروق رحمہ اللہ کہتا ہے توکل کردن نہادن است
 قضا و احکام را چنانچہ خدا جریان کردہ است و حکمے راندہ است بضرے و نفعے
 ترادران انقیاد باشد اکنون الاستسلام طوعا و کرہا طوعا خواص است کرہا
 عوام را چہ کنند کہ کردن نہند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
 یقول سمعت عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ
 الحیري رحمہ اللہ یقول التوکل الاكتفاء باللہ مع الاعتماد علیہ
 توکل بہین اکتفا بخدا کردن است اکتفا باشد برین معنی سہرچہ او خواستہ است
 آن خواہد کردن سعی من زیادتی است و دیگر اکتفا باشد یعنی بجنور خدا و بذوق شہود
 او چنان مشغول است اورا پروا کے و تعلق بشے نہادہ است دیگر اکتفا بذات
 خدا کردہ است بدو یکے گشتہ است خود را خدا و فانی ساختہ است از و چیرے
 نہادہ است پروانہ سوختہ است نیست و نابود گشتہ است آتش یکے شدہ است
 اکتفا باشد این معنی باشد مع الاعتماد علیہ با این اکتفا اعتماد برین دارد کہ البتہ ضائع نگذارد
 او سبقت رحمتی علی غضبی کہتا ہے قولہ و سمعہ یقول سمعت محمد
 بن محمد بن غالب رحمہ اللہ یحکم عن الحسین بن منصور رحمہ اللہ
 قال المتوکل المحق کلا یا کل فی البطل من هو الحق بہ ہندہ حسین منصور
 کہتا ہے متوکل کہ او محق است بحقیقت توکل رسیدہ است طعامے
 پیش او بیارند در آن شہرے کہ او است اورا معلوم باشد کہ دیگرے درین طعام
 سزاوارتر است خود بخورد بدو و ہم این متوکل است بہ خزانہ غیب است تا از
 غیب چہ کشاید توکل او بر اہل طعام منحصر نیست این سخن نیز از معاملات متوکلانست
 قولہ و سمعہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ یقول
 سمعت منصور بن احمد الحیري رحمہ اللہ یقول حکي لنا

ابن ابی شیح رحمه الله قال سمعت عمر بن سنان رحمه الله
 يقول اجتازنا ابراهیم الخواص رحمه الله فقلنا له احد ثنا
 باعجب ما ساريتہ فی اسفارک فقال لقيني الخضر عليه السلام
 فسالني الصبحه فحشيت ان يفسد علي توکلي لسكوني اليه ففارقته
 عمر سنان میگوید بر ابراهیم خواص رحمہ اللہ گفتم حکایت کن با ازا از اعجوبه ترین چیز
 که در سفر دیده گفت با دیه مر اخضر علیه السلام ملاقات شدا و از من صحبت طلبید
 یعنی کجا باشیم من با خود ترسیدم اگر من باوے باشم توکل من فاسد شود
 زیرا چه نفس من باوے انس گیرد و یک غذا است باجنس خویش بودن پس از او
 جدا شدم و باوے نماندم اینجا چند سخن مرست ایشان از عجایب با دیه پرسیدند
 چه بود که ابراهیم رحمہ اللہ از حال خویش سخن گوید و حال خود را از عجایب حکایت
 گوید زانکه از قبیل عجب باشد گویم ابراهیم رحمہ اللہ مرشد است مردم از عجایب
 با دیه پرسیدند او بر اسلوب حکیم با ایشان گفت این چه پرسیدن است و ازین
 شمار چه نفع باشد و سخن که لایق پرسیدن شما باشد و نفع شما باشد این سخن است
 و آنکه حکایت از خود گفت رسم اہل ارشاد است ہر مشقتی و محنتی کہ بر سر
 نہند و نظر او سہل و آسان کنند نمایند و امکان واقع آید نمایند تا آنکہ از تجربہ خود
 گویند کہ ما چنین کردہ ایم شما ہم بکنید قولہ و سئل سہل و رحمہ اللہ عن
 التوکل فقال قلب عاش مع الله بلا علاقة سہل رحمہ اللہ گفت
 متوکل دے است یا خدایتہ است بغیر علاقے یعنی بغیر حجابے و بغیر کردہ
 و بغیر نفعے قولہ و سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله
 يقول التوکل ثلث درجات التوکل ثم التسليم ثم تفويض فالتوکل
 لیکن الی وعدہ و صاحب التسليم یتقی بعلمہ و صاحب التفویض

یرضی بحکمہ ابوعلی دقاق رحمہ گفتہ است توکل را سه درجات است ہیں توکل را
 باختلاف حالت اوناے نہند توکل و تفویض و تسلیم صفت متوکل اینست اوراکہ
 متوکل خوانند و برین صفت باشد و عہدہ خداوند سبحانہ کردہ است طریقہ ضابطہ
 فرمودہ وَصَامِنْ دَاۤبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلٰی اللّٰهِ سَرُّنُهَا اورا البتہ ان بوفارسانہ
 است اورا برین کون باشد و صاحب تسلیم گفتا بعلم او کردہ است یعنی او میداند
 کہ مرا چه حالت است و اوقافا در است کہ غیر این کنخد پس برین نظر او خود را
 بدو تعالی تسلیم کردہ است و آنکہ خداوند تفویض است بدین معنی است کہ او
 راضی بحکم خداست و اینک رضا است یا بسبب جمال او یا بسبب آنکہ او حکیم
 است ہرچہ شایستہ است خواهد کرد یا آنکہ مراد است رہے نیست او ہر
 چہ بہت کردنی است پس رضا بحکم ضرورت باشد برہ از احوال متوکلان است
 اما بسبب صفتہ خاصے خاصے یافتہ است قَوْلہ و سمعہ بقول
 التوکل بدایۃ و التسليم و سائر و التفویض نہایۃ این ^{نقطہ} نفی
 کہ بیان کرد توکل و تسلیم و تفویض نام کروم قَوْلہ و سئل الدقاق رحمہ اللہ عن التوکل
 فقال الاکل بلا طمع و قاق را رحمہ اللہ از توکل پرسیدہ گفت طعمے
 بخوری کہ در ان ترطمعے نباشد یعنی دل تو متعلق نباشد از آنجا خواهد آمد
 خودم خود و در ظاہر طمع زبندی کہ فلان خدایا و در خواہم خود قَوْلہ قال تمحیی بن معاذ
 رضی اللہ عنہ لبس الصوف حانوت و الکلام فی الزهد حرفۃ و حکمتہ
 القوافل تعرض هذه کلمات القات یحیی معاذ رضی اللہ عنہ سیکوید
 جامہ کلیم پوشیدن برزی فقر این دکا نے باشد مردمان بفقر وفاقہ شناسند
 اورا چیزے بدہند مردے نذر کردہ باشد کہ چہا درم بفقیر بدہم کلیمے پوشیدہ
 بیند بدانکہ او فقیر است اورا بدہد و سخن در ترک دنیا گفتن حرفتے باشد

گوی صنعتی است کہ بدین ترا چیزی حاصل شود و سخن در زبانی سخن مرغوبے
 است و ترک دنیا و دنیا مآل است و نزدیک جملہ غفلتہا از ان جنس سخن
 گوئی مردان متعقد شوند این حرفے باشد بر اے جاہ و مال و ترا صحبت قافلہا
 رفتن تعرض باشد یعنی مرد و صحبت چندے بہت و ایشان در گرہ چیزے
 و از ندومی بر ندی بخورند و برین پنج خلا بہر کسے بقدرے کہ او را وسیع باشد چیزے
 او را پیش آید این در معنی گوئی سوائے کرد و گدائی کرد یعنی مردم را کہ این صنعت
 باشد او را متوکل نامند و این ہمہ چیز اور حال متوکل علاقه است تصحیح توکل نیست
 قوله وجاء رجل الى الشبلي رحمه الله يشكو اليه كثرة العيا
 فقال ارجع الى بيتك فمن ليس رزقه على الله فاطمه عنك
 مرے بر شبلی رحمہ اللہ آمد از بسیاری عیال گلہ کرد شبلی رحمہ اللہ گفت باز گرد
 بخانہ رو بہن ہر کہ خداے تعالی رزق او را ضامن نشدہ است تو او را از خود را
 قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلي رحمه الله يقول
 سمعت عبد الله بن علي رحمه الله يقول سمعت احمد بن
 عطار رحمه الله يقول قرأت على محمد بن الحسين رحمه الله
 قال سهل بن عبد الله رحمه الله يقول من طعن في الحجة
 فقد طعن في السنة ومن طعن في توكل فقد طعن في الايمان
 ہر کہ در کسب طعن کند او در سنت طعن کرد و در سنت صحابہ و در سنت سلف
 صالح و چیزے کسب بہ نبی صلی اللہ علیہ الہ وسلم ہم نسبت دارد چنانچہ بالا
 گفتہ ام و ہر کہ در توکل طعن کرد در ایمان طعن کرد و توکل ان کُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
 شرط ایمانست ہر کہ در حرکات و سکنات و در افعال باری را فاعل نداند در ایمان
 او طعن باشد قوله و سمعته يقول سمعت احمد بن علي بن

فمن لم يجز
 على الله

جعفر رحمہ اللہ يقول قال ابراهيم الخواص رحمه الله كنت في طريق
 ملكة فرايت شخصاً حشياً فقلت جني ام انسي فقال جني فقلت الى اين
 فقال الى ملكة فقلت بلا نراد فقال نعم فينا ايضا من يسا
 علي التوكل فقلت ايش التوكل فقال الاخذ من الله عز وجل
 ابراهيم خواص رحمه الله ميگويد من در ره که بودم مردی را دیدم که او مرا نش
 نشد پرسیدم کیستی توانی یا جنی گفت جنی ام گفتم تا کجا میخوای بروی گفت
 تا که گفتم بے زاد و راحه گفت آری و گفت میان خیابان بهم کسے باشد
 که سفر توکل میکند گفتم توکل چیست گفت رزق از خدا گیرند و بغیر واسطه کسے
 قوله و سمعته يقول سمعت ابا العباس البغلدي رحمه الله
 يقول سمعت الفرغاني رحمه الله يقول كان ابراهيم الخوا
 رحمه الله مجرد اتي التوكل يدقق فيه وكان لا يفارقه ابرة
 و خيوط و ركوة و مقراض ف قيل يا ابا اسحاق لم تحمل هذا و
 انت تمنع من كل شئ فقال مثله لا ينقض التوكل ان الله ش
 تعالى علينا فرائض و الفقير لا يكون عليه الا ثوب واحد
 فربها يتخوف ثوبه فاذا لم يكن معه ابرة و خيوط تبتك عورت
 فيفسد عليه صلوته و اذا لم يكن معه ركوة فيفسد عليه طهارته و اذا لم ي
 بلا ركوة و لا خيوط فانهم في صلوته فرغاني ميگويد ابراهيم خواص رحمه الله در توکل
 مجرد بود هیچ کسے از اسباب با خود نداشته و او در مقام توکل نیک مرفق
 بود با این همه هیچ وقتی از ریسمانے و سوزنے و جامه آبی و دود کار دة خالی
 نبودے اورا پرسیدند گفت فقیر ایک جامه طرے پاره شود کشف عورت
 شود بچه رود و کشف عورت شود صلوت بچه گذارد و اگر باوے رکوة نباشد

طہارت نشود یا مبتلا بکشف عورت شود ابراہیم رحمہ اللہ میگوید اگر فقیر یا مینی برو
سوزنے در میانے فیرت و رکوع نیست اورا اتہام در نماز اکن یا نماز نمیکند
یا اگر میگذارد بشرط آن نمیکند و قوله سمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ
يقول التوصل صفة المومنين والتسليم صفة الاولياء والتفويض
صفة الموحدين فالتوكل صفة العوام والتسليم صفة الخواص
والتفويض صفة خواص الخواص وسمعتہ يقول التوكل
صفة الانبياء والتسليم صفة ابراهيم عليه السلام والتفويض
صفة نبينا محمد صلى الله عليه واله وسلم استاد ابو علی دقاق رحمہ
میگوید توکل صفت مومنان است و تسلیم صفت اولیاست و تفویض صفت
موحدان است پس توکل صفت عوام است و تسلیم صفت خواص و تفویض صفت
خواص خواص ازین قسمت این آید کہ توکل صفت انبیاء باشد و تسلیم صفت
ابراہیم صلوات اللہ علیہ و تفویض صفت پیغمبر اصلی اللہ علیہ والہ وسلم قوله سمعت
محمد بن الحسین رحمہ اللہ يقول سمعت ابا العباس البغلي
رحمہ اللہ يقول سمعت محمد بن عبد الله الفراء غانی رحمہ اللہ
يقول سمعت ابا جعفر الحلاء رحمہ اللہ يقول مكثت بضع
عشر سنة اعتقدا للتوكل وانا اعمل في السوق واخذ كل يوم
اجرتي ولا انتفع منها بشربة ماء ولا بدخلة حمام وكنت احيى
باجرتي الى الفقراء في الشونيزية واكون على حالي ابو جعفر حداد رحمہ اللہ
میگوید من در بازار کار میکردم و اعتقاد بر توکل داشتم یعنی عقیدہ من توکل
بود و این بہرہم متعلق بکسب ظاہری بودم و لقمہ و خرگاہ از غیب بودے زیر پرچہ
ہر روزے اجرت خویش می گرفتہ و میزان انتفاع بطنامے و آبے نبودے و غلے

ہم پر ان نشہ نے واجرت خویش می آوردم بر فقر کہ در مسجد ثونیہ اند بریشان
 خج میگردم و من بر حال خویش می اندم **قوله سمعته يقول سمعت ابا بکر**
محمد بن عبد الله بن شاذان رحمه الله يقول سمعت
الخواص رحمه الله يقول سمعت ابا بکر بن الحسن اخا سنا سمعت ابن
رحمه الله يقول حجت اربع عشرة حجة حافيا على التوكل فكان
يدخل في رجل شوكة فاذا كراتي قد اعتقدت على نفسي فاحلها
في الارض وامشي خواص رحمہ اللہ میگوید از حسن برادر سان رحمہ اللہ شنیدم
 میگفت چہا دوجہ پارسہ بتوکل کردم اگر پای من خاے در آدے یاد میکردم
 با خود کہ تو بتوکل می روی با اختیار خود را از پا چون کشم پس آنرا بر زمین می سودم و در
 رہ می رنم **قوله وسمعته يقول سمعت محمد بن عبد الله**
الواعظ يقول سمعت خير النساء رحمه الله يقول سمعت ابا
حمزة رحمه الله يقول اني استحي من الله ان ادخل البادية
وانا شبعان وقد اعتقدت التوكل لئلا يكون سعي على الشبع
 نہاد آنزودہ ابو حمزہ رحمہ اللہ گفتہ است شرم دارم کہ در بادیه درایم و سیر با شرم
 و عقیدہ من توکل باشد تا سعی من در توکل بر شبع نباشد زیرا چہ شبع نوعی از
 زاد است حالے نقد بارے شرم پردازد و یک دور و زبردان شرم پر می تواند ماند
 پس این توکل معلول شد **قوله وسئل حمدون رحمه الله عن**
التوكل فقال تلك درجة لم يبلغها بعدي وكيف يتكلم في التوكل
من لم يصح له حال الايمان حمدون رحمه الله ان توكل پرسید نگفت
 این درجہ است کہ من ہنوز نرسیدم کسے را کہ حال ایمان صحت نباشد او
 چگونه سخن در توکل گوید **قوله وقيل المتوكل كالطفل لا يعرف شيئا**

يا وى اليه الا تدى امله وكذ لك المتوكل لا يهتدى
 الا الى ربه وكفته اند متوكل بمجمل شير خواره است او رسته نذار و چو تا
 ما در خود را و كذا لك المتوكل جزوه بخدا نبر و قوله وعن بعضهم قال
 كنت في البادية فقلعت القافلة فرأيت قدامى احد
 فتسارعت حتى ادركته فاذا هي امرأة بيدها عكازة تمشي
 على التؤدة فطننت انها عيت فدخلت يدي في جيبى
 واخرجت عشرين درهما فقلت خذها واملكى حتى
 يلحقك القافلة فتكشى بهاتمتى الليلة حتى اجد له امرأ
 فقالت بيدها هكذا في الهواء فاذا في كفها دنانير فقالت انت
 اخذت الدرهم اهلهم من الجيب واذا اخذت الدنانير
 من الغيب بعضه كفته اند من در باديه بودم قافله را پيش شدم پيش خوش
 كي را وديم شتاب كردم تا او را وراي فتم عورتى هست بدست او چوبه
 خروى آسته آسته ميرود و دانستم كه او مانده شده است در جيب من دم
 بود دست درم كشيده و او را گفتم بتان وساكن شو تا قافله برسد و چيزى براى
 خود بخروشب بر من بيا تا ساختگى كار تو كنم رفتن و بودن را تو بفرارغ بروى آن
 زن دست در هوا كرد و در دست او دينار را هست گفت دست تو در جيب
 كردى در اهرم كشيدي من دست در غيب كردم و دينار را يا فتم قوله و رى
 ابو سليمان الداراني رحمه الله رجلا بمكة لا يتناول شيئا
 الا شربة من ماء زمزم فمضى عليه ايام فقال له ابو سليمان
 رحمه الله يوما رايت لو غارت زمزم ايش كنت تشرب
 فقام وقبل راسه وقال جزاك الله خيرا حيث ارسلتني

فانی کنت اعبد زم زم منذ لیام ومضى دارانی رحمہ اللہ میگوید من
 مردے را فر کہ دیدم و روز گذشت بیج خودے لک قطرہ آب زم زم دارانی
 باوے گفت اگر زم زم خشک شود آب دروے نماند تو از کجا خوری او دعا کرد
 دارانی رحمہ اللہ را و سر ہو سید و گفت روزا باشد کہ زم زم را می پرستیدم
 تو مرا ارشاد کردی و آفت ہمیں اعتقاد او بر زم زم کہ من ازین نفعے میگیرم ہمیں
 عبادت امید قوله وقال ابراهیم الخواص رحمہ اللہ را میت
 فی طریق الشام شابا لحذا حسن المراعاة فقال لی هل انت فی
 الصحیة فقلت اخی اجوع فقال ان جعت جعت معک
 فبقینا اربعة ايام ففتح علینا شیء فقلت هلم فقال اعتقد
 ان لا اخذ بواسطه فقلت یا غلام دقت فقال یا ابراهیم
 لا تبهرج فان الناقد بصیر مالک والتوکل ثم قال اقل التوکل
 ان یرد علیک موارد الفاقات فلا تسمو نفسک الا الی
 من الیہ الکفایات خواص رحمہ اللہ گفته است در رہ شام میرستم
 جو اسنے را دیدم و را اول شاب نیکو نگاہ داشتہ کہ دباخودا بمیشتی میکند
 شاب گفت ابراہیم خواص را کہ ہست ترا در صحبت من رغبتے یعنی کیجا ہم
 گفتم من گرسنہ می باشم شاب گفت اگر تو گرسنہ خواهی بود من ہم گرسنہ
 خواہم بود تاویس چند روزے گرسنہ ماندم چیزے برای پیدانمی شد پیچ
 را گفتم بیا گفت من دل بریں بستہ ام کہ من رزق بواسطہ گیرم یعنی نیک
 کسے چیزے بیار دبرے خوردن بر تو مبرا بطلی براے خوردن رزق بواسطہ
 است و من بادل خود این کردہ ام کہ رزق بغیر واسطہ کسے خورم گفتم اے
 کودک در توکل بسیار تحقیق کردی و ابریک کار پیش گرفتی گفت ای ابراہیم

بہرچہ کن زیر اچانکہ اوسرہ میکند او بینا است یعنی از غیر خدا چیزے گیری و
 این را توکل نامی این بنہ ہرچہ باشد و رسدے است کہ مردماں آزاں کھوجر گویند
 و گفت ترا! توکل چہ کار است و گفت اقل توکل اینست کہ بر تو مشقت
 فاقہا برسد و نفس تو میل نکند گر بسوے کسے کہ کفایات از دست یعنی
 واسطہ در میان نباشد و متولی کفایات اوست ہم از کفایت شود و ہما
 این بادیہ گردان از بسیار پیش آمد تمثیل از غیب افتاد و از ان تنبیہ میکند یا خود
 شہبازے است ہم از کان حضرت روندگانرا تنبیہ کند قولہ و قیل التوکل نفی
 الشکوک و التفویض الی مالک الملوک توکل اینست شک برو
 تا چیزے کہ در ازل رفتہ است آن البتہ شدنی است و دیگر میان مردم
 است تا کسے متعلق بسبب نشود و مرزوق نشود این شک برود و کار بالک
 الملوک گذار و عبارت این تقاضا کند کہ اتفارا الشکوک گفتے نفی الشکوک
 چہ باشد قولہ و قیل دخل جماعۃ علی الجندیہ فقالوا انطلب البیۃ
 فقال ان علمتم ای موضع ہو فطلبوہ فقالوا انسال اللہ ذلک
 فقال ان علمتم انہ ینساکم فذکروہ و قالوا اندخل البیت
 فنتوکل علی اللہ فقال التجرۃ شک قالوا فیما الحیلۃ قال ترک
 الحیلۃ جماعۃ بر جنید رحم آمدند گفتند ما رزق خویش می طلبیم گفت اگر میدانید
 شما در موضع رزق ہست بروید آنجا بطلبید گفت ما رزق از خدا میخواہیم
 گفت اگر میدانید خدا شما را فراموش کردہ است یا دبہا یند گفت در خانہ
 در آیم ہر خدا توکل کنیم بیشنم گفت این کہ خواہید بنشینید در خانہ کہ خدا خواہد
 یا نہ این شک باشد در دین گفتند حیلہ چیست تدبیر کار چیست گفت شما این
 حیلہ اگہ اربہ و دل بر خدا بندید آنچہ براسے شما از غیب آید آن براسے شما

باشد دیگر ترک حیلہ این باشد کہ اگر رزقے کسب بخوری گویٰ خدا دادیائے
 نا طلبیدہ بغیر خواست تو بیا رزق گویٰ خدا داد و قوتی از غیب آید گویٰ خدا
 یا رزقے از آسمان فرود آید یا از زمین برون آید گویٰ خدا داد این ترک
 حیلہ باشد **قوله** وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ لا حمد
 بن ابی الجواری رحمہ اللہ یا احمد ان طرف الآخرة كثيرة ^{شأنك}
 عارف بکثیر منها الا هذا المتوکل فانی ما شمت منه راحة
 دارانی رحمہ اللہ مراحمہ جواری رحمہ اللہ را میگوید اے احمد رہ بخدا بسیار است
 و شیخ تو آزار دینفہ بسیارے ازان را بہا عارف است مگر توکل کہ بوی
 ازان نویسدہ است اگر نظر بدقت توکل کنند کہ ہمہ افعال خود را بدو سپار
 بظاہر وقتے دارد کہ بوی ازان کے را ز سیدہ است زیرا چہ انخلاع
 کلی پیچ کے را میسر نیست **قوله** وقيل المتوکل الثقة بمافی يدي الله
 والياس عما في ايدي الناس بدانچہ در حضرت خدا است بدان
 ثقہ باشد این توکل است یعنی آنچه در علم نفسی اوست آن شدنی و بودنی است
 و آنچه در دست مردمان باشد ازل تا ابدی کلی باید **قوله** وقيل المتوکل
 فراغ المسهر عن التفكير للتقاضي في طلب الرزق توکل عیت کہ
 دل فراغ شود از اندیشہ کہ بیش تقاضا طلب رزق نباشد **قوله** وسئل
 الحرث المحاسبی رحمہ اللہ من المتوکل هل يلحقه طمع فقال
 لا **قوله** عن طريق الطباع خطرات لا يضره شيء ويقويه على اسقاط
 الطمع والياس عما في ايدي الناس ان حارث محاسبی رحمہ اللہ سید
 متوکل را طمع باشد گفت خطرہ طبیعت بشری شود و آن قاذب توکل نباشد
 تقویت دہد بر اسقاط جمع یاس از آنچه در ایدی مردمان است **قوله**

وقيل جاع النوري في البادية فتهافت به هاتف ايما
احب اليك سبب او كفاية فقال الكفاية ليس فوقها
نهاية فبقي سبعة عشر يوما لم ياكل نوري رحمه الله درباديه
گر سنه شد آواز دهنده آواز داد و گفت چه ميگوئي نزديك تو چه بهتر
چيز بد هم سببه كه بدان قوت تو شود يا كفايت تمامي كني نوري رحمه الله
گفت كفايت دراي همه نهايت است بعد آن مفده روز دگر گر سنه
ماند مفده روز چه باشد اين حكايه اين تقاضا كرد كه بعده طعام نخورد
همين كفايت بجمع كرد قوله وقال ابو علي الرودباري رحمه الله
اذا قال الفقير بعد خمسة ايام اني جائع فالزموه السوق و
مروه بالعمل والكسب اين سخن را بالا ترجمه کرده ام قوله وقيل نظم بوتر
التخشي رحمه الله الى صوفي مديك الى قشربطخ لياكله
بعد ثلثة ايام فقال له لا يصلح لك الصوف الزم السوق
اين سخن بالا ترجمه کرده ام قوله وقال ابو يعقوب الاقطع البصري
رحمه الله جعت مرة بالحرم عشرة ايام فوجدت ضعفا
فخذتني نفسي فخرجت الى الوادي على اجد شيئا يسكن
ضعفي فرايت شجرة مطروحة فاجذتها فوجدت في
قلبي منها وحشة كان قائما فيقول لي جعت عشرة ايام فاطم
يكون حظك شجرة متغيرة فرميت بها ودخلت المسجد
فقعدت فاذا انا برجل اعرجي جلس بين يدي ووضع
مقطعة وقال هذه لك فقلت كيف خصصتني بها فقال علم
انا كناني البحر منذ عشرة ايام واسمفت السفينة على الغرق

فند هر كل واحد منّا ان خالصنا الله تعالى ان يتصدق بشئ وندت
 انا ان خالصني الله ان اصدق بهله على اول من يقع عليه
 بصري من المجاورين وانت اول من لقيته فقلت افتمها فقلتها
 فاذا فيها كعك سميد مصري ولو غمقشرو سكر كعاب فقبضت
 قبضة من ذا وقبضة من ذا وقبضة من ذا وقلت رد الباقى صبيانا
 هو هدية منى لكم وقد قبلتها ثم قلت فى نفسى رزقك
 ليس لي لك من عشرة ايام وانت تطلبه من الوادى ابو يعقوب
 اقطع رحم الله لكفت كى بارے در حرم ده روز گرسنه اندم در غو وضعف احشا
 احساس کردم حدیث نفس این شد در بادیه بروم چیزے افتاده یا بم بخورم
 قدرے ضعف من دفع شود دیدم شلغمی گنده افتاده است آن را گرفتم چنانچه
 بود و سخته در دل من آمد که تو انم خورد گوی گوینده می گوید ده روز گرسنه ماندی
 پس آخر خط تو شلغمی متغیر باشد از ابرون انداختم باز آدم در حرم شستم ناگهان منی نیم
 آدمی نه از عرب پیش من آمد شست و طبقه پیش من نهاد و گفت این برآ
 تست گفتم برین قطره میان چندین مردمان مرا بچہ تخصیص کردی گفت بدانکه مادر
 دریا بودیم ده روز قریب شد که کشتی غرق شود هر یکے نذرے کرد اگر خداے تعالی
 ما را خلاص دهد هر یکے در راه خدا صدقه دهد من نذر کردم اگر خلاص یابم صدقه بدم
 این از مجاوران کعبه اول کسے که ملاقات شود و اول کسے که ملاقات شد تو گفتم
 او را بخشای این را او کشاد از آدمی در و ککست و با دم پوست دور کرده و
 شکرے خوب بہت چیزے از سب چیز گرفتم باقی را رد کردم کہ بود کان خود از من ہدیہ
 وہ زیر اچہ من این را قبول کردم و با خود گفتم رزق تو بسوے تو می آید بعد وہ روز و
 تو در بادیا میگردی امثال این حکایتها بسیار است شیخ رحیم زادقانی است کہ می نویسد

قوله وسمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلي رحمه الله يقول
 سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول كنت عند ممشاد الدينوري
 رحمه الله فخرج حديث الدين فقال كان علي دين فاشتغل
 قبل فرايت في النوم كان قابلا يقول يا نجيل اخذت علينا
 هذا المقدار خذ عليك الاخذ وعلينا العطاء فما حاسبنا
 بعد ذلك بقالا لا قضا با ولا غيرهما ممشاد دينوري رحمه الله
 بود حكایت در دین می رفت ممشاد رحمه الله گفت بر من دین بود دل من
 شد در خواب دیدم گوی گوینده میگوید این مقدار درم تو بر اقراض کردی یعنی بر عتق
 ما قرض کردی که دین ما را قضا کنیم بستان تو گرفتن از تو و دادن از ما بعد از آن با بیج بقا
 و قضا بے و غیر آن حساب کردم دیگر محتاج آن نشدم که قرض از ایشان استدم و حشا
 کردم خدام را داد و من خرج کردم و دیگر اگر استدم بمان قدر رسید که اورا دادم
 قوله ويحكى عن بنان الحمال رحمه الله قال كنت في طريق مكة
 اجيئ من مصر ومعى زاد فجاءتنى امرأة وقالت لي يا بنان انت
 حمال تحمل على ظهرك الزاد وتستهوهم انه لا يرزهاك قال قريت
 بزادى ثم اتى على ثلثة ايام لم اكل فوجدت خلجا لا في الطريق فقلت
 في نفسى احمل حتى تجيئ صاحبہ فربما يعطينى شيئا فاردته عليه
 فاذا انا بتلك المرأة قالت لي انت تاجر تقول يجيئ صاحبہ
 فاخذ منه شيئا ثم رمت الى شيئا من الدراهم وقالت
 لي انفقها فاكفيت بها الى قريب من مصر بنان حمال رحمه الله
 در ره که می رفتم و تو شہ را بر دوشتم عورتی مرا ملاقات شد و گفت تو حامی توشہ
 را بر پشت کرده می بری و گمان می بری که اگر این زاد نباشد خدا ترا رزق ندهد آن توشہ

را بروں انداختم سر روز گذشت کہ بیج نخوردم دیدم در رة ظلمال افتاده است
 گفتم این را بردارم و بصاحب او برسانم او مرا چیزی نخواست و او را گمان بدان عورت
 رسیدم عورت گفت تو مردے تاجری برداشتی تا صاحب را بدی تا او ترا چیزی
 بدد چند رے طرف من بروں انداخت و گفت بتان این را اتفاق کن تا قریب
 مضمر آن سبدہ بود این عورت همان عورت است کہ گفته بودای جمال زاد را پر
 کرده می گردی اینجا سخن می آید با جمال گویند زاد را بروں انداختی یا از معین بغیب روی
 و آن غیبی کہ او را آمد آزاداشت تا قریب بمصر رسید باز همان پیش آمد و قعت
 فیما ابیت مگر چنین باشد ہر بار آن درم آخر میکرد و درمے در گرمی افت قولہ و تحکی
 ان بنان الحمال رحمہ اللہ اندہ احتاج الی جاریۃ فخلدہ فانبسط
 الی اخوانہ فجمعوا الہ ثمنہا و قالوا هوذا انجی النفر فشتري ما یوفی
 فلما دیم النفر اجتمع رايہم علی واحد و قالوا انہا تصلح لہ فقالوا لہا
 بکہ ہذا فقال انہا لیست للبیع فالجوع علیہ فقال انہا لبنان
 الحمال اهدت الیہ امراۃ من سمرقند فحملت الی بنان رحمہ اللہ
 و ذكرت لہ القصۃ و حکایت گویند جمال بنان را رحمہ اللہ احتیاج بکنیز کے
 شد با اصحاب خویش انسا طے کر دیعی مرا اینچنین حاجتے بہست اصحاب جمع کرڈ
 بہاے کنیز کے دانند و گفتند قافلہ بیاید برائے تو بخیر ہم آنچه موافق تو باشد بعد انکہ
 قافلہ آمد راس ایشان جمع شد برین کیلے برائے او بخیریم صاحب آن کنیز کے را پر سید
 بچند است این کنیز کے گفت این کنیز کے برائے بیع را نیست اصلاح بروے
 کردند البتہ بفروش او گفت این کنیز کے را از سمرقند برائے بنان جمال را رحمہ اللہ
 عورتے فرستادہ است پس بر بنان رح بروند این قصہ گفتند این حکایت
 بر توکل نسبت ندارد اما ہمین قدر بہست کہ از غیب چیزی آمد چنانچہ بر متوکل بیاید

وآنکہ در خاطر او گذشت جاریہ باید کہ خدمت کند آن خطرہ آن بود و او را منتظر در روم می بود
کہ می آید دل او دانست اما بنان روم بران مطلع نشد بنسایت با اصحاب کرد و حاصل این شد
برائے رزق را اہتمام کن زیر پاچہ آنچہ رسید فی ارت برسد قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن المخزومی
رحمہ اللہ یقول حد ثنا احمد بن محمد بن صالح رحمہ اللہ
قال حد ثنا محمد بن عبد بن رحمہ اللہ قال حد ثنا الحسن
الحیات رحمہ اللہ قال کنت عند بشر الحافی رحمہ اللہ فجاء
ففرسلوا علیہ فقال من انتم قالوا نحن من الشام جئنا نسلم
علیک و نرید الحج فقال شکر اللہ لکم فقالوا اتخرج معنا فقال بئلت
شرایط لا نحمل معنا شیئا ولا نسال احدا شیئا وان اعطانا احد
لا نقبل قالوا اما ان لا نحمل فنعم ولا نسال فنعم و اما ان
لا نقبل ان اعطینا فهذا لا نستطیع فقال خرجتم متوکلین
علی زاد الحجج ثم قال یا حسن الحیات الفقراء ثلثہ فقیر لا یسل
وان اعطی لا یأخذ فذلک من جملة الروحانیین و فقیر لا یسل
وان اعطی قبل فذلک یوضع له موائد فی حظائر القلوب و
فقیر یسال وان اعطی قبل قد مر الکفایۃ فکفارتہ صدقہ جمیع بشریہ آمدند بر او
سلام گفتند از شما میم آیدیم ترا سلام گوئیم و مقصود حج است بشر رحمہ اللہ دعا کرد
خداے تعالی سعی شما قبول کند و ثواب و جزا بدید گفتند با امیر و ن می آئی تا در حج
برویم گفت برون آئیم نسبت بہ شرط کہ ہج چیزے با برابر نباشد و از ہج
کیے چیزے نخواہیم و اگر کیے بیاید را چیزے بدید با از قبول نکنیم گفت آن دو
چیز کہ زد اوے برابر است با نیم و از کسے چیزے نخواہیم آمدے ہمین کنیم اما این کسے

مارا چیزے بد ہو آؤا از قبول نکینم این تو انیم کرو و در وسع اینست گفت شہاب
 آمدید متوکل بر توشہ ما جیان بعدہ بشر رحمہ اللہ گفت ای حسن خیاط فقرا بر
 نوع اندیکے اینست از کسے نخواہد و اگر بدہند نسا ند و از جملہ روحانیان است
 یعنی غذاے او از خدا است غذاے او نہان عبادتہ او ست و ذکر او ست
 و فقیرے است کہ او نخواہد اگر بدہند نسا ند او کسے است کہ در خطا و قدس
 را مادہ نہادہ اند یعنی مادہ در خطیرو قدس بر اے او نہادہ اند مادہ پاکے بعبیر
 آن از غیب بر اے او میدہند و فقیرے باشد نخواہد و قدر کفایت گیرد و
 کفایت آن اخذ او چہ راستی خواستہ است و بصدق گرفتہ است کفایت
 خواست او و اخذ او صدق او باشد قولہ و قيل لحبيب العجمي لم
 ترک التجارة فقال وجدت الکفيل ثقة حبیب عجمی رحمہ اللہ را
 گفتند تجارت چہ ترک آوردی گفت او کفیل بر اے رزق شدہ است ثقبڑ
 شد کہ او البتہ خواہد و او دیگر یعنی کفیل را موثق بہر یا تم قولہ و قيل کان
 فی الزمن الاول رجل فی سفر و معه قرص فقال ان اكلت
 مت فوکل الله ملک و قال ان اكله فارزقه و ان لم یاکله فلا
 تقطه غیر فلم یزل القرص معه الى ان مات و لم یزل و بقى عنه
 القرص گویند در زمان پیشین شخصے مسافر بود با او قرص بود میگفت اگر نخورم
 بمیرم یعنی اگر نخورم بر من چیزے نماند این در کمر بستہ ہست بدین تسلی می روم
 خدا تعالی فرستہ را برگذاشت و گفت اگر او بخورد رزق و اگر بدہد و اگر نخورد
 او را رزق دیگر دہ ہاں باوے بندہ است باقی ہمیشہ قرص باوے بود و او خورد
 نا آنکہ مرد و قرص باقی بود ازین حکایت این معلوم شد ہر کہ اساک کند ہم بدان
 اساک میزد و ہر کہ خج کند خداے تعالی او را دیگر برساند قولہ و قيل

من وقع فی میل ان التفویض یزف الیہ المراد کما یزف العرو
 الی اهلہا ہر کہ در میدان تفویض افتاد و در میدان او جولاگری کرد مراد او را
 کنار او دہند چنانچہ عروس را در کنار او میدہند قولہ والفرق بین التفویض
 والتضییع ان التضییع فی حق اللہ تعالیٰ وذلک مضموم ^{بعض} التفویض
 فی حظک وھو محمود چہ شکل افتاد شیخ را رحمہ اللہ کہ فرق میان تضییع و
 تفویض کردن گرفت سخنی ظاہر ہے بینہ است تضییع مذموم است ناہناہو
 بجمہ دینہا و برعکس آن تفویض شیخ را برابر فرق چہ وہم زد یعنی شخصے برو
 چیزے نقد ہے ہست آنرا تفویض بخدا کرد و دستار بندیش در از ہر وہم
 رود کہ این تفویض نیست تضییع ہست شیخ برابرے این ہمہ اورا این فرق گفت
 قولہ وقال عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ من اخذ فلسا
 من الحرام فلیس متوکل ہر کہ یک دانگے حرام از کسے گیرد او متوکل نیست
 یعنی مع العلم قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ الصوفی یقول سمعت
 نصر بن ابی نصر العطار رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن محمد
 المصری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعید الخراز رحمہ اللہ
 یقول دخلت البادية مرة بغیر زاد فاصابتی فاقة فرايت
 المرحلة من بعید فسرہت بان وصلت ثم تفكرت فی اللہ
 ت نفسی انی سكنت ولتکلت علی غیرہ فالیست علی ان لا اخل
 المرحلة الان اهل الیہا فحفرت لنفسی فی الرمل حفيرة ووار
 حصدی فیہا الی صدمی فسمعوا صوتا فی نصف اللیل عاليا
 یا اهل المرحلة ان اللہ ولیا لجس نفسہ فی هذا الرمل فالحقو
 فجاہ جماعة واخرجونی وحمونی الی القرية ابو سعید خراز رحمہ اللہ

و بقیہ در بادیہ شدم بغیر تو شد مرا فاقہ رسید و دیدم از دور قافلہ می روند پس خوش
 شدم بدینکہ بدیشان رسیدم بعدہ با خود اندیشہ کردم کہ ساکت شدم و قرار
 گرفتم و تکیہ کردم بغیر خدا سو گند خوردم کہ مرحلہ نیابم مگر آنکہ ترا بر گیرند بستم آنجا بر بند
 برائے خود را در ریگ کوکے کا قسم و تمام تن تا سینہ خود را پوشیدم حلقی مرحلہ
 در نیم شب آوازے شنیدند کہے بر ایشان آوازے میکنند مرحلہ تحقیق مر
 خدا را دوستے است تن خود را درین ریگستان انداختہ است و جس کردہ
 است برو بر سید و اورا دریا بید پس جاعے از آن آمدند و مرا کشیدند و تا دیدند
 حکایت ابو سعید رحمہ اللہ ریگستانے را کافت و خود را در آن کوکے کرد و انپا

بریں امید کہ آخر وقت من شود نفس مضطر گرد و مخلص و مہربانی نماند ان مریہ
 بدم لا بدی دل باید برجا است و بدن فرض حصول پیوند اتفاقا قافلہ از آنجا
 یا بید سعید خاز رحمہ اللہ خود را ایجاد فن کردہ است اورا در بران نشان کہ ا
 گفتہ بود آمدند شیخ را کشیدند و جیش پر سید نہا کہ بالا بیان کرد قولہ سمعت
 الشیخ اباعبدالرحمن السلی رحمہ اللہ یقول سمعت صحاب
 بن الحسن مخزومی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن الماکلی رحمہ اللہ
 یقول قال ابو حمزۃ الخراسانی رحمہ اللہ حججت سنہ من
 المسین فیما انا امشی فی الطریق اذ وقعت فی بئر فنادی
 نفسی ان استغیث فقلت لا والله لا استغیث فما استغیث
 ہذا الخاطر حتی مر براس البیر رجال فقال احدهما لا اخر تعال حتی
 نسل را س ہذا البیر لئلا یقع فیہا احدنا تو ابق صبر باریہ
 و طموا راس البیر ففہممت ان اصیح ثم قلت فی نفسی انی من
 ہوا قرب منہما و سکت فیما انا بعد ساعة اذ انا بشیء جا

و کشف من راس البیروادی رجله و کانه یقول لی تعلقی
 فی فہمیتہ لہ کنت اعرف ذلک منہ فتعلقت بہ فاخری
 فاذا هو سبع فمروہتف بی ہاتف یا ابا حمزہ الیس ہذا
 احسن نجیناک من التلف بالتلف فمشیت و افا اقول -
 نہانی حیائی منک ان کلمہ الہی
 تلاطفت فی امری فابدیت شاہد
 تراءیت لی بالغیب حتی کانتما
 اراک و فی منہیتی لک وحشۃ
 و تحیی محباً و انت فی المحب حشفہ
 و اعیننی بالفہم منک علی الکشف
 الی غائی و اللطف یدہ ربک باللطف
 تبشرنی بالغیب انک فی الکف
 فتؤسنی باللطف منک باللعطف
 و ذا عجب کون الحیوۃ مع الحشف

ابو حمزہ رحمہ اللہ در رہے میگذشت چاہے میان راہ بود و دین او بجزیرے
 پوشیدہ بود غمی نمود و در آن چاہ افتاد من نفس من با من منازعہ کردم کہ فریاد کنم گفتم
 و اللہ فریاد کنم بغیر اختیار افتادہ ام بغیر اختیار برون ایم پس آن خاطر را تمام نمودم
 گذاشتم افتادہ اندم تا آنکہ بر سر آن چاہ دوم دے گذشتند گفتند چاہ میان
 راہ است گاہ بگاہ مسلمانی بیفتد کیے مرویگرے را گفت بیا بیید

نیفتد چوبے آوردند و بوریاء دینی کردم کہ فریاد کنم بانفس خود منازعہ کردم
 گفتم این فریاد بکسے کہم از ایشان اوز و یک تراست و قرار گرفتم اندم ہر چی شود
 گوشت و گوہم در میان این ہستم بعد ساعتے کسے آمد و دین چاہ را کشاد و دُوم را
 یا پارا و ظاہر ہمین کہ دُوم را طرف من آہ سخت چنانستے کہ میگوید من متعلق شوم
 من بد و متعلق شدم او مرا بیرون آورد می بینم سبے بود و گذشت اتفہ
 آواز داد کہ اے ابا حمزہ این نیکو نیست کہ ترا آچاہ وادیم از تلفے بتلفے و چاہم
 تلفے و سبع ہم تلفے پس من روان شدم و این بیت می گفتم نہانی حیاء منک

حیات من از تو بر مانع شد که هو را پوشم او بے نیاز من رفتم که مراد او ای از
 کشف کردن آن هو اور کار من تو لطیف کردی پس شاید را بنایب ابد اگر دم جا
 که در شاید بود بنایب سپردم و ادراک لطف هم لطیف شود آن لطیف بود و این هم
 لطیف لطیف را هم لطیف تو ان یافت و حاجت های است نمودار کردی مرا
 بغیب تا آنکه انچنین است که تو بغیب را بشارت میدی که آن را کشف خواهی
 کرد و می بینم ترا و من از تو پیوسته است و لطیف که داری بر من بدان مرا انس میدی
 و می آیم محتباً و تو در محبت مرگ اوئی و این عجب است که حیات در مرگ باشد
 قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت
 منصور بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت ابا سعد ابن
 التاهري رحمه الله يقول سمعت حذيفة المرعشي رحمه الله
 وقد خدع ابراهيم بن ادهم رحمه الله وصحبه فقبل له
 ما اعجب ما رايت منه فقال بقينا في طريق مكة اياما لم
 نجد طعاماً ثم دخلنا الكوفة فاوينا الى مسجد خراب فنظر
 الى ابراهيم بن ادهم رحمه الله وقال يا حذيفة اري بك
 الجوع فقلت ما هو راى الشيخ فقال على بدوة وقرطاس
 فحيت به فكتب بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ انت المقصود
 اليه بكل حال والمشار اليه بكل معنى هـ

اذا حاملنا شاكر اذا ذكرنا
 انا جائع انا قانع انا عاري
 هي ستة وانا الضمين لنصفها
 فكى الضمين لنصفها يا باي
 ملجى غيرك لها خضتها
 فاجر عبيدك من خولنا
 ثم دفع الى الرقعة وقال اخرج ولا تعلق قلبك بغير الله وادفع الرقعة

الی اول من یلقاک قال فخرجت فاقول من لقینی کان رجلاً علی
 بغلة قد فعتها الیه فاخذو بکی وقال ما فعل صاحب هذه البغلة
 فقلت فی مسجد الفلانی فذفع الی صرة فیها ستمائة دینار ثم
 لقیته رجلاً آخر فقلت من صاحب هذه البغلة فقال انصرت
 فحیت الی ابراهیم بن ادهم رحمہ اللہ واخبرته بالقصة
 فقال لا تمسها فانه یجئ الساعة فلما کان بعد ساعة وافی
 النصارى واکتب علی راس ابراهیم بن ادهم واسمہ خلیفة
 معشی رحمہ اللہ ابراہیم ادهم رحمہ اللہ را خدمت کردہ بود و در صحبت بود و خلیفہ
 رحمہ اللہ را پر سیدہ شد چه عجب دیدی خلیفہ رحمہ اللہ گفت در رہ کہ چند روز
 بے طعام ماندم بعد آن در کوفہ آدمی مسجد خرابے بود و آدمی ابراہیم
 رحمہ اللہ سوسے من دید گفت اے خلیفہ من در توسنگی می بینم خلیفہ رحمہ
 گفت چنانچہ شیخ میگوید سچیا نیست گفت دوات و قلم بیا ر دوات و
 قلم آور و ما این نوشت بسم اللہ الرحمن الرحیم انت المقصود الی
 آخرہ تو مقصودی ہمہ حال و ہر بچہ شادی بسوی تست انا حامداً شاکراً انا ذکر
 انا جالنا انا عاری انا مانع ہی ستہ آن چیز است نیمے من بر خود گرفتیم نیمے تو بر خود
 بگیر یا باری مدح من برے غیر تو زبان آتشے است کہ در و آدم پس خلاص وہ
 مرا از دخل نار یعنی از مدح غیر فدیتک جملہ عایبہ ختم فرستہ فدا کردہ شد من برے
 تو بعد آن رقعہ بہرہ داد و گفت تو دل خود بغیر خدا متعلق مکن اول کسے کہ ملاقات
 شود ترا این رقعہ بدو رخ کن بیرون آدم اول کسے کہ ملاقات شد مردے بر او
 شتر سوار است اورا آن رقعہ دوم رقعہ را گرفت و بگریست و گفت کجا
 است صاحب رقعہ گفتم در فلان مسجد ہست یک بدرہ بن داؤد شمس دینا

در آن بود بعد آن مرد و دیگر ملاقات شدم پرسیدم این صاحب بخله
کیست گفت نصرانی است برابر ابراهیم او هم رحمه الله آدم گفت که صاحب
او این زان خواهد آمد بعد ساعتی آمد سر خود پیش ابراهیم رحمه الله افتاد و
شد از جمله گفتار شیخ این معلوم شد که هر که توکل کند البته ضلک نرود و آن کات
بعد حین امان می گویم شرط من چنین هم باشد و آنگنان هم بود و کل منها
من فضل الله و قد رفته اگر نرسد و بشر توکل میروز سه دولت این چنین
شهباز کجا است

مقتات

فهرست مضامین کتاب شرح رساله تشیری

شمار	مضمون	صفحه	شمار	مضمون	صفحه
۲	دیباچه کتاب شرح رساله تشیری	۲	۸	دیباچه رساله تشیری و تصنیف کتاب	۸
۲۷	فصل (۱) در بیان عقاید صوفیه در اصول کل	۲۷	۵۳	فصل (۲) در بیان عقاید اجمالاً	۵۳
باب (۱) در ذکر مشایخ صوفیه					
۱	ابو اسحق ابراهیم بن ادیم	۵۸	۲	ابوالفیض ذوالنون المصري	۶۲
۳	ابو علی فضیل بن عیاض	۶۵	۴	ابومعروف بن فیر و زکریا	۶۸
۵	ابو الحسن سری السقطی	۷۳	۶	ابونصر بشر بن الحرث الحافی	۷۸
۷	ابو عبد الله الحرث المحاسبی	۸۲	۸	ابوسلمای داود بن نصیر الطائی	۸۸
۹	ابو علی شقیق بن ابراهیم بلخی	۹۳	۱۰	ابوزید طیفور بن عیسی البسطامی	۹۷
۱۱	ابومحمد سل بن عبد الله التستری	۱۰۳	۱۲	ابوسلمایان عبدالرحمن الدارانی	۱۰۷
۱۳	ابوعبدالرحمن حاتم الاصحم	۱۱۲	۱۴	ابوزکریا یحیی بن معاذ زانی	۱۱۵

فهرست مضامین کتاب شرح رساله تشریحیه

شمار	مضمون	صفحه	شمار	مضمون	صفحه
۱۵	ابو حامد بن احمد بن خضرویه	۱۱۹	۱۶	ابو الحسین احمد بن ابی الجواری	۱۲۱
۱۷	ابو حفص عمر بن مسلم حداد	۱۲۳	۱۸	ابو تراب عسکری بن حسین التختی	۱۲۵
۱۹	ابو محمد عبداللہ بن ضبوق	۱۲۹	۲۰	ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی	۱۳۲
۲۱	ابو السری منصور بن عمار	۱۳۳	۲۲	ابو صالح حمد بن احمد القصار	۱۳۶
۲۳	ابو القاسم جنید بن محمد البغدادی	۱۳۸	۲۴	ابو عثمان سعید بن اسمعیل الحمیری	۱۴۵
۲۵	ابو الحسن احمد بن محمد النوری	۱۳۸	۲۶	ابو عبداللہ احمد بن یحیی الجلابی	۱۵۱
۲۷	ابو محمد رویم	۱۵۴	۲۸	ابو عبداللہ محمد بن فضل البلخی	۱۵۷
۲۹	ابو بکر احمد بن نصر الزقاق	۱۵۹	۳۰	ابو عبداللہ عمرو بن عثمان المکی	۱۶۰
۳۱	سمعون بن حمزہ	۱۶۲	۳۲	ابو سعید البسری	۱۶۴
۳۳	ابو الفوارس شاہ بن شجاع الکرمانی	۱۶۵	۳۴	ابو یعقوب یوسف بن الحسین	۱۶۸
۳۵	ابو عبداللہ محمد بن علی الترمذی	۱۶۹	۳۶	ابو بکر محمد بن عمر الوراق الترمذی	۱۷۰
۳۷	ابو سعید احمد بن عیسی الخزاز	۱۷۱	۳۸	ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل المغربی	۱۷۲
۳۹	ابو العباس احمد بن محمد المسروق	۱۷۴	۴۰	ابو الحسن علی بن سهل الانصاری	۱۷۶
۴۱	ابو محمد احمد بن محمد الحسن البحریری	۱۷۷	۴۲	ابو العباس بن احمد بن سهل بن عطاء اللادی	۱۸۰
۴۳	ابو اسحق ابراہیم بن احمد الخواص	۱۸۱	۴۴	ابو محمد عبداللہ بن محمد الخزاز	۱۸۳
۴۵	ابو الحسن بنان بن محمد بن جمال الواسطی	۱۸۵	۴۶	ابو حمزہ البغدادی	۱۸۷
۴۷	ابو الحسن الدینوری	۱۹۲	۴۸	ابو اسحق ابراہیم بن داود الرقی	۱۹۴
۴۹	ممشاد الدینوری	۱۹۵	۵۰	خیر النبیج	۱۹۷
۵۱	ابو حمزہ خراسانی	۱۹۹	۵۲	ابو بکر ولف بن محمد الریشی	۲۰۰

فهرست مصنفین شرح رساله قشیریہ

شمار	مضمون	صفحه	شمار	مضمون	صفحه
۵۳	ابو محمد عبداللہ بن محمد قرطش	۲۰۲	۵۴	ابو علی احمد بن محمد الرودباری	۲۰۳
۵۵	ابو محمد عبداللہ بن المنازل	۲۰۵	۵۶	ابو علی محمد بن عبد الوہاب الثقفی	۲۰۷
۵۷	ابو النجیر الاقطع	۲۰۸	۵۸	ابو بکر محمد بن علی الکتانی	۲۰۹
۵۹	ابو یعقوب اسحق بن محمد النہرجوری	۲۱۰	۶۰	ابو الحسن علی بن محمد المزیں	۲۱۲
۶۱	ابو علی بن کاتب	۲۱۴	۶۲	منظفر القریبینی	۲۱۵
۶۳	ابو بکر عبداللہ بن طاهر الابہری	۲۱۷	۶۴	ابو الحسین بن بنان	۲۱۸
۶۵	ابو اسحق ابراہیم بن شیبان القریبینی	۲۱۹	۶۶	ابو بکر الحسین بن علی بن یزدانیا	۲۲۰
۶۷	ابو سعید بن الاعرابی	۲۲۲	۶۸	ابو عمر و محمد بن ابراہیم الزنجی	۲۲۳
۶۹	ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر	۲۲۴	۷۰	ابو العباس السیاسی	۲۲۵
۷۱	ابو بکر الدقی	۲۲۷	۷۲	ابو محمد عبداللہ بن محمد الرازی	۲۲۸
۷۳	ابو عمر و اسمعیل بن نجید	۲۲۹	۷۴	ابو الحسن علی بن احمد بن سہل الجرجانی	۲۳۰
۷۵	ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازی	۲۳۲	۷۶	ابو الحسین بن ابی اسحاق الشیرازی	۲۳۴
۷۷	ابو بکر الطستانی	۲۳۵	۷۸	ابو العباس احمد بن محمد الدنوری	۲۳۶
۷۹	ابو عثمان سعید بن سلام المغزی	۲۳۹	۸۰	ابو القاسم ابراہیم بن محمد الضریری	۲۴۰
۸۱	ابو الحسن علی بن ابراہیم الحمصی	۲۴۳	۸۲	ابو عبداللہ احمد بن عطاء الرودباری	۲۴۴

باب (۲) تفسیر الفاظید و رہین ہذہ الطایفۃ و بیان ما یثقل منہا ۲۴۹

۱	الوقت	۲۵۰	۲	المقام	۲۵۵
۳	الحال	۲۵۹	۴	انقبض والبط	۲۶۵
۵	اہیبیت والانس	۲۷۵	۶	التواجد والوجد والوجود	۲۷۹
۷	الجمع والفرق	۲۸۳	۸	الفناء والبقا	۳۰۰

فهرست مضامین شرح رساله قشیریہ

شمار	مضمون	صفحه	شمار	مضمون	صفحه
٩	انغیبت و انفسور	٣٠٦	١٠	الصحو والسكر	٣١٥
١١	الذوق والشرب	٣٢٠	١٢	المحو والاثبات	٣٢٢
١٣	السرو والتجلی	٣٢٨	١٣	الحاضره والمكاشفه والمشاہد	٣٣١
١٥	اللوامح والطواع واللوامع	٣٣٦	١٦	البوادع والهجوم	٣٣١
١٤	التكوين والتكین	٣٣٢	١٨	القرب والبعد	٣٥٠
١٩	الشریعة والطریقه والحقیقه	٣٦١	٢٠	النفس	٣٦٢
٢١	النواطر	٣٦٦	٢٢	علم اليقين وعین اليقين وحق اليقين	٣٤١
٢٣	الوارد	٣٤٣	٢٣	النشأه	٣٤٣
٢٥	النفس	٣٤٨	٢٦	الروح	٣٨٢
٢٤	الستر	٣٨٣			
طرف من تفسير اطلاقاتهم وبيان عباراتهم فيما تفردوا به من الفاظ					
١	باب التوبة	٣٨٤	٢	باب المجاہدہ	٣١٣
٣	باب الخلوة والعزلة	٣٣١	٣	باب التنوی	٣٣٢
٥	باب الورع	٣٥٤	٦	باب الزهد	٣٤٢
٤	باب الصمت	٣٨٥	٨	باب الخوف	٥٠٣
٩	باب الرجا	٥٢٦	١٠	باب الحزن	٥٥١
١١	باب المجموع وترك الشهوات	٥٥٨	١٢	باب الخشوع والتواضع	٥٤٣
١٣	باب مخالفة النفس وذكر عيوبها	٥٩٨	١٣	باب الحمد	٦٠٩
١٥	باب انغیبت	٦١٢	١٦	باب القناعة	٦٢٢
	١٤ باب التوكل			٠٩٣٢	

